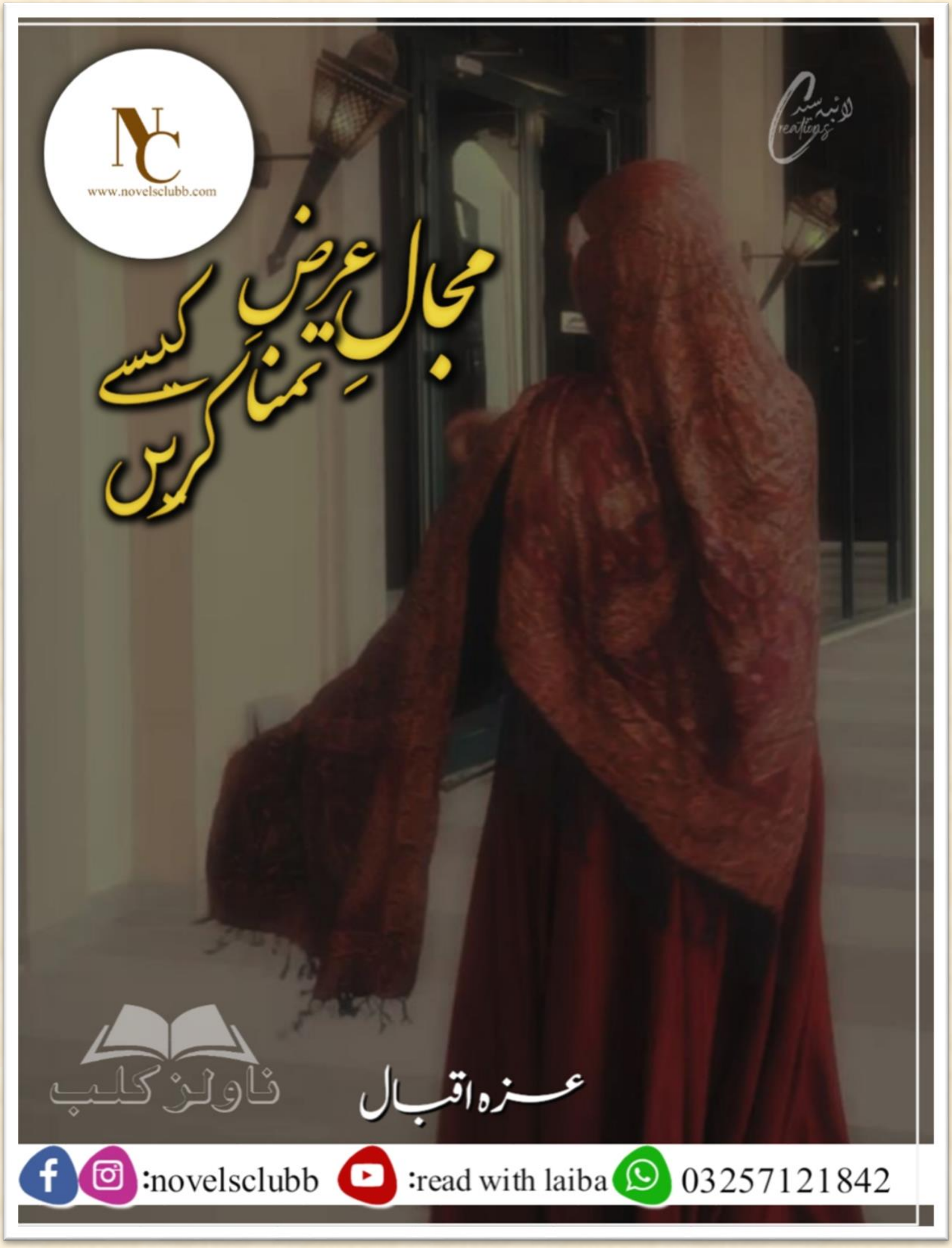
www.novelsclubb.com
مجالِ عرضِ تمنا کریں کیسے
ناولز کلب
عزہ اقبال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

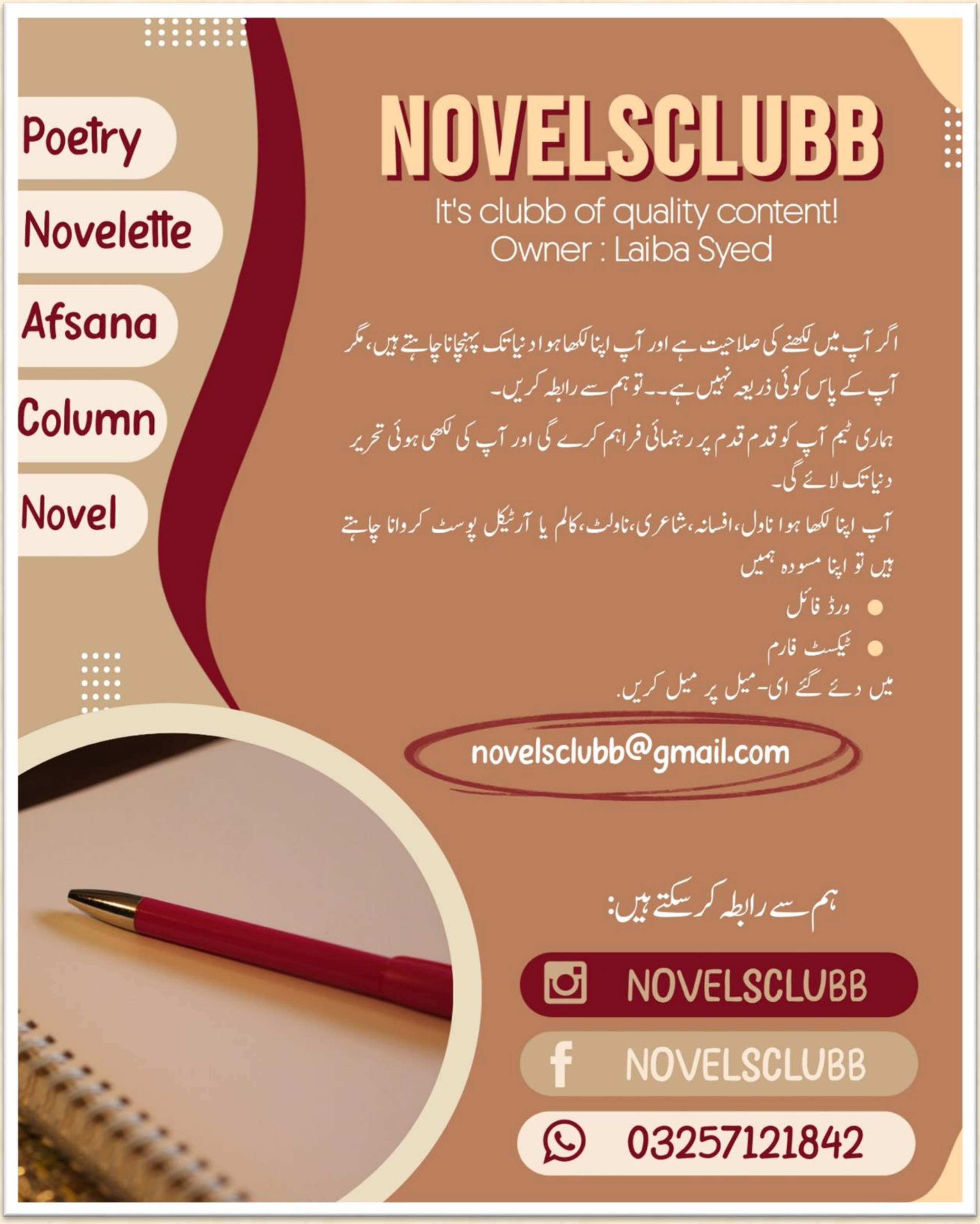
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

مجالِ عرضِ تمنا کریں کیسے

از قلم

عزہ اقبال

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مجال عرض تمنا کریں کیسے

از قلم عزہ اقبال

"میری غیر موجودگی کو میرے بے خبری مت سمجھنا۔۔میں پاس ہوں یا نہ مگر میں تم سے نہ کبھی بے خبر تھا نہ ہوں اور نہ کبھی ہوں گا۔۔"اندھیرے میں کھڑا شخص شناسا سا معلوم ہو رہا تھا۔۔مگر وہ کون تھا۔۔اس کا چہرہ دکھائی کیوں نہیں دے رہا تھا۔۔۔سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پائی آیا اس کا لہجہ فکر مندانہ تھا یاں پھر تنبیہی۔۔سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں سے ابھرنے والے تاثرات بھی اس کے جذبات کی طرح پوشیدہ ہی تھے۔۔۔گہری آنکھیں مسلسل اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔۔عجیب خوف تھا جس میں نہ کوئی جان جانے کا ڈر تھا نہ عزت چھن جانے کا۔۔۔آخر پھر خوف تھا کس چیز کا۔۔؟وہ اپنے خوف کو الفاظ دینے سے قاصر تھی۔۔

اس نے نیند میں ہی تکیے کو یوں مضبوطی سے تھاما تھا گویا اس کے ہاتھ میں تکیہ نہیں سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر چڑھا ہوا نقاب ہو جسے وہ نوچ کر اتار پھینکنا چاہتی ہو۔۔یہ کیسا خوف تھا جو اسے ڈرا بھی رہا تھا مگر وہ وہاں سے بھاگنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔۔دماغ حقیقت کا

متلاشی تھااور دل۔۔۔دل بے خبری کی موت مرنا چاہ رہا تھا۔۔۔یوں جیسے کسی جادو گر کو جادو کے اثر کھو دینے کا ڈر ہوتا ہے۔۔۔اسے کہیں اس کے کھو جانے کا ڈر تھا۔۔۔اور کہیں اس چھپن چھپائی کے اختتام پذیر ہو جانے کا خوف۔۔۔

باہر بجلی کی کڑک نے دھونس جمانی چاہی تو بادلوں نے بھی گرج کر خوب مزاحمت کی۔۔۔یوں کہ دور فلک پر ہوئی اس جنگ نے روئے زمین پر بسنے والوں میں بھی خوف وہراس پیدا کیا تھا۔۔بجلی اور بادلوں کی مقابلہ بازی کا بڑھتا شور اس پر بھی خوف طاری کرنے لگا تھا۔۔بند آنکھوں کے باوجود بھی دور فلک پر بجلی کی چمک اسے اپنی آنکھوں کی پتلیوں پر محسوس ہو رہی تھی۔۔بند آنکھوں کے پیچھے چلتے منظر کبھی اس کو تجسس تو کبھی اسے خوف میں مبتلا کرنے لگتے۔۔سامنے کھڑے شخص نے اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑتے ہوئے خود کے قریب کیا۔۔۔تجسس ختم ہوا اور آنکھیں خوف کے مارے پھیلتی چلی گئی تھیں۔۔۔اندھیرے کے باوجود بھی وہ سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں خود کیلئے ابھرتی نفرت کو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"نفرت۔۔کیا ان آنکھوں میں اس کیلئے نفرت ہو سکتی تھی۔۔۔؟ہاں نفرت کا ہی تو خاصا ہے ہر کسی کے پاس اس کا ذخیرہ ہوتا ہے۔۔ہاں وہ نفرت ہی تھی۔۔۔اس کے حصے میں

نفرت ہی آسکتی تھی۔۔۔"سامنے کھڑے شخص کے ساتھ کلام کرنے کے بجائے اس نے خود کلامی کی۔۔۔

اک بار اور بجلی کی کڑک۔۔ بادلوں کی گرج۔۔اور سامنے کھڑے شخص کا کچھ کہنے کیلئے اس کے کان کے پاس لب لانا تھا کہ وہ اپنے منہ پر سے تکیہ ہٹاتے ہوئے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔ کیا دل ابھی تک اس کے سینے کے اندر ہی تھا۔۔؟ مگر اسے تو اپنی ہاتھ کی ہتھیلی پر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ گرمی نہ ہونے کے باوجود بھی اس کی ہتھیلیاں بھیگی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔آنکھوں نے احتجاج کیا اور اک بار پھر بند ہونے کی کوشش کی جنہیں اس نے بند کرنے سے انکار کر دیا محض اس خوف سے کے وہ پھر سے اسے اپنے آس پاس محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے دائیں جانب کو جھکتے ہوئے سائڈ ڈرار کھول کر سفید رنگ کی ڈبیا نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر گولی ہتھیلی پر نکالتے ہوئے بغیر پانی کے ہی نگلی اور اک لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔۔۔

"ریلیکس انزلہ۔ریلیکس۔۔وہ یہاں نہیں ہے۔۔کوئی نہیں ہے انزلہ۔۔ریلیکس۔۔"اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس نے خود کو پر سکون کیا تھا۔۔لحاف کو اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے اس نے بیڈ سے اتر کر ننگے پاؤں زمین پر رکھے تو یک دم زمین کی ٹھنڈک کے سبب ریڑھ کی ہڈی

میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔وہ مٹھیاں بھینچ کر اک پل کو ٹھہری اور پھر آہستہ سے ویسے ہی ننگے پاؤں چلتی کھڑکی کے پاس آگئی۔۔

اب نہ وہ جذبات رہے نہ ہی دلوں میں محبتوں کے وہ آثار رہے۔۔

کہ جو اک بار ہاتھ چھڑا گئے پھر وہ ہمسفر نہ رہے۔۔

عزہ اقبال

کھڑکی کے پار کا منظر دھندلایا ہوا تھا۔۔بارش کی ننھی بوندیں شفاف شیشے پر قطار کی صورت مسلسل بہہ رہی تھیں۔۔۔کھڑکی سے باہر ہر جگہ ہریالی ہی ہریالی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ وہ شیشے پر بہتے ننھے قطروں کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔بارش تو باہر برس رہی تھی مگر دھند اندر بھی چھانے لگی تھی۔۔۔وہ کچھ الجھی سی سامنے شیشے پر ابھرتی دھند پر ہاتھ پھیرنے لگی ۔۔۔غائب دماغی سے۔۔۔دھندلائے ہوئے شیشے میں اس پار حال کا منظر کچھ مبہم سا ہونے لگا تھا مگر اس پار ماضی خاصا شفاف نظر آنے لگا تھا۔۔۔اک بار پھر سے اسے اس کا ماضی نظر آنے لگا تھا۔۔اس قدر صاف جیسے ماضی ماضی نہیں حال ہو۔۔آنکھیں ایک بار پھر سے پانی سے بھرنے لگیں۔۔۔

تاباں تھاذات کا ہر پہلو۔۔

اہل بصیرت ہی نہ تھا کوئی۔۔

عزہ اقبال

کلاس سے نکلنے کے بعد وہ کینٹین کا رخ کرنے کے بجائے سب سے الگ باہر کی جانب چلی آئی تھی۔۔۔ موسم قدرے سرد تھا جس کی مناسبت سے اس نے سفید رنگ کی ہائی نیک شرٹ کو براؤن کلر کی سکرٹ میں ٹک ان کیئے اس کے اوپر لانگ سنیمن رنگ کا کورٹ پہن رکھا تھا۔۔۔ کھلے میدان کے آگے راہداری کو سفید رنگ کی چادر سے ڈھکا گیا تھا اور اس کے اطراف میں مختلف اقسام کے پھول لگائے گئے تھے۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے جب انسان اذیت کی انتہا پر ہوتا ہے تو اسے نرمی سے زیادہ کوئی چیز اپنی جانب متوجہ نہیں کرتی۔۔ پھولوں کی نرم۔۔ میٹھی مہک نے ناک سے ہوتے ہوئے دماغی خلیوں کو نرمی بخشی تو وہ سوال کرنے لگا۔

نرم سی مہک نے اس کے اندر کے سخت انسان کو جھنجوڑ ڈالا۔۔اس کے غلط راستے کے انتخاب پر اسے جھنجوڑا تھا۔۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی پھولوں کے گرد بنی ماربل کی کیاری پر بیٹھ گئی۔۔بیگ اک جانب رکھتے ہوئے ٹانگیں لٹکائے وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔۔اندر کے خالی پن کو۔۔۔اندر کی اداسی کو دور کرنے کیلئے وہ آس پاس کے ماحول میں ڈوبنے کی کوشش کرنے

لگی تھی۔۔دائیں جانب دیکھتے ہوئے اس کی نظر سامنے گھاس پر بیٹھے اک کپل پر ٹھہر گئی۔۔وہ وہیں سے کچھ بھی بغیر جانے اندازہ کر سکتی تھی وہ دونوں کسی چیز پر بحث کر رہے ہیں۔۔۔لڑکا اپنی کہنے کی جوت میں کس قدر خود غرض تھا کہ اسے لڑکی کی آنکھوں میں بے بسی کی عکاسی کرتے آنسو بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔لڑکا اپنی کہنے کے بعد اپنا بیگ اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔۔لڑکی۔۔۔وہ وہیں رہ گئی۔۔۔آخر سچی امیدوں کو کسی کے جھوٹے وعدوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کی سزا تو ملنی ہی تھی ناں۔۔ہاں دل لگانے کی قیمت تو چکانی پڑتی ہے۔۔دل میں اک بار پھر سے اداسی عروج پانے لگی۔۔۔معاملہ کسی اور کا تھا اور دل اس کا رنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے فوراً سے نظریں پھیر لیں۔۔۔مگر ضمیر وہ نظریں پھیر لینے سے بھی ملامت کرنے سے باز نہیں آ رہا تھا۔۔

"یہ غلط ہے انزلہ۔۔۔محض کسی کی ضد میں آکر خود کا نقصان کرنا کہیں کی عقلمندی نہیں ہے۔۔۔"

"کیسا نقصان۔۔؟میں یہی چاہتی ہوں۔۔زندگی کو اپنی مرضی سے جینا۔۔" کہیں اندر انا نے سر اٹھایا۔۔

"نہیں تم یہ نہیں چاہتی ہو۔۔ تم کچھ اور چاہتی ہو۔۔اب جب وہ نہیں مل رہا تو یوں خود کو تکلیف دے رہی ہو۔۔ محض اپنے باپ کی۔۔۔اس کی ضد میں آ کر تم کسی کی امانت میں خیانت کر رہی ہو۔۔ تم تو کبھی ایسی نہیں تھی۔۔ تم کبھی مرد کے ہاتھوں کھلونا بننے والی عورت نہیں تھی۔۔ تم جھوٹ کہتی ہو کہ اس کے ساتھ بے نام رشتے میں گھومنا تمہیں سکون دیتا ہے۔۔ تم جھوٹ کہتی ہو دراصل تم خود کو اذیت دینا چاہتی ہو۔۔ تم خود کو یوں رسوا کر کے اسے تکلیف پہنچانا چاہتی ہو۔۔۔"وہ خود سے کچھ ہی دور پڑی بجری کی ڈھیری پر نظریں ٹکائے سوچوں کے گرداب میں اتری ہوئی تھی۔۔۔۔

"میں اسے تکلیف پہنچانا نہیں چاہتی۔۔۔"وہ خود کو سننے میں اس قدر محو تھی کے بے ساختہ ہی دھیمے لہجے میں بول اٹھی۔

"انزلہ۔۔۔؟"پاس کھڑے شخص نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔اس کے خیال کا بلبلہ ہوا میں تحلیل ہوا، وہ میکانکی انداز میں اسے دیکھنے لگی۔۔

"کسے تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی۔۔؟"وہ اس سے سوال کر رہا تھا اور وہ خاموش اسے دیکھتی گئی، یوں جیسے محسوس ہوا ہو اس نے کچھ کہا ہے مگر سماعتوں تک آواز نہ پہنچی ہو۔۔۔

Clubb of Quality Content

"انزلہ۔۔۔؟" اس نے ایک بار پھر اس کا نام پکارتے ہوئے اس کے کندھے کی جانب ہاتھ بڑھایا، وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور ناگواری سے اسے دیکھنے لگی۔

"معذرت۔۔۔ میں کب سے تمہیں پکار رہا ہوں مگر تم جواب ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔" اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے وضاحت کی۔

"ہمم۔۔۔ کیا کہہ رہے تھے۔۔۔"

"تم کسے تکلیف نہ پہنچانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔"

انزلہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔ "کسی کو نہیں۔۔"

"لنچ کرنے چلو گی۔۔؟" وہ عین اس کے سامنے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ اڑستا کھڑا ہو گیا۔

"تمہیں پتا ہے مجھے یونیورسٹی کی دوستیاں یونیورسٹی کی حد تک ہی منظور ہیں۔۔" وہ اب اس پر سے نظریں ہٹا کر واپس سے سامنے دیکھنے لگی تھی۔۔

"ہم کتنے سالوں سے اک دوسرے کو جانتے ہیں پھر بھی تم میرے ساتھ اک لنچ کرنے نہیں جا سکتی۔۔۔"

انزلہ نے آئیبرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ "سالوں۔۔" وہ استہزائیہ ہنسی۔۔ "ایک مہینے سے بھی

کم۔۔"اس نے سوچا۔۔"غالباً بیس دن۔۔بیس دن ہوئے ہوں گے ہمیں ملے ہوئے۔۔"اس نے ہاتھ کی انگلیاں اس کے سامنے کی تھیں۔

"اوہ کم آن۔۔مانا تمہارا اور میرا انٹرایکشن ابھی شروع ہوا ہے مگر ہم کسی نا کسی پارٹی پر تو ملتے رہے ہیں ناں۔۔"

انزلہ خاموش رہی۔۔۔اس نے پھر سے کہا۔۔"صرف ایک لنچ۔۔پلیز ز۔۔"انزلہ کو جواب نہ دیتا پا کر اس نے پھر سے کہا۔"یار ریسٹورنٹ میں اتنے لوگ ہوتے ہیں وہاں تو تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں کون سا اکیلے میں ملنے کا کہہ رہا ہوں۔۔۔اور ویسے بھی ہماری فیملیز کی تو پرسنل ٹرمز بھی ہیں۔۔۔"

"تمہیں کیوں لگتا ہے تم مجھے ڈرا سکتے ہو۔۔۔"انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔"میں انزلہ کرمانی ہوں جو ڈرنے کیلئے نہیں ڈرانے کیلئے پیدا ہوئی ہے۔۔۔"اس کی آنکھوں میں شعلے دھکے تھے جس میں ماضی جل رہا تھا۔

"اوکے۔۔۔اوکے فائن۔۔۔میں مان گیا تمہیں ڈر نہیں لگتا، تو پھر ایک لنچ تو کیا ہی جا سکتا ہے ناں۔۔۔؟"اس نے ملتجائی نظروں سے دیکھا۔

اس کی بات پر انزلہ کے دل نے اعتراف کیا تھا وہ بہت ہی کوئی لیچڑ انسان تھا جو اچھائی کا لبادہ اوڑھے سب کو بیوقوف بناتا تھا، مگر اسے ان سب چیزوں سے غرض نہیں تھی۔۔اسے کسی کے گناہوں کا حساب کرنے سے کوئی غرض نہیں تھا۔۔اسے محض اپنی زندگی برباد کرنے سے غرض تھی جو وہ بہت دلجمی سے کر رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔" وہ اپنا بیگ سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔یہ غالباً پہلی مرتبہ تھا جب وہ اس کے ساتھ یوں باہر جانے کیلئے تیار ہوئی تھی۔۔

کچھ ہی دیر کے بعد وہ لوگ ریسٹورنٹ میں پہنچ گئے۔۔۔وہ آرڈر کرنے لگا اور انزلہ سرسری سا ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔۔یونہی اطراف میں دیکھتے ہوئے اس کی نظر اک میز پر ٹھہر گئی۔۔اسے اس میز کے گرد بیٹھے چہرے واضح دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔اس شخص کی اس کی جانب پیٹھ تھی۔۔وہ اسے سامنے سے نہیں دیکھ سکتی تھی مگر اک جانب سے جتنا اس کا چہرا واضح ہو رہا تھا وہ کسی سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔۔۔اس کے دل پر اک بار پھر بوجھ بڑھنے لگا۔۔اس نے سامنے پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔۔

"کیا سچ میں وہ اس کو جانتی ہے۔۔؟ یا پھر محض کہیں سے گزرتے ہوئے یونہی اس انسان کا چہرہ کہیں دماغ پر درج ہو گیا ہے جو اب اسے جانا پہچانا لگ رہا ہے۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے ہمیں

بہت سے لوگوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان سے پہلے بھی کہیں مل چکے ہیں۔۔"اک بار پھر اس کا دماغ محو گفتگو ہو گیا۔

کیا وہ لمحوں کی اتنی مسافت طے کر آئی تھی جس میں اس شخص کا عکس بھی دھندلا گیا تھا۔۔چند سالوں کی ہی تو مسافت تھی۔۔چند سالوں کی ہی تو نا آشنائی تھی۔۔ہاں محض چند سالوں کی بے رخی تھی اور وہ اس کو پہچاننا بھول چکی تھی۔۔

دماغ پھر سے سوالات و جوابات میں الجھنے لگا تھا۔۔

یہ کیسے چند لمحے تھے۔۔؟کیسے فقط چند سال تھے جو اس کے ہر نقش کو اتنا گہرا کر گئے تھے کہ ہر انسان میں اس کا عکس دکھائی دینے لگا تھا۔۔چند سال تو نہ ہوئے۔۔ہجر کی لمبی مسافت نے اس کے نقش گہرے کرنے میں بڑی محنت کی تھی۔۔کتنی راتیں۔۔کتنے اشک۔۔۔کتنے ارمان۔۔کتنی نیکیاں داں کی تھیں محض اس سے جڑے احساس کو زندہ رکھنے کیلئے۔۔محض اسے اک نہ بھولنے کیلئے کتنی اذیت سہی تھی۔۔

"انزلہ۔۔یار تم بیٹھے بیٹھے کہاں کھو جاتی ہو۔۔؟"روحیل نے اس کے سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

اس نے مسکرانے کی کوشش نہیں کی۔"نہیں کہیں نہیں۔۔" نظریں ابھی تک اسی میز پر مرکوز تھیں۔سامنے بیٹھی لڑکی اس کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔انزلہ کی نظروں کا مرکز وہ لڑکی نہیں تھی بلکہ سامنے بیٹھا وہ شخص تھا جس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔۔دل نے کہا ایک بار جا کر گمان کو یقین کا لبادہ اوڑھا دے مگر ہر نا ممکن ممکن ٹھہرے تو محب کو کیا ہی غم لاحق ہوتا۔۔

دل پر بڑھتا بوجھ برداشت سے باہر ہونے لگا تو وہ یک دم میز سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر جانے کیلئے بڑھی۔۔میز پر کھانا لگاتا ویٹر بے ساختہ ہی ٹکراؤ سے بچنے کیلئے پیچھے ہٹا۔۔اس کا توازن بگڑا اور ہاتھ میں پکڑی ٹرے پر موجود گرم گرم وائٹ ساس پاستا روحیل کے پاؤں کی ٹکور کر گیا۔۔وہ فوراً سے گھبراتی ہوئی پیچھے ہٹی۔۔اک پل کو رکی اور پھر بغیر اس کی پرواہ کئے باہر کی جانب بھاگ اٹھی۔۔وہ یہاں سے اس شہر سے یا شاید اس دنیا سے کہیں دور جانا چاہتی تھی۔روحیل کے چلانے پر ریسٹورنٹ میں بیٹھے سبھی اشخاص نے مڑ کر اس کو دیکھا تھا اور کسی نے اس بھاگتی ہوئی لڑکی کو بھی دیکھا تھا۔۔۔تب تک جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی تھی۔۔مگر اسے پرواہ کب تھی۔۔اس نے جو اس وقت میں دیکھ لیا تھا۔۔جو محسوس کر لیا تھا وہ وبال جان ٹھہرا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پلکوں کی باڑ سے آزاد ہوتا آنسو کا قطرہ گال سے پھسلتا ہوا نیچے گرا تو وہ واپس لوٹی۔۔حال میں لوٹتے ہی اس کی نظر سامنے موجود شیشے پر پڑی اور وہ دنگ رہ گئی۔۔۔سامنے دھندلے شیشے پر وہ اس کا نام لکھ بیٹھی تھی۔۔۔کیوں۔۔؟

وہ کھڑکی کے شیشے پر انگلی سے تحریر کردہ اس کے نام کو بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔سارا شیشہ دھندلایا ہوا تھا کچھ صاف تھا تو اس کی انگلیوں سے لکھا گیا اس کا نام۔۔وہ عین ان حروف کے نیچے اپنا ہاتھ رکھے بنا پلک جھپکائے اس کے نام کو تکنے لگی۔۔یوں جیسے دنیا اسی اک نام پر رک گئی ہو۔۔۔

کتنی عجیب بات تھی جہاں جہاں اس کا ذکر تھا وہاں وہاں موجود ہر شہ آج بھی یوں لکھی ہوئی محسوس ہوتی تھی جیسے قلم کی نوک پر ابھی بھی سیاہی کا قطرہ چمک رہا ہو۔۔۔۔یوں جیسے لکھنے کے بعد لکھاری نے قلم ابھی قلمدان میں رکھا نہ ہو۔۔اک اس کے نقش مٹانے کے چکر میں کتنی ہی اور چیزوں کے نقوش دل ودماغ پر گہرے کروا آئی تھی۔۔۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک سنائی دینے پر اس نے اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی کے ساتھ اس کا نام مٹا دیا۔۔اس کا نام مٹاتے ہوئے اک عجیب سی تکلیف تھی،اک کسک تھی جو اسے

محسوس ہوئی تھی۔۔۔دستک نہ ہوتی تو وہ نام وہاں سے نہ مٹایا جاتا اور وہ گھنٹوں اس نام کو شاید یونہی تکتی رہتی۔۔۔

مسکراہٹ کا لبادہ اوڑھے اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔۔ قاسم مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔

"تم ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی۔۔۔؟ دیکھو تو باہر کتنا اچھا موسم ہو رہا ہے۔۔" وہ چلتے ہوئے اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟ آفس نہیں جانا کیا۔۔؟" اس نے سامنے سے نظریں ہٹا کر اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ۔۔۔؟" قاسم ہنس دیا۔۔۔

"نہیں آج نہیں جا رہا۔۔اس قدر حسین موسم میں کون بدزوق انسان آفس جائے گا۔۔۔" قاسم کھڑکی سے دور ہوتے ہوئے بیڈ کے پاس چلا آیا۔

"اچھا۔۔ویسے اتنی صبح یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔۔؟"

"اتنی صبح ہے تو نہیں ویسے۔۔ گیارہ بج رہے ہیں۔۔۔اور میں اپنی دوست کو لینے آیا ہوں ۔۔آجاؤ آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔۔" وہ اپنے بازو کو سر کے نیچے رکھتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا۔

"تائی اماں کو پتا چل گیا ناں تو اس بارش میں سارا دن باہر کھڑا رکھیں گی آپ کو۔۔ پھر کہیں گے کہ میری وجہ سے ٹھنڈ لگ گئی۔۔اور ویسے بھی پہلے ہی میرے گناہوں کی لسٹ کافی لمبی ہے۔۔۔"اس نے بازو کھول کر لمبی لسٹ ہونے کا مطلب سمجھایا۔

"یقیناً جس دن تم پیدا ہوئی ہو گی اس دن یاں تو سورج کو گرہن لگا ہو گا یا چاند کو۔۔ جبھی اتنے حسین موسم میں بھی اس طرح کی دکھی باتیں کر لیتی ہو۔۔"

"تم نے کبھی کسی کو سڑی دھوپ میں ٹچی ہوتے دیکھا ہے۔۔؟"بس اس کے احترام کا دورانیہ اس کی اداسی جتنا ہی ہوتا تھا۔۔

"بہت ٹھنڈی تھی ویسے۔۔" قاسم نے اونگھنے کی بیکار سی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔"زیادہ بہانے نہیں بناؤ ڈرامے باز۔۔ جاؤ جلدی سے جا کر تیار ہو جاؤ۔۔"

اس کو ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آیا اور زبردستی اسے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے باتھ روم میں دھکا دے دیا۔۔۔۔"ایک منٹ میں آگئی تو کافی کا فلیور تمہاری مرضی کا۔۔ نہیں تو آج تمہیں میں اپنی مرضی کی آئسکریم کھلاؤں گا۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور اگر ایک منٹ سے پہلے آگئی تو تم میری مرضی کا فلیور لو گے۔۔؟۔۔ کافی کا۔۔؟" اس نے اندر سے چلاتے ہوئے پوچھا۔

"اگر آئی۔۔" قاسم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔ وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔ بالوں کا رف سا جوڑا بنائے۔۔ "تم اس حالت میں جاؤ گی۔۔؟ سلیپنگ سوٹ۔۔ گندے بال۔۔" اس نے جھرجھری لی۔

"ہاں تو۔۔؟ انزلہ کبھی چیلنج نہیں ہارتی۔۔" اس نے اک ادا کے ساتھ اپنے بالوں کی آزاد لٹ کو پیچھے کی جانب اچھالا۔۔ اور پھر سے بولی۔۔ "وہ زندگی ہی کیا جو اوروں کی شرطوں پر جی جائے۔۔" اس نے سر پر نیلے رنگ کا بینڈ پہنتے ہوئے خود کو شیشے میں دیکھتے آخری جملہ کہا تھا۔

"میں اپنا چیلنج واپس لیتا ہوں۔۔" اس کی کڑوی کافی کا سوچ کر وہ فوراً سے مکر گیا۔

"مگر اب آپ کا چیلنج ایکسیپٹ کیا جا چکا ہے۔۔۔"

وہ بیڈ سے نہیں اٹھا تھا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ تم جیت گئی۔۔ لیکن پہلے جا کر اچھا سا حلیہ بنا کر آؤ۔۔۔ اس طرح کی گندی حالت میں تو بالکل بھی میں لے کر نہیں جا رہا۔۔۔"

Clubb of Quality Content

انزلہ نے اپنے بالوں کو اک ادا سے ہاتھ کی پشت سے پیچھے جھٹکا تھا اور پھر اپنی الماری کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"ہیروئن نہ ہو تو۔۔۔" وہ اس کے پیچھے سے ہنستے ہوئے واپس سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

بارش ہر کسی کیلئے اک نیا اور منفرد احساس لے کر آتی ہے۔۔۔ کوئی اس ابر رحمت کے نشے میں دیوانہ وار جھومتا چلا جاتا ہے۔۔۔ کوئی ننگے پاؤں ننھی بوندوں سے شرارت کرتا کھلکھلا اٹھتا ہے اور کسی کے دل پر یہ بارش وحشت طاری کر دیتی ہے۔۔۔ قدرت کے بھی عجیب رنگ ہیں۔۔۔ اک ہی چیز کسی کیلئے ابر رحمت اور کسی کیلئے ابر زحمت۔۔۔ کسی کیلئے خوشی کی نوید کسی کیلئے امتحان کے اسباب۔۔۔ اور انسان کے جذبات اس سے بھی عجیب۔۔۔ جو کبھی اسی بارش پر امڈ آتے ہیں اور کبھی یوں مانند پڑتے ہیں کہ اداسی لئے دل کے گرد اس قدر گھٹن بڑھا دیتے کہ وہ دنیا بھلائے رو دینے کے درپہ ہو جاتا ہے۔۔۔

یک دم سے بادلوں کی گرج سنائی دی تو انہوں نے کتاب کے مزکورہ صفحے پر انگلی رکھے اسے فولڈ کیا اور اسے ہاتھ میں تھامے ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ گئیں۔۔۔ اک دم سے بجلی کی چمک نے آنکھوں کو چندھایا تھا۔۔۔ انہوں نے پردے کھڑکی کے آگے ڈال

دیئے اور پھر وہاں سے پیچھے ہٹتے ہوئے انہوں نے لائٹس آن کر دیں۔۔۔ باہر اندھیرا ہونے کے سبب اندر بھی کچھ خاص اجالا نہیں تھا بالکل ان کے وجود کے جیسے۔۔۔

لائٹس آن کرنے کے بعد وہ عین بیڈ کے سامنے پاؤں والی جانب رکھے صوفے پر آ کر بیٹھ گئیں۔۔۔ پاؤں اوپر رکھتے ہوئے صوفے کے بازو سے ٹیک لگاتے انہوں نے پھر سے کتاب کھول لی۔۔۔ انہوں نے وہیں سے پڑھنی شروع کی۔۔۔ چند لائنیں پڑھنے کے بعد انہیں احساس ہوا تھا، جو پڑھا گیا ہے وہ سمجھ نہیں آیا۔۔۔ انہوں نے پھر سے انہی لائینوں کو دھرایا اور پھر سمجھ نہیں آئی۔۔۔ جانے سامنے لکھی گئی تحریر کو کتنی بار دہرایا تھا مگر بے سود۔۔۔ دماغ کہیں اور کا سفر شروع کر چکا تھا۔۔ کہاں کا۔۔؟ ماضی کا۔۔۔

نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے اپنے مصلحے کو طے کیا اور اک جانب رکھنے کے بعد وہ لیونگ روم کے دروازے پر آ کھڑی ہوئیں۔۔۔ جہاں سے صحن اور اس میں گر کر اٹھتی بارش کی ننھی بوندیں واضح طور پر نظر آ رہی تھیں۔۔۔ ان کی ہاؤس جاب شروع ہو چکی تھی۔۔۔ بلآخر۔۔۔ خوابوں کی تعبیر اپنی تکمیل کی جانب نکل پڑی تھی۔۔۔ انہوں نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اک اطمینان کی سانس لی اور پھر ہلکا سا پاؤں آگے نکال کر بارش میں کیا۔۔۔ یہ شاید آخری بار تھا جب انہوں نے پانی کی بوندوں کے ساتھ کھیلا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان کے موبائل پر یکے بعد دیگرے کئی بیلز سنائیں دیں۔۔۔وہ وہاں سے ہٹتی اندر آ گئیں اور میز پر پڑے موبائل کو اٹھا کر کھولا۔۔۔نوٹیفیکیشن بار میں "آپا" کا آئی کن جگمگا رہا تھا اور اس کے نیچے تصاویر اور ویڈیو کے آئی کن تھے۔۔۔انہوں نے کچھ الجھتے ہوئے انہیں کھولا اور پھر جوں جوں دیکھتی جا رہی تھی انہیں لگ رہا تھا جیسے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک رہی ہو۔۔۔ابھی چند ہی تصاویر دیکھی تھی اور اک بار پھر سے موبائل بج اٹھا۔۔۔انہوں نے فوراً سے بیشتر کال اٹھالی۔۔۔

"آپا۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔آپ کیسی ہیں۔۔۔"سامنے سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

"آپا۔۔۔"لہجہ تشویش آمیز ہوا۔۔

"یہ انزلہ نے بنائی ہیں۔۔۔"یوں جیسے بڑی ہمت کر کے جواب دیا گیا ہو۔۔۔بڑا ضبط کر کے۔۔۔

"انزلہ کیسی ہے۔۔۔؟"وہ گھبرا گئیں۔

"سہمی ہوئی ہے۔۔۔مگر مجھے محسوس نہیں ہونے دے رہی۔۔۔"وہ بامشکل اک سیکنڈ کو ٹھہری ہوں گی۔۔"یہ میں نے تمہیں بھیجی ہیں ثبوت کے طور پر۔۔۔اگر انزلہ کے ساتھ کچھ ہو تو تم اس ثبوت کے ذریعے رپورٹ کر سکتی ہو۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کہیں جا رہی ہیں۔۔؟"

"ہاں۔۔میں آج رات یہاں سے نکل رہی ہوں۔۔۔"انہوں نے خوف کے سبب فون کو اپنے منہ کے پاس کرتے ہوئے بہت آہستگی سے کہا،اس قدر آہستگی سے کہ وہ بمشکل ہی سن پائی تھیں۔

"اور انزلہ۔۔۔یہ مت کہئے گا آپ اسے وہیں چھوڑ رہی ہیں۔۔۔"ان کی آواز میں اس بات کے سچ ہو جانے کا خوف واضح تھا۔

"فرحین۔۔۔مجھے اسے چھوڑنا پڑ رہا ہے۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔"ان کی آواز کے ساتھ ہی باہر زوردار بجلی کڑکی تھی اور فرحین کو لگا یہ بجلی آسمان پر محض گرجی نہیں تھی بلکہ ان کے اوپر آ گری تھی۔

"آپ اسے اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہیں۔۔۔؟"فون کے گرد ان کا ہاتھ بھیگ گیا۔"آپ اسے بھی اپنے ساتھ لیں۔۔۔اسے اکیلا مت چھوڑیں۔۔۔پلیز آپا۔۔۔وہ بہت چھوٹی ہے،وہ یہ سب اکیلے کیسے سہے گی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"اچھا اسے لے کر کہاں جاؤں۔۔۔؟"انہیں دوسری جانب ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔"میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے رہنے کیلئے۔۔۔یوں کہ نہ سر پر آسمان ہو اور نہ پاؤں تلے زمین۔۔۔ایسے میں میں اسے کیسے اپنے ساتھ لے لوں۔۔۔؟"

"آپ میرے پاس آجائیں۔۔۔کچھ سیونگز ہیں مگر خدا کیلئے انزلہ کو وہاں اکیلا نہ چھوڑیئے۔۔۔"

"اچھا اور ان سیونگز کے بعد۔۔۔؟"دوسری جانب سے کئے جانے والے سوال نے انہیں خاموش کروادیا۔۔۔

"میں آج رات کو نکلوں گی۔۔۔تم اس سے کہو بس یہاں سے نکلنے میں میری مدد کردے۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔مگر آپ جائیں گی کہاں۔۔۔میں اس سے کہہ دیتی ہوں وہ آپ کے ساتھ رہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔اسے نہ پاکر سب کا شک اس پر جائے گا۔۔۔اور پھر وہ مجھے ڈھونڈ ہی لیں گے۔۔۔"ان کی آواز میں خوف سمٹ آیا،وہ پکڑی جانا نہیں چاہتی تھیں۔

"مگر آپ جائیں گی کہاں۔۔۔؟"

Clubb of Quality Content

"یہیں اسی شہر میں میری اک دوست ہے کچھ دن اس کے ہاں رکوں گی۔۔۔ پھر جیسے ہی کوئی مناسب بندوبست ہو گا میں انزلہ کو کسی نہ کسی طریقے سے وہاں سے نکال لوں گی۔۔۔"انہوں نے ساری بات بہت آرام سے بتائی۔۔۔"میں تم پر بھروسہ کرسکتی ہوں ناں۔۔؟ تم انزلہ کو اکیلا نہیں چھوڑو گی۔۔۔" جانے کون سا دھڑکا تھا جو دل کو لگا تھا۔۔۔

"آپ جانتی ہیں وہ میرے لئے کیا ہے۔۔۔"ان کی آواز رندھنے لگی تھی، اگر وہ اپنی بہن کی جگہ ہوتی تو کیا اپنی بیٹی کو یونہی وہاں پر چھوڑ دیتیں۔۔۔۔؟ اگر وہ اپنی بہن کی جگہ ہوتی تو گھر سے بھاگنے کی نوبت ہی کبھی نہ آتی۔

"ہم جانتی ہوں۔۔۔ اسی لئے اللہ کے بعد تمہارے سپرد کر کے جا رہی ہوں۔۔۔ فرحین انزلہ میری امانت ہے تمہارے پاس۔۔ میں اسے اک موبائل دے کر جا رہی ہوں کچھ ہوا تو وہ تمہیں اور سلطانہ کو ہی کال کرے گی۔۔۔"انہوں نے آنکھیں بند کر کے خود کے آنسوؤں پر ضبط کیا۔"میری بیٹی کا خیال رکھنا، وہ بہت حساس ہے۔۔۔"انہوں نے تاکید کی اور ان کی آنکھ چھلک پڑی۔ نو مہینے۔۔۔ نو مہینے ہر طرح کی تکلیف جھیلنے کے بعد ثمر کی صورت ملنے والے اپنے وجود کے حصے کو یونہی چھوڑ دینا کس قدر تکلیف دہ ہوتا ہے یہ کوئی روحین سے پوچھتا۔۔۔

"آپا۔۔۔"انہوں نے کہا تو کچھ پل کیلئے سکوت چھا گیا۔۔۔"اپنا خیال رکھئے گا۔۔۔"

"تم بھی۔۔۔"اور پھر فون بند ہو گیا تھا۔۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک نے ان کے خیالات میں ارتعاش پیدا کیا۔۔۔انہوں نے گہری سانس لیتے ہوئے فوراً سے بیشتر خود کو سنبھالا۔۔۔دروازہ کھولتے ہوئے سب سے پہلے انزلہ اندر آئی تھی اور اس کے پیچھے ہی قاسم بھی۔۔۔"چچی آپ کی بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں۔۔۔" قاسم نے سلام کرنے کے بعد کہا۔

"اس موسم میں۔۔؟ کہاں جا رہے ہو۔۔؟"

انزلہ نے قاسم کو جواب دینے کیلئے اشارہ کیا تھا۔۔۔اس نے سر کھجایا۔۔۔"آئسکریم کھانے۔۔۔"

وہ ہنس دیں۔۔۔"اچھا جاؤ۔۔۔"انزلہ نے شکوہ کناں نظروں سے ماں کو دیکھا، وہ ماں پر ہی تکیہ کئے ہوئے تھی اور وہ دھوکہ دے گئیں۔اس نے برا سا منہ بنانا چاہا مگر قاسم نے آگے بڑھ کر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹرین بنائے واپس سے اس کا رخ باہر کو موڑ دیا

آج بادل جم کر برس رہے تھے۔۔ موسم کی صورتحال کو بیان کرنا مشکل تھا جن کے چاہنے والے پاس تھے وہ خوشی سے نحال ہو رہے تھے اور جو کوئی کسی اپنے کا منتظر تھا اس کا دل مزید بوجھل ہو رہا تھا۔۔ قاسم اس کی پسند سے بخوبی واقف تھا جبھی تو اس نے کھڑکی کے پاس والے میز کا انتخاب کیا تھا۔۔ کھڑکی کے پار پڑے پودوں پر برستی بارش روٹھے ہوؤں کو اثیر محبت کرنے کے جتن کر رہی تھی۔۔ اک بار پھر سے بنجر دل کو محبت سے ثیراب کرنے کی التجا کرتی سکونیت دان کرنے کو تیار تھی۔۔ مگر روٹھے ہوؤں نے بھی اب باب دل پر قفل لگا دیا تھا۔۔ جہاں نہ کچھ سنا جاسکتا تھا اور نہ ہی کچھ محسوس کیا جاسکتا تھا ماسوائے اداسی کے۔۔۔

قاسم نے سفید راؤنڈ نیک شرٹ کے ساتھ جینز کی پینٹ پہن رکھی تھی اور اس نے انزلہ کو بھی زبردستی تیار کروایا تھا، انزلہ نے بھی جان بوجھ کر انہیں رنگوں کو پہننا عین ممکن بنایا تھا جو قاسم پہنے ہوئے تھا، وہ بھی سفید رنگ کی شرٹ کے اوپر ڈینم جیکٹ اور ساتھ گھٹنوں سے تھوڑا سا نیچے آتی سکرٹ پہن کر آئی تھی لیکن خلاف معمول وہ اس کی بات پر زچ نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ پھولوں کو دیکھ کر یوں دیوانی ہوتی تھی جیسے تیرہویں کی رات پانی کی لہریں چاند پر۔۔ انزلہ نے اپنی کرسی مزید کھڑکی کے پاس سرکائی۔۔۔ قاسم آرڈر کرنے لگا تو وہ شیشے پر اپنے داہنے

ہاتھ کی انگلی سے کچھ بنانے لگی۔۔اس نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے شیشے پر بہت کچھ بنادیا تھا۔۔کہیں سائلی۔۔کہیں دل۔۔کہیں آنسو۔۔کہیں صرف نقطے۔۔

"اوہ بھائی کہیں کوئی بریک اپ شریک اپ تو نہیں کروا بیٹھی۔۔۔؟" قاسم نے اسے گلاس کی کھڑکی پر کچھ تحریر کرتے دیکھ کر کہا پھر خود سے ہی اپنے سوال کا جواب دیا۔۔"ویسے یہ شکلیں ہوتی تو نہیں ہیں بریک اپ والی۔۔"

وہ قاسم کی بات پر ہنس دی اور ایک بار پھر سے باہر دیکھنے لگی۔۔یونہی کچھ پل تک جب قاسم نے اپنی نظریں اس پر سے نہیں ہٹائیں تو اس نے باہر سے نظریں ہٹا کر براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔وہ ایسے ہی خاموش اسے دیکھتا رہا،انزلہ کے لب عجیب سے ہی انداز میں پھیلے تھے۔۔وہ اسے سننا چاہتا تھا۔۔وہ جب بھی اسے سننا چاہتا تھا یہی کرتا تھا۔۔خاموش اس کے پاس آکر بیٹھ جاتا تھا۔۔وہ دعوے سے کہہ سکتی تھی اگر اسے یونہی گھنٹوں بھی اس کیلئے بیٹھنا پڑتا تو وہ بیٹھا رہتا۔۔۔

انزلہ نے مزید کچھ پل اسے بڑی غور سے دیکھا اور پھر نظریں باہر کی جانب موڑ لیں۔۔

"کتنی عجیب بات ہے نا قاسم۔۔یہ بارش دنیا پر دھول صاف کرنے کیلئے اتاری جاتی ہے۔۔ایسی رحمت جو جاتے وقت ساری میل اپنے ساتھ لے جاتی ہے اور ہر چیز کو نکھار جاتی

ہے۔۔ مگر دیکھو انسان کا دل بھی کیسا ہے اس کی میل کے سامنے ابرِ رحمت بھی بے بس ہے۔۔" اس نے باہر اور اندر کے درجہ حرارت کے فرق کے باعث شیشے پر ابھرنے والے دھندلے پن کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا، انزلہ نے خود ہی اسے اجازت دے دی۔۔ "بھئی بول لو جو بولنا ہے۔۔" اس نے سیدھا ہوتے ہوئے تنگ آکر قاسم کی جانب رخ پھیرا۔

"میں اپنا والٹ گھر بھول آیا ہوں۔۔ سوری۔۔" وہ بیچارگی سے بولا تھا۔

"قاسم۔۔۔ افسوس۔۔" اس نے تاسف سے اسے دیکھا جس پر وہ شرمندہ بھی ہو گیا۔۔۔ "نہیں تم مجھے ایک بات بتاؤ آخر تمہیں ایسا کون سا دکھ ہے جو تم یوں اڑے اڑے رہتے ہو۔۔؟ شاید ہم تمہاری کچھ مدد کر پائیں۔۔ نہیں بتاؤ تم۔۔ کوئی چڑیل ہے جو تمہیں چمٹ گئی ہے۔۔۔ یاں پھر تم جن کسی کو چمٹ گئے ہو۔۔" وہ افسوس سے اسے دیکھنے لگی، آخر وہ ایسی حرکت کر بھی کیسے سکتا تھا۔

"انزلہ۔۔" اس نے ارد گرد دیکھا۔۔ "آہستہ نہیں بول سکتی۔۔؟ اب اشتہار لگوانا ہے۔۔؟"

"اشتہار۔۔؟بینر۔۔؟ یہ تو بہت چھوٹی چیزیں ہیں۔۔میں تو تمہاری اس حرکت پر بل بورڈ لگوانے کا سوچ رہی ہوں۔۔تاکہ ریسٹورینٹ والے دروازے پر ہی پہلے تمہارا والٹ چیک کریں اور پھر تمہیں ریسٹورنٹ میں گھسنے دیں۔۔"

"تم کتنی بد تمیز ہو۔۔اگر اک غلطی ہو ہی گئی ہے تو تم مجھے شرمندہ کئے جا رہی ہو۔۔جبکہ میں کبھی تمہیں شرمندہ نہیں کرتا۔۔"اس نے شکوہ کیا۔۔

"ہاں۔۔"اس کی بات پر انزلہ کی آنکھیں باہر آئیں۔۔"شرمندہ نہیں کرتے۔۔؟بچو وہ تو شکر میری ڈھٹائی کا۔۔ نہیں تو جتنی تم کوشش کرتے ہو شرمندہ کرنے کی ناں یہی اگر میری جگہ کوئی شریف آدمی ہوتا تو کب کا شرمندگی کی لہروں میں ڈووب ڈووب کر مر جاتا۔۔یا اللہ تیرا شکر ہے مجھے تیرنا آتا ہے۔۔"اس نے کمال ڈھٹائی سے زبان کا جوہر دکھایا۔۔۔

"تیرنا۔۔؟ ہنہ۔۔ڈھیٹ ہونا کہو میری پیاری۔۔ڈھیٹ ہونا۔۔"اس نے بھی برابر کی چوٹ کی تھی۔۔

"جتنی بھی ہو جاؤں مگر اتنی نہیں ہو سکتی کہ والٹ گھر چھوڑ آؤں اور پھر بھی اتنے کانفیڈینس کے ساتھ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر آرڈر کرنے بیٹھ جاؤں۔۔ عموماً شریف لوگ ایسی باتوں پر

معذرت کرتے ہوئے واک آوٹ کر جایا کرتے ہیں۔۔"انزلہ نے اس کے بیٹھنے کے انداز پر چوٹ کی، وہ آہستہ سے ٹانگ پر سے ٹانگ اتارتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

"زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ہے میرے پاس والٹ۔۔ مگر۔۔"اس نے انگلی اٹھا کر انزلہ کو تنبیہ کی۔۔"میں تمہاری پسند کی کافی نہیں پینے والا۔۔ یخ۔۔۔نہ تو مجھے اتنا کوئی دکھ لگا ہے اور نہ ہی دماغ پر ایسی کوئی چوٹ لگی ہے جو میں اتنا بد ذائقہ زہر پینا شروع کر دوں۔۔"

"یہ ساری حرکت تم نے اس لئے کی ہے ناں کیونکہ تم اپنے لئے پہلے سے ہی آئسکریم آرڈر کر چکے ہو۔۔۔وہ بھی اپنی پسند کی۔۔"شاک کے مارے انزلہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

اس کی بات پر وہ بتیس کے بتیس دانتوں سمیت مسکرا دیا۔۔۔

اسی دوران ویٹر ٹرے تھامے ان کی میز پر آچکا تھا۔۔جس سے انزلہ نے جھپٹنے کے انداز میں کافی پکڑی۔۔ویٹر نے بظاہر مسکراتے ہوئے مگر دل میں "ندیدی۔۔"کے خطاب سے نوازتے اس کی جانب دیکھا، قاسم نے ویٹر کے جذبات کو بھانپ لیا۔۔۔ویٹر کی کیفیت سمجھتے ہوئے بظاہر مسکراتے مگر معزرات خواہانہ لہجے میں قاسم نے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content!

"حد ہوتی ہے ندیدے پن کی۔۔۔ پہلی بار پی رہی تھی کافی۔۔۔ایک منٹ صبر نہیں کر سکتی تھی۔۔۔"

"میری چیز تھی۔۔ایک منٹ بعد میں لوں یا پہلے کیا فرق پڑتا ہے۔۔چیز تو میری ہی ہے۔۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا۔ قاسم کو جواب دینے کے بعد وہ اپنا کافی کا کپ تھامتی اک بار پھر سے اس کی موجودگی کو نظرانداز کرتی کھڑکی کی جانب رخ پھیر گئی۔۔

"تمہاری زبان کتنی چلتی ہے ناں انزلہ؟"

"اپنے بھائی سے ہی سیکھا ہے۔۔"یونہی باہر دیکھتے ہوئے اس نے بڑی سہولت سے کہا۔

"انزلہ۔۔"وہ سچ میں زچ ہو گیا تھا۔۔۔

"اچھا سوری۔۔۔اب ایسی سڑیل شکل بنا کر میرا مزہ نہ خراب کرو۔۔اک تو پہلے ہی فرشتوں نے خاصی محنت نہیں کی اوپر سے یہ تمہاری خوفناک ادائیں۔۔اللہ کی پناہ۔۔"اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"تمہاری نزاکتیں بھی میں نے دیکھی ہیں۔۔جن پر ہر دوسرے دن چچا کا بی پی فدا ہوتا ہے۔۔"وہ مزے سے آئسکریم کا چمچ منہ میں رکھتا بولا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جو اپنی بیویوں پر فدا نہیں ہوتے ناں وہ پھر یونہی اولاد بیزار رہتے ہیں۔۔۔" وہ اب کی بار بھی زبان کے جوہر دکھانے سے باز نہیں آئی تھی۔

"توبہ۔۔ تمہاری زبان کتنا زہر اگلتی ہے۔۔۔" اس نے آئسکریم سے ہاتھ روکے۔

"تائی اماں کیسی ہیں۔۔" انزلہ نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اپنی ہنسی کو دبایا۔۔ مگر اس کی آنکھیں اس کی شرارت پر چمک اٹھی تھیں۔۔

قاسم نے مصنوئی خفگی سے اسے گھورا۔۔ وہ جانتا تھا خاص زبان درازی کی بات پر تائی اماں کا ذکر کیوں کیا گیا تھا۔۔۔ مگر اسے اس وقت اس کی یہی مسکراہٹ چاہیئے تھی۔۔ انزلہ اس کیلیئے کیا تھی وہ کبھی بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔ اک احساس تھا جسے وہ نام نہیں دے سکتا تھا۔۔ اک احساس تھا جسے صرف وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔ انزلہ اس سے چھوٹی تھی۔۔ اس کو اک دوست کے احساس سے روشناس کروانے کیلیئے وہ عمروں کے دورانیے کو کہیں بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا۔۔ نہ کبھی ڈپٹا تھا۔۔ نہ ہی اپنی عزت کا مینار اونچا رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔ اگر کسی چیز کو معتبر رکھا تھا تو وہ اس احساس کو جوان دونوں کے بیچ تھا۔۔ بچپن سے لے کر اب تک محض اس کی اک پکار کے فاصلے پر رہا تھا۔۔ وہ جو اس کیلیئے ہر وقت حاضر رہتا تھا۔۔

"تمہاری یونیورسٹی کو ختم ہوئے سالوں سال گزر چکے ہیں اور چچا کو تمہارے کارناموں کا ابھی تک اندازہ نہیں ہوا ہے۔۔اگر انہیں پتا چل گیا تو کیا ہو گا۔۔" قاسم نے اک بار پھر سے باتوں کا سلسلہ شروع کیا۔۔۔

"سالوں سال تو مت کہو، یوں لگتا ہے جیسے بچپن میں ہی کہیں پاس آؤٹ ہو گئی تھی۔۔۔اور کیا ہو گا مطلب۔۔۔؟ میری عیش ہو گی۔۔۔"عیش کا ذکر کرتے ہوئے وہ جھومی "اور یہ کہ مجھے مزید چھپانا بھی نہیں پڑے گا اور میرے پیارے فرشتوں کی خلاصی جنہیں اور جھوٹ نہیں لکھنا پڑے گا۔۔۔"وہ بڑے آرام سے پکڑے جانے کے فوائد گنوا گئی۔

"مجھے تو عیش ہوتی کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔۔ہاں تم گھومتی ہوئی ضرور نظر آ رہی ہو وہ بھی چاچو کے ہاتھوں میں۔۔جب چاچو کو پتا چلے گا ناں تمہاری حرکتوں کا۔۔اف انزلہ میں تمہیں اک دیوار سے دوسری پر پٹختا دیکھ رہا ہوں۔۔"بات تو اس نے سنجیدہ رہ کر کرنی تھی مگر اختتام پر وہ اسے چڑانے سے خود کو باز نہیں رکھ پایا۔۔

"آج نہیں تو کل چاچو کو پتا چل جائے گا کہ ان کی پیاری لاج دلاری پری نے فنانس میں نہیں فیشن ڈیزائنگ میں ڈگری لی ہے۔۔تم کیسے چھپاؤ گی۔۔" قاسم فکر مند ہوا۔۔۔

"مجھے تمہارے چاچو سے ذرا سا بھی ڈر نہیں لگتا۔۔میں تو بہت پہلے کا چاہتی تھی انہیں بتانا مگر تم نے ہی کہا تھا جب تک پانی سر کے اوپر نہیں آجاتا سٹر گل جاری رکھنی ہے۔۔"اس نے اک ہاتھ سے سر سے اوپر آنے کا اشارہ کیا۔

"اور جھوٹ بھی بولنا ہے۔۔یقیناً یہ بھی کسی مفکر کا ہی مشورہ ہوگا؟" قاسم نے اسے شرمندہ کرنے کی اپنی سی کوشش کی مگر ناکام رہا۔۔

"تم اس کو جھوٹ نہیں کہہ سکتے برو۔۔۔بس میں اپنی بات شئیر نہیں کر رہی۔۔اور تم جانتے ہو میں اگر ان کے کہنے پر فنانس میں ایڈمیشن لے بھی لیتی تو فیل ہی ہوتی رہتی اور یوں تمہارے چاچو کے بی پی کا گراف بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاتا۔۔۔"وہ اپنے تصور پر ہنسی ۔"میرا جس میں انٹرسٹ تھا میں نے اسے چوز کر لیا۔۔ناٹ آ بگ ڈیل۔۔۔"اس نے قاسم کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے پرسکون رہنے کو کہا۔

"انزلہ کیا تمہارے اور چاچو کے بیچ جاری یہ جنگ ختم نہیں ہو سکتی۔۔؟"

"جنگ کبھی ختم نہیں ہوتی جب تک کوئی ایک فریق ہار نہ مان لے۔۔اور یہاں تو پھر اصول بمقابلہ انا ہے۔۔اس لئے جنگ کا ختم ہونا خیالی پلاؤ پکانے کے مترادف ہے۔۔جو کہ اب تمہیں نہیں پکانا چاہئے۔۔پوچھو کیوں۔۔؟"

اس نے زبان کو حرکت دینے کے بجائے آنکھوں سے ہی سوال دہرایا۔

"کیوں کے پلاؤ تو پکنا نہیں مگر چولہے کے پاس بیٹھے تم نے چہرے پر مزید گرہن لگوا لینا ہے۔۔"کہنے کے بعد قاسم کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس کا قہقہ ہوا میں جھوم گیا۔۔

"روز زبان کو کس چیز سے تیز کرتی ہو۔۔؟"

"اپنوں کے بے پناہ محبت سے۔۔"انزلہ اور منہ بند کر لے وہ بھی قاسم کے سامنے کیسے ممکن تھا۔۔

"انزلہ۔۔چاچو کاری ایکشن بہت خطرناک ہو گا۔۔"اس نے اک بار پھر سے اپنی سی کوشش کی تھی خبردار کرنے کی جسے اس نے کسی کھاتے میں نہیں دھرا۔۔۔

"ڈونٹ یو وری برو میرا ڈیفنس بھرپور ہو گا۔۔"قاسم نے انزلہ کو گھورا۔۔۔انزلہ نے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

"اچھا نہ کیوں فکر کرتے ہو۔۔۔دیکھو بابا ویسے بھی کون سا یہاں ہوتے ہیں۔۔۔مہینے میں ایک سے دو بار۔۔۔بڑی حد تین بار۔۔۔اور وہ بھی تب جب انہیں مجھے یہ بتانا ہو کہ ابھی بھی میری قسمت خراب کرنے کا اختیار ان کے پاس ہے۔۔۔اب دیکھو وہ اتنی محنت کرتے ہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صرف مجھے ذلیل کرنے کیلئے تو تھوڑی سی محنت مجھے بھی تو کرنی چاہئیے انہیں موقع دینا چاہیے کہ وہ اپنی سکلز دکھا سکیں۔۔۔"

"تم۔۔۔"

"کتنی بدتمیز ہو۔۔۔" قاسم کے ادھورے چھوڑے جملے کو اس نے مکمل کیا۔۔۔"تم کہہ سکتے ہو اور میں اس سے اختلاف کر سکتی ہوں۔۔۔"

"جی کیونکہ اپنی نظر میں انزلہ کا کوئی ثانی نہیں۔۔۔"اس نے کافی کو کافی کھینچا۔۔۔"ڈونٹ یو تھنک یو ریٹ یور سیلف بٹ ہائی۔۔"

"اللہ نے بنایا ہے۔۔اور عزت اس نے انسان کو تحفے میں دی ہے اب بندہ کیا تھوڑا سا بھی خود کو ریٹ نہ کرے۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ قاسم کی آئسکریم میں سے اک چمچ بھرتے ہوئے منہ میں ڈالا تھا اور پھر بے ساختہ ہی برا منہ بنا گئی۔۔۔

قاسم سٹئیر نگ تھامے انزلہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ گاڑی کی سیٹ کو بچھا کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے پچھلی نشست سے وہ تھیلے اٹھا رہی تھی جو اس نے آئسکریم شاپ سے واپسی پر لئے تھے اور اس نیکی کا بل قاسم کے سر ڈالا گیا تھا۔۔۔واپس سے سیٹ کو سیدھا کرتے ہوئے وہ اپنا

والٹ اٹھا کر قاسم کو خدا حافظ کہہ کر اترنے لگی مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ رک گئی اور اس نے گردن گھما کر آنکھیں چھوٹی کیئے قاسم کو دیکھا۔۔اس کو یوں خود کو دیکھتے دیکھ کر اس نے قاسم کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔۔"کدھر۔۔؟"

"انزلہ۔۔تم بہت عجیب ہو۔۔" وہ مسکرا نہیں رہا تھا۔۔مگر انزلہ اس کی بات پر ہنستی چلی گئی۔۔

"تمہیں یہ احساس ہونے میں کچھ دیر نہیں ہو گئی۔۔۔"

"کبھی کبھی مجھے ڈر لگتا ہے تمہاری یہ نرم مزاجی تمہارے ساتھ کچھ غلط نہ کروا دے۔۔" وہ اس کے چہرے پر فکر کی گہری نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔

"میں نرم مزاج نہیں ہوں۔۔۔بس تمہارے ساتھ کبھی سخت رویہ نہیں اپنایا اس لئے تم ایسا کہہ رہے ہو۔۔۔"

"ہو سکتا ہے۔۔مگر سچ کہوں تو تم بہت اچھی ہو۔۔ تمہیں وہ کارٹونز یاد ہیں جن میں تین ننھی پریاں ہوتی ہیں۔۔ایک چڑیل ان سے ان کے پر چھین لیتی ہے۔۔انہیں اڑنے سے محروم کر دیتی ہے۔۔روزی اور جیسمین اپنی ناامیدی کے سبب برف کی ہو جاتی ہیں مگر للی ہار نہیں مانتی۔۔وہ پر امید ہوتی ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ اپنا مقام واپس لے لے گی۔۔اور پھر وہ نہ

صرف اپنے پر واپس حاصل کرتی ہے بلکہ روزی اور جیسمین کو بھی واپس سے پریاں بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔۔۔" بچپن کی یاد کا ذکر کرتے وہ مسکرایا۔

"ہم بھی بچپن میں کیسی کیسی چیزیں دیکھتے ہیں اور پھر حیرت انگیز طور پر وہ ہمیں یاد بھی رہ جاتی ہیں۔۔۔" وہ اپنی ہی بیو قوفی پر ہنس اٹھی۔

"تمہاری تعریف کروں۔۔۔؟"

"تم تعریف کرنے کے چکر میں ٹراما دے جاتے ہو لیکن چلو کرنا چاہتے ہو تو کردو۔۔۔" وہ دونوں بیک وقت مسکرائے تھے۔

"مجھے تم بالکل للی جیسی لگتی ہو۔۔۔ تمہاری بھی بہت سی خواہشات ادھوری ہیں مگر پھر بھی تم یہاں آرفنیج کے بچوں میں خوشیاں بانٹنے آجاتی ہو۔۔۔ ان کے امید کے دیوں کو جلائے رکھنے کیلئے یہاں آجاتی ہو۔۔"

قاسم کی بات پر اس کی مسکراہٹ سمٹی۔۔ "میں روزی اور جیسمین تو ہو سکتی ہوں مگر للی نہیں۔۔۔ میں پر امید نہیں ہوں بلکہ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ زندگی میں کبھی بھی۔۔ کچھ بھی میری مرضی کے مطابق نہیں ہو گا۔۔ مجھے کبھی وہ مقام نہیں ملے گا جو میں چاہتی

ہوں۔۔۔اور رہی بات اوروں کے احساس کی تو انعم سلطانہ کہتی ہیں جن کے خود کے پاؤں جلے ہوں وہ اوروں کو دھوپ میں کھڑا نہیں کیا کرتے۔۔۔"

"اگر تم پر امید نہ ہوتی تو تم چاچو کے غلط فیصلوں پر اعتراض کرنے کے بجائے چپ چاپ مان لیتی۔۔ مگر تم لڑ رہی ہو۔۔ تم صحیح غلط کے بیچ کی لکیر کو قائم رکھنے کیلئے لڑ رہی ہو۔۔" وہ اپنے نظریے پر قائم رہا۔

انزلہ کے پاس قاسم کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا یا شاید وہ جانتی تھی وہ چاہے کتنے ہی دلائل دے لے مگر قاسم کبھی بھی اس کی بات سے اتفاق نہیں کرے گا۔۔ برا وقت نہ آئے تو ہر بھائی کو ہی اپنی بہن پریوں سی معصوم اور آبشار کے پانی جیسی شفاف لگتی ہے۔۔ بس آزمائش کبھی کبھی یقین کی عینک کو دھندلانے کا سبب بن جاتی ہے۔۔

"مجھے خوشی ہوگی جس دن تم بھی میرے ساتھ چلو گے اور سب بچوں سے ملو گے۔۔۔" وہ بات کو ٹال گئی۔

"پھر کسی دن۔۔" قاسم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ انزلہ بھی مسکراتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی۔" ویسے یہ انعم سلطانہ کون ہے۔۔۔؟" اس نے پہلی بار اس سے یہ نام سنا تھا۔

Clubb of Quality Content

"اس آر فن اتج کے ہیڈ کی سیٹ پر بیٹھی اک کرخت عورت۔۔۔" وہ جو سمجھ رہا تھا کوئی بڑی شخصیت ہوں گی اس کی بات پر ہنستا چلا گیا۔ وہ آگے بڑھ گئی۔

"جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے کال کر دینا میں لینے آجاؤں گا۔۔" قاسم نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے پیچھے سے آواز لگائی جسے وہ ہمیشہ کی طرح نظرانداز کرتی اندر بڑھ گئی تھی۔

وہ جیسے ہی بیگ تھامے گیٹ سے اندر داخل ہوئی سبھی بچے اسے دیکھتے ہی اس کی جانب لپک پڑے۔۔۔ وہ یوں اس کے ساتھ آ لگے تھے جیسے میٹھے پر مکھیاں۔۔۔ انزلہ ان کو اپنے ساتھ یوں لگے دیکھ کر ہنستی چلی گئی۔۔۔ صرف مسکراہٹ پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔ یہ جگہ تھی جہاں آکر اس کی مسکراہٹ خالص ہو جاتی تھی جہاں اس کی خوشیوں کو سچا اطمینان مل جاتا تھا۔۔۔

اس نے باری باری سبھی بچوں میں ان کی پسند کی چیزیں تقسیم کیں۔۔۔ وہاں موجود سٹاف کیلئے یہ بات کافی حیران کن تھی۔۔ سٹاف کیلئے ہی کیوں شاید سبھی کیلئے ہوتی جو بھی اس بات سے آشنا ہوتا۔۔ وہ وہاں موجود سبھی بچوں کیلئے ان کی پسند کی چیزیں لاتی تھی، بھلے چھوٹی مگر

ان کی پسند کی۔۔اسے سب کی پسند کا اندازہ تھا۔۔بچوں میں چیزیں تقسیم کرنے کے بعد وہ انچارج کے کمرے میں آگئی۔۔دستک دینے کے بعد اس نے دروازہ کھولا۔۔

"آجاؤ انزلہ۔۔"چالیس سے پینتالیس سال کی خاتون نے سامنے رکھی فائلوں سے نظر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بی لیٹڈ جنم دن مبارک۔۔"ان کی گھوریوں کو نظرانداز کرتے ہوئے انزلہ نے اک چھوٹا سا ہینڈ بیگ ان کی جانب بڑھایا۔

"ایک تو آج کل مجھے اس نوجوان نسل کی سمجھ نہیں آتی۔۔یاں تو اردو بول لو یاں انگریزی۔۔"اس بات کو نظرانداز کئے کہ وہ محض انہیں تنگ کرنے کیلیۓ آدھی اردو آدھی پنجابی آدھی انگریزی بولتی ہے انہوں نے زچ ہو کر کہا۔۔"اور یہ کیا ہے۔۔؟میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا میرے لئے یہ تحفے تحائف نہ لایا کرو۔۔"

"کیوں نہ لایا کروں۔۔جانتی نہیں ہوں کیا آپ اپنی ساری کمائی اس پروجیکٹ پر لگادیتی ہیں۔۔اب کسی ناں کسی نے تو آپ کا خیال رکھنا ہے۔۔"

"انزلہ۔۔میں یہ نہیں کہتی تم پیسوں کو گن گن کر رکھتی رہو مگر چندہ کچھ پیسے برے وقت میں کام آنے کیلیۓ بھی تو بچا کر رکھنے چاہئیں۔۔۔"

"کیا پتا برے حالات کبھی آئیں ہی ناں۔۔تب میں ان پیسوں کا کیا کروں گی۔۔۔"اس نے بڑے مزے سے کندھے اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

"زندگی میں آزمائش تو آتی رہتی ہے ناں۔۔۔ برا اور اچھا وقت تو قسمت کا حصہ ہے۔۔۔"

"لازمی تو نہیں آزمائش پیسے کی ہی ہو۔۔رشتوں کی۔۔ جزبات کی بھی تو ہو سکتی ہے۔۔اور وہ امتحان تو ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔۔ کبھی ایک رشتے کی ڈور سلجھنے لگتی ہے تو دوسرے کی الجھ جاتی ہے۔۔۔"اس نے قسمت کی الجھن سلجھن پر منہ بنایا۔

"پھر بھی۔۔ تمہیں کچھ پیسے خود کیلئے بچانے چاہئیں۔۔۔"ہر بار کی طرح انہوں نے اپنی نصیحت پھر سے دوہرائی۔

"آپ کو ابھی بھی لگتا ہے کہ زندگی میں کبھی ایسا وقت آئے گا جب مجھے پیسے چاہئے ہوں گے اور میں کچھ نہیں کر پاؤں گی۔۔"وہ ذخمی سا مسکرائی۔۔"اک چیز تو مجھے سمجھ آگئی ہے پیسے نہ میرا کبھی مسئلہ تھے نہ کبھی ہو سکتے ہیں۔۔انزلہ کا دل اس محبت کیلئے نہیں بنایا گیا۔۔یہ شاید دنیا کی اک واحد چیز ہو گی جس کے خوف سے میں آزاد ہوں۔۔کوئی بھی مجھے ان چند نوٹوں کا خوف دلا کر قید نہیں کر سکتا۔۔ کبھی نہیں۔۔"وہ کھڑکی سے پار دیکھتی کسی ٹرانس میں بولتی چلی گئی۔۔۔

Clubb of Quality Content!

"وہ واپس آیا۔۔؟" انہوں نے انزلہ کی جانب دیکھا جو صوفے پر ٹانگیں رکھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔ جہاں دھوپ کی تپش اور سردیوں کی سرد ہواؤں کا مقابلہ جاری تھا۔

ان کے سوال پر انزلہ نے باہر سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا۔ "آپ ہر بار ایک ہی سوال کیوں کرتی ہیں۔۔؟ آپ مان کیوں نہیں لیتیں وہ نہیں آئے گا اور آ بھی گیا تو ویسا کچھ نہیں ہو گا جیسا آپ سوچ کر بیٹھی ہیں۔۔۔"

"مجھے چھوڑو کیا تم نے مان لیا ہے کہ وہ اب کبھی نہیں آئے گا۔۔۔؟"

ان کے سوال پر وہ کچھ پل کیلئے خاموش ہو گئی۔۔ سوال مشکل نہیں تھا جواب تھا۔۔ اظہار مشکل نہیں تھا اقرار تھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میرے ماننے نا ماننے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں مجھے آپ کا یہ سوال کس قدر ناپسند ہے پھر بھی آپ ہر بار مجھ سے ایک ہی سوال کرتی ہیں۔۔" اس نے زچ ہو کر کہا، مگر انہوں نے ہمیشہ کی طرح اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے نظر انداز کر دیا۔

"اور ویسے بھی میں نے سوچ لیا ہے میں نے اپنی زندگی آپ کی طرح ان بچوں کی فلاح و سکون کیلئے وقف کر دینی ہے۔۔۔" وہ جذباتیت سے بولی۔

"تم شاید بھول رہی ہو میں ان بچوں کے ساتھ ساتھ اپنے بچے کو بھی دیکھ رہی ہوں۔۔میں نے خدمت خلق کے ساتھ ساتھ دوسرے رشتوں سے منہ نہیں موڑا۔۔انسان وہی کامیاب ہوتا ہے جو زندگی میں توازن رکھ کر چلتا ہے۔۔۔"

اس نے ان کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔کچھ پل کے بعد وہ پھر سے بولی۔۔"آپ کے خیال میں بھگوڑوں کی کیا سزا ہونی چاہیے۔۔؟"

"تم اسے بھگوڑا کہہ رہی ہو۔۔؟"

"کیسے۔۔؟"انزلہ نے مڑ کر انہیں دیکھا۔

"تم اچھے سے جانتی ہو۔۔کیا نام سننا چاہتی ہو۔۔؟"انہوں نے شرارت سے کہا تھا۔۔

"میں تو کبھی نہیں سننا چاہتی آپ ہی بار بار اس کو بیچ میں لے آتی ہیں۔۔۔"وہ تنک کر بولی۔

"تمہیں پتا ہے انزلہ تمہاری زبان بہت جھوٹ بولتی ہے۔۔۔مگر یہ جو تمہاری موٹی موٹی آنکھیں ہیں ناں ان پر تمہارا ذرا سا اختیار نہیں۔۔"ان کے ہنسنے پر انزلہ نے تپ کر واپس سے باہر کی جانب اپنی نظروں کا رخ پھیر لیا۔۔

"ویسے بھی میں سوچ رہی ہوں اور چند سالوں تک آپ نے علی کی شادی کر دینی ہے پھر کس کے ساتھ رہیں گی۔۔؟اس لئے میں نے سوچ لیا ہے میں آپ کو اپنے گھر رکھوں گی اپنے ساتھ۔۔۔"اس کا لہجہ اٹل تھا۔

"مجھے تو لگتا ہے جس دن تمہارے ڈیڈ کو پتا چلا تب تمہیں بھلے میرے ساتھ رہنا پڑے اور تم مجھے رکھنے کا کہہ رہی ہو۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولیں۔۔

"میں آپ کو ڈیڈ کے گھر نہیں اپنے گھر رکھنے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔"

انہوں نے اس کی بات کو یوں نظر انداز کیا جیسے ماں بچے کی غیر معقول بات کو نظر انداز کرتی ہے۔

"بس اک بار میرا کام چل پڑے تو پھر کہاں کا حکم۔۔ کہاں کی فرمانبرداری۔۔"وہ باہر کھڑکی سے دیکھتے ہوئے اپنی ہی جوت میں تھی۔۔۔

"اور جو کام ابھی کر رہی ہو۔۔؟ یہ چھوڑ دو گی کیا۔۔؟"

وہ کچھ پل کیلئے ان کے چہرے کو دیکھتی رہی۔۔ پھر اس نے کہا۔۔"نہیں۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں تمہارے لئے بہت دعا کرتی ہوں۔۔اللہ تمہارا اس کام سے دل پھیر دے۔۔"ان کا لہجہ بے بسی کا عکاس تھا۔

"آپ تو چاہتی ہیں میرے ہر شوق سے اللہ میرا دل پھیر دے۔۔۔"اس نے بنا جذباتی ہوئے کہا۔

"نہیں صرف ان سے جو تمہاری بے سکونی کا سبب ہیں۔۔۔"

"پھر آپ دعا کیا کریں اللہ ان سب لوگوں کے دل پھیر دے جو میرے لئے اذیت کا باعث ہیں۔۔۔"

وہ اسے دیکھتی رہ گئیں۔۔۔انزلہ بھی اک بار پھر سے باہر دیکھنے لگی تھی۔

"پھر کہتی ہو ویسا کچھ نہیں ہے جیسا میں سوچ رہی ہوں۔۔۔"وہ شرارت سے کہتیں اپنے رجسٹر پر جھک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئیں،انزلہ نے ناراض نظروں سے انہیں دیکھا جس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا تھا۔

\-

وہ اپنے کپڑے بیگ میں رکھ رہا تھا جب وہ دروازے کی اوٹ میں آکر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"یہ تمہیں اچانک سے پاکستان کی کیوں یاد ستانے لگی ہے۔۔۔"

وہ اک پل کو پیکنگ کرتا رک گیا اور اس نے سر اٹھا کر حیرانی سے اپنے باپ کی جانب دیکھا۔۔۔"اچانک۔۔؟ پچھلے اک سال سے کہہ رہا ہوں آپ سے۔۔ مگر آپ میری کسی بات کو سیریئس نہیں لیتے جب تک میں اسے کر ناں گزروں۔۔۔"

"جس سپیڈ سے تم بھاگ کر جا رہے ہو ناں اسی سپیڈ سے واپس آؤ گے۔۔۔"وہ اور ان کی پیشن گوئیاں۔

"جی نہیں نجومی صاحب۔۔۔میں جس سپیڈ سے بھاگ کر آیا تھا ناں اسی سپیڈ سے بھاگ کر واپس جا رہا ہوں۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"شرم نہیں آتی اس بوڑھے باپ کو یوں اکیلا پردیس میں چھوڑ کر جاتے۔۔۔ کس کے آسرے رہے گا تمہارا باپ۔۔۔"یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا اور شرم کا کوئی خاص میل بنتا نہیں ہے اس کے باوجود بھی وہ اسے اور شرم کو اک فریم میں سیٹ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

"بوڑھے۔۔؟"اس نے بھنویں اچکائیں۔۔۔"ماموں لوگ ہیں ناں یہاں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔بڈھا دو باپ کو یوں اپنی مری بیوی کے گھر والوں کے سر پر۔۔۔بیوی کے ہوتے ہوئے تو گھر جمائی بنا نہیں اب جب بیوی کو گزرے بھی انیتس سال ہو گئے ہیں۔۔۔اس عمر میں خاک ڈلواؤ گے باپ کے سر میں۔۔۔"

"ڈیڈ آپ جانتے ہیں اس سبھی ڈرامے کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہونے والا۔۔۔"اس نے ہاتھ میں شیونگ کٹ پکڑے باپ کی جانب دیکھا۔

"بیٹا یہ پھر کوئی فخر کی نہیں شرمندہ ہونے کی بات ہے۔۔۔"

وہ اپنا سارا سامان بیگ میں رکھ چکا تھا اس نے زپ بند کی اور پھر ان کی جانب آیا۔۔۔"آپ آ رہے ہیں ناں قریباً اک ہفتے کے بعد۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اک ہفتہ کیوں۔۔۔ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔"انہوں نے چہک کر آئیڈیا دیا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔۔ہماری اس ٹاپک پر بات ہو چکی ہے۔۔۔اتنے سالوں سے گھر بند ہے۔۔۔پتا نہیں اس کی کیا حالت ہو گی۔۔۔میں آپ کے آنے سے پہلے اسے سیٹ کر لوں گا۔۔۔"

"مجھے پتا ہے یہ تمہاری دوڑیں کیوں لگی ہوئی ہیں۔۔۔"انہوں نے اس کی نبض پکڑنی چاہی۔

"جی۔۔۔میری کمپنی نے ادھر ٹرانسفر کر دیا ہے۔۔۔"

"کر دیا ہے یا کر والیا ہے۔۔۔؟" وہ بھی قدرے اونچی آواز میں بولے تھے مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا ہاں اس کے لب ضرور پھیل گئے تھے۔۔۔

انزلہ کو چھوڑنے کے بعد وہ سیدھا گھر آیا تھا۔۔۔ موبائل پر مصروف سالاونج سے ہوتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب اچانک سے کسی کی آمد پر اسے رکنا پڑا۔۔ قاسم نے موبائل سے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑی اپنی بہن کو دیکھا۔

"کدھر سے آرہے ہیں۔۔؟" وہ اس کا راستہ روکے پوچھ رہی تھی۔

"لاریب۔۔ تم میری امی بننے کی کوشش نہ کیا کرو۔۔ چھوٹی ہو چھوٹی بن کر رہو۔۔" قاسم نے اسے اپنے راستے سے ہٹاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا جب اس کی بات سن کر مجبورا اسے رکنا پڑا۔۔

"اماں کو تو آپ نے بتا ہی دیا ہوگا کہ حسین موسم سے لطف اندوز ہونے کیلئے آپ انزلہ باجی کے ساتھ آئسکریم کھانے گئے ہیں۔۔" وہ آنکھیں مٹکاتی ہوئی معصومیت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں انزلہ نے بتایا ہے۔۔؟" قاسم نے اسے خفگی سے دیکھا۔لاریب نے اپنے موبائل کی روشن سکرین اس کے سامنے کر دی جس میں وہ دونوں کسی آئسکریم پارلر میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

"یہ کیا ندیدوں والی حرکات وسکنات کرنے لگے ہو تم لوگ۔۔ کھاتے بعد میں ہو پوسٹ پہلے کر دیتے ہو سوشل میڈیا پر۔۔" قاسم نے تنک کر کہا۔۔لاریب نے آنکھوں سے چیلنج کیا تو اسے لاچار پوچھنا ہی پڑا۔

"بتاؤ اب تم کیا چاہتی ہو مجھ سے۔۔؟"

"زیادہ کچھ نہیں۔۔بس زرا دوپہر میں میرے لئے اک پزا اور اک عدد سیلڈ تو آرڈر کر دی جئے گا۔۔" وہ جاتے ہوئے واپس سے پلٹی۔۔"اور آپ جانتے ہیں ناں مجھے شئیرنگ بالکل پسند نہیں۔۔" اس نے اپنی ہنسی کو دبائے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔ قاسم گہری سانس لیتے ہوئے آگے بڑھا۔

"اور ہاں یاد رہے پزا ہٹ،ڈومی نوز، پاپا جانز اور برگر کنگ فلسطین کی وجہ سے بائے کاٹ پر ہیں۔۔۔" اس نے اک سانس میں ان کے نام گنوائے۔

وہ اس کی بات پر مڑا۔ "جی بہتر شہزادی صاحبہ۔۔۔" لاریب نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر کے چینی سی شکل بنا کر شکریہ کیا، وہ اپنا غصہ پیتا وہاں سے چلا گیا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آرفن اتیج سے وہ شام میں واپس آئی تھی۔۔۔ اپنا بیگ بیڈ پر رکھتی وہ ٹیرس کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی اور دور آسمان پر دیکھنے لگی جہاں سارا دن اپنی بادشاہت کے غرور میں عروج پاتا سورج اس وقت ڈوبنے کے مراحل میں تھا۔۔ عجیب بات ہے سورج کے ڈوبتے ہی ڈھلتی شاموں کے سایے طبیعت پر اتنا اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔۔۔

"کیا اس نے کبھی سوچا ہو گا کہ۔۔ کہ۔۔" اس سے آگے وہ نہ ہی سوچ پائی نہ ہی زبان سے دہرا پائی۔۔

"مجھے چھوڑو کیا تم نے اس بات کا یقین کر لیا ہے کہ وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔" سلطانہ بیگم کا کہا گیا جملہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔ وہ تلخ ہنسی ہنستے ہوئے واپس کمرے میں چلی آئی ۔۔۔ بیڈ پر سے تکیہ اٹھا کر اس نے سیدھا کیا اور لیٹتے ہوئے چھت کو تکنے لگی۔۔ ماضی ایک بار پھر کسی فلم کے سین کی طرح سامنے چلنے لگا تھا۔۔

وہ خاموش کلاس میں اپنی سیٹ پر بیٹھی بیگ میں سے نوٹس نکال رہی تھی جب روحیل اس کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھا تھا۔۔"تم یوں اچانک پارٹی سے کیوں چلی گئی تھی۔۔؟"

"میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔"

"اچھا اب طبیعت کیسی ہے۔۔؟"

"ہمم ٹھیک ہے۔۔"اس نے سرسری سا جواب دیا۔۔

"تم نے میرے پاؤں کا بھی نہیں پوچھا۔۔"

"یونیورسٹی آگئے ہو تو ٹھیک ہی ہو گا۔۔۔"اس نے بنا کسی جذباتی وابستگی کے کہا۔۔

"تم اتنا سٹرینج کیوں بی ہیو کر رہی ہو۔۔؟"

"میں سٹرینج بی ہیو نہیں کر رہی۔۔مجھے تمہارے ساتھ بات نہیں کرنی اب تم جاؤ۔۔"

"کیا مطلب بات نہیں کرنی۔۔؟میں تمہیں خود کے ساتھ یہ کھیل کھیلنے نہیں دوں گا آئی سمجھ۔۔۔تم ہماری دوستی کو ایسے ختم نہیں کر سکتی۔۔"وہ مشتعل ہوا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"کون سا کھیل۔۔؟ہاں کون سا کھیل۔۔؟کون سی دوستی۔۔؟میں نہیں جانتی کیا تم میرے ساتھ صرف ٹائم پاس کررہے تھے۔۔چلو ہوگیا ٹائم پاس اب کوئی نئی ڈھونڈو۔۔"اس نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے چٹکی بجا کر اسے جانے کا کہا۔

"میں ٹائم پاس کررہا تھا تو تم کیا کررہی تھی ہاں۔۔؟"

"میں بھی ٹائم ہی پاس کررہی تھی۔۔"کہہ کر وہ اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ اس کے پیچھے اس کے متعلق کیا سوچ رہا تھا اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

"انزلہ باجی۔۔"باہر سے دروازے پر ہونے والی دستک سے وہ حال میں لوٹی۔۔اس نے اپنی اواز کو حتی الامکان ہموار بنایا۔

"کیا ہوا۔۔؟"

"صاحب آ گئے ہیں۔۔"

"تو۔۔"اس نے ویسے ہی لیٹے لیٹے سوال کیا۔

"کھانا لگ چکا ہے۔۔آپ کو باجی بلا رہی ہیں۔۔"باہر سے جواب آنے پر انزلہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔

Clubb of Quality Content

"اپنی تو اصل زندگی بھی فلم بنی ہوئی ہے۔۔" وہ اپنے بیڈ سے اٹھ گئی۔۔ "جاؤ آرہی ہوں۔۔"

قریباً پانچ منٹ کے بعد وہ نیچے آچکی تھی۔۔ کمال اور فرحین بیگم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔ میز کے پاس پہنچ کر اس نے جان بوجھ کر کرسی کو زور سے گھسیٹ کر پیچھے کیا اور پھر لاپرواہ سے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے کن اکھیوں سے اپنے باپ کی جانب دیکھا، جن کے تاثرات کرسی کے شور پر کچھ خوشگوار نہیں رہے تھے۔۔۔

"ہم پچھلے بیس منٹ سے آپ کا کھانے پر انتظار کر رہے ہیں۔۔ آپ کو پتا تھا ناں ہم نے ڈنر آج ساتھ کرنا ہے۔۔"

"میرے خیال سے آپ کو کھانا کھالینا چاہیئے تھا۔۔" اس نے کہنے کے بعد سلاد کی پلیٹ اٹھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا، فرحین بیگم نے پلیٹ تھماتے ہوئے اسے گھورا۔۔

"میرا مطلب ہے آپ آفس سے آتے ہیں بھوکے ہوتے ہیں ناں۔۔" اس نے ڈرامائی انداز میں تصیح کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ کی ماما نے بتایا آپ کوئی پروگرام جوائن کرنا چاہتی ہیں۔۔؟" وہ اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگے۔۔انہوں نے اتنی بھی دلچسپی نہیں لی تھی کے پروگرام کی تفصیلات ہی یاد رکھ لیتے، خیر اس نے بھی کون سا ان کی دلچسپی لینے کیلئے پھل جھڑی چھوڑی تھی۔۔۔

"جی۔۔" اس نے بھی اک لفظی جواب دیا۔۔یوں جیسے ڈسکشن تو اس کا مقصد تھی ہی نہیں بلکہ اس بات کو چھیڑنے کے پیچھے کچھ اور ہی کہانی تھی۔

"مگر مجھے کچھ خاص سمجھ نہیں آئی۔۔۔آپ کیوں خواری لینا چاہتی ہیں۔۔۔۔"

"میرا انٹرسٹ ہے اس میں ڈیڈ۔۔۔اور پھر مجھے اپنا بوتیک کھولنا ہے۔۔"

ان کو لگا انہیں سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔"کیا۔۔؟"

"جی ہاں ڈیڈ مجھے اپنا بوتیک کھولنا ہے۔۔میں اپنا کوئی کام شروع کرنا چاہتی ہوں تو کیوں ناں وہ کروں جس میں میرا انٹرسٹ بھی ہو۔۔" وہ بنا ان کی جانب دیکھے آہستہ آہستہ اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتی ان کا پارہ اوپر چڑھا رہی تھی۔اس کی زبان سلو پوائزن تھی۔۔۔

"مگر کیوں۔۔۔؟ کیا ہم آپ کو پاکٹ منی نہیں دیتے۔۔؟"

Clubb of Quality Content

"دیتے ہیں ڈیڈ۔۔ مگر یہ میرا شوق بھی ہے اور پیشن بھی۔۔۔" یہ جانتے ہوئے بھی پلیٹ خالی ہونے سے پہلے ہی وہاں تماشہ لگ جائے گا اس نے پھر بھی پلیٹ کو کھانے سے بھرا۔

"میرا نہیں خیال یہ کوئی اچھا خیال ہے۔۔ فضول چیزوں میں پیسے ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ اور پھر سرمایہ بھی چاہیے ہوگا۔۔" وہ کھانے سے ہاتھ روک گئے۔ "آپ کو تو باپ پاکٹ منی دے دیتا ہے اس لئے اندازہ نہیں ہے کے کتنی محنت لگتی ہے نام اور پیسا کمانے میں۔۔ اور فلحال میں اتنا پاگل نہیں ہوا کہ آپ کے چند دنوں کے شوق پر یہ دونوں چیزیں ڈبو دوں۔۔۔" انہوں نے بات مکمل کرنے کے بات ہاتھ میں پکڑے لقمے کو منہ میں رکھا۔

"از انٹ اٹ سٹرینج ڈیڈ۔۔؟ آپ مجھے سکسیس بھی وش کر سکتے تھے۔۔ مگر کیسے کرتے آپ کو تو یقین ہے کے میں فیلئیرز میں ہی ہوں۔۔ یا شاید آپ کی ایگو اس بات کو ایکسیپٹ نہیں کر سکتی کہ اک عورت بھی وہ سب کر سکتی ہے جو اک مرد کر سکتا ہے۔۔ آپ ماننا ہی نہیں چاہتے کہ اک عورت بھی ویجیلنٹ ہو سکتی ہے۔۔۔ اور رہی بات آپ کے پیسوں کی تو مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے آئی کین مینج بائے مائے سیلف۔۔"

وقت بدل چکا تھا، وہ ان کی بیوی سے یکسر مختلف تھی۔۔۔ پیسوں کے خوف سے آزاد، اسے باندھنا مشکل تھا۔۔۔

وہ اس کی بات سن کر استہزائیہ ہنسے۔۔"میرے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ خودداری تب کہاں ہوتی ہے جب پاکٹ منی لینی ہوتی ہے۔۔"

"آئی نیور آسکڈ فار منی۔۔۔آپ اپنی مرضی سے دیتے آئے ہیں۔۔۔چاہیں تو کل سے بند کر دیں۔۔۔"اس نے کندھے اٹھا کر سہولت سے کہا۔

"یقیناً آپ آئندہ پاکٹ منی لینے کیلئے منع کر رہی ہیں۔۔۔"

"میرے کہنے یاں نا کہنے سے کوئی فرق پڑے گا ڈیڈ۔۔؟ایز آلویز یو ول ڈو واٹ ایور پلیزز یو۔۔"کسی کو دومنٹ میں کیسے تیش دلانا ہے اس کی زبان بخوبی جانتی تھی۔

"میرا نہیں خیال آپ کو ان چکروں میں پڑ کر کچھ ملنے والا ہے۔۔ویسے بھی ہم آپ کی شادی کا سوچ رہے ہیں۔۔میں بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔"وہ بھی اسی کے باپ تھے۔دونوں ہی اک دوسرے پر نشتر آزمائی کرتے تھے۔

فرحین بیگم نے اس کے چہرے کو سرخ ہوتا دیکھ کر پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔۔وہ کھانے کی پلیٹ کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے ان کی بات پر ہنسی،کمال صاحب کے ساتھ فرحین بیگم نے بھی اسے تشویش کے ساتھ دیکھا۔۔۔"ڈیڈ اولاد کی شادی کرنے کے علاوہ بھی والدین کے بڑے فرائض ہوتے ہیں۔۔کتنا اچھا ہوتا اگر آپ کو ان کا بھی علم ہوتا۔۔"وہ

تاسف سے کہتی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر نیپکن کو میز پر رکھتی بغیر ان کی کچھ سنے وہاں سے چلی گئی۔

کمال صاحب کی غصے کی شدت سے لال ہوتی آنکھیں فرحین بیگم پر جا ٹھہری تھیں۔۔"یہ تربیت کی ہے آپ نے میری اولاد کی۔۔۔؟اس لئے آپ نے مجھ سے شادی کی تھی کہ میری ہی اولاد کو اک دن میرے سامنے لا کھڑا کریں۔۔"وہ بھی اپنا نیپکن پھینکتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

اپنے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی اس نے غصے سے کمرے کا دروازہ بند کیا تھا۔۔کچھ چال کی تیزی کا اثر تھا اور کچھ غصے کی زیادتی کا کہ اس کا تنفس پھول چکا تھا۔اشک بہنے کیلئے بے تاب ہو رہے تھے۔۔اس نے سائیڈ میز سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی انڈیلا اور پھر ایک ہی گھونٹ میں اسے اندر اتار گئی۔۔

اس نے اپنی شرٹ کی سلیو سے منہ کو صاف کیا۔۔۔اس قدر زیادتی۔۔۔اس قدر حق تلفی۔۔۔اس قدر استحصال۔۔۔

کمرے میں گھٹن تھی کہ مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔۔وہ جلدی سے دروازہ کھول کر ٹیرس پر آگئی اور سینے پر ہاتھ رکھتی زور زور سے سانس لینے لگی۔۔

"ان کو کیا لگتا ہے میں وہی بیوقوف انزلہ ہوں کہ جو وہ کہیں گے مان جاؤں گی۔۔؟ان کی محبت کے دھوکے میں آکر ایک بار پھر خود کی خوشیوں کی بلی دے دوں گی۔۔ نہیں اب ایسا نہیں ہوگا۔۔میں اب وہ پاگل انزلہ نہیں جو ہر کسی کے ساتھ اپنا دل لگا بیٹھتی تھی۔۔"سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے وہ خود سے کہنے لگی تھی۔۔۔"انزلہ۔۔انزلہ۔۔ریلیکس ۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔وہی ہوگا جو تم چاہو گی۔۔"آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے آنسوؤں کی لڑیاں بالکل ایسے ہی تھیں جیسے ڈھلان دیکھ کر پانی بہتا چلا جاتا ہے۔۔آنسوؤں پر ضبط رکھنا آسان بات نہیں ہوتی۔۔یہ جب بغاوت پر اتر آئیں تو ہر لحاظ۔۔ہر مروت بالائے تاک رکھتے انسان کے جزبات آشکار کر جاتے ہیں۔۔۔اس کے ساتھ بھی یہی کرنے لگے تھے۔

"تم انزلہ ہو۔۔۔تمہیں راستہ بھی نکالنا آتا ہے اور چور دروازے بھی ڈھونڈنے آتے ہیں۔۔۔اب تمہیں قید کر لینا آسان نہیں ہے۔۔۔"وہ اپنے سینے پر تھپکی دیتے ہوئے خود کو سنبھالنے لگی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج اس کی آنکھ جس خواب کو دیکھتے ہوئے کھلی تھی ایک بار پھر اس کا دل کسی کی یاد میں نہال ہو گیا تھا۔۔وہ اپنے دل کو جزبات کی آگ میں جلا کر بھسم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ظاہری خوشی اور دلی اطمینان ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔جن کے دلوں میں اطمینان نہیں ہوتا ان کی کیفیت کا اندازہ اس انسان کی حالت سے لگایا جاسکتا ہے جو زمین پر کھڑا ہو کر آسمان پر اڑنے والے پرندوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے۔۔

خود کو اس کی یادوں کے سحر سے نکالنے کیلئے وہ سلیپر پہنتی کمرے سے نکل آئی۔۔فرحین بیگم کام والی کو کچھ ہدایات دے رہی تھیں۔وہ خاموشی سے کچن میں چلی آئی۔۔اس کی آہٹ کو محسوس کرتے ہوئے فرحین بیگم نے بھی کام والی کو وہاں سے بھیج دیا۔۔وہ خاموشی سے جوس گلاس میں انڈیلنے لگی۔۔

"ناشتہ بنوادوں۔۔؟"

اس نے جوس کا گھونٹ بھرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"انزلہ آپ یک دم اتنا اگریسو کیوں ہو جاتی ہیں۔۔؟"

فرحین بیگم کے سوال پر اس نے گھونٹ بھرنے کے بجائے گلاس واپس کاونٹر پر رکھ دیا اور فریج کے پاس آکر اسے کھولتی اس کا جائزہ لینے لگی۔

"انزلہ۔۔میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔آخر آپ اپنے ڈیڈ سے ایسے کیوں بات کرتی ہیں۔۔؟"

اس نے پلٹ کر حیرانی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔"سچ میں مام۔۔؟آپ ابھی بھی مجھ سے وجہ پوچھ رہی ہیں۔۔آپ ان سب چیزوں کا الزام مجھ پر ڈالیں گی۔۔؟ہاں وہ بھلا کیسے غلط ہو سکتے ہیں وہ آپ کے شوہر جو ٹھہرے۔۔آپ کی مجبوری ہے رائٹ۔۔؟مگر میری ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے مام۔۔"

فرحین بیگم اسے بے بسی سے دیکھتی چلی گئیں۔۔التجا کرنا چاہتی تھیں مگر کر نہیں پائی تھیں۔۔اس نے اپنے عین دل کے اوپر اپنے انگوٹھے کو رکھا۔۔۔"مجھے سب یاد ہے۔۔۔یہاں۔۔یہاں سب نقش ہے مام۔۔اور میں قیامت تک نہیں بھولوں گی۔۔۔"اس نے چند سیکنڈ کا توقف کیا۔۔"آپ انہیں ایک بات ضرور بتا دیجئے گا وہ جیسا سوچ رہے ہیں میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔میں اپنی ذات کیلئے آزاد ہوں میں اپنی ذات کو ایک شخص کی قید سے نکال کر ہر گز کسی دوسرے کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑوں گی۔۔مجھے جتنا وہ ایکسپلوائٹ کر سکتے تھے انہوں نے کر لیا ہے اب بس۔۔میں روحین۔۔۔"

بولتے بولتے اسے احساس ہوا کہ اس کے الفاظ سامنے کھڑی بے ضرر خاتون کو تکلیف دے

جائیں گے تو ان کا نام اس نے منہ میں ہی روک لیا۔۔وہ جوس کو بیچ میں ہی چھوڑتی وہاں سے اٹھ گئی۔"اچھا سنیں میں زرا لاریب کے ساتھ باہر جا رہی ہوں۔۔۔۔"

اگلے ہی پل وہ یوں عام سے انداز میں بولی تھی جیسے کوئی بڑی بات ہوئی ہی ناں ہو۔۔۔

"ڈرائیور باہر ہی ہے۔۔۔"اس کا مقصد اسے تنبیہ کرنا تھا کے وہ گھر کی سواری پر ہی جائے۔۔

"اوکے مائی لیڈی۔۔۔"وہ ان کے سر پر پیار کرتی باہر نکل آئی۔۔۔اس وقت تائی ماں قیلولہ کرتی تھیں جس کا بھرپور فائدہ انزلہ اور لاریب کے حصے میں آتا تھا۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھی پچھلے دس منٹ سے اس کا انتظار کر رہی تھی اور وہ آ کر ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔بلآخر کوئی دس منٹ کے بعد آ ہی گئی۔۔۔انزلہ کی گھوریوں پر وہ فوراً وضاحت کرنے لگی۔۔۔

"بھئی اماں سو ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔"وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھی۔۔۔"اور ویسے بھی اگر آپ میری اماں سے لڑائی نہ کیا کریں تو یہ سب نہ ہو۔۔۔"وہ اب انزلہ سے اپنے شکوؤں کی فہرست کو کھول چکی تھی۔۔۔"کون کہہ دیتا ہے اپنی تائی کو کہ میں آپ کی طلاق کروا دوں۔۔۔"

"تائی نے کہا یہ اپنی ماں کی طلاق کروائے گی۔۔۔"اب کی بار وہ پہلی بار جواب دینے کے موڈ میں آئی تھی۔۔"میں نے کہا میرا بس چلے تو میں تو تایا ابا کی بھی کروادوں۔۔۔"اس نے لاریب کی جانب دیکھا۔۔"آپ زرا اپنے جملے کی تصیح کرلیں۔۔۔ مس لاریب۔۔۔انہوں نے اک بات کہی میں نے بھی اک بات کہہ دی۔۔۔"

"ہائے یہ آپ کی اک بات۔۔۔"وہ پھر انزلہ کے گلے سے لپٹی۔۔۔" کبھی۔۔ کبھی وہ بہت زیادتی کرجاتی ہیں ناں۔۔۔"

"اکثر۔۔۔"اک لفظ میں پھر سے تصیح۔۔۔

لاریب انزلہ سے تین سال چھوٹی تھی اور انزلہ کیلئے وہ اس کی اک چھوٹی سی وہ بہن تھی جسے اس نے خود کے پروں پر سفر کروانا تھا۔۔۔اور ٹھنڈی گرم ہوا سے بچانا بھی تھا۔۔۔لاریب کی چھوٹی چھوٹی خواہشوں پر وہ کبھی ناں نہیں کہتی تھی جیسے قاسم کبھی اس کی باتوں پر نہیں کہتا تھا۔۔۔ نہیں قاسم کا زرا الگ حساب تھا۔۔۔اس نے انزلہ کو محبت کرنا سیکھائی تھی۔۔۔جو محبت اسے قاسم سے ملی تھی وہ محبت وہ لاریب پر لٹارہی تھی۔۔۔ قاسم انزلہ سے بڑا تھا۔۔ مگر ان دونوں کے بیچ کبھی عمر کا تکلف نہیں رہا تھا۔۔۔شاید اس نے کبھی خود ہی نہیں رکھا تھا۔۔

وہ آج اسے لے کر اک کتابوں والی دکان میں چلی آئی جو شاید نئی کھلی تھی۔۔۔اس نے کچھ دن پہلے وہاں سے گزرتے ہوئے اسے دیکھا تھا اور اسے بخوبی اندازہ تھا کہ لاریب کو ایسی جگہوں کا کریز ہے۔۔۔دکان قدرے گلیوں کے اندر بنی ہوئی تھی۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔یہ کیسی۔۔۔"اور پھر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔گلاس ڈور سے دوسری پار کا منظر دیکھتے ہی وہ ششدر رہ گئی تھی۔۔۔اشتیاق سے آنکھیں پھیلی تھیں۔۔۔انزلہ دروازہ کھول کر اندر بڑھی، وہ بھی پیچھے ہی آگئی۔۔۔دکان کے اندر داخل ہو کر اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔عین وسط میں قدرے بڑا بلکہ بہت بڑا فانوس لگا ہوا تھا۔۔جو چھت کو چھوتا گراؤنڈ فلور کے وسط تک آتا تھا۔۔۔اس نے انزلہ کو سراہا۔۔۔وہ ہنس دی۔۔

"اب کچھ لینا بھی ہے۔۔؟یاں بس یونہی دیکھنا ہے۔۔۔"

"سب سے پہلے اوپر چلتے ہیں۔۔۔"وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔تین منزلہ عمارت کے سب سے اوپر والے پورشن میں داخل ہوئے تو لاریب کو حیرت نے آن گھیرا۔۔۔وہاں اک کیفے تھا۔۔۔کیفے سے اندر داخل ہوتے ہی اک جانب کافی مشین رکھی ہوئی تھی۔۔۔غالباً وہ ٹی کاؤنٹر تھا۔۔وہاں سٹاف نہیں تھا۔۔۔مطلب کے سیلف سروس اور ٹرسٹ پر کام چل رہا

تھا۔۔۔ہاں ویسے بھی آج کل کوئی کتابوں کا شیدائی ہو تو ان کو اٹھا کر بھاگے۔۔۔ یہ نسل کتابوں کا بوجھ اٹھانے کی روادار نہیں۔۔۔ جو اپنی میموریز دماغ میں محفوظ کرنے کے بجائے انہیں ڈیجیٹل گیجٹس میں محفوظ کرنا پسند کرتے ہوں انہیں کیا ہی معلوم کہ کتابوں کا ونٹیج اثاثہ کیا ہوتا ہے۔۔۔

وہ آہستہ سے چلتے ہوئے آگے بڑھ آئی۔۔ جہاں ہر تھوڑے فاصلے پر اک گول میز جو کتابی اثاثے کی طرح ونٹیج لک دے رہی تھی اور اس کے پاس ہی ریوالونگ ریکس رکھے ہوئے تھے۔۔۔اک جانب بین بیگز بھی رکھے ہوئے تھے مگر وہ حصہ بڑی ریڈنگ کیلئے مختص تھا۔۔۔

"ہم بھی بڑی ریڈنگ کریں۔۔۔" لاریب نے قدرے جھکتے ہوئے کوئی کتاب ڈھونڈتے کہا۔۔

"تائی ماں۔۔؟" انزلہ نے منع کرنا چاہا مگر اس کی خوشی دیکھ کر وہ جملہ بدل گئی۔۔۔ "مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

"بس پھر آئیں کرتے ہیں بڑی ریڈنگ۔۔۔" وہ اپنی کتاب ڈھونڈنے لگی اور انزلہ اپنی۔۔۔جی ان کی بڑی ریڈنگ کچھ اسی طرز کی تھی۔۔۔اپنی اپنی کتاب۔۔۔ مگر اک

ساتھ۔۔۔انزلہ نے ہمیشہ کی طرح وہی اک مخصوص کتاب اٹھائی۔۔۔"سٹی آف سینٹس اینڈ تھیوز۔۔۔"

"یہ کیاانزلہ باجی آپ تھکتی نہیں ہیں اسے بار بار پڑھتے۔۔۔؟"لاریب نے اکتائے لہجے میں کہا۔۔مگر انزلہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔کافی کاؤنٹر کے پاس سے آکر انہوں نے اپنا بل نکالا تھااور پھر اپنااپنا کافی کا کپ نکالتی ہوئی بڑی ریڈنگ کیلئے مختص کردہ حصے میں آگئیں۔۔

وہ اس وقت میٹنگ میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔لقمان صاحب کے ساتھ والی نشست پر جبھی چہرے پر معمول سے زیادہ سنجیدگی تھی۔۔اسی سبب آج لنچ آورز بھی میٹنگ کی نظر ہوچکے تھے۔۔۔وہ اپنے نوٹ پیڈ پر بے مقصد لکیریں کھینچنے لگا۔۔۔اس کے خیال سے یہاں اس میٹنگ میں اگر باپ تھاتواولاد کی کیا ہی ضرورت تھی۔۔۔دفعتاًاس کے موبائل پر بیل ہوئی ۔۔۔لقمان صاحب تو جیسے اسے دھرنے کو تیار تھے،ادھر بیل صحیح سے بجنا شروع ہوئی بھی نہیں ادھر وہ اسے گھور گئے۔۔اس نے کال کاٹ دی۔۔۔اور واپس سے موبائل سامنے میز پر رکھ دیا۔۔اک بار پھر میٹینگ شروع ہوئی تھی اور اک بار پھر اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔اب کی بار وہ موبائل لیتا معذرت کرتا وہاں سے باہر آگیا۔۔اس نے کال اٹھائی اور پھر اس کے

چہرے کے رنگ اڑے تھے۔۔۔وہ باہر کی جانب بھاگا۔۔۔ مگر کچھ ہی قدم چل کر وہ واپس اندر کی جانب بھاگا اور پھر واپس آکر ریسیپشن پر اپنے گھر جانے کی اطلاع دی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا اس بات پر اسے کچھ خاص آوارڈ نہیں ملنے والا تھا پھر بھی وہ باہر کی جانب بھاگ گیا۔۔۔

ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس نے آدھے گھنٹے کا راستہ پندرہ منٹ میں طے کیا تھا۔۔پولیس سٹیشن کے اندر داخل ہوتے ہی حوالدار نے اسے پہچان لیا۔۔وہ اسے سلام کرنے کے بعد لئے ایس ایس پی کے دفتر میں لے آیا اور پھر سامنے کا دروازہ کھول کر اس نے قاسم کو راستہ دیا۔۔۔ قاسم جیسے ہی اندر داخل ہوا کچھ پل کیلئے سب ساکت ہو گیا۔۔۔اسے جیسے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ دونوں سامنے صوفے پر بیٹھی چائے اور دو ٹانگوں والے بسکٹس سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔۔اسے دیکھ کر لاریب نے اس کی جانب پیکٹ بڑھایا جو حیرانی سے ان دونوں کو بس دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔اس نے کچھ کہنے کیلئے لب وا کئے ہی تھے کہ پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ قاسم نے پلٹ کر دیکھا، پیچھے اس کا دوست کھڑا تھا۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ مصافحہ کرنے کے بعد اس نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ ایس ایس پی

ناولز کلب
Club of Quality Content!

شہیر اس کے بچپن کا دوست تھا شاید جبھی وہ دونوں پولیس سٹیشن میں بیٹھی فری کی چائے کے مزے لے رہی تھیں۔۔۔

اپنی نشست پر پہنچ کر اس نے انٹر کام سے چائے کا کہا اور پھر ماحول کو بہتر بنانے کیلئے قاسم سے اس کے کام کی بابت پوچھنے لگا۔۔۔جب اس کے دوست نے کچھ نہیں بتایا تو بلآخر قاسم کو خود ہی پوچھنا پڑا۔۔۔

"یہ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔"اس نے مڑ کر ان دونوں کی جانب دیکھا جن کے چہرے پر کوئی شرمندگی کوئی ندامت نہیں تھی۔۔۔ہاں طمانیت ضرور تھی اور ساتھ میں چائے کی چسکیاں۔۔۔

اور پھر جیسے جیسے وہ بتاتا گیا قاسم کے چہرے پر اک رنگ آتا گیا اور اک جاتا گیا۔۔۔

ہوا کچھ یوں کہ جب وہ دونوں دکان سے سامان لے کر گلی سے نکل کر باہر آئیں۔۔۔گلی کے سامنے اک کھلا میدان تھا جہاں بائیکس کا ہجوم اور لفنگے وافر مقدار میں تھے۔۔۔بائیکس کے بیچ سے نکلتے ہوئے لاریب کے ہاتھ میں پکڑی تھیلی اک بائیک کے پائیدان میں پھنس گئی۔۔۔جبھی پاس کھڑے اک بھائی صاحب نے اپنا قومی فریضہ نبھاتے ہوئے خیر سگالی کے طور پر اسے نکال دیا اور لاریب کو پکڑاتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مس بھی کیا۔۔۔وہ خاموشی سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنی تھیلی لئے وہاں سے آگئی مگر پھر گاڑی میں بیٹھے جب اس نے سرسری ساذکر کیا تو انزلہ نے ڈرائیور کو فوراگاڑی واپس موڑنے کا کہا تھا۔۔۔واپس اسی جگہ پہنچنے پر اس نے ڈرائیور کوانتظار کرنے کا کہااور پھر لاریب کو لئے وہیں آگئی۔۔۔وہ لڑکا اپنے اک دوست کے ساتھ وہیں کھڑا تھا۔۔۔انزلہ اس کی جانب بڑھی اور پھر چند قدم کے فاصلے پر رک کر اس نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔وہ ششوپنج میں اسے دیکھنے لگا۔۔

"آؤ۔۔۔اس کو تھامو گے نہیں۔۔۔اس لڑکی سے زیادہ ملائیت والا ہاتھ ہے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔وہ ہنستا ہوا آہستہ سے مسکراتے ہوئے اس کی جانب چلا آیا اور جیسے ہی اس نے اس کا ہاتھ تھامنے کیلئے ہاتھ بڑھایا انزلہ نے اسی ہاتھ سے اس کے منہ پر مکا جڑ دیا۔۔وہ یک دم اس قدر شدت سے بھرپور نسوانی وار کی ہر گز توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کو چھوا جس میں سے اس ملائیت والے ہاتھ کے سبب خون نکل آیا تھا۔۔وہ سیدھا ہوا مگر مکمل سیدھے ہو جانے سے پہلے اب کی بار دوسری جانب سے مکا داغا گیا تھا۔۔۔اس بار مکے نے ہونٹوں کے پاس ہٹ کیا تھا اور اب ان میں سے بھی خون نکل آیا تھا۔۔۔اس شخص کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ ہر نسوانی ہاتھ ملائیت والا نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر ہاتھ چھونے والا۔۔۔

"آئندہ یادرکھنا یہ ہاتھ صرف روٹی بیلنے کیلئے نہیں ہیں انسانوں کو بیلنا بھی خوب جانتے ہیں۔۔۔"انزلہ اپنا سارا فوکس اس پر کیئے اسے تنبیہ کررہی تھی اسی دوران اس کے دوست نے غفلت کا فائدہ اٹھا کر اس کی جانب بڑھ کر کاروائی کرنی چاہی لیکن اس سے پہلے وہ کاروائی کرتا لاریب نے اپنا پرس اسے دے مارا تھا جس میں کبھی نہ استعمال کرنے کیلئے رکھی گئی پیپر سپرے اور اس طرح کا مواد بھرا ہوا تھا۔۔۔اس کی کراہ پر انزلہ پلٹی اور پھر اسے بھی اک مکا جڑھ دیا۔۔۔ان سب کے دوران لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔۔ حسب معمول تماشہ دیکھنے ۔۔۔ہجوم کو دیکھ کر گردپر موجود پولیس کی گاڑی بھی اس جانب آگئی۔۔۔اور پھر یوں اختتام پولیس سٹیشن میں ہوا تھا۔۔۔کوئی اور ہوتا تو پرچہ شاید ان لفنگوں کے بجائے اس وقت ان چائے سے عشق لڑاتی خواتین پر کردیتا۔۔۔مگر شہیر نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔۔جبھی وہ اس وقت اس کے دفتر میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔ جیسے ہی شہیر نے سارا قصہ گوش گزار کیا قاسم کا بے ساختہ ہی قہقہ بلند ہوا۔۔۔اس نے ان دونوں کی جانب گردن موڑتے ہوئے انہیں سراہا پھر واپس سے شہیر کی جانب رخ کیا۔۔۔

"کام تو اعلیٰ کیا ہے ویسے۔۔۔"کہنے کے ساتھ اس نے چائے کا کپ اٹھالیا۔۔۔

"کیا کہہ سکتے ہیں تمہاری بہنیں ہیں۔۔۔ ویسے ہاتھ کافی بھاری ہے تمہاری بہن کا۔۔۔ بیچارے کی ناک دیکھ لو تو یقین ہی نہیں کرو گے کے کسی نسوانی ہاتھ کی دھلائی ہے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا۔۔۔ قاسم چائے کا کپ میز پر رکھتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور انزلہ کے پاس آکر اس نے اس کا سیدھا ہاتھ پکڑا۔۔۔ پھر اس کا وزن اپنے ہاتھوں میں محسوس کرنے کے بعد اس نے اسے دائیں بائیں جانب گھما کر جائزہ لیا۔۔۔ "بھاری تو نہیں ہے اتنا نرم سا نازک سا ہاتھ ہے۔۔۔" گو کہ اسے برا ہی لگ گیا تھا۔۔۔

"میں سراہ رہا تھا، لڑکیوں کے ہاتھ ایسے ہی ہونے چاہیئے۔۔ اکھاڑ کر رکھ دینے والے۔۔۔" شہیر کی وضاحت پر اسے تسلی ہوئی اور وہ مسکراتا ہوا واپس اپنی کرسی پر آ گیا۔۔۔

"ہاں یہ میری شیرنی ہے۔۔۔" اس نے فخریہ کہا۔۔۔

"شہیر بھائی اب ہم جائیں۔۔۔؟" وہ دونوں چائے اور بسکٹ ختم کر چکی تھیں۔۔۔

"چائے اور بسکٹ ختم ہو چکے ہیں تو اب آپ کو جانا ہی چاہیئے۔۔۔" شہیر نے کچھ آرام دہ انداز سے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں لیکن اگلی بار صرف چائے بسکٹ پر آپ کو چھٹی نہیں ملنے والی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"اور نہیں تو کیا اتنی دیر بعد آپ کی بہنیں آپ کے دفتر آئی ہیں۔۔۔"انزلہ بولے اور لاریب لقمہ نہ دے۔۔۔ ممکن تھا۔۔؟ نہیں۔۔۔

"اگلی بار پھر آنا ہے تم نے انزلہ۔۔۔"اس نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔"دفتر نہیں تھا نے۔۔۔"اس نے لاریب کی جانب دیکھ کر تصیح کی۔۔۔"جب سے میرا یہاں ٹرانسفر ہوا ہے یہ کوئی چوتھی بار ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے میری پرموشن کا ذمہ تم لوگوں نے اپنے ہی کاندھوں پر لے لیا ہے۔۔۔"

"ہاں جی اور آپ نے ابھی تک صرف چائے پر ہی کام چلایا ہے۔۔۔"لاریب نے بات شروع کی اور انزلہ نے اختتام "بس اس ملاقات میں یہ ترقی ہوئی کہ دو ٹانگوں والے بسکٹ رکھوا دیئے تھے۔۔"

Clubb of Quality Content

قاسم نے اٹھتے ہوئے اس سے اجازت لی اور انہیں لئے باہر کی جانب بڑھ آیا۔۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی قاسم نے انزلہ سے اس کا فون مانگا تھا۔۔ فون پکڑنے کے بعد اس نے اسے کھولا اور پھر نمبر ڈائل کرتے ہوئے اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔ نمبر دیکھ کر ہی وہ سمجھ گئی کہ اب کون سی کاروائی ڈالنی ہے۔۔۔اور ویسے بھی اتنے سالوں کی رفاقت میں اب ہر چیز بتانے کی

ضرورت نہیں پڑتی تھی۔۔۔ جیسے ہی دوسری جانب سے کال اٹھائی گئی، انزلہ نے رسمی سلام دعا کی۔۔۔

"اب دیکھئیے گا انزلہ باجی کے جھوٹ۔۔" وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تبصرہ کر رہی تھی۔۔۔

"تایا ابا۔۔۔اک بات ہے ڈانٹیں گے تو نہیں۔۔۔"

"نہیں بیٹا۔۔۔میں اپنی بیٹی کو کیسے ڈانٹ سکتا ہوں۔۔۔" لاریب نے پیشن گوئی کرتے ہوئے کہا تھا اور انزلہ نے ہنسی ضبط کی تھی کیونکہ دوسری جانب تایا ابا یہی کہہ رہے تھے۔۔۔

"میں اور لاریب ناں مارکیٹ آئے ہوئے تھے پھر اک چھوٹا سا مسئلہ ہو گیا تو ہم نے ہی قاسم کو کال کر کے بلوالیا۔۔۔"

غالباً تایا ابا نے مسئلے کی بابت پوچھا تھا جبھی اس نے فوراً کہا۔۔۔ "نہیں۔۔ نہیں تایا ابا۔۔ سچ میں چھوٹی سی بات تھی۔۔۔" تایا ابا کو تسلی ہوئی تو اس نے پھر سے کہا۔۔۔ "تو پھر میں بے فکر ہو جاؤں ناں کہ آپ قاسم کو کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔" انزلہ نے کہتے ساتھ ہی فون کو سپیکر پر کر دیا۔۔۔اگلی بات سب کو سننی چاہیے تھی۔۔ "ہماری بیٹی نے کہہ دیا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے عمل نہ ہو۔۔۔"

"تھینک یو تایا ابا۔۔۔لو یو۔۔۔" تایا ابا نے بھی وہی دہرایا اور پھر اس نے فون بند کر دیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"جی سن لیا۔۔۔"انزلہ کو دیکھتا پا کر دونوں نے بیک وقت کہا تھا۔۔۔وہ شوخ سی ہوتی بازو سر کے پیچھے رکھتی اپنی پشت سیٹ سے ٹکا گئی۔

سیماب ڈسٹنگ کر رہی تھی اور گاہے بگاہے وہ فرحین بیگم کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔جو حزب اختلاف آج اس سے باتیں نہیں کر رہی تھیں۔۔۔بلکہ خاموشی سے لیونگ روم میں لگی ایل سی ڈی پر نظریں جمائے ہوئے تھیں۔۔۔سیماب نے اک نظر کو کام چھوڑتے ہوئے سامنے لگی ایل سی ڈی کو دیکھا۔۔اس پر کوئی کوکنگ چینل لگا ہوا تھا جس پر اس وقت کوئی اشتہار نشر کیا جا رہا تھا۔۔۔مگر وہ کوئی ایسا اشتہار بھی نہیں تھا جو اس قدر محویت طلب ہوتا۔۔۔اس کے دماغ میں کل والا واقع آیا۔۔۔وہ سمجھ گئی اس وقت ضرور اسی بات پر غور و فکر کیا جا رہا ہوگا۔۔۔وہ واپس سے اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔فرحین بیگم نے اس کی جانچتی نظروں کو محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔وہ تو اس وقت ماضی کی تلخ راہوں پر نکلی ہوئی تھیں۔۔۔

اسے جب بھی چھٹیاں ہوتی تھیں تو وہ روحین کے گھر ہی رکتی تھیں۔۔۔اور اس کا کوئی ایسا رشتہ تھا بھی نہیں جن کے پاس جانے کیلئے اسے پک اینڈ چوز کرنا پڑتا۔۔۔وہ یاں تو ہاسٹل

ہوتی اور اگر کبھی گھر کی یاد ستاتی تو اپنے تایا کہ گھر چلی آتی تھی۔۔۔ان کی کوشش تو ہاسٹل میں ہی چھٹیاں گزارنے کی ہوتی تھی مگر پھر روحین کے اصرار پر کبھی کبھار آجایا کرتی تھیں۔۔۔روحین اور ان کی عمر میں قریباً آٹھ سے دس سال کا فرق تھا باوجود اس کے ان کی کافی گہری دوستی تھی۔۔جب تک روحین اپنے بھائیوں کے ساتھ رہتی رہی تھی ان کی ملاقات سال میں دو سے تین بار تو ہو ہی جایا کرتی تھی۔۔۔کبھی روحین اس کے ہاسٹل چلی جاتی تھی کبھی اسے اپنے پاس بلا لیتی تھی۔۔۔مگر جب سے اس کی شادی ہو گئی تھی تب سے ملاقاتوں میں کمی آگئی تھی۔۔۔کچھ روحین کے شوہر کو فرحین سے ملنا پسند بھی نہیں تھا جس نے ان کا ملنا ملانا ضرورت سے زیادہ ہی کم کروادیا تھا مگر ان سب کے باوجود وہ فون پر رابطہ رکھے ہوئے تھیں۔۔۔اس مرتبہ وہ اپنے بھائیوں کے پاس آئی ہوئی تھی تو اس نے اس کو بھی اپنے پاس بلا لیا تھا۔۔اس کے دونوں بھائی ہی شادی شدہ تھے۔۔۔اس کیلئے میکے آنا نہ آنا اک برابر ہوتا تھا ہاں یہ تھا کہ اگر فرحین کو چھٹیاں ہوتی تو وہ اس سے ملنے آجایا کرتی تھی۔۔۔اس بار بھی وہ اس کے بلانے پر چلی آئی تھی۔۔۔مگر اس بار خلاف معمول اس نے بہت زور دے کر اسے بلایا تھا۔۔۔ابھی اسے چھٹیاں نہیں ہوئی تھیں۔۔۔مگر روحین کے بلانے کے سبب اسے خاص طور پر چھٹی لے کر آنا پڑا تھا۔۔۔

"آپی مجھے ابھی چھٹیاں نہیں ہیں۔۔"اس نے کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے بتایا۔۔

"میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ تم آجاؤ۔۔۔"دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا تھا۔۔

"اچھا تین دن بعد ویک اینڈ ہے تب آجاتی ہوں۔۔؟"

"مجھے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔"اس نے اب قدرے آہستگی سے التجا کی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے آپی۔۔۔؟"

"تم آجاؤ۔۔۔۔"اس نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔۔۔

شاید ملے ہوئے اتنا عرصہ جو ہو گیا تھا اسی سبب یاد آرہی ہوں گی۔۔۔وہ خوشی خوشی ان سے ملنے چلی آئی تھی مگر گھر پہنچ کر جو انکشافات سننے کو ملے تھے وہ اک پل کو دل کی دھڑکنوں کو ساکن کر دینے کیلئے کافی تھے۔۔۔اور چہرہ وہ تو زمین سے پاؤں کھینچ لینے کیلئے کافی تھا۔۔۔روحین پر نظر پڑتے ہی وہ کون سا خوف ہو گا جو اس نے محسوس نہیں کیا ہو گا۔۔۔۔وہ بے ساختہ اس کی جانب بڑھی۔۔۔۔"آپا۔۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ تھامے۔۔۔"یہ۔۔یہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔"

"تم بیٹھ جاؤ۔۔۔پھر بات کرتے ہیں۔۔۔"وہ بڑے ٹھہرے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔۔یوں جیسے کوئی بڑی بات ہوئی ہی نہ ہو۔۔۔

اس نے شاک کے عالم میں نفی میں سر ہلایا۔۔۔"نہیں۔۔۔پہلے بتائیں یہ کیا ہوا ہے۔۔۔کیسے ہوا ہے۔۔۔؟"وہ اس کے چہرے پر موجود زخموں کو بڑی غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔پھر یک دم دماغ نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔۔۔"ابیوز۔۔ابیوز ہوا ہے۔۔۔فزیکلی ابیوز کیا ہے۔۔۔؟"اپنے سوال کو کیسے ترتیب دینا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔روحین اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے کمرے کی جانب لئے آ گئی۔۔۔"شش۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

"انزلہ کدھر ہے۔۔؟"اک اور خوف تھا جو سوہان روح ہوا تھا۔۔۔

"فکر نہیں کرو۔۔ٹھیک ہے بچوں کے ساتھ کھیل رہی ہے۔۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔فرحین بھی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔"اب بتائیں مجھے۔۔۔اس نے پھر سے آپ کو مارا ہے ناں۔۔۔؟"اس نے استفہامیہ کہا تھا۔۔۔شاید وہ کہہ دے کہ ایسا نہیں ہے۔۔۔شاید اس کا شک ہی رہ جائے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔۔"اللہ آپی۔۔۔۔میں نے پہلے ہی آپ سے کہا تھا دوبارہ وہاں جانے کی بیوقوفی مت کریں۔۔۔وہ نہیں بدلے گا۔۔۔جو اک بار ہاتھ اٹھا سکتا ہے وہ دوسری بار کیوں نہیں اٹھائے گا۔۔۔۔"

وہ غلط نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔وہ اس کے جواب میں کیا کہتی۔۔۔وہ یک دم اس کے گلے لگ کر رو پڑی۔۔۔۔ہچکیاں لیتے ہوئے۔۔۔فرحین خود بھی سہم گئی تھی۔۔۔اسے اس طرح روتا دیکھ کر۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں جو پہلی بار ہاتھ اٹھا لیتا ہے اس کیلئے دوسری بار ہاتھ اٹھانا مشکل نہیں رہتا۔۔۔۔میں جانتی ہوں وہ نہیں بدلے گا۔۔۔مگر میں کیا کروں سب کہتے ہیں وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

"وہ نہیں ٹھیک ہو گا آپی۔۔۔۔آپ کیوں نہیں سمجھ رہیں۔۔۔۔"اس نے بے بسی سے کہا تھا۔۔

"میں کیا کروں۔۔۔۔؟"وہ اس سے زیادہ بے بس تھی۔۔

"آپ اس کے ساتھ کیوں رہ رہی ہیں۔۔۔ایسے شوہر کے ساتھ رہنے سے بہتر نہیں ہے آپ علیحدگی لے لیں۔۔۔وہ آپ کو باہر سے تو کیا ہی تحفظ دے گا وہ تو خود ہی آپ کو مار دے

Clubb of Quality Content

گا۔۔۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے اپنی بہن کے منہ کو چھوا۔۔"بہت زیادہ درد ہو رہا ہو گا ناں۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔"میں نہیں لے سکتی۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟آپ کے بھائیوں کو پتا ہے۔۔؟"جب پہلی بار اس کے بھائیوں نے اسے اس جہنم میں واپس بھیجا تھا تب سے فرحین نے انہیں بھائی کہہ کر پکارنے جیسے تکلفات سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

اس نے خاموشی سے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

"مجھے یقین نہیں آتا وہ آپ کے بھائی ہیں۔۔۔ایک ہی ماں کی کوک سے ہیں۔۔۔؟"وہ تاسف سے کہہ رہی تھی۔۔۔"انہیں آپ کی تکلیف نظر کیوں نہیں آتی۔۔۔؟"اس نے قدرے بے بسی سے کہا۔۔۔

"آتی ہو گی۔۔۔یاں پتا نہیں۔۔۔وہ کہتے ہیں طلاق مسئلے کا حل نہیں ہوتی۔۔۔"

"اچھا پھر کیا حل ہے۔۔؟وہاں رہ کر مار کھاتی رہیں۔۔؟اور پھر یونہی مار کھاتے کھاتے مر جائیں۔۔۔؟"

"میں ان کے مخالف نہیں جا سکتی۔۔۔"

"ہاں مت جائیں۔۔بہت اچھا ہے۔۔۔یہ جن کو آپ کے زندہ رہنے کی پرواہ تک نہیں آپ ان کیلئے مار کھاتے کھاتے مر جائیں۔۔۔"اس نے قدرے سفاکی سے کہا تھا۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لہجے میں ناراضی آگئی تھی۔۔روحین نے بے یقینی سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ کم سے کم اس وقت اس سے یہ امید نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"یہ۔۔یہ جو آج آپ کو اتنے مفید مشورے دے رہے ہیں کل کو آپ مر بھی گئیں تو میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں ان میں سے کوئی دوسرے دن صف پر نہیں بیٹھے گا اور آپ ان کیلئے مرنے جا رہی ہیں۔۔۔؟"

"وہ کہتے ہیں طلاق۔۔طلاق لے کر میں انزلہ کے ساتھ زیادتی کروں گی۔۔۔وہ چھوٹی ہے ۔۔اسے اپنے باپ کی ضرورت ہے۔۔۔"

"اس کے ساتھ رہ کر آپ بڑا اچھا کر رہی ہیں۔۔؟آپ کے خیال میں وہ آپ کو جب بھی یوں مار کھاتا دیکھتی ہو گی اس پر کیا بیتی ہو گی۔۔۔وہ بچی ہے۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ وقت یہ تلخ لمحے اس کی یادداشت پر سے مٹا دے گا تو آپ کی بھول ہے۔۔۔یہ وقت کے ساتھ گہرے ہوں گے منہدم نہیں۔۔۔"اس نے کچھ پل کا توقف

کیا۔۔ غصہ۔۔۔ ناراضی۔۔۔ بے بسی جیسے کئی احساسات نے اس کا سانس پھلا دیا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کھول کر اک لمبی سانس اندر کھینچنے کے بعد ہوا کے سپرد کی۔۔۔ "آپی اسے باپ کی شفقت کی۔۔۔ باپ کی محبت کی ضرورت ہے۔۔۔ اور یہ آپ بھی جانتی ہیں یہ دونوں چیزیں اسے اس سے کبھی نہیں ملیں گی۔۔۔ اس نے انزلہ پر بھی ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ کیوں۔۔؟" وہ بات استفہامیہ انداز میں کر رہی تھی۔۔۔ اور یہ سب وہ اس کی پوری توجہ اپنی بات کی جانب کروانے کیلئے کر رہی تھی۔۔۔ "کس لئے مارا تھا۔۔؟ یاد ہے ناں۔۔؟ کیوں کہ اس نے آپ کو تھپڑ مارے جانے پر اپنے باپ سے سوال کیا تھا۔۔۔" فرحین نے ان کی جانب دیکھتے کہا جس پر وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔۔ "آپی جو انسان اپنی بیوی سے محبت نہیں کر سکتا۔۔۔ اس کی عزت نہیں کر سکتا وہ اس کے وجود سے پیدا ہونے والی جان کو کیسے عزیز جان سکتا ہے۔۔۔؟"

وہ کچھ پل خاموش رہی۔۔۔ اور پھر اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مسلتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔ "طلاق کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔۔" وہ چند پل کیلئے چپ ہو گئی یوں جیسے سمجھ نہ آ رہی ہو۔۔۔ "میں گنہگار نہیں بننا چاہتی۔۔۔"

فرحین کو اس کی بات سے شاک لگا۔۔۔"ان سب سے آپ کے گنہگار ہونے اور نہ ہونے کا کیا تعلق ہے۔۔۔"

"طلاق۔۔۔ طلاق اللہ کو ناپسند ہے۔۔۔"وہ کچھ جھجکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔"بھائی کہہ رہے تھے کہ ایسا کر کے میں اللہ کی ناراضگی مول لوں گی۔۔۔اور زمانے بھر کی رسوائی الگ۔۔۔"

"اچھا ان کو فرشتوں نے کوئی ای میل کی ہے۔۔؟ان سے کہیں مجھے بھی دکھا دیں وہ ای میل جس میں اللہ نے ان سے کہا ہے کہ آپ کو بتائیں کہ اپنی جان پر سے عذاب ہلکا کر لینے کے سبب آپ گنہگار ہوں گی۔۔۔ باجی یہ جان آپ کو اللہ نے دی ہے۔۔۔اس کی امانت ہے۔۔۔اس پر ایسا ظلم مت کریں کہ آپ اپنی جان پر کئے گئے ظلم کا حساب ہی نہ دے پائیں۔۔۔اگر وہ آپ کی جان پر ظلم کر رہے ہیں تو آپ اس کا ظلم برداشت کر کے اتنی ہی گنہگار بن رہی ہیں۔۔۔"وہ فرحین کے آخری جملے پر گنگ رہ گئی۔۔۔

"م۔۔۔میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔میں۔۔میں کیا کروں مجھے ان سب کی باتوں نے شش و پنج میں ڈال دیا ہے۔۔۔میں کیا کروں۔۔؟مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ان کی باتیں سن کر لگ

رہا ہے کہ میں غلط کر رہی ہوں۔۔۔ میں کنفیوز ہو گئی ہوں۔۔۔ میرے اعصاب سلب ہو گئے ہیں۔۔۔"

"اول تو آپ غلط کر نہیں رہی۔۔۔ اگر کر رہی ہیں تو حساب کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔۔۔ ان میں سے کسی کو نہیں۔۔۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ آپ مار کھاتی رہیں گی تو اللہ آپ سے راضی ہو جائے گا۔۔؟ کیا اللہ نے اپنی جان پر ظلم کرنے سے منع نہیں کیا۔۔۔"

"مگر میں جاؤں گی کہاں۔۔۔ میں جانتی ہوں یہ لوگ مجھے نہیں رکھیں گے۔۔۔ میرے پاس کوئی نوکری نہیں ہے۔۔۔ کوئی سیونگز نہیں ہے۔۔۔" وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔۔۔" وہ ٹھیک کہتے ہیں کہ یہ زندگی بہت مشکل ہے۔۔۔ الگ ہو گئی تو کون ہے جو ہمیں سنبھالے گا۔۔؟ کون میرا اور میری بیٹی کا خرچہ اٹھائے گا۔۔۔؟ یہ بھائی۔۔۔؟ جن کو اس بات سے فرق تک نہیں پڑتا کہ ان کی بہن ہفتے میں کتنی بار شوہر سے پٹتی ہے۔۔۔ بس جب بھی پٹے تب دو تین دن کیلئے یہاں لے آؤ۔۔ پھر اسے اتنی تنگی دو کہ وہ ڈر جائے۔۔۔ تب اسے بتاؤ کہ اگر الگ ہونا ہے تو ابھی بھی اپنے کام خود کرو۔۔۔ تمہیں پتا چلے کہ زندگی کیسی مشکل ہے۔۔۔" وہ اک بار پھر رو دی تھی۔۔۔

"کیا رشتے یہ ہوتے ہیں۔۔؟ دنیا تو کیا ہی تپتی دھوپ میں کھڑا کرے گی جتنا یہ مجھے جلانے پر تلے ہوئے ہیں۔۔۔ کیا یہ میرے پیچھے نہیں کھڑے ہو سکتے۔۔۔اگر میں اک غلط فیصلہ لے بھی رہی ہوں کیا تب بھی یہ میرے پیچھے کھڑے نہیں ہو سکتے مجھے تھامنے کیلیئے۔۔۔رشتہ تو یہی ہوتا ہے ناں کہ اگر میں گروں تو یہ مجھے تھام لیں۔۔ مگر یہ۔۔۔یہ تو مجھے خود گرا رہے ہیں۔۔۔بجائے میرا ہر خوف خود کے وجود سے زائل کر دینے کے یہ مجھے خوف دلا رہے ہیں۔۔۔"

فرحین خاموشی سے۔۔۔ بڑے تحمل سے ان کی باتیں سنتی رہی تھی۔۔۔جب وہ بات ختم کر چکی تو اس نے ان کے ہاتھ تھام لئے۔۔۔"آپ کو پتا ہے ناں اللہ پاک کیا فرماتا ہے۔۔۔؟" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سوال کیا۔۔۔"جو اللہ پر بھروسہ کرے گا تو اللہ اسے کافی ہو جائے گا۔۔۔اور یہ بات اللہ پاک نے سورہ طلاق میں ہی کہی ہے۔۔۔" اس نے محسوس کیا جیسے اسے کچھ ڈھارس بندھ رہی ہو۔۔۔۔"خدارا خود کو اور انزلہ کو یوں ضائع مت کریں۔۔۔یہ زندگی اتنی بے وقت نہیں ہوتی کہ ٹکے ٹکے کہ رشتوں کیلیئے اسے بے مول کر دیا جائے۔۔۔یہ زندگی ہے اس کے ہر اک لمحے کو محبت کے سنگ جھومنا چاہیے۔۔۔"اس سے پہلے وہ کوئی اور امید کا جگنو لئے اس کی جانب بڑھاتی روحین کی اپنے بھائی کو

خود کی جانب آتا دیکھ کر آنکھیں باہر آئی تھیں۔۔وہ تعیش میں آگے بڑھا تھا اور بڑھتے ساتھ ہی اس نے فرحین کو بازوؤں سے پکڑتے ہوئے کھڑا کر دیا۔۔۔اگلے ہی لمحے فرحین نے اس سے اپنا بازو آزاد کروایا تھا۔۔۔"ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ می اگین۔۔۔"وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بپھری۔۔۔لحاظ مروت تو اسی دن ختم ہو گیا تھا جس دن روحین پر انہوں نے اپنی زبردستی مسلط کی تھی۔۔۔

"نہیں لگاتا ہاتھ۔۔۔تم نکلو یہاں سے۔۔۔"اس نے اک بار پھر پکڑنے کی کوشش کی اور اس بار اس نے قدرے ناگواری سے انگلی اٹھا کر تنبیہی کی تھی۔۔۔روحین نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی مگر اس کی غصے کے سبب لال ہوتی آنکھیں۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ واپس لے لیا۔۔۔

"تمہیں باہر کی ہوا کیا لگ گئی ہے تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں ہم سے زیادہ عقل ہے۔۔۔؟تم ہماری بہن کا گھر خراب کرو گی اور ہم تمہاری بکواس سن لیں گے۔۔۔تم اس کی برین واشنگ کرلو گی۔۔۔"وہ تنفر سے کہہ رہا تھا اس کے برعکس وہ استہزائیہ ہنسی۔۔۔

"تم لوگوں کو اگر اپنے ٹھیک ہونے پر اتنا ہی یقین ہے تو پھر میرے اس سے بات کرنے کا ڈر کیسا۔۔۔"وہ بڑے اطمینان سے سینے پر ہاتھ باندھے بولی تھی۔۔

"تمہاری بکواس نہیں سننی۔۔۔"اس نے کہا تھا اور روحین کا ہاتھ اٹھا تھا اور پھر اس نے اپنی پوری قوت کو مجمع کئے اسے تھپڑ جڑ دیا۔۔۔اور پھر فوراً ہی اس کی طرف سے کسی قسم کی پیش قدمی کو دماغ میں رکھتے ہوئے اس نے اگلے ہی لمحے سائیڈ میز پر پڑا گلدان اٹھایا۔۔۔"اب اگر تم نے مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی تو خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں اس سے
تمہارے دماغ کو کھول دوں گی۔۔۔"وہ مستحکم لہجے میں پہلے سے قدرے اونچی آواز میں بولی تھی۔۔اس کا عمل وہاں کھڑے ان دونوں کیلئے ناقابل یقین تھا۔۔۔ سبھی کو شاک لگا تھا۔۔۔

"تم یاں تمہارے یہ چلتے پھرتے نمونوں میں سے کوئی بھی مجھے اس گھر سے باہر نہیں نکال سکتا۔۔۔"اس نے بڑی احتیاط سے گلدان تھامے ہوئے اپنی قمیص کی سائیڈ پاکٹ سے موبائل نکالا۔۔۔اور پھر اک نمبر ملایا مگر اس سب میں اس کی نظر اپنے سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے روحین کے بھائی سے نہیں ہٹی تھی۔۔۔لاپرواہی کی قیمت خاصی ہوتی ہے اور وہ اس وقت اس قیمت کو چکانے کے حق میں نہیں تھی۔۔۔ جیسے ہی سامنے سے فون اٹھایا گیا وہ فوراً سے بولی۔۔۔"میری کال ریکارڈ کرو۔۔۔"پھر وہ چند ثانیے خاموش
رہی۔۔۔سامنے والے نے جب کہا کہ ریکارڈنگ شروع ہو گئی ہے تو اس نے پھر سے بولنا

شروع کیا۔۔۔ "تمہیں پتا ہے ناں میں اپنے تایا کے گھر ہوں اس وقت کیونکہ میری کزن کو یعنی روحین کو اس کے شوہر نے فیزیکلی ابیوز کیا ہے۔۔۔ مگر اس کے بھائی اس کو زبردستی واپس جانے پر مجبور کر رہے ہیں۔۔۔ میرے یہاں آنے پر وہ مجھے بھی دھمکا رہے ہیں ان فیکٹ مجھے ذدو قوب کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔۔۔ میں یہ ریکارڈنگ اس ثبوت کی بیسز پر کروا رہی ہوں کہ اگر میرے ساتھ یاں روحین کے ساتھ کچھ ہو تو اس سب کے ذمے دار اس کے دونوں بھائی اور اس کا شوہر ہو گا۔۔۔ "اپنی بات اطمینان سے کہنے کے بعد اس نے کچھ قدم دور کھڑے روحین کے بھائی کو دیکھا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ نہیں تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اب اتنے بھی بیوقوف نہیں ہیں میرے ڈیئر کزنز۔۔۔۔" پھر انہوں نے فون بند کر دیا اور بڑے آرام سے ہاتھ میں پکڑا اگلدان سامنے کھڑے مرد کے پاؤں میں پھینک دیا تھا۔۔۔ یوں کے وہ زمین سے لگتے ہی کرچی کرچی ہو کر ابھرا ۔۔۔ فرحین کا بھائی فوراً سے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

"شکر ہے میں تم جیسی آوارہ سے شادی کرنے سے بچ گیا۔۔۔۔" اس نے حقارت سے کہا۔۔

"اور یہ بچاؤ غالباً میں نے ہی کروایا تھا تمہارا۔۔۔ "تضحیک کا اک اور جملہ اس کے منہ پر مارا گیا تھا۔۔۔

"تم کس قدر بے شرم ہو اس کی یہ ساری بکواس سن رہی ہو۔۔؟ اپنے ہی بھائیوں کے خلاف۔۔۔اس کو کہو یہاں سے۔۔۔میرے گھر سے دفع ہو جائے۔۔۔" فرحین پر ہر حربہ ناکام ہوا تو اس نے روحین کی جانب بڑھتے ہوئے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔

"یہ صرف تمہارے باپ کا نہیں میرے باپ کا بھی گھر ہے۔۔۔" وہ ساری گفتگو میں پہلی بار بولی تھی اور قدرے بلند آواز میں بولی تھی۔۔۔شاید فرحین کے ہونے نے ان کی ہمت بندھائی تھی۔۔۔

"یہی تمہاری زبان ہے جس کی وجہ سے تمہارا شوہر تم پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔۔۔اگر تم اپنے بھائیوں سے زبان درازی کر سکتی ہو تو شوہر سے بھی کرتی ہی ہو گی۔۔۔اور یہ۔۔۔اس کی شہ پر تم اتنا اچھل رہی ہو۔۔؟ اس کے پلے ہے کیا۔۔۔خود یہ سکالرشپس لے لے کر پڑھائی کر رہی ہے۔۔۔"

"میں تو سکالرشپس لے کر پڑھ رہی ہوں تمہاری طرح باپ کی غیرت کو حرام تو نہیں کر رہی۔۔۔" فرحین نے بلاخوف کہا تھا مگر اپنے بھائی کی انگارہ ہوتی آنکھیں دیکھ کر فوراً سے روحین بیچ میں آئی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بھائی تم جاؤ ابھی یہاں سے۔۔۔" انہوں نے قدرے زور سے اسے باہر کی جانب دھیکلا ۔۔۔اس نے جاتے جاتے زمین پر تھوکا تھا جس پر فرحین نے بھی زرا سا سر کو خم دے کر مسکرا دیا تھا یوں کہ بس یہی تمہاری اوقات ہے۔۔۔ مگر جیسے ہی اس کی نظر دروازے میں کھڑی انزلہ پر پڑی تو وہ اس کی جانب لپکی اور اسے اٹھا لیا۔۔۔اسے اپنی بانہوں میں لیتے ہی اس نے پیار کیا۔۔۔پیار ویسے بھی بہت تھا مگر اب ضرورت سے زیادہ بوجھ اس کے ننھے کندھوں پر پڑتا دیکھ کر پتا نہیں یہ پیار تھا یا ترس۔۔۔ان ننھی آنکھوں کو تو خواہشوں کے سبب چمکنا چاہیئے تھا مگر اب ان ننھے کٹوروں میں کئی سوال اور کہیں بہت پیچھے سہاپن تھا۔۔۔وہ انزلہ کو گود میں بیٹھائے اس کی باتیں سننے لگی تھی جب روحین نے اس کے سر پر بڑی ملائیت سے ہاتھ پھیرا۔۔۔"کبھی کبھی سوچتی ہوں انزلہ کو میرے پاس نہیں تمہارے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔"

روحین نے گردن موڑتے ہوئے اپنی بہن کو دیکھا، وہ ستائش سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔"تم اسے اپنے جیسا بنا دینا۔۔۔" وہ سمجھ نہیں پائی آیا یہ سوال تھا۔۔۔التجا تھی۔۔۔مزاق تھا۔۔۔یاں کچھ اور۔۔۔

کچھ ہی گھڑیوں میں وہ ماضی کا اک لمبا سفر طے کر آئی تھیں۔۔۔ مگر نظریں ابھی تک ٹی وی پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ انزلہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی اور سیڑھیوں کے پاس کھڑی سیماب کو اس نے فرحین بیگم کی بابت پوچھا

۔۔۔ اس نے گلاس ڈور سے نظر آتے لیونگ روم کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔ وہ خاموشی سے وہی چلی آئی اور ریموٹ اٹھا کر اس نے چینل بدلے۔۔۔ یکے بعد دیگرے مگر وہ ہنوز ایل سی ڈی پر نظریں جمائے ہوئے تھیں۔۔۔ وہ ریموٹ واپس ٹیبل پر رکھتی آہستہ سے ان کے پاس بیٹھ گئی اور بہت آہستہ سے ان کا ہاتھ پکڑا مبادہ کہیں ڈر ہی نہ جائیں۔۔۔ اس کے یوں ہاتھ پکڑنے اور پھر خود کے ساتھ لگنے میں ان کے خیالات کا بلبلہ ٹوٹ گیا۔۔۔

"کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔؟" وہ ان کے ساتھ لگی کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولیں۔۔۔

"کل والے رویے پر ناراض ہیں تو میں آپ سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔" انہوں نے بڑے پیار سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لئے چوما، وہ حیران ہو گئیں۔۔۔

"آئیم سوری۔۔۔ میں آپ کو اک اچھی زندگی۔۔۔ اک نارمل فیملی نہیں دے پائی۔۔۔"

ان کا لہجہ شکست خوردہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یار کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ سے ارد گرد اشارہ کیا۔۔۔"یہ سب کیا ہے۔۔۔؟کیا یہ آسائشیں سب کے پاس ہوتی ہیں۔۔۔؟نہیں ناں۔۔۔میں بہت خوش ہوں۔۔بس کبھی کبھی دماغ آوٹ ہو جاتا ہے آپ کو تو پتا ہے ڈیڈ کی طرف سے جینز میں آیا ہے۔۔۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا کہتی ہیں اب ہم ناشتہ ناں کر لیں۔۔۔؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو وہ بھی بلآخر مسکرا دیں اور پھر کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔ان کے جاتے ہی انزلہ نے بے ساختہ اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی تھی۔۔۔وہ کتنی کوشش کرتی تھی ان کے سامنے خوش رہنے کی مگر پھر بھی کچھ ناں کچھ کہیں ناں کہیں سے ہو ہی جاتا تھا کہ وہ فکر مند ہو جاتی تھیں۔۔۔اس نے خود بھی تو کبھی ایسی زندگی کی خواہش نہیں کی تھی مگر اب تقدیر میں یہی تو پھر یہی صحیح۔

وا اس وقت گرے رنگ کے ٹراؤزر کے ساتھ ڈھیلی سی راؤنڈ نیک گرے رنگ کی شرٹ پہنے ننگے پاؤں کچن میں کھڑا اپنا لئے ناشتہ بنا رہا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر پہلے لئے جانے والے شاور کے سبب بال ابھی تک مکمل سوکھے نہیں تھے۔۔۔ہلکے ہلکے گیلے بال ماتھے پر قدرے بکھرے ہوئے تھے گو کے ابھی ان کو سیٹ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔۔۔اس کے

بالوں کے رنگ کو کسی خاص شیڈ کا نام دینا قدرے مشکل تھا وہ نہ تو کالے تھے اور نہ ہی بھورے۔۔۔ بلکہ ان دونوں رنگوں کا کوئی امتزاج تھا جو اس کے نکھرے رنگ پر خوب جچتا تھا۔۔۔

اس کا موبائل مسلسل بجتا چلا جا رہا تھا۔۔۔ اس نے تیز ہاتھ چلاتے ہوئے انڈہ اپنی پلیٹ میں ڈالا اور پھر پلیٹ کو تھامے باہر نکل آیا۔۔۔ پلیٹ کو ڈائننگ ٹیبل پر رکھنے کے بعد اس نے فون اٹھایا اور نمبر دیکھتے ہی بے ساختہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔ سلام کیلئے کھلتے لب فوراً سے بند ہو گئے کیونکہ سامنے سے اس وقت صلاواتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"ناہنجار۔۔۔ نافرمان۔۔۔ بے شرم انسان۔۔۔" وہ غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔۔۔ "کوئی غیرت نام کی چیز ہے تم میں کہ نہیں۔۔۔ نہ کوئی ذمہ داری کا احساس ہے۔۔۔ کب سے فون کر رہا ہے تمہارا باپ۔۔؟"

"سوری ڈیڈ۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں ہوا۔۔۔" جس قدر وہ غصے میں بولے تھے اس نے اتنے ہی تحمل سے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں سوری کس بات کی۔۔۔ میں معزرت خواہ ہوں کہ قسمت نے غلطی سے مجھے آپ کا باپ بنا دیا۔۔۔ جبکہ باپ تو آپ میرے ہیں۔۔۔"

اس نے بڑا ضبط کرتے ہوئے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔۔"لوگ اولاد پیدا کرتے ہیں مجھے لگتا ہے میں نے اولاد نہیں باپ پیدا کر لیا ہے۔۔۔۔ جس کو نہ کچھ کہا جا سکتا ہے نہ کچھ منوایا۔۔۔"وہ ابھی تک انہیں اپنے ساتھ نہ لے کر آنے پر تپے بیٹھے تھے۔۔۔

"اوہ کم آن ڈیڈ۔۔۔اب ایسا بھی کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔۔"وہ فون کو سپیکر پر ڈالنے کے بعد اب ساتھ ساتھ ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

"ہاں بس اک چھتر پڑوانے رہ گئے ہیں باپ کے سر میں۔۔۔۔خاک تو ڈلوادی ہے۔۔۔پندرہ سال پہلے مرنے والی بیوی کے گھر والوں کے سر پر بیٹھا دیا ہے۔۔۔"انہوں نے تاسف سے کہا مگر دوسری جانب اس نے اسے ڈرامے بازی کے زمرے میں لیا تھا۔۔

"پہلے تو آپ سکون سے بیٹھ کر یہ طہ کر لیں کے آپ کی بیوی یعنی کے میری ماں کو گزرے ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں۔۔۔خدا کو مانے یار ڈیڈ آپ کی یہ روز روز کی بدلتی تاریخیں مجھے شک میں ڈال رہی ہیں کہ آخر میری ماں کی برسی ہوتی کب ہے۔۔۔"اس نے ان کو احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔جو کہ وہ جانے کب سے دلوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔دوسری جانب وہ اس نظریے پر خاصے قدم جمائے ہوئے تھے کہ یاداشت پر تحریر تاریخیں سچی محبت کی سند نہیں ہوتیں۔۔۔جو محبوب ہوتے ہیں ان کے ساتھ گزارا اک اک پل دماغ پر نقش ہو جاتا

ہے اور ان کے ساتھ منسلک احساس تاحیات دل میں امر ہو جاتا ہے۔۔۔ جیسے بیماری کے سبب یاداشت کھو دینے کے باوجود بھی اس کی ماں اسکے باپ کے ساتھ گزارے لمحوں کا حوالہ دیتی رہتی تھیں۔۔۔ نہ تو بیماری اور نہ ہی دواؤں کی شدت ان کے ذہن سے اس کے باپ کے ساتھ گزارے جانے والے لمحوں کو دھندلا سکے تھے۔۔۔

"اور آپ تو ایسے ان کا غم کرتے ہیں جیسے وہ آپ کے ساتھ رہ رہی تھیں۔۔۔" اس نے بغیر ان کے جذباتی ڈرامے میں آئے اک اور خاصہ قسم کا سچا تبصرہ کیا۔۔۔

"یہ تو اور شرم کی بات ہے مرحومہ ایکس بیوی کے گھر والوں کے ہاں پڑا ہوا ہوں۔۔۔" وہ ان کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اب اسے سمجھ آنے لگا تھا کہ اس کا ہر اگلا جواب انہیں جذباتیت کا اک نیا سرا پکڑا رہا تھا۔۔۔

"یہ بیوی کی کون سی ٹائپ ہوتی ہے ڈیڈ۔۔۔" اس نے اس بار اپنی ہنسی کو روکا نہیں۔۔۔

"وہ جو تمہارے جیسی اولاد کو پیدا کر کے چلی جاتی کہ پھر ساری عمر باپ کے سر پر طبلہ بجاتی رہے۔۔۔" انہوں نے تنگ کر کہا۔۔۔ "مجھے سیدھا سیدھا بتاؤ اور کتنے دن تک یوں اپنی غیرت کو مار کر اپنے ایکس سسرالیوں کے سر پر عیش کرنی ہو گی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"تب تک جب تک آپ کے ایکس سسرالیوں کی ساری ہمدردیاں اپنی مرحومہ بہن کے ساتھ نہیں ہو جاتیں۔۔۔ ویسے میں آپ کو یاد کروا دوں یہ جو آپ کی مرحومہ ایکس بیوی کے گھر والے ہیں وہ غالباً آپ کے کزنز ہیں۔۔۔اس لئے زیادہ شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ سینا چوڑا کر کے رہیں وہاں۔۔۔ بلکہ ہو سکے تو لگے ہاتھ اپنی بیوی کے خُلع لینے کا بھی بدلہ لے لیں ان سے۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے میں نے ضرور تمہاری ماں کے ساتھ کچھ غلط کیا ہو گا جس کا مقافاتِ عمل وہ تمہاری صورت میرے اوپر چھوڑ گئی ہے۔۔۔" وہ ان کی ناراضی کا اندازہ بخوبی ان کی باتوں سے کر سکتا تھا۔۔۔انہوں نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی جس کی آواز اس تک بھی پہنچ گئی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مقافاتِ عمل نہیں آپ کی زن مریدی کا انعام۔۔۔" وہ اس کا اشارہ سمجھ گئے۔۔۔

"تمہیں اسے کچھ کہنے کا حق نہیں ہے۔۔۔"اس بار انہوں نے برہمی سے اسے ڈپٹا۔

"اوکے فائن نہیں کہتا کچھ آپ کی مرحومہ ایکس بیوی کو۔۔۔" وہ ان کے بگڑے مزاج کو مزید خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"ویسے میں آپ کو بتا دوں مجھے آپ سے زیادہ محبت تھی اپنی ماں سے۔۔۔"اس نے کسی بچے کی طرح مقابلہ کیا۔۔۔

"تم تو کہتے تھے کہ مجھے اس سے محبت نہیں تھی۔۔۔اور آج کہہ رہے ہو کہ تھی۔۔۔"

"اوہ سوری میں بھول گیا تھا۔۔۔ محبت نہیں آپ نے تو زن مریدی کی تھی۔۔ محبت تو آپ کو کسی اور سے تھی۔۔۔"

"بیٹا جب تمہارا وقت آئے گا تب پوچھوں گا کہ بیوی کو اپنی مرضی سے زندگی گزار لینے دینا زن مریدی ہوتی ہے یا غیرت مندی۔۔۔" وہ قدرے چیلنجنگ انداز میں بولے۔۔

"دیکھتے ہیں ڈیڈ۔۔۔" وہ بھی پکے پاؤں چیلنج قبول کر گیا۔۔۔

"حارب۔۔۔ ہم کسی کو زبردستی اپنے ساتھ رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔۔۔" وہی ہمیشہ کی اک بات جو وہ اسے ہمیشہ سمجھاتے آئے تھے۔۔۔اس کی ماں نے اس کے باپ سے خلع لی تھی۔۔۔ان دونوں کی کزن میرج ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے پسند نہیں کرتی تھیں مگر گھر والوں کے کہنے میں آکر اک چانس ضرور دینے پر تیار ہو گئی تھیں کہ نکاح کے بعد محبت ہو ہی جاتی ہے۔۔۔ مگر پھر یہ شادی کچھ ہی سال تک چل پائی تھی۔۔۔اس دوران وہ اپنے شوہر سے ان کیلئے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار ضرور کرتی رہتی تھیں۔۔۔ حیران کن طور پر دونوں نے اک دوسرے کیلئے مسئلے کھڑے کرنے کے بجائے خوش اسلوبی سے راستے الگ کرنے کو ترجیح دی۔۔۔اور اسی اک بات سے حارب کو شدید قسم کا اختلاف تھا۔۔۔جب پہلے دن سے پتا تھا

کہ دونوں ساتھ نہیں چل سکتے تھے تو پھر فیملی پلان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔والدین کا مقصد محض اولاد کو پیدا کر دینا نہیں ہوتا۔۔۔اور دوسرا بڑا اختلاف جو اسے تھا وہ یہ کہ اگر نفرت نہیں تھی تو ساتھ چلا جا سکتا تھا مگر اس کی ماں نے طلاق کا مطالبہ کیا اور اس کے باپ نے دے دی۔۔؟اس کے نزدیک یہ اس کے باپ کا کوئی عقلمندانہ فیصلہ نہیں تھا جس کا نتیجہ اس نے بروکن فیملی کی صورت دیکھا تھا۔۔۔

"ہاں مگر ہم ہر کسی کو یونہی جانے بھی نہیں دے سکتے۔۔۔یوں تو ہم اکیلے رہ جائیں گے۔۔۔"اس کی اس عجیب سی منطق پر دوسری جانب وہ ہنس دیئے۔۔۔

"محبوب کو زبردستی خود کے ساتھ باندھ کر رکھتے ہوئے روز اس کی آنکھوں میں خود کیلیئے ناپسندیدگی دیکھنے سے کہیں بہتر ہے کہ اسے آزاد کر کے اپنی ماضی کی محبت کا زعم برقرار رکھ لیا جائے۔۔۔"

"میں اس بات پر آپ سے متفق نہیں ہوں ڈیڈ۔۔۔میرے نزدیک نکاح کے بعد دل کا بدل جانا بے وفائی ہے۔۔۔اور میں اس بے وفائی کو محض ماضی کی جھوٹی محبت کا زعم برقرار رکھنے کیلیئے معاف نہیں کر سکتا۔۔۔"جانے کیوں بات کی کرواہٹ نے گلا بھی کڑوا کر دیا

تھا۔۔۔اس نے سامنے پڑا جوس کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے کرواہٹ کے ذائقے کو زائل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"تمہاری ماں کا دل نہیں بدلا تھا۔۔۔وہ میری محبت اپنے دل میں لئے اس جہاں سے گئی ہے۔۔۔"انہوں نے وقفہ کیا۔۔۔"بس ہم ساتھ نہیں چل پائے۔۔۔اور یہ لازمی نہیں ہے کہ محبوب اک اچھا ہمسفر بھی ہو۔۔۔اور تم کسی کو ساتھ رہنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔۔۔"آخر میں انہوں نے اک بار پھر اسے خبردار کیا۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر میں کسی کو ساتھ رہنے پر مجبور نہیں کر سکتا تو کوئی مجھے بھی ساتھ چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ اس کی بات پر لمحے بھر کو چپ رہ گئے۔۔۔اس کا لہجہ بہت اٹل تھا۔۔۔وہ اسے یہ کبھی نہیں سمجھا پائیں گے کہ کسی کے دل میں زبردستی جگہ نہیں لی جاسکتی۔۔۔

"حارب یہ دل ہے کوئی دس مرلے کا پلاٹ نہیں جس پر تم زبردستی قبضہ کر کے اپنا گھر تعمیر کرلو۔۔۔۔"

"قبضہ نہیں کر سکتا مگر خرید اتو جاسکتا ہے ناں ڈیڈ۔۔۔۔"

"تم اب محبت کو پیسوں سے خریدنے کے بھی قائل بن بیٹھے ہو۔۔۔۔"انہیں اپنے بیٹے کی بات پر افسوس ہوا۔

"محبت پیسوں کے عوض خریدی جاسکتی ہے۔۔۔؟ مجھے نہیں پتا تھا اس بات کا۔۔"اس نے حیرانی سے سوال کیا۔۔۔"میں محبت کے بازار میں دل لئے نکلوں گا۔۔۔آخر کوئی تو ہمارا دل لے ہی لے گا۔۔۔۔"اس نے شرارت سے کہا۔۔۔دوسری جانب وہ بھی ہنس دیئے۔۔۔

"کیسی ہے وہ۔۔۔؟اب اور خوبصورت ہو گئی ہو گی۔۔۔ نہیں۔۔؟"انہوں نے شرارت سے پوچھا۔۔

"اللہ ڈیڈ۔۔۔آپ نے یہ سارا ڈرامہ یہ سوال پوچھنے کیلئے کیا ہے۔۔۔ویسے ہی پوچھ لیتے ۔۔۔اب میں اتنا بھی کنزرویٹو نہیں ہوں کہ اس عمر میں آپ پر پابندیاں لگاؤں۔۔۔۔"اس نے بھی ناسمجھی کی ساری حدیں عبور کی تھیں۔۔

"بے غیرت انسان۔۔۔"ان کا پارہ اک بار پھر چڑھا۔۔۔"میں اس کا پوچھ رہا ہوں جو آکر تمہیں انسان بنائے گی۔۔۔۔"

"ڈیڈ مجھے فلحال نہ تو اس کا پتا ہے جو آکر میری وجاہت کو مزید چار چاند لگائے گی اور نہ اس کا جو اس عمر میں آپ کے چودہ طبق روشن کرے گی۔۔۔" وہ اس دوران ناشتہ کر چکا تھا اور اب برتن کچن میں رکھتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب آگیا۔۔۔

"جس حساب سے تم دن بہ دن سیلف آبسیسڈ ہوتے جا رہے ہو مجھے تمہارے فیوچر کا سگنل ریڈ سے گرین ہوتا نظر نہیں آرہا۔۔۔۔"

"مجھے تو اپنی طرح آپ کا فیوچر بھی شدید قسم کا سنگل ہی نظر آرہا ہے۔۔۔۔" وہ انہیں تنگ کرنے سے باز نہیں آرہا تھا۔۔۔ "اچھا چلیں اب مجھے آفس کیلئے تیار ہونا ہے۔۔۔ اپنا خیال رکھئے گا۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتا تھا وہ اس وقت اسے اللہ حافظ کہنے کا بھی تکلف نہیں کریں گے۔۔۔ اس نے چند منٹ کا توقف کیا کہ وہ موبائل کان سے ہٹالیں۔۔۔ اور پھر دو سیکنڈ کے بعد اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ "آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وقت کے ساتھ خوبصورتی میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔۔۔ اور غصے میں بھی۔۔۔" اس نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس سے تفصیل جاننے کیلئے بے چین ہو رہے ہوں گے۔۔۔

اس نے اپنے موبائل کو بیڈ پر اچھال دیا جس پر اب اس کے والد ماجد کی مسلسل کالز آنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔اک شرارتی مسکراہٹ اس کے چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔۔۔"یا اللہ۔۔۔کون کہے گا کہ یہ کوئی بچہ نہیں بلکہ میرا باپ ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے تیار ہونے کیلئے بڑھ گیا۔۔۔۔

ناشتے کے بعد وہ کچھ دیر فرحین بیگم کے پاس بیٹھی رہی اور ان کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی تھی پھر اس کے بعد وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔اس نے عین کراؤن کے ساتھ لگے تکیے کو اٹھا کر قدرے بیڈ کے وسط میں رکھا اور پھر وہ اوندھے منہ اس پر لیٹ گئی۔۔۔لیٹتے ساتھ ہی وہ بلا مقصد سوشل ایپس سکرول کرنے لگی۔۔۔ایک سوشل ایپ سے دوسری۔۔۔دوسری سے تیسری کو یونہی بے مقصد کھنگالنے لگی۔۔پھر کسی خیال کے تحت اس نے اک مشہور پروفیشنل ایپ کھولی اور سرچ بار میں کچھ ٹائپ کرنے کے بعد سرچ کا ٹیپ دبایا۔۔۔جلد ہی اس کے سامنے اس نام کے سبھی لوگوں کی پروفائل آگئی تھی۔۔۔اس کے دل کی دھڑکن بڑھی،وہ باری باری سامنے موجود فہرست کو سکرول کرنے لگی۔۔اور پھر کچھ پل کیلئے انگلیاں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔یوں جیسے کھولے یاں

ناں۔۔۔اگلے ہی پل اس نے گہرا سانس بھرتے ہوئے ٹیپ کیا اور اس کی پروفائل کو کھول لیا تھا۔۔۔اشتیاق میں وہ یہ تک بھول گئی کہ جس انسان کی پروفائل وہ دیکھ رہی ہے ایپ اس انسان کو نوٹیفیکیشن میں سرچ کرنے والے کا نام بھیج دے گی۔۔۔یاد آنے پر وہ فورا گڑبڑائی۔۔۔

اس نے جلدی سے بیک کیا۔۔۔پھر خیال آیا نوٹیفیکیشن تو جا ہی چکا ہو گا کیوں نہ اب دیکھ ہی لیا جائے۔۔پھر دماغ میں اک شرارت سوجھی تھی۔۔اس نے اک ساتھ کئی بار اس کی پروفائل کو کھول کر بیک کیا تھا۔۔اس خیال کے تحت کہ شاید اس ایپ کا سافٹ ویئر سمجھے کہ ربوٹک مسٹیک ہے۔۔۔آہ انزلہ کے اندازے۔۔۔کاروائی ڈالنے کے بعد اس نے سکون سے اس کی پروفائل چھانی تھی۔۔کچھ خاص نہیں تھا۔۔یاں شاید اپ ڈیٹڈ نہیں تھی۔۔۔وہ اس کو چھوڑتی ہوئی اک دوسری سوشل ایپ پر آگئی۔۔۔وہاں بھی کچھ خاص نہیں تھا۔۔۔ہاں اک پوسٹ تھی۔۔۔وہ تصویر غروب آفتاب کے وقت لی گئی کسی جھیل کی تھی۔۔وہ اس کا کیپشن پڑھنے لگی۔۔۔

"Coming to where I left a piece of my heart”

اسے کچھ اچنبھا ہوا مگر اگلے ہی پل اس نے سر جھٹک دیا۔۔کوئی ایک بھی پوسٹ کام کی نہیں ملی تھی۔۔۔۔

انزلہ نے موبائل بند کرتے ہوئے واپس رکھ دیا اور پھر کمر کے بل سیدھی ہوتی ہوئی لیٹ گئی اور چھت کو دیکھنے لگی۔۔کچھ ہی پل کے بعد اس کے موبائل پر بیپ ہوا۔۔اس نے موبائل کھول کر نوٹیفیکیشن بار کھولی اور اس کی آنکھیں باہر آئیں۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے وہ جس انسان کی پروفائل دیکھ رہی تھی اسی شخص نے اس کی پروفائل کو دیکھا تھا۔۔اوہ گارڈ انزلہ۔۔۔اتنی ایمبیرسمنٹ۔۔ناچاہتے ہوئے بھی شرمندگی کے مارے اسے اپنے گال دہکتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔۔بلا اختیار ہی اس نے دائیں ہاتھ سے موبائل پکڑے بائیں ہاتھ سے اپنے گال کو چھوا۔۔۔

"کیا وہ اسے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا تھا۔۔؟یاں پھر یہ بتانا چاہ رہا ہے کہ وہ جانتا ہے میں اسے سٹالک کر رہی ہوں۔۔"اس نے خود سے ہی سوال کیا۔۔۔"اُفف انزلہ۔۔۔بیوقوف۔۔۔۔"اسے خود کے اس بے اختیار عمل پر بے تحاشہ غصہ آیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"مگر وہ مجھے کیسے جانتا ہوگا۔۔؟ ہاں اس نے یونہی دیکھ لی ہوگی۔۔اتنے لوگ ایک دوسرے کی پروفائل دیکھتے ہیں۔۔"خود سے باتیں کرتے ہوئے اس نے خود کو اک اور جھوٹی تسلی دی ۔۔۔مگر کچھ خاص فائدہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

بیڈ سے اٹھتے ہوئے وہ ناخن چباتی ٹہلنے لگی، ان سب سے بھی کوئی خاص افاقہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے اسے قاسم کا خیال آیا۔۔۔وہ بیڈ کے پاس آئی اور اس کے اک جانب بنے سائیڈ ٹیبل سے اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور پھر اس نے فوراً سے قاسم کو کال ملائی۔۔ ۔مگر اسے بتائے گی کیا۔۔؟ وہ کیوں اسے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔اسے جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔اس نے کال کاٹنے کیلئے موبائل کان سے ہٹایا ہی تھا کہ دوسری جانب سے اس کا سلام سنائی دے گیا۔۔انزلہ نے اس کے سلام کا کوئی جواب نہیں دیا بس ناخن کو دانتوں سے چباتی کھڑی رہی۔۔۔اگر وہ اس کو نہیں سمجھتا تو پھر کون ہے جو اس کی بیوقوفانہ حرکتوں کو سمجھ سکتا۔۔۔

"انزلہ اب تم نے کون سی بے وقوفی کی ہے۔۔۔؟"دوسری جانب سے اس کی مسکراہٹ بھری آواز ابھری۔۔

وہ سیدھے ہاتھ سے فون کان کو لگائے اور الٹے ہاتھ کے انگھوٹے کا ناخن منہ میں لئے سوچنے لگی مگر پھر جلد ہی بولی۔

"کچھ نہیں۔۔اللہ حافظ۔۔"

"انزلہ۔۔" قاسم نے اسے ایک بار پھر کال کاٹنے سے روک دیا۔

"میں ایک پروفیشنل ایپ پر کسی کی پروفائل دیکھ رہی تھی اور اسے پتا چل گیا کے میں اسے سٹالک کر رہی ہوں۔۔"وہ ٹکر ٹکر روانی میں سب بولتی گئی۔

"تو کیا تم اسے سٹالک کر رہی تھی۔۔؟"وہ کیا بتا رہی تھی اور وہ کیا پوچھ رہا تھا۔۔۔"آخر ایسا کون پیدا ہو گیا جسے انزلہ سٹالک کرنے لگی۔۔۔"

"نہیں مگر وہ تو یہی سمجھے گا ناں۔۔۔افف میں اس کا سامنا کیسے کروں گی۔۔۔۔افف قاسم افف۔۔۔"اس نے پاؤں زمین پر مارا۔۔

"تو کیا وہ روبرو آئے گا۔۔"قاسم کا شرارتی انداز اس کے چہرے کو مرجھا گیا۔۔۔"کون ہے وہ۔۔۔؟"

"میرا گمان۔۔یا شاید میری آزمائش۔۔"وہ یک دم ہی کہیں اور پہنچ گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوہ دیوداس۔۔شاعری بعد میں کرنا پہلے بتادو ہوا کیا ہے۔۔"

"کچھ نہیں۔۔جان چھوڑو۔۔۔"وہ کچھ زچ سی ہوئی۔۔۔

"یہ علامتیں بیماری کی نشاندہی کر رہی ہیں بچے۔۔۔میرا تجربہ کہتا ہے لڑکی تم اک آدھ بریک اپ کرواکر بیٹھی ہوئی ہو۔۔"

"اور میرا تجربہ کہتا ہے عنقریب تمہاری اس بیماری کا مرحم تایاابا کے جوتے بننے والے ہیں۔۔"انزلہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا تھا۔۔"معاف کردو۔۔غلطی ہوگئ تمہیں کال ملادی۔۔اب رکھو فون۔۔"

"انزلہ۔۔۔"اس کی پکار پر انزلہ کے ہاتھ رک گئے۔۔۔

"تمہیں پتاہے ناں میں تمہاری اک پکار کے فاصلے پر ہوں۔۔"قاسم نے فکرمندی سے کہا۔۔

"ہاں جی اور تائی ماں کی اک جوتی کے نشانے پر بھی۔۔"انزلہ نے اسے کال پر چڑایا تو دوسری جانب سے اس کا قہقہہ انزلہ کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے کہاں ہو تم۔۔۔؟"اسے جانے کیوں کچھ کھٹکا تھا۔۔۔وہ دوسری جانب سے نسوانی آواز کی دبی دبی سرگوشیاں سن چکی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔؟"وہ گڑبڑایا۔۔۔"آفس میں۔۔۔"اس نے فوراً سے سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ذرا تایا ابا سے بات کروانا۔۔۔"انزلہ نے بھی ہنسی دبائی۔۔۔

"وہ۔۔۔میں کلائنٹ کے آفس میں ہوں۔۔۔"وہ سرعت سے بہانہ گڑھ گیا۔

"اب یہ بھی بتادو کہ کلائنٹ پرسنل ہے یاں آفیشل۔۔۔۔"انزلہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔شرم نہیں آتی ایسی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔؟"

"تمہیں شرم نہیں آتی ایسی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔۔؟"وہ بھی دوبدو جواب دیتی بولی۔

قاسم نے فون کو منہ کے مزید پاس کیا تھا اور منہ کے اک جانب ہاتھ رکھتے ہوئے بہت آہستہ سے کہا۔۔۔"کچھ نہیں کررہا میری ماں۔۔۔۔"انزلہ کے ساتھ ساتھ قاسم کے ساتھ بیٹھی ہستی کی بھی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

"اب لاریب کو چغلی نہ ماردینا۔۔۔"کہنے کے بعد اس نے فون بند کردیا تھا۔۔۔اپنی جانب سے اس نے قاسم کی ٹھیک ٹھاک تسلی کروادی تھی۔۔۔

کال بند ہونے کے بعد اس نے اپنا فون بیڈ پر اچھال دیا اور خود بیڈ کے سامنے رکھے فوٹ بورڈ بینچ پر آ کر بیٹھ گئی اور کمر کے بل پیچھے کو لیٹتے ہوئے اس نے اپنا سر بیڈ سے ٹیک دیا۔۔۔اور اب چھت کو تکنے لگی تھی۔۔"وہ کبھی نہیں آئے گا۔۔اور اگر آئے گا تو میں واپس پلٹ جاؤں گی۔۔انسان کی پریفرینسز بدل جاتی ہیں۔۔۔"

ایک بار پھر سے اس نے خود کو ماضی کی اذیتوں کے سپرد کر دیا تھا۔۔

وہ بھٹکنا نہیں چاہتی تھی مگر ضد میں آ کر اس کے قدم ڈگمگا گئے تھے۔۔اس نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔اسے اک بار پھر سے روحیل کی برتھ ڈے پارٹی والی رات یاد آئی۔۔۔یہ رات کسی آسیب کی طرح اس سے چمٹ گئی تھی۔۔۔اس نے آج روحیل سے اس کی برتھ ڈے پارٹی پر آنے کی حامی بھر لی تھی۔۔وہ چاہتی۔۔اپنے ارادوں میں پختہ ہوتی تو انکار کر سکتی تھی مگر وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔انسان بھی بہت عجیب ہے بے بسی کی حالت میں اپنی ذات کا خود ہی سب سے بڑا دشمن بن جاتا ہے۔۔حالات۔۔رشتے اختیار سے باہر ہوتے ہیں تو خود کو اذیت کی آگ میں جھونکنے لگتا ہے۔۔بھلے دل کتنی ہی بار رحم کی فریاد کرے۔۔اپنی وفاؤں کی دہائی دے۔۔مگر وہ اس ظالم حکمراں کی طرح جو مات کھانے کے بعد یکے بعد دیگرے غلط فیصلے کرتا چلا جاتا ہے اور پھر اپنے سب وفاداروں کو کھو کر تنہا ہو بیٹھتا

ہے وہ بھی اپنی سب سے بہترین دوست خود کی ذات کو کھو بیٹھی تھی۔۔ دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں اک وہ جو زیادتی کرنے والوں سے زیادتی کا حساب لیتے ہیں اور اک وہ جو اوروں کی زیادتی کا بدلہ اپنی خود کی ذات سے لیتے ہیں۔۔ وہ بھی سود سمیت۔۔ وہ بھی انہی میں سے تھی اور یہی کر رہی تھی۔۔

آخری بار جب اس کی ملاقات روحیل سے ہوئی تھی تو اس نے اسے سب ختم ہونے کا عندیہ دیا تھا مگر پھر اس کو اس دن کسی اور کے ساتھ ریسٹورنٹ میں دیکھ لینے کے بعد۔۔۔ اک اور غلطی سہی۔۔ جب آج روحیل کی کال آئی تو اس نے اٹھالی اور پھر اس کے اصرار پر اس کی برتھ ڈے پارٹی پر جانے کی حامی بھر لی۔۔۔ روحیل انزلہ سے سنئیر تھا۔۔ ناں کو ہاں میں بدلنے کی رہی سہی کسر کمال صاحب کے ساتھ ہونے والی بحث نے پوری کر دی تھی۔۔۔ بحث کیوں ہوئی تھی انزلہ کے خیال میں وہ کوئی خاص وجہ نہیں تھی مگر جب انسان سامنے والے کا خاکہ اپنے دماغ میں تیار کر لیتا ہے تو پھر اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیسا ہے، وہ بس ویسا ہی دکھائی دیتا ہے جیسا خاکہ اس نے اپنے دماغ میں بنا ہوتا ہے۔۔ کمال صاحب کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔ وہ اس کے انکار۔۔ اس کی پسند کو اس کی بغاوت اور نافرمانی سمجھ بیٹھتے تھے اور خود کو اپنی نظر میں معتبر بنا بیٹھے تھے۔۔ اس کی خواہشات کچھ خاص تھیں بھی

تو نہیں۔۔تایا ابا کے گھر جانے سے لے کر اپنی مرضی کے سبجیکٹس لینے تک انہیں اس کی ہر چیز سے ہی اختلاف تھا۔۔وہ محض اک بار اپنے پنکھ پھیلا کر دیکھنا چاہتی تھی۔۔مور کی طرح انہیں پھیلا کر خود پر رشک کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس سے کہیں زیادہ تلخ ماضی تھا جس کے نقش بدلتے وقت کے ساتھ گہرے ہوتے چلے جا رہے تھے۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ غلط ہے پھر بھی ہر لگام توڑ دینے کی غرض سے وہ ہر راستہ اختیار کرنے کے پہ درپہ تھی جو یاں تو اس کے اندر ہر پل سلگتی چنگاری کو بجھا دیتا یاں پھر سامنے موجود دونوں حریفوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا۔۔۔اس کہانی میں صحیح غلط کہیں بہت پیچھے چھوٹ گیا تھا۔۔۔کہیں بہت پیچھے۔۔۔یاں شاید صحیح غلط کا احساس اس کے ساتھ ہی رخصت ہو گیا تھا۔۔۔حریف کو نقصان پہنچانے کی غرض میں اس نے اپنا آپ جلا دیا تھا۔۔۔جس چنگاری کو بجھانا مقصود تھا اس نے اس کو ایسی ہوا دی تھی کہ اس نے اسی دل کو جلا دیا تھا جس میں پل پل وہ دہکی تھی۔۔۔

کبھی کبھی دل کی بے سکونی۔۔۔ان سنی خواہشات۔۔۔ان کہے جذبات۔۔۔ادھورے خواب انسان سے بہت سے ایسے راستوں کا انتخاب کروا بیٹھتے ہیں جن پر چلنے کا شاید ہی اس

نے کبھی زندگی میں گمان کیا ہو۔۔۔بے سکونی کی ایسی دلدل جہاں کوئی اور ہاتھ دے کر باہر کھینچ لے تو کھینچ لے۔۔۔

آنکھوں سے اک بار پھر آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹنے لگیں،وہ وہاں سے اٹھ کر باتھ روم میں آگئی۔۔۔واش بیسن کے پاس پہنچتے ہی اس نے پانی کا نل پورا کھول دیا۔۔۔نل میں سے اپنی پوری رفتار سے نکلتا پانی شیشے کے بیسن میں بہنا شروع ہو گیا۔۔۔اس نے میکانکی انداز میں پانی کے قطروں کو دیکھا جو پیلی روشنی کے زیر اثر کچھ عجیب سا ہی تاثر دینے لگے تھے۔۔۔۔یہ سب کچھ اتنا ہی عجیب تھا یاں اسے محسوس اتنا عجیب ہو رہا تھا۔۔۔اس نے سر اٹھا کر سامنے لگے شیشے میں دیکھا اور نظریں دوسری پار موجود خود کے عکس پر ٹھہر گئیں۔۔۔۔نم آنکھیں۔۔۔ان آنکھوں میں صرف اک سیکنڈ کو۔۔۔صرف اک سیکنڈ کو کسی کا عکس چھلکا تھا۔۔۔اس نے فوراً سے آنکھیں بند کرتے ہوئے واپس سے کھولی تھیں۔۔۔وہ دھند چھٹ گئی تھی جو اس کی عکس بندی کر رہی تھی مگر آنکھیں مزید متورم ہوئیں۔۔۔متورم آنکھیں اور آنکھوں کی نم باڑ۔۔۔ سمٹی سی بھیگی پلکیں۔۔۔دوسری جانب شیشے میں کھڑی لڑکی پر اسے خود سے زیادہ ترس آیا یوں کہ اس کی پانی سے بھری آنکھیں دیکھ کر بے ساختہ ہی اس کی

خود کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹتی چلی گئیں۔۔۔اک گرہ کا کھلنا تھا کہ بس ضبط کی ساری لڑیاں بکھر پڑی تھیں۔۔

یونہی شیشے میں دیکھتے ہوئے اس کے کانوں میں کسی کے الفاظ کی بازگشت سنائی دی۔۔۔"یہ روحیل کی گرل فرینڈ ہے۔۔اس کا افیئر ہے اس کے ساتھ۔۔"

اس نے جھکتے ہوئے ہاتھوں کے پیالوں میں پانی بھرتے ہی اک ساتھ کئی چھینٹے منہ پر مارے۔۔"بولو بیٹا۔۔"اک اور ماضی کی آواز۔۔"قبول ہے۔۔۔"اپنی ہی آواز کانوں میں ابھری تھی۔۔۔۔"آوارہ گرد۔۔۔اپنے کسی یار کے ساتھ بھاگی ہے۔۔۔مرتی مر جائے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے بیسن کے اطراف اپنی گرفت مضبوط کئے اس پر جھکتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔"کوئی مرد کبھی برداشت نہیں کرتا کہ اس کی بیوی اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی اور کہ ساتھ افئیر چلائے۔۔اگر کسی اور سے افئیر چلانا تھا تو تمہیں اس سے علیحدگی لے لینی چاہئے تھی۔۔"بند آنکھوں سے آنسو بہتے جارہے تھے۔۔

"م۔۔میں اس سے علیحدہ نہی۔۔۔"اس نے اپنے الفاظ روک لئے۔۔آنکھیں کھولتے ہوئے شیشے میں خود کو دیکھا۔۔"میں اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔اس نے جو میرے ساتھ کیا۔۔"واپس پھر سے گناہ کے پتھر کو مزید تراشنے لگی تبھی کہیں اندر سے اک آواز اور

آئی تھی۔۔"اس نے تو تمہارے ساتھ جھوٹ نہیں بولا تھا۔۔ترش لہجہ تھا مگر نیت صاف تھی۔۔کڑوی بات تھی مگر سچ تھی۔۔فریب کار نہیں بنا تھا اور تم۔۔۔تم نے فریب کیا۔۔امانت میں بھی خیانت کر ڈالی۔۔"بس اتنی سی خود احتسابی تھی کہ اس کے بعد گناہ کا مجسمہ ڈھ گیا تھا۔۔وہ بیسن پر منہ جھکائے سسکتی ہچکیوں کے ساتھ رو دی۔۔۔آج شاید اتنے سارے عرصے میں پہلی مرتبہ ماضی سے واپسی کرتے ہوئے اسے اپنا آپ کسی کا قرض دار نظر آیا تھا۔۔۔پہلی بار کہیں بہت اندر غلطی کر بیٹھنے کا احساس ہوا تھا۔۔۔احساس تو کب کا ہو گیا تھا اعتراف اب کیا تھا۔۔۔پتا نہیں غلطی کی ندامت تھی یاں پھر کسی چیز کے۔۔کسی انسان کے بچھڑ جانے کا ملال۔۔جو بھی تھا بہت شدت کا احساس تھا۔۔یوں کہ آنسوؤں پر بندھ باندھنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔

اس نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد سامنے لگے شیشے میں خود کو دیکھا۔۔پانی نل سے ابھی تک اسی رفتار سے بہہ رہا تھا۔۔وہ یک ٹک خود کو آئینے میں دیکھنے لگی۔۔یوں جیسے آئینے کے دوسری پار کوئی اور ہو اور وہ اس کے جذبات کو محسوس کرنا چاہ رہی ہو۔۔اتنے آنسو بہانے کے بعد بھی آنکھیں اور گریہ کرنے کو بے تاب تھیں۔۔خود کی آنکھوں میں یونہی دیکھتے اک اور لڑی دائیں آنکھ سے ٹوٹ کر گری۔۔۔وہ شیشے کے بنے واش بیسن کو کناروں

سے تھامے کھڑی تھی۔۔۔ ہتھیلیوں میں ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا تو اس نے بیسن پر سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے ان کو قدرے اپنی آنکھوں کے پاس لاتے ہوئے دیکھا جہاں بیسن کے کنارے ہلکے ہلکے نشان چھوڑ گئے تھے۔۔۔اس نے بہت آہستہ سے اپنا دائیاں ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر پھیرا۔۔اور پھر یونہی ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ پھر سے شیشے میں خود کا عکس دیکھنے لگی۔۔۔مزید پل یونہی خود کو دیکھتے رہنے کے بعد اسے محسوس ہوا کہ اس کی آنکھوں کا ابھی احتجاج ترک کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔۔اگر وہ کچھ اور پل یونہی دیکھتی رہی تو ایک بار پھر سے اس کے آنسو بہنا شروع ہو جائیں گے۔۔۔

اس نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر نل بند کر دیا اور باتھ روم سے باہر نکل آئی۔۔منہ کو تولیے سے خشک کرنے کی بھی ذحمت محسوس نہیں کی تھی۔۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ سر پیچھے کو گراتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔وہ جانے کتنی دیر یونہی آنکھیں موندے صوفے پر سر کو پیچھے گرائے بیٹھی آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔ان سب کے دوران وقت کی سوئیوں کی کیا رفتار رہی تھی اسے معلوم نہیں تھا نہ ہی اسے جاننے میں کوئی دلچسپی رہی تھی۔۔اسے غرض نہیں تھی بھلے قسمت وقت کی سبھی سوئیاں یوں اک ساتھ گھما دیتی جیسے پڑھنے والا کسی ناپسندیدہ کتاب کے سبھی اوراق اک ہی جست میں پلٹ دیتا ہے۔۔۔اسے

تب بھی فرق نہیں پڑتا اگر پڑھنے والا کتاب کے اک اک ورق پر موجود اک اک تحریر کے اک اک جملے کہ اک اک لفظ کے اک اک حرف کو اس توجہ سے پڑھتا کہ وقت ٹھہر جاتا ہے اور تحریر کہیں بہت اندر دل کی گہرائیوں میں سرائیت کرتی چلی جاتی ہے۔۔۔وہ تو وہاں تھی جہاں دماغ کہیں ٹھہر گیا تھا۔۔۔کسی اک خیال پر۔۔یاں شاید کسی اک بات پر۔۔یاں شاید کسی اک جملے پر۔۔۔یا شاید کسی کی اک جھلک پر۔۔۔نہیں بلکہ وہاں جہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔وہاں جہاں صرف خالی پن تھا۔۔

اس کا سکتا تب ٹوٹا تھا جب لاریب اس کے پاس آکر صوفے پر گری۔۔اس نے آنکھیں کھول کر گردن موڑتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔خاموش۔۔بنا کچھ کہے۔۔

"آپ رو رہی تھیں۔۔؟"اس کی آنکھوں میں انزلہ کو حیرانی کے ساتھ پریشانی کی بھی جھلک دکھائی دی۔

انزلہ کو سمجھ نہیں آیا اس نے مزاق اڑایا ہے یا پھر سچ میں فکر مند ہے۔۔سمجھ آ بھی گئی ہوتی تب بھی وہ کسی کو خود پر گزرنے والی داستان بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔اگر بیان کر بھی دیتی تو کیا۔۔؟کیا گزرنے والی کو کوئی سمجھ سکتا ہے۔۔؟نہیں۔۔۔جن پر گزرتی ہے ان

کیلئے وقت ٹھہر جاتا ہے اور جو سامع ہوتے ہیں ان کیلئے وقت گزر چکا ہوتا ہے۔۔۔زندگی کے بھی عجیب امتحان تھے۔۔۔

کہیں جذبات ہیں تو الفاظ نہیں۔۔۔الفاظ ہیں تو احساس نہیں۔۔

کہیں سامع ہے تو کوئی قصہ گو نہیں۔۔۔قصہ گو ہے تو سامع نہیں۔۔

غم ہے تو آس نہیں۔۔۔آس ہے تو پیاس نہیں۔۔

کہیں محبت ہے تو ہمسفر نہیں۔۔۔ہمسفر ہے تو محبت نہیں۔۔

افسانہ ہے تو مکمل نہیں۔۔۔مکمل ہے تو وصل کی کوئی شام نہیں۔۔

گو کہ ادھورا پن ہے ہر قصے میں۔۔ہر کوئی محروم ہے ہر کسی سے۔۔

عزہ اقبال

"ہاں۔۔تمہارا دیدار جو نہیں ہوا تھا سو دل اداس ہو گیا تھا۔۔سوچا کیوں نہ آنسوؤں کی صورت تمہاری محبت بہائی جائے۔۔"انزلہ نے صوفے پر سے اٹھتے ہوئے اس کا مزاق اڑایا۔۔

"میری محبت۔۔؟اور آپ کے آنسو۔۔؟ برائے مہربانی اس منصب پر جو فائز ہے اسے ہی رہنے دیں۔۔"وہ اٹھتی ہوئی دیوار میں نصب شیلف کے پاس آگئی جس پر کچھ کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔۔اس نے اس پر پڑی اک کتاب کو اٹھایا اور الٹ پلٹ کر غور سے جائزہ لیا۔۔یوں جیسے اگلی کاروائی اسی پر ڈالنا مقصود ہو۔۔

"یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ۔۔؟"وہ باہر جاتی جاتی رکی او پھر پلٹ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنا پسندیدہ سوال پوچھا۔۔

لاریب اس کے سوال پر بدمزہ ہوئی۔۔۔"جس دن آپ نے یہ سوال پوچھنا چھوڑ دیا ناں اس دن سے میں دل سے پڑھائی کرنا شروع کر دوں گی۔۔"وہ بھی اٹھتے ہوئے انزلے کے پیچھے ہی کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

"کافی۔۔؟"انزلہ نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

"چائے۔۔"وہ انزلہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فریج کی جانب بڑھ گئی۔

"کافی بنا رہی ہوں پینی ہے یاں نہیں۔۔؟"مہمان نوازی تو اس کے قریب سے بھی نہیں بھٹکی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

"اچھا دے دیں۔۔نہ ہونے سے تو بہتر ہی ہے۔۔"اس نے وہیں سے پلٹتے ہوئے منہ کے زاویے بگاڑتے کہا۔

انزلہ آج کچھ خاص بات کرنے کے موڈ میں دکھائی نہیں دے رہی تھی جبھی خاموشی سے کافی بنانا شروع کر چکی تھی۔۔۔

"آپ کے گھر میں بھی کھانے کو کچھ اچھا نہیں ہے۔۔؟کچھ کھلا ہی دیں بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔۔"وہ فریج میں جھانکتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"کیوں تمہیں پاکٹ منی نہیں ملتی۔۔؟"اک بات تو طے تھی اس کا دماغ کہیں بھی ہو اس کی زبان ہمیشہ حاضر رہتی تھی۔

"ملتی ہے مگر آپ کی طرح بہت ساری اور اتنے لوگوں سے تو نہیں ملتی

ناں۔۔چاچو۔۔بابا۔۔قاسم بھائی۔۔مجھے تو صرف پاپا سے ملتی ہے۔۔"

"اتنی معصوم تمہاری شکل ہے نہیں جتنی بنانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔مجھے نہیں پتا ابھی کل ہی تو تم نے قاسم سے پزا کھایا ہے۔۔"

"پزا نہیں سیلڈ۔۔"اس نے تصیح کی۔۔"اور کھلانا ہے تو کھلا دیں۔۔نہیں تو میں جا رہی ہوں میری کلاس ہے۔۔اور آئیندہ میں آؤں گی بھی نہیں۔۔"

انزلہ نے بغور اس کے چہرے کا جائزہ لینا چاہا جس پر وہ مزید منہ بنا گئی۔۔

"آرٹس کی۔۔۔؟" اس کے پوچھنے پر لاریب نے اثبات میں سر ہلا کر ہی کام چلایا تھا۔۔

"چلو میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔" چولہے کو بند کرتے ہوئے جیسے ہی وہ باہر کی جانب بڑھی لاریب بھی فوراً سے اس کے پیچھے ہی کچن سے نکلی تھی۔۔۔ کچھ کھانے کو تو ملا نہیں تھا مگر جو اک کافی کا امکان تھا وہ بھی کہیں گم ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔۔

"مگر آپ کیوں۔۔؟ اور میری کافی۔۔؟ کھانا تو کھلایا نہیں۔۔"

"میں اپنا بیگ لے کر آتی ہوں تم ڈرائیور انکل سے کہو گاڑی نکالیں۔۔" سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے پلٹ کر منہ لٹکائے کھڑی لاریب کو دیکھا۔۔ "فکر نہیں کرو کلاس میں جانے سے پہلے تمہیں کچھ کھلا دوں گی۔۔" لاریب کو کھلکھلا کر ہنستا دیکھ کر وہ بھی ہنستے ہوئے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

لاریب نے جس ریسٹورینٹ جانے کی فرمائش کی تھی اسے انزلہ نے صاف یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اس جگہ کا ذائقہ دنیا کا بکواس ترین ذائقہ ہے۔۔۔ پس پردہ کیا وجہ تھی یہ صرف انزلہ ہی بتا سکتی تھی۔۔ اب وہ دونوں لاریب کے سیکنڈ فیورٹ ریسٹورنٹ پر چلی آئیں تھی اور

اب یہ بھی بہت جلد اس کی بیڈ بکس میں جانے والا تھا۔۔۔لاریب نے اپنے لئے سٹیک آرڈر کیا تھا جبکہ انزلہ نے محض منٹ مار گریٹا پر ہی اکتفا کیا۔۔لاریب کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ اپنے قصے سنانے میں مصروف ہو چکی تھی اور وہ اس کی باتوں کو سننے میں۔۔یونہی سٹر البوں کے بیچ دبائے جوس پیتے ہوئے وہ ہمیشہ کی طرح بڑی غور سے اس کی جانب دیکھتے اس کی باتیں سننے لگی، اس کی باتیں بھلے کتنی ہی بچکانہ ہوتیں مگر وہ کبھی اپنے بڑے ہونے کا رعب جماتی اس کی باتوں کو نظر انداز کرنے یاں فہم سے خالی ہونے کا تاثر نہیں دیا کرتی تھی ۔۔۔اس وقت بھی وہ اس کی باتیں سن رہی تھی جب اسے پتا بھی نہیں چلا کب اس کی نظریں عین لاریب کے پیچھے کھڑے شخص پر جا ٹکی تھیں۔۔۔وہ کالے نہیں ڈارک بلو کلر۔۔۔شاید ان دونوں رنگوں کا کوئی امتزاج تھا جس رنگ کی شرٹ وہ پہنے ہوئے تھا۔۔جس کے اوپر کا ایک بٹن بڑے سٹائل سے کھلا ہوا تھا اور بازو کہنیوں سے تھوڑا سا نیچے تک فولڈ کئے ہوئے تھے۔۔۔بیج کلر کی کاٹن پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے، جس کی دائیں کلائی میں موجود گھڑی کو اس کے مضبوط بازو پر کشش بنا رہے تھے۔وہ وائٹ سنیکرز پہنے دائیں ٹانگ بائیں ٹانگ کے اوپر کئے کراس بنائے کاؤنٹر سے ٹیک لگائے کھڑا جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔اس کی نظریں یوں ٹھہری تھیں جیسے نہ سمت بدلی ہو۔۔نہ نظروں کا زاویہ۔۔بس فلیش کارڈ بدل گیا ہو۔۔۔کاؤنٹر پر کھڑے شخص کو وہ اس قدر محویت سے دیکھنے لگی تھی کہ سامنے بیٹھی لاریب

بالکل ہی منظر سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔بیچ میں بیٹھی لاریب کی آواز بھی سماعتوں تک پہنچنا بند ہو چکی تھی۔۔۔۔اس نے جیب میں سے ہاتھ نکالتے ہوئے کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔۔۔اس کی اس حرکت پر اس کے ساتھ کھڑی لڑکی نے اسے قدرے سنجیدگی سے کچھ کہا اور پھر جواباً اُس نے تھوڑا سا اس کے پاس آتے ہوئے کچھ کہا تھا جس پر وہ ہنستی چلی گئی۔۔اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کی ہنسی میں کچھ تھا۔۔کچھ ایسا جو اس وقت انزلہ کے پاس نہیں تھا جبھی تو کاونٹر کے پار کھڑا سارا اسٹاف بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا تھا۔۔۔

پیچ پلٹنے پر کہانیوں کے رخ بدل ہی جایا کرتے ہیں مگر یہاں اک ہی صفحے پر جہاں صبح روشن ہوئی تھی وہیں ساتھ میں ہی شام بھی نمودار ہوئی تھی۔۔۔شعر کے اک ہی مصرعے میں خوشی بھی تھی اور غم بھی۔۔۔تنہائی بھی تھی اور بھیڑ بھی۔۔۔اداسی کے پھیکے رنگ بھی تھے اور ہنسی کی قوس قزاح بھی۔۔۔کیا خوب زندگی لکھی اور دکھائی گئی تھی۔۔۔اس کا غم بانٹنے کیلیئے اک بھی شخص میسر نہیں تھا مگر سامنے کھڑی لڑکی۔۔۔اس کی اک مسکراہٹ کا ساتھ دینے کیلیئے اک دنیا تھی۔۔۔دنیا۔۔۔؟دنیا نہیں محض چند لوگ۔۔۔نہیں چند لوگ نہیں۔۔۔دنیا تھی۔۔۔ہاں دنیا ہی تو تھی جو شخص اس کے ساتھ کھڑا تھا وہ دنیا ہی تھا۔۔۔

کسی کی کل کائنات۔۔۔یاں کسی کی بن مانگی دعاوں کا وہ ثمر جو ہاتھ نہ پھیلانے پر کسی اور کو عطا کر دیا گیا تھا۔۔۔

اس کی ہنسی انزلہ کو ایک بار پھر ماضی میں لے گئی تھی۔۔اس لڑکی کی شکل اس لڑکی سے کافی ملتی تھی جس کو انزلہ نے اس دن دیکھا تھا جب وہ روحیل کے ساتھ اک ریسٹورنٹ میں آئی تھی۔۔وہ یک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی جب لاریب نے آہستہ سے میز پر ہتھیلی سے دستک دی۔۔اس کی دستک سے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔۔۔اک دنیا سے دوسری دنیا تک کا سفر کرنے میں اس کو کچھ پل لگے تھے۔۔۔

"اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہم ان کے برتن دھو دیتے ہیں۔۔کیا پتا پھر یہ ہم سے کھانے کے پیسے نہ لیں۔۔"لاریب نے آنکھوں میں شرارت لئے اس سے کہا۔۔

"گھر میں تائی اماں پانی کا گلاس مانگ لیں تو تم سے ہلا نہیں جاتا۔۔۔اور دیکھو یہاں آکر مہنگے ریسٹورینٹ کے برتن دھونے پر تیار ہو گئی ہو۔۔۔"انزلہ نے اس کی کاہلی پر چوٹ کی۔

"آہاں۔۔ٹوبی ساس کیلئے دکھ ہو رہا ہے۔۔"لاریب نے اسے چڑانے کے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا امنٹ مار گریٹا کا سٹرا کی مدد سے سپ لیا۔۔۔انزلہ نے اسے اور پاس کھڑے ویٹر کو اک ہی ساتھ گھورا۔۔دونوں کی بتیسیاں یوں چمک رہی تھیں جیسے ابھی ابھی برش کیا

ہو۔۔۔لاریب تو دانت نکالنے سے باز نہیں آئی تھی مگر پاس کھڑے ویٹر کو مجبوراً اپنی دانتوں کی نمائش بند ہی کرنی پڑی۔۔۔

انزلہ نے خاموشی سے اپنے پرس سے پیسے نکال کر بل ادا کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ جانے وہ کتنا وقت خیالوں کی نظر کر آئی تھی کہ لاریب نے اتنے وقت میں کھانا بھی کھالیا تھا۔۔۔وہ خیالات میں الجھی ہوئی اپنا والٹ واپس بیگ میں ڈالتی ہوئی وہاں سے اٹھی تھی۔۔اتنی دیر میں لاریب گیٹ کے پاس پہنچ چکی تھی۔۔ گیٹ کی جانب بڑھتے ہوئے انزلہ کی نظر اک بار پھر گیٹ کے پاس موجود سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کپل پر ٹھہر گئیں۔۔وہ دونوں غالباً فرسٹ فلور پر جا رہے تھے۔۔لڑکی آگے آگے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی اور اس کے ساتھ موجود شخص مسکراتے ہوئے اس کی باتیں سنتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔۔وہ وہیں راہداری میں کھڑی یونہی یک ٹک انہیں دیکھنے لگی۔۔۔یوں کے پلکیں بھی جھپکنا بھول چکی تھیں۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔" پیچھے کھڑے شخص نے وہاں سے گزرنے کیلئے اسے راستہ دینے کیلئے کہا، وہ اک جانب کو ہو گئی۔۔اس نے واپس سے سیڑھیوں کی جانب دیکھا مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔۔کوئی بھی نہیں۔۔

"اففف۔۔انزلہ۔۔اففف۔۔تمہاری الیو سینیشن۔۔۔یہ تمہیں پاگل کر دے گی۔۔۔"وہ خود کو جھڑکتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

وہ اک آفس میں بھی نیا تھااور کچھ اس کی پوزیشن ایسی تھی جس کے سبب وہ اپنے آفس میں لوگوں کے ساتھ بے تکلف نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔اور پھر نئی جگہ کہ نئے نورمز۔۔۔وہ ریجنل ہیڈ کے طور پر وہاں اپائنٹ کیا گیا تھا۔۔۔اس کی کمپنی کا ہیڈ آفس تو اسلام آباد میں تھا مگر اس نے ہیڈ آفس کے بجائے ریجنل آفس کو ترجیح دی تھی۔۔۔اک وہی تھی اس کے آفس میں جسے وہ جانتا تھا۔۔۔وہ اسے لئے لنچ کیلئے چلا آیا تھا۔۔۔پہلے ٹریفک کا رش اور پھر ریسٹورنٹ میں اتنی بھیڑ۔۔۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں اس سے زیادہ رش والی کوئی جگہ نہیں ملی تھی۔۔۔"اس نے رش سے بیزار آتے کہا۔وہ مسکرا دی۔۔۔۔

"اب تو تم عادت ڈال لو اس کی۔۔۔"

آرڈر کرنے کے بعد اس نے ویٹر سے کہا۔۔۔"کیا اوپر بھی اتنا ہی ہجوم ہے۔۔۔؟"

"نہیں سر۔۔۔اوپر سیڑھیاں چڑھ کر جانا پڑتا ہے اس لئے لوگ زیادہ تر نیچے بیٹھنا ہی پریفر کرتے ہیں۔۔۔"

اس نے گردن کو تھوڑا سا ترچھا کئے سیڑھیوں کی جانب دیکھا۔۔۔اتنی زیادہ سیڑھیاں تو نہیں تھیں۔۔۔

"تم نے دیکھا۔۔۔؟" وہ وریشہ کی آواز پر چونکا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"

"لیفٹ سائیڈ کارنر۔۔۔صوفے پر بیٹھی خواتین۔۔۔تمہیں ہی دیکھ رہی ہیں۔۔۔" وہ شریر ہوئی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اس نے بڑے معمولی سے انداز میں گھومتے ہوئے اب کاؤنٹر کی جانب اپنی پشت کرلی تھی۔۔۔

"رہی ہیں نہیں۔۔۔رہی ہے۔۔۔اور بڑے انہماک سے دیکھ رہی ہے۔۔۔" وریشہ نے خود ہی اپنے جملے کی تصحیح کی تھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے دیکھنے دو۔۔۔" اس نے سہولت سے کہا۔۔۔

"بہت مسئلہ ہے۔۔۔اسے تمہارے ساتھ کھڑی میں نظر نہیں آرہی۔۔۔؟"اس کی بات پر وہ ہنس دیا۔۔

"ایکچولی شی از اٹرلی ڈمب فولڈٹو سی یو ہئیر۔۔۔"وہ اک بار پھر شرارت سے کہہ گئی۔۔۔اس کے ماتھے پر بل ابھرے تھے۔۔

"ڈونٹ کال ہر ڈمب۔۔۔ شی از ناٹ آ ڈمب۔۔۔"اس نے ناراضی سے کہا۔۔۔"کیا تم مجھے خوبصورت نہیں سمجھتی۔۔۔؟"

"حیران۔۔۔اب ٹھیک ہے۔۔۔؟"اس نے ہنسی دبائے پوچھااور پھر بغور اس کا جائزہ لیا ۔۔۔"ہینڈ سم تو تم ہو۔۔اس حساب سے تو وہ ڈمب نہیں ہے۔۔۔ مگر اسے پتا نہیں ہے ناں کہ تم تو آلریڈی کمیٹڈ ہو۔۔۔"اس کی بات پر وہ سر جھٹکتا ہنس دیا۔۔۔اور پھر وہ ہنسی تو ان دونوں کی نوک جھونک دیکھ کر کاؤنٹر کے پار کھڑا عملہ بھی ہنسنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔وہ یہاں آتی رہتی تھی۔۔۔اس کی وہاں کے سٹاف سے کافی شناسائی ہو گئی تھی۔۔۔

"ویسے اگر تم برا نہ مانو تو میں زرا اس سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا مسئلہ ہے۔۔۔"وہ آگے بڑھنے لگی تو وہ فوراً سے اس کے سامنے آگیا۔۔۔"ہم اوپر چلتے ہیں۔۔۔"وہ اسے لئے اوپر کی منزل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"ہاں تم کون سا عورت ہو جو کسی کا دیکھنا تمہیں برا لگے گا، تم تو مرد ہو جتنی عورتیں دیکھیں گی اتنی شان بڑھے گی ناں تمہاری۔۔۔"اس نے اس کے آگے چلتے اس پر چوٹ کی۔

"ہاں تم کون سا مرد ہو جسے بولنے سے پہلے ہزار بار سوچنا پڑے، تم تو عورت ہو تمہارا غلط بول دینا رد عمل کا متحمل نہیں۔۔۔"وہ بھی اس کے پیچھے چلتا اسی کے انداز میں اپنی ناگواری کا اظہار کر گیا تھا۔

لاریب کو کوچنگ سینٹر چھوڑنے کے بعد وہ سٹوڈیو چلی آئی تھی۔۔آج اس کا اک لوکل برینڈ کا فوٹو شوٹ تھا۔۔پچھلے تین سال سے وہ اس دنیا کی مکین تھی۔۔پہلی بار وہ اپنی یونیورسٹی کی پروموشنل کیمپین کا حصہ بنی تھی۔۔جب یونیورسٹی نے اپنے پروگرامز کی پروموشن کیلیئے سٹوڈنٹس کو ان پروموشن ایکٹیوٹیز اور ایڈز کا حصہ بننے کا کہا تھا تبھی انزلہ نے پہلی مرتبہ فوٹو شوٹ کروایا تھا۔۔اس کے بعد قسمت کو شاید اسے اسی کام میں الجھانا مقصود تھا جبھی راستے کھلتے چلے گئے۔۔اس کا کافی حد تک کام یونیورسٹی میں جاب ہنٹنگ والوں نے کر دیا تھا جب مختلف برانڈز اور کمپنیز کے لوگ یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کو جابز آفر کرنے آتے تھے اور مختلف سیشنز آرگینائز کرواتے تھے۔۔اگر قدرت نے اس کیلیئے اس راستے سے گزرنا لکھا تھا

تو اسے ہر اس خوبی سے بھی نوازا گیا تھا جو اس کو عروج کے جھولے میں جھلاتی رہتی۔۔ جس میں سے کچھ نمبر اس کی پرسنیلٹی کو بھی جاتے تھے۔۔۔اور اس کے برتھ سٹار کا بھی اک کمال تھا جو اسے دوسروں میں نمایا کر دیتا تھا۔۔اس کا پرسونا کہا جائے یا مصیبت کو دعوت دینے کی خوبی کہ جہاں چار لوگ ہوتے تھے وہ ان میں نمایا ہو ہی جایا کرتی تھی۔۔۔ہر انسان کا اک پرسونا ہوتا ہے۔۔۔ جس کی انٹینسٹی ہر شخص کی شخصیت کے حساب سے مختلف ہوتی ہے۔۔۔ جن کا پرسونا سٹرانگ ہوتا ہے ان کی شخصیت میں اس قدر کشش ہوتی ہے کہ وہ خاموشی کے ساتھ بھی گزر رہے ہوں تب بھی پاس کھڑے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔۔۔ایسی کشش جو اسے سب سے نمایا کرتی ہے یوں کہ اس کی وائبز پاس کھڑے ہونے والوں کی نظریں اور سوچ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔۔۔عام لوگوں سے ایسے لوگوں کی خاموشی کی انٹینسٹی بھی بہت سٹرانگ ہوتی ہے۔۔اور اس کے محسوس ہونے کی شدت بھی عام لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔۔وہ جس قدر خاموش رہ کر خود کو اوروں کی نظروں میں آنے سے بچانا چاہتے ہیں اسی قدر نمایا ہوتے چلے جاتے ہیں۔۔۔اور وہ انہی میں سے ایک تھی۔۔۔اس کی شخصیت نا صرف انسانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی، بلکہ بہت بار مصیبتوں کو بھی دعوت دے دیتی تھی۔

یہی وجہ تھی اسے فوٹو شوٹز کروانے کیلئے کوئی جوتیاں نہیں گھسانی پڑی تھیں۔۔اور نہ ہی اسے ریجیکشن کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔ان سب کے باوجود بھی اس کے پاس وہ نہیں تھا جو اسے چاہئے تھا۔۔اس کے پاس خوشی نہیں تھی۔۔۔وہ خوشی جو اپنی ہوتی۔۔۔۔ جس کو اون کیا جاسکتا۔۔۔وہ اطمینان جس کے زیرِ سایہ بے فکر ہوا جاسکتا ہے۔۔۔

وہ ٹانگ کے اوپر ٹانگ رکھے بیٹھی اک ہاتھ میں موبائل تھامے اور دوسرے میں شیک کا گلاس تھامے بیٹھی ہوئی تھی جب اک لڑکے نے اس کی جانب ہینگر بڑھایا۔۔"چینج کر کے آجائیں فوٹو شوٹ شروع کرنا ہے۔۔"انزلہ نے اس کے ہاتھ میں پکڑے کپڑوں کو دیکھا۔۔۔وہ سلیولیس اور کچھ ڈیپ نیک شرٹس تھیں۔۔۔وہ انہیں تھامتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

چینجگ روم میں آکر کپڑے تبدیل کرتے ہوئے اس کا دماغ اک بار پھر ماضی میں الجھا تھا۔۔۔وہ فوٹو شوٹ کیلئے سٹوڈیو میں آئی ہوئی تھی۔۔۔وہ وہاں کھڑی اپنے آوٹ فٹ کا انتظار کر رہی تھی جب وہاں کے سٹاف میں سے کسی نے اس کی جانب ہینگر پر لٹکتے کپڑے اس کی جانب بڑھائے۔۔۔یہ پہلی اور شاید آخری بار تھا جب اس نے بیک لیس پہننے پر اعتراض

کیا تھا۔۔انزلہ نے پہلے اس کے ہاتھ میں پکڑے ان کپڑوں کو دیکھا اور پھر ابرو اچکا کر وسیم کو۔۔

"تم نے بیک لیس سے منع کیا تھا۔۔اور یہ بیک لیس نہیں ہے بس گلا ڈیپ ہے تھوڑا۔۔"وہ انزلہ کی سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے فوراً سے بولا مبادہ کہیں انکار ہی نہ کر دے۔۔

"تھوڑا۔۔؟تم کیوں نہیں پہن لیتے اسے۔۔؟"اس کے چہرے کا رنگ سیکنڈوں میں بدلا تھا۔

"پہن لیتا۔۔مگر برینڈ کی ٹارگٹڈ مارکیٹ فیمیلز کی ہے۔۔"اس نے انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ صاف گوئی کی۔۔

"تو بتا دینا انہیں کہ تم پارٹ ٹائم یہ کام بھی کر لیتے ہو۔۔۔ویسے بھی انسان وہ کام زیادہ اچھا کرتا ہے جس میں اس کی ایکسیلینس ہو۔۔اور عورت بننا تو تمہارا شوق بھی ہے اور بائیں ہاتھ کا کھیل بھی۔۔"سچ ہی کہتے تھے لوگ اس کی زبان سانپ سے زیادہ زہریلی تھی۔۔

صرف زہریلا کہنا مناسب نہیں تھا۔۔یاں یہ کہنا بہتر تھا کہ اس کا ڈسا پانی بھی نہیں مانگتا تھا۔۔"اس نے دل ہی میں سوچا تھا۔۔"صد شکر کبھی غیرت مند نہیں بنا۔۔نہیں تو اس وقت بے روزگار ہوتا۔۔"

"مس انزلہ۔۔"اس نے ناراضی سے کہا مگر وہ نظرانداز کرتی واپس سے موبائل میں گم ہو گئی۔۔۔

اس نے اک پر سکون سی سانس اندر اتاری۔۔اور اس کے سامنے پاؤں کے بل آ بیٹھا تھا۔۔

"اچھا آخری بار کر دو۔۔"وسیم نے التجا کی۔۔

انزلہ نے اسے بغور دیکھا۔۔اور ہاتھ اٹھا کر تنبیہ کی تھی۔۔"آخری بار۔۔"اور پھر اس کے ہاتھ سے کپڑے پکڑ کر اک طرف بنے چینجنگ روم کی طرف چل پڑی تھی۔۔۔

تب اس نے پہلی اور آخری بار اس راہ پر پاؤں ڈالنے کا عہد کیا تھا جو اس کیلئے گناہ کا وہ راستہ ثابت ہوا تھا جس پر بس پہلی بار قدم ڈالنا مشکل ہوا تھا پھر وہ بھی گناہ کی اس دلدل میں اتر گئی تھی جو اسے محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کچھ کام جو اس نے ضد کے سبب شروع کئے تھے وہ کب اس کی زندگی میں سرائیت کر گئے تھے پتا ہی نہیں چلا تھا اسے۔۔۔گناہ وہ بدبودار احساس ہے جس کی بدبو صرف اس کے اندر داخل ہوتے ہوئے محسوس ہوتی ہے اور پھر وہاں زیادہ دیر رکنے پر آپ کے احساسات مر جاتے ہیں، آپ کو وہاں ٹھہرنا پھر گراں نہیں گزرتا۔۔۔

اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتی وہ اپنے ماضی کو جھٹکتی میک اپ روم کی جانب بڑھی، وہ بھی اس کے پیچھے چلا آیا۔۔۔ وسیم کے مطابق ہر بار کی طرح اس فوٹو شوٹ کو بھی جلدی ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔۔۔اسے چیزیں۔۔پوز بار بار سمجھانے نہیں پڑتے تھے۔۔۔ وسیم کے مطابق تو اسے خدا نے سب کچھ پلیٹ میں رکھ کر دے دیا تھا۔۔۔ خیر اس کے مطابق عورتیں وہ مخلوق تھیں جن پر اللہ نے خاصا انعام کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے آتا ہی بولا تھا۔۔

"یار خدا نے تم عورتوں کو کو پلیٹ میں رکھ کر چیزیں دی ہوئی ہیں۔۔اک تو مردوں کے کندھوں پر کفیل جیسی ذمہ داری ڈال دی اور اوپر سے انہیں عورتوں کا احترام اور نرمی کرنے کا بھی حکم دے دیا۔۔"اس کی اور انزلہ کی اکثر ایسی ہی باتوں پر بحث ہوتی رہتی تھی۔۔۔"تم عورتوں کو ضرورت ہی کیا ہے کچھ کرنے کی بس تم عورتوں کو تو کرہ عرض پر عیش کرنے کیلئے اتارا گیا ہے۔۔۔چند اک باتوں کے سوا کوئی خاص پوچھ گچھ نہیں۔۔۔اور نہ ہی کوئی ذمہ داری ۔۔۔ساری ذمہ داری تو مردوں پر ہے۔۔۔ تم عورتوں کی کفالت۔۔۔ بچوں کی کفالت۔۔ تم عورتوں کا تحفظ۔۔۔ ہر چیز نہ صرف ہمارے کندھوں پر ڈال دی بلکہ اس میں کوتاہی برتنے پر پکڑ کا بھی کہہ دیا۔۔۔اور دیکھو کتنی ہی چیزوں پر فرمادیا کہ اگر یہ یہ کام کر رہی

ہیں تو وہ تم سے معاوضے کی حقدار ہیں۔۔۔میں تو حیران ہوں پھر تم عورتوں کو مسئلہ کیا ہے۔۔۔عیش کرو بھئی عیش۔۔۔اپنے سرپرستوں کے سر پر۔۔۔لیکن نہیں پھر بھی اتنا برا بولتی ہیں مردوں کے بارے میں۔۔۔"اس کیلئے بھی زبان بند رکھنا مشکل تھا۔۔۔ہر بار وہ اسی طرح کے کسی ٹاپک پر بات کرنے لگتا تھا۔۔۔اور کرتا بھی کیا وہ تو میک اپ کروا رہی ہوتی تھی۔۔۔

"ہر مرد تمہارے جیسا نہیں ہوتا۔۔۔پہلے تو تم مرد اس عینک کو اتارو جو تم لوگوں کو ہر تیر اپنی جانب آتا دکھاتی ہے پھر اس خوش فہمی کو جھٹکو کہ جو تم مردوں کو ہے کہ تم عورتوں کو بڑا اسلام کے مطابق ڈیل کرتے ہو۔۔۔جب کوئی عورت کہتی ہے کہ فلاں مرد برا ہے تو وہ لازمی نہیں ہے کہ تمہیں بھی اس میں شامل کر رہی ہو۔۔۔وہ اپنے بیڈ ایکسپیرنس کی بیسز پر کہہ رہی ہوتی ہے۔۔۔جبکہ تم مرد عورتوں کے بارے میں کتنا کچھ بولتے رہتے ہو۔۔۔کبھی کہتے ہو فتنہ ہے۔۔۔کبھی کہتے ہو اماں حوا نے بابا آدم کو جنت سے نکلوا دیا۔۔۔جب کے حرامی پن تم لوگوں کے دلوں میں ہوتا ہے۔۔۔جو اپنی ماں تک کے بارے میں برا بول جاتے ہو۔۔۔"انزلہ کی زبان پر وسیم نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

"اب دیکھو میں نے مردوں کا کہا ہے اک جیزل وے میں۔۔۔"اس نے ہنسی دبائی تھی۔۔۔"جبکہ دیکھا جائے تو حضرت حواماں ہیں ہم سب کی۔۔۔ تم مردوں کی بھی ماں تھیں تو اپنی اعلیٰ ظرفی تو دیکھو اپنی ماں کے بارے میں ہی برا بولتے ہو۔۔۔اور اللہ نے ان دونوں کا جنت سے نکلنا یونہی لکھا تھا۔۔۔اور تم مرد تو خود کو بڑا فہم پرست سمجھتے ہو ناں پھر یہ کیسا فہم ہے کہ اک جانب مانتے ہو کہ عورت فتنہ ہے اور پھر بھی بقول تمہارے اس فتنے کے ہتھے چڑھ جاتے ہو۔۔۔؟"وہ کہنے کے بعد استہزائیہ ہنسی۔۔۔"اور اگر ہمیں ایسے مرد ملیں جن کی خوبیاں تم نے ڈیڑھ گھنٹہ لگا کر بیان کی ہیں تو ہم پاگل نہیں ہیں یوں روز مردوں کی گندی نظریں اور کتے کی طرح ہوس سے لٹکتی زبانیں دیکھنے کیلئے نکلیں اور بھئی کس کا دل کرتا ہے کہ وہ عیش چھوڑ کر خواری کاٹنے نکلے مگر تم مرد۔۔۔ تم تو غصے میں آؤ تو عورت کو دو وقت کی روٹی اور سر چھپانے کی چھت کے بھی طعنے دینے لگتے ہو۔۔۔ بھلے پھر وہ روٹی کتے کو بھی ڈالنے والی نہ ہو اور چھت۔۔۔"وہ ہنسی تھی۔۔۔"بوسیدہ چھت جس کے نیچے کا تحفظ اس سے زیادہ بوسیدہ ہوتا ہے۔۔۔ مگر طعنہ تو دینا ہے۔۔۔زعم جو ہے کہ تم مرد عورتوں کو روٹی اور چھت دے رہے ہو۔۔۔۔ جبکہ دیتے نہیں ہو۔۔۔ صبح کے نکلے پرندے بھی شام کو پیٹ بھر کے جاتے ہیں۔۔۔ ہم بھی مشقت کرنے کیلئے نکلیں تو وہ رب ہمارے پیٹ بھی بھر ہی دے گا۔۔؟"اس نے سوال کرتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"تو پھر تم لوگوں کو

کس بات کا زعم ہے کہ تم ہم عورتوں کو دیتے ہو۔۔؟۔۔۔اور رہی بات اسلام کی اللہ کے فضل کی وہ تو اس نے ہم عورتوں پر کیا ہے مگر تم مردوں نے اس فضل کو بھی ہمارے لئے برائی بنادیا ہے۔۔۔"اس نے سامنے لگے شیشے میں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ہاں مگر انسان میں اک کرٹیسی تو ہوتی ہے ناں ہم اتنا کرتے ہیں تم عورتوں کا۔۔۔ تھوڑا سا تو شکر گزار ہو سکتی ہو ناں۔۔؟"

"ہم عورتیں بھی تو تم مردوں کا اتنا کرتی ہیں۔۔ ہمارے معاشرے میں اک مرد کیلئے سب سے اہم چیز اس کی نسل ہوتی ہے۔۔اور پھر بھی مرد اسی عورت کو چیٹ بھی کرتا ہے زلیل بھی کرتا ہے جو اس کی نسل بڑھاتی ہے۔۔۔وہ اک بستر شئیر کرتی ہے اس کے ساتھ اور تم لوگوں کا جب دل کرتا ہے تم مرد بدکاری کی تہمت لگادیتے ہو۔۔۔"اس کا لہجہ تلخ ہوا تھا۔۔۔"یاں تو تم لوگوں کیلئے بدکرداری کرنا اتنا آسان ہوتا ہے یاں پھر تمہارے لئے عورت کے وقار کی اہمیت نہیں ہوتی۔۔۔"

اس کا میک اپ ہو چکا تھا۔۔اس نے اپنے ڈریس کے گلے سے ٹشو پیپر نکال دیئے تھے جو میک اپ کے سبب اس کا ڈریس خراب نہ ہو جانے کے باعث رکھے ہوئے تھے۔۔۔

"ڈئیر انزلہ یور مینجر اس سواب سیسڈ ود وومنز۔۔۔" میک اپ آرٹسٹ نے اک تبصرہ کیا ۔۔وہ بھی ہنس دی۔۔۔وہ شوٹ کی جانب بڑھنے لگی جب وسیم اسے پکار اٹھا۔۔۔" تھینکس انزلہ۔۔۔" وہ مزاق نہیں کر رہا تھا وہ سچ میں احسان مندی سے کہہ رہا تھا۔۔۔وہ اپنی فراک کا فال اٹھاتی مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔۔

یہ ساری باتیں اس نے ایسے ہی نہیں کی تھیں۔۔۔اس کا آج صبح ہی اپنی منگیتر سے جھگڑا ہو گیا تھا اور یہ سارے اس کے شکوے تھے جو وہ اس سے کر نہیں پایا تھا۔۔۔اس وقت انزلہ کے سامنے اس نے مردوں کی زبان کا لبادہ اوڑھا کر کہا تھا۔۔۔بدلے میں اس کے ساتھ کی گئی بحث نے اس کی سوچ کو وسیع کر دیا تھا۔۔۔اس کے عورتوں کو لے کر نظریے کو بدل دیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج خلاف معمول اس کو شوٹ میں زیادہ وقت لگا تھا۔۔۔اس کے ساتھ پہلے ایسے نہیں ہوا تھا۔۔۔تب بھی نہیں جب وہ نئی نئی اس فیلڈ میں آئی تھی۔۔۔ مگر اب اسے کئی کئی بار ڈکٹیشن لینی پڑ رہی تھی۔۔۔شوٹ ختم ہونے کے بعد وہ چینیج کر چکی تھی۔۔۔وہ اپنا بیگ اٹھاتے جانے لگی جب وسیم بھی اس کے ساتھ آ کر چلنے لگا۔۔۔

"تم کیا یہ کام چھوڑنے والی ہو۔۔۔؟"

انزلہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔

"اب دلچسپی جو نہیں لے رہی ہو۔۔۔پہلے صرف ڈیڈلائن مس کر رہی تھی مگر اب شوٹ میں بھی تمہاری کچھ خاص دلچسپی نہیں رہی۔۔۔"

"اوہ کم آن۔۔۔اگر کبھی ہو ہی گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم پیشن گوئیاں کرنے لگ جاؤ۔۔۔" باہر نکلتے ہوئے اس کی نظر سامنے سے آتے روحیل پر پڑی۔۔۔بے ساختہ ہی اس کے چہرے پر ناگواری در آئی۔۔۔

"اوہ۔۔۔"روحیل نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔"انزلہ ڈیئر۔۔۔"وہ کچھ اس انداز سے کھڑا تھا کہ اس کا راستہ بند ہو گیا تھا۔۔۔"اتنے وقت بعد۔۔۔گڈ ٹو سی یو ہیئر۔۔۔"

اس نے آگے کی جانب قدم لیتے ہوئے کہا۔۔۔مگر وہ پیچھے نہیں ہٹی تھی۔۔۔

"لیٹ ہو گیا۔۔۔تھوڑا پہلے آتا تو تمہاری خوبصورتی کو سراہتا۔۔۔"اس نے انزلہ کے پیچھے سے گزرتی ہوئی لڑکی کی جانب اشارہ کیا جو اپنے ہاتھ میں وہی ڈریس پکڑے جا رہی تھی جو انزلہ نے پہن کر فوٹو شوٹ کروایا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content!

وہ بجائے قدم پیچھے لینے کے اک قدم اور آگے آئی۔۔۔ "ہٹو سامنے سے۔۔۔" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت نظروں سے کہا۔۔۔ وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔۔۔ "یاد ہے آخری بار تم کب اتنا قریب آئی تھی۔۔۔؟" اس کی آنکھوں میں کمینگی کا عکس تھا۔

وہ بھی انزلہ تھی، جس کو پچھاڑنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس کی بات پر وہ مسکرائی۔۔۔ بالکل ویسی مسکراہٹ جو وہ پچھاڑنے کے وقت دیتی تھی۔۔۔ جو اس نے اس دن مارکیٹ میں اس بندے کو اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے دی تھی۔۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے ایڑھیوں کو بس تھوڑا سا۔۔۔ بہت تھوڑا سا اوپر اٹھایا تھا اور پھر سٹوڈیو کی راہداری میں تھپڑ کی آواز نے کتنی ہی بار ایکو کیا تھا۔۔۔ "مجھے تو یاد نہیں مگر تمہیں اس تھپڑ کو ضرور یاد رکھنا چاہیے۔۔۔ آئندہ میرے قریب آنے سے پہلے ضرور سوچنا کہ آخری بار میں نے تمہیں کیسے لتاڑا تھا۔۔۔" پھر اس نے مڑ کر وسیم کی جانب دیکھا۔۔۔ اور بھنوں کو شرارت سے سکیڑا۔۔۔ "یہ انگلیوں کے نشان فوٹو شوٹ میں تو نہیں آئیں گے۔۔۔؟"

"یو بچ۔۔" وہ غصے سے اس کی جانب پیش قدمی کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"کال می ود سمتھنگ نیو۔۔" اک مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا تھا پھر اسے اس کے کندھے سے اک جانب کو دھکیلتی ہوئی وہاں سے باہر آگئی۔۔۔ وسیم بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔۔۔

"تم مرد ہم عورتوں کیلئے واقع میں بہت کچھ کرتے ہو۔۔۔" وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی، جانے سے پہلے وہ اسے شرمندگی کے دریا میں غوطہ دینا نہیں بھولی تھی۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ وہ اسے طعنہ دے کر گئی تھی اس کی خاموشی پر۔۔ یاں پھر روحیل کی حرکت کا حوالہ دے کر گئی تھی۔۔۔

فوٹو شوٹ سے واپسی پر وہ آرفن ایج آگئی۔۔۔ جب بھی اس کے دل پر بوجھ بڑھتا تھا وہ یہیں کا رخ کرتی تھی۔۔۔ یہ دنیا کی شاید وہ واحد جگہ تھی جہاں اگر اس کی انکھوں پر پٹی بھی باندھ دی جاتی تب بھی وہ یہاں آجاتی۔۔ آرفن ایج کے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر سامنے لان میں کھیلتے بچوں پر پڑی، انہیں دیکھتے ہی اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ ڈھلتے سورج کی اداسی کا بوجھ بھی کچھ کم ہوتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔ انعم بیگم بھی اسے لان کے اک جانب بنی کیاریوں میں مالی کو ہدایت دیتی نظر آگئیں۔۔۔ وہ بنا کسی کی نظروں میں آئے گیٹ سے اندر

داخل ہو کر کمروں کے پیچھے کا پتا بتاتی راہداری پر چلنے لگی۔۔۔شام ڈھلنے لگی تو راہداری کے اک طرف بہتا پانی بھی اداسی کا ماتم کرنے لگا تھا۔۔قدرے اونچے سفیدے کے درخت ۔۔ان کے بیچ لگے چھوٹے چھوٹے پودوں میں جنبش ہونے پر دل مزید اداس ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔وہ بیگ تھامے آہستہ آہستہ چلتی عمارت کے پچھلے حصے میں آ پہنچی تھی۔۔عمارت کا پچھلا حصہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔جہاں صرف بڑے بڑے درختوں کی اجارادری تھی۔۔ڈھلتی شام میں صرف وہاں وہی ٹھہر سکتا تھا جو ان کے ساتھ دوستی کر لیتا۔۔جو اپنے دکھ ان کو سونپنا جانتا۔۔وہاں بیٹھنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔۔یوں بیٹھ کر خاموشی کے بین سننا۔۔خوف تنہائی کے سایے کو مدھم مسکراہٹ کے ساتھ تکتے جانا۔۔اداس ہواؤں کے سروں کو دل پر تحریر کرتے جانا کسی صورت آسان کام نہیں تھا۔۔ہاں آسان نہیں تھا اس ماتم کا چشمدید بننا جو دور فلک پر اندھیرا چھانے کے سبب روز آفتاب کرتا تھا۔۔

وہ ایک جانب کیاریوں سے دور شیڈ کے نیچے بنے بینچ پر آ کر بیٹھ گئی اور بلا مقصد ہی سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

"تمہیں یاد ہے آخری بار تم کب میرے اتنا قریب آئی تھی۔۔۔؟" روحیل کی آواز درختوں کی سنسناہٹ کے ساتھ گونجی تھی۔۔اس نے آنکھیں بند کر کے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا

لیا۔۔۔وہ اس رات روحیل کی پارٹی پر گئی تھی۔۔۔اس کیلئے گھر سے نکلنا مشکل نہیں تھا۔۔۔انسان سننے سے زیادہ چیزوں کو دیکھ کر ان سے متاثر ہوتا ہے۔۔۔ سنی سنائی چیزیں دماغ سے جھٹکی جاسکتی ہیں مگر آنکھوں دیکھی نہ جھٹلائی جاسکتی ہے نہ بھلائی اور بچپن سے لڑکپن کی سیڑھیاں عبور کرتے ہر زینہ انسان کے ذہن پر نقش ہوتا ہے خاص کر زینے چڑھتے ہوئے لگنے والی ہر ٹھوکر۔۔۔اسے بھی وہ ٹھوکریں یاد رہ گئی تھیں۔۔۔ جس دن اس کی ماں گھر سے بھاگی تھی وہ واحد چشم دید گواہ تھی۔۔۔وہ اپنی ماں کی پاکدامنی کی اکیلی گواہ تھی۔۔۔اور اپنی ماں کے خوف کی بھی وہ اکیلی چشم دید تھی جس نے آخری ملاقات میں اپنی ماں کی آنکھوں میں خوف کی کئی صورتیں دیکھی تھی اور وہ جان نہیں پائی تھی کہ کونسی صورت باقی صوتوں پر بھاری تھی۔۔۔خوف کی سبھی قسمیں ہی سانس روکنے کیلئے کافی ہوتی ہیں اس کی ماں کی بھی شاید کچھ پل کو دھڑکنیں تھمی تھیں۔۔۔اس نے اپنی ماں کے کپکپاتے ہاتھوں کو بڑی غور سے دیکھا تھا جو اسے اپنے ساتھ لگانے کیلئے بڑھے تھے۔۔۔اسے کس قدر خوف آیا تھا مگر وہ خوف اسے اپنی ماں کے خوف سے کہیں کم محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے بچپن کے نادان لمحوں میں اپنی عمر سے کہیں زیادہ اور کہیں جلدی جذباتی طور پر بڑی ہو گئی تھی۔۔۔اس کی ماں کے جاتے ہی اس کے دماغ نے اسے سروائیول موڈ میں ڈال دیا تھا۔۔۔ہر بری سچویشن کو گمان کرنا اور پھر اس سے نکلنے کے طریقے بننا۔۔۔جن میں سے

اک عمل گھر سے نکلنے کے کئی طریقے ڈھونڈنا تھا۔۔۔فرضی طور پر اگر کبھی نکلنا پڑ جائے تو۔۔۔اس رات روحیل کی پارٹی پر پہنچنا بھی اسے کچھ مشکل نہیں لگا تھا۔۔۔۔

وہ کالے رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک زیب تن کئے ہوئے تھی۔۔۔اس کی اٹھی مغرور ناک کی طرح اس کا قد بھی اچھا تھا۔۔جبھی اسے ہیل پہننے کی کچھ خاص ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔شاید اسی سبب وہ زیادہ فوقیت پمپس۔۔۔کھسے۔۔۔کولا پوری کو ہی دیتی تھی۔۔۔اس وقت وہ بہت سادہ سا کھسہ پہنے ہوئے تھی جس کے اوپر براؤن رنگ کی کڑھائی کی ہوئی تھی بالکل ویسا ہی رنگ جس سے اس کی فراک کے دامن پر کڑھائی کی ہوئی تھی۔۔۔اور ہاتھ میں تھاما کلچ۔۔اس کا رنگ بھی کھسے سے میل کھا رہا تھا۔۔۔شولڈر تک آتے بالوں میں بہت ہلکے ہلکے کرل ڈلے ہوئے تھے۔۔۔وہ بنا کسی خوف کہ اس کی پارٹی میں آن پہنچی تھی۔۔۔نہ پکڑے جانے کا کوئی خوف تھا اور نہ پکڑے جانے پر پیش آنے والے نتائج کا۔۔۔

روحیل نے اس کو دور سے ہی آتا دیکھ لیا تھا۔۔۔وہ اس وقت اک گول میز کے پاس کھڑا ہوا تھا اور میز پر کہنیاں ٹکائے اپنے دوستوں سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔اسے آتا دیکھ کر وہ وہاں سے ہٹتا ہوا اس کی جانب چلا آیا۔۔۔مسکراتے ہوئے اس نے اسے ویلکم کیا اور پھر ٹھہر کر اسے اوپر

سے نیچے تک بہت غور سے دیکھا۔۔۔اسے اس کی نظریں کچھ خاص پسند نہیں آئی تھیں۔۔۔اس نے قدم سامنے کی جانب بڑھائے تو وہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔

"ایتھیریل بیوٹی۔۔۔"اس کے ستائشی جملے پر انزلہ نے چلتے ہوئے اس کی جانب گردن گھما کر دیکھا۔۔۔

"تم اس دنیا کی نہیں ہو۔۔۔"وہ اس کی نظروں کا مطلب بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔اس نے اس پر کوئی شکریہ جیسے تکلفات ادا کرنے کی تکلیف نہیں کی۔۔۔

"مجھے امید نہیں تھی۔۔۔"وہ اسے لئے اک دوسری میز کی جانب آگیا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں۔۔۔؟"اس نے سامنے پڑا جوس کا گلاس اٹھالیا۔۔۔اور اب سامنے دیکھتے ہوئے اس میں سے گھونٹ گھونٹ پینے لگی تھی۔۔۔

"یاد ہے جب میں نے تمہیں لنچ پر چلنے کیلئے کہا تھا تو تم کیسے برا منا گئی تھی اور پھر تم نے سب ختم ہونے کا کہہ دیا تھا۔۔۔اب تم آگئی ہو تو مجھے احساس ہو رہا ہے کہ سب ختم کرنے کا کہنا تمہارا اک جذباتی فیصلہ تھا۔۔۔"

"اک سیکنڈ۔۔۔ تمہیں شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ ہمارے بیچ اب کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ میرا اجزباتی فیصلہ نہیں تھا۔۔۔" وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی مگر وہ اس کی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"پھر تم پارٹی میں کیا کرنے آئی ہو۔۔۔؟"

"تم نے بلایا تھا۔۔۔" اس نے بڑے آرام سے کہا۔۔۔

"تم کیا کھیل کھیلنا چاہ رہی ہو۔۔۔؟"

"میں کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہ رہی۔۔۔ یاد نہیں تم نے کہا تھا کہ آخری بار آجاؤ۔۔۔ سو آؤٹ آف کرٹیسی میں آگئی۔۔۔" اس نے بڑی سہولت سے جھوٹ بولا۔۔۔ روحیل نے اسے کچھ جائزہ لیتی نظروں سے دیکھا۔۔۔ وہ اور کرٹیسی۔۔۔؟ مگر بنا اقرار کے کیا کوئی پکڑا جاسکتا ہے۔۔۔؟ بھلے سامنے والے کو معلوم ہو مگر جب تک آپ اپنی زبان سے اعتراف نہیں کرتے تب تک سب اندازہ ہے۔۔۔ افواہ ہے۔۔۔ حقیقت نہیں۔۔۔ اس نے بھی یہی کیا تھا۔۔۔

بلآخر روحیل نے یاد آنے پر سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔ پھر انزلہ نے اک سرسری سی نگاہ ارد گرد دوڑائی اور روحیل سے استفسار کیا۔۔۔

"حیرت ہے۔۔۔ تمہاری پارٹی ہے۔۔اور کوئی موی میکر۔۔۔ کوئی فوٹو گرافر نہیں۔۔۔؟"

"تم تو پکچرز نہیں بنواتی پھر کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟"

"ایسے ہی مجھے حیرانی ہوئی۔۔۔ تم ہر چیز کو شو آف کرنے کے خاصے عادی ہوناں۔۔۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے ہنسا۔۔۔

" صحیح سمجھا ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان حسین مومنٹس کو کیپچر نہ کیا جائے۔۔۔ کچھ لیٹ ہو گیا ہے فوٹو گرافر۔۔۔ لیکن کسی بھی لمحے آجائے گا۔۔۔"

اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔ وہ کچھ دیر بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ وہ اب اکیلی وہاں کھڑی ہاتھ میں ٹوتھ پک پکڑے میز پر پڑی لوازمات کو باری باری کھاتے ہوئے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔ اس کی نظریں بار بار دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔

"ہائے انزلہ۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔" نسوانی آواز اپنے کچھ پاس سے سنائی دی تو اس نے ویسے ہی میز پر کہنیاں ٹکائے ہلکی سی گردن گھما کر اپنی بائیں جانب دیکھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کو پہچان گئی ۔۔۔ وہ روحیل کی کلاس میٹ اور اس کی یونیورسٹی کے زمانے میں سینئیر تھی۔۔۔

"ہائے۔۔۔فائن۔۔۔"اس نے اس سے پوچھنے کی زحمت نہیں کی۔۔۔پارٹی میں آئی ہے تو ٹھیک ہی ہو گی تو ہی آئی ہے۔۔۔

"اک فیور چاہیے تھی۔۔"اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمم بولو۔۔۔"وہی مغرور انداز۔

"یہاں نہیں۔۔تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔"اس نے التجائیہ انداز میں کہا،انزلہ سر ہلاتی اس کے پیچھے چل دی۔۔۔وہ اب لان سے نکلتے ہوئے گھر کے پچھلے حصے میں آ گئی تھیں جو غالباً سوئمنگ کیلئے مختص تھا۔۔۔۔

"تم یہیں رکو میں ابھی آتی ہوں۔۔۔"وہ اس کو کہہ کر گھر کے اندونی حصے کی جانب بڑھ گئی ۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہاں روحیل بھی آن وارد ہوا تھا۔۔۔اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی تھی اور خوف ۔۔۔وہ کہاں تھا۔۔۔کہیں نہیں۔۔۔خوف ہوتا تو پارٹی میں ہی کیوں آتی۔۔۔یہی انسانی دماغ کی حماقت ہے جب کوئی جنون سر چڑھتا ہے تو پھر خطروں کو بھانپنے کی بینائی اچک لیتا ہے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اسے دیکھتا ہوا اس کے قریب ہوا۔۔۔انزلہ نے نا محسوس سے انداز میں قدم پیچھے کی جانب لئے۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔ بات کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔" وہ اس کی حرکت کو محسوس کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں تو بات فاصلے سے بھی کی جا سکتی ہے۔۔۔" انزلہ نے خفگی سے کہا۔۔۔

"مگر جو بات میں کرنا چاہتا ہوں وہ فاصلے سے نہیں ہو سکتی۔۔۔" وہ مزید اس کی جانب بڑھا تھا اور اب وہ عین سوئمنگ پول کے کنارے پر جا پہنچی تھی۔۔۔ "روحیل۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا ہمارے بیچ ایسا ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

نادر کتب
Clubb of Quality Content!

"ایسے کیسے کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب مزید پیش قدمی کر رہا تھا۔۔

"ہم صرف دوست تھے اور اب وہ بھی نہیں رہے۔۔۔" اس نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بڑے آرام سے اس سے کہا۔۔۔

"نہیں میں تو تمہیں دوست نہیں سمجھتا۔۔۔ تم جانتی ہو میں تمہارے ساتھ دوستی سے زیادہ کا خواہاں ہوں۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید ایک قدم پیچھے کو لیتی اور سوئمنگ پول میں جا گرتی اس سے پہلے روحیل نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا تھا۔۔۔

"چھوڑو روحیل۔۔۔۔" وہ مزاحمت کر رہی تھی جو بے سود ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اسی اثناء میں اسے کوئی گھر کے اندرونی حصے سے سوئمنگ ایریا میں داخل ہوتا دکھائی دیا۔۔۔۔وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھا بلکہ اپنے ہاتھ میں پکڑے کیمرے کی جانب متوجہ تھا۔۔۔اسے وہاں سے گزرتا دیکھ کر وہ فوراً سے بول اٹھی۔۔۔"روحیل تم ہم دونوں کی پکچر نہیں بنواؤ گے۔۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے روحیل کے گلے کے گرد اپنے بازو حمائل کر دئے۔۔۔

اس کی آنکھوں کی چمک فوٹو گرافر کو بری لگی تھی۔۔۔فوٹو گرافر نے روحیل کی جانب دیکھا ۔۔۔جیسے پوچھ رہا ہو کہ بنوانی ہے یاں نہیں۔۔۔روحیل نے مسکراتے ہوئے اسے اشارہ کر دیا تو وہ چہرے پر ناگواری لئے ان کی جانب بڑھ آیا۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے فوٹو گرافر سے نظریں ہٹاتے ہوئے روحیل کی جانب پھیر لی تھیں اور اب چمکتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔وہ دونوں بہترین۔۔۔نہیں بدترین پوز میں تھے۔۔۔اس نے اک ساتھ کئی تصاویر کلک کیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں جانتا تھا میری قربت کے بعد تم انکار نہیں کر سکو گی۔۔۔" روحیل جھک کر اس کے کان کے پاس آتے ہوئے بولا۔۔۔ انزلہ نے اس کی بات پر اپنی مسکراہٹ کو غائب ہونے نہیں دیا۔۔۔ وہ اک ادا سے ہنسی تھی۔۔۔

"مجھے ریسٹ روم یوز کرنا ہے۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"سیدھا جا کر لیفٹ سائیڈ پر فرسٹ روم۔۔۔" وہ اس کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھتے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔ انزلہ نے اس پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے سامنے دیکھا تو وہ فوٹو گرافر اب نہیں تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے چلتی ہوئی گھر کہ اندرونی حصے کی جانب بڑھ آئی۔۔۔ وہ اپنی پشت پر روحیل کی نظریں محسوس کر سکتی تھی۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے لائٹ آن کر دی اور پھر واشروم کی جانب بڑھ آئی۔۔۔ وہ وہاں سے اس کے قریب آنے کا ڈرامہ کرتی بچ آئی تھی مگر اب آگے کیا۔۔۔ اسے پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی ضد میں۔۔۔ خواہش میں خاصا غلط قدم اٹھا چکی تھی اور اس کی سنگینی کا احساس اسے اب ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو کمپوز کیا۔۔۔ "ریلیکس اب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ریلیکس۔۔۔ تم انزلہ ہو۔۔۔" اس نے شیشے میں موجود خود کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "سی۔۔۔ یو کین کم آوٹ آف ایوری کرائسز۔۔۔ لائینیس۔۔۔" اس کے لب عجیب سے انداز میں اک

بار پھر سے پھیل گئے۔۔۔اس نے سیدھے ہوتے ہوئے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی اور پھر اپنے بالوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے سیدھا کیا۔۔۔

حالات کیسے بھی ہوں آپ ان میں سے اسی صورت نکل سکتے ہیں جب آپ خوف کے خود پر حاوی ہونے سے پہلے خود اس پر حاوی ہو جائیں۔۔۔

وہ اب خود کو کمپوز کر چکی تھی۔۔۔وہ جیسے ہی باتھروم کا دروازہ کھول کر باہر آئی تو حیرت انگیز طور پر اس نے کمرے کو دیکھا۔۔۔جہاں اس وقت گھپ اندھیرا تھا۔۔۔اسے اچھے سے یاد تھا اس نے لائٹ آن کی تھی۔۔۔مگر اب سبھی لائٹس آف تھیں۔۔۔اس نے اپنے موبائل پر گرفت مضبوط کی۔۔۔اس نے موبائل کی لائٹ آن کرنے کی بیوقوفی نہیں کی تھی۔۔۔وہ اس کی ٹارچ آن کر کے ہر گز اپنے آخری ہتھیار کا پتہ نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ اب بہت آہستہ۔۔۔پھونک پھونک کر قدم رکھنے لگی۔۔۔اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ دروازے کے پاس پہنچ چکی ہے۔۔۔دل نے اک۔۔ محض اک سکون کی سانس خارج کی تھی۔۔۔اسی اک پل کو دماغ غافل ہوا تھا اور کسی نے اسے کلائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا اور اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔وہ اندھیرے میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔مگر اس کے کلون کی بدبو۔۔۔اس کے لمس کی الجھن۔۔۔اس کے سینسز نے اس شخص کو

پہچانے میں دیر نہیں کی۔۔۔دماغ کو خوف نے یوں جکڑا تھا کہ وہ ڈیفینسو موڈ کو ایکٹیویٹ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنائے اسے کمر سے پکڑے ہوئے تھا اور وہ اپنے اور اس کے بیچ اپنے ہاتھوں سے فاصلہ کرنے کی تگ و دو کرتے ہوئے اپنا منہ پیچھے کو کئے ہوئے تھی۔۔۔

"آر یو آؤٹ آف یور سینسز۔۔۔؟ چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ غرائی۔۔۔

"شش۔۔۔گلہ مت تھکاؤ۔۔میوزک کے شور میں آواز کسی کو سنائی نہیں دے گی۔۔۔" اس نے بڑے آرام سے اس کے اندر کے خوف کو مزید گہرا کیا۔۔۔"بٹ یو کین سے دس۔۔۔ایٹ دس مومرٹ آئی ایم ایکچولی آؤٹ آف مائی سینسز۔۔۔"اس نے قدرے قریب آکر اس کی خوشبو کو اندر اتارا۔۔۔

"مجھے جانے دو روحیل۔۔۔۔"اس کی آواز کی کھنک۔۔۔ہکارت اب کہیں غائب ہونے لگی تھی۔۔۔

"چلی جانا مگر۔۔۔"اس نے اپنے اک ہاتھ سے اس کے ہاتھوں کو پکڑا تھا جو مسلسل اس سے فاصلے کرنے کیلئے جدوجہد کر رہے تھے۔۔۔"میں جانتا ہوں تم اب چلی گئی تو دوبارہ نہیں

آؤ گی۔۔۔" وہ اب اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔ "تم اپنی خوبصورتی کا صحیح استعمال کیوں نہیں کرتیں۔۔۔؟"

اس کی انگلیاں انزلہ کو گرم لوہے کی سلاخوں کی مانند محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ اس نے کرب سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔ اگلے ہی پل اسے کوئی روحیل کے پیچھے کھڑا محسوس ہوا۔۔۔ اس سے پہلے وہ سمجھ پاتی اس نے روحیل کے سر پر وار کیا تھا اور اس کی گرفت انزلہ پر سے ڈھیلی پڑی تھی اور پھر وہ زمین پر جا گرا تھا۔۔۔

وہ سہم کر پیچھے کو ہوئی۔۔۔ پھر اگلے ہی لمحے وہ موقع ملتے ساتھ ہی دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔ اندھیرے میں دروازے کی سمت کا تعین کرنا مشکل تھا مگر وہ بھاگی تھی۔۔۔ وہ شخص بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔۔۔ وہ اس کے قدموں کی آواز سے اندازہ کر سکتی تھی۔۔۔ اور پھر اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ غلط سمت بھاگ بیٹھی تھی۔۔۔ دروازے کے قریب ہونے کے بجائے اور دور ہو بیٹھی تھی۔۔۔

"کیا چاہتے ہو۔۔۔" اس نے اپنی آواز کو حتیٰ الامکان ہموار رکھتے ہوئے اس کی جانب پلٹ کر رخ کرتے ہوئے سوال کیا۔۔ کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے ہوا کا جھونکا جیسے ہی پردہ لہراتا تھا چاند کی روشن کرنوں کے سبب اندھیرا چھٹ جاتا تھا۔۔۔ وہ چاند کی اسی آنکھ مچولی میں اس

کے چہرے کو پہچاننے کی کوشش کررہی تھی جواب آہستہ آہستہ اس کی جانب قدم لے رہا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ کسی خیال کے تحت موڑی تھی اوراس نے اک جھٹکے سے پردے کواک جانب کو سرکا دیا۔۔۔وہ اس سے اس قسم کے عمل کی توقع نہیں کررہا تھا۔۔۔اس کے اس عمل پر وہ فوراً سے اندھیرے کی جانب ہوا۔۔۔قد آور کھڑکی کے اب آدھے حصے سے پردہ ہٹ چکا تھا اوراس نے کمرے میں اک لائن کی سیدھ سے روشنی کردی تھی جو سیدھی روحیل کے بے جان وجود کو ظاہر کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کا اگلا قدم جانتے ہی جیسے ہی وہ باقی کے آدھے حصے سے پردہ ہٹانے کیلئے آگے بڑھی تھی اس شخص نے برق رفتاری سے اس کی کلائی کو پکڑتے ہوئے اسے کھینچ کراک جانب دیوار سے لگادیا۔اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ بہت بری طرح ٹریپ ہو چکی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنیں ہر پل تیز ہونے کے ساتھ اسے خوفزدہ کرنے لگی تھیں۔۔۔

اس کا چہرہ واضح نہیں ہو رہا تھا مگر اس کی سیاہ آنکھیں جو اس وقت اسے گہری نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھیں وہ محسوس کرسکتی تھی۔۔۔وہ اس کے ظاہر ہوتے ہوئے نقوش سے اس کا چہرہ بننے لگی تھی بالکل ویسے جیسے ہم پزل میں اشکال ملاتے ہیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا مجھے بھول گئی تھی۔۔۔؟"اس کی آواز میں سختی تھی۔۔وہ کچھ نہیں بول پارہی تھی۔۔۔

"بتاؤ کیا مجھے بھول گئی تھی۔۔۔؟"اب کی بار اس کی آواز اونچی ہوئی۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

"مجھے دھوکا دینے جارہی تھی۔۔۔؟"اس نے برہمی سے استفسار کیا۔۔۔

اس بار بھی اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"پھر یہاں کیا کرنے آئی تھی۔۔۔"وہ خاموش اسے دیکھ رہی تھی جب چاند کی ہلکی سی روشنی سے اس کی گھڑی کا ڈائل چمکا تھا۔۔۔

"کیا محض میری قربت کیلئے خود کو اس حد تک گرالیا۔۔۔؟"اس نے اس تضحیک آمیز جملے پر بے ساختہ ہی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔اس نے خود کو اس کی نظروں میں کس قدر بے وقت کر دیا تھا۔۔اس نے کسی ٹرانس کی صورت میں ہاتھ بڑھا کر اس کے منہ کو چھونا چاہا تو اس نے فوراً سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اس حرکت سے روک دیا۔۔۔"جو ہاتھ نامحرم کو چھوئیں وہ پھر محرم کو چھونے کیلئے پاک نہیں رہتے۔۔۔"اک تحکیر تھی جو اسے اس کے لہجے میں محسوس ہوئی تھی۔۔۔اک سچ تھا جو اس کے منہ پر مارا گیا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی وہ آئے گا اور وہ آیا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی اسے اس کے

اس عمل سے تکلیف ہو گی مگر وہ غلط تھی۔۔۔تکلیف اسے خود کو ہو رہی تھی۔۔۔وہ اس کو زلیل کروانا چاہتی تھی مگر اس وقت وہ خود ذلت محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل اس نے اسے زور سے دھکا دیا۔۔۔"تم ہو کون۔۔؟"وہ ہنسی۔۔۔ہاں مزاق اڑاتی ہنسی۔۔۔اور پھر آگے بڑھی تھی کہ اس نے برق رفتاری سے دوبارہ سے اس کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے واپس کھینچتے ہوئے دیوار کی جانب دھکا دیا۔۔۔

"میں کون ہوں۔۔۔۔؟"وہ اس کی جانب قدم لیتے ہوئے سختی سے بولا۔۔۔

وہ اپنے کیئے پر ندامت زدہ نہیں تھی۔۔۔

"ہاں کون ہو تم۔۔۔۔؟"وہ اس سے زیادہ بلند آواز میں چیخی۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کیلیئے اب وہاں سے نکلنا ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔وہ راستہ بند کیئے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔اگر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا تو وہ بھی ہر خوف کو پس پشت ڈال کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جواب دے رہی تھی۔۔۔

"کیوں نہ چل کر یہ بات تمہارے ماں باپ سے پوچھ لی جائے۔۔۔۔؟"وہ کہہ کر اک پل کو رکا اور پھر تھوڑا قریب ہوتے ہوئے اس نے اس کے پیچھے لہراتے پردے کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اک جانب کو سرکا دیا تھا۔۔۔۔وہ خود وہاں سے ہٹا نہیں تھا بس اس نے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پردے کو پکڑتے ہوئے اک جانب کو جھٹکا دیا تو وہ خود ہی راڈ کے اختتام پر جا کر اکٹھا ہو گیا ۔۔۔اس سناٹے میں یوں پردے کے ہٹائے جانے نے ارتعاش پیدا کیا تھا اور جب وہ آخری سرے سے لگا تھا تو اس کمرے کی خاموشی میں اس آواز نے خوف کا سایہ لہرایا تھا۔۔۔پردے کے ہٹتے ہی پورا کمرہ چاند کی روشنی میں نہا گیا۔۔۔وہ اس روشنی میں اس کے چہرے پر لہرانے والا خوف کا سایہ دیکھ سکتا تھا۔۔۔اور وہ اس کے چہرے پر اپنے لئے کیلئے حقارت دیکھ سکتی تھی۔۔۔

روشنی نے کچھ حد تک ان دونوں کے چہرے کو بھی واضح کر دیا تھا۔۔۔وہ کسی ٹرانس میں اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اس نے کچھ کہا تھا مگر اس کی سماعتوں تک اس کی بات نہیں پہنچ رہی تھی۔۔۔

"تم کیوں آئے ہو۔۔۔؟"اس نے اسی ٹرانس میں اس سے سوال کیا۔۔۔

"تم کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔؟"سوال در سوال۔۔۔

"کیونکہ تم آرہے تھے۔۔۔"وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔اس ملاقات کا اس نے یوں ہونا تو نہیں سوچا تھا۔۔۔

"تم مجھے سٹالک کر رہی تھی۔۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی اور وہ ان آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بتا سکتی تھی کہ اک مسکراہٹ تھی جس نے اک پل کو اس کے لبوں پر بسیرا کیا تھا۔۔۔

وہ بس اسے دیکھتی رہی۔۔۔اس کی نظروں نے اسے کئی جواب دے دیئے تھے۔۔۔

"ہاں اور پھر اسی لئے ہی تم اس کے قریب آئی۔۔؟ میرے لئے تم اور کیا کیا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔؟" اس کے آخری سوال نے اس کا ٹرانس توڑا تھا۔۔اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے تھپڑ مارنا چاہا مگر اس بار قدرے سخت گرفت سے اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔"اب نہیں۔۔۔اس کو چھونے سے پہلے یہ ہاتھ اٹھاتی تو خود کو گنہگار سمجھ کر کھالیتا۔۔۔" وہ اس کے کان کے کچھ قریب ہوا یوں کے یہ جملہ جس قدر نزدیک سے سماعتوں میں پہنچے گا اس قدر اسے تکلیف دے گا اور پھر شاید وہ اس کی ذلت کو۔۔۔اس کی تکلیف کو محسوس کر سکے۔۔۔"اب ہم دونوں ہی اک جگہ آ کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔جہاں دونوں ہی اک دوسرے کے گنہگار ہیں۔۔۔۔کوئی معصوم نہیں رہا۔۔۔تم بھی نہیں۔۔۔" اس نے اک اک لفظ کو چبا کر کہا تھا۔۔۔زور دے کر۔۔۔تاسف کے ساتھ۔۔۔اس کا لہجہ اس وقت بہت

سے جذبات کی عکاسی کر رہا تھا اگر کسی جزبے کی نہیں کر رہا تھا تو وہ محبت کا جذبہ تھا۔۔۔نرمی کا تاثر تھا جو اس کے لہجے میں نہیں تھا۔۔۔

پھر وہ پیچھے ہو گیا۔۔۔"یہاں سے سیدھا باہر جاؤ گی۔۔۔گیٹ کے باہر بلیک کلر کی کار کھڑی ہے۔۔۔خاموشی سے جا کر اس میں بیٹھ جاؤ گی۔۔۔وہ تمہیں گھر چھوڑ دے گی۔۔۔"

وہ اسے بولتا چھوڑ کر آگے بڑھ گئی یوں کہ تمہاری باتیں میرے جوتے کی نوک پر۔۔۔سر ابھی تک اونچا تھا۔۔۔گردن میں موجود سریا ابھی تک سلامت تھا۔۔۔

"اگر تم نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو آئی سوئیر جو روحیل کے ساتھ ہوا ہے وہ ابھی کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ اک لفظ چبا چبا کر درشتی سے بولا تھا۔۔۔اس کے لہجے میں نرمی کا کوئی عنصر نہیں تھا۔۔۔اس کے باوجود وہ رکی نہیں تھی۔۔۔رکنا موت تھا۔۔۔اسے چلتے رہنا تھا۔۔رک کر اسے یہ تاثر دینا کہ وہ ڈر گئی ہے۔۔۔موت ہی تھا۔۔۔

وہاں سے نکل کر وہ سامنے والے حصے میں آ گئی جہاں میوزک کی اونچی آوازیں اس کے دماغ میں ہتھوڑے کی مانند بجنے لگی تھیں۔۔۔وہاں موجود سبھی لڑکے لڑکیاں اس وقت ناچنے میں مصروف تھے۔۔۔کس کا کپل کس کے ساتھ تھا سب بھول کر جس کے ساتھ دل کر رہا تھا اس کے ساتھ ناچ رہے تھے۔۔۔وہ جوں جوں آہستہ آہستہ باہر کی جانب بڑھ رہی تھی

شور کی آوازیں کم ہوتی جارہی تھی۔۔۔اک لمبا راستہ تھا جو ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔مٹھیاں بھینچے وہ بس آگے بڑھتی جارہی تھی۔۔۔بلآخر اس نے گھر کا گیٹ عبور کر لیا۔۔۔کالے رنگ کی گاڑی جس کی تفصیلات اسے فراہم کی گئی تھیں وہ اسے سامنے ہی نظر آ گئی تھی۔۔۔اس نے اک پل کیلئے رک کر ارد گرد دیکھا اور پھر بالکل اس کی مخالف سمت میں کھڑی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔جیسے ہی اس نے گاڑی کا دروازہ بند کیا گاڑی کی ونڈو سے اس کی نظر اس پر پڑی جو گھر کے دروازے سے اب باہر نکل رہا تھا۔۔۔وہ کھڑکی سے منہ باہر نکالے چیخی تھی۔۔۔"تم یاں کوئی بھی اور مجھے کبھی خوف زدہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔"وہ چلائی تھی اور وہ اس کی جانب بھاگا تھا۔۔۔۔

"چلیں۔۔۔"اس نے شیشہ بند کرتے ہوئے ڈرائیور سے کہا،اس نے فوراً سے حکم کی تعمیل پر گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔اس نے گردن موڑے کار کے پچھلے شیشے سے اسے دیکھا وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔وہ واپس سے گردن سیدھی کرتے ہوئے قدرے آرام دہ انداز میں بیٹھ گئی۔۔۔

قریباً پندرہ منٹ بعد ڈرائیور نے اس سے کہا تھا۔۔۔"باجی یہ گاڑی مسلسل ہمارا پیچھا کر رہی ہے۔۔۔"

اس نے اک بار پھر گردن گھما کر دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ وہ ابھی تک ان کے پیچھے ہی تھا۔۔۔یقین ہو گیا تو وہ دوبارہ سے سیدھی ہو گئی۔۔۔"کرنے دو۔۔۔۔"وہ جانتی تھی وہ اس کے پیچھے کیوں آرہا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اسے نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔چاہتا تو روحیل کے گھر اسے کوئی چیز ایسا کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی تھی تب جب اس نے خود سب مواقع فراہم کر دیئے تھے۔۔۔وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔کم سے کم اس انداز میں نہیں۔۔۔۔

قریباً پینتالیس منٹ کے بعد وہ اپنے گھر پہنچ چکی تھی۔۔۔اس کے گاڑی سے اترتے ہی ڈرائیور نے زن سے گاڑی آگے بڑھادی۔۔۔اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا، وہ گاڑی میں بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔چبھتی نظروں سے۔۔۔وہ واپس سے سیدھی ہوتی ہوئی چل پڑی اور پھر اپنے گھر کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔کچھ پل وہ دیکھتا رہا جب وہ نہیں رکی تو وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر فوراً باہر آیا۔۔۔وہ اب کیا کرنے والی تھی۔۔؟اس نے اس کی جانب قدم اٹھائے ہی تھے کہ وہ ساتھ والے گھر کے گیٹ کے پاس جا کر رک گئی۔۔۔اس نے کلچ میں سے چابی نکال کر دروازہ کھولا اور پھر دروازہ بند کرنے کیلئے پلٹتے ہوئے اس نے

اسے دیکھا۔۔۔دونوں کی نظروں نے فاصلوں کو سمیٹا تھا۔۔۔وہ آنکھوں میں ڈھیروں حیرانی لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔الجھن آمیز انداز میں۔۔۔ بھنویں سکیڑے۔۔۔

انزلہ نے اس کی جانب مسکراہٹ اچھالی جس پر اس کے چہرے کے نقوش مزید تن گئے ۔۔۔وہ نظر انداز کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی، وہ بھی واپس سے اپنی کار کی جانب پلٹ گیا تھا مگر پھر کار کے دروازے کے پاس جا کر رک گیا۔۔۔اسے سامنے والے گھر کی چھت پر کوئی نظر آیا تھا۔۔۔ہاں وہ انزلہ ہی تھی جو اب دونوں گھروں کے ٹیرس کی ملحقہ دیوار پھیلانگ کر اپنے گھر میں آئی تھی۔۔۔ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس نے سامنے باہر گلی میں کھڑے شخص کو دیکھا جس کی آنکھیں اب حیرت سے پھٹ ہی پڑی تھیں۔۔۔وہ اک آخری نظر اس پر ڈالتی کمرے کی جانب بڑھ گئی اور وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔تو سچ میں اسے کوئی خوف زدہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔؟ کیا زندگی نے اسے ڈرا ڈرا کر اس کے ہر خوف کو ختم کر دیا تھا۔۔۔تو سچ میں کیا اسے کوئی خوف زدہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔؟ وہ کچھ پل ٹیرس کو دیکھتا رہا جہاں وہ چند پل پہلے اس کا مزاق اڑاتی ہنسی چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

"تم کر سکتے ہو مجھے خوفزدہ۔۔" وہ وہیں سر جھکائے خود سے ہی بڑبڑائی۔۔۔

انعم نے حیرانی سے نیچے کو جھکتے ہوئے اس کا کندھا ہلایا تو وہ ہوش میں آئی۔۔۔اس نے بازوؤں پر سے سر اٹھا کر گردن کو ترچھا کئے انہیں دیکھا۔۔اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جس نے انعم کا دل پسیجا تھا۔۔۔پریشان کر دیا تھا۔۔۔

وہ ان کو یونیورسٹی کے وقت سے جانتی تھی اور جب سے ان کی شناسائی ہوئی تھی وہ اس کی طبیعت میں نرمی لانے کی کوشش کرتی رہی تھیں۔۔۔۔بری چیزوں کو بھول جانے کی اور برے رویوں کو نظرانداز کر دینے کی۔۔۔۔مگر یہ دونوں سبق شاید اس کیلئے نہیں لکھے گئے تھے۔۔۔۔

روحیل سے اس کی جان پہچان یونیورسٹی کے پہلے سمیسٹر میں ہوئی تھی۔۔۔دوستی کہنا زیادہ مناسب تھا۔۔۔اس سے پہلے ایسا نہیں تھا کہ وہ روحیل کو جانتی نہیں تھی۔۔۔روحیل کمال صاحب کے دوست کا بیٹا تھا۔۔۔اسی واسطے بچپن سے ہی وہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے تھے مگر براہ راست رابطہ۔۔۔بات چیت یونیورسٹی میں شروع ہوئی تھی۔۔۔انزلہ کا داخلہ بھی کمال صاحب نے روحیل کی یونیورسٹی میں اسی سبب کروایا تھا کہ وہ ان کے دوست کا بیٹا ہے تو کسی بھی مسئلے کی صورت وہ انہیں آگاہ کر سکتا ہے مگر وہ قطعی طور پر یہ نہیں جانتے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ وہ بلی کو دودھ کی رکھوالی کیلیئے بیٹھا رہے ہیں۔۔۔وہ بھی عجیب تھے اپنی بیٹی پر۔۔۔اپنے خون پر بھروسہ کرنے کے بجائے وہ غیروں پر بھروسہ کرنے کو ترجیح دیتے تھے اس کا اک سبب ان کی عورت ذات سے خار تھی۔۔۔وہ عورت کو ہمیشہ اک کم تر۔۔۔کم عقل و شعور رکھنے والی مخلوق سمجھتے تھے۔۔۔اور اسی زعم میں وہ کئی زندگیاں برباد کر گئے تھے۔۔۔

انزلہ کی انعم بیگم سے ملاقات یونیورسٹی کے سیکنڈ لاسٹ سمیسٹر میں ہوئی تھی۔۔۔اک شام وہ مسجد کے سامنے بنی سڑک پر ٹہلتے ہوئے شام کی خاموشی میں اپنے قدموں سے ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔۔۔تھوڑے تھوڑے سے فاصلے پر لگی سٹریٹس لائٹس اپنے گرد روشنی کا ہالہ بناتے ہوئے سردی کی شاموں کے اندھیرے کو جھٹنے میں جتی ہوئی تھیں، سردی کی شام کے سبب سڑک کے کنارے کیاری میں لگے پھول بھی رنگ بدلنے لگے تھے۔۔۔اس سڑک پر ٹہلتے ہوئے بار بار اس کی نظریں مسجد کے دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ہر بار وہ سر جھٹک کر اسی سڑک پر مزید کچھ آگے نکل جاتی مگر پھر پلٹنے پر جانے کیوں نظریں بے ساختہ مسجد کی جانب اٹھتی تھیں اور دل میں مسجد کے اندر جانے کی خواہش ابھرنے لگتی تھی۔۔۔بلآخر وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی کمر کے پیچھے ڈالے بیگ کی تنیاں پکڑے کچھ جھجکتے ہوئے مسجد کی جانب بڑھ آئی۔۔۔اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا اور مغرب کی

آذان کیلئے صدائیں بلند ہونے ہی والی تھیں۔۔اس کی نظریں مسجد کے باہر سیڑھیوں پر بیٹھی لڑکیوں پر جا ٹھہریں۔۔۔وہ تینوں لڑکیاں وہاں بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔۔۔ان میں سے اک عبایہ میں ملبوس تھی۔۔دوسری مشرقی لباس ذیب تن کئے بڑی نفاست سے سر پر دوپٹہ اوڑھے ہوئی تھی اور تیسری انزلہ کی طرح مغربی لباس زیب تن کئے ہوئے تھی مگر انزلہ کے برعکس اس نے اپنے سر کے گرد بڑے سٹائل سے حجاب لپیٹ رکھا تھا۔۔۔انزلہ کچھ خجل سی ہوئی۔۔۔اس کے پاس اس وقت سر ڈھانپنے کیلئے کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ کچھ دیر وہاں کھڑی یہ سوچتی رہی کہ اندر کی جانب قدم بڑھائے یاں ناں۔۔۔پھر بلآخر اس نے قدم اندر کی جانب لے لئے۔۔۔سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ اندر آگئی اور مرمری فرش پر چلتی ہوئی وضو کیلئے مختص جگہ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے وہ مسجد کے اندرونی حال کی جانب چلی آئی۔۔۔مسجد کا حال کافی وسیع تھا اور اس وقت بالکل خالی تھا۔۔۔دور دور تک کسی بشر کا نام نہیں تھا اور خاموشی اس قدر کہ سوئی بھی گرتی تو ارتعاش پیدا کرتی۔۔۔وہ مسجد کے وسط میں کھڑی ہوتی سر کو زرا اوپر اٹھاتی ہوئی چھت کو ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔مسجد کی چھت گولائی میں بنائی گئی تھی جس کے پتھر کو بڑی نفاست سے تراش کر اس پر کیلی گرافی کی ہوئی تھی۔۔۔مختلف قرآنی آیات کی۔۔۔۔وہ سر کو اٹھائے گول گول گھومتی ستائش ذدہ سی باری باری وہاں نقش آیات کو پڑھنے لگی تھی۔۔۔ایک آیت

سے دوسری۔۔۔دوسری سے تیسری۔۔۔اور پھر وہ ٹھہر گئی۔۔۔اسے لگا جیسے کچھ پلوں کیلئے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا ہو۔۔۔جیسے سانس ساکن ہونے لگی ہو۔۔۔۔

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے

وہ وہیں گھٹنوں کے بل زمین پر آ گری تھی۔۔۔۔آیت عربی میں لکھی ہوئی تھی بنا اردو ترجمے کے،اس کے باوجود بھی اسے اس آیت کو پڑھ کر اس کا مطلب سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔۔۔یہ آیت اس دن اس سیشن کا بھی حصہ تھی جس دن وہ زندگی میں پہلی بار یونیورسٹی کے اندر منعقد ہونے والے اک اسلامی لیکچر کو لینے چلی آئی تھی۔۔۔اس کا اس سیشن کو لینے کا کوئی ارادہ تو نہیں تھا مگر پھر یونہی یونیورسٹی کی خاک چھانتے ہوئے جب وہ اک کمرے کہ باہر پہنچی تو اس نے دروازے میں لگے چکور شیشے میں سے اندر جھانکا۔۔۔وہاں بچوں کی تعداد کچھ خاص نہیں تھی۔۔۔ محض دس سے پندرہ بچے ہوں گے۔۔۔اتنی بھری یونیورسٹی میں سے صرف دس سے پندرہ بچے۔۔۔۔اس نے حیرانی سے سوچا۔۔۔"میرے خیال سے اب کوئی اور نہیں آئے گا ہم کلاس شروع کرتے ہیں۔۔۔"اس نے آواز کی سمت

دیکھا۔۔۔وہاں کوئی چہرے پر نقاب اور عبایا پہنے ہوئے اک خاتون کھڑی کہہ رہی تھیں۔۔۔اتنی دور سے بھی اسے اس عورت سے کچھ انسیت سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

"ہم کتنے سالوں سے کوشش کر رہے ہیں مگر بدقسمتی سے بچوں کا دھیان ہم دین کی جانب مبذول کروانے میں کچھ خاص حد تک کامیاب نہیں ہو سکے۔۔۔۔" انزلہ کو ان کے لہجے میں کچھ ناامیدی کا عنصر محسوس ہوا تھا یاں پھر چونکہ وہ خود مایوس تھی اس لئے ان کی بھی اک ادھوری خواہش کو وہ ناامیدی کے لبادے میں لپیٹنے لگی تھی۔۔۔اگلے ہی پل بنا کچھ سوچے سمجھے وہ دروازہ کھول کر اندر بڑھ آئی۔۔۔کیوں آئی تھی۔۔۔؟ وہ انہیں مایوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔بھلے اسے ان چیزوں میں غرض نہ سہی مگر تھا تو وہ اک اچھا کام ہی۔۔۔بھلے وہ اک پریکٹیسنگ مسلمہ نہیں تھی پھر بھی تبلیغ کے اس کام کو بند نہیں ہونا چاہئیے تھا۔۔۔۔کیوں۔۔۔؟ پتا نہیں۔۔۔مگر اچھے کام رکنے نہیں چاہئیں۔۔۔بس اسی سبب وہ سیشن لینے بیٹھ گئی تھی۔۔۔پورے سیشن میں اس نے کوئی دلچسپی نہیں لی تھی۔۔۔اس نے ٹاپک سے متعلق کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔۔ہاں اک سوال کیا تھا۔۔۔

"کیا آپ اس کام کو بند کر دیں گی۔۔۔؟" اس کے سوال پر نہ صرف لیکچر دینے والی خاتون نے بلکہ پوری کلاس نے اسے دیکھا تھا۔۔۔کچھ نے ناسمجھی سے۔۔۔کچھ نے حیرانی سے

۔۔۔کچھ نے مزاق اڑانے والی نظروں سے۔۔۔سوال کو نامکمل سا محسوس کرتے ہوئے اس نے دوبارہ سے دہرایا۔۔۔"میرا مطلب ہے اتنے کم لوگ آتے ہیں اس سیشن میں۔۔۔کسی کو کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔۔۔"

انزلہ نے کہنے کے ساتھ ساتھ ان کی جانب دیکھ۔۔۔ان کی آنکھوں میں مسکراہٹ کی چمک ابھری تھی وہ محسوس کر سکتی تھی کہ وہ نقاب کے اندر مسکرائی ہیں۔۔۔

"اللہ کے دین کا کام تعداد دیکھ کر تو نہیں کیا جاتا بچے۔۔۔نہ ہی لوگوں کا ہجوم اکھٹا کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔۔۔"وہ بڑی غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔۔"ہدایت دینا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ہمارا کام تو اس کا پیغام پہنچانا ہے۔۔۔کوئی سامع ہو یا نہ۔۔۔"انہوں نے بڑے آرام دہ انداز میں بڑی اچھی اور سچی بات کہہ دی تھی۔۔۔ان دونوں باتوں کیلئے لہجے کا تلخ ہونا ضروری نہیں تھا۔۔۔تو وہ کیونکر تلخ ہوتیں۔۔۔سائل اپنے علم کے مطابق سوال کرتا ہے۔۔۔اور سائل نواز اپنے ظرف کے مطابق جواب دیتا ہے۔۔۔

اس کے بعد اس نے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔کچھ دیر وہ وہاں بیٹھی رہی تھی پھر جب اس نے محسوس کیا کہ اب باقی بچے سوالات کی بوچھاڑ شروع کر چکے ہیں تو وہ خاموشی سے اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔۔

اس دن کے بعد اس نے یہ آیت آج یہاں پڑھی تھی۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل وہی گری تھی۔۔۔اس کی سماعتوں نے نسوانی آواز میں اس آیت کا ترجمہ پڑھا جانا سنا تھا۔۔۔اور پھر یکے بعد دیگرے اس کے سامنے کئی لمحے لہرائے تھے جن میں زیادہ تر روحیل کے ساتھ گزارے جانے والے لمحے تھے۔۔۔اس کے ساتھ کی جانے والی باتیں تھیں۔۔۔کوئی آیت کا ترجمہ پڑھتا جا رہا تھا اور اس کی آنکھوں کہ سامنے اس کے گزارے جانے والے وہ لمحے لہرا رہے تھے جن پر اس کے ضمیر نے اسے جھنجھوڑا تھا مگر اس نے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔۔

"اللہ اکبر۔۔۔اللہ اکبر۔۔۔۔"مغرب کی آذان کا وقت آن پہنچا تھا اور اس وقت عبدالرحمن کو الرحمٰن کی جانب پکارا جانے لگا تھا۔۔۔ہر جانب حق کی صدائیں بلند ہونے لگی تھیں۔۔۔آذان دینے والے کی آواز میں کچھ تھا۔۔۔اس کی زبان میں تاثیر تھی یاں پھر اس پکار میں کچھ تھا کہ رقت طاری ہونے لگی تھی۔۔۔بلا اختیار ہی آنکھیں پانی سے بھر آئی تھیں۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے ہوئے اپنا ماتھا زمین سے ٹیک دیا۔۔۔اس کے سینے پر دباؤ بڑھنے لگا تو وہ سجدے میں گرتے ہی بلکتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ رونا شروع ہو گئی۔۔۔جتنی شدت سے آنسو بہہ رہے تھے اتنی شدت سے دل میں تکلیف کا احساس

بڑھنے لگا تھا۔۔مسجد میں خاموشی کے سبب آذان کے ساتھ اس کی ہچکیاں بھی گونجنے لگی تھیں۔۔۔۔

"ماں۔۔۔۔۔یااللہ میری ماں۔۔۔۔۔"وہ وہیں سجدے میں سر رکھے بس اک بات ۔۔۔اک جملہ دہرانے لگی تھی۔۔۔۔اسے اس کی ماں سے آخری ملاقات یاد آنے لگی تھی۔۔۔۔وہاں روتے ہوئے اس نے قبول کیا تھا کہ جس دن اس کی ماں گئی تھی وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔۔اس کا ننھا دل شدید خوف کے زیراثر آیا تھا۔۔۔اس نے اپنی ماں کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔اسے روکنے کیلئے مگر پھر اگلے ہی لمحے مسکراتے ہوئے چھوڑ بھی دیا تھا۔۔۔۔ماں کے چھوڑ جانے سے زیادہ اسے اپنی ماں کی آنکھوں میں جھلکتے ہوئے خوف نے زیادہ ڈرایا تھا جس نے اس کے ہاتھ تھام لینے پر اس کے ماں کے دل کو جکڑا تھا۔۔۔وہ ڈر گئی تھیں کہ کہیں وہ انہیں روک نہ لے۔۔۔۔آج جب اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ خوف نے اسے بھی زیراثر لیا تھا جسے اس نے محسوس کرنے سے انکار کر دیا تھا تو خود کے وجود کے ساتھ ہمدردی کا۔۔۔ترس کا جزبہ ابھرنے لگا۔۔۔اور تکلیف کی شدت کا بھی۔۔۔۔وہ کبھی یوں مضبوط نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔وہ کبھی یہ بوجھ اپنے کندھوں پر لینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ سجدے میں گری مسلسل رو رہی تھی کہ جبھی اسے اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا

۔۔۔اس نے سر نہیں اٹھایا۔۔۔وہ یوں ٹوٹی ہوئی حالت میں کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اس نے یونہی ماتھا زمین سے ٹیکے اپنے ہاتھوں سے باری باری آنکھوں کو صاف کیا اور پھر سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔اس نے ان کی جانب دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔کچھ پل سرک گئے تو اس نے اپنے ہاتھوں سے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔۔ان کے چہرے پر فکر مندی تھی۔۔۔اس نے واپس سے نظریں جھکا لیں اور پھر اگلے ہی لمحے اٹھنے لگی جب خاتون نے فوراً التجائیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔"بیٹھ جائیے۔۔۔۔"

وہ مروت میں واپس سے بیٹھ گئی۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے آپ کی ماما کو۔۔۔۔؟" وہ بڑی شفقت سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔وہ کچھ نہ بولی تو انہوں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔بڑی ملائیت کے ساتھ۔۔۔"کیا ہوا ہے آپ کی ماما کو۔۔۔۔"

وہ یونہی ان کا ہاتھ تھامے نیچے کو جھکتے ہوئے اپنا سر ہاتھوں پر گرائے پھر سے رو دی تھی۔۔۔۔"وہ چلی گئیں۔۔۔۔۔۔مجھے تنہا کر گئیں۔۔۔۔"

ان کا اک ہاتھ اس نے پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اس کی پیٹھ سہلانے لگی تھیں۔۔۔۔

"انہوں نے کہا تھا وہ آئیں گی اور مجھے لے جائیں گی۔۔۔" اک بار پھر سے ہال میں اس کی ہچکیاں گونجنے لگی تھیں۔۔۔ "میں نے ان کا کتنا انتظار کیا۔۔۔ میں نے کتنی ان کی راہ تکی۔۔۔ مگر وہ نہیں آئیں۔۔۔ وہ اب آ ہی نہیں سکتیں۔۔۔" وہ مسلسل روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔ "اگر میں اس دن ان کا ہاتھ نہ چھوڑتی تو وہ نہ جاتیں اور نہ ان کا ایکسیڈنٹ ہوتا۔۔۔ اگر میں ان کے خوف کو اپنے خوف پر اہمیت نہ دیتی تو وہ زندہ ہوتیں۔۔۔"

"نہیں ہوتیں۔۔۔ وہ تب بھی زندہ نہ ہوتی۔۔۔" انہوں نے بہت آہستہ آواز کے ساتھ کہا ۔۔۔ ان کی بات سنتے ہی انزلہ کہ آنسو تھمے تھے۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

"اس کی اتنی ہی زندگی تھی۔۔۔ آپ یا کوئی بھی کچھ کر لیتا انہیں روک نہیں سکتا تھا۔۔۔ ان کی موت اسی طریق سے لکھی گئی تھی۔۔۔ آپ روک لیتی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے باپ کے ہاتھوں قتل ہو جاتیں۔۔۔"

ان کی بات پر انزلہ ان کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے فوراً قدرے پیچھے کو ہوئی۔۔۔ "آپ کیسے جانتی ہیں یہ سب۔۔۔" وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ "آپ کون ہیں۔۔۔؟"

"انعم۔۔۔میرا نام انعم سلطانہ ہے۔۔۔"انہوں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بڑی شفقت سے کہا۔۔۔۔

"انعم۔۔۔"اسنے زیر لب دہرایا۔۔۔"کچھ ہو تو آپ نے روحین اور انعم کو کال کرنی ہے۔۔۔"اسے اس کی ماں کے الفاظ یاد آئے تھے۔۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے وہ آگے آتے ہوئے ان کے ساتھ آلگی تھی۔۔۔انہوں نے بھی بہت آہستہ سے اسے اپنی بانہوں میں لے لیا تھا۔۔۔وہ اس دن وزیٹنگ فیکلٹی کے طور پر لیکچر دینے آئی تھیں مگر جب انہیں پتا چلا کہ وہ جس لڑکی کو کب سے تلاش کر رہی تھیں آج وہی لڑکی ان کے سیشن میں بیٹھی کافی عجیب سوال کر رہی تھی۔۔۔اس کے بعد انہوں نے اسی یونیورسٹی میں اسلامک ٹیچر کے منسب کیلیئے درخواست دے دی تھی۔۔۔اور پھر وہ لڑکیوں سے اس کی بابت معلومات لیتی رہی تھیں۔۔۔

اس پہلی ملاقات کے بعد آج تک وہ اس کے ساتھ رابطے میں رہی تھیں۔۔۔صرف رابطے میں ہی نہیں رہی تھیں بلکہ اس کی تربیت میں بھی اک خاصہ کردار ادا کیا تھا۔۔۔

وہ اسے فکرمندی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات لئے دیکھ رہی تھیں۔۔۔"کیا ہوا ہے۔۔۔؟آپ ٹھیک تو ہیں۔۔"

ان کے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔"انعم بیگم ابھی تک اسے فکر مندی سے تک رہی تھیں۔۔۔اس نے اگلے ہی پل خود کو سنبھالا اور پھر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔"روحیل کی ٹھکائی کر کے آئی ہوں۔۔۔"اس کی آنکھیں اپنا کارنامہ سناتے ہوئے چمک اٹھیں۔۔۔

"کیوں الجھتی ہیں لوگوں کے ساتھ۔۔۔؟"انہوں نے قدرے بے بسی سے کہا۔۔۔

"میں نہیں وہ میرے ساتھ الجھتے ہیں۔۔۔"اس نے بھی اسی معصومیت سے کہا تھا۔۔۔

"اچھا یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔کتنی بار کہا ہے یہاں پیچھے آ کر اکیلے مت بیٹھا کرو۔۔خاص کر مغرب کے وقت۔۔ کتنی بار اشرف کو کہا ہے تمہیں پچھلی جانب نہ آنے دیا کرے۔۔اس کا بھی دل نہیں ہے نوکری کرنے کا۔۔"وہ اس کی سرزنش کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

"بس کر دیں آپ اشرف چچا کو لے کر آئیں یا کسی اور کو مجھے یہاں آنے سے نہیں روک سکتے۔۔دروازے سے آنے نہیں دیں گے تو دیوار پھلانگ کر آ جاؤں گی۔۔مجھے اچھا لگتا ہے یہاں بیٹھنا۔۔اور سچ کہوں آپ کے اس پورے گھر میں صرف یہی اک جگہ اچھی ہے۔۔"

Clubb of Quality Content

"دیوار پھیلا نگنے والوں کی شکلیں ایسی نہیں ہوتیں۔۔زرا سا اونچی آواز میں کوئی بولے تو رونے بیٹھ جاتی ہو۔۔دیوار سے گر گئی تو نا جانے کیا ہوگا۔۔"وہ بھی اس کے پاس بینچ پر بیٹھ گئیں۔"اور مجھے تو ڈر ہے تم نے ایک نا ایک دن میرے بچوں کو بھی خراب کر دینا ہے، کل میرب بھی یہاں آکر بیٹھی ہوئی تھی۔میں نے ڈانٹا تو کہتی انزلہ باجی کو تو کچھ نہیں کہتیں۔۔دیکھو زرا ابھی چھٹانک بھر کی نہیں ہوئی اور مجھے آگے سے سوال کر رہی تھی۔۔ تھوڑے سے اور بڑے ہو گئے تو میرے تو ہاتھ سے نکل جائیں گے یہ بچے۔۔"

"جبکہ جتنا مجھے ڈانٹتی ہیں اتنا تو اپنے بچوں کو بھی نہیں ڈانٹتی ہوں گی۔۔۔ویسے وہ ہے کہاں۔۔"انزلہ نے اپنی ننھی دوست کا پوچھا۔۔۔

"سو رہی ہے۔۔۔ صبح فجر میں اٹھ گئی تھی پھر تمہیں تو پتا ہے اک بار اٹھ جائے تو ٹکتی کہاں ہے۔۔۔نہ خود سوتی ہے نہ باقی بچوں کو سونے دیتی ہے۔۔۔"ان کے ساتھ ساتھ وہ بھی مسکرا دی۔۔۔

"اک بات بتائیں۔۔۔"اس کے لہجے میں موجود پہلے والی خوش مزاجی یک دم غائب ہوئی تھی۔۔۔

"ہمم پوچھو۔۔"انہوں نے اپنی عینک کو سیدھا کرنے کے بعد اپنے خشک لبوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

"کیا سچ میں انسٹنکٹ نام کی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔؟کیا سچ میں انسان کو کچھ برا ہونے سے پہلے پتا چل جاتا ہے۔۔؟"

"پتا چلنے میں اور اندازہ ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔پتا چلنے پر کن کی مہر ثبت ہوتی ہے اور اس کا علم صرف اس کو ہوتا ہے جو کن فرمانے کی طاقت رکھتا ہے۔۔اندازے کا کچھ کہا نہیں جاسکتا۔۔ کبھی ہو بھی سکتا ہے اور کبھی نہیں بھی۔۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔"وہ بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پتا نہیں مجھے کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔۔ کبھی دل کرتا ہے کچھ ایسا کروں کہ پتا چل جائے کیا ہونے والا ہے اور پھر دل کہتا ہے جو برا ہو چکا ہے اس سے برا تو کچھ نہیں ہو سکتا ناں۔۔میں اس انسٹنکٹ کو سمجھ نہیں پا رہی کہ یہ کچھ اچھا ہونے کا اندیہ دے رہی ہے یاں کچھ برا ہونے سے پہلے خبر دار کر رہی ہے۔۔کچھ ایسا ہونے والا ہے جو بے چینی بڑھانے لگا ہے۔۔۔دل کرتا ہے کہیں دور بھاگ جاؤں۔۔۔۔"اس نے بے بسی سے کہا۔۔۔

"پرسکون رہو۔۔ جب اللہ چاہے گا وقت پر دہ اٹھادے گا۔۔" وہ قدرے پرسکون لہجے میں چہرے پر طمانیت لئے بولی تھیں اور انزلہ کو ان کی مسکراہٹ بہت عجیب لگی تھی۔۔

"آپ میرے لئے دعا نہ کیا کریں۔۔" کچھ دیر کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھتے ہوئے اداسی سے کہا۔۔

"کیا تم ہر دعا کرنے والے کو یہی کہتی ہو۔۔؟" وہ حیران ہوئیں۔۔۔

"نہیں۔۔ مگر مجھے پتا ہے آپ کی دعائیں میرے لئے آزمائش کے دروازے کھول دیں گی۔۔"

"رحمتوں کے دروازے بھی تو کھول سکتی ہیں۔۔"

"انعام کبھی آزمائش کے بغیر ملا ہے۔۔؟" وہ اپنے ہاتھوں سے الجھی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔

"تم آزمائش کس کو کہتی ہو۔۔؟"

"ہر اس رشتے کو جو تنہائی میں محبتوں کے دیئے بجھا کر روشنی میں وفاؤں کی بولی لگوانے چلا آئے۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی اس قدر گہری بات پر وہ بے ساختہ مسکرادیں۔۔۔انہوں نے اک بار پھر سے اپنی عینک کو ٹھیک کیا۔۔

"کون سی کتاب پڑھ رہی ہو آج کل۔۔۔؟"

"زندگی کی۔۔۔زندگی سے بہترین اور تلخ کتاب کوئی ہو سکتی ہے۔۔۔؟"اس نے کہنے کے بعد توقف کیااور پھر بولی۔۔۔"اور جانتی ہیں اس کا باب کیا ہے۔۔۔؟رشتے۔۔۔رشتے باب ہے اس کتاب کا۔۔۔جو محبت کے جنون میں پہلے بیسا کھی بنتے ہیں اور پھر نفرت کی دیمک اس بیسا کھی کو کھا لیتی ہے۔۔۔اور جانتی ہیں دیمک زدہ رشتوں کا اندازہ کب ہوتا ہے۔۔؟جب انسان منہ کے بل گرتا ہے۔۔۔"اس کا لہجہ ٹھہرا ہوا تھا۔۔۔نہ ہی رنجیدہ آواز نہ ہی دل میں کوئی ملال۔۔۔

Clubb of Quality Content

"انزلہ اتنی جلدی فیصلہ سنانے والے ہمیشہ پچھتاتے ہیں۔۔۔"

"اور برا کرنے والے۔۔۔زیادتی کرنے والے۔۔؟"اس نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر ان کی جانب دیکھا۔۔"زیادتی کرنے والے کب پچھتاتے ہیں۔۔؟پچھتاتے ہیں بھی یاں نہیں۔۔۔؟"جانے کب سے وہ مقافات عمل سے آس لگائے بیٹھی تھی۔۔۔جملے کے اختتام پر وہ ہنسی یوں جیسے مکافات عمل کو جھٹلا رہی ہو۔۔۔

"انسان تو کبھی مکافات عمل کی حد تعین نہیں کرتے کہ کس کو لگنی ہے کس کو نہیں۔۔۔جو اللہ کا اختیار ہو اسے اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرتے۔۔اگر انسانوں کے نظریے سے دیکھنے لگیں تو دنیا میں شاید ہی کوئی بشر ہو جس پر مکافات عمل کی حد نہ لگے۔۔ہر کوئی کسی نہ کسی کے مکافات عمل کی چکی میں پسنے کی آس لئے بیٹھا ہے۔۔۔"انعم نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔وہ واپس سے سامنے دیکھنے لگی تھی۔۔کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا۔۔

"مجھے لگتا ہے وہ آرہا ہے۔۔۔"اس کے لہجے میں آنچ تھی ایسی آنچ جس نے اس بات پر اس کے ہی دل کو تپش دی تھی۔۔۔

"کون۔۔؟"انزلہ نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر گردن کو ان کی جانب ترچھا کئے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔اسے ان کے چہرے پر کہیں شرارت نظر نہیں آئی تھی۔۔۔وہ ان کے چہرے کے تاثرات پر الجھ گئی۔۔۔

اس نے واپس سے گردن سیدھی کرلی۔۔۔"ویسے تو ہر وقت آپ اس کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔۔۔اور اب کہہ رہی ہیں کون۔۔۔؟۔"وہ ان کے سوال پر بدمزہ ہوئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔بلآخر اس نے آنا ہی تھا۔۔۔" انہوں نے بڑی سہولت سے کہا تھا یوں جیسے کوئی بڑی بات ہوئی ہی نہ ہو۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔۔مجھے لگتا ہے اسے اب نہیں آنا چاہیے۔۔۔۔" وہ سامنے کیاری میں بہتے پانی کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔"جب سب ختم ہو گیا تھا۔۔۔میں اپنی زندگی میں موو آن کر چکی ہوں پھر اب کیا تک بنتی ہے آنے کی۔۔۔ خیر میری بلا سے۔۔۔"وہ جب کچھ نہیں کر پاتی تھی تو یہ ضرور کہہ جاتی تھی "میری بلا سے۔۔۔"اور کتنا اس کی بلا سے ہے کتنا نہیں یہ پاس بیٹھی خاتون اچھی طرح سے جانتی تھیں۔۔۔

"تم موو آن کر چکی ہو۔۔۔؟"وہ بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں آپ کے سامنے ہی ہے۔۔۔کتنی اچھی میری جاب ہے۔۔۔اور دیکھیں سب زندگی میں کس قدر ٹھیک چل رہا ہے۔۔۔"

"تم ایموشنلی موو آن نہیں کر سکی ہو ابھی تک انزلہ۔۔۔اور ایموشنلی موو آن کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہوتا خاص کر تب جب آپ عمر کے اک خاص حصے تک کسی سے محبت کرتے رہے ہو۔۔۔تم جذباتی اعتبار سے ابھی بھی کہیں نا کہیں اس سے وابستگی رکھتی ہو۔۔اگر کر چکی ہوتی تو ابھی اس کے حوالے سے میرے سامنے بیٹھ کر سوال نہ کر رہی ہوتی۔۔۔" انزلہ

کو ان کی باتوں سے حیرانی نہیں ہوئی تھی نہ ہی اس نے جھٹلایا تھا۔۔۔"تم نے اس کی محبت کے پودے کو کئی سال تک بے اعتنائی کے شکوؤں۔۔۔ناراضی۔۔۔ٹوٹی امیدوں سے سیراب کیا ہے۔۔۔اور اب جب وہ پروان چڑھ چکا ہے تمہیں لگتا ہے تم بس اوپر سے اکھاڑ کر پھینک دوگی اور اس کے وجود کے سبھی نشان ختم ہو جائیں گے۔۔۔ہو سکتا ہے بظاہر ختم ہو بھی جائیں مگر اک عرصے کے بعد جب محبت کی۔۔انسیت کی جڑیں وجود میں سرائیت کر جائیں تو پھر محض جذبات کو جھٹلا دینے سے راہ فرار حاصل نہیں ہوتی۔۔۔"انہوں نے خاصا سچا تبصرہ پیش کیا جو اسے چپ کروا گیا۔۔۔

جب وہ کچھ نہ بولی تو انعم اس کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔"چلو شاباش اندر آ جاؤ۔۔"کہنے کے بعد وہ خود بھی اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔مگر اسے کئی الجھنوں کے بھنور میں اکیلا چھوڑ گئی تھیں۔۔۔

ہمیں لگتا ہے محبت کو محض محبت سے ہی سیراب کیا جا سکتا ہے۔۔۔محبت کا پودا محض انسیت سے پروان چڑھایا جا سکتا ہے جبکہ در حقیقت محبت کے پودے کو پروان چڑھانے کیلئے کسی مخصوص احساس کی ضرورت نہیں ہوتی یہ گلاب کی طرح دیکھ بال میں بھی کھل سکتا ہے اور کنول کی طرح گدلے پانیوں میں بھی۔۔۔۔اسے انسیت کا تشکر بھی بڑھاوا دے سکتا ہے اور

بے اعتنائی کے شکوے بھی۔۔۔ہاں ان سب میں اک چیز اہم ہوتی ہے وہ ہے خیال۔۔۔ تخیل ہے جو ہم بنتے ہیں۔۔۔ محبت کا پیمانہ کوئی چیز ہمارے خیال میں کتنا بستی ہے وہ طہ کرتی ہے۔۔۔۔

شام میں جب وہ گھر لوٹی تو اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی سب سے پہلے اس کی نظر قاسم پر پڑی جو بڑے آرام دہ انداز میں ٹیڑھا میڑھا ٹانگیں نیچے لٹکائے ہوئے بیڈ پر لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔۔ قاسم نے انزلہ کا آنا محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اسی اطمینان سے ہاتھوں میں پکڑے موبائل کو منہ کے اوپر کئے استعمال کر رہا تھا۔۔۔انزلہ نے پہلے اک لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون کیا اور پھر اگلے ہی لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا بیگ عین اس کے پاس پھینکا دیا یوں کہ وہ عین اس کے چہرے سے کچھ ہی فاصلے پر جا کر گرا تھا۔۔۔ قسمت اچھی تھی تو اس کے چہرے کے نقوش بگڑنے سے بچ گئے تھے۔۔۔اس نے گھبراتے ہوئے فوراً سے سامنے دیکھا جہاں وہ بڑے آرام سے سینے پر بازو باندھے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں تمیز نہیں ہے۔۔؟" قاسم نے تیز لہجے میں کہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی بات کو مکمل نظرانداز کرتے ہوئے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آگئی اور ہاتھوں میں پہنی انگوٹھیاں اتار کر رکھنے لگی کہ جبھی اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔۔ قاسم نے جلدی سے کاجو کا خالی پیکٹ تکیے کے نیچے سرکا دیا۔۔۔ وہ فوراً سے پلٹتے ہوئے بیڈ کے پاس آئی اور گھٹنے زمین پر ٹیکتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر بیڈ کے نیچے سے باسکٹ نکالی۔۔۔

"میرے کاجو تو نہیں کھائے ناں۔۔۔؟" وہ اب باسکٹ کا جائزہ لینے لگی تھی جس میں اس کا خزانہ چھپا ہوا تھا اور بیڈ کے نیچے بھی غالباً اس سے چھپانے کیلئے ہی رکھی ہوئی تھی۔۔۔

"دیکھ لو۔۔ دیکھ لو۔۔ اور اچھے سے دیکھ لو۔۔ کتنی ندیدی ہو تم۔۔" وہ مصنوئی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے بولا، اب کھا تو لئے ہی تھے۔۔۔

"وہ کیا ہے ناں مجھے ان سوفیسٹیکیڈ پر سنیلیٹیز کے بھوکے پیٹوں کا اچھے سے پتا ہے۔۔" وہ وہاں سے اٹھتی بیڈ کے پاس آکر اس کے دائیں جانب بیٹھ گئی۔۔۔

"تم نے سوفیسٹیکیٹڈ پر سنیلیٹی میرے لئے بولا ہے۔۔؟" اسے شاک لگا تھا۔۔۔ اس نے بے یقینی سے پوچھا۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"بندے کا سینس آف ہیومر اچھا ہو تو وہ اکثر ایسے مزاق کر جایا کرتا ہے۔۔ تم زرا اگنور کرنا۔۔" انزلہ کی حاضر دماغی اور زبان درازی کی جگل بندی کی مثال شاید ہی کہیں ملتی تھی۔۔

"آج پھر زبان تیز کروا کر آئی ہو۔۔" اس نے بھنویں سکیڑے کہا۔۔۔

"اوہ۔۔ وہ۔۔ تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں تائی ماں سے مل کر آئی ہوں۔۔؟" انزلہ نے تپا نے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا اور پھر کمر کے بل بیڈ پر لیٹتے ہوئے بازو لمبا کئے تکیے کے نیچے سے کاجو کا خالی پیکٹ نکال کر قاسم کے سامنے لہرایا۔۔۔

"کچرا ڈسٹ بن میں پھینکا جاتا ہے تکیہ کے نیچے نہیں رکھا جاتا۔۔" اس نے بڑے راز کی بات اس کے گوش گزار کی تھی۔۔۔ قاسم نے شرمندہ ہوتے ہوئے سر کھجایا جس پر انزلہ نے اسے افسوس سے دیکھا۔۔ "یہ بچوں والی ٹرکس نہ کسی اور کے ساتھ جا کر کھیلنا۔۔ ہنہ۔۔" وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی دروازے کے پاس پڑی ڈسٹ بن کے پاس چلی آئی اور ہاتھ میں پکڑا پیکٹ اس میں پھینک دیا۔۔

"یہ بتاؤ صبح کیا ہوا تھا تمہیں۔۔ کس کی پروفائل سٹالک کر رہی تھی۔۔۔؟" وہ اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے بڑے عام سے انداز میں سوال کر رہا تھا۔

"اف ہو۔۔ تمہاری سوئی ابھی تک وہاں اٹکی ہوئی ہے۔۔ حد ہی ہو گئی ہے یار۔۔" وہ بیزار ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں اٹکی ہوئی ہے اب بتاؤ۔۔۔؟" وہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔اس سے متعلق کوئی بات ہوتی اور وہ یونہی جانے دیتا ایسا تو ممکن نہیں تھا۔۔۔

"کسی کی بھی نہیں۔اب جاؤ یہاں سے مجھے اتنی نیند آ رہی ہے۔۔۔" انزلہ نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے باہر نکالنا چاہا تھا مگر اسے ہلتا نہ دیکھ کر انزلہ نے لاچار اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"انزلہ۔۔" اس کی آواز میں پہلے والی نرمی کی جگہ اب سنجیدگی نے لی تھی۔

"ٹولے رہے ہو۔۔؟" وہ اپنے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے بولی۔

"پاگل ہو۔۔ تمہارا دوست ہوں بس اس لئے جاننا چاہ رہا ہوں آخر کون سی بات تھی جس کے سبب تم پریشان ہو گئی تھی۔۔"

"تم پریشان نہ ہو۔۔اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو سیدھا تمہارے پاس آؤں گی۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟" اس نے مسکراتے ہوئے اس کی تسلی کروانی چاہی تھی۔۔۔

"شاباش میری شیرنی۔۔۔" قاسم نے مسکراتے ہوئے اس کے گال کھینچے اور پھر تیز تیز قدم لیتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔ بڑھا نہیں بھاگا تھا۔۔۔ رکتا تو وہ اب تک اس کو پکڑتے ہوئے اس کے بالوں کا حلیہ بگاڑ چکی ہوتی۔۔۔

"قاسم۔۔۔ تمہاری یہ حرکت مجھے زہر لگتی ہے۔۔۔" وہ اس کے پیچھے سے چلائی تھی، سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ وہ بھی وہیں سے چلا دیا تھا۔۔۔ "مجھے پتا ہے۔۔۔"

آج خلاف معمول جب وہ اٹھ کر کمرے سے باہر آئی تو لاؤنج میں ہی اسے کمال صاحب بیٹھے دکھائی دے گئے۔۔۔ وہ موبائل پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھے اور دونوں سنگل سیٹر صوفوں کے بیچ موجود میز پر پڑی ان کی کافی بھانپ اڑا رہی تھی۔۔ وہ خاموشی سے ان کی نظروں میں آئے بغیر کچن میں چلی ائی۔

"اوہو لگتا ہے ابھی تک جرنیل صاحب گھر پر ہی ہیں۔۔؟" اس نے سلیپ پر بیٹھتے ہوئے اپنی ماں سے سوال کیا۔۔ "ویسے کب جا رہے ہیں یہ واپس۔۔ اللہ خیر ہی کرے پورا دوسرا دن ہونے کو ہے کہ وہ گھر پر ہیں۔۔۔"

"ابھی شاید نہیں جائیں گے۔۔۔" ان کا لہجہ خاصا بے تاثر تھا۔۔

"چلیں۔۔فیلنگ سیڈ فاریو۔۔"اس کی "و" کو لمبا کرتی زبان کمال صاحب کو کچن میں آتا دیکھ کر رکی۔

"آج اورنگزیب نے اپنے بیٹے کی کامیابی کو سیلیبریٹ کرنے کیلئے اک پارٹی رکھی ہے۔۔اک نئے پراجیکٹ پر کام کرنے جارہا ہے۔۔۔"

"اللہ خیر کرے۔۔جانے اب کس لڑکی کے ساتھ جوائنٹ وینچر ہوگا۔۔"بلا اختیار ہی اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔فرحین کے ساتھ ساتھ کمال صاحب نے بھی ناگواری سے اسے دیکھا۔۔اس نے اپنی موٹی موٹی آنکھوں کو بڑا کرتے ہوئے کندھے اچکا دیئے۔۔۔

"خیر۔۔اس نے اپنے قریبی دوستوں اور ان کی فیملیز کو مدعو کیا ہے۔۔آپ دونوں بھی تیار رہیئے گا ہم بھی انوائٹڈ ہیں۔۔"وہ اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے بولے۔

"مگر ڈیڈ میری تو آج شام میں کلاس ہے۔۔"وہ بلا کی معصومیت چہرے پر سجائے بولی۔۔۔فرحین بیگم کی نظروں کو اس نے حتلامکان نظرانداز کرنے کی کوشش کی تھی۔۔جو اس کے جھوٹ پر ملامتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"کتنے بجے ہے آپ کی کلاس۔۔؟"ان کے سوال پر انزلہ کو احساس ہوا تھا کہ اس نے جواب دینے میں زرا جلدی کردی تھی۔۔پہلے دعوت کے اوقات کا تعین کرلینا چاہئے تھا۔۔

"میرے خیال سے آپ ساڑھے آٹھ بجے تک فارغ ہو ہی جائیں گی۔۔۔"فرحین بیگم نے بات میں مداخلت کرتے ہوئے بیٹی کیلیئے راہ فرار نکالی تھی۔۔۔انزلہ نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔۔مگر بڑے غیر محسوس سے انداز میں سر کو خم بھی دیا۔۔۔"میری کلاس تو پانچ سے ساڑھے نو تک ہے ڈیڈ۔۔۔"

"اورنگزیب میرا بڑا پرانا دوست ہے ہم نہیں جائیں گے تو اسے برا لگے گا۔۔۔اس نے خاص طور پر کہا تھا کہ انزلہ کو بھی لاؤں۔۔"

وہ جانتی تھی یہ اورنگزیب نے نہیں ان کے بیٹے نے ہی کہا ہو گا۔۔۔

"ڈیڈ میں اس پارٹی کیلیئے اپنی کلاس نہیں چھوڑ سکتی۔۔"وہ فوراً سے بولی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمال صاحب نے اس کی عزت افزائی کے لئے اپنے لب کھولنے چاہے ہی تھے کہ فرحین بیگم کی مداخلت پر وہ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔"آپ انزلہ کو رہنے دیں ہم چلے جاتے ہیں، آپ بتائیں گفٹس کیا لینے ہیں ان کیلیئے۔۔؟"

"تمہاری یہی باتیں اس کو شہ دیتی ہیں۔۔"وہ کب انسان کو عزت کے تخت سے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیتے تھے کم ہی سمجھ آتا تھا۔۔"رہنے دیں میں خود ہی گفٹس لے آؤں گا۔۔"وہ ناراضی سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلے گئے۔۔

"بھابھی صحیح کہتی ہیں تم میری طلاق کرواؤ گی۔۔۔"انہوں نے ان کے جاتے ہی انزلہ کے کان کو پکڑ الیا۔۔۔

"پھر بھابھی کو میں نے کیا کہا تھا۔۔۔؟وہ بھی تو یاد کریں۔۔۔"اس نے اپنی دائیں آنکھ دباتے شرارت سے پوچھا۔۔۔

"بری بات۔۔۔انزلہ۔۔۔"انہوں نے اسے ڈپٹا۔۔۔

"بری بات۔۔۔اک ٹاکسک ریلیشن میں رہنے سے تو کہیں بہتر ہے علیحدہ ہو جانا۔۔۔"

"یہ آپ طہ نہیں کر سکتیں کہ کس کو کس کے ساتھ رہنا ہے اور کس کے ساتھ نہیں۔۔۔"

"آپ کا تو طہ کر سکتی ہوں ناں۔۔۔"جیسے ہی فرحین کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی وہ کان چھڑواتے ہوئے شیلف سے اتر کر بھاگی تھی۔۔۔"تھینک یو مام۔۔۔۔"سیڑھیوں کے اوپر زرا کو رک کر اس نے پلٹ کر کہا اور پھر زینے پھیلانگتی چلی گئی۔۔

دوپہر میں انزلہ لقمان صاحب کے گھر چلی آئی تھی۔۔لقمان صاحب اس کے اکلوتے تایا تھے۔۔کچھ پرانی رنجشوں کے سبب وہ کمال صاحب سے نہیں ملتے تھے مگر انزلہ کو اپنی جان

کی طرح عزیز رکھتے تھے۔۔ جتنا لقمان صاحب انزلہ سے پیار کرتے تھے اتنا ہی سمیعہ بیگم اس سے خار کھاتی تھیں۔۔ مگر اچھی بات یہ تھی کہ بڑوں کی ناراضی اور غصہ بچوں کی دوستی اور پیار پر اثر انداز نہیں ہوا تھا۔۔

تائی ماں دوپہر کو قیلولہ لازمی کرتی تھیں اور یہی بات انزلہ کیلئے موقع غنیمت کی حیثیت رکھتی تھی۔۔ ابھی بھی وہ اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاتی وہاں چلی آئی۔۔ گھر کے اندرونی حصے میں آتے ہی وہ تائی ماں کے کمرے کی جانب آئی تھی۔۔۔ دروازے کے پیچھے چھپ کر اس نے ہلکی سی گردن نکال کر دیکھا۔۔۔ وہ سو رہی تھیں۔۔ اس نے بے ساختہ شکر کا کلمہ ادا کیا اور پھر بغیر ادھر ادھر دیکھے وہ اوپر والے پورشن میں آ گئی۔۔ زینے عبور کرتے ہی اسے لاریب نظر آ گئی تھی۔۔ وہ اپنی کتاب کو ایک جانب رکھے ہاتھ میں سیلڈ کا ڈبہ پکڑے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

"کیا کر رہی ہو۔۔؟" اس نے اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے باؤل لے لیا۔۔

"آپ آج یہاں کیسے آ گئیں۔۔؟" وہ ناک چڑھاتی ہوئی کچن سے ایک اور چمچ لینے چلی گئی ۔۔

"کیا مطلب کیسے۔۔؟میرے تایا ابا کا گھر ہے۔۔۔"تائی اماں سو رہی تھیں۔۔اب وہ سکون سے بیٹھ سکتی تھی۔۔۔ٹانگیں اوپر کیئے آرام دہ انداز میں بیٹھے وہ سیلڈ کھانے لگی تھی۔۔

"اور ان تایا کے ساتھ اک تائی امی بھی ہیں۔۔۔

You know have one and then get one free kind of thing---

اور ان کو آپ کا یہاں آنا کسی صورت پسند نہیں۔۔"لاریب نے بھی بنا کسی لحاظ کے خاصا سچا تبصرہ کیا۔۔۔

"یار مجھے سمجھ نہیں آتی یہ تائی ماں کو مجھ سے مسئلہ کیا ہے۔۔"وہ بڑے ہی پر سوچ انداز میں ہاتھ میں پکڑے ہوئے کانٹے کو ہلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"آپ سے صرف اک سبب چڑتی ہیں اور وہ سبب بھائی ہیں۔۔نہ وہ آپ سے اتنے کلوز ہوں اور نہ اماں ان سکیور فیل کریں۔۔۔"

لاریب کی بات پر وہ بے ساختہ قہقہ لگاتے ہی کشن پر گری۔۔۔"ہاں اور رہی سہی کثر تمہاری اس کزن نے پوری کر دی۔۔ویسے خوامخواہ ہی ان سکیور فیل کرتی ہیں۔۔مانا میں اس کو بھائی نہیں کہتی لیکن ہے تو وہ میرے بھائیوں جیسا ہی۔۔۔"

"یہی۔۔یہی "جیسا ہی "تو سارے مسئلے کی جڑ ہے۔۔۔ "جیسا ہے۔۔ "ہے تو نہیں ناں۔۔۔آپ سوچیں تو سہی۔۔۔سوچنے میں کونسا بل آتا ہے۔۔۔"

"اتنی خرافاتی سوچ نا تمہارے ہی دماغ میں آسکتی ہے۔۔۔اور تم اپنا یہ چھوٹا دماغ صرف پڑھائی میں چلایا کرو۔۔یہی بہتر ہے۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ اپنے چمچ سے لاریب کی چمچ میں موجود سارا سیلیڈ واپس باؤل میں گرادیا۔۔جس کا بدلہ لاریب نے اپنے دل کی بات کہہ کر لیا تھا۔۔۔

"سوچیں تو اگر آپ اس گھر میں ان کی بہو بن کر آجائیں۔۔مزح آجائے گا۔۔روز آپ کی اور اماں کی جنگ ہوا کرے گی۔۔واہ۔۔روز رونق لگے گی۔۔"وہ ہنستے ہوئے اس کو چڑانے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

انزلہ نے اگلے ہی پل اپنے ہاتھ میں پکڑا باول میز پر رکھ دیا اور اپنی اک جانب پڑے کشن کو اٹھا کر اسے دے مارا۔۔باؤل کی جانب بڑھتے ہاتھ پر کشن لگا تو لاریب نے دکھ سے پلٹ کر انزلہ کی جانب دیکھا۔۔وہ ریموٹ اٹھا کر چینل سرفنگ میں لگ چکی تھی۔۔

"تمہارا دماغ بہت گندہ ہے۔۔اپنی عمر دیکھو اور اپنی باتیں دیکھو۔۔"اک چینل سے دوسرے چینل تک جاتے انزلہ نے اس سے کہا۔

Clubb of Quality Content

"مزاق کے علاوہ سچ میں انزلہ باجی۔۔اگر ایسا ہو جائے ناں تو مزح آجائے۔۔دوسری صورت میں اماں کی بھتیجی آجائے گی اور پھر وہ جو رونق لگائے گی ناں سارا محلہ دیکھے گا۔۔"

"فکر نہیں کرو تمہارے بھائی نے اندر کھاتے ضرور کوئی کاروائی ڈالی ہونی ہے دیکھ لینا۔۔۔میں لکھ کر دے سکتی ہوں شادی وہ اپنی مرضی سے ہی کرے گا۔۔"انزلہ کا لہجہ خاصا پر یقین تھا۔۔مہر ثبت کرتا لہجہ۔۔۔

"اور اگر وہ پسند آپ ہی ہوئیں تو۔۔۔؟"اس نے "تو۔۔۔"کو لمبا کیا۔۔۔۔

انزلہ اس کی اس ادا پر ہنس دی۔۔۔"تسلی رکھو وہ لڑکی تمہاری کزن نہیں ہو گی۔۔۔"

"چلیں جب آپ نہیں تو پھر میری بلا سے جو بھی ہو۔۔"لاریب نے دکھ سے کہا تو وہ اس کے افسوس پر اک بار پھر سے ہنسنے لگی تھی۔۔۔

\-------------------

اس وقت گھر میں صرف دو ہی لوگ تھے۔۔اک انزلہ۔۔۔اور دوسری سیماب۔۔سیماب انزلہ سے چھوٹی تھی۔۔وہ چھوٹی سی عمر میں ہی یہاں آگئی تھی اور تب سے اب تک یہی کام کر رہی تھی۔۔سیماب کی انزلہ سے کافی گہری دوستی تھی۔۔۔اس کے نزدیک وہ اک ملازمہ سے زیادہ اک انسان اور اک چھوٹی بچی تھی جو پیٹ کی خاطر کم عمری میں ہی ان کے گھر آگئی

تھی۔۔۔ خیر ایسا کون تھا جس کی انزلہ سے دوستی نہیں تھی ماسوائے اس کی خود کی ذات کے۔۔

دوپہر میں واپس آتے ہوئے وہ لاریب اور قاسم کو بھی شام کے کھانے کی دعوت دے آئی تھی۔۔ آج یہ گھر بھی اس کا تھا اور اس کی حکمرانی بھی۔۔ اس کے اندازے کے مطابق کمال صاحب اور فرحین بیگم دس بجے سے پہلے نہیں آنے والے تھے۔۔ گھر آتے ساتھ ہی شام کا مینیو ڈیسائیڈ کرنے کے بعد وہ کچن میں چلی آئی تھی۔۔ سیماب اس کی سبزیاں کاٹنے میں مدد کر رہی تھی۔ اسے کوکنگ سے عشق تھا یہ عشق کیسے ہوا تھا۔۔ کیوں ہوا تھا۔۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا۔۔ اس کے خواب عجیب تھے۔۔ اس کی خواہشات ترجیحات عجیب تھیں۔۔۔ لوگوں کیلئے یہاں وہاں کے مکینوں کیلئے۔۔ اس کیلئے دنیا کا مشکل ترین کام کسی سے فیور مانگنا تھا۔۔ وہ ہر کام خود سیکھ لینا چاہتی تھی۔۔۔ کسی پر انحصاری کے خوف نے اس پر ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا تھا۔۔۔ اس کے چیزوں کو دیکھنے کے نظریے کو بہت بدل دیا تھا۔۔۔ شاید اسی لئے اس نے وہاں کے مکینوں کے نظریے سے ہٹ کر سوچنا شروع کر دیا تھا۔۔ یا شاید اس لئے کہ جو اس پر بیتی تھی وہ وہاں موجود کسی نفوس پر نہیں گزری تھی۔۔ اسے اتنی سی زندگی میں جو سبق مل چکے تھے کسی اور کا ان سے پالا نہیں پڑا تھا۔۔ اس نے سب سے پہلے اگر کسی کو

کسی دوسرے انسان پر منحصر ہو کر ایکسپلوئیٹ ہوتے دیکھا تھا تو وہ اس کی ماں تھی جس نے اس کے باپ پر انحصار کیا تھا اور پھر انہوں نے اس انحصاری کی بہت بڑی قیمت چکائی تھی۔۔۔اک ضد تھی۔۔۔کسی پر انحصار نہ کرنے کی۔۔۔اک ضد تھی اپنے باپ کی نفی کرنے کی۔۔۔

ہم لوگوں کا اک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم انسان کو انسان نہیں ہونے دیتے۔۔ہم بولنے کیلئے اتنے فرسٹریٹڈ رہتے ہیں کہ جب بھی کوئی انسان اپنی کہنے کی کوشش کرتا ہے تو ہمارے پاس اس کو کہنے کیلئے دو گھنٹے کی تقریر ہمہ وقت تیار ہوتی ہے۔۔ہم اس خاکے سے باہر سوچنا ہی نہیں چاہتے جو ہم اپنے دماغ میں بنا چکے ہوتے ہیں۔۔ہم کسی شخص کو محض دو وجوہات کی بنا پر سنتے ہیں۔۔اک اس لئے کے ہم اس کی زندگی کا خلاصہ کر سکیں اور دوسرا اس لئے کہ واپس ہم اس کو لیکچر دے سکیں۔۔اگر ہم اپنے ارد گرد دیکھیں تو ہمیں بہت کم ایسے لوگ دکھائی دیں گے جو ہماری بات سن کر فورا نتیجہ پر پہنچنے سے پہلے کچھ وقت لیں گے۔۔پہلے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔۔ہم کبھی بھی بین کرنے والے سے نہیں پوچھتے کہ آخر وہ بین کیوں کر رہا ہے ہم سیدھا اس پر یا تو نافرمانی کا فتوی لگاتے ہیں یا پھر بے وقوف ہونے کی مہر ثبت کرتے ہیں۔۔اس کی ماں کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا جب کبھی انہوں نے اپنا غم بانٹنے کی

کی تھی تو اک نصیحتوں کا پلندہ تھا جو ان کو تھما دیا جاتا تھا۔۔۔آسانی کی بات کی تھی تو گنہگاری کے فتوے لگا دیئے گئے تھے۔۔۔شوہر کے ناروا سلوک کا شکوہ کیا تھا تو نافرمان بیوی کی وعید سنا دی گئی تھی۔۔۔اس نے اپنی ماں کی شخصیت کو بری طرح شیٹر ہوتے دیکھا تھا۔۔۔اس نے اک عورت کو بنا گناہ کے رسواہ ہوتے دیکھا تھا۔۔۔کس لئے۔۔؟ محض اس لئے کہ اس نے اپنے محرم مردوں پر انحصار کیا تھا۔۔۔یا اس لئے کہ اس نے اپنی حالت بدلنے کا سدباب بہت دیر سے کیا تھا۔۔۔اس نے لوگوں سے امیدیں توڑ کر رب سے لو لگانے میں بہت دیر کر دی تھی۔۔۔اللہ کو اپنا ولی بنانے میں دیر کر دی تھی۔۔۔

جیسے ہی کمال صاحب گھر سے نکلے تھے وہ سیماب کو لئے کچن میں آ گھسی تھی اور بالآخر کچھ ہی گھنٹوں کی محنت کے بعد اب سب تیار ہو چکا تھا۔۔

وہ چہرے پر مسکان سجائے میز پر کھانا لگا رہی تھی جب قاسم اور لاریب آگے پیچھے داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔۔وہ انہیں دیکھ کر مسکرا دی۔۔

"ویسے یہ تم نے چاچو کو بیوقوف کیسے بنایا ہے۔۔۔؟" قاسم تو اس کی ذہانت کا فین ہی ہونے لگا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"ساری گیم ہی نالج کی ہے بیٹا۔۔یونو انفار میشن۔۔ جس کے پاس ہے وہی بادشاہ ہے۔۔۔" اس نے بڑے آرام سے کہا تھا یوں کہ یہ تو بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔

"اوہو۔۔۔آج شیف انزلہ کے ہاتھوں کا کمال دیکھنے کو ملے گا۔۔" قاسم نے میز کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔۔وہ اس وقت اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"سنگا پورین رائس۔۔" قاسم نے ڈھکن اٹھا کر اک لمبی سانس اندر کھینچی۔۔ تبھی اس کی دائیں سائیڈ سے ہوتے ہوئے لاریب نے بھی فوراً سے منہ آگے کرتے ہوئے اس کی خوشبو محسوس کرنی چاہی جس پر فوراً سے قاسم نے اسے واپس سے ڈھانپ دیا۔۔وہ برا سا منہ بنا کر پیچھے ہو گئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وائٹ ساس پاستا۔۔"ڈھکن واپس رکھتے ہوئے قاسم نے لاریب کی جانب دیکھا" یہ یقیناً لاریب کیلئے بنایا ہو گا۔۔ کسی دن اس نے خود ہی وائٹ ساس ہو جانا ہے۔۔" قاسم کا اور انزلہ کا قہقہ اک ساتھ ہوا میں گونجا تھا جس پر لاریب پہلو بدل کر رہ گئی۔۔

"ملائی بوٹی۔۔رشین سیلڈ۔۔؟" قاسم نے انزلہ کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔انزلہ نے کچن سے آتی سیماب کی جانب اشارہ کر دیا جو ٹرے تھامے انھیں کی جانب آ رہی تھی۔

"توبہ۔۔سب سے زیادہ قاسم بھائی کھاتے ہیں۔۔اللہ رحم فرمائے ان کے سسرال پر۔۔"سیماب نے بھی ہنستے ہوئے گفتگو میں اپنا حصہ ڈالنا فرض سمجھا تھا۔۔

" کبھی کبھی تو اس کے ہاتھ کا کھانے کو ملتا ہے اس دن بھی بندہ فرمائش نہ کرے۔۔"وہ اپنی کرسی سنبھال چکا تھا۔۔

"سیماب تم بھی لے لو۔۔چاہو تو ہمارے ساتھ ہی آجاؤ۔۔۔"

سیماب ان کے ساتھ کبھی بیٹھنے پر راضی نہیں ہوتی تھی۔۔کھانا وہ صرف انزلہ یاں لاریب کے سامنے کھاسکتی تھی۔۔قاسم کے مزاق کرنے کی عادت کے سبب وہ اس سے قدرے فاصلہ رکھنے میں ہی عافیت جانتی تھی۔۔۔اک بار وہ بیٹھ گئی تھی اور پھر قاسم نے اسے کھانے کے کتنے ہی نت نئے طریقوں سے متعارف کروایا تھا کہ سیماب نے اٹھتے ہی انزلہ سے کہا تھا کہ توبہ میری جو آج کے بعد ساتھ بیٹھی۔۔۔

اس نے قاسم کی جانب دیکھا۔۔"نہیں شکریہ میں وہیں کھالوں گی۔۔۔"انزلہ نے اپنی ہنسی کو ضبط کئے اسے دیکھا۔۔۔اگر اس وقت ہنس دیتی تو قاسم بات کی تہہ تک ضرور پہنچتا اور پھر بیچاری سیماب کی کلاس کا اک نیا دور شروع ہو جاتا۔۔۔

"ویسے بڑے لوگ آج گئے کہاں ہیں۔۔؟" وہ اب اپنی ٹانگوں پر نیپکن پھیلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"سو کالڈ دوست کی سو کالڈ انٹرٹینگ پارٹی پر۔۔" اس نے بھی اپنے نیپکن کو قدرے اوپر کرتے ہوئے جھٹکا۔۔

"چلو اچھا ہے کم سے کم ہمیں تمہارے ہاتھ کا کھانے کو تو ملا۔۔ ویسے نہ ہم بھی کتنے بد قسمت ہیں دو دو گھر ہیں اور اپنی مرضی ایک میں بھی نہیں چلتی۔۔" وہ اب اپنی پلیٹ میں وائٹ ساس پاستا نکال رہا تھا۔

"ہاں کوئی تیسرا گھر ہونا چاہئے جہاں ہم سب مل کر اپنی مرضی سے پارٹی کر سکیں۔۔" انزلہ رشین سیلڈ کو اپنی پلیٹ میں نکالتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا ہوا تم نہیں گئی۔۔۔" قاسم نے اپنی پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے بڑے عام سے انداز میں کہا۔۔۔

"کیوں۔۔۔ تمہیں کیا۔۔۔ اور ویسے بھی تمہارا تو وہ کسی زمانے میں دوست تھا ناں۔۔۔"

"ہاں تھا مگر اب نہیں ہے۔۔۔وہ تمہیں بہت ویئرڈ نظروں سے دیکھتا تھا۔۔۔اگر مجھے زندگی نے کبھی موقع دیا نا تو میں اس کی ان گھٹیاں نظروں کا بدلہ ضرور لوں گا۔۔۔"اس نے بات کے اختتام پر انزلہ کی جانب دیکھتے ہوئے اسے یقین دہانی کروائی۔۔۔

کھانا نکالتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے تھے۔۔۔اسے اس وقت قاسم پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔اس نے اس کے اطمینان کو تقویت بخشی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں بھی مسکرا اٹھی تھیں۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔اللہ اس پیار میں برکت دے اب انزلہ باجی کھانا بھی زرا جلدی نکال لیں۔۔"لاریب کو بے تاب ہوتا دیکھ کر انزلہ نے قاسم پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے دیکھا۔

"وہ قاسم بھائی کا پاستا ختم ہونے والا ہے ناں۔۔"لاریب کی نظریں قاسم کی پلیٹ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

"عجیب ہو تم دونوں بھی۔۔جو چیز پسند سے بنواتے ہو اس کو سب سے آخر پر کھاتے ہو۔۔جب کے اصولاً تو سب سے پہلے وہی کھانی چاہیے۔۔"

"سب سے پہلے وہ چیز کھاؤ جو سامنے بیٹھے شخص کو پسند ہے نہیں تو وہ ساری ختم کر دے گا۔۔" قاسم اور لاریب نے اک ساتھ قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

"تم دونوں کو دیکھ کر لگتا ہے افریقہ کے جنگلوں سے آئے ہو۔۔"

"جہاں ہم رہتے ہیں ناں یہی سمجھ لیں۔۔ جہاں موڈ اچھا ہو تو ہیلدی ڈائٹ کے نام پر سبزیاں پکتی ہیں۔۔ ابا سے لڑائی ہو تو سوگ میں سبزیاں بنتی ہیں۔۔ بات کو مختصر کریں تو ہفتے میں ویسے تو سات دن ہوتے ہیں مگر ہمارے ہاں آٹھ بار سبزیاں پکتی ہیں۔۔ جس دن اماں سے ابا کی لڑائی ہوئی ہو اس دن غصے میں دو بنتی ہیں۔۔ اور میرے باپ کی چونکہ ارینج میرج ہے تو خدا کا شکر ہے ہفتے میں اک بار ہی لڑائی ہوتی ہے۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاریب نے آنکھیں مٹکا مٹکا کر اک ادا سے اپنی آپ بیتی سنائی تھی جس کے بعد اک ساتھ ہی تینوں کے قہقہے ہوا میں بلند ہو گئے تھے۔۔۔

\-------------------

کھانا کھانے کے بعد وہ تینوں اپنے اپنے ہاتھ میں اپنا فروٹ ٹرائفل کا پیالہ سنبھالے باتیں کرنے بیٹھ گئے تھے۔۔۔ ابھی صرف سات بج رہے تھے۔۔ ان لوگوں کے آنے میں کافی وقت تھا اس لئے وہ قدرے پرسکون تھے۔

"میں تو پوچھنا ہی بھول گیا ہو گئی تمہاری انرولمنٹ۔۔۔؟" قاسم نے چمچہ منہ میں ڈالتے ہوئے انزلہ سے پوچھا۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔ کتنی چلاک ہیں آپ۔۔ مجھ سے آپ نے کہا تھا کہ آپ کی یہ بات صرف مجھے پتا ہے اور کسی کو نہیں۔۔" انزلہ سے پہلے لاریب بولی تھی۔۔

"آہ خوش فہمی۔۔ بیٹا تم کتنی بھی کوشش کر لو میری جگہ نہیں لے سکتی۔۔۔" اس نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔

"مجھے لینی بھی نہیں ہے۔۔ اک دن دیکھئے گا آپ دونوں سے گن گن کر بدلہ لوں گی۔۔" ان دونوں میں سے کسی نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا جس پر وہ تپ کر پھر سے بول اٹھی۔۔ "اللہ کرے چاچو کو پتا چل جائے کہ آپ نے ان سے چھپ کر ایڈمشن لے لیا ہے۔۔" جلدی جلدی بولتے ہوئے لاریب کی زبان رکی تھی۔۔ اس کے باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔

قاسم اور انزلہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور پھر ان دونوں کے چہروں کے بھی رنگ غائب ہوئے تھے۔۔ اور سامنے کھڑی فرحین بیگم کے بھی۔۔

"لاریب تم گھر جاؤ۔۔" کمال صاحب کو غصے میں انزلہ کی جانب بڑھتا دیکھ کر قاسم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے لاریب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس سے کہا۔۔وہ سر ہلاتی ہاتھ میں پکڑا باؤل میز پر رکھتی وہاں سے بھاگنے کے انداز میں باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

بظاہر کمال ضبط کا مظاہرہ کرتی وہ میز کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔ جبکہ اس میں اتنی سکت نہ تھی کہ ہاتھ میں پکڑا باؤل میز پر ہی رکھ دے جو بڑھتے خوف کے ساتھ اس کے ہاتھوں پر بوجھ بڑھا رہا تھا۔۔۔چند سیکنڈ جس میں کمال صاحب نے اس تک آتا فاصلہ طے کیا تھا اس کے دماغ میں میموری ری وائنڈ ہوئی تھی۔۔۔کچھ ہی سیکنڈز میں ماضی کا اک پورا حصہ اس کے دماغ میں ابھر آیا تھا۔۔اس کی ماں باہر کی جانب بھاگی تھی کہ اس کا باپ تیز تیز قدم لیتا اس کی جانب بڑھا تھا اور اسے گردن سے پکڑتے ہوئے پیچھے کی جانب کھینچتے ہوئے زمین پر دھکا دے دیا۔۔۔اور پھر اس کے اوپر جھکتے ہی اک طمانچہ دے مارا تھا۔۔۔یوں چند ہی لمحوں میں ماضی کو کسی نے ریوائنڈ کیا تھا۔۔۔اس نے باؤل کے گرد اپنی گرفت کو مضبوط کرتے ہوئے خود کے خوف پر قابو پانے کی کوشش کی۔۔۔اسے لگتا تھا کہ وہ گزرے چند سالوں میں خود کو کافی حد تک سنبھال چکی ہے۔۔۔اس کی ذات اب ہر طرح کے خوف سے آزاد ہو چکی ہے۔۔۔مگر آج اسے خدشناسی کا ہر اندازہ غلط ثابت ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔انزلہ نہیں۔۔۔اتنے سالوں کی محنت یونہی ضائع نہیں کر سکتی۔۔۔۔"اس نے اپنے کانپتے ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپانے کیلئے باؤل کا سہارا لیتے ہوئے اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔۔اس نے خود کو کچھ حد تک سنبھال لیا تھا۔۔۔اور گردن۔۔۔وہ اپنی اسی جوت میں بلند ہوئی تھی۔۔۔

اس کی اٹھی گردن۔۔۔ندامت سے پاک آنکھیں۔۔۔اس قدر ڈھٹائی نے کمال کو مزید تیش دلایا۔۔۔لال انگارہ ہوتی آنکھیں لئے وہ آگے کی جانب بڑھے تھے اور عین اس کے سامنے میز پر رکھے باؤل کو ہاتھ مار کر زمین بوس کر دیا۔۔ باؤل میز کے کنارے پر تھا شاید ہلکی سی چوٹ سے ہی زمین بوس ہو جاتا مگر ان کے غصے کی طاقت نے اسے دور تک اچھلنے پر مجبور کر دیا۔۔وہ عین انزلہ کے سامنے سے ہوتا ہوا جا کر سامنے دیوار پر لگا تھا اور اس کی کرچیاں ابھری تھیں۔۔

بے ساختہ ہی اس کی آنکھیں بند ہوئیں۔۔۔یہ آخری وار تھا کہ خوف کے سایے گہرے سے گہرے ہوتے چلے گئے تھے اور بلآخر اس کے ہاتھوں نے ہر بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ۔۔ہاتھوں کے بے جان ہوتے ہی ہاتھ میں پکڑا باؤل اس کے ہاتھوں سے چھوٹتا ہوا زمین پر جا گرا۔۔اس میں موجود کسٹرڈ اچھلتا ہوا اس کے کپڑوں پر آ گرا۔۔اب کی بار اس کے ہاتھوں

کی کپکپاہٹ وہاں موجود کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی ذات سب پر آشکار ہو گئی تھی۔۔۔سالوں سے تعمیر مضبوطی کا مینار آج زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔

قاسم بھاگتے ہوئے اس کے پاس آیا تھا اور اسے بازوؤں سے تھاما۔۔۔وہ گر جاتی۔۔۔؟اس کی موجودگی میں۔۔؟وہ اسے گرنے دے سکتا تھا۔۔۔؟نہیں۔۔۔اس نے سختی سے اسے بازوؤں سے پکڑے ہوئے سیدھا کھڑے رکھا اور جھکنے نہیں دیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے سیدھا کھڑے رہنے کی تنبیہ کی تھی۔۔۔اسی جوت میں جس میں وہ ہمیشہ ہوتی ہے۔۔۔وہ اپنے چچا کہ سامنے کھل کر نہیں آ سکتا تھا مگر وہ اس کا سہارا تو بن سکتا تھا ناں۔۔۔اور وہ بن گیا تھا۔۔۔لازمی نہیں ہوتا کہ ہر جنگ میں منظر پر آیا جائے۔۔۔کچھ معرکوں پر پیچھے رہنا ہی فتح کو یقینی بناتا ہے۔۔۔اور اب بھی یہی ہوا تھا اس کی فتح نے اس کی جانب قدم بڑھانے شروع کر دیئے تھے۔۔۔انزلہ کا اٹھا سر ہی اس کی فتح تھا۔۔۔ہاں انزلہ کا سر جھک جاتا تو قاسم کی شکست ہو جاتی۔۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہم سے جھوٹ بولنے کی۔۔؟"وہ دھاڑے۔۔۔کسی باپ کی طرح نہیں۔۔۔جلاد کی طرح۔۔

"چاچو۔۔" قاسم نے مداخلت کرنی چاہی مگر اگلے ہی پل اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ یہاں مداخلت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"تم پیچھے رہو قاسم۔۔میں نے تمہارے باپ کے ساتھ اختلافات ہونے کے باوجود بھی کبھی تم میں اور اپنی اولاد میں فرق نہیں کیا اور تم نے بھی اس کے ساتھ مل کر مجھے دھوکہ دیا۔۔میں کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ تم بھی ایسا کر سکتے ہو۔۔۔"ان کا لہجہ اس کے ساتھ بھی ترش ہو گیا۔۔۔

"چاچو۔۔آپ انزلہ کو بولنے کا موقع تو دیں۔۔۔"اس نے اک بار پھر سے کہنے کی سعی کی ۔۔۔

"تم یہاں سے چلے جاؤ قاسم اس سے پہلے میں کچھ ایسا کہہ دوں جو تمہیں ناگوار گزرے۔۔۔میں نے تمہیں بھتیجا نہیں بیٹا سمجھا تھا۔۔۔"

"چاچو آپ۔۔۔"

"تم جاؤ بیٹا ابھی۔۔یہ باپ اور بیٹی کا مسئلہ ہے وہ دیکھ لیں گے۔۔"فرحین نے کہا مگر اس کی آنکھیں اس کے لہجے کے برعکس تھیں۔اس نے بے بسی سے انزلہ کی جانب دیکھا جو خود کو مظبوط ظاہر کرنے کیلئے سیدھی کھڑی ہوئی تھی جبکہ اس کے بازوؤں کو پکڑے وہ محسوس کر

سکتا تھا کہ خوف کے سبب اس کا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔وہ وہاں سے ہٹنے کیلئے تیار نہیں تھا۔۔۔

انزلہ نے اک پل کو آنکھیں بند کی تھیں اور پھر انہیں کھولتے ہوئے قاسم کی جانب دیکھتے ہوئے بہت آہستہ سے اس کے ہاتھ اپنے بازوؤں پر سے ہٹا دیئے۔۔۔"انزلہ۔۔۔" قاسم نے التجائیہ کہا۔۔۔

"جاؤ۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔اور وہ خاموشی سے بنا اگلی بات کہے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"سنیں آپ صبح بات۔۔"کمال صاحب نے غصہ بھری نگاہوں سے ان کو دیکھا تو وہ چپ ہو گئیں۔

"اتنا جھوٹ۔۔تم اتنا گر سکتی ہو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔تمہاری وجہ سے آج مجھے کتنی شرمندگی ہوئی ہے وہاں جانتی بھی ہو۔۔وہ سب مجھ پر ہنس رہے ہوں گے کہ میری بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ اس کی کلاس ہے جبکہ اس کی کلاسز تو کب کی ختم ہو چکی ہیں۔۔۔" وہ غصے سے بولتے چلے جا رہے تھے۔۔

"تمہیں یہ جھوٹ بولنا کس نے سکھایا۔۔؟بولو کس نے سکھایا۔۔؟"وہ اس کو بازوؤں سے دبوچے غصے سے چلائے۔۔۔

"آ۔۔"اس نے تھوک نگلا۔۔چند لمحے اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو کمپوز کیا۔۔۔اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں یوں کے انگلیوں کے ناخن ہتھیلیوں میں پیوست ہو گئے تھے۔۔۔اور پھر جب بولی تھی تو آواز تیز تھی۔۔۔لہجہ ترش تھا۔۔۔۔"آپ نے ڈیڈ۔۔۔"وہ چلائی۔۔۔"آپ نے سیکھایا ہے جھوٹ بولنا ڈیڈ۔۔۔۔آپ کو تو یہ تک نہیں پتا کہ میری ڈگری کب کی کمپلیٹ ہو چکی ہے۔۔"اسے شکوہ کرتے ہوئے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔اس نے زندگی میں کبھی گمان تک نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے باپ سے کبھی شکوہ کرے گی۔۔۔۔"اور اگر میں آپ سے سچ بولتی تو آپ کبھی بھی میری بات نہ مانتے۔۔ کبھی نہ مانتے کہ مجھے آپ کے ساتھ ان کی پارٹی میں نہیں جانا۔۔آپ کبھی نہیں مانتے کہ آپ کی کمپنی۔۔۔آپ کے دوست۔۔ان کی اولادیں سبھی عیاش ہیں۔۔"اس کے جملے کا اختتام تھا کہ کمال صاحب نے اسے طمانچہ جڑ دیا۔۔اس نے نہ تو خود کو گرنے دیا تھا اور نہ ہی اشکوں سے بھری آنکھوں کو ہلکا ہونے دیا تھا۔۔دونوں کے بیچ ضد اور انا کی جنگ تھی۔۔ کس کو پہلے ہارنا مقدور تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔فرحین بیگم فوراً سے ان کے اور انزلہ کے بیچ آئی تھیں۔۔۔کمال کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے ناگواری سے انہیں دیکھتے ہوئے قدرے زور لگا کر پیچھے دھکیلا۔۔۔۔ان کی نظروں کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ پھر سے دھاڑے۔۔

"آپ اپنے گناہوں کا بوجھ میرے سر ڈالیں گی۔۔؟ بجائے شرمندہ ہونے کے آپ مجھ سے زبان لڑائیں گی۔۔؟ دفع ہو جائیں میری نظروں کے سامنے سے۔۔" ان کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ سیڑھیوں کی جانب بھاگ اٹھی۔۔ان کی آنکھوں سے دور ہوتے ہی ضبط کے سارے بند ٹوٹتے چلے گئے۔۔آنسو کسی بے وقت چیز کی طرح گال سے پھسلتے ہوئے پاؤں میں گرتے چلے جارہے تھے۔۔۔

وہ وہاں سے بھاگتے ہوئے اک ساتھ کئی زینے پھیلانگتی اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔کمرے میں پہنچتے ہی وہ دروازہ بند کرتی بیڈ کا سہارا لیتی زمین پر بیٹھ گئی۔۔بظاہر مضبوط دکھنے والی لڑکی اس قدر کمزور ہو سکتی تھی کہ یوں زرا سی آواز پر سہم سکتی ہے شاید ہی کوئی اس بات کا اندازہ کر سکتا تھا۔۔وہ اپنی ٹانگوں کا بے جان ہونا محسوس کر سکتی تھی۔۔کسی خوف کے تحت وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی ٹانگوں کو گرمائش پہنچانے کی تگ ودو کرنے لگی۔۔۔اپنی ہتھیلیوں سے وہ اپنی ٹھنڈی ہوتی ٹانگوں کو رگڑنے لگی تھی۔۔۔وہ اپنے باپ کے رویے کو مسلسل اپنے دماغ سے جھٹکنے کی کوشش کرتے ہوئے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر مسلسل ناکام ہو رہی تھی۔۔۔بار بار وہی منظر۔۔۔وہی دھاڑ کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔۔کبھی ماضی تو کبھی حال سب آگے پیچھے سامنے آنے لگا تھا۔۔۔

اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے سماعتوں تک پہنچتی آوازوں کو دبانا چاہا۔۔۔ مگر بے سود۔۔۔ اس تنہائی میں۔۔۔ اس اندھیرے میں اسے اپنا طاقت کا زعم برقرار رکھنے کی۔۔۔ مضبوطی کے جھوٹے بت کو تراشنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے گھٹنوں پر اپنے بازوؤں کا حلقہ بنائے اس پر اپنا سر گرائے روتی چلی گئی۔۔۔

زمین پر بیٹھی وہ مسلسل سسکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔ کانوں پر سے ہاتھ ہٹا کر اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو عین دل پر رکھے جہاں اسے دباؤ محسوس ہو رہا تھا وہاں زور دیا۔۔۔ کچھ پل یونہی دباؤ دینے کے بعد اس نے واپس سے اپنا سر اپنے بازوؤں پر گرا دیا۔۔۔

وہ یونہی سر گرائے روئے جا رہی تھی مگر نہ تو تکلیف میں کمی آ رہی تھی نہ ہی آنکھوں سے بہتے پانی کی شدت میں کوئی کمی۔۔۔ انزلہ کو اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا۔۔۔ اس نے آہستہ سے سر اٹھا کر اپنی بائیں جانب دیکھا۔۔۔ وہ قاسم تھا۔۔۔ وہ آہستہ سے اس کے پاس وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔ وہ رونا بھول کر اسے یک ٹک دیکھنے لگی۔۔۔ ان اعصاب شکن لمحوں میں کچھ پل سکونیت کے آئے تھے اور وہ یہی پل تھے۔۔۔ کیا جذبہ محبت سے بھی زیادہ شدت کا کوئی احساس ہو سکتا ہے۔۔۔؟ ہاں ہو سکتا ہے۔۔۔ اس نے اس لمحے میں محسوس کیا تھا کہ اس کیلئے اس لمحے میں محبت سے ہر دوسرے جذبے کے احساس سے بلند وہ احساس تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو قاسم کے یہاں آنے پر اس نے محسوس کیا تھا۔۔۔اگر اس کی زندگی پر اندھیرے کا اک سایہ لہرایا تھا تو وہ اپنا وجود لئے اس کے پہلو میں آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ کیسے نہ آتا۔۔۔؟ وہ کیوں نا آتا۔۔۔؟ اسے آنا تھا۔۔۔وہ قاسم تھا جو بچپن سے اب تک اس کے ساتھ اس کے سایے کی طرح رہا تھا۔۔۔وہ کسی کے کہنے پر اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتا تھا۔۔۔

"قاسم۔۔۔۔تم۔۔۔۔؟" اس کے لہجے میں حیرانی واضح تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔" وہ اس کے برعکس فخریہ مسکرایا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم تو چلے گئے تھے۔۔۔"

"ہاں مگر اب آ گیا۔۔۔۔" اس نے کندھے اچکا کر اتنی ہی سہولت سے کہا۔۔۔

"تمہیں تو بابا نے بھیج دیا تھا ناں۔۔۔"

اس نے سر کو ذرا سا خم دیا۔۔۔"ہمم۔۔۔" قاسم نے ہاتھ بڑھا کر بڑی نرمی سے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔"کوئی بھی مجھے تمہارا ساتھ چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔۔۔سیدھے

طریقے سے نہیں تو الٹے طریقے سے آجاؤں گا۔۔۔ مگر تم تک آ ہی جاؤں گی۔۔۔ میری پانڈہ۔۔۔"

"تمہیں نہیں آنا چاہئیے تھا۔۔۔۔"اس کا لہجہ مرجھایا ہوا تھا۔۔۔

"اچھا بس لیکچر سننے نہیں آیا۔۔۔"اس نے قدرے تحمل سے ڈپٹا اور پھر اس کا سر اپنے کندھے سے لگا دیا۔۔۔ وہ دونوں اب نیم اندھیرے میں سامنے دیکھنے لگے تھے۔۔۔ انزلہ کا رونا۔۔؟ وہ اس پر ضبط کر گئی تھی۔۔۔۔ کسی کے سامنے رونا اک مشکل مرحلہ تھا جسے اس وقت سر کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

کچھ پل یونہی سرک گئے تو قاسم یونہی سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔"آنکھوں میں امڈ آتے پانی کو اگر بار بار پار کرنے کی اجازت نہ دی جائے تو یہ آنسو آنکھوں کا ناسور بن جاتے ہیں ۔۔۔اور پھر یہ ناسور آنکھوں سے پھیلتا دماغ اور دماغ سے دل تک پھیل جاتا ہے۔۔۔ دل نہ رہے تو انسان نہیں رہتا۔۔۔ انسانیت نہیں رہتی۔۔۔"بڑے ٹھہرے لہجے میں کہتے ہوئے وہ اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں کندھے پر سر رکھے آنکھیں بند کئے انزلہ کے بالوں کو سہلانے لگا۔۔۔ وہ کچھ نہیں کہہ پائی۔۔۔ بس خاموشی سے اس کے کندھے سے سر ٹیکے سامنے دیکھتی رہی۔۔۔

اس کی آنکھیں پانی سے بھری ہوئی تھیں مگر وہ مٹھیاں بند کئے ان آنسوؤں پر ضبط رکھے ہوئے تھی۔۔۔

"انزلہ تم خود کو تکلیف دے رہی ہو۔۔۔" اس نے نرمی اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات لئے کہا۔۔۔ "یوں خود کو اذیت دو گی تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔" اسے اس کے اس عمل پر تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

"اتنی خراب ہو جائے گی کہ میں مر جاؤں۔۔۔؟" وہ اتنی دیر کچھ نہیں بولی تھی اور اب جب بولی تھی بھی تو کیا۔۔۔ اس کے سوال پر قاسم کو اپنا خود کا دل بھی بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرا دل کرتا ہے میں اتنا روؤں اور پھر روتے روتے یونہی ہمیشہ کیلئے آنکھیں بند کر لوں۔۔ کیوں اتنی تکلیف میں بھی یہ دل دھڑکنا نہیں بھولتا قاسم۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ مجھے تو زندگی پیاری بھی نہیں ہے۔۔۔ مجھے تو اس کی چاہ تک نہیں ہے پھر کیوں۔۔؟ کیوں مجھے اس سے نوازا جا رہا ہے۔۔۔" اس کی آواز میں نمی تھی مگر آنکھوں کی اتنی مجال نہیں تھی کہ وہ اس کے حکم کے خلاف آنکھوں کا پانی آزاد کر دیتیں۔۔۔۔ "میں رونا چاہتی ہوں۔۔۔۔ مگر دیکھو مجھ سے رویا بھی نہیں جا رہا۔۔۔" وہ کس قدر بے بس تھی۔۔۔

"مگر ہمیں تو ہے۔۔۔ ہمیں تو تمہاری زندگی بہت پیاری ہے انزلہ۔۔۔"

"مگر میں اب تھکنے لگی ہوں۔۔۔ یوں لگتا ہے صدیوں کی مسافت طے کر آئی ہوں۔۔۔ کون سی ایسی راہ ہے جس پر زندگی نے نہیں ڈالا۔۔۔ اب اور سکت نہیں۔۔۔ میں تھک گئی ہوں۔۔۔ مجھ سے اور سفر نہیں کیا جا رہا۔۔۔ اور بوجھ نہیں اٹھایا جا رہا۔۔۔ میں تھک گئی ہوں۔۔۔ کوئی ایسی ترکیب نہیں ہے کیا جس سے یہ بوجھ ہلکا ہو جائے یاں پھر یہ دل۔۔۔ یہ دل ہی بند ہو جائے۔۔۔"

"انزلہ۔۔ میری گڑیا۔۔" وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا۔۔ وہ اسے کیسے کہہ سکتا تھا کہ وہ خاموش ہو جائے اس کی باتیں اسے تکلیف دے رہی ہیں۔۔۔ اپنی تکلیف کے سبب اگر وہ اسے چپ کروا بھی دیتا تو اس گھٹن کا کیا جو اس کے زبان کو قفل لگا لینے پر اس کے دل میں بھر جاتی۔۔۔ وہ کوئی واسطہ دے کر اسے ایسی باتیں کرنے سے باز رکھنا چاہتا تھا۔۔ مگر الفاظ نہیں بن پائے تھے۔۔ وہ جس نے اس کے ہر بار خود کو دیکھنے پر اپنے چہرے پر مسکان کو لازم کر لیا تھا وہ اس کے پاس بیٹھی مرنے کی باتیں کر رہی تھی۔۔۔ وہ جس کو اس نے اپنی ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھا تھا وہ۔۔ وہ ایسی باتیں کر رہی تھی۔۔ اور وہ اتنا بے بس تھا کہ اس کے پاس تسلی کے دو بول بھی نہیں تھے۔۔۔ وہ کیسا دوست تھا۔۔۔

جب وہ کچھ بہتر محسوس کرنے لگی تھی اور اس نے کہا کہ اسے نیند آرہی ہے تو وہ وہاں سے آگیا تھا۔۔۔اسی راستے سے جس راستے سے گیا تھا۔۔۔اپنے اور اس کے ٹیرس کی دیوار پھیلانگ کر۔۔۔اس کی ماں اس کے کمرے میں کم و بیشتر ہی آتی تھیں اور لاریب اس کا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔۔۔اسے اس کی تانکا جھانکی سے روکا نہیں جاسکتا تھا۔۔۔تو اس وقت نہ اماں کی چپل کا کوئی خوف تھا نہ لاریب کی تانکا جھانکی کا۔۔۔وہ جانتا تھا یقیناً اماں کو سونے کا کہہ کر وہ کمفرٹر میں منہ دیئے اپنے ناولز کی دنیا میں کہیں غرق ہو گی۔۔۔وہ بڑے آرام سے ٹیرس سے ہوتا ہوا اپنے کی جانب بڑھ آیا۔۔۔اس نے بڑی آہستہ سے ٹیرس کے دروازے کو اک جانب دھکیلتے ہوئے کھولا اور اندر داخل ہونے کے بعد دروازے کو بند کرتے ہوئے جیسے ہی وہ پلٹا اپنے باپ کو سامنے بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔وہ اس کے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھے اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ کچھ سنبھلا اور پھر آہستہ سے چلتا ہوا ان کے پاس آگیا۔۔وہ جانتا تھا وہ انزلہ کی وجہ سے فکر مند ہیں۔۔۔۔

"ڈیڈ آپ سوئے نہیں ابھی تک۔۔؟"

"انزلہ کیسی ہے۔۔؟"انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔آپ تو جانتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی ہے۔۔"وہ ہاتھ اٹھانے والی بات چھپا گیا۔۔

"وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان نہیں ہوتی۔۔ضرور کوئی بڑی بات ہوئی ہو گی۔۔۔"وہ جانتا تھا یہ سوال نہیں تھا۔۔۔ان کا لہجہ پر یقین تھا۔۔۔

"نہیں ڈیڈ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔بس چاچو کو غصہ آ گیا تھا اور آپ کو تو پتا ہے وہ غصے میں زیادہ زور سے بول جاتے ہیں۔۔"اپنے بابا اور چاچو کے بیچ بڑھتے فاصلوں کے سبب اس نے بات کو صاف بیان کرنے سے اجتناب ہی کیا۔۔

"مجھے اس پر ترس آتا ہے۔۔خدا نے اس کو اتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے اور اس کو اس کی قدر ہی نہیں ہے۔۔وہ کتنی معصوم ہے۔۔نہ نافرمان ہے نہ بد تمیز۔۔پھر بھی وہ شکر کرنے کے بجائے اس کا امتحان ہی لیتا ہے۔۔وہ ہمیشہ سے مرد ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھاتا آیا ہے۔۔کاش میں اسے اپنے پاس رکھ سکتا۔۔"

"ڈیڈ چاچو بس غصے کے تھوڑے سے تیز ہیں۔۔آپ تو جانتے ہیں بس انہیں اچھا نہیں لگتا کوئی ان کی نافرمانی کرے۔۔"

"وہ انسان نہیں غصے اور انا سے بپھرا اک جانور ہے۔۔۔مجھے شرم آتی ہے اسے اپنا بھائی کہتے ہوئے۔۔۔" وہ دکھ سے کہہ رہے تھے۔۔۔

"اس نے انزلہ پر ہاتھ بھی اٹھایا ہے۔۔۔؟" اب کی بار انہوں نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے دکھ سے پوچھا۔۔۔ قاسم محض سر ہی ہلا پایا تھا۔۔۔۔

"تمہارے سامنے اٹھایا تھا۔۔۔؟" قاسم کو ان کے چہرے پر غصے کی جھلک دکھائی دی تھی۔۔۔

"نہیں ڈیڈ۔۔۔۔" اس نے محسوس کیا کہ اس کا جواب سنتے ہی ان کے تنے نقوش ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم اگر کہتے کہ اس نے تمہارے سامنے ہاتھ اٹھایا ہے تو مجھے حقیقتاً اپنی پرورش پر دکھ ہوتا۔۔۔خاموش تماشائی بن کر بہن بیٹیوں پر ہوتے ظلم کو دیکھنے والے غیرت مند نہیں ہوتے۔۔۔تمہارے سامنے لاریب اور انزلہ کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔" انہوں نے دوٹوک اس پر واضح کیا تھا۔۔۔وہ ان سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ کیسے چاچو کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے۔۔۔؟ مگر پھر ابا سے اس وقت عزت افزائی کروانے کا موڈ نہیں تھا تو

خاموش ہی رہا۔۔اگر آج اماں سے جوتے نہیں پڑے تو ابا سے کھانے ضروری نہیں ہیں قاسم۔۔اس نے خود سے ہی کہا۔۔۔

باہر کی جانب بڑھتے ہوئے وہ رک گئے۔۔۔"اور سیدھے راستے سے جایا کرو۔۔۔یہ بہنوں کے کمرمیں جانے کوئی مناسب طریقہ نہیں۔۔۔۔"اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔ماننا نہ ماننا تو بعد کی بات تھی۔۔۔

اتنی تکلیف کے سبب بھی جب نیند مہربان نہ ہوئی تو اندیشہ ہوا کہ شاید تکلیف ابھی اپنے معیار کو پہنچی نہیں تھی۔۔کیوں نہ اپنی ہمت کو آزمایا جائے اور کسی کو یاد کیا جائے۔۔وہ اک بار پھر ماضی کے ان پلوں میں جا پہنچی تھی جہاں ہر خسارے کا حساب اس کی جانب نکلتا تھا۔۔

وہ یونیورسٹی کے کیفے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔اس کی دوست بھی اس کے سامنے آ بیٹھی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر خفگی دیکھ کر انزلہ نے سامنے پڑی پلیٹ میں سے چپس کا اک ٹکڑا اٹھا کر منہ میں رکھا۔۔۔"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"تمہیں پتا ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کیا باتیں چل رہی ہیں۔۔۔؟"

"یہی کہ میرا اور روحیل کا افئیر چل رہا ہے۔۔۔"اس کے اطمینان میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔

"تمہیں برا نہیں لگا۔۔۔؟"اس نے قدرے حیرانی سے کہا۔۔۔

"نہیں ان کی زبانیں ہیں جیسے مرضی جدھر کو مرضی چلائیں۔۔۔میری بلا سے۔۔۔"اس نے چپس کو کیچپ کے ساتھ خاصا لپیٹا تھا۔۔۔"اور ویسے بھی وہ کون سا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔۔۔"

"وہ تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر رہا ہے۔۔۔"

"تو میں بھی یہی کر رہی ہوں مائی ڈئیر۔۔۔"

"تم کیوں خود کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔۔؟"

"کچھ حساب ہیں جو لوگوں کی جانب نکلتے ہیں۔۔۔"اس نے سرد مہری سے کہا تھا۔۔۔

"مت کرو یہ سب۔۔۔۔کیوں دوسروں کی وجہ سے خود کو برباد کر رہی ہو۔۔۔"

"میں آلریڈی برباد ہو چکی ہوں۔۔۔"اس نے بہت آہستہ سے کہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کی بند آنکھوں سے آنکھ کے کنارے سے کئی آنسو اک ساتھ گر کر اس کے بالوں میں جذب ہوئے تھے۔۔۔تب اس نے کہا تھا کہ وہ برباد ہو چکی ہے مگر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ تب برباد نہیں ہوئی تھی۔۔ مگر اب وہ خود کو برباد کر چکی تھی۔۔۔وہ اپنا سکون گنواہ آئی تھی۔۔۔

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تھی اسے تب بھی سر میں درد محسوس ہو رہا تھا۔۔آنکھوں پر بھی بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔۔دماغ پھر سے نیند میں آنے والے خیال میں کہیں کھو گیا تھا۔۔

"اک بار آجاؤ۔۔"وہ آہستہ سے بڑابڑا رہی تھی۔۔ نیند میں بھی آنسو متواتر بہنے لگے تھے۔۔"صرف ایک بار۔۔ تمہارا راستہ نہیں روکوں گی۔۔بس اک بار اپنے کندھے پر سر رکھ کر رو لینے دو۔۔جو آنسو تمہارے سبب ہیں انہیں بہانے کیلئے فقط اک بار اپنا کندھا دے دو۔۔"

اک آبلا ہے زباں پر، اک بوجھ ہے سینے پر

نہ داغِ دل جاتا ہے نہ چراغِ الفت کی شمع بجھتی ہے

فضہ جاوید

مسلسل بہتے آنسوؤں سے تکیہ بھی بھیگ چکا تھا۔۔وہ اب سسکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔۔۔اسے خود بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ نیند میں کیا خواہش کر رہی تھی اگر ہوش میں ہوتی تو کبھی ایسی کسی خواہش کو زبان پر لانا تو دور کی بات دماغ میں ایسے خیال کو بھٹکنے تک نہیں دیتی۔۔۔

"تم سب اک جیسے ہو۔۔خود غرض۔۔مفاد پرست۔۔مجھے تم سب سے نفرت ہے۔۔تم سب نے انزلہ کو چھوڑ دیا۔۔انزلہ بھی ایک دن تم سب کو چھوڑ دے گی اور پھر تم سب روتے رہ جاوگے۔۔"خود سے یہ سب کہنے کے باوجود بھی دل نے آج کسی کے آجانے کی تمنا شدت سے کی تھی۔۔کوئی تو ایسا ہوتا اس روئے زمین پر جو اس کے درد کا مداوا کر سکتا۔۔جو کہہ سکتا کہ وہ اپنی خوشیوں کا سودا اس کے غموں سے کرتا ہے۔۔

وہ دور کہیں پہاڑی پر کھڑی تھی جہاں نیچے میلوں کی گہرائی تھی۔۔۔اسے وہاں کھڑا دیکھ کر اس کی دھڑکنیں خوف کے سبب تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔اسے اپنا سانس اٹکتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔وہ وہاں ہاتھ پہلو میں گرائے کیسے اتنے آرام سے کھڑی رہ سکتی تھی۔۔۔تیز

ہوا اس کے بال اڑا رہی تھی جنہیں وہ سلجھانے کی کوشش تک نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ بے تاثر چہرا لئے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے مزید خوفزدہ ہونے لگا تھا۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے اسے مزید پیش قدمی سے باز رہنے کی التجا کر رہا تھا ۔۔۔وہ خالی خالی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ان آنکھوں میں جینے کی کوئی خواہش۔۔۔خواہشوں کو کوئی دیا نہیں تھا۔۔۔۔وہ اس کی ملتجائیہ نظروں پر ہنسی۔۔۔یہ ہنسی۔۔۔یہ مسکراہٹ۔۔۔ہاں وہی جو وہ اپنی کر گزرنے سے پہلے دیتی تھی۔۔۔اس کا ارادہ بھانپتے ہی وہ اس کی جانب بھاگا۔۔۔وہ پلک جھپکنے سے بھی پہلے اسے پکڑ کر وہاں سے ہٹا لینا چاہتا تھا۔۔۔زمین پر پڑتے اس کے تیز زور آور قدم دھول اڑانے لگے تھے۔۔۔اس نے محسوس کیا کہ وہ جوں جوں اس کی جانب بڑھ رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کے چہرے پر خوف کے سایے گہرے ہونے لگے تھے۔۔۔وہ بھاگتے ہوئے اس کے قدموں کی چال پہچانتے ہی اس سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی اس کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ اک قدم پیچھے کی جانب لے رہی تھی۔۔۔وہ التجائی نظروں سے اسے دیکھنے لگا مگر وہ لڑکی اس کی ہر التجا کو رد کر رہی تھی۔۔۔یوں جیسے اس کی ہر فریاد پر اس نے کان بند کر لئیے ہوں۔۔۔اس لڑکی نے اک پل کو پیچھے دیکھا۔۔۔اس نے اس کا رنگ فق ہوتے دیکھا تھا۔۔۔لیکن اگلے ہی پل پھر سے وہی چٹانوں سی سختی در آئی تھی۔۔۔وہ باز نہیں آ رہی

تھی۔۔اگر وہ ناامیدی کی پہاڑی پر کھڑی تھی تو وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔۔۔اس خوف کے تحت کہ محض اس کا اک قدم اسے موت کی وادی میں دھکیل سکتا ہے وہ آگے قدم نہیں بڑھا سکا تھا۔۔۔اس نے پاؤں اٹھایا تھا شاید واپس پلٹنے کیلئے یا شاید ارادے کی تکمیل کیلئے وہ جان نہیں پایا۔۔اس سے پہلے کہ چند قدم کے ہی فاصلے پر کھڑا شخص اس کا ہاتھ تھامتا اس سے پہلے ہی اس کا پاؤں لڑکھڑا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آنکھوں میں کئی ان کہے جذبات لئے گہرائی کی آغوش میں کہیں جا کھوئی تھی۔۔وہ اپنی پوری قوت لگائے بھاگ کر کھائی کے سرے تک آیا تھا۔۔یوں جیسے وقت کی رفتار کو مات دینا چاہتا ہو مگر وقت کو آج تک کون مات دے پایا تھا۔۔سو وہ بھی ناکام ہی ٹھہرا تھا۔۔پہاڑی کے کنارے پر آئے شخص کی آنکھوں نے جو جذبات بیان کئے تھے انہیں محسوس کرنے کیلئے وہ کہیں نہیں تھی۔۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرایا گیا تھا۔۔۔زمین کی جانب بڑھتے اس کے بے جان وجود اور پہاڑی پر بیٹھے شخص کے آنسوؤں میں فاصلہ بڑھتا چلا گیا یوں کے اس کی محبوب چیز کو اس کی دسترس سے ہمیشہ کیلئے دور کر دیا گیا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے اٹھا تھا۔۔۔اس کا تنفس پھولا ہوا تھا یوں جیسے وہ حقیقت میں بھاگا ہو۔۔۔کمرے میں صبح کی ہلکی ہلکی روشنی نے اندھیرا جھٹ دیا تھا۔۔۔اس نے بے ساختہ ہی اپنی گردن کو چھوا جو اس وقت پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔۔۔اس نے حیرانی سے سامنے اے سی کی جانب دیکھا جس پر پہلے سے ہی ٹیمپریچر سولہ تھا۔۔۔اس قدر ٹھنڈ میں بھی اس سے متعلق محض اک خواب اس کی یہ حالت کر گیا تھا۔۔۔وہ تھکے تھکے سے انداز میں واپس پیچھے کو بیڈ پر گر گیا۔۔۔"یااللہ تیرا شکر ہے دیر نہیں ہوئی۔۔۔یااللہ تیرا شکر ہے یہ محض اک خواب تھا حقیقت نہیں۔۔۔"وہ ہزیانی کیفیت میں بولا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں بند کیں تو اگلے ہی پل فوراً سے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کا گرنے کا منظر پھر سے لہرایا۔۔۔اس نے فوراً سے آنکھیں واپس سے کھول دیں۔۔۔یہ خواب حقیقت نہیں تھا مگر اس کی بے رخی نے اسے جس دلدل میں دھنسا دیا تھا وہ اب شعور میں کچھ یوں سما گیا تھا کہ لاشعوری طور پر ایسے خواب اس کے شعور کا یوں احاطہ کرنے لگے تھے۔۔۔

وہ جو مسکرائے تو بنجر میں بھی کھل جائیں پھول

کہ وہ دل نشیں ان کانٹوں میں اپنا مسکن بنائے

فضہ جاوید

یونہی آنسو بہاتے بہاتے اس پر کب نیند وارد ہو گئی تھی اسے خود بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔آنسو بہا لینے کے بعد اسے بھی میٹھی نیند سے نواز دیا گیا تھا۔۔۔ہاں نیند نے بظاہر تو اس کے وجود کو آغوش میں لے لیا تھا مگر دماغ اس کو کون پکڑ سکتا تھا۔۔۔۔اس کی سوچوں پر کون بند باندھ سکتا تھا۔۔۔اس کا دماغ بھی اسے کہیں کا کہیں لے گیا تھا۔۔۔

وہ دور کہیں پہاڑی پر کھڑی تھی جہاں نیچے میلوں کی گہرائی تھی۔۔۔سامنے سے اک شخص بھاگتا ہوا اسے اپنی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔پاؤں سے اڑتی دھول کے سبب اس کا چہرہ واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔۔مگر جوں جوں وہ شخص اس کی جانب قدم لے رہا تھا اس کا چہرہ واضح ہونے لگا تھا۔۔۔یہ چہرہ۔۔۔یہ تو کسی آشنا کا تھا۔۔۔اس کے بڑھتے قدموں کو ناپتی وہ بھی ویسے ویسے اپنے قدم پیچھے لینے لگی تھی اور پھر بلآخر وہ کھائی کے کنارے پر پہنچ گئی۔۔۔اس نے پیچھے دیکھا تو ڈر کے مارے اک پل کو رنگ فق ہوا تھا۔۔۔مگر اس نے اس کے اثرات چہرے پر جھلکنے نہیں دئے تھے۔۔۔چہرے پر ابھی بھی وہی چٹانوں کی سی سختی تھی۔۔۔خوف بھی اسے پیچھے کی جانب قدم لینے سے باز نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔سامنے کھڑا شخص اس کی جانب آتا اب

نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔۔اسے اس کی آنکھوں پر ترس آیا تھا جو التجائیہ احتجاج کر رہی تھیں۔۔۔اک پل کو اس کا دل چاہا کہ اپنا ارادہ بدل دے اور آگے بڑھ کر اسے تھام لے مگر پھر اگلے ہی پل اس نے ایسے سبھی خیالات کو جھٹک دیا۔۔۔وہ اک بار پھر سے اس کی جانب قدم بڑھانے لگا تھا اس نے بھی بلا اختیار ہی پیچھے کی جانب قدم لئے۔۔۔اس نے فوراً سے مصالحتا ہاتھ اٹھائے اور پھر وہیں رک گیا۔۔۔اس نے اک بار پھر سے کچھ الجھے ہوئے گردن ٹیڑھی کرتے نیچے کھائی کو دیکھا اور پھر جیسے ہی وہ پلٹی تو اسے اپنے اتنا پاس کھڑا دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوئے تھے اور اگلے ہی لمحے ڈر نے اس پر حاوی ہوتے ہوئے اس کے اعصاب جکڑ لئے تھے جس سبب جلدی میں پیچھے ہونے کے چکر میں اس کا پاؤں لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔سامنے موت تھی۔۔۔وہ ہوا میں جھول رہی تھی۔۔۔اس کے دل کی دھڑکن معمولی رفتار سے زیادہ زور سے دھڑکنے لگی تھی۔۔۔وہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ آیا اس کی موت کا سبب یہ کھائی بننے والی ہے یاں اس کا دل جو اس قدر زور سے دھڑک رہا تھا کہ اسے سینے میں تکلیف محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے ڈر سے مٹھیاں بھینچی۔۔۔مگر یہ کیا۔۔؟اسے اپنی ہتھیلیوں پر کچھ نرم سا محسوس ہوا تھا۔۔۔تو کیا اسے خود کو یوں کھائی سے گرتا دیکھنا پڑ ناتھا۔۔۔؟آہ

زندگی۔۔۔۔اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول دیں اور اگلے منظر پر نظر پڑتے ہی دل اپنی

معمول کی رفتار پر واپس آگیا۔۔۔اس نے اسے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے وہاں لا کھڑا کر دیا تھا جہاں اس کے پاؤں کے نیچے زمین آگئی تھی۔۔۔اس نے بے یقینی سے اپنے پاؤں کی جانب دیکھا۔۔۔اس کے پاؤں کے نیچے زمین تھی۔۔۔اسے بچا لیا گیا تھا۔۔۔اس نے اسے گرنے نہیں دیا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ لگ گئی۔۔۔اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے وہ اس کے ساتھ لگی سسکیوں کے ساتھ رو دی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے نکلتا پانی اس کے تکیے کو بھگونے لگا تھا۔۔۔آنکھ سے نکلتے پانی نے گال سے پھسلتے گردن پر نمی چھوڑی تو اس کے اعصاب جاگنے لگے۔۔۔اس نے آنکھیں بند کئے اپنی گردن اور پھر گال پر ہاتھ پھیرا تو آنسوؤں نے انگلی کے پور بھی نم کر دیئے۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور اپنا ہاتھ واپس سے اپنے پہلو میں گرا لیا۔۔۔تو یہ خواب تھا۔۔۔ہاں یہ خواب ہی ہو سکتا تھا۔۔۔تم یوں روبرو آجاتے اور مجھے تھام لیتے۔۔۔ایسا حقیقت میں تو ممکن نہیں تھا۔۔۔وہ محض سوچ ہی سکی تھی۔۔۔اس نے گردن گھما کر کھڑکی کی جانب دیکھتے ہوئے وقت کا اندازہ کرنا چاہا تو اس کے سامنے پردے ڈلے ہوئے تھے۔۔۔کمرے میں ابھی بھی اندھیرا تھا جبکہ کھڑکی کے دوسری پار ہلکی ہلکی روشنی کے آثار دکھائی دے رہے

تھے۔۔اس نے واپس سے آنکھیں بند کر لیں۔۔دل کی دھڑکن ابھی تک کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔۔

وہ لیونگ روم کے صوفے پر آڑھی ترچھی ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔یوں کے اس کی ٹانگیں صوفے کہ بازو سے ہوتے ہوئے نیچے کو لٹک رہی تھی۔۔۔یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ وہ صوفے پر لیٹی ہوئی تھی اور ناول پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ کہانی کوئی سنگین موڑ اختیار کر چکی ہے۔۔۔

"یہ کیا تم ہر وقت بیٹھی کہانیاں پڑھتی رہتی ہو۔۔۔"اس کی امی نے لیونگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

"اماں آپ کو کیا پتا ان کہانیوں کا۔۔۔اُف۔۔آپ بھی کبھی پڑھیں۔۔۔۔"کہنے کہ بعد وہ کچھ پل کو رکی۔۔۔اماں نے اگر پڑھ لیں تو یہ تو میرا پڑھنا بھی بند کروا دیں گی۔۔۔اوپر سے اگر اماں نے کوئی رومینٹک سین پڑھ لیا تو یہ تو میرے ہاتھ پیلے کروا دیں گی۔۔۔اس نے خود سے ہی سوچا تھا اور پھر سمجھتے ہی سر ہلایا۔۔۔"ویسے اماں آپ نہ ہی پڑھئیے گا۔۔۔اچھے ہوتے ہیں مگر اب اتنے بھی نہیں کہ آپ انہیں پڑھنے ہی بیٹھ جائیں۔۔۔۔"

"پتا نہیں کیا فضول بولتی رہتی ہو۔۔۔بس چھوڑ دوان ناولز کو۔۔۔یہ جو تھوڑی عقل رہ گئی ہے یہ بھی جاتی رہے گی۔۔۔"

"نہ اماں۔۔۔نہ۔۔۔لاریب بھوکی تو رہ سکتی ہے مگر یہ ناولز۔۔۔یہ نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔یہ کردار میرے ساتھ جیتے ہیں۔۔۔۔"اس نے اک ادا سے کہا۔۔۔

اس کی اماں نے اپنا پاؤں قدرے آگے کیا تھا۔۔۔"یہ چاولا کی جوتی بھی میرے ساتھ ساتھ سفر کرتی ہے۔۔۔"انہوں نے اسے اپنا جوتا دیکھایا تو وہ سیدھی ہو گئی۔۔۔"اب اٹھو اک کپ چائے کا بنا کر لاؤ۔۔۔۔"

"دو منٹ بس۔۔۔۔"اس نے بات منہ میں ہی روک لی تھی کیونکہ اماں جوتا پاؤں سے اتار چکی تھی۔۔۔اس نے ناول رکھنے کی ذحمت نہیں کی تھی بلکہ اسے ہاتھ میں تھامے ہی کچن میں چلی آئی تھی۔۔۔

اک ہاتھ سے ناول کو کھولے وہ پڑھ رہی تھی اور دوسرے ہاتھ سے اس نے ٹٹول کر ساس پین نکالا۔۔۔کتاب پڑھتے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ سے نل کھولنے کے بعد ساس پین آگے کر دیا۔۔۔نظریں تو کتاب پر تھیں جبھی ساس پین کو کچھ ٹیڑھے سے اینگل سے نل کے نیچے کر دیا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے خود پر پانی کی تیز دھار پر نظریں کتاب پر سے ہٹی تھیں

اور ساس پین سنک میں جا گرا تھا۔۔۔اس نے کتاب پر سے نظریں ہٹا کر پہلے خود کو اور پھر شیلف کو دیکھا جو پانی پانی ہو چکی تھی۔۔۔

"لاریب۔۔۔۔چائے بنانے گئی ہو یاں پانی پت کی جنگ لڑنے۔۔۔۔"انہوں نے ساس پین کی آواز پر کہا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا اماں۔۔۔یہ ساس پین میں کیا کسی نے انڈے فرائی کئے ہیں۔۔۔توبہ توبہ اتنی چکنائی میرے سارے ہاتھ گندے کر دیئے۔۔۔"اس نے کچن کے دروازے میں آکر کہا ۔در حقیقت دیکھنا تھا کہ کہیں اماں اٹھ کر کچن میں آنے کا تو ارادہ نہیں رکھ رہیں۔۔۔اماں کو سکون سے بیٹھا دیکھ کر وہ واپس کچن میں آ گئی اور اب کی بار اس نے ناول اٹھائے بغیر چائے کو پورے دھیان سے چولہے پر چڑھایا تھا۔

اس کے بعد اس نے ٹشو رول میں سے اک ساتھ کتنے ہی ٹشو نکال لئے تھے اور پھر شیلف پر گرے پانی پر رکھ دیئیے تھے۔۔۔ٹشو رکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ جان چھڑانے کا طریقہ اچھا نہیں تھا۔۔۔بلکہ اس سے تو اور کام بڑھ گیا تھا۔۔۔پانی زیادہ تھا۔۔۔۔اس نے رول میں سے اور ٹشو نکالے پھر انہیں پانی کے اوپر رکھ دیا۔۔۔پھر اور۔۔۔اور پھر اور۔۔۔شکر۔۔۔پانی خشک ہو گیا تھا۔۔۔اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

واپس وہ چولہے کے پاس آئی تھی اور اس نے ساس پین میں جھانکا۔۔۔چائے کو ابال آنا تو دور کی بات وہ تو ابھی ہلی تک نہیں تھی۔۔۔اس نے اک پر سکون سی سانس لی اور پھر واپس سے ناول اٹھاتے ہوئے چولہے کے پاس والی شیلف پر بیٹھ گئی۔۔۔یہاں پر سے چائے پر نظر رکھنا آسان تھا۔۔۔اس نے بیٹھنے کے ساتھ ہی ناول پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔آدھا پیج پڑھنے کے بعد اس نے دوبارہ سے چائے کو دیکھا۔۔۔اسے ابھی تک ابال نہیں آیا تھا۔۔۔وہ پھر سے ناول پڑھنے لگی۔۔۔

اماں نے ناول بیچ میں ہی چھڑوا دیا تھا۔۔۔اور ناول میں اتنا زبردست ٹویسٹ آیا ہوا تھا۔۔۔رائٹر نے آگے ضرور کچھ دکھی لکھا ہوا تھا اس کا چہرا بتا رہا تھا۔۔۔وہ اب اک اک سطر بڑی ٹھہر کر پڑھنے لگی تھی۔۔۔دل حلق میں آتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔"آئندہ کبھی میرے پیچھے مت آنا۔۔۔"وہ درشتی سے کہہ رہا تھا۔۔۔"اور میری مانو تو تم بھی اس رشتے کو زیادہ سر پر سوار نہیں کرو۔۔۔یہ ہمارے بڑوں کی غلط سوچ ہے۔۔۔انہیں لگتا ہے یوں یہ ہمیں اس رشتے میں زبردستی باندھ سکتے ہیں۔۔۔لیکن ان کو یہ نہیں پتا کہ وقت کے ساتھ انسان کی پریفرینسز بدل جاتی ہیں۔۔۔چاہتیں بدل جاتی ہیں۔۔۔۔"لاریب کو بے ساختہ ہی ہیرو پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔"بیوقوف انسان۔۔۔"وہ خود سے بڑبڑآئی۔۔۔"اور پھر وہ چلا

گیا۔۔۔"اس نے پڑھا۔۔۔ حیرانی کے سبب بھنویں اوپر کو اٹھی تھیں۔۔۔"ہیں۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔وہ چلا گیا۔۔۔"اگلا صفحہ پلٹتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔۔۔"وہ وہی۔۔۔"ابھی اس نے پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ کچن میں آتے قاسم کی آواز پر اچھل پڑی۔۔۔

"یہ جلنے کی مہک کہاں سے آ رہی ہے۔۔۔"

لاریب نے فوراً سے بیشتر ساس پین کو دیکھا۔۔۔اور پھر اندر آتے قاسم کو۔۔۔وہ فوراً سے سلیپ سے نیچے آئی۔۔۔ قاسم نے آگے بڑھ کر جلدی سے چولہے کو بند کیا اور اب کبھی ایک نظر جلے ہوئے ساس پین کو دیکھتا جس میں سے دھواں نکل رہا تھا اور پھر دوسری نظر لاریب کو جس نے ہاتھ میں پکڑا ناول اون کے پیچھے کر دیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کیا ہے۔۔۔؟"اس نے حیرانی سے کہا۔۔۔

"میں نے تھوڑی کیا ہے۔۔۔"وہ بھی اتنی ہی معصومیت سے بولی تھی۔۔۔

"رکو ابھی اماں کو بتاتا ہوں پھر وہ بتائیں گی کہ کس نے جلایا ہے۔۔۔"

اس نے فوراً سے اس کا بازو پکڑا۔۔۔"نہ بتانا بھائی۔۔۔اماں نے چاولا کی چپل پہنی ہوئی ہے آج۔۔۔قسم سے بڑی زور سے لگتی ہے۔۔۔"اس نے ساتھ میں "سی" بھی کیا۔۔۔

"تمہیں کیسے پتا۔۔؟ تمہیں تو کبھی نہیں پڑی ان سے۔۔۔"

"وہ یاد نہیں ہے جب آپ کو پڑی تھی۔۔۔ہائے کتنے زور کی پڑی تھی۔۔۔کتنے دن آپ ٹکور کرتے رہے تھے۔۔۔"وہ کہہ تو دکھ میں رہی تھی مگر اس کا یہ افسوس قاسم کے مزاج بگاڑ گیا تھا۔۔۔

"اماں۔۔۔لاریب نے باؤل جلا دیا ہے۔۔۔"اس نے کچن سے نکلتے ہی بلند آواز میں چغلی مار دی۔۔۔

لاریب بھی فوراً بھاگ کر باہر آئی تھی۔۔۔"اماں یہ انزلہ باجی سے ملنے جا رہے ہیں۔۔۔" اس کی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے بھاگ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔جب تک اماں تک بات پہنچی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔اور پھر اماں لاریب کے پیش ہو چکی تھیں۔۔۔۔

دوبارا اس کی آنکھ قریباً نو بجے کے قریب کھلی تھی۔۔۔رات والی ناسازی ابھی تک طبیعت پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ فریش ہونے کے بعد نیچے چلی آئی۔۔۔لیونگ روم میں جانے کے بجائے وہ سیدھا کچن میں آئی تھی اور فریزر کھول کر اس میں سے آئیس بیگ نکالے، پھر اس سے آنکھوں کی ٹکور کرتے ہوئے لیونگ روم میں آ گئی۔۔۔

خیریت ہے گھر میں آج سب کچھ بڑا نارمل چل رہا ہے۔۔۔کیا جرنیل صاحب اٹھے نہیں" ۔۔۔"

"وہ چلے گئے ہیں۔۔۔۔"فرحین بیگم نے سرسری سے انداز میں کہا۔۔۔ان کا اور انزلہ کا اک ہی اصول تھا رات گئی بات گئی۔۔۔اگلے دن اس پر کوئی بات نہیں۔۔۔

"ہیں۔۔۔ابھی تو میری زندگی میں کوئی مسئلہ بھی کھڑا نہیں کیا تھا۔۔۔"فرحین بیگم جانتی تھی یہ افسوس نہیں تھا۔۔۔مگر انہوں نے نہیں بتایا تھا کہ رات والے واقع کے بعد ان میں کافی بحث ہوئی تھی جس کے سبب وہ چلے گئے تھے۔۔۔

"ناشتہ بنوادوں۔۔۔؟"انہوں نے انزلہ سے کہا تو اس نے سر صوفے کی پشت پر گرائے ہی ہلا دیا۔۔۔

"اوہو۔۔بیوٹی کوئین کو اب رونے کے بعد اپنی آنکھوں کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔"لیونگ روم کے دروازے سے داخل ہوتے ہی اس نے انزلہ کو دیکھتے ساتھ وار کیا۔۔۔

"اتنی صبح صبح تم پھر یہاں۔۔۔؟"اس نے مصنوئی بیزاریت سے کہا۔۔۔رات گئی تھی اور ہر قسم کا پیار۔۔۔احسان بھی ساتھ میں ہی رخصت ہو گیا تھا۔۔۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔پھر سے اتنی صبح ہی۔۔۔"

"دیکھ لیں اناں اس کی وجہ سے ہی تائی ماں مجھ سے ناراض رہتی ہیں جبکہ دل اس کا خود کا گھر پر نہیں لگتا۔۔۔"

میری وجہ سے نہیں تمہاری زبانی میزائل کی وجہ سے۔۔۔کیوں چچی صحیح کہہ رہا ہوں" "ناں۔۔۔

وہ ہنس دیں" یہ بتاؤ ناشتہ کرو گے نا۔۔۔؟ میں انزلہ کیلئے بنوا رہی ہوں۔۔۔"

"ہم دونوں ہی کریں گے ناشتہ لیکن واپسی پر۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا انزلہ کے پاس آیا تھا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے کھینچا۔۔۔"بس کردو اب اتنی بھی کوئی نازک نہیں ہیں تمہاری آنکھیں۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیوں۔۔۔کہاں جانا ہے۔۔؟"

"چچی ہم آتے ہیں۔۔۔"اس نے بڑے آرام سے فرحین بیگم کے سامنے بات ٹال دی تھی اور پھر اسے لئے باہر آگیا۔۔۔گیٹ سے نکلتے ہی انزلہ سامنے کھڑی سی ڈی سیونٹی کو دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

تمہیں بائیک چلانی" وہ ہاتھ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "سیکھنی تھی ناں۔۔۔؟

"ہاں مگر یہ نہیں تمہاری بائیک سیکھنی تھی۔۔۔"وہ مایوسی سے بولی۔۔

"پہلے اس کو تو سیکھ لو۔۔۔وہ پتا ہے کتنی ہیوی ہے۔۔۔؟جب یہ آجائے گی پھر تمہیں وہ سیکھا دوں گا ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے اک بیگ کو کھولتے ہوئے اس میں سے سیفٹی گئیرز نکال کر انزلہ کی جانب بڑھائے۔۔۔

"ہاں اور تب تک میں بوڑھی ہو جاؤں گی۔۔۔پھر کہنا تمہاری ہڈیاں نازک ہو گئی ہیں۔۔۔"
سیفٹی گئیرز پہنتے ہوئے اس نے تنک کر کہا۔۔۔

"خیر اب اتنا جلدی بھی نہیں ہوتی تم بوڑھی ان فیکٹ تم پہلے ہمیں بوڑھا کروا کر ہی بوڑھی ہو گی۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ بائیک تمہاری تو نہیں ہے۔۔۔"وہ اس کے پیچھے بائیک پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"ہاں تمہیں سیکھانے کیلیئے دوست سے مانگ کر لا یا ہوں۔۔۔"

"جب تم اتنے اچھے بنتے ہو نا تو سوچتی ہوں ابا سے پٹنا کوئی برا سودا نہیں ہے۔۔۔"

"بیٹا اب اگر تم باز نہ آئی تو ابا کا تو پتا نہیں البتہ میں تمہیں خود پکڑ کر ضرور پیٹ دوں گا۔۔۔"وہ بھی ہوا کے تھپڑوں سے مقابلہ کرتے ہوئے زور سے بولا تھا۔۔۔

وہ جلدی آنے کا کہہ کر قریباً دو گھنٹے بعد آئے تھے۔۔ موسم کچھ خاصا گرم نہیں تھا مگر اتنا سرد بھی نہ تھا کہ یوں دو دو گھنٹے سڑک پر خوار ہوا جاتا۔۔۔ بادلوں نے آسمان پر ڈیرہ ڈالا ہوا تھا باوجود اس کے جب وہ گھر لوٹے تو شکلیں کچھ خاصی خوش شکلوں کا عندیہ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

"ماما۔۔۔۔" وہ دروازے سے ہی چلائی یوں کے ساتھ چلتے قاسم نے بے ساختہ ہی اپنے ہاتھ کان پر رکھتے ہوئے دائیں آنکھ بند کی تھی۔۔۔

"توبہ کتنی تیکھی آواز ہے۔۔۔۔" اس نے چڑ کر کہا۔

"عورتوں کی آواز اب مردوں کی طرح گھمبیر تو نہیں ہو سکتی ناں۔۔۔" وہ اس کی بات کا مذاق اڑا گئی۔

"ہاں اور مردوں کی زبان عورتوں کی طرح لمبی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔" اس نے بھی تنگ کر کہا تھا۔

"ہاں بس تا قیامت تم لوگ اسی بات پر اڑے وا نتیجہ لینا۔۔۔ ہماری لمبی زبانیں اس لئے ہیں کیونکہ چھوٹی زبانوں کی بات مردوں کی موٹی عقل میں نہیں گھستی۔۔۔۔" اس نے اپنے

دماغ کو شہادت کی انگلی سے چھوا۔۔۔ قاسم نے اسے گھورا تو اس نے فوراً تصیح کی۔۔۔"ایکسیپشن ٹو سم مینز۔۔۔۔"

قاسم کے کندھے کچھ آرام دہ انداز میں ڈھلک گئے۔۔۔ وہ دونوں ڈائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اپنی اپنی کرسی سنبھال چکے تھے۔۔انزلہ نے ساتھ بیٹھے اسے کہنی ماری جس کا مطلب تھا کہ اب تم ہی آواز لگاؤ۔۔۔

"چچی۔۔۔دے دیں ناشتہ اس سے پہلے فرشتے چچا کے اس بوجھ کو اٹھا کر لے جائیں۔۔۔"اس نے گردن موڑے کچن کی جانب رخ پھیرے قدرے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

"سرگوشیاں کرنے کو نہیں کہا۔۔اس آواز سے ماما تو کیا میں بھی نہ ہلوں۔۔۔"اس نے اس کے دھیمے لہجے پر چوٹ کی اور پھر ہاتھ سے اپنی جانب اشارہ کیا۔۔۔ قاسم نے فوراً سے اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے تھے کیوں کہ وہ اتنی قریب سے اس پھٹے ڈھول کو نہیں سن سکتا تھا۔۔۔

"اناں ں۔۔۔۔۔"وہ چیخی تو قاسم کو اندازہ ہوا کہ کانوں میں انگلیاں ٹھوسنا بیکار گیا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ ہٹاتے اسے چت لگائی۔۔۔"بدتمیز۔۔۔گلے میں سپیکر فٹ ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا۔۔۔؟"وہ خفگی سے کہہ رہا تھا کہ انزلہ کے اشارے پر اس نے پلٹ کر پیچھے کی جانب دیکھا جہاں سے فرحین ہاٹ پاٹ اٹھائے آرہی تھیں۔۔۔

"دو گھنٹہ پہلے آپ نے کہا تھا کہ ناشتہ بنا رہی ہیں۔۔۔"

"تب بنایا ہوتا ناں تو اب چیل کوؤں کے کھانے والا بھی نہیں بچتا۔۔۔"انہوں نے اس کے سامنے ہاٹ پاٹ رکھا۔۔۔"کہاں سے آرہے ہو تم دونوں۔۔؟"

"ہم۔۔۔۔"دونوں نے بیک وقت کہا۔۔۔

"وہ۔۔مجھے اس سے اک کام تھا۔۔۔"قاسم فوراً سنبھلا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسا کام۔۔۔؟"

"کچھ پرسنل تھا۔۔۔"فرحین بیگم نے قدرے الجھے ہوئے انداز میں دیکھا۔۔

"ماما یار سمجھا کریں۔۔۔اب بچہ بڑا ہو گیا ہے۔۔۔"اس نے چوٹ کی تھی۔۔۔ قاسم نے اسے گھورا۔۔۔

"ضرورت سے زیادہ ہی کچھ بڑے ہوگئے ہو۔۔" وہ جیسے ہی کہنے کے بعد ڈائننگ روم سے نکلیں قاسم نے انزلہ کے سامنے سے پلیٹ سرکا دی۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑا لقمہ میز کی سطح سے مس ہوا۔۔۔

"تم کتنی فراڈ ہو۔۔۔میں تمہیں بچانے کیلئے چچی سے جھوٹ بول رہا تھا اور تم نے مجھے ہی پھنسا دیا۔۔۔"

اس نے ہاتھ میں پکڑے لقمے کو منہ کے پاس کئے بسم اللہ پڑھ کر پھونک مار کر ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔"تم بچا کم اور پھنسا زیادہ رہے تھے۔۔۔اب میں نے اک بات کہی وہ خاموشی سے چلی بھی تو گئیں۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جی یہ تو آپ کی زبان کا ہنر ہے۔۔۔"

وہ دونوں ناشتہ شروع کر چکے تھے۔۔۔۔

"ویسے چچی تم سے کچھ ناراض سی لگ رہی ہیں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ جھوٹ نہیں بولا تھا کل۔۔۔"اس کی آنکھوں میں زرا برابر بھی شرمندگی نہیں تھی الٹا وہ باتیں کرتے مزید چمک اٹھی تھیں۔۔۔"لیکن فکر نا ٹ۔۔۔میں منالوں گی۔۔۔"وہ پھر سے کھانا کھانے لگی۔۔۔

"توبہ۔۔توبہ تم دن بہ دن کتنی ڈھیٹ ہوتی جا رہی ہو۔۔۔مجھے لگتا ہے میں کسی انسان کے ساتھ نہیں ڈھٹائی کے مجسمے کے ساتھ رہ رہا ہوں۔۔۔"

"دین یو شڈ بی پراؤڈ آف دیٹ۔۔۔"اک بار پھر بڑی ڈھٹائی سے جواب آیا تھا۔۔قاسم کو حیرانی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ہاں کچھ نہ کہتی تو ضرور حیرانی ہوتی۔۔۔

"سنو۔۔اب تم اپنی بائیک کب دو گے۔۔۔؟"منہ میں لقمہ ڈالنے کے بعد وہ اب قاسم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اس کی بات کو نظر انداز کرتا اپنی پلیٹ پر جھکا ہوا تھا۔۔اب کی بار انزلہ نے اس کی پلیٹ کو ہلکا سا سرکایا مگر اس سے پہلے ہی اس نے جلدی سے پلیٹ پکڑ لی۔۔۔"انزلہ۔۔۔ابھی تو یہ جو تم نے توڑا توڑی کی ہے ناں اس کی بائیک کی اس کو پہلے مرمت کروانا ہے۔۔۔پھر تمہیں بائیک پر بیٹھنے کی تمیز سیکھانی ہے۔۔۔"اس نے بڑے تحمل سے کہا۔۔۔

"بائیک پر نہ اک عدد بریک ہوتی ہے جسے بائیک روکنے کیلئے لگایا جاتا ہے اور پھر اپنے پاؤں زمین پر لگاتے ہیں۔۔۔"

"اگر کسی سے بریک نہ لگے۔۔۔؟"اس نے کافی سنجیدگی سے پوچھا۔

"تو پھر سامنے کسی اونچی سی جگہ پر بائیک چڑھا کر خود بائیک سے چھلانگ لگا دیتے ہیں۔۔۔یوں بائیک جاتی ہے بھاڑ میں اور آپ بھی اسی کے آس پاس والے فلیٹ میں تو پہنچ ہی جاتے ہو۔۔۔"اس نے خفگی سے اس کی آج کی حرکت کو بیان کیا تھا۔۔۔جو وہ ابھی ابھی کچھ دیر پہلے کر کے آئی تھی۔۔۔

"اچھا نہ نہیں آئی سمجھ۔۔۔میں نے روکنے کی کوشش کی تھی مگر نہیں رکی۔۔۔پھر مجھے کچھ ہی فاصلے پر وہ تھوڑی سی اونچی پہاڑی دکھائی دے گئی تو میں ادھر چلی گئی۔۔۔اور خود ہی کہا تھا بریکس فیل ہوں تو اونچائی کی جانب جانا چاہیے۔۔۔"

"میں نے کار کی بریکس فیل ہونے کی صورت میں کہا تھا انسانوں کی نہیں۔۔۔ابھی اونچی جگہ کیلئے تم آدھا میل آگے گئی ہو۔۔۔کل کو انڈیا چلی جاؤ گی۔۔۔؟"

"ہاں اب اتنا بھی نہیں۔۔۔"

"جی ہاں اس سے بھی زیادہ۔۔۔"اس نے منہ بنا کر اسے آئینہ دکھایا۔۔۔

وہ کھانا کھاتے ہوئے نوک جھوک کر رہے تھے جب اس کے موبائل پر بیپ ہوا۔۔۔اس نے سب سے چھوٹی انگلی سے نوٹیفیکیشن بار کو نیچے کیا اور پھر موبائل پر جھکتے ہوئے پڑھا۔۔۔

"Finally back to where it all started"

انزلہ نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟" قاسم نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"پتا نہیں کون پاگل ہے۔۔۔ عجیب سا ہی میسج بھیجا ہے۔۔۔"

"دیکھاؤ۔۔۔"

"گندے ہاتھ نہیں لگانا" قاسم نے انزلہ کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے موبائل پکڑ لیا اور پھر بڑی غور سے اک اک لائن کو پڑھا۔۔۔

"What an esoteric thought "

کہنے کے بعد اس نے قہقہ لگایا۔۔اس کے ساتھ وہ بھی سر جھٹکتی ہنس دی۔۔

بڑا ہی کوئی عاشق مزاج بندہ ہے۔۔۔ٹانکافٹ کرنے کے چکر میں تم آدم بیزار کو میسج بھیج دیا۔۔"

وہ خود ہی کہنے کے بعد ہنسا،انزلہ بھی اس کے ساتھ قہقہ لگا کر ہنسی تھی پھر دروازے سے پلٹتی لاریب کو دیکھ کر اس کی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔

Clubb of Quality Content

"اوے۔۔۔لبی کدھر جارہی ہو۔۔۔۔"اس نے وہی سے بیٹھے بیٹھے اسے پکارا۔۔۔لاریب بدقت اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔اور پھران لوگوں کی جانب بڑھ آئی۔۔۔

"آگئی میری شکایت لگانے۔۔۔۔" قاسم کی بربراہٹ لاریب نے بخوبی سنی تھی وہ تیز تیز چلتی انزلہ کے پاس آئی اور پھراس کے پاس والی کرسی کھینچ کر بیٹھی۔۔۔۔

"آپ کوپتاہے انہوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔۔۔؟"وہ اب قاسم کو گھورتے ہوئے انزلہ کو بتارہی تھی۔۔ قاسم نے بھی بدلے میں اسے گھورا تھا۔۔۔

"یہ اتنے شکایتی ہیں انزلہ باجی۔۔۔ مجھ سے اک زرا سا۔۔۔اک زراسا ساس پین کیا جل گیا انہوں نے اماں کو جاکر چغلی ماردی۔۔۔"اس نے شہادت اور انگوٹھے کی انگلی سے زرا کو اشارہ کیا تھا۔۔۔"آپ خود بتائیں اگر آپ میری جگہ ہوتیں تو کیا یہ کبھی ایسا کرتے۔۔۔؟"

"چلواب کمپیریزن شروع کرلے گی۔۔۔"

انزلہ نے قاسم کو ناراضی سے دیکھا۔۔۔"پہلی بات انزلہ تمہاری جگہ کبھی ہوتی ہی نہیں۔۔۔اسے اتنی عقل ہے کہ کم سے کم کچن ناول پڑھنے کیلئے نہیں ہوتا۔۔۔"اس کے بعد وہ انزلہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے میڈم جی نے آج پورے کچن کو دھواں دھواں کر دیا تھا۔۔۔اماں نے چائے بنانے بھیجا تھا اور انہوں نے کہا کیوں نہ گھر والوں کو دھونی بھی دے دوں کیا پتا ان کے جن نکل جائیں۔۔۔"

انزلہ نے اپنی ہنسی کو روکا۔۔۔لاریب نے اپنے سینے پر بازو باندھتے ہوئے اسے خفگی سے دیکھا۔۔۔

"اور سونے پر سہاگہ کے میڈم جی کو پتا بھی نہیں۔۔۔وہیں چولہے کے پاس بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی اور کچن سے دھواں یوں نکل رہا تھا جیسے مٹی کا بھٹا ہو۔۔۔۔"

"میں نے بتایا تھا کہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا۔۔۔"لاریب نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے صفائی دی۔

"میڈم جی ایسے کام انجانے میں بھی نہیں کئے جاتے۔۔۔"

"میڈم جی۔۔۔مت کہیں۔۔۔"وہ اس نئے لقب پر چڑ گئی۔۔۔

"جی میڈم جی آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔"قاسم نے اسے مزید چڑایا۔۔۔

"آپ کو پتا ہے اماں نے میرے ناولز ضبط کر لئے ہیں اک ہفتے کیلئے۔۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"بہت اچھا ہوا۔۔اک تو پہلے ہی آنکھیں اتنی بڑی ہیں اوپر سے اتنا بڑا چشمہ۔۔۔رات میں تمہیں دیکھ کر اچھا خاصا بندہ ڈر جاتا ہے۔۔۔"اس نے ڈرنے کی اداکاری کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھا تھا۔

اس بار اس نے بولنے کے بجائے انزلہ کو دیکھا تھا۔۔ہاں مدد طلب نظروں سے۔۔۔

"قاسم کیوں تنگ کر رہے ہو میری بہن کو۔۔۔"

"یہ ہے ہی تنگ کرنے کی چیز۔۔۔۔"

"انزلہ باجی کو تو تنگ نہیں کرتے۔۔۔"

"وہ تمہاری طرح زرا زرا سی بات پر منہ نہیں پھلا لیتی۔۔۔"

"ہاں جی کیوں کہ وہ اپنا حساب خود ہی برابر کر لیتی ہیں۔۔۔اور میں۔۔۔میں بیچاری ماثر۔۔۔چھوٹی ہوں نا اسی لئے ماری جاتی ہوں۔۔۔"

وہ اس کی بات پر کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا اور پھر اس کے منہ کو پکڑتے ہوئے دائیں بائیں کرتے جائزہ لیا تھا۔۔۔"کیا۔۔؟ماثر۔۔۔؟کدھر سے۔۔؟"وہ قہقہ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

"بہت اچھا ہوا انزلہ باجی آپ ان سے شادی نہیں کر رہی۔۔۔اللہ کرے یونہی ساری عمر اکیلے سڑیں۔۔۔آمین۔۔۔"

"لاریب کی بچی۔۔۔"اس نے اس کی ناک کھینچی۔۔۔لاریب نے ہاتھ مارتے ہوئے اسے ہٹایا۔۔"دیکھ رہی ہو ناں اس کی زبان کیسے کینچی کی طرح چلتی ہے۔۔۔میری تو ہمدردیاں اپنے بہنوئی کے ساتھ ہیں۔۔۔"

"اور میری اپنی بھابھی کے ساتھ۔۔۔۔"اس نے بھی دوبدو کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔سکون کا سانس لو۔۔۔"انزلہ نے ہنستے ہوئے ہاتھ اٹھاتے انہیں پر سکون ہونے کا کہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لاریب تم بتاؤ تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔"

"کچھ نہیں بس جلتی ہے کہ میں اس سے زیادہ تم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔"قاسم نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔میں اور جیلس۔۔۔وہ بھی انزلہ باجی سے۔۔۔چچ۔۔چچ۔۔۔"اس نے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"قاسم۔۔۔"انزلہ نے اسے تنبیہ کی۔۔۔"اچھا چلو ایک کام کرتے ہیں۔۔۔چونکہ تمہارے ناولز ضبط کر لئے گئے ہیں۔۔"لاریب نے بڑے غور سے انزلہ کو سنا تھا اور قاسم کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اسی کے ہی پر کاٹے گی۔۔۔

"تو اب قاسم تمہیں بک شاپ پر لے کر جائے گا اور ناولز دلائے گا۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔"قاسم نے بے یقینی سے کہا۔۔۔"میں نہیں کھیل رہا تم جانبدار ہو۔۔۔"

"کھیل تو آپ نے کھیل لیا وہ تو اب فیصلہ سنا رہی ہیں۔۔۔"جیسے ہی اس نے کہا تھا قاسم نے اس کے سر پر چت لگا ڈالی۔۔۔

"دیکھ رہی ہیں آپ کے سامنے وائیلنس ہو رہا ہے۔۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور یہ جو فنانشل۔۔۔ایموشنل۔۔۔وربل وائیلنس ہے اس کا کیا۔۔۔۔؟"

"آپ انزلہ باجی کی بات نہیں مان رہے۔۔۔۔"لاریب نے چوٹ کی۔۔اس نے انزلہ کی جانب دیکھا وہ اسے ہی دیکھتے ہوئے ہنس رہی تھی۔۔۔

"تم میری بہت اچھی بہن ہو۔۔۔تمہاری بات تو میں آنکھیں بند کر کے مانوں گا۔۔۔۔"

اس نے لاریب کو اک بار پھر چڑایا تھا۔۔۔

"آہ میں تو جیلس ہو گئی۔۔۔۔"

"ہاں شکل سے پتا بھی چل رہا ہے۔۔۔"اس نے بار جاتے ہوئے کہا تھا انزلہ اس بار اپنا قہقہ روک نہیں پائی تھی۔۔۔

"دو منٹ میں آ جاؤ تم دونوں۔۔۔ نہیں تو پھر بھول جاؤ۔۔۔"اس کی آفر سنتے ہی ان دونوں نے اک دوسرے کو ہائی فائیو دیا تھا اور پھر وہ دونوں وہاں سے اٹھتے ہوئے بھاگی تھیں۔۔۔

مارکیٹ سے واپسی پر سیدھا وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔۔۔ پچھلے کچھ دنوں سے اس کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر یہ بے چینی کسی آزمائش کا عندیہ ہے جو اس کا دماغ محسوس کر رہا ہے یاں پھر کسی کا تخیل۔۔۔ یاں کسی ادھوری خواہش کی کاملیت کی خواہش ہے جس کے خیال پر ہی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی ہیں۔۔۔ وہ الجھنے لگی تھی۔۔۔ آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ وہ اپنے دماغ کو سمجھ نہ پائی ہو مگر اب ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

لمبی مسافتوں کے مسافر خطرہ بھانپنا سیکھ جاتے ہیں۔۔۔ان کی حسیات عام لوگوں سے کہیں تیز ہو جاتی ہیں۔۔۔ مستقبل کا علم اور پھر اس علم میں کسی قسم کا شبہ نہ ہو نا تو صرف اللہ ہی کی ذات کو سجتا ہے۔۔۔انسان کا علم ناقص ہوتا ہے جس کی بنادیں مفروضے ہوتے ہیں اور اس کی حسیات بھی ان ہی مفروضوں کی بنیاد پر اسے بار بار چکنا رہنے کی تلقین کر رہی تھیں۔۔۔زندگی کے بے شمار روپ دیکھ لینے کے بعد نت نئے راستوں پر سفر کرتے ہوئے اس کا دماغ ہمیشہ اسے فلائٹ اینڈ فائٹ موڈ میں رکھنے کا عادی ہو چکا تھا۔۔۔جس کے سبب اکثر و بیشتر وہ انہی مفروضوں پر آنے والے وقت کیلئے ہمہ وقت تیار رہنے کی کوشش میں لگی رہتی تھی۔۔۔ خطرے کو۔۔۔ان ہونی کو ہونی ہونے سے پہلے بھانپ لینے کی تگ ودو میں اس کا وجود تھکنے لگا تھا۔۔۔یہ چیزیں وہ لاشعوری طور پر کرنے لگی تھی۔۔۔

اس نے سلائیڈنگ ڈور کو اک جانب کو دھکیل کر کھولا تھا اور پھر ننگے پاؤں چلتی ٹیرس پر آگئی۔۔۔منڈیر کے پاس پہنچ کر اس نے دیوار پر لگی ریلنگ پر ہاتھ رکھ لئے اور سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔موسم آہستہ آہستہ نئے رنگ اوڑھنے لگا تھا۔۔سردیوں کی نوید دیتی ہوا کہیں کہیں دھوپ کی تپش کو مات دینے میں کامیاب ہونے لگی تھی۔۔۔فضا میں خنکی تھی اور ماحول میں خاموش افسردگی۔۔۔شام کے اندھیرے سے خوفزدہ پرندے بھی اپنے

گھروں کا رخ کر چکے تھے۔۔۔وہ وہاں سے ہٹتے ہوئے ایک طرف رکھے گملوں کے پاس چلی آئی۔۔۔جنہیں اس نے بڑی نفاست سے اک جانب رکھا ہوا تھا یوں کہ اس کے ٹیرس کو خوبصورت بنانے والی دو ہی چیزیں تھیں۔۔۔اک ٹیرس کی دیوار کے ساتھ لگے مٹی کے گملے جن میں زیادہ تر مختلف اقسام کے گلاب کے پھول تھے اور چند ایک وائٹ ڈیزی اور رات کی رانی کے پودے تھے۔۔۔دوسری چیز کمرے سے ملحقہ ٹیرس کی دیوار کے ساتھ پڑا اس کا جھولا جسے اس نے مختلف طرح کے کشنز کے ساتھ بھر رکھا تھا اور ان کشنز کے بیچ اس وقت اس کا ٹیڈی بئیر استراحت فرما رہا تھا۔۔۔

اس نے تھوڑا سا نیچے کو جھکتے ہوئے اک گلاب کو کانٹوں سے بھری ڈنڈی سمیت بہت نرمی سے اپنی انگلیوں کے بیچ پکڑا تھا اور پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے اس کی مہک کو اندر اتارنے لگی۔۔۔وہ مزید کچھ پل اسی مہک کو اپنے اندر اتارتی رہتی مگر جبھی گلاب کی مہک کے ساتھ ساتھ اک جانی پہچانی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔کلیوں کی مہک نے اب گلاب کی مہک کو دھیما کر دیا تھا۔۔۔وہ ٹھٹکی تھی۔۔۔اس وقت وہ بظاہر گلاب کے پھول کو تھامے ہوئے تھی مگر گلاب سے زیادہ وہ جیسمین کی مہک کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔اسے کچھ اچنبھا ہوا۔۔۔وہ بھاگ کر ساتھ والے گھر کی دیوار کے پاس آئی۔۔۔اور ریلنگ پر ہاتھ رکھے اس نے

ایڑھیاں اٹھائے جھکتے ہوئے ساتھ والے لان میں دیکھا۔۔۔وہ ویران تھا۔۔۔یوں کے حشرات الارض بھی اس آنگن سے مایوس ہو چکے ہوں۔۔۔اس چاردیواری کے دامن میں ناچتی خاموشی سے شاید پرندے بھی کتراتے ہوئے اس آشیانے کے اوپر سے اپنی پرواز جاری رکھنا ترک کر دیتے اگر وہ صبح شام انہیں دانا نہ ڈالا کرتی۔۔۔۔اگر انسانوں کی میٹھی سرگوشیاں اس آشیانے کو آباد نہیں رکھ پائی تھیں تو اس کے دانے کی بدولت پرندوں کی چہچہاہٹ صبح وشام ویرانی کے سناٹوں کے خلاف اعلان جنگ کیا کرتی تھیں۔۔۔۔

آج خلاف معمول اس آنگن میں لگے پھول مہک رہے تھے۔۔۔مالی چچا نے پانی لگایا ہو گا تبھی یک دم مٹی کے ساتھ ساتھ پودوں کی خوشبو نے بھی ہر شہ کو معطر کر دیا تھا۔۔۔یونہی سامنے لان میں پودوں کو دیکھتے دیکھتے اس کی نظر جیسمین کے پودوں پر ٹھہر گئی۔۔۔وہ بھینی بھینی خوشبو لئے بادلوں کے زیرِ سایہ آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے۔۔۔"یہ یہاں۔۔۔" حیرانی کے ساتھ ساتھ وہ قدرے الجھی۔۔۔یہ تو اس نے مالی چچا کو کہلوا کر سارے نکلوا دیئے تھے۔۔۔انہوں نے کیا پھر سے یہاں لگا دیئے تھے۔۔۔؟ان کلیوں کو مہکتا کھلتا دیکھ کر دماغ کے پنے پر اک حسین یاد لہرا گئی۔۔۔ایسی یاد جو اپنے حسن کی طرح ہی تلخی سے بھرپور تھی۔۔۔

"دیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں۔۔؟" وہ مسکراتے ہوئے اپنی ہتھیلیاں اس کے سامنے کئے کہہ رہا تھا۔۔۔اک ہاتھ کی ہتھیلی کو قدرے گول کئے اور دوسری ہاتھ کی ہتھیلی سے وہ کچھ چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

انزلہ نے ستاروں پر سے نظریں ہٹا کر اشتیاق سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس نے اپنی ہتھیلیاں انزلہ کے سامنے پھیلا دیں۔۔شفاف ہتھیلیوں پر ننھی ننھی سفید کلیاں اس کے ہاتھوں کو بھی مہکانے لگی تھیں۔۔۔جیسے ہی کلیوں کو تھامے شفاف ہتھیلیاں کھلی تھیں یک دم ہی چار سو ان کی خوشبو پھیل گئی تھی۔۔۔اس نے تھوڑا نیچے کو جھکتے ہوئے اپنا منہ اس کی ہتھیلیوں کے پاس لا کر ان کی خوشبو کو سونگھا۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا اور اب وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جس پر اس نے اپنی بھنوؤں کو حرکت دیتے ہوئے اسے ہاتھ آگے کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔انزلہ نے مسکراتے ہوئے کلیاں لینے کیلئے اپنے ہاتھ اس کے سامنے پھیلا دیئے جوان کلیوں کو اس کے ہاتھوں میں دینے کیلئے بے تاب ہو رہا تھا۔۔۔ہاتھ اوپر کئے اس سے پہلے وہ کلیاں اس کے ہاتھوں میں اتارتا ساتھ والے لان میں دکھائی پڑنے والے ہیولے نے اسے ماضی سے یک دم کھینچا۔۔۔اس کی یادوں کا بلبلہ ٹوٹا تھا۔۔۔اس نے

مزید کچھ قدم آگے کی جانب لئے یوں کے پاؤں کی انگلیاں دیوار میں پیوست ہونے کو ہوں۔۔۔اس نے اپنی نظر پورے لان میں دوڑائی۔۔۔جہاں تک نظریں سفر کر سکتی تھیں وہاں تک اسے ڈھونڈا تھا۔۔۔مگر وہاں مالی چچا کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔چہرے پر مایوسی کا اک سایہ آکر گزرا۔۔۔۔سارا لان خالی تھا بالکل ویسے ہی جیسے کئی سالوں سے خالی تھا۔۔کیا وہ اس کا وہم تھا۔۔۔نہیں وہ وہم نہیں تھا وہ حقیقت تھا۔۔۔کیا وہ تخیلاتی دنیا میں بسنے لگی تھی ۔۔۔اک آخری بار اس نے وہاں دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے اس کا تخیل لہرایا تھا۔۔۔۔وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ وہ ایلیو سینیشن کا شکار ہونے لگی ہے۔۔۔کم سے کم اس کے معاملے میں نہیں۔۔۔ڈوبتا سورج طبیعت پر بوجھ بڑھانے لگا تھا وہ وہاں سے ہٹتی ہوئی واپس کمرے کی جانب بڑھ آئی۔۔۔

Clubb of Quality Content!

اب تو ہوتا ہے ہر قدم پہ گماں

ہم یہ کیسا قدم اٹھانے لگے

اس بدلتے ہوئے زمانے میں

تیرے قصے بھی کچھ پرانے لگے

محمد افضل علی باقی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں آکر اس نے موبائل اٹھالیا۔۔اس کا دماغ اس اک میسج میں الجھ گیا تھا۔۔اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی واپس ایپ کھول لی۔۔۔وہاں اک اور نامعلوم نمبر سے میسج آیا ہوا تھا۔۔انزلہ نے اس پر ٹیپ کیا اور میسج کھلتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات یکسر بدل گئے ۔۔۔کچھ دیر پہلے کی ناسازی کی جگہ سختی نے لے لی تھی۔۔۔تصویر پر ٹیپ کرتے ہوئے اس نے اسے بڑا کر لیا۔۔۔چہرے پر سختی کے ساتھ ساتھ ناگواری اور دل میں کہیں ندامت بھی ابھر آئی تھی۔۔۔وہ اس کی تصویر تھی۔۔۔تصویر کو دیکھتے ہی اسے تاریخ ۔۔۔دن۔۔۔وقت۔۔۔وہاں گزارے جانے والے پل سبھی یاد آگئے تھے۔۔۔وہ اس کی اور روحیل کی تصویر تھی۔۔۔یہ اس کا کسی بھی مرد کے ساتھ پہلا فوٹو شوٹ تھا اور روحیل کے ساتھ بھی پہلا ہی تھا جو بعد میں آخری بھی ثابت ہو گیا تھا۔۔اس نے بیک کیا تو وہاں اک اور پیغام جگمگانے لگا۔۔۔۔"ہیپی کپل۔۔۔"اس کے ساتھ دل بھی بنایا گیا تھا۔۔اور پھر آگے پیچھے اک ساتھ کئی پیغامات موصول ہوتے چلے گئے۔۔۔وہ باری باری ان کو پڑھنے لگی ۔۔۔

"اس دن تمہیں دیکھا تو ریزیسٹ نہیں کر پایا۔۔۔لاکھ چاہنے کے باوجود بھی خود کو تمہارے بارے میں سوچنے سے نہیں روک پا رہا۔۔"وہ جوں جوں اس کا میسج پڑھ رہی تھی اس کے

چہرے پر ناگواری شدت اختیار کرنے لگی تھی۔۔۔"ایک بار بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔۔۔مجھے امید ہے میں تمہیں اپنے احساسات سمجھا پاؤں گا۔۔۔ تمہیں منا لوں گا۔۔۔"

"کس لئے۔۔۔"انزلہ نے اسے جواب دے تو دیا مگر پھر جواب دینے کے ساتھ ہی پچھتاوا بھی اسے گھیرنے لگا تھا۔۔۔

"ہوس پوری کرنے کیلئے۔۔۔؟"اس نے اک اور میسج بھیجا۔۔۔جب وہ روحیل کے ساتھ تھی تب اس نے بہت بار اسے باتوں باتوں میں۔۔۔اشاروں میں ضرور بتایا تھا کہ وہ اس سے کیا چاہتا ہے۔۔۔

"تم پھر مجھ سے شادی کر لو۔۔۔"انزلہ کے برعکس وہ اسے وائس نوٹ بھیج رہا تھا۔۔۔اس کا میسج سنتے ہی غصے کے سبب انزلہ کے کان کی لوئیں تک سرخ ہو گئیں۔۔۔

"شادی ہوس پوری کرنے کیلئے نہیں کی جاتی۔۔۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہو گا کہ تم آئندہ مجھے اپروچ کرنے کی کوشش نہ کرو اور اپنی بیوی کے ساتھ بنا کر رکھو۔۔۔دوسری صورت میں تم مجھے جانتے ہو۔۔۔کتے کی دم کو کیسے سیدھا کرنا ہے یہ مجھے آتا ہے۔۔۔"بنا لگی لپٹی کے اس نے میسج لکھنے کے بعد بھیج دیا۔۔۔

"اور تمہارے لئے۔۔ تمہارے لئے کیا بہتر ہوگا انزلہ۔۔۔ جانتی ہی ہوگی تم۔۔؟" وہ شاید اسے دھمکانے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ انزلہ ہی کیا جو خوف کو مان لے۔۔۔

"میرے لئے کیا بہتر ہوگا یہ تمہیں وقت بہت جلد بتادے گا۔۔۔ لیکن تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ مجھ سے دور رہو۔۔۔" کہنے کے بعد اس نے فون بیڈ کی جانب اچھال دیا۔۔۔

"تو کیا اس سبب مجھے بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔؟" اس نے کچھ الجھتے ہوئے بائیں جانب کا انگوٹھا منہ میں ڈالے سیدھے ہاتھ کو سینے پر رکھتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔ پھر سر کو نفی میں جھٹک دیا۔۔۔ "نہیں۔۔۔۔ اس بے چینی کا سبب یہ نہیں ہے۔۔۔" اسے دل ۔۔۔ دماغ۔۔۔ جذبات کی زبان آتی تھی۔۔۔ وہ اس میں دھوکہ نہیں کھایا کرتی تھی۔۔۔

آگے بڑھ کر اس نے پھر سے فون اٹھایا اور اک دوسری ایپ کو کھول لیا۔۔۔ وہاں کئی نئی تصاویر شئیر کی گئی تھیں۔۔۔ اک تصویر اسے بہت عجیب۔۔۔ منفرد اتفاق لگا تھا۔۔۔۔ اس نے اس پر ٹیپ کرتے ہوئے اسے کھولا، وہ آج صبح ہی پوسٹ کی گئی تھی۔۔۔ اس نے کیپشن کو دیکھا۔۔۔ "کیو سیرا سیرا۔۔۔" اس اک سطر کو اس نے نجانے کتنی بار پڑھا تھا۔۔۔ اس کے مطلب سے وہ انجان نہیں تھی۔۔۔ یہ کسی کی تلقین تھی جو کبھی بچپن میں اسے بہت بار کی گئی تھی۔۔۔

وہ سنگل سیٹر صوفے پر لیٹے ٹانگیں جھلاتے ہوئے ہاتھ میں ناول تھامے پڑھ رہی تھی۔۔۔ ہر تھوڑی دیر بعد بار بار بجتی گیٹ کی بیل اور آنکھوں سے ناک پر پھسلتا چشمہ مسلسل اس کا دھیان بٹا رہا تھا۔۔۔ ہر بار وہ بیل کی آواز پر پہلے متوجہ ہوتی پھر سر جھٹکتی اور چشمہ ناک پر آ گرتا جسے وہ دوبارہ سے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اوپر کرتی اور پھر ناول پڑھنے لگتی۔۔۔ مگر یہ بار بار بیل کی آواز سے ابھرنے والا تجسس اس کا ناول پڑھنے کا تسلسل توڑنے لگا تھا۔۔۔ چوتھی مرتبہ جب بیل بجی تو لمبی ہوتی چلی گئی۔۔۔ شاید بارش کی وجہ سے بیل دبانے والا ساتھ چپک گیا تھا جبھی گھنٹی تھی کہ بجتی جا رہی تھی۔۔ بددلی سے وہ جوتا پہنتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور اندرونی حصے سے نکل کر لان میں آ گئی۔۔ گیٹ کھلا دیکھ کر اس نے ڈرائیور کو آواز لگائی۔۔ "چچا اس بیل والے کو تو گھر کا رستہ دکھا کر آئیں۔۔۔" چہرے پر ناگواری ہی ناگواری تھی۔۔۔ اگر آج ناول پڑھنے میں اماں مخل پذیر نہیں ہوئی تھی تو کوئی اور ہو گیا تھا۔۔۔

ڈرائیور چچا اس کی آواز سنتے ہی گیٹ بند کر کے اس کی جانب بڑھ آئے۔۔۔ "وہ جی کوئی لڑکا ہے انزلہ باجی کا پوچھ رہا ہے۔۔"

اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔"کوئی ڈیلوری بوائے آیا ہے۔۔؟"اس نے بڑے تحمل سے ڈرائیور چچا سے سوال کیا تھا جبکہ اندرونی کہانی کے مطابق اس کا دماغ حیران ہو رہا تھا کہ کیسے انزلہ نے کتابیں منگوالیں اور اسے خبر تک نہیں ہوئی۔۔۔

"نہیں بی بی۔۔۔کپڑے تو بڑے صاف پہنے ہیں اور کوئی سکوٹر بھی نہیں ہے اس کے پاس۔۔۔"

"اچھا۔۔۔لڑکا۔۔۔اور انزلہ باجی۔۔۔"اس نے دہرایا اور پھر اپنے دماغ میں ہی خود کو ڈپٹا ۔۔

"نہیں۔۔نہیں۔۔اگر کوئی ایسا ایڈوینچر ہی کرنا ہوتا تو قاسم بھائی کو اگنور کیوں کرتیں۔۔" اس نے خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دیا۔۔۔"میرا بھائی اب اتنا برا بھی تو نہیں۔۔"دل میں اک پل کو بھائی کی محبت جاگی۔۔"ویسے انزلہ باجی ہیں تو تھوڑی سی زیادہ خوبصورت ۔۔"اگلے ہی پل بھائی کی امڈ آتی محبت کو اس نے اک سیکنڈ سے پہلے بھاڑ میں پھینک دیا تھا۔۔۔الٹے ہاتھ سے چشمہ واپس سے اوپر چڑھاتے ہوئے سیدھے ہاتھ میں کتاب تھامے وہ خود ہی تفتیش کرنے چلی آئی۔۔۔اس نے گیٹ کھول کر سامنے کھڑے شخص کا بغور جائزہ لیا اور پھر سر کو جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔۔"جی۔۔؟"

"آپ کی تعریف۔۔؟" سامنے موجود شخص نے اکتا کر اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو نہیں لگتا اصولاً آپ کو بتانا چاہئے کہ آپ کا یہاں تشریف کا ٹوکرا لانے کی وجہ آخر ہے کیا۔۔؟" وہ سر کو اونچا رکھے اپنے چشمے کو گرنے سے بچانے کی عین ممکن کوشش کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔ وہ کیا ہے ناں پچھلے دس منٹ سے میں آپ کے گھر کے مالی سے لے کر آپ کے ڈرائیور کو بیسیوں بار بتا چکا ہوں کہ مجھے انزلہ سے ملنا ہے۔۔۔ اب یقیناً آپ صفائی والی ہوں گی۔۔۔ تو آپ ایک بار ہی اپنے ساتھیوں کو بتا دیں اور برائے مہربانی انزلہ کو بلا دیں۔۔۔" سامنے آنکھوں پر فریم لیس گلاسز لگائے بلیک شرٹ پہنے کھڑے شخص نے بڑے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جب کہ اس کی حالت یہ تھی کہ وہ کسی بھی وقت ہاتھ جوڑ دیتا۔۔۔ اتنی پوچھ گچھ تو پرائم منسٹر سے ملنے کیلئے نہیں ہوتی جتنی وہ اک انزلہ سے ملنے کیلئے کروا چکا تھا اور اب پتا نہیں کتنی تفتیش باقی رہتی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے برعکس لاریب نے حیرانی کے سمندر میں غوطہ کھاتے ہوئے اس کی باتیں سنی تھیں۔۔۔

"اوہ۔۔۔پلوٹن۔۔۔زمین کی خوبصورتی پہلی بار دیکھی ہے جو اس قدر اندھے ہو گئے ہو ۔۔میں تمہیں کدھر سے صفائی کرنے والی لگتی ہوں ہاں۔۔۔"وہ تو اس گستاخی پر حیران ہی رہ گئی تھی۔۔۔

"اپنے حلیے سے ہی لگتی ہیں۔۔۔اور برائے مہربانی انزلہ کو بلادیں۔۔"اس نے بیزاریت لئے کہا۔۔۔یوں کہ آپ اور آپ کے سٹیٹس میں مجھے رتی برابر بھی دلچسپی نہیں۔۔۔

"آہاں انزلہ یہ کون ہیں۔۔؟"لاریب نے بھی اسی عدم دلچسپی کے جواب میں بڑی معصومیت سے پوچھا۔۔"یہاں تو انزلہ نام کی کوئی لڑکی نہیں رہتی۔۔۔ان فیکٹ میں نے آج تک اپنے محلے میں کسی کا اس قدر عجیب نام نہیں سنا۔۔۔"ایسے تو پھر ایسے ہی ٹھیک تھا۔۔۔اتنے ناولز پڑھے ہونے کا فائدہ جب صورتحال ہی نہ سنبھال پاؤ۔۔۔اس نے خود سے سوچا۔۔۔

"مگر میں یہاں پہلے بھی آچکا ہوں۔۔ان تینوں گھروں میں سے ہی ایک گھر تھا۔۔اب مجھے یاد نہیں آرہا۔۔"وہ اک ہی طرز کے بنے باقی دو گھروں پر نظر دوڑاتے ہوئے قدرے پرسوچ انداز میں بولا اور پھر اگلے ہی لمحے اندازے کی رسی کو پکڑا۔۔۔"میرے خیال سے آگے والا ہو گا۔۔"اس نے ان دو گھروں میں سے ایک کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوہ۔۔وہ انزلہ۔۔انزلہ۔۔ صحیح۔۔ صحیح۔۔۔آگیا یاد۔۔۔"لاریب نے بھی ڈھیٹ اداکاری کی تھی۔۔۔"وہ دراصل پچھلے ہی سال یہاں سے شفٹ ہو گئے ہیں۔۔"اس نے افسوس سے کہا۔۔۔

"شفٹ ہو گئے۔۔ مگر کہاں۔۔۔؟"اسے شاک لگا۔۔۔

"ہاں۔۔وہ اس کی شادی ہو گئی ناں تو وہ اپنے شوہر کے ساتھ باہر چلی گئی اور اپنے ماں باپ کو بھی ساتھ ہی لے گئی۔۔"

"انزلہ باجی نے شادی کر لی اور بتایا بھی نہیں۔۔۔"وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار نمودار ہوئے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ویسے آپ کون۔۔۔؟"وہ اب جانچتی نظروں سے سوال کر رہی تھی۔۔۔آخر لاریب اور تجسس کا جنم جنم کا ساتھ جو تھا۔۔۔

"کیا فرق پڑتا ہے میں کون ہوں۔۔۔آپ تو کام والی ہی ہیں۔۔۔ویسے اتنی بری بھی نہیں لگ رہیں۔۔۔"اس نے دل رکھنے کیلئے سر سری سے انداز میں کہا مگر اس کا سر سری سا انداز لاریب کو سلگا گیا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ہوو۔۔۔۔مریخ کے عجوبے۔۔۔زمین پر اترو۔۔"لاریب نے ہاتھ کے اشارے سے سچ میں اسے زمین پر اتارا تھا۔

"میں تو زمین پر ہی ہوں مگر آپ کا سر کہیں دوووور آسمان پر لگتا ہے۔۔۔"اس نے اس کی اٹھی گردن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شرارت سے چوٹ کی۔

اس کی چوٹ پر وہ تیش میں آگے بڑھی ہی تھی جب دور سے کسی کی چلانے کی آواز کانوں میں پڑی تھی۔

"لاریب۔۔۔"اپنی ماں کی اواز سنائی دی تو وہ اچھلی جس سبب اس کی ہاتھ میں پکڑی کتاب زمین پر جا گری۔۔۔سامنے کھڑے شخص نے اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے جھک کر اس کی کتاب اٹھا کر جھاڑنی چاہی مگر لاریب نے سرعت سے اس کے ہاتھ سے کتاب چھین لی یوں کے اس کے ناخن اس کی ہتھیلی کی خاصی ٹکور کر گئے۔۔۔"میری باجی بلا رہی ہیں۔۔بڑی سخت غصے والی ہیں۔۔"کہتے ہوئے وہ گیٹ بند کرتی اندر بھاگ گئی اور وہ پیچھے اپنے ہاتھ کو سہلاتا رہ گیا۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

موسم بھی قدرت کے نئے نئے شاہکار دکھاتا ہے۔۔۔کبھی بارش سے یوں موسم ہو جاتا ہے جیسے جاڑا آنے والا ہو اور اگلے ہی پل سورج یوں تپش دکھانے لگتا ہے جیسے کبھی بادلوں کا اس شہر سے گزر ہی نہ ہوا ہو۔۔اس کا موڈ صبح کی نسبت مزید خراب ہو چکا تھا۔آج اس کا شوٹ تھا جسے کرواتے وقت اسے ایک بار پھر بڑی مشکل پیش آئی تھی۔۔۔دل کی بڑھتی بے چینی۔۔۔روحیل کا یوں ایک بار پھر سے اس کے سامنے آکر کھڑے ہو جانا۔۔۔اور پھر انعم کی باتیں جو اٹھتے بیٹھتے کسی صورت اس کا پیچھا چھوڑ دینے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔۔کسی آسیب کی طرح اس سے چمٹ گئی تھیں۔۔۔اس کا دل اب اپنے کام سے آہستہ آہستہ اچاٹ ہونے لگا تھا۔۔۔"کیا وسیم ٹھیک کہتا ہے۔۔۔؟"رکشے میں بیٹھے اس نے خود سے سوچا۔۔۔"کیا وہ جانتا ہو گا میں کیا کرتی پھر رہی ہوں۔۔۔؟کیا اسے فرق پڑے گا۔۔۔؟" اس نے رکشہ سے اپنا اک ہاتھ باہر نکال کر ہوا میں لہرایا۔۔۔"وہ بھی انعم خالہ کی طرح میرے کام کو حرام ہی کہے گا۔۔۔؟"اس نے اب اپنا منہ بھی رکشے سے باہر نکال لیا تھا۔۔۔کارپٹڈ روڈ پر بھاگتا تیز رفتار رکشہ اس کے منہ پر ہوا کا زور دکھانے لگا تھا۔۔۔

"میری بلا سے۔۔۔پڑتا بھی ہے تو۔۔۔ریلیکس انزلہ پیپل ڈونٹ بٹر یور بریڈ۔۔۔۔"ہوا کے تھپڑوں نے عقل کے گھوڑے دوڑا دیئے تھے۔۔۔وہ واپس سے منہ اندر کرتے ہوئے

سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔اک آخری احساس تھا جو وقت بھی اس کے اندر سے مٹا نہیں پایا تھا اور وہ احساس ندامت تھا۔۔۔۔جہاں تک ڈر اور خوف کی بات تھی وہ تو جانے اس نے کب سے اپنی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے پھونک مار کر اڑا دیئے تھے۔۔۔اک تکلیف تھی اس احساس ندامت کی۔۔جو وہ کبھی محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔شاید کبھی کرتی بھی ناں۔۔۔اگر اس رات وہ اس کے روبرو نہ آتا۔۔۔کسی کیلیئے وہ عام سی اک رات تھی جو دیگر راتوں کی طرح آکر گزر گئی۔۔۔اور اس عام رات کا عام سا پل۔۔۔مگر اس کیلے۔۔وقت نے اپنے حصے میں سے اک حصہ اسے اس رات کی صورت دے دیا تھا یوں کہ وہ پل اس کی زندگی میں آکر ٹھہر گیا تھا۔۔۔۔ایسا پل جو اس کے دماغ پر نقش ہو گیا تھا۔۔سب کچھ بدل رہا تھا۔۔۔ گھڑی کی سوئیاں گھومتی جا رہی تھیں۔۔۔بہار سے خزاں اور خزاں سے بہار آرہی تھی۔۔۔ شام سے صبح۔۔صبح سے شام ہو رہی تھی۔۔رنگ بھی پھیکے پڑ رہے تھے۔۔۔اگر کچھ نہیں بدل رہا تھا تو وہ اس رات کا منظر۔۔۔کسی کی گہری آنکھوں کی جھلک۔۔کسی کے کلون کی مدھم خوشبو۔۔۔۔اور کسی کی نفرت انگیز نگاہیں۔۔۔۔

رکشے والے کو پیسے دینے کے بعد وہ اپنا بیگ سنبھالتی رکشے سے اتر گئی۔۔۔اس وقت اس کا گھر جانے کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔۔۔اپنے گھر جانے کے بجائے وہ پڑوس والے گھر کے

سامنے رکشہ سے اتری تھی۔۔۔شاید لاریب، قاسم سے بات کر کے بہتر محسوس ہونے لگے۔۔۔وہ آگے بڑھنے ہی لگی تھی مگر پھر اگلے ہی پل تائی ماں کے خیال پر وہ رک گئی۔۔۔پہلے ہی موڈ خراب ہے پھر تائی ماں کی باتیں۔۔۔"کیا مسئلے ہیں یار اماؤں اباؤں کے ۔۔۔اب بندہ دو گھڑی اپنے کزنز سے سکون سے مل بھی نہیں سکتا۔۔۔"اس نے پاؤں پٹخا اور پھر اپنے بیگ کی سٹرپ کو بددلی سے تھامتی وہ اپنے گھر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

"اوئے۔۔۔شیرنی۔۔۔"دور سے قاسم کے چلانے کی آواز جیسے ہی اس کی سماعتوں سے ٹکرائی وہ رک گئی اور سر اٹھا کر سامنے اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔وہ گاڑی کی ونڈو سے منہ نکالے ہاتھ ہلاتے اس کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔

انزلہ نے محسوس کیا کہ قاسم کے ساتھ ساتھ گاڑی میں کوئی اور بھی موجود ہے۔۔۔قاسم کے دوستوں کا سرکل بہت بڑا نہیں تھا اور جو چند اک دوست تھے وہ اور لاریب ان سے واقف ہی تھے۔۔۔مگر اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا شخص کون تھا وہ پہچان نہیں پا رہی تھی۔۔سامنے سے پڑتی دھوپ سے اس کی آنکھیں چندھیانے لگی تھیں۔۔وہ پھر بھی آنکھیں سکیڑے یک ٹک سامنے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔وہ اپنی تحقیق میں اس قدر غرق تھی کہ کب قاسم گاڑی سے نکل کر اس کے سر پر پہنچ گیا تھا اسے پتا ہی نہیں چلا

۔۔۔قاسم نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی جس پر وہ دبک گئی۔۔۔

"کیا ہوا ڈر گئی۔۔؟"اس نے گردن کو تھوڑا پیچھے کرتے ہوئے حیرانی سے انزلہ کو دیکھا۔۔۔وہ آہستہ سے نفی میں سر ہلانے کے بعد واپس سے سامنے دیکھنے لگی تھی۔۔۔گاڑی میں بیٹھا شخص ڈیش بورڈ پر جھکا شاید کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔انزلہ کو محسوس ہوا جیسے وہ جان بوجھ کر ڈیش بورڈ میں سے کچھ ڈھونڈنے کی اداکاری کر رہا ہو۔۔۔اُفف انزلہ تمہارے مفروضے۔۔۔

"رکشے پر آئی ہو لگتا ہے آج موڈ خراب ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اندازہ لگا رہا تھا۔۔۔

"مجھے اک دوست کی طرف جانا تھا۔۔"

"تو ڈرائیور کو کہہ دیتی وہ چھوڑ دیتا۔۔جب پتا ہے چاچو کو تمہارا یوں آنا جانا اچھا نہیں لگتا پھر سدھرتی کیوں نہیں ہو۔۔؟"اس نے شرارت میں اس کی پونی کھینچی۔۔انزلہ نے الجھن آمیز انداز میں اسے گھورا اور پھر اپنی پونی ٹھیک کی۔۔

"آپ کے چاچو کو تو ہم بھی نہیں پسند۔۔پھر کیا کریں دنیا چھوڑ دیں۔۔؟"اس نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کے آپ کہنے پر قاسم سر جھٹکتا ہنس دیا۔۔

"انزلہ۔۔ تمہارا کوئی مڈل لیول نہیں ہے۔۔؟ یا تو ایکسٹریمسٹ ہو یا پھر ایہ منیئنٹ۔۔"

اس نے ڈھٹائی کے ساتھ ناں میں سر ہلا دیا۔۔

"چاچو بہت غصہ ہوتے ہیں ناں۔۔۔" وہ فکر مندی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کے چاچو کے غصے کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں۔۔۔اور ویسے بھی وہ کون سا یہاں ہیں۔۔" اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

قاسم نے اسے تاسف سے دیکھا۔۔وہ فوراً سے اس کی تسلی کروانے کیلئے دوبارہ بول پڑی۔۔۔

"فکر نہیں کروا بھی تازہ تازہ کلاس لگائی ہے تو اک مہینہ آرام سے ان کا نکل جائے گا۔۔۔"

اس نے کہنے کے ساتھ ہی اس کے بازو پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔وہ سر جھٹکتا ہنس دیا۔۔۔

"ہمارے گھر جا رہی تھی پھر گئی کیوں نہیں۔۔۔؟" انزلہ نے اس کا چہرا پڑھا وہاں شرارت کی کوئی رمق نہیں تھی وہ حقیقتاً اس کے نہ جانے کی وجہ جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔

"my plate is already full of spices---"

انزلہ نے اپنی ہنسی ضبط کئے قدرے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔ قاسم نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔

"تم میری ماں کو مرچ کہہ رہی ہو۔۔۔؟"

"توبہ کرو۔۔۔" وہ فوراً سے بولی۔۔۔ قاسم کے دل کو اک گوشہ اطمینان کا حاصل ہوا جو اگلے ہی پل غارت بھی ہو گیا تھا۔۔۔ "اماں کو نہیں۔۔۔ اماں کی لو لینگویج کو۔۔۔ تائی ماں کی لو لینگویج کافی یونیق ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔؟"

"تمہاری بھی ویسے ان سے کچھ خاص مختلف نہیں ہے۔۔۔" وہ ماں کے دفاع میں بولا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"yup--- we both share the same interest or you can say our stakes are associated with the same person"

"اوہ ہیلو۔۔۔ اس سٹیک کا انٹرسٹ نہ کہیں اور ہے۔۔۔" وہ اپنی شرٹ کا کالر اک ادا سے اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

انزلہ استہزائیہ ہنس دی۔۔۔"اس انٹرسٹ سے پوچھا بھی ہے کہ اس کا انٹرسٹ کس میں ہے۔۔۔"

"اس زبان کو کبھی سانس بھی لینے دیا کرو۔۔۔"قاسم نے اسے شرم دلانی چاہی جسے اس نے ہمیشہ کی طرح ہنسی میں اڑا دیا اور سر جھٹکتی آگے بڑھی جبھی قاسم سرعت سے اس کی جانب لپکا تھا۔۔۔

"میں چھوڑ آتا ہوں۔۔"اس نے انزلہ کے بیگ کو پکڑ لیا۔۔۔

وہ ہنسی۔۔"یہ ہینڈ بیگ ہے ڈیئر قاسم۔۔۔جسے عورتیں ہاتھ میں اک ادا سے اٹھانا اپنی شان سمجھتی ہیں۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑے بیگ کو اسی شان والے انداز میں بازو میں ڈالا تھا۔۔

"تم اور تمہاری شان۔۔ابھی زور سے پکڑا ناں تو تمہاری شان کے ادھر ہی پرخچے اڑ جانے ہیں۔۔"قاسم نے اک بار پھر بیگ کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔۔"ادھر دو۔۔"

"اوہ کم آن یہ اب اتنا بھی بھاری نہیں ہے کہ میں اٹھا بھی نہ پاؤں۔۔۔سارا راستہ خود ہی اٹھا کر آئی ہوں۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"ہاں خیر اٹھا تو تم اچھوں اچھوں کو سکتی ہو۔۔۔" قاسم نے اسے چڑایا تو انزلہ نے اسے آنکھیں دیکھائیں۔۔

"اچھا بھئی اٹھا سکتی ہو گی تب جب میں پاس نہیں ہوتا ہوں گا۔۔۔ لیکن جب میں پاس ہوں تب تمہیں اپنے کام خود کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

وہ اک بار پھر سے اس کی بات پر ہنس دی۔۔۔ "میں اب سکول جاتی بچی نہیں ہوں۔۔۔ جس کا بیگ تھامنے کیلئے تم دروازے پر کھڑے ہو کر انتظار کرو گے۔۔۔"

"میرے لئے تو ہو۔۔۔" اس نے بڑی سہولت سے اعتراف کیا تھا۔۔

"اگر تائی اماں کو پتا چل گیا تو۔۔۔؟" وہ اسے ڈرانے کی حتلامکان کوشش کر رہی تھی۔۔

"جتنا تم اپنی تائی اماں سے ڈرتی ہو اتنا میرے چاچو سے ڈر لیا کرو تو یقین جانو تمہاری زندگی میں سکون آجائے گا۔۔۔"

"آپ کے چاچو کے ڈر نے میری زندگی میں جو بگاڑ پیدا کر دیا ہے ناں وہ قیامت تک ٹھیک ہونے والا نہیں۔۔" مزاق سے چلی بات کس جانب بڑھ گئ تھی وہ دونوں ہی سمجھ نہیں پائے تھے۔۔ کب لہجے کی آنچ نے حسِ مزاح کو دھر لیا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

"تمہیں برا لگتا ہے ناجب میں تمہیں چاچو کے متعلق کچھ کہتا ہوں۔۔۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔"مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگتی۔۔۔"

انزلہ نے کنکھیوں سے دیکھا گاڑی میں بیٹھا شخص ان کی جانب ہی دیکھ رہا ہے۔۔اس نے غیر محسوس سے انداز میں گردن گھما کر سامنے کھڑی گاڑی میں بیٹھے شخص کو براہ راست دیکھنا چاہا مگر وہ بیک سیٹ کی جانب منہ کر گیا۔۔انزلہ نے واپس سے اپنی نظریں پھیر لیں۔۔

"انزلہ تم جانتی ہو نا ہم صرف کزنز نہیں ہیں۔۔۔ہم دوست بھی ہیں۔۔۔میں نے تم میں اور لاریب میں کبھی فرق نہیں کیا۔۔۔بابا اور چاچو کے بیچ کی خلش کو میں نے کبھی بھی تمہارے اور اپنے بیچ نہیں آنے دیا۔۔میں تمہاری جانب سے وہ کوتاہی کبھی نہیں برتوں گا جو تمہارے خیال میں چاچو آج تک برتے آئے ہیں۔۔۔۔تم جانتی ہو ناں۔۔۔"وہ اب سنجیدہ تھا۔۔۔چہرے پر مزاق کی اک بھی رمق نہیں تھی۔۔۔

"اگر تم نے یہی بہن والی بات تائی اماں کو بتا دی ہوتی تو وہ اس وقت تمہارے پیچھے کھڑی تمہیں اک شکاری کی نظروں سے نہ دیکھ رہی ہوتیں۔۔"انزلہ نے اس کے ہاتھ سے اپنا بیگ واپس لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"انزلہ کہہ دو تم مزاق کر رہی ہو۔۔" وہ اس وقت اپنی ماں کو وضاحت دینے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا اور وہ بھی اپنے دوست کے سامنے۔۔۔

"میں مزاق کر رہی ہوں۔۔" وہ کہہ کر وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔

قاسم دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔ "اپنا وقت بھی آئے گا انزلہ کی بچی۔۔۔" وہ اس کے پیچھے سے چلایا تھا۔۔۔ وہ بھی گھر کی جانب بڑھتی ہاتھ اٹھا کر بولی تھی۔۔۔ "ہاں۔۔۔ ہاں دیکھ لیں گے۔۔۔ میرے کنگ فو پانڈہ۔۔۔"

فرحین بیگم لاونج میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھیں کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھیں۔ جب انزلہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے انہیں سلام کیا۔

"السلام علیکم مائی ہارٹ کوئین۔۔" سلام کہتے ساتھ ہی وہ عین ان کے ساتھ والے صوفے پر ٹانگیں پھیلاتی براجمان ہو گئی۔

"وعلیکم السلام۔۔" وہ ابھی تک ناراض دکھائی دے رہی تھیں۔۔ انزلہ نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ صوفے پر پیچھے کو گرا لیا۔۔

"اصولاً مجھے ناراض ہونا چاہیئے تھا آپ کے ساتھ مگر میں نہیں ہوئی ناں تو آپ کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔"

"انزلہ آپ نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔۔آپ نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔نہ آپ جھوٹ بولتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔"

"بالکل غلط۔۔۔تب بھی یہی ہوتا۔۔۔میں اگر انہیں صاف صاف منع کر دیتی تو کیا وہ مان جاتے۔۔؟ کبھی نہیں۔۔۔مجھے ان کے دوست نہیں پسند۔۔اور روحیل تو بالکل بھی نہیں۔۔۔"وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے اس کی ناپسندیدگی کا اندازہ بخوبی کر سکتی تھیں۔۔۔

"آپ کو میری رتی برابر بھی پرواہ نہیں ناں۔۔۔آپ کو ذرا سا میرا احساس نہیں انزلہ۔۔میں جتنا آپ کو مصیبت سے دور رکھنے کی کوشش کرتی ہوں آپ بھاگ کر اس کو گلے لگا لیتی ہیں۔۔۔"انہوں نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔انزلہ نے نظریں چرا لیں۔۔وہ اکثر ان کے ساتھ بات کرتے ہوئے نظریں چرا لیا کرتی تھی۔۔

"اگر آپ کی پرواہ نہ ہوتی تو میں کب کی اس جگہ سے۔۔اس گھر سے۔۔یہاں کے لوگوں سے بھاگ گئی ہوتی۔۔۔"اس نے فرحین بیگم کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

"انزلہ۔۔"اس کی بات نے انہیں شاک دیا تھا۔۔۔

"فکر نہ کریں میرے ماضی میں ہی میرے مستقبل کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔۔بھاگنے کا کوئی آپشن ہی نہیں چھوڑا۔۔"

"جب تک میں ہوں آپ کے پاس ہر آپشن ہے مگر جذباتیت کی بیسز پر نہیں۔۔۔"وہ دوٹوک انداز میں بولی تھیں۔۔۔پھر واپس سے سلسلہ کلام کو جوڑتے ہوئے وہ گویا ہوئیں۔۔"میری گڑیا۔۔وہ تمہارے بابا ہیں۔۔وہ کیسے تمہارے لئے کچھ غلط سوچ سکتے ہیں۔۔ان کے سوچنے کا انداز غلط ہوسکتا ہے مگر اس سوچ کے پیچھے چھپی ان کی انٹینشنز نہیں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سیر ئیسلی۔۔آپ ابھی بھی مجھے ان کی وضاحت دے رہی ہیں۔۔۔"اس کے یوں کہنے پر وہ کچھ شرمندہ سی ہو گئیں۔۔۔"مجھے ان کی انٹینشنز کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں۔۔پرواہ اگر ہے تو ان کے ان فیصلوں کی جو میری زندگی پر اثر رکھتے ہیں۔۔"اس نے کچھ پل کے توقف کے بعد کہا۔۔"ان کی انٹینشن تو کبھی ماما کو ہرٹ کرنے کی بھی نہیں تھی۔۔پھر کیا ہوا۔۔۔؟آپ کو بھی ہرٹ کر دیا ناں۔۔۔"بات کرتے ہوئے اسے یوں لگا جیسے اس کے گلے میں کانٹے اگ آئے ہوں۔۔۔اس تکلیف کے باعث اس کا لہجہ بھی تلخ ہو گیا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔۔" وہ محض اتنا ہی کہہ پائی تھیں۔۔۔اگر وہ کہتی تھی کہ اسے سب یاد ہے تو اسے سب یاد تھا۔۔کتنا۔۔۔کس حد تک یاد تھا اس کا اندازہ وہ نہیں کر سکی تھیں اور نہ ہی کبھی پوچھ پائی تھیں۔۔۔

"آپ آئندہ انہیں ہمارے بیچ نہ لائیے گا۔۔" نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ ترش ہو گیا۔۔۔

"پھر بھی جھوٹ کو کسی طرح جسٹیفائے نہیں کیا جا سکتا۔۔۔" انہوں نے بھی دو ٹوک انداز میں سچ کا پرچار کیا۔۔۔

انزلہ نے ان کی گود میں سر رکھا تو انہوں نے اس کے بال سہلانے کے بجائے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔یہ ان کی ناراضگی دکھانے کا طریقہ تھا جو انزلہ کو اک نئ تکلیف سے روشناس کروا گیا تھا۔۔انزلہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ضبط کیا اور پھر جب بولی تو لہجہ ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا۔۔۔"جب کبھی ماں پیار دینے سے منع کر دے ناں تو اولاد کی دنیا رک جاتی ہے۔۔اگر ماں ہی دھتکار دے تو پھر اولاد کے پاس جینے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔۔جب جنت ہی نہ رہی تو کیا جہنم اور کیا اس کا عذاب۔۔۔"

اس کی باتوں سے فرحین صاحبہ کو لگا جیسے کسی نے ان کے دل کو مٹھی میں لے کر بھینچ دیا ہو یوں جیسے اس سے سارا خون نچڑ گیا ہو۔۔وہ ایسی ہی تھی۔۔۔یونہی بڑی بڑی ازیت والی باتیں

بول جایا کرتی تھی۔۔۔ صرف بولا نہیں کرتی تھی ان کی تکلیف کو اپنے دل میں کہیں اتارا بھی کرتی تھی۔۔۔۔

انزلہ نے ان کی گود سے اپنا سر اٹھالیا اور سیدھی ہو کر اٹھنے لگی جب اس کی نظر ان کی آنکھوں پر ٹھہری تھی جن میں اب نمی اتر آئی تھی۔۔اک بار پھر اپنی تکلیف کو پس پشت ڈال کر اس نے آگے بڑھتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"مجھے لگتا تھا کہ میں آپ کو اک نارمل فیملی والا ماحول دے سکتی ہوں مگر آئی فیلڈ بیڈلی۔۔۔" وہ شکست خوردہ لہجے میں اس سے کہہ رہی تھیں۔۔۔

"اس میں آپ کا تو کوئی قصور نہیں۔۔۔آپ نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر کیا ہے۔۔۔جب آپ کا ہمسفر، آپ کا شریکِ حیات ہی چیزوں کو بہتر کرنے کیلئے تیار نہ ہو تب آپ اکیلے کیا ہی کر سکتے ہیں مام۔۔۔"

"مگر یہ زندگی تو نہیں تھی جو میں نے آپ کیلئے سوچی تھی۔۔۔ میرے یہاں آنے کا مقصد ہی آپ تھیں اور دیکھیں میں اسی میں ناکام ہو گئی۔۔۔آپ کا تحفظ نہیں کر پائی۔۔حالات نے آپ کو اتنا تلخ کر دیا اور مجھے اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا کہ میں ادراک کر پاتی۔۔۔" وہ سر جھکائے اس کے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"میری طرف دیکھیں۔۔۔"اس نے ان کے چہرے کو تھامتے ہوئے اپنی جانب کیا۔۔"میں بہت خوش ہوں۔۔۔دیکھیں سب سیٹ ہے۔۔۔اور زبان یہ میرے کنٹرول میں نہیں۔۔۔تو آپ اس کی پرواہ نہ کیا کریں۔۔۔"وہ اپنے گال پھلائے مسکرائی تھی۔۔اس کی گال میں ڈمپل ابھرا۔۔جو انہیں ہمیشہ کسی کی یاد دلا دیتا تھا۔۔۔انہوں نے اسے پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"اپنی استطاعت سے بڑھ کر اپنے کندھوں پر بوجھ مت ڈالیں۔۔یہ دنیا بڑی سفاک ہے۔۔۔لوگوں کو اگر اک بار پتا چل جائے کہ آپ اپنا بوجھ اٹھانے سے کہیں زیادہ کے اہل ہیں تو وہ اپنا بوجھ بھی آپ پر ڈالتے ہوئے آپ کے وزن میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔۔۔"

"تو کچھ نہیں ہوتا ہم اٹھا لیں گے۔۔۔"اس نے دور ہوتے ہوئے ان کی آنکھیں صاف کیں۔۔۔

"نہیں۔۔نہیں اٹھانا۔۔۔صرف اپنا بوجھ اٹھانا ہے اور اتنا ہی جتنی سکت ہے۔۔۔"انہوں نے نرمی سے مگر دو ٹوک لہجے میں باور کروایا تھا۔۔۔

انزلہ نے ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔"اب میں جاؤں چینج کرنے۔۔۔؟"اس نے گردن کو تھوڑا سا ترچھا کئے کسی بچے کی طرح انہیں دیکھا اور پھر اس

نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو باہم ملائے انہیں سمائل کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ مسکرا دیں۔۔۔

وہ فرنٹ سیٹ کی پشت کے ساتھ سر ٹیکے سامنے کھڑے قاسم کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔اتنے غور سے کہ اس کے دونوں آئیبرو کے بیچ میں موجود فاصلہ سمٹا تھا۔۔جانے قاسم اپنے سامنے کھڑی لڑکی سے کیا باتیں کرنا شروع ہو گیا تھا جو واپس آنا ہی بھول گیا تھا۔۔وہ لپسنگ کرنے کی کوشش میں بھی مسلسل ناکام ہو رہا تھا۔۔یونہی باتیں کرتے کرتے قاسم نے اس لڑکی کا ہاتھ تھام لیا۔۔وہ اس کا ہاتھ تھامے بہت نرمی کے ساتھ اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔بلا ختیار ہی اس نے گاڑی میں بیٹھے پہلو بدلا اور مزید سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔اس کے ماتھے پر مزید بل نمودار ہوئے۔۔سامنے کھڑی لڑکی کا چہرہ تھکا تھکا لگ رہا تھا۔۔کچھ تھا جو اسے اس لڑکی کے متعلق عجیب محسوس ہو رہا تھا۔۔وہ بظاہر مسکرا رہی تھی۔۔اس کے چہرے سے واضح ہو رہا تھا اسے قاسم کے ہاتھ تھامنے پر کوئی خاص اعتراض نہیں ہے۔۔مگر اس کے چہرے کی مسکراہٹ اطمینان بخش نہیں تھی۔۔۔وہ الجھی الجھی لگ رہی تھی۔۔یوں جیسے کوئی بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔۔۔اس لڑکی نے بات کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تو ان

دونوں کو یوں اپنی نظروں کے حصار میں لئے رکھنے پر اسے شرمندگی ہوئی جس سبب اس نے سرعت سے اس کی نظروں میں آنے سے بچنے کیلئے اپنا منہ پچھلی سیٹ کی جانب موڑ لیا یوں جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔۔اس لڑکی نے اپنا رخ واپس سے پھیر لیا تو وہ اپنی سیٹ کو بچھاتے ہوئے لیٹ گیا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔دماغ کہیں الجھ گیا تھا۔۔اسی اک نقطے پر جس نے اسے اس لڑکی کے متعلق کچھ عجیب ہونے کا عندیا دیا تھا۔۔۔

"سوری یار دیر ہو گئی۔۔میں انزلہ کو چھوڑنے چلا گیا تھا۔۔"کچھ ہی دیر بعد قاسم نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے اپنی نشست سنبھالتے ہوئے کہا۔۔حارب بھی اپنی سیٹ سیدھی کرتے ہوئے اٹھ گیا۔۔۔

اس کو آنکھوں میں کئی سوال لئے دیکھ کر قاسم ہنس دیا۔۔"اتنی جلدی بھول گئے۔۔اپنی انزلہ یار۔۔کمال چاچو کی بیٹی۔۔"وہ اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"اچھا انزلہ۔۔۔"حارب بھی یاد آنے پر ہنس دیا۔۔

"اگر نہیں یاد آیا تو بچپن کے قصے بتاؤں شاید کچھ یاد آجائے۔۔"قاسم نے شرارت سے کہا تو حارب معافی مانگتے ہوئے ہنستا چلا گیا۔۔"بالکل پاگل تھی یار۔۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

"اب بھی ہے۔۔یوں کہہ لو پروورژن آف پاگلزم۔۔"اس کا بچپن یاد آنے پر دونوں نے اک ساتھ قہقہ لگایا تھا۔۔

"ویسے تم ہم دونوں کے ساتھ کانٹیکٹ میں تھے مجھے لگا انزلہ کے ساتھ بھی ہو گے۔۔۔" قاسم نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں۔۔"اس نے موبائل پر ہی مصروف رہتے ہوئے یک لفظی جواب عنایت کر دیا تھا۔۔۔

قاسم اس کے یک لفظی جواب پر بے ساختہ ہی باآواز ہنس دیا۔۔۔حارب نے موبائل پر سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نگاہوں سے اس کو گھورا۔۔"کیا۔۔؟"

"انزلہ بھی ایسی ہی ہے جو بات پسند نہ ہو اس کا جواب یونہی منہ پر مارتی ہے۔۔۔اور اک لفظ جواب۔۔۔دو ٹوک بات کہہ دینا تو اس کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی حارب کے لب مسکرا اٹھے۔۔یہ جان کر الگ ہی خوشی ہوتی ہے کہ دنیا میں ایک عجوبے کے ساتھ کے چھ عجوبے اور بھی ہیں۔۔اور پھر ان باقی کے چھ عجوبوں میں سے اگر کوئی آپ کے آس پاس ہو تو پھر خوشی نہیں فخر ہوتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھ عصر کے وقت کھلی تھی۔۔۔اٹھتے ساتھ ہی وہ وضو کرنے چلی گئی۔۔۔نماز پڑھنے کے بعد وہ کمرے اور ٹیرس کے ملحقہ دروازے کے پاس آگئی۔۔پردے کھڑکیوں سے ہٹے ہوئے تھے۔۔اس نے کھڑکی سے باہر آسمان کی طرف جھانکا جہاں بادلوں نے اپنی چادر ڈالی ہوئی تھی جس کے سبب سورج کو ڈھونڈنا مشکل ہو رہا تھا۔۔وہ وہاں سے ہٹتی واپس سے بیڈ پر آکر بیٹھی گئی اور موبائل اٹھا کر دیکھا وہاں علی کا نام جگمگا رہا تھا۔۔انزلہ نے مسکراتے ہوئے فون اٹھالیا۔۔

"بہت بہت مبارک ہو۔۔"علیک سلیک کے بعد دوسری جانب اس نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Club for Quality Content

"کس بات کی۔۔"اس نے دراز سے ڈبیا نکال کر دو اپنی ہتھیلی پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

"آپ کی شادی کی۔۔سنا ہے آپ کے شوہر بہت اچھے ہیں۔۔آپ کی محبت میں اتنے دیوانے ہیں کہ آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے ممی ڈیڈی کو بھی اپنے ساتھ اڑا کر باہر لے گئے۔۔اور اب تو خیر سے آپ کا بیٹا بھی دو سال کا ہونے والا ہے۔۔"وہ بنا بریک لئے سب بول گیا۔۔۔

منہ میں موجود پانی کو اس نے جلدی سے اندر اتارا تھا۔۔۔

"ایک سیکنڈ۔۔یہ ساری بکواس کس نے کہی ہے تم سے۔۔"وہ تیش میں آئی تھی۔۔۔

"کس نے کہنی ہے آپ کے پرانے محلے والوں نے بتایا۔۔میں تو آپ سے ملنے آیا تھا مگر پتا چلا آپ شادی کے فوراً بعد پردیس چلی گئیں۔۔۔"

"تم مجھے اس کا نام بتاؤ جس نے یہ ساری بکواس کی ہے پھر دیکھو میں اس کا کیا کرتی ہوں۔۔"

انزلہ کے چہرے کو تصور کرتا وہ گلا پھاڑ کر ہنستا تھا۔۔"یار۔۔یار پتا نہیں میں تو اسی ایڈریس پر آیا تھا۔۔بیس اکیس سال کی ہو گی۔۔اک لڑکی تھی اس نے بتایا۔۔"

"کون تھی نام بتایا۔۔؟"

"نہیں۔۔بس بالوں میں بہت سارا تیل لگایا ہوا تھا۔۔ان فیکٹ جب میں نے اسے کام والی بلایا تو اسے برا بھی لگا۔۔"وہ یاد آنے پر ہنسا اور پھر فوراً بولا۔۔"اور اس کے ہاتھ میں موجود کتاب پر آپ کا نام بھی لکھا ہوا تھا۔۔۔"

"اور۔۔۔؟"وہ گتھی کافی حد تک سلجھا چکی تھی۔۔۔

"ہاں کسی نے اسے آواز لگائی تھی۔۔لوبیا ٹائپ اس کا کچھ نام تھا۔۔"وہ اس وقت اس کے نام کو جس چیز کے ساتھ تشبیہ دے سکتا تھا وہ لوبیا ہی تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب کی بار انزلہ کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔"ہاں۔۔ہے ایک کام والی وہی ہو گی۔۔تم کل فری ہو تو آجاؤ میں گھر پر ہی رہوں گی۔۔"

"کل تو میں ماں کے ساتھ شہر سے باہر جا رہا ہوں۔۔ان کو اپنے رشتے داروں سے ملنا تھا۔۔واپسی پر ضرور۔۔"

اس سے پہلے انزلہ اس کو نصیحت کرتی دوسری جانب سے فوراً سے دوبارا لائنز میں حرارت پیدا ہوئی تھی۔۔

"انہیں تنگ مت کرنا۔۔۔جو لوگ اچھے ہوں ان کے دل میلے نہیں کرنے چاہئیں۔۔اگر وہ برے لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی کرنا چاہئیں تو کرنے دینی چاہیے۔۔یوں دنیا میں اچھائی باقی رہ جاتی ہے اور اللہ کا فضل بھی۔۔"وہ اک ہی سانس میں اس کی بہت بار کی جانے والی نصیحت کو دہرا گیا۔۔"فنگر ٹپس پر ہیں آپ کی نصیحتیں۔۔۔"

"ہاں بس ان نصیحتوں کو ہاتھوں کی انگلیوں پر ہی رکھنا دماغ میں نہ اترنے دینا کبھی۔۔۔"

انزلہ کے شکوہ پر وہ ہنس دیا تھا۔۔۔

\-----------------------

قاسم اس وقت کوئی ٹالک شو دیکھ رہا تھا۔۔۔یونہی ٹی وی پر نظریں جمائے پھر دماغ میں اک خیال آیا تھا۔۔۔خیال کیا شیطانی شرارت۔۔۔وہ مسکرادیا اور سامنے سکرین پر چلتے ٹاک شو پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے اس نے سائیڈ میز پر پڑے اپنے موبائل کو کھولا اور اس پر ٹائپ کرنے لگا۔۔

"کیا کر رہے ہو۔۔؟ فارغ ہو تو گھر آ جاؤ۔۔۔" میسج بھیجنے کے بعد اس نے موبائل اپنی جیب میں ڈال لیا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔اس نے ابھی محض ارادہ ہی کیا تھا اس سے ملنے جانے کا اور عقبی دراوزے کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب اسے پیچھے سے اماں نے آواز لگا دی۔۔۔

"قاسم کہاں جا رہے ہو۔۔؟"

"دوست کی طرف۔۔"اس کی سمیعہ بیگم کی جانب پشت تھی۔۔قاسم نے آنکھیں بند کرتے ہوئے مختصر سا جواب دیا۔۔وہ جانتا تھا اگر وہ بتائے گا اس وقت وہ کس سے ملنے جا رہا ہے تو ایک نیا لیکچر شروع ہو جائے گا۔۔مگر ماں تو ماں ہوتی ہے چال ڈھال سے دیکھ کر بتا سکتی ہے کہ اولاد کدھر کیلیئے پر تول رہی ہے۔

"اور یہ دوست کون ہے۔۔؟"انہوں نے اب کی بار تھوڑے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

"انزلہ۔۔انزلہ سے ملنے جا رہا ہوں۔۔اور میں ہر گز بھی یہ نہیں پوچھوں گا کہ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں کیوں کہ میں جانتا ہوں آپ کو اعتراض ہی اعتراض ہیں۔۔"اب کی بار اس نے ان کی جانب مڑتے ہوئے کہا۔

"تمہیں آخر میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔جب کہ تم جانتے ہو مجھے تمہارا انزلہ کے ساتھ ملنا پسند نہیں ہے۔"غصے کے سبب ان کی آواز بھی بلندی کو چھو رہی تھی۔۔۔

"اور آپ یہ کیوں نہیں سمجھتیں کہ میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔وہ میری کزن اور بہت ہی اچھی دوست ہے۔"

"وہ صرف ابھی دوست ہے تو تم ماں سے یوں زبان لڑا رہے ہو کل کو کچھ اور ہو گئی تو مجھے تو تم کسی خاطر میں ہی نہیں لاؤ گے۔۔باپ کا تو پہلے ہی بس نہیں چلتا کہ کب اسے اٹھا کر اپنے گھر لے آئے۔۔"وہ اس کے پاس پہنچتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔

"ماں۔۔"اس نے اک لمبی سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔۔"میرا اس سے کیا رشتہ ہے اور مستقبل میں کیا بنتا ہے مجھے کسی بھی صورت اس کی پرواہ کرنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔۔۔میں صرف یہی کہوں گا اگر آپ اس غلط فہمی کی عینک کو اتار کر چیزوں کو دیکھیں گی تو آپ پر بہت ساری چیزیں واضح ہو جائیں گی۔۔۔اور ممکن ہے آپ کی پریشانی بھی ختم ہو جائے۔۔"

قاسم جانتا تھا اگر وہ ان کو ایک جواب دیتا تو وہ آگے سے دو سوال کرتیں۔۔اور پھر یونہی سوالات و جوابات کا نا ختم ہونے والا سلسلہ چلتا رہتا۔۔اسی لئے اپنی سنانے کے ساتھ ہی وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر پاؤں والی جانب سر اور سر والی جانب پاؤں کئے لیٹی ہوئی تھی ۔۔کھڑکیوں پر سے پردے ہٹے ہونے کے سبب بادلوں کے پیچھے چھپے آفتاب کی نرم گرم کرنیں ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھیں۔۔دن کے اجالے کے سامنے پاس ہی میز پر پڑے لیمپ کی مصنوئی روشنی بھی مدھم پڑ رہی تھی۔۔۔

وہ یونہی ہونٹوں پر مسکراہٹ لئے موبائل کی سکرین کو بڑے انہماک سے دیکھ رہی تھی جب قاسم نے موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔۔

وہ فوراً سے بیڈ سے اٹھتی سیدھی ہوئی تھی۔۔"یار۔۔موبائل واپس کرو۔۔مجھے اپنی دوست کو جواب دینا ہے۔۔"

وہ ہاتھ میں موبائل پکڑے اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا اور گردن نفی میں ہلاتے ہوئے منع کیا۔۔"ناں۔۔یہ تو نہ اب ملنے والا۔۔"

انزلہ اس کے ہاتھ سے اپنا موبائل جھپٹنے کیلئے فوراً اس کی جانب لپکی تھی جسے بچانے کیلئے قاسم نے ایک سو اسی کی سپیڈ سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا تھا اور نتیجتاً اس کے ہاتھ میں پکڑا انزلہ کا موبائل ہنگامی لینڈنگ کرتے ہوئے دونوں کے چہروں کو فق کر گیا۔۔وہ جلدی سے اٹھتی ہوئی تیزی سے اپنے موبائل کی جانب بھاگی جو اس وقت زمین پر آرام فرما رہا تھا۔۔اس نے اپنا موبائل اٹھالیا اور پھر اک افسوس بھری نظر موبائل کی ٹوٹی سکرین پر اور دوسری خونخوار نظر قاسم پر ڈالی۔۔

"بس کردو۔۔اس دو آنے کے موبائل کیلئے کس قدر فکر مند ہو رہی ہو اور یہ دوست جو غازی بن کر ملنے آیا ہے اس کی پرواہ ہی نہیں۔۔"وہ اپنے ٹوٹے موبائل کی سکرین کے دکھ میں اس قدر محو تھی جان ہی نہیں پائی کہ قاسم اس کے دراز کی بھرپور تلاشی لینے کے بعد وہاں سے چپس کا پیکٹ برآمد کر چکا ہے۔۔

"ہاں تو کس نے کہا ہے اپنی اوقات سے بڑے کام کرنے کو۔۔اور تو اور میرا موبائل بھی توڑ دیا۔۔"وہ اپنے موبائل کی سکرین کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی زمین پر سے اٹھتی اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔"ہاں پہلے کم نقصان کیا ہے ناں۔۔اب جو بچا ہے وہ بھی کھا جاؤ۔۔۔"

قاسم نے اس کے ہاتھ میں پکڑے ٹوٹی سکرین والے موبائل کو لیتے ہوئے اپنی جیب میں ڈال لیا۔۔

"دل نے۔۔ یہ جو دل ہے نامانتا ہی نہیں ہے۔۔ کہتا ہے جیسی بھی نکمی پوھڑ ہے۔۔ ہے تو دوست ہی۔۔"

"یہ تم لوگوں کے خود کے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہوتا۔۔؟ جب بھی آتے ہو یوں لگتا ہے افریقہ سے آئے ہو۔۔" انزلہ نے اس کے ہاتھ میں پکڑے پیکٹ سے چپس کا ٹکڑا نکالتے ہوئے منہ میں ڈالا۔

"جب سارے پیسے تم ہڑپ لو گی تو ہمارے پاس کیا بچے گا۔۔؟"

"اوہ پلیز ڈونٹ پریٹینڈ لائک یو آر لیونگ ہینڈ ٹو ماوتھ۔۔" اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا تو قاسم بلا اختیار ہی ہنس پڑا۔۔ یونہی ہنستے ہوئے قاسم نے اس کا ناک پکڑ کر ہلایا جیسے اس کے سامنے بیٹھی انزلہ کوئی پانچ سال کی بچی ہو۔۔

"قاسم۔۔۔۔۔" وہ زچ ہوئی۔۔ قاسم نے مصالحتیانداز میں دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔۔۔

"کیا آج پھر دنگل لگے گا۔۔؟" قاسم نے سارا دھیان چپس کے پیکٹ کی جانب کئے پوچھا۔

"یہاں ہوتے تو لگ جاتا۔۔ مگر خوش قسمتی سے وہ گھر پر نہیں ہیں۔۔" وہ اپنے بازو بیڈ پر ٹیکتی آرام دہ ہوتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

"ویسے تمہیں چچا پر ترس نہیں آتا۔۔اک تو بیچارے تمہاری اتنی فکر کرتے ہیں اور تم۔۔"

"ہاہ۔۔ باز آئی میں ایسی فکر سے۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے چپس والا پیکٹ قاسم کے ہاتھ سے لے لیا۔۔۔

"بس کردو پچاس کا پیکٹ ہے اب کیا اس میں سے بھینس نکالو گے۔۔۔"

"تمہیں تمیز کب آئے گی۔۔۔؟"

"تم تائی ماں سے بغاوت کر کے اس لئے آئے ہو کہ مجھ سے پوچھ سکو کہ تمیز کب آئے گی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔ میں اپنی اوقات سے باہر کے خواب نہیں دیکھتا۔۔ جس کو بڑے بڑے نا تمیز سیکھا پائے اس کو میرے پوچھ لینے سے کہاں تمیز آجائے گی۔۔؟ ناٹ پاسبل۔۔" اس نے واپس سے اپنے چپس کا پیکٹ جھپٹا تھا۔۔

"آپ۔۔کے یہاں آنے کا سبب۔۔؟" اس کے خود کو یوں "آپ" کہنے پر وہ پھر سے ہنسا تھا۔

"ابا کہہ رہے تھے ذرا دیکھ کر آؤں اگر ابھی تک رو رہی ہے تو پھر ہم کشتیوں کا بندوبست کر لیں۔۔۔"

انزلہ نے اک بار پھر سے اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھین لیا۔۔۔

"چلو دیکھ لیا ناں اب جاؤ اپنے گھر۔۔۔"

"یہ بھی تو میرا ہی گھر ہے۔۔۔" قاسم نے واپس سے چپس والا پیکٹ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔؟" وہ اس کے جواب پر منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تمہارا گھر بھی تو میرا ہی ہے۔۔۔ جیسے میرا گھر تمہارا ہے۔۔۔" اس نے کہا تو بڑے پیار سے مگر انزلہ کی تشویش بڑھی تھی۔۔۔ انزلہ کو محسوس ہوا وہ اسے قربانی والے بکرے جیسا پیار دے رہا ہے۔۔۔

"تمہارے دماغ میں کوئی کھچڑی پک رہی ہے ناں قاسم۔۔۔؟"

وہ ہنسا۔۔۔ ہاں اس کے صحیح اندازے کو غلط ثابت کرنے کیلئے وہ ہنسا تھا۔۔۔ "ارے سچ میں بدھوا بافکرمند ہیں تمہارے لئے۔۔۔"

"تایا خود نہیں آئے ناں ملنے۔۔ ڈیڈ کتنے ان لکی ہیں اپنے رویے سے کتنے پیارے رشتوں کو کھو رہے ہیں۔۔۔"

قاسم نے اس کے چہرے کو مرجھاتے دیکھا تھا۔۔ وہ حساس تھی۔۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ مانتی نہیں تھی۔ "تم تایا ابا سے کہنا میں بس ابھی آرہی ہوں ان سے ملنے۔۔۔" بات کرتے کرتے ہی دماغ میں کوئی خیال آیا مگر وہ اس کو زبان پر لانے سے روک گئی۔۔

"آجاؤ۔۔ شام میں تمہارے لئے اک سرپرائز بھی ہے۔۔" انزلہ کو نہ کرنے کیلئے منہ بناتا دیکھ کر اس نے فوراً اسے کہا تھا۔۔ "فکر نہیں کرو اماں گھر پر نہیں ہیں۔۔" بات کے اختتام پر وہ چپس کا خالی پیکٹ اس کے بیڈ پر اچھالتا باہر نکل گیا۔۔ انزلہ اس کے پیچھے سے چلائی تھی مگر وہ بنا رکے آگے بڑھ گیا تھا۔۔

"یار۔۔ تم کچرہ ڈسٹ بن میں نہیں پھینک سکتے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" بنا ویڈیو کے محض قاسم کی آواز ہی آئی تھی۔۔۔

انزلہ کے تایا ابا کا گھر بلکل ان کے گھر کے ساتھ ہی تھا اسلئے ان کے ہاں جانے سے پہلے اسے کچھ خاص سوچنا نہیں پڑتا تھا ماسوائے تائی ماں کی چاروں اطراف گھومتی نظروں اور جیمز بونڈ زیرو زیرو سیون کی جانشینی سے۔۔ ان کو جانے انزلہ سے کس چیز کا بیر تھا جسے وہ بنا کوئی لحاظ رکھے منہ پر مار دیتی تھیں یوں کہ گھر کے اک اک فرد کو ان کی اس سے ناگواری کا احساس تھا۔۔ قاسم کے اسے اپنے ہاں بلانے کے سبب اس نے بلآخر ہمت جٹا کر وہاں جانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔۔ گھر کے دروازے پر پہنچ کر وہ دروازے کے سامنے رک گئی۔۔ اک نظر اس بند دروازے پر ڈال کر اس نے گردن موڑ کر اپنے گھر کے دروازے کو دیکھا۔۔ پھرستی ہوئی نظروں سے واپس اس بند دروازے کو دیکھا جس کے سامنے وہ کھڑی تھی اور دروازے کی

جانب ہاتھ بڑھایا مگر جیسے ہی دروازے کو کھولنے لگی پھر خیال آیا کہ کیوں ناتائی ماں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لی جائے۔۔۔اس نے جلدی سے ہاتھ واپس سے کھینچتے ہوئے آنکھیں بند کرتے ساتھ ہی آیت الکرسی پڑھی اور پھر اپنے آپ پر پھونک ماری۔۔ جیسے ہی آنکھیں کھولیں اک دم سے اسے اپنی دھڑکن تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

"انزلہ۔۔۔کیا ہوگیا ہے یار۔۔اتنا تو لڑکیاں اپنی ساس سے نہیں ڈرتیں جتنا تم تائی ماں سے ڈر رہی ہو۔۔"اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور عین دل کے اوپر تھپکی دی۔۔"ریلیکس۔۔۔زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا۔۔تم کون سا ان کی زبان کی چاشنی پہلی بار چکھو گی۔۔"اتنی ہم کلامی کے بعد بھی سکون نہیں پڑا تو اس نے جھنجھلاہٹ سے پاؤں زمین پر مارے۔۔"کیا مسئلہ ہے یار۔۔۔کیوں مجھے ڈرا رہے ہو۔۔"اس نے اپنے دل کو ڈپٹا جو کچھ ان چاہا ہو جانے کے خوف سے احتجاجاً معمول سے زیادہ تیز دھڑک رہا تھا۔۔اس نے اک لمبی سانس کھینچ کر خو کو پر سکون کیا اور پھر اپنے کندھے تک آتے بالوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے سیٹ کیا اور دروازہ کھولتی گھر کے اندر کی جانب بڑھ آئی۔۔

صد شکر جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو وہ سامنے ہی اسے لان میں بیٹھا نظر آگیا۔۔وہ چہرے پر شرارت سجائے دبے دبے پاؤں اس کی جانب بڑھنے لگی۔۔جب خدشہ ہوا اس کی جوتی کا شور اس کے آنے کی چغلی ماردے گا تو اس نے اس کی کرسی سے تھوڑی ہی دور اپنا جوتا

اتار دیا اور نرم نرم گھاس پر ننگے پاؤں آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگی یوں کے اس کے پاؤں تلے آتی گھاس میں بھی جنبش نہ ہو۔۔

عین اس کے سر پر پہنچ کر اس نے اپنی ہنسی دبائی۔۔ کیا خوب موقع تھا آج حساب پورا کرنے کا۔۔ حیرت کی بات تھی آج کیسے اس کے ستارے صحیح مدار میں گھوم رہے تھے۔۔ تاریخ گواہ تھی جب جب اسے اپنے ستارے صحیح مدار میں گھومتے محسوس ہوتے تھے تب تب اگلے ہی پل اس کی قسمت نے بتیس دانتوں کے ساتھ اس پر قہقہ لگایا تھا۔۔۔ انزلہ نے بنا اک لمحے کی تاخیر کئے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا۔۔۔

"بس بھئی اس دوست کی فکر ہے جو وہاں بیٹھی ہے اور یہاں جو ہم خطروں سے لڑ کر ملنے آئے ہیں اس کی پرواہ نہیں۔۔"

اس نے اس کی کرسی کے مزید قریب ہوتے ہوئے اس کے کندھے پر جھکتے بائیں کان میں کچھ دیر پہلے بولے گئے اس کے ڈائیلاگ کو اس پر ہی لوٹاتے ہوئے اک ہاتھ بھی جڑ دیا۔۔۔ مگر ہائے رے قسمت۔۔۔ جیسے ہی سامنے کرسی پر بیٹھا شخص اپنی شہادت کی انگلی کو موڑے اپنے مسکراتے لبوں پر رکھے اپنی کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی جانب پلٹا تو انزلہ کو اپنے چاروں جانب بتیس دانتوں کے ساتھ قسمت کے قہقہے سنائی دئے۔۔۔

کاش۔۔۔کاش۔۔۔وہ یہ ڈائیلاگ بازی کرنے سے پہلے کرسی پر بیٹھے اس شخص کا چہرہ دیکھ لیتی تو اعتماد کی جگہ ابھی شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی۔۔بہت اچھے سے آج اسے "چلو بھر پانی میں ڈوب کر مرنا۔۔""پانی میں ناک ڈبونا۔۔""زمیں پھٹے اور اس میں سما لیا جائے۔۔"جیسے کئی محاورے نظروں کے سامنے حقیقت ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔

وہ وائٹ راؤنڈ نیک شرٹ کے اوپر منٹ گرین کلر کی ڈراپ شولڈر لانگ سلیو شرٹ کے ساتھ کارن سلک کلر کی کاٹن پینٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔اور پاؤں وائٹ سنیکرز میں مقید تھے۔۔۔بازوؤں کو وہ کہنیوں سے کچھ نیچے تک فولڈ کئے ہوئے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔منٹ گرین کلر اس کی سفید رنگت کو ابھار رہا تھا۔۔۔انزلہ کی نظر اس کے چہرے پر سے ہٹتی اس کے بائیں بازو میں پہنی گھڑی پر جا ٹکی تھی۔۔۔وہ رولیکس کی گھڑی تھی۔۔۔مگر اس کیلئے حیران کن بات یہ نہیں تھی کہ وہ ایک مشہور اور قدرے مہنگے برینڈ کی گھڑی پہنے ہوئے تھا بلکہ یہ تھی کہ اس کا ٹیسٹ کسی اور سے بہت ملتا تھا۔۔۔یہ گھڑی اس نے کسی اور کے ہاتھوں میں بھی دیکھی تھی۔۔۔ہاں روحیل کے ہاتھ میں۔۔۔۔

سامنے کھڑے شخص نے مزید اس کی جانب ایک قدم لیا اور پھر اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اس کی خیالی دنیا کے دروازے پر دستک دی۔۔

وہ اک دم سے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور بے یقینی سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔پھر اگلے ہی پل آنکھوں کو زور سے بند کر کے کھولا کہ شاید آنکھیں ٹھیک دیکھ نہ پا رہی ہوں۔۔"میری نظر کچھ زیادہ ہی کمزور ہو گئی ہے۔۔"

وہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔سامنے والے کے لب پھیلتے چلے گئے۔۔۔انزلہ کے ماتھے پر بل ابھرے تھے۔۔۔

"میں ہی ہوں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے یقین دہانی کروائی۔۔۔

"کیا اونچا بول گئی۔۔۔"

سامنے والے کے لبوں پر ویسی ہی مسکراہٹ برقرار رہی تو وہ سمجھ گئی کہ وہ سرگوشیاں نہیں بڑبڑا رہی تھی یوں کے وہ سن بھی رہا تھا۔۔۔

"اوئے۔۔اتنی فاسٹ سروس۔۔؟"پیچھے سے قاسم کی آواز سنائی دی تو وہ فوراً سے اس کی جانب پلٹی۔۔صد شکر کوئی تو اپنا دکھائی دیا تھا۔۔

اک ہاتھ میں چائے کا کپ اور دوسرے میں کافی کا کپ تھامے قاسم آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور قدرے حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"آج تم اتنی جلدی آگئی۔۔واہ۔۔"

انزلہ نے مسکرانے کی کوشش کی اور ساتھ میں ہی جلدی سے موبائل والا ہاتھ اپنے پیچھے چھپا لیا۔۔اگر قاسم کو اس کی حرکت کا پتا چل گیا تو وہ جانے کتنے دن اسی بات پر اسے چڑاتا رہے گا۔۔"اب۔۔ابھی آئی ہوں۔۔"وہ مجبوراً مسکرائی۔۔۔اتنا مجبوراً کہ ساتھ کھڑا شخص بھی اس کی حالت سے محظوظ ہوئے بنا نہیں رہ سکا اور اس نے اپنی ہنسی چھپانے کیلئے گردن جھکا لی۔۔

قاسم نے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے دونوں مگ میز پر رکھ دیے۔۔ میٹھی شام میں گرم گرم مشروبات میں سے اڑتی بھانپ ہوا کے سنگ جھومنے لگی تھی۔۔"ہکلا کیوں رہی ہو۔۔کسی کی بددعا تو نہیں لگ گئی۔۔" قاسم نے قدرے حیرانی سے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔

کیا کہتی کہ کچھ دیر پہلے کئے جانے والی حرکت کے سبب اس کے منہ سے الفاظ نہیں ادا ہو رہے۔۔وہ کس کا موبائل چھین بیٹھی تھی۔۔جانے وہ اس کی اس قدر بے تکلفی پر کیا سوچ رہا ہو گا۔۔"اُف اللہ۔۔۔"اک ساتھ اتنی ساری سوچیں۔۔۔اس نے شرمندگی کے احساس تلے اک بار پھر آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔"اُف۔۔۔انزلہ۔۔اُف۔۔ تمہیں بھی مزاق کرنے کیلئے اس کا دوست ہی ملا تھا۔۔۔"

Clubb of Quality Content

اس کا پرسونا بہت جانا پہچانا محسوس ہو رہا تھا۔۔اس کے پاس سے اٹھنے والی خوشبو۔۔؟اس کی جانب سے آنے والی کشش۔۔۔وہ اس شخص کی جانب دیکھنا بھی چاہ رہی تھی اور نہیں بھی۔۔وہ مسلسل خود کو اس کی جانب دیکھنے سے روک رہی تھی۔۔

"اچھا آؤ تمہیں کسی سے ملواتا ہوں۔۔" وہ جو اپنی بائیں جانب کھڑے شخص کو نظرانداز کئے ساری توجہ سامنے کھڑے قاسم پر مرکوز کئے ہوئے تھی قاسم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کا رخ اس کی بائیں جانب کھڑے شخص کی جانب کر دیا۔۔" پہچانا۔۔۔؟ کون ہے یہ۔۔" وہ اشتیاق سے پوچھ رہا تھا۔۔

سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک اور لبوں پر پھیلتی مسکان اس کے ہونٹ مزید سمیٹ گئی۔۔آنکھوں میں حیرانی۔۔۔بے یقینی۔۔ناآشنائی۔۔کیا جھلک رہا تھا اسے پرواہ نہیں تھی۔۔وہ بنا مسکرائے۔۔بنا پلکیں جھپکائے دماغ کے پنوں پر ابھرتے نقطوں کو ملاتے ہوئے کسی کا عکس۔۔کسی کا وجود بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ اسے پہچان نہیں پا رہی تھی پھر بھی سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں کی چمک ویسے ہی برقرار تھی۔۔اس کی آنکھوں میں ابھرتی چمک۔۔۔کتنی عجیب آنکھیں تھیں جو بلاوجہ چمک رہی تھیں۔۔لب تھے جو بنا بات پھیل رہے تھے۔۔

سامنے کھڑا شخص مسکراتے ہوئے اس کے دماغ میں الجھی پزل کو سلجھانے میں مدد کر رہا تھا۔۔

وہ ابھی تک حیرانی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ قاسم نے اس کا بازو ہلایا۔

"نہیں پہچاناناں۔۔؟"

انزلہ نے سامنے کھڑے شخص پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے قاسم کی جانب دیکھا اور پھر واپس سے سامنے اس شخص پر نظریں مرکوز کئے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔ موبائل والا ہاتھ ابھی تک پیچھے تھا۔۔ بے حس و حرکت۔۔

"آئی نیواٹ۔۔" وہ یوں خوش ہوا تھا جیسے شرط لگانے والا شرط جیتنے کی خوشی میں۔۔ "کافی چینج ہو گیا ہے ناں۔۔ اور پھر تمہارے ساتھ تو کانٹیکٹ میں بھی نہیں تھا۔۔"

اس کے انکار پر سامنے کھڑے شخص کے لب قدرے سمٹے تھے۔۔؟ نہیں اسے یونہی محسوس ہوا تھا۔۔ وہ تو ابھی تک مسکراتے ہوئے بہت دلچسپی کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔ انزلہ نے اک بار پھر سے اپنی نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے قاسم کی جانب الجھے ہوئے انداز میں دیکھا۔۔

"یہ ہماری دوری کا اثر ہے یا کسی کی قربت کا۔۔ جو یہ شیطان کی نانی بھی شرمانے لگی ہیں۔۔"

اس کو خاموش دیکھ کر حارب نے چوٹ کی اور قاسم کے قہقہے نے ماحول کو رونق بخش دی

تھی۔۔۔"ویسے شیطان کی نانی کا ہاتھ کافی بھاری ہو گیا ہے۔۔۔"اس نے اپنا کندھا سہلایا اور قاسم اس کا تو ہمیشہ کی طرح فخریہ قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔وہ جب بھی کسی پر زور آزمائی کرتی تھی وہ فخر ہی کرتا تھا۔۔۔

"شرمائے اور انزلہ ناممکن۔۔ہاں یہ ہو سکتا ہے تمہارے پر گن رہی ہو وہ بھی کاٹنے کیلیئے۔۔"اک بار پھر دونوں کے قہقے نے اک ساتھ اڑان بھری تھی۔۔

"مارلی بونگیاں۔۔؟اب میں جاؤں۔۔؟"حارب کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے اس نے قاسم سے کہا۔

"ارے۔۔ارے تم تو ناراض ہو گئی۔۔چلو میں ہی بتا دیتا ہوں۔۔"وہ حارب کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔۔"یہ وہی ہے جس کی دوستوں کو بچپن میں تم ڈرا کر بھگا دیتی تھی۔۔"اس کو ہنٹ دینے کے بعد وہ بھنویں اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔یوں جیسے کہہ رہا ہو کہ "یاد کرو۔۔یاد کرو۔۔"

"حارب۔۔؟"اس کے لبوں نے سرگوشی کی۔۔

قاسم نے اشتیاق سے تالی بجائی۔۔"جی حارب۔۔۔حارب حمدانی۔۔۔محمود انکل کے لال۔۔اکلوتے سپوت۔۔"کہنے کے ساتھ ہی اس نے حارب کے کندھے پر اپنا بازو رکھ دیا۔

"السلام علیکم۔۔ شیطان کی نانی۔۔" اب جان پہچان ہو گئی تھی۔۔ سلامتی بھیجنا تو بنتا تھا۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے ہوئے کہا۔

"تم شاید مصروف ہو۔۔ میں پھر آجاؤں گی۔۔" وہ ایک بار پھر سے اسے نظر انداز کرتی قاسم سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

"مگر تمہیں تو بابا سے ملنا تھا۔۔؟" کہنے کے ساتھ ہی قاسم نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا

"سلام کے جواب دینے کا" مگر ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس کے اشاروں کی سیاست کو اس نے ہتھیلی پر رکھتے ہوئے پھونک سے اڑا دیا تھا۔۔

"بعد میں آجاؤں گی۔۔" وہ کہتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ باتوں کے درمیان وہ غیر معمولی سے انداز میں اس کا موبائل واپس میز پر رکھ چکی تھی۔

ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر حارب کو اپنا آپ غیر ضروری سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

قاسم بھی اس کے پیچھے چل دیا تو وہ خاموشی سے نشست سنبھالتے ہوئے اپنا کافی کا کپ اٹھاتے سامنے کے منظر کو بغور دیکھنے لگا۔۔۔

"یار تم کتنی بد تمیز ہو گئی ہو۔۔ تم نے حارب کے سلام کا جواب تک نہیں دیا۔۔"

"تم شاید بھول رہے ہو اس نے سلام شیطان کی نانی کو کیا تھا۔۔" وہ آہستہ آہستہ گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"اچھا تو وہ شیطان کی نانی کس کو کہتا تھا۔۔؟"

"مجھے کیا پتا یہ تو وہی بتا سکتا ہے۔۔" اس نے پلٹ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں سچ میں نہیں یاد۔۔۔؟" وہ اس کی دائیں جانب سے نکل کر سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔

"میں ایسے بدتمیز لوگوں کی باتیں یاد نہیں رکھتی۔۔" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بنا شرمندہ ہوئے کہا۔

"اور خود کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔ خود جو اس کی دوستوں کو یہ کہہ کر بھگا دیتی تھی کہ اس میں جن آتے ہیں اور وہ راتوں کو نیند سے اٹھ کر چلنا شروع کر دیتا ہے۔۔ وہ سب تو بڑی کوئی تمیز کی باتیں تھیں۔۔"

"ہاں تو اس کا بھلا ہی کیا خوامخواہ میں لڑکیوں سے بات کر کے گناہ ہی کماتا۔۔ اسے تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے۔۔" اس نے اک ادا سے گردن اکڑائے کہا۔۔۔ انزلہ اور اس کی زبان کو کوئی پکڑ سکتا تھا۔۔ کم سے کم اس جہاں میں تو ممکن نہیں تھا۔۔

"کر ہی دیتا اگر تم اس کے سلام کا جواب دے دیتی۔۔"

اس نے کندھے اچکائے۔۔"اوپس۔۔میں نے وہ موقع گنوادیا۔۔"اس کے لاپرواہ سے انداز پر قاسم نے گردن کوہاں میں حرکت دی۔۔

"کوئی بات نہیں میں ہوں ناں۔۔میں دوبارا موقع دلوادوں گا۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ساتھ دانتوں کی بھی نمائش کی تھی۔۔"کل ہم محمود انکل کے ہاں جارہے ہیں۔۔"اس بار اس نے دوٹوک انداز میں کہا تھا۔۔نرم مگر اٹل انداز۔۔

"تم جاو مجھے نہیں جانا۔۔"

"ہم دونوں ہی جائیں گے اور کل ہی جائیں گے۔۔اور تم تمیز کے ساتھ بی ہیو کرو گی۔۔"

قاسم نے اسے ہدایت دی تھی جس پر وہ مزید بگڑ گئی۔۔

"جس دن مجھے لگاناں کہ مجھے تمیز پر لیکچر چاہئے یقین مانو سیدھا تمہارے پاس آؤں گی۔۔۔تم ہی کرلینا تمیز کے ساتھ بی ہیوو۔۔مجھے کسی کے ساتھ تمیز سے پیش آنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی جب ہو گی تب کرلوں گی۔۔کیا۔۔؟تمیز سے بی ہیو۔۔۔"اس نے "تمیز۔۔"کو خاصا چبا کر کہا اور پھر غصے میں وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

"لیٹس سی بیٹا۔۔۔اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ تم نے اسے پہچان لیا تھا۔۔۔جھوٹی۔۔۔"وہ اس کے پیچھے سے چلایا تھا۔۔

اگلے دن وہ خود اس کے گھر اسے لینے پہنچ چکا تھا۔۔انزلہ کی ہڈی سے وہ بخوبی واقف تھا شاید یہی سبب تھا جس کے سبب وہ مجبور ہو کر اس کی بات مان لیا کرتی تھی۔۔اور یہی وجہ تھی جہاں کبھی کبھی اسے بات بتانے میں ڈنڈی بھی مار جایا کرتی تھی۔۔۔

"اسلام علیکم چچی۔۔۔"فرحین بیگم کو سامنے نہ پا کر اس نے قدرے اونچی آواز میں سلام کہا

۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔وہ گھر پر نہیں ہے۔۔۔"وہ اوپر ریلنگ پر ہاتھ رکھے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔غالباً وہ اس وقت صفائی کروا رہی تھیں نہیں تو نیچے ضرور آتیں اس سے ملنے۔۔ہماری مائیں ہر چیز پر کمرومائز کر سکتی ہیں ماسوائے گھر کی صفائی کے اور تیڑی لگے فرش پر چلنے کے۔۔۔

"کون۔۔؟"اسے پتا تھا وہ کس کی بات کر رہی ہیں مگر اس نے پھر بھی جانتے بوجھتے انجان بنتے سوال کیا۔۔

"باجی ہو گئی اوپر کی صفائی۔۔"کام والی کہتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی تو وہ بھی اس کے پیچھے چلی آئیں۔۔

"جس سے تم ملنے آئے ہو۔۔۔" وہ سیڑھیاں اترنے کے ساتھ ساتھ اسے جواب دے رہی تھیں۔

"کیا ہو گیا ہے چچی آپ سے ملنے آیا ہوں۔۔۔"

"میں نے ناں تمہیں اور انزلہ جیسے بچوں کو سنبھالا ہے۔۔ اتنے معصوم چہروں پر دکھ اور موٹی موٹی گول آنکھوں میں جھوٹے آنسو دکھا کر سارا بچپن بیوقوف بناتے آئے ہو۔۔۔ اور اب سمجھتے ہو کہ مجھے تو پتا ہی نہیں چلے گا کہ میرا کونسا بچہ مجھے اپنا کونسا جوہر دکھا رہا ہے۔۔۔"

وہ صوفے پر سے اٹھتا ہوا ان کے پاس چلا آیا اور اپنا کان آگے کر دیا۔۔ جسے انہوں نے بلا تعتل پکڑ بھی لیا۔۔ اور صرف پکڑا نہیں زرا زور آزمائی بھی کر ڈالی تھی۔۔

"چچی جیی۔۔۔" اس کے یوں جی لگانے پر وہ مزید سنجیدہ نہ رہ سکیں اور ہنس دی۔

"ویری گڈ ماما۔۔ زرا زور سے کھینچیں۔۔۔" وہ دائیں بازو میں اپنا ہینڈ بیگ ڈالے دروازے سے اندر داخل ہوئی تھی۔

"تمیز نہیں ہے بات کرنے کی۔۔۔ بڑا ہے ناں تم سے۔۔ اور گھر میں داخل ہوتے ہوئے شاید کچھ کہا جاتا ہے۔۔" فرحین بیگم کی گھوری پر وہ منہ بسور گئی۔۔

Clubb of Quality Content

"اب تو ویسے تمہیں تمیز سیکھ ہی لینی چاہیئے۔۔دیکھو کتنے لوگ کہہ رہے ہیں۔۔"اس کے بولنے سے پہلے ہی قاسم نے وار کر دیا تھا۔۔"بائی داوے۔۔وعلیکم السلام۔۔"

وہ منہ چڑاتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب چل دی۔۔ قاسم بھی اس کے پیچھے ہی لپکا تھا۔۔

"کدھر۔۔؟"اس نے سامنے آکر انزلہ کا راستہ روکا۔

"ظاہری بات ہے اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔۔ باہر سے آئی ہوں ناں۔۔"

"ناں۔۔ناں۔۔۔یوں تو نہیں۔۔کب سے انتظار کر رہا تھا تمہارا۔۔"کہنے کے ساتھ ہی اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"چلو۔۔۔یاد ہے ناں کیا بات ہوئی تھی کل ہماری۔۔۔"

"شرم نہیں آتی مجھے اک لڑکے سے ملنے کا کہہ رہے ہو۔۔۔۔"انزلہ نے غیرت کا وار کیا جو گلے ہی لمحے کھو کھاتے میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔

"یار وہ حارب ہے۔۔۔حارب۔۔۔"اس کے یوں کہنے پر وہ ہنس دی۔۔۔وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔۔۔اس کا مطلب تھا کہ وہ عام لوگوں کی کیٹیگری سے آؤٹ تھا۔۔۔وہ عام نہیں تھا۔۔۔اس کا ہجوم میں شمار نہیں تھا۔۔۔وہ حارب تھا۔۔۔

"تو کیا حارب نام رکھ لینے سے بندے کا جینڈر بدل جاتا ہے۔۔۔؟" قاسم نے اسے گھورا۔۔۔ "ہے تو وہ مرد ہی نا!"

"وہ تو میں بھی ہوں۔۔۔" اس نے اس کی جانب دیکھتے کہا اور پھر انزلہ کے چہرے کے تاثرات پر وہ بگڑ گیا۔۔۔

"واقع میں۔۔۔؟" انزلہ نے ہنسی دبائی۔۔۔ قاسم نے اس کے سر پر اپنی انگلیوں کی مدد سے چھکا مارتے ہوئے چت لگائی تھی۔۔۔

"بھئی تم قاسم ہو نا!"

"تو کیا قاسم نام رکھ لینے سے جینڈر بدل جاتا ہے۔۔۔؟" اس نے اسی کا سوال لٹایا۔۔۔

"جینڈر نہیں جزبات بدل جاتے ہیں۔۔۔" وہ بھی بڑی سہولت سے بولی تھی۔۔۔

"شرم نہیں آتی۔۔۔ لائن مارتی ہو میرے اوپر۔۔۔" اس نے اس کی پونی کو پکڑتے ہوئے اس کے بال کھینچے۔۔۔

"بدتمیز۔۔۔ اتنا بھی میرا ٹیسٹ نہیں خراب۔۔۔ پتا نہیں دوست کے روپ میں کیسے تمہیں برداشت کر رہی ہوں۔۔۔" انزلہ نے اس سے اپنے بال چھڑاتے ہوئے اپنی پونی کو سیدھا کیا۔۔۔

"ویسے لاریب کہتی ہے اگر میں تم سے کہوں کے مجھ سے شادی کر لو تو تم کر لو گے۔۔۔"موٹی موٹی آنکھیں شرارت سے چمکنے لگی تھیں۔۔۔

"اب اتنا بھی میرا دماغ نہیں خراب۔۔۔ شی از جسٹ لوکنگ فار سمتھنگ سپائسی۔۔۔ شی از آفونڈ آف لوافیئرز۔۔۔اور یہ سب تمہارے ناولز نے کیا ہے۔۔۔ پاگل ناول پڑھتی ہے اور پھر میرے اور تمہارے اوپر اپلائے کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔"

"چلو شکر ہے۔۔۔"اس نے اک پر سکون سی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔۔ قاسم پہلے اس کے شکر کرنے پر کچھ ٹھٹکا اور پھر سمجھتے ہی اس نے آنکھیں سکیڑی۔۔۔۔

"تم کتنی ڈیش ہو۔۔۔ صرف مجھے چیک کر رہی تھی کہ میں کیا کہتا ہوں۔۔۔"

وہ ہنس دی۔۔۔"ہاں میں نے سوچا پتا کر لوں اینویں تمہارے دماغ میں کوئی کیڑا ویڑا تو نہیں گھس گیا۔۔۔"

"شکر ہے تم سے تو زیادہ ہی صاف ہے میرا دماغ۔۔۔اور ویسے بھی چاچو کی بلا چاچو کے سر۔۔۔"اس نے اپنا بائیاں ہاتھ اٹھا کر صاف انکار کیا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے لگا انزلہ نے فوراً سے پہلے سیڑھیوں کے گرد بنی ریلنگ کو پکڑ لیا تھا۔۔۔"نہیں۔۔۔"

"انزلہ۔۔ چھوڑو اسے۔۔۔" اس نے اسے کھینچتے ہوئے تنبیہ کی۔۔۔ وہ اک جانب ریلنگ کو تھامے ہوئے تھی اور دوسری جانب قاسم اسے کھینچے ہوئے تھا۔۔۔ آج اس کے بازوؤں کا سخت امتحان تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کہاناں کہ نہیں جانا۔۔" وہ ریلنگ کو مظبوطی سے پکڑے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جسے وہ مسلسل کھینچ رہا تھا۔۔ قاسم نے اسے آنکھوں سے تنبیہی کی۔۔ اس نے سرے سے ہی نظرانداز کر دیا۔۔۔ "میں کہہ رہا ہوں باز آجاؤ۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ۔۔۔" باوجود اس کے کہ اس کی گرفت ریلنگ پر ڈھیلی پڑ رہی تھی پھر بھی وہ انکار پر مصر رہی۔۔۔

"چچی۔۔۔ چچی۔۔۔" قاسم لاؤنج کی جانب گردن موڑے چلانا شروع کر چکا تھا کہ شاید وہ ڈر کر سیدھی ہو جائے مگر اس کی ہڈی ٹوٹتی ٹوٹ جاتی تھی لچکتی نہیں تھی اور اس کا نمونہ اس وقت سامنے تھا۔

"اللہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔؟ کیوں کھینچ رہے ہو اک دوسرے کو۔۔" وہ قاسم کے چیخنے پر وہاں آن پہنچی تھیں۔۔۔ تیز تیز چلنے کی وجہ سے ان کا سانس پھول گیا تھا۔۔۔

"وہ میں نے آپ کو ایک بات نہیں بتائی تھی۔۔۔" قاسم نے کہنے کے ساتھ ہی انزلہ کو دیکھا ۔۔وہ اس کو گھور رہی تھی۔۔۔

"کونسی بات۔۔؟"انہوں نے پریشانی سے کہا۔

"وہ چچی کل ناں۔۔۔"

"چلو بھئی۔۔اب تمہیں دیر نہیں ہو رہی کیا۔۔"اس کی زبان کو رکتا نہ دیکھ کر وہ ریلنگ کو چھوڑتے ہوئے اس کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔

"ہاں۔۔ہاں چلتے ہیں۔۔"اس کے چہرے سے کمینگی ہی کمینگی جھلک رہی تھی جو اس وقت انزلہ کو زہر لگ رہی تھی۔۔

"توبہ ہے۔۔تم دونوں سے تو میری توبہ۔۔۔یا خدایا۔۔دو نمونے میرے ہی گھر میں بھیجنے تھے۔۔"وہ ان دونوں کو جاتا دیکھ کر خود سے کہتی کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

وہ جھجکتے ہوئے قاسم کے ساتھ آئی تھی۔۔جیسے ہی وہ لوگ دروازے کے پاس پہنچے انزلہ نے التجائی نظروں سے قاسم کو دیکھا۔۔جسے اس نے گھورتے ہوئے انکار کر دیا اور گھر کی بیل

بجائی۔۔اسے ٹس سے مس نہ ہوتے ہوئے دیکھ کر انزلہ نے اک بار پھر بیچارہ سامنہ بنایا تھا۔۔مالی دروازہ کھولتے ہوئے اک جانب ہو کر ان کے اندر داخل ہونے کا انتظار کرنے لگا ۔۔ قاسم نے انزلہ کو چلنے کا اشارہ کیا مگر وہ تو اپنی سی شکل بنائے معافی کی طلبگار کھڑی تھی۔۔مالی کو حیرت بھری نظروں سے اپنی جانب دیکھتے پا کر قاسم انزلہ کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ آیا۔۔حارب پہلے سے ہی ان کا منتظر تھا، شاید قاسم اسے اپنے آنے سے متعلق آگاہ کر چکا تھا۔۔ قاسم نے اس کے پاس پہنچ کر انزلہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے حارب کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے مصافحہ کیا۔۔۔ایک بار پھر سے سلام میں پہل حارب نے ہی کی تھی۔۔۔ مسکراتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ۔۔کھلتے چہرے کے ساتھ۔۔انزلہ کی جانب دیکھتے ہوئے بالکل کسی اچھے میزبان کی طرح۔۔اور یہی مسکراہٹ۔۔یہی میزبانی انزلہ کو زچ کر رہی تھی۔۔اس کی جانب دیکھنے سے احتراظ برتتے ہی انزلہ نے ناچار اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

"آؤ اندر چلتے ہیں۔۔" وہ گھر کے اندرونی حصے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا مگر قاسم کی نظروں کا مرکز اس وقت وہ پھول تھے جو حارب کے لان کو خوبصورتی بخش رہے تھے۔۔

"ارے واہ یار تم نے تو آتے ساتھ ہی لان کی شان بڑھادی۔۔"سارے لان کو سرسری نظر سے گردن گھما کر دیکھتے ہوئے قاسم نے ستائشی انداز میں اسے سراہتے ہوئے قدم اک جانب لگے پھولوں کی جانب بڑھادیئے۔۔

قاسم اور حارب دونوں ہی گارڈننگ کے دلداہ تھے۔۔انزلہ کو پھول پسند تھے مگر صرف دیکھنے اور خود کے پاس رکھنے کی حد تک۔۔ان کو کیسے پروان چڑھایا جاتا ہے اسے اس سے کوئی واسطہ نہ تھا۔۔ابھی بھی اس کا بس چلتا تو ہر پودے پر سے ایک ایک پھول توڑ ہی لیتی۔۔اس کا ماننا تھا"اک پھول ہی تو ہیں جنہیں وہ اچھا لگنے پر خود کے پاس رکھ سکتی ہے۔۔"

قاسم ایک جانب لائن میں لگے مختلف اقسام کے پھولوں کی جانب بڑھ گیا۔۔حارب وہیں کھڑا رہا۔۔سی گرین شرٹ کے ساتھ وائٹ پینٹ زیب تن کئے ہوئے۔۔پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ سامنے ہی دیکھ رہا تھا جہاں قاسم اب پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے ان پھولوں کا جائزہ لے رہا تھا۔۔انزلہ بھی وہیں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

حارب نے اک نظر سامنے سے ہٹا کر آسمان کی جانب دیکھا جہاں کہیں دھوپ کی روشنی تھی تو کہیں بادلوں کا سایہ۔۔۔ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا نے موسم کو کافی خوشگوار بنایا ہوا تھا۔۔۔

"کل مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔میں سمجھی تھی قاسم وہاں بیٹھا ہوا ہے، مگر مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ ہیں۔۔"اس نے روانی میں پرا جملہ ادا کیا۔۔۔وضاحت دینا زیادہ مناسب تھا بجائے اس کہ کے ساتھ کھڑا شخص اس کی کل والی ایک حرکت پر اپنے دل میں کسی قسم کی خوش فہمی پال لیتا۔۔

"سٹرینج۔۔"وہی مسکراہٹ۔۔مگر تعجب کے اظہار کے ساتھ۔۔

انزلہ نے آئیبر و اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔اس کے لب مزید پھیلے۔۔چہرے سے شرارت مزید ٹپکی۔۔

"شیطان کی نانی۔۔اور غلط فہمی۔۔یہ بات بھی کچھ جچی نہیں۔۔"اس کا انداز بہت دوستانہ تھا۔۔

"ایکس کیوز می۔۔"اس کی تیوری مزید چڑھی۔۔

"اسم صفت بیان کر رہا ہوں۔۔کیا کوئی بری بات ہے۔۔؟"حارب نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔؟"حارب کے برعکس اس کے چہرے کے زاویے کچھ الٹے ہی تھے۔۔۔

"یہ تو تم بتاو گی ناں۔۔اب میں خود تو اپنی صفات پر روشنی ڈالتا اچھا نہیں لگتا۔۔"

"ایسی صفات پر روشنی نہ ہی ڈلے تو اچھا ہے۔۔ نظر لگ جاتی ہے۔۔"اس نے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا تھا۔

"جیسے کہ۔۔؟"وہ بھی جاننے پر بضد تھا۔۔۔

"ایک نمبر کے بھگوڑے۔۔۔"اس نے دانت پیستے مگر مسکراتے ہوئے کہا۔لحاظ کہاں رہ گیا تھا اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔"وقت پڑنے پر پیٹھ پھیر لینے والے۔۔۔مشکل وقت میں دم دبا کر بھاگ جانے والے۔۔۔

"Hope this would be enough to suffice you

اس کے لہجے کو نظرانداز کرتے ہوئے حارب نے اک قدم اس کی جانب بڑھایا"ادھر آؤ۔۔"انزلہ نے اک قدم پیچھے لیا تھا"شیطان کی نانی کی ناک لال ہو رہی ہے۔۔دکھاؤ تو۔۔"وہ اس کی لال ہوتی ناک کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی ضبط کرتے بولا تھا۔۔

"دیکھیں۔۔بہتر ہو گا آپ مجھے میرے نام سے ہی بلائیں ویسے بھی مجھے اجنبیوں کا یوں پھوپھو کا بیٹا بننا قطعی پسند نہیں۔۔۔"اس نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے سختی سے کہا۔۔۔

"مگر تمہاری تو کوئی پھوپھو ہیں ہی نہیں۔۔۔۔"وہ اتنے ہی سادہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

انزلہ نے تپ کر نظریں پھیر لیں۔۔۔

"اجنبی۔۔؟"اس نے حیرانی سے سوال کیا۔۔۔"مجھے تو تمہیں سراہنا تھا۔۔کل کتنی اچھی ایکٹنگ کی تھی تم نے۔۔۔"

اس کی بات پر انزلہ نے نظریں اس کی جانب پھیرتے ہوئے اسے قدرے حیرانی سے دیکھا۔۔۔

"مجھے نہ پہچاننے کی۔۔۔"اس کے چہرے پر ناچتی شرارت سے وہ بدمزہ ہوئی تھی اور اس نے ناگواری سے اک بار پھر منہ پھیر لیا تھا۔۔۔

"اچھا چلو آؤ تمہیں کچھ دکھاتا ہوں جس کے بعد تم شاید مجھے اجنبیوں کی کیٹگری سے نکال دو۔۔"بغیر اس کا انکار سنے۔۔بغیر اس کے لہجے کی سختی کی پرواہ کئے وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے پودوں کے پاس لے آیا تھا۔۔

"تمہارے لان میں تو بہت ورائٹی ہے بھائی۔۔مگر لگتا ہے تمہیں کلیاں زیادہ پسند ہیں۔"حارب کے پاس پہنچنے پر قاسم نے مسکراتے ہوئے ان کلیوں کو دیکھتے کہا۔۔بلا اختیار ہی حارب کی نظریں انزلہ کے چہرے کی طرف اٹھی تھیں اور بلآخر انزلہ کا مزاج بگاڑ گئی تھیں۔۔وہ ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر اک جانب لگے کالے گلاب کے پودوں کے پاس آگئی۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔۔"اسے اپنے پیچھے سے قاسم اور حارب کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"مجھے لگتا ہے تمہیں ان کلیوں کا رقبہ تھوڑا کم کر کے ان کی جگہ مزید کچھ نئے پودے لگانے چاہئیں۔۔"

"نہیں۔۔کلیاں زیادہ اچھی ہیں۔۔"اس کے یوں اچانک بولنے پر قاسم اور حارب دونوں نے اک ساتھ گردن گھماتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔یہ جملہ بول کر اس نے ان کی گفتگو میں اپنا پہلا حصہ ڈالا تھا۔۔۔

"میرا مطلب ہے اچھا لگ رہا ہے۔۔کافی محنت ہوئی ہو گی ناں اس پر۔۔"وہ اپنی خفت مٹانے کیلئے جلدی سے بولی۔

"نہیں محنت کیسی۔۔شوق ہو تو انسان محنت کو اجر سمجھ کر قبول کرتا ہے۔۔ویسے تم چاہو تو بدل سکتا ہوں شیطان کی نانی۔۔"اختتام پر ایک بار پھر اس نے شیطان کی نانی کہتے ہوئے اسے آنکھ دے ماری۔۔

انزلہ نے اس بار اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔"مجھے کیا آپ کا گھر۔۔آپ کا لان۔۔آپ کی محنت۔۔آپ کا اجر۔۔"وہ اسے تپش دلانے کیلئے بڑے اعتماد سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔مگر جواباً حارب کی نظروں نے جو جواب دیا تھا وہ الٹا اسے غصہ دلا گیا تھا۔۔وہ ان آنکھوں کی تحریر بخوبی پڑھ سکتی تھی جو اس وقت اسے باز رہنے کا کہہ

رہی تھیں۔۔ قاسم وہاں ناں ہوتا تو حارب اس کی بات کا جواب ضرور دیتا مگر انزلہ کی اچھی قسمت کہ وہ وہاں قاسم کے ساتھ آئی تھی۔

"میں گھر جا رہی ہوں۔۔" وہ پیر پٹختے بولی۔۔۔

قاسم نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے فوراً اسے یاد دہانی کروانی چاہی۔ "مگر محمود انکل سے تو ملے ہی نہیں۔۔۔"

"آپ مل لیں۔۔۔ میں گھر جا رہی ہوں۔۔۔" وہ کہتی بغیر کسی کی ناراضی کی پرواہ کئے وہاں سے چلی گئی۔۔

قاسم کی نظروں میں شرمندگی کے آثار دیکھتے ہوئے حارب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔ "چھوڑو۔۔۔ آؤ ہم اندر چلتے ہیں۔۔"

وہ محمود ہمدانی کے گھر سے اچھا خاصا موڈ خراب کروا کر آئی تھی۔۔ غصے کی زیادتی کے سبب لال ہوتے چہرے کے ساتھ وہ گھر میں داخل ہوئی اور اپنے پیچھے لاونج کا دروازہ اپنی پوری قوت سے بند کیا۔۔۔

Clubb of Quality Content!

"اوہو۔۔ کیا ہو گیا ہے انزلہ۔۔۔ ٹوٹ جائے گا وہ۔۔" کھڑکی کے پاس پردوں کو ٹھیک کرتے ہوئے فرحین بیگم نے اسے ڈپٹا۔۔

"میری بلا سے۔۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ وہ لوگ آ گئے ہیں۔۔" وہ ناراضگی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

"کون لوگ۔۔؟" وہ پردے کو اکٹھا کر کے بیلٹ لگا رہی تھیں۔

"محمود انکل اور ان کا امپورٹڈ سن۔۔۔"

"مجھے لگا تمہیں جاننے میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔"

فرحین صاحبہ نے کہنے کے بعد اس کی جانب دیکھا۔ جیسے اس کی تردید کے انتظار میں ہوں۔۔

"ٹھیک لگا ہے آپ کو۔۔ مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔ کون آتا ہے کون جاتا ہے میرا کیا کنسرن۔۔" اس نے بے اعتنائی سے کہا۔۔ "وہ تو قاسم کا بچہ۔۔ زبردستی مجھے وہاں لے گیا۔۔۔"

"کہاں۔۔؟ محمود بھائی کے گھر۔۔؟" پردوں کو بیلٹ لگانے کے بعد وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئیں۔۔پردوں کے ہٹتے ہی کمرے میں روشنی پھیل گئی تھی۔۔

"ہمم۔۔" وہ سر ہلاتے ہوئے پلٹ گئی۔

"شام میں تیار رہئے گا۔۔آج کا ڈنر محمود بھائی کے ہاں ہے۔۔۔"

انزلہ جاتے جاتے واپس سے ان کی جانب پلٹی تھی۔۔"ڈیڈ کے بغیر۔۔؟"

"آپ کے ڈیڈ رات میں واپس آ گئے تھے۔۔علی الصبح ان اک میٹنگ تھی اس لئے آپ سے مل نہیں پائے۔۔"

"نہ بھی ہوتی تو وہ تب بھی نہیں ملتے۔۔۔" اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔

"ٹھیک ہے ناں اپنا موڈ خراب نہ کریں۔۔شام میں جانا ہے محمود بھائی کے گھر۔۔"

"میں نہیں جانا چاہتی آپ لوگ چلے جائے گا۔۔۔"

"بری بات ہے انزلہ۔۔وہ لوگ اتنے وقت کے بعد پاکستان لوٹے ہیں۔۔"

"ماما پلیز۔۔مجھے نہیں جانا ناں۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انزلہ آپ کے بابا بہت غصہ ہوں گے۔۔اور میرا خیال ہے ہفتے میں اک سیشن کافی ہوتا ہے۔۔۔گھر میں روز روز کی بحث نہیں ہونی چاہئے۔۔"

"اچھا۔۔ٹھیک ہے آپ کہہ رہی ہیں صرف اس لئے۔۔"اس نے ان کے گال پر پیار کیا ۔۔انزلہ کے اتنی جلدی مان جانے پر فرحین بیگم نے پہلے حیرانی سے اور پھر خوشی سے اسے دیکھا تھا۔۔

"وقت پر تیار ہو جانا۔۔ تمہیں اپنے ڈیڈ کا پتا ہے ناں انہیں انتظار کرنا پسند نہیں۔۔"

"معذرت کے ساتھ یوں تو آپ کے شوہر کو کچھ بھی نہیں پسند۔۔"وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قاسم حارب کے پیچھے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔گھر کے اندرونی حصے میں کچھ خاص روشنی نہیں تھی۔۔کھڑکیوں کے سامنے پردے ڈلے ہوئے تھے۔۔بس اتنی روشنی تھی کہ آنے والا اندھیرے کے سبب زمین چاٹنے سے بچ سکتا تھا۔۔

"بابا گھر میں نہیں ہیں ناں اس لئے اندھیرا ہے۔۔"حارب نے آگے بڑھ کر لائٹس جلائی تھیں۔

قاسم نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور پھر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لینے لگا کہ تبھی اس کی نظر لاؤنج میں اک طرف رکھے گئے شیشے کے بک ریک پر پڑی۔۔ وہ اس کی جانب بڑھ آیا اور باری باری کتابوں کا جائزہ لینے لگا۔۔

اس دوران حارب گھر میں کام کرنے والے لڑکے کو کافی کا کہہ کر صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔۔ قاسم ابھی تک کتابوں کا جائزہ لے رہا تھا بالکل ویسے ہی جیسے کوئی انجان اناڑی چیزوں کو محض مارے کشش کے ستائش سے دیکھتا ہے۔۔

حارب ریموٹ اٹھا کر سامنے لگی سکرین آن کر چکا تھا۔۔۔

"یہ سب تمہاری ہیں۔۔؟" اس نے اک کتاب کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

"ہمم۔۔۔"

"تو تمہیں بھی کتابوں میں دلچسپی ہے۔۔" اس کے اس قدر ستائشانہ انداز پر حارب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"انزلہ کو بھی بہت دلچسپی ہے۔۔۔ اس کے پاس بھی بہت ساری کتابیں ہیں۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس کی نظر بک ریک میں رکھی اک نارنجی رنگ کی کتاب پر پڑی۔۔۔ قاسم نے اسے اٹھا لیا۔۔ "اوہ۔۔ تو یہ کتاب تمہارے پاس بھی ہے۔۔"

"ہاں۔۔ میرا فیورٹ رائٹر ہے۔۔" وہ سامنے سکرین پر نظریں جمائے اس سے کہہ رہا تھا۔۔

Clubb of Quality Content!

"سٹرینج۔۔" قاسم اس کتاب کو ہاتھ میں پکڑے اس کے پاس والے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔۔

حارب نے اس کی جانب گردن موڑتے ہوئے اک بار پھر سے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو وہ پھر سے مسکرایا۔۔ "انزلہ کا بھی یہ فیورٹ رائٹر ہے۔۔اور یہ کتاب۔۔اس کیلئے اس نے مجھے بہت خوار کیا تھا۔۔" وہ یاد آنے پر ہنسا۔۔ "کہاں۔۔ کہاں میں نے اسے نہیں ڈھونڈا۔۔ پھر اک دوست نے اک بک سٹور کا بتایا جن کے پاس پرانی کلیکشن بھی تھی۔۔تب جا کر کہیں ملی تھی۔۔" اس نے کتاب کا پہلا صفحہ کھولا یاں شاید وہ خود ہی کھل گیا تھا۔۔۔وہاں پہلے پیج پر مختلف رنگوں کے بک ٹیگس تھے جن پر کرداروں کے نام لکھے ہوئے تھے۔۔۔ "اینوٹیشن۔۔۔انزلہ بھی ایسے ہی اینوٹیٹ کرتی ہے۔۔۔"

حارب اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا وہ اسے انزلہ نامہ سنانے آیا ہے مگر اس نے خاموش رہنے کو ہی ترجیح دی۔۔۔

"تم دونوں میں بہت ساری چیزیں کامن ہیں۔۔۔" قاسم نے کتاب کو سامنے میز پر رکھ دیا۔۔۔

حارب نے اس کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔۔وہ اسی توجہ کے ساتھ سامنے سکرین پر دوڑتے رونالڈو کو دیکھتا رہا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بٹ اف آئی ول بی آنیسٹ۔۔تو ان سب کے باوجود بھی تم اسے خاص قسم کے برے لگتے ہو۔۔۔"

"آئی ول بھی آنیسٹ ٹو۔۔مجھے بھی وہ کوئی خاص اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔"ملازم کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے میں سے کپ اٹھا کر اس نے قاسم کے سامنے رکھا۔

"تمہیں وہ اچھی لگنی بھی نہیں چاہیے۔۔"قاسم نے مزاق مگر دو ٹوک انداز میں کہتے ہوئے اپنا کپ تھام لیا۔۔۔"اپنی بات پر قائم رہنا۔۔"حارب نے بھی اپنا کافی کا کپ اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔

"میں انزلہ کے حوالے سے کی گئی کمٹمنٹ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔۔اور انزلہ سے تو کبھی نہیں۔۔۔"حارب نے اسے چیلنج کیا تھا جس کا جواب قاسم نے بھی ویسے ہی مضبوط لہجے میں دیا تھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گئی اور بلا ضرورت ہی چھت کو تکنے لگی۔۔پھر جلد ہی کسی سوچ کے تحت اٹھی اور اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آکر اس نے دراز کھول کر اک اینٹیک باکس باہر نکال لیا۔۔سفید پتھر کے باکس کو ڈیکوریٹ کرنے کیلئے اس پر ہلکے ہرے رنگ کی جھالر لگائی گئی تھی۔۔انزلہ نے آہستہ سے اسے کھول کر اس میں سے بریسلٹ نکالا اور واپس

سے اس ڈبے کو دراز میں رکھتی بیڈ پر آگئی۔۔اب وہ ہاتھ پر پھیلائے اس بریسلٹ کو بہت غور سے دیکھنے لگی تھی۔۔لال رنگ کے ننھے پتھر اس کی صاف شفاف ہتھیلی پر مزید پرکشش محسوس ہو رہے تھے۔۔وہ محض پتھر تھے۔۔اتنی قیمت تو نہ تھی ان کی کہ انہیں یوں سالوں سال سنبھالا جاتا۔۔پھر آخر ایسا کیا تھا اس میں کہ اس نے اسے ابھی تک سنبھال کر رکھا تھا۔۔

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل بجا تو وہ اپنی خیالات کی دنیا سے باہر آئی۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل کی جانب رخ پھیرتے ہوئے موبائل اٹھایا اور کال اٹھاتے ہوئے فون کان سے لگالیا۔۔۔

"ہمم۔۔۔سن رہی ہوں۔۔۔"کال کرنے والے کو علیک سلیک کرنے کی اس نے کچھ خاص ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔۔۔

"میں تمہیں صبح سے کوئی پچیس بار کال کرچکا ہوں۔۔ایٹ لیسٹ بندہ کال بیک ہی کرلیتا ہے۔۔"

"اوہ یار۔۔زیادہ دماغ نہیں کھاؤ بات بتاؤ کیا ہے۔۔"

"تمہیں یاد ہے ناں آج تمہارا فوٹو شوٹ تھا۔۔۔اک سیکنڈ تم بھول تو نہیں سکتی کیوں کہ میں نے تمہیں بہت سے ٹیکسٹ بھیج کر یاد کروایا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔مگر میں بھول گئی تھی۔۔۔"اس کی نظریں ابھی تک ہاتھ میں پکڑے ہوئے بریسلٹ پر تھیں۔۔۔

"انزلہ۔۔مجھے لگتا ہے تم بریک چاہتی ہو۔۔۔"

انزلہ ہاتھ میں پکڑا بریسلٹ میز پر رکھ دیا اور اگلے ہی پل وہ سنجیدہ ہوئی۔۔"تمہیں غلط لگتا ہے۔۔۔"

"آر یو شور۔۔؟کیونکہ تم میں اب پہلے والا پیشن نہیں رہا۔۔تم اپنی ڈیڈ لائنز مس کر دیتی ہو۔۔۔اور کبھی آکر بھی تم اتنے نخرے کرنے لگی ہو۔۔۔"

"فیم کے بعد نارمل لوگ ایسے ہی کرتے ہیں۔۔نہیں۔۔؟"

"کون سا فیم۔۔کہاں کا فیم۔۔تم ابھی تک صرف لوکل برینڈز کے ساتھ کام کر رہی ہو۔۔۔میرے لاکھ سمجھانے پر بھی تم کسی انٹرنیشنل برینڈ کیلئے نہیں مانی۔۔۔"

"تم میرے باپ نہیں بنو وسیم۔۔۔"

"دیکھو انزلہ۔۔میں تمہیں پچھلے چار سال سے جانتا ہوں۔۔مانتا ہوں چار سال لمبا عرصہ نہیں ہوتا مگر اتنا کم بھی نہیں ہوتا کہ انسان کسی کو پہچان نہ پائے۔۔پہلے مجھے لگتا تھا تم یہ کام

اپنی خوشی کیلئے کر رہی ہو جیسے دوسرے لوگ کرتے ہیں مگر اب مجھے لگتا ہے کہ نہیں۔۔۔تم تو یہ کام کبھی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔"

"تم نے یہ ساری بکواس کرنے کیلئے فون کیا ہے۔۔؟"وہ اس پر بگڑی تھی۔۔۔

"نہیں یہ بتانے کیلئے کہ میں تمہارے مینجر کی پوسٹ سے ریزائن کر رہا ہوں۔۔۔"

"زبردستی کے۔۔۔"انزلہ نے بیچ میں لقمہ دیا تو اس کے منہ کے زاویے مزید بگڑے۔۔

"جو بھی کہو۔۔اور جاتے جاتے تمہارا منہ بھی میٹھا کرواتا جاؤں اس خوشخبری کے ساتھ کہ تمہیں انہوں نے بلیک لسٹ کر دیا ہے اور آئندہ کیلئے اس برینڈ نے تمہارے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔۔اب اپنی امی کی ساڑھیاں پہن کر شیشے کے سامنے ماڈلنگ کرتی رہنا۔۔"

"آجانا دونوں ساتھ مل کر کریں گے۔۔تم نے بھی تو کافی نازک مزاج پایا ہے ناں۔۔"

"ہاں جب تم جیسی عورتیں مردانہ عادات اپنائیں گی تو ہم جیسے بیچارے مردوں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑیں گے ناں۔۔"

" گھٹیا لوگوں کو ان کی اوقات دکھانے کو اگر مردانہ عادات کہتے ہیں تو تم خاصا عورت واقع ہوئے ہو۔۔۔" وہ دونوں ہی اک دوسرے پر زبانی وار کرنے سے پیچھے نہیں رہتے تھے۔۔۔

"انزلہ دیکھو اب تم پرسنل اٹیک کر رہی ہو۔۔اور یوں کسی کے جینڈر کو چیلنج کرنا بہت ہی اخلاق سے گری ہوئی بات ہوتی ہے۔۔"

"اچھا ارسطو۔۔اب فون بند کرو۔۔"

"کل کیلئے تمہارا فوٹو شوٹ ڈن کروادوں۔۔۔؟" اس ڈر سے کہیں کہ وہ فون رکھ نہ دے اس نے جلدی سے کہا تو انزلہ ہلکا سا مسکرادی۔۔

"ہاں کروادو۔۔اور ریزیگنیشن صبح تک مل جائے گا ناں۔۔؟" انزلہ کا سوال مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ فون بند کر چکا تھا۔۔انزلہ اس کا جلا بھنا چہرہ تصور کرتی ہنس دی۔۔۔

ڈریسنگ میز کے سامنے رکھے سٹول پر بیٹھے اس نے آخری ہیل کو پاؤں میں ڈالتے ہوئے اس کی سٹرپ بند کی تھی۔۔ برش اٹھا کر بالوں کو آخری بار رسمی طور پر سدھارا۔۔بلآخر عین پندرہ منٹ کے بعد وہ تیار ہو چکی تھی۔۔ گھٹنوں سے نیچے تک آتے سی سے رنگ کے فراک کے ساتھ ہائی ہیلز پہنے اس نے شیشے کے سامنے کھڑے خود پر اک آخری نظر ڈالی۔۔خود کو

شیشے میں سراہتے ہوئے کہیں زعم کی رمق جاگی تھی کہ جبھی غرور نے سر اٹھانا چاہا مگر اگلے ہی پل جذبات کی آندھی نے ماضی کو لپیٹ میں لیا تو یادوں کے پنے پلٹتے چلے گئے یوں کے دل نے کسی کی بے رخی پر آہ بھرتے ساتھ ہی اسے مات دے دی تھی اور دل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔ شیشے میں موجود خود کے عکس سے آنکھیں ملائے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری۔۔ چہرے پر وہی مسکراہٹ سجائے اس نے دل بھر کے خود کو دیکھا اور پھر سنجیدہ ہوتے ہوئے شیشے کے آگے سے ہٹتی کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ آئی۔۔

فراک کو ہاتھوں میں تھامے وہ سہج سہج کر سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ جبھی اس کی نظر اپنے کمرے سے باہر نکلتے کمال صاحب اور فرحین بیگم پر پڑی تو اس نے مسکراہٹ پیش کی بالکل ویسی جس کے بارے میں ہمیشہ سے قاسم کا خیال تھا کہ "اتنی بناوٹی مسکراہٹ پر تو اندھا بھی ٹھٹک جائے مگر جانے کیوں اچھی خاصی نظر والے لوگ نہیں ٹھٹکتے۔۔"

اسے یوں تیار ہوئے مسکراتا دیکھ کر فرحین بیگم کے دل میں اسے خود کی ہی نظر لگنے کا خدشہ ابھرا۔۔۔ وہ بلاشبہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ شاید آج وہ دل سے تیار ہوئی تھی۔۔ یا شاید بہت دنوں بعد خوش تھی۔۔

وہ بھی ان کی جانب دیکھتے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اسی دوران ہاتھ میں سے فراک کا کنارہ پھسلا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ سیڑھیوں سے پھسلتی چلی گئی۔۔اس کی چیخ نے کمال صاحب کی توجہ اپنی جانب کھینچی جو لاؤنج میں کھڑے اپنے موبائل پر مصروف تھے۔۔۔وہ سیڑھیوں کے عین سامنے زمین پر گری چیخ رہی تھی۔۔فرحین بیگم اپنا ہینڈ بیگ زمین پر پھینکتے ہی اس کی جانب بھاگی تھیں۔۔

"افف۔۔ماما میرا پاؤں۔۔میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔۔۔" وہ پاؤں کو پکڑے چیختے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

فرحین بیگم کے ہاتھ لگاتے ہی اک بار پھر سے اس کی چیخوں سے پورا گھر گونج اٹھا تھا۔۔موٹے موٹے آنسو بھی بہنے لگے تھے۔۔

کچھ ہی دیر بعد ڈاکٹر اس کے پاؤں کا معائنہ کر کے جا چکا تھا۔۔ محض اوانٹمنٹ لگانے اور کچھ دن تک زیادہ چلنے سے احتیاط برتنے کے علاوہ کوئی خاص ہدایت نہیں کی تھی۔۔فرحین بیگم اس کے پاس بیڈ پر بیٹھیں اس کے بال سہلا رہی تھیں۔۔ جبھی کمال صاحب بھی دروازے

سے اندر داخل ہوتے ہوئے اس کی جانب بڑھ آئے اور جھک کر اس کے پاؤں کا جائزہ لینے لگے۔۔

"زیادہ درد تو نہیں ہو رہا ناں آپ کو۔۔؟" انہوں نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔ انزلہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔ آنکھوں میں ابھی تک نمی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں زیادہ چوٹ نہیں آئی۔۔ آپ آرام کریں، ہمارا محمود کے گھر جانا ضروری ہے۔۔"

وہ باہر کی جانب جاتے جاتے رک گئے اور پلٹ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے اسے تنبیہی کی۔۔ "کچھ بھی چاہیئے ہو نیچے ملازمہ موجود ہیں ان سے کہہ دیجئے گا، خود کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

وہ چلے گئے تو فرحین بیگم بھی اس کے سر پر پیار کرتی اٹھ گئیں۔۔ "دیکھا۔۔"

"آپ کے ڈیڈ آپ کی پرواہ کرتے ہیں۔۔" انزلہ نے ان سے پہلے ان کا جملہ پورا کر دیا تھا۔۔ "اب جائیں اس سے پہلے چل ہاٹ ہو جائے اور کمال جلال ہو جائے۔۔۔" انزلہ نے خبردار کیا تو وہ اس کے ساتھ ہی ہنسی تھی اور پھر اس کے سر پر پیار کرنے کے بعد وہاں سے چلی آئی تھیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

"پیار کرتے ہیں۔۔۔؟اب پیار کیوں نہیں کریں گے۔۔۔آخر کو کام جو پڑ گیا ہے اب مجھ سے۔۔۔"ان کے جاتے ہی وہ خود سے بڑبڑائی تھی۔۔۔

انزلہ کے پاؤں پر چوٹ لگنے کے سبب ان لوگوں کو محمود صاحب کے گھر پہنچنے میں تھوڑی دیر ہو گئی تھی۔۔سب انہی کا انتظار کر رہے تھے۔۔لقمان صاحب کی فیملی بھی پہنچ چکی تھی۔۔وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو سبھی ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔۔رسمی علیک سلیک کے بعد محمود صاحب نے انزلہ کو نہ پا کر فوراً سے اس کا پوچھا۔۔

"بھئی ہماری بیٹی کدھر ہے۔۔؟اس کو نہیں لائے ساتھ۔۔"

لاؤنج میں بیٹھے کتنے ہی نفوس تھے جن کے کان جواب سننے کیلئے متوجہ ہوئے تھے جس میں اک لاریب بھی تھی۔۔

"دراصل وہ تو تیار تھی۔۔۔اور بہت خوشدلی سے تیار ہوئی تھی آج تو بس جب آنے کیلئے نکلے تو سیڑھیوں سے پاؤں پھسلنے کے سبب چوٹ لگوا بیٹھی۔۔۔"فرحین بیگم نے وضاحت دی۔۔۔

"کہیں زیادہ تو نہیں لگ گئی۔۔۔؟"وہ فکر مند ہوئے تھے۔

"نہیں نہیں۔۔بس آنکھیں اور دماغ زرا وہ اپنا کم ہی استعمال کرتی ہے جس کے سبب اکثر کسی نہ کسی مسئلے میں الجھی ہی ملتی ہے۔۔۔"کمال صاحب لاپرواہی سے بولے۔۔۔

"جب کہ مجھے تو اپنی عمر سے زیادہ ہی سمجھدار لگتی ہے۔۔۔"لقمان صاحب نے بڑے آرام دہ انداز میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بھائی کی بات کی تردید کردی تھی۔۔۔دو لوگ تھے جن کیلیئے انزلہ کی برائی سن کر بنا جواب دیئے رہنا مشکل تھا۔۔اول نمبر اس کے تایا کا اور دوئم تایا کے بیٹے کا تھا مگر وہ کمال صاحب کی مروت میں خاموش ہو جایا کرتا تھا لیکن لقمان صاحب کو ایسی کسی مروت کی کوئی مجبوری نہیں تھی۔۔۔

اس سے پہلے ان دونوں بھائیوں میں لفاظی جنگ چھڑتی محمود صاحب فوراً سے حارب سے مخاطب ہوئے تھے۔۔

"جاؤ حارب کھانا لگواؤ پھر ہم انزلہ بیٹی کو خود دیکھنے جائیں گے۔۔۔"

حارب ان کی بات سن کر کچن کی جانب بڑھ آگیا۔۔ملازم کو کھانا لگانے کا کہنے کے بعد وہ کچن سے نکل کر ڈائینگ روم کی جانب چلا آیا جہاں سے تھوڑے سے ہی فاصلے پر فرحین بیگم اور قاسم کھڑے ہوئے گفتگو کر رہے تھے۔۔حارب کو دیکھ کر وہ مسکرادیں اور اپنی بات کو ختم کر کے واپس لاؤنج میں چلی گئیں جبکہ قاسم حارب کی جانب بڑھ آیا۔۔

Clubb of Quality Content

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سب خیریت ہے۔۔؟"اس کے چہرے کی سنجیدگی بھانپ کر اس نے سوال کیا۔۔ قاسم بھی اک کرسی پیچھے کھینچتا ہوا اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔

"ہاں۔۔۔بس انزلہ کیلئے فکر مند ہو رہا تھا۔۔۔"

"مگر ابھی تو آنٹی نے بتایا وہ ٹھیک ہے۔۔۔"اسے قاسم کی اس قدر اس کیلئے فکر مند ہونے کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ہاں۔۔شاید میں اس کو لے کر زیادہ ہی حساس ہوں۔۔۔" قاسم نے اس کی بات کا جواب دینے سے زیادہ خود کو سمجھانے والے انداز میں کہا تھا۔۔ بات کے اختتام پر حارب کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے حارب کی جانب دیکھا جو آنکھیں سکیڑے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔یوں جیسے کوئی اندازہ لگانا چاہ رہا ہو۔۔یوں جیسے کسی نتیجے پر پہنچنا چاہ رہا ہو۔۔

"اوہ کم آن۔۔ ڈیئر از نتھنگ لائک دیٹ۔۔"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ان دونوں کے بارے میں اکثر لوگوں کو یہی غلط فہمی ہو جاتی تھی۔۔۔

"آر یو شور۔۔۔؟"وہ ابھی تک اس کے چہرے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"ہنڈرڈ پرسنٹ۔۔شک کا کوئی جواز ہی نہیں۔۔۔"حارب کے برعکس وہ اطمینان سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔"گلاس میں بچا پانی ختم کرنے کے بعد وہ اپنی نشست سے اٹھتا وہاں سے چل پڑا تو قاسم بھی اس کے پیچھے سر ہلاتا مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

وہ کمرے میں ٹیرس کے دروازے کے پاس رکھے بین بیگ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔گود میں پڑے چپس کے پیکٹ کا پیٹ چاک کیا ہوا تھا۔۔۔دوپٹہ دور پڑی کرسی پر یوں لٹک رہا تھا کہ کچھ حصہ کرسی کے بازو پر تھا اور باقی فرش پر۔۔۔وہ دوپٹہ لینے کا کچھ خاص تردد کیا بھی نہیں کرتی تھی مگر یہ کمبخت فیشن بھی بندے سے کیا کیا کروالیتا ہے۔۔۔کہیں باپردہ کے سر سے چادر اتروا دیتا ہے اور کہیں باغی کے سر پر ڈلوا دیتا ہے۔۔۔آج وہ بڑا انک سک کے تیار ہوئی تھی۔۔۔اداکاری بھی تو کرنی تھی۔۔۔یہ اسی تیاری کا کمال تھا جو آج کسی نے اس کی صلاحیتوں پر شک نہیں کیا تھا۔۔۔وہ ہاتھ میں پکڑے موبائل پر لافٹر گیگز دیکھنے کے ساتھ ساتھ چپس کے ذائقے سے بھی لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔کوئی کہہ سکتا تھا کہ اس کے چہرے پر اپنی کارگزاری کی کچھ ندامت ہو گی۔۔۔؟ ذرا سی چہرے پر نہ ندامت تھی نہ ہی شرمندگی۔۔۔ہاں فخر ضرور تھا۔۔۔لمبی شتائش زدہ سی اٹھی گردن۔۔۔اپنی کارگزاری پر خوشی سے پھیلتی چمکتی بھوری آنکھیں۔۔۔اس کی طرح اس کے قہقہے بھی خوب اڑان بھر رہے تھے۔۔۔کتنی آرام سے اس نے اک بار پھر اپنے باپ کو بیوقوف بنا دیا تھا۔۔۔

"اگر کوئی کام سیدھے طریقے سے نہ ہو تو لازم ہے اس کام کو الٹے طریقے سے کیا جائے۔۔۔"اس نے فخریہ انداز میں اپنا مقولہ دہرایا اور پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔ابھی ہنسنے کا پروگرام شاید مزید جاری رہتا مگر دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے گڑبڑانے پر مجبور کر دیا۔۔۔وہ فوراً سے جوتا پاؤں میں اڑستی بیڈ کی جانب بھاگی اور اگلے ہی لمحے گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔بھاگتے بھاگتے اس نے جوتا اتارا اور فوراً سے بیڈ پر کسی ہوائی جہاز کی طرح لینڈ کر گئی۔۔۔اک بار پھر سے دستک ہوئی۔۔۔"انزلہ ماری گئی۔۔۔"اس نے جلدی سے تکیے کو کراؤن سے لگایا اور اس کے ساتھ ٹیک لگائے لیٹ گئی۔۔۔وہ جانتی تھی قاسم اس کی چوٹ کا پتا چلتے ہی اس کا پوچھنے ضرور آئے گا۔۔۔اس نے اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے حتی الامکان سنجیدہ لہجہ لئے کہا۔۔۔"آجائیں۔۔"اور دکھی چہرے کے ساتھ بڑے اطمینان سے اس کے اندر آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

اگلے ہی پل آہستہ سے دروازہ کھلا تھا اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہستی کو دیکھ کر کچھ دیر پہلے والا اعتماد بغل میں جوتے دبا کر بھاگ نکلا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔کیسا ہے ہمارا بیٹا۔۔"وہ محمود حمدانی تھے جو اندر آتے ہی اسے دیکھ کر مسکرائے۔۔

انزلہ نے اٹھنا چاہا مگر انہوں نے اسے روکتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا۔۔"ہمیں پتا چلا ہمارے بیٹے نے اپنے پاؤں پر چوٹ لگوالی تو سوچا ہم جا کر اپنے بیٹے سے خود ہی مل آتے ہیں۔۔"

اتنے عرصے میں پہلی بار ندامت جیسی چیز کا سایہ کہیں اس کے آس پاس منڈلایا۔۔۔

"جی۔وہ بس سیڑھیوں سے پاؤں پھسل گیا۔۔" محمود صاحب کی آنکھوں سے چھلکتی محبت کو دیکھ کر اسے سارے وقت کے دوران پہلی بار شرمندگی کی آمد آمد محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

انہوں نے اس کے سر کا بوسہ لیا۔۔۔"ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"وہ مسکرا دی۔۔۔

"ویسے تو ہم اپنے بیٹے سے ناراض ہیں۔۔اتنے دن ہو گئے اور ہم سے ملنے تک نہیں آئیں۔۔"وہ اس کے پاس بیٹھتے مصنوئی خفگی لئے کہہ رہے تھے۔۔۔

انزلہ کی نظر بے ساختہ ہی ان کے ساتھ آنے والے شخص کی جانب اٹھی جو مریض سے زیادہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔۔۔اسے ان کی گفتگو میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

"وہ۔۔بس مصروف تھی تھوڑا۔۔۔"اس نے قدرے جھجھکتے ہوئے وضاحت دی۔۔

"اتنا کہ اپنے انکل سے بھی ملنے نہیں آ پائیں۔۔؟اتنا بھی وقت نہیں نکال پائیں۔۔۔؟"ان کے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ بلآخر شرمندگی نے دہلیز پر پاؤں رکھ ہی دیا۔۔۔وہ اس کو اتنی آسانی سے چھوڑتے نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

"حارب نے مجھے بتایا تھا آپ اس دن آئیں اور مجھ سے بغیر ملے ہی چلی گئیں۔۔"چلو اک اور شکوہ۔۔۔اک اور شرمندگی کے لائق عمل۔۔۔

انزلہ نے قدرے تاسف سے حارب کی جانب دیکھا۔۔"ماردی آتے ہی چغلی۔۔۔؟"

"جیسے کو تیسا۔۔"اس نے بھی ڈھٹائی سے بنا شرمندہ ہوئے انہیں نظروں سے جواب عنایت کیا تھا۔۔۔

اشاروں کی زباں ختم کرتے ہوئے وہ محمود صاحب کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔"وہ اس دن ماما کی کال آگئی تھی، سو مجھے واپس آنا پڑا۔۔۔"اس نے کہا تو اسے محسوس ہوا حارب کی نظریں اسے اس کے جھوٹ پر شرمندہ کر رہی ہیں جنہیں اگلے ہی لمحے وہ بڑی ڈھٹائی سے نظر انداز کر گئی۔۔

"ٹھیک ہے پھر اک ہی صورت آپ کو معافی ملے گی۔۔۔"وہ بھی ڈرامائی انداز میں منہ بناتے ہوئے بولے۔

انزلہ نے الجھن آمیز انداز میں ان کی جانب دیکھا، وہ ہنس دیے۔۔ "پاؤں ٹھیک ہوتے ہی آپ ہم سے ضرور ملنے آئیں گی۔۔۔؟"

وہ چہرے پر ڈھیروں اپنائیت لئے اسے امید پرور نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔اس نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلاتے وعدہ کر لیا۔۔۔"ضرور آؤں گی۔۔۔"

"چلیں میں چلتا ہوں گھر پر سبھی مہمان انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔میں تو بس اپنی بیٹی کو دیکھنے چلا آیا۔۔۔"اپنی جگہ سے اٹھنے کے بعد انہوں نے انزلہ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اک نظر حارب پر ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

محمود صاحب کے جاتے ہی وہ دھیمی چال چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔انزلہ نے پہلی بار غور کیا تھا کہ اس کی چال بے آواز تھی۔۔۔ایسی چال جو نہ آنے کا پتا دے نہ جانے کا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔انزلہ نے بھنویں اچکائیں۔۔۔"کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟"

وہ چند لمحے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتا رہا پھر انزلہ کی تیوری چڑھتے دیکھ کر اس نے کہا۔۔۔"سٹرینج۔۔۔بلکہ بہت سٹرینج۔۔۔"وہ کہنے کے ساتھ ساتھ گردن ہلا رہا تھا یوں جیسے اپنے ہی کسی خیال کی نفی کر رہا ہو۔۔۔

"اسے کہیں پتا تو نہیں چل گیا۔۔۔؟" انزلہ کے دل میں اک خدشہ ابھرا۔۔۔اس نے بھنویں سکیڑیں۔۔۔ہنوز حارب کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔۔۔

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟" وہ شاید زندگی میں پہلی بار گڑبڑائی ہو گی۔۔۔

"حیرانی ہو رہی ہے کہ شیطان کی نانی کو بھی کوئی کنٹرول کر سکتا ہے۔۔۔؟" وہ ہنسی ضبط کئے بولا۔۔۔

انزلہ کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔بل بھی قدرے واضح۔۔۔"آپ کو کیا لگتا ہے آخر آپ کیا ہیں۔۔؟"

"انسان۔۔"اس نے بڑی سہولت سے یک لفظی جواب دیا۔۔۔

"جبکہ آپ کی حرکتیں تو یہ نہیں کہتی۔۔"وہ بھی تنک کر بولی تھی۔۔۔

"اچھا کیا کہتی ہیں میری حرکتیں۔۔۔؟" حارب نے خاصی دلچسپی لئے پوچھا۔۔

"جتنی ریسرچ مجھ پر کی ہے اس سے آدھی خود پر بھی کر لیتے۔۔۔"وہ بھی تمسخرانہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"تم پر ریسرچ کرنا تو میری مجبوری تھی۔۔نہ کرتا تو پتا کیسے چلتا کہ شیطان کا آج کل ٹرینر کون ہے۔۔۔"

بلآخر انزلہ کو بھی کوئی مشکل وقت دینے والا آن پہنچا تھا۔۔۔ شیرنی کے راج کا شریک دار۔۔۔

اس کی بدتمیزی دیکھ کر انزلہ کا پارہ بڑھا تو ناک خود بخود لال ہونے لگا۔۔ اس نے غصے سے منہ پھیر لیا یوں جیسے کہہ رہی ہو۔۔"آپ کی آمد کا بڑا شکریہ اب تشریف لے جائیں۔۔" مگر اچھی میزبانی کے سبب صرف آنکھوں سے اشاروں پر ہی اکتفا کرنا پڑ رہا تھا۔۔ اس کی اس حرکت پر ضبط کرنے کی کوششوں کے باوجود بھی وہ اپنے قہقے کو روک نہیں پایا تھا۔۔۔ انزلہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ اک تو رنگت صاف تھی اس پر گلابی ہوتا ناک کچھ کشمیری سیب کا سا منظر پیش کرنے لگا تھا۔۔۔ حارب نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ناک کو چھوا۔۔۔ انزلہ نے فوراً سے اپنے ہاتھ سے اپنے ناک کو صاف کیا۔۔۔

"یہ ناک پر کچھ زیادہ میک اپ نہیں لگ گیا۔۔۔" اب کی بار وہ ہنسی کو ضبط کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے محسوس کیا کہ ناک کے ساتھ ساتھ اس کی کان کی لوئیں بھی سرخ چیری کا منظر پیش کرنے لگی تھیں۔۔۔ تو یعنی اس کا پارہ چڑھ رہا تھا۔۔۔ اس نے خود سے سوچا پھر اگلے ہی لمحے سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

"اچھا یہ بتاؤ پاؤں اب کیسا ہے۔۔؟" یہاں وہ سنجیدہ ہوا اور وہاں انزلہ کو بال اپنے کورٹ میں آتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ ہوئی ناں بات۔۔انزلہ نے فوراً دل میں سوچا اور پاؤں اس کے سامنے کر دیا۔۔

"ایسا۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر شرارت نے بھی ڈسکو ڈانس شروع کر دیا تھا۔۔۔اب مزہ آئے گا۔۔۔حارب کے کچھ نہ کہنے پر انزلہ نے اس کے آگے کئے پاؤں کو ایک بار پھر سے ہلایا۔۔۔یوں کے دیکھ بھی لو ایسا ہے۔۔۔ایسا۔۔۔

حارب دھیما سا مسکرایا، انزلہ کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا، اس سے پہلے وہ پاؤں پیچھے کرتی وہ اپنی اسی میٹھی مسکراہٹ کے ساتھ اس کا پاؤں تھام گیا۔۔۔انزلہ اس سے اس قسم کے اعلیٰ درجے کے رد عمل کی امید نہیں کر رہی تھی۔۔۔امید تو کیا اس کے وہم و گمان میں بھی ایسا خیال نہیں بھٹکا تھا۔۔۔

وہ اس کے پاؤں کو نرمی سے تھامتے ہوئے اس کا جائزہ لینے لگا۔۔۔"یہ تو بہت خوبصورت ہے۔۔"اس کی آنکھیں کچھ عجیب سا تاثر دینے لگیں۔۔۔"اگر مجھے حق ہوتا تو میرے لب ان کی تعریف میں ضرور جھکتے۔۔۔"اس نے کمال اطمینان سے خاصی بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پھر ہنسی ضبط کئے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا، وہ کرنٹ کھا کر ہتھیلیوں کے آسرے سیدھی ہوئی تھی اور فوراً اپنا پاؤں واپس کھینچ گئی۔۔۔

"معذرت کے ساتھ مگر آپ وقت کے ساتھ کافی بدتمیز اور چھچھورے ہو کر لوٹے ہیں۔۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے یہ تو اک ستائشی جملہ تھا اور چھچھورا تو تب ہوتا جب میں عملی مظاہرہ کرتا۔۔۔" اپنی بات پر انزلہ کی آنکھیں باہر آتی دیکھ کر وہ محظوظ ہوا۔۔۔انزلہ نے مزید کچھ فاصلہ کیا، باہر کی آئیٹم کا کیا بھروسہ۔۔۔

"اور اس میں بھلا بدتمیزی والی کیا بات؟۔۔تم نے خود ہی اپنا پاؤں دکھایا۔۔اب تعریف نہ کرنا تو مینرز کے خلاف ہے۔۔نہیں۔۔؟" چہرے پر کس قدر معصومیت تھی اگر جو محمود صاحب دیکھ لیتے تو غش ہی کھا لیتے۔۔۔۔

"اور یوں کسی مریض کے کمرے میں آ کر بیٹھ ہی جانا بھی ایتھکس کے خلاف ہی ہے۔۔نہیں؟" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

"معذرت کے ساتھ مگر تم نے ایتھکس کا لفظ بولا تو احساس ہوا کہ یہ تمہارے لئے تو بالکل نہیں بنا۔۔۔" وہ سہولت سے اپنی ہتھیلیاں بیڈ پر پیچھے کو ٹکاتا اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"ہاں جی ایتھکس۔۔مینرز۔۔دنیا کو آپ سے ہی تو سیکھنے چاہئیں۔۔۔؟" وہ بھنا کر بولی۔۔

"دنیا کا تو پتا نہیں مگر تمہیں سیکھا سکتا ہوں۔۔۔" حارب نے آنکھ ماری، اس کی اس قدر بے تکلفی پر حیرت سے انزلہ کی آنکھیں اک بار پھر باہر کو آئی تھیں۔۔

"آپ یہاں سے جانے کا کیا لیں گے۔۔؟" اس سے مزید ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا سو اس نے دوٹوک پوچھ ہی لیا۔

"جو بھی تم دینا چاہو۔۔۔"وہ مسکرا کر بولا۔۔۔انزلہ کا بس نہیں چل رہا تھا اسے کچھ یوں اٹھا کر پھینکے کہ وہ واپس وہاں جا کر گرے جہاں سے آیا ہے۔۔۔

"پھر کیا دینا چاہو گی۔۔۔"حارب نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔۔۔انزلہ نے مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کیا۔۔۔اسے لال انگارہ ہوتا دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے قریب آ گیا اور اس کے دوسری جانب پڑے کشن کو اٹھا کر نیچے کو جھکتے ہوئے حارب نے اس کے پاؤں کو بہت نرمی سے تھوڑا سا اوپر کیا اور پھر اس کے نیچے اس کشن کو رکھ دیا۔۔۔"یوں پاؤں رکھو گی تو درد کم ہو گا۔۔۔"

"ویسے بھی کم ہی ہو رہا تھا۔۔"وہ اور اس کی شکر گزار ہوتی۔۔؟

"ہاں درد کی مجال جو تمہیں ہو جائے۔۔۔"

انزلہ کی اک بار پھر سے لال ہوتی ناک دیکھ کر اس نے فوراً سے مصالحتی انداز میں ہاتھ اٹھا دیئے۔۔۔"اوکے۔۔اوکے۔۔وی ول ریزیوم دس آن سم ادر گڈ ڈے۔۔"حارب کہنے کے بعد باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔گیٹ کے پاس پہنچ کر اس نے اک بار پھر سے پلٹ کر انزلہ کی جانب دیکھا جو طیش میں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔وہ مسکرا دیا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔اس کے جاتے ہی انزلہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

"یااللہ ابھی اسے آئے جمعہ جمعہ چار دن بھی نہیں ہوئے ہیں اور یہ میری زبان کو مات دینے لگا ہے۔۔۔ٹف ٹائم دے گا یہ بندہ۔۔۔"اس نے خود کو باور کروایا تھا۔۔۔

حارب کے ساتھ بھرپور مقابلہ کرنے کے باوجود بھی اس کے موڈ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی اُلٹا افسردگی اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔ان لوگوں کے جاتے ہی وہ اپنے بیڈ سے اٹھ گئی۔۔پاؤں میں اٹھتی ٹیسوں کو نظرانداز کرتی وہ اپنے بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھ گئی اور سائیڈ میز کی نچلی دراز کو کھول کر اس نے اس میں سے اپنی ماں کی ڈائری باہر نکال لی۔۔ڈائری کو کھولتے ہی سب سے پہلے صفحے پر اسے اپنے ہی ہاتھ سے لکھی تحریر نظر آئی تھی۔۔۔"میرے پاس آپ کی کوئی تصویر نہیں۔۔۔آپ کی نفرت میں بابا نے سب پھنکوا دیں۔۔۔میں چاہتی تو ان میں سے کوئی تصویر چرا کر چھپا بھی سکتی تھی مگر میں نے ایسا نہیں کیا۔۔۔کیا ماں کو یاد رکھنے کیلئے اولاد کو اس کی صورت دیکھنا لازم ہوتا ہے؟۔۔۔مجھے لگتا ہے اگر میں آپ کی تصویر دیکھوں گی تو آپ کی آنکھوں میں درج تحریر مجھ سے میرا رہاسہا چین بھی چھین لے گی۔۔۔اگر کوئی پوچھے کہ مجھے ماں سے ورثے میں کیا ملا ہے۔۔؟ تو میں کہوں گی میری پاک مظلوم ماں کے ہاتھوں سے لکھی گئی میرے باپ کے ظلم کی داستان۔۔۔میری ماں کی

ڈائری۔۔۔"اس نے آہستہ سے پیج پلٹے اور جہاں پر آخری بار چھوڑا تھا وہی سے اک بار پھر سے پڑھنا شروع کر دیا۔۔

"آج دوسری بار انہوں نے میرے اوپر ہاتھ اٹھایا۔۔۔کوئی پوچھے کیسا محسوس ہوا۔۔؟ تو پتا نہیں۔۔۔بس تکلیف بہت ہوئی۔۔ساری رات اس اک تھپڑ کی گونج میرے کانوں میں گونجتی رہی۔۔۔آخری بار کی اس کی معافیاں۔۔اس کی محبتوں کے واسطے پوری رات میرے منہ پر طمانچے مارتے رہے۔۔یوں محسوس ہوا جیسے ننگے پاوں۔۔ننگے سر۔۔کسی نے تپتی ریت پر کھڑا کر دیا ہو۔۔جہاں چلوں تو بھی پاؤں جلیں رک جاؤں تو بھی۔۔"

جملے کے اختتام پر موجود الفاظ کی سیاہی کچھ پھیلی اور ان الفاظ کے نیچے موجود صفحہ سکڑا ہوا تھا۔۔گویا یہاں ان کی آنکھوں کا صبر جواب دے گیا ہو گا۔۔اس نے گمان کرتے ہوئے وہاں جہاں اس کی ماں کے آنسوؤں نے نشان چھوڑے تھے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ تبھی عین اس کی آنکھیں بھی چھلک پڑیں۔۔۔

"ماں آپ کو کسی سے مدد لینی چاہئے تھی۔۔"وہ روتے ہوئے ان سے کہنے لگی۔۔۔وہ ان کی روداد کو پڑھتے ہوئے ہر لفظ کو اپنی انگلی کی پوروں سے چھونے لگی،یوں جیسے ان الفاظ سے اپنی ماں کے لمس کو محسوس کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔

"کوئی تو ہوتا جو آپ کی مدد کر دیتا۔۔ کیا کسی کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف نہیں آیا۔۔"

وہ اس کے سوالات کے جوابات دینے کیلئے وہاں موجود نہیں تھیں مگر پھر بھی وہ ہر بار کی طرح ان کی روداد پڑھتے ہوئے یونہی سوال کیا کرتی تھی کہ شاید کسی دن وہ جواب دینے آجائیں۔۔۔ اس نے واپس سے پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔

"اک پل کو خیال آیا کہ بھائی جان کو کال کروں۔۔ مگر پھر اس خوف سے نہیں کر پائی کہ اگر آخری بار کی طرح اک بار پھر بھائی نے مصالحت کر لی میرا گھر بسانے کیلئے تو رہتا سہتا بھرم بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔ ابھی اک مہینہ بیس دن بعد اس نے دوسری بار ہاتھ اٹھایا ہے پھر شاید روز اٹھانے لگے۔۔ شاید ان کیلئے گھر بسا رہنا اس بے وقعت زندگی سے زیادہ وقعت رکھتا ہے۔۔ کتنی عجیب بات ہے ناں۔۔ مجھے یہ نہیں یاد کہ آخری بار میں کب بنا خوف کے سوئی تھی مگر یہ یاد ہے کہ کب کب اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ اس کے غصے نے۔۔ اس کے چلانے نے کب کب میرے لئے مرنے کی آرزو کے در کھول دیئے۔۔ میں روز دعا کرتی ہوں کہ میرا رب مجھے اس زندگی سے نجات دلا دے۔۔۔ بھلے کیسے بھی۔۔ حیات دے کر یاں موت دے کر۔۔۔ مجھے اس عذاب سے نکال دے۔۔ پھر سوچتی ہوں کیا موت کی آرزو کرنا اتنا آسان ہے۔۔۔؟ ہاں مرنا اس جینے سے زیادہ مشکل بھی تو نہیں۔۔۔ مجھے حرام موت

نہیں مرنا مگر مجھے حرام جینا بھی نہیں۔۔۔اس کا میرے آس پاس ہونا مجھے میدان جنگ سا محسوس ہوتا ہے جہاں کبھی بھی موت کا پروانہ آجائے۔۔مجھے اس کے پاس اپنا سانس بند ہوتا محسوس کیوں ہوتا ہے جبکہ وہ تو میرا محافظ ہے۔۔؟کل جب غصے میں ہاتھ اٹھانے کے بعد وہ میرے لئے پانی لے کر آیا تو خوف کے سبب میرے کانپتے ہاتھ اس گلاس کو تھام نہیں پائے۔۔وہ جب اپنے ہاتھوں سے پانی پلا رہا تھا تو مجھے اس پانی میں خون کے دھبے۔۔۔پھٹے ہونٹ دکھائی دے رہے تھے۔۔۔گلاس کو تھامے اس کے ہاتھ مجھے اپنا گلا دباتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔سوچتی ہوں اگر کسی دن میری بیٹی نے دیکھ لیا تو کیا بھرم رہ جائے گا۔۔؟"

ڈائری کا پیج ان کے آنسوؤں سے پورا بھیگا ہوا تھا۔۔گویا اس کی ماں یہاں سر رکھ کر بہت روئی ہو گی۔۔وہ سوچتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔عین اس کی ماں کے سوکھے ہوئے آنسوؤں کو اس کے آنسو تازہ کرنے لگے تھے۔۔اس نے ڈائری کے اوپر بازو رکھتے ہوئے اپنا سر اس کے اوپر رکھ دیا۔۔۔اس کے آنسوؤں کی شدت میں کوئی کمی نہیں آرہی تھی۔۔۔اس کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی تھیں۔۔۔اور واپس سے ماضی کے منظر اس کے سامنے لہرانے لگے تھے۔۔۔اس کے باپ کا ظلم پھر سے یاد آنے لگا تھا اور دل اک بار پھر زخمی ہونے لگا تھا۔اس کی ماں کے ساتھ یہ سب اک بار ہوا تھا اور وہ جتنی بار ان کی ڈائری کو پڑھتی تھی اتنی بار اس تکلیف کو محسوس کرتی تھی۔اس کی ماں کے دل میں اک بار خنجر پیوست کیا

گیا تھا اور اس کے دل میں یہ خنجر بار بار پیوست ہوتا تھا، حال اس پیوست شدہ خنجر کو نکالتا تھا اور ماضی کی کوئی یاد پھر سے اس خنجر کو پیوست کر دیتی تھی۔

وہ بیمار ہو اور قاسم حاضری دینے نہ پہنچے یہ ناممکنات میں سے تھا۔۔ صبح میں وہ اپنے کمرے سے باہر نکل رہی تھی جب قاسم کو سیڑھیاں چڑھتے گنگناتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب آتا دیکھ کر وہ فوراً سے چہرے پر سنجیدگیلئے سیدھا ہو گئی اور اک بازو کو خود کے ساتھ لگائے اور دوسرے کو آہستہ سے جنبش دیتے ہوئے لنگڑاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

قاسم اسے سیڑھیوں کی جانب آتا دیکھ کر رک گیا اور بغور اس کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

"قسم سے بالکل ویسے چل رہی ہو جیسے سگنل پر دو نمبر بھکاری چلتے ہیں۔۔۔" وہ بغور اس کی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

"اور تم بھی کالی گاڑی میں بیٹھا وہ بڑا سیٹھ لگ رہے ہو جو اتنی لش پش گاڑی میں بیٹھے ہونے کے باوجود بھی اک بھکاری سے بے عزتی کروا کر ہی جاتا ہے۔۔۔" وہ منہ بنا کر اسے جواب دیتی اوپری زینے پر پاؤں رکھنے ہی والی تھی وہ فوراً سے اس کی جانب لپکا۔۔۔ انزلہ کے پاس پہنچ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر اشارۃ پوچھا۔۔"کدھر۔۔"

انزلہ نے بھی زبان پر قفل لگائے ہی سر کو جنبش دیتے ہوئے نیچے کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔

"ماشاءاللہ سے دو چھٹانک کی زبان نہیں ہلائی جاتی مگر یہ دو من کا سر ضرور ہلانا آتا ہے۔۔۔"
قاسم نے سہارے کیلئے اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔۔ وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے آہستہ آہستہ سے اس کے ساتھ سیڑھیاں اترنے لگی تھی۔۔
"تم سے بھی تو چھٹانک بھر کی زبان نہیں ہلائی گئی، ہاں ڈھائی کلو کا ہاتھ ضرور ہلا ہو گیا۔۔۔"
کہنے کے ساتھ ہی اس نے اداکاری کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے قاسم پر مزید وزن بڑھا دیا۔۔۔
"اللہ۔۔۔ انزلہ کی بچی۔۔۔ اب اتنی بھی چوٹ نہیں آئی کے مجھے منو من بوجھ تلے ہی دبا دو۔۔۔ اپنا ملبہ خود اٹھاؤ۔۔۔"اس نے انزلے کے بازو کے نیچے سے اپنے کندھے کو حرکت دیتے ہوئے آرام دہ ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔
"ہا۔۔۔ یہ تو ایسے ہی ہو گیا کہ ہاتھی بولے ہائے موٹی چونٹی میرے اوپر چڑھ گئی۔۔۔"وہ استہزائیہ ہنسی۔۔۔
"ویسے تم دونوں میں زیادہ فرق نہیں ہے چونٹی کا ڈنک لڑتا ہے اور تمہاری زبان۔۔۔"وہ اپنی زبان کے برعکس اس کا ہاتھ تھامے بہت آہستہ سے اس کے ساتھ زینے اتر رہا تھا۔۔۔
"ویسے یہ چوٹ تم نے لگوائی کیسے ہے۔۔؟"بلآخر اس نے اس سے چوٹ کا بھی پوچھ ہی لیا۔۔۔

"معذرت۔۔۔ مگر تمہاری انٹر ٹینمنٹ کیلئے اب میں دوبارہ گر کر نہیں دکھا سکتی کہ لو بھئی یوں لگوائی ہے چوٹ۔۔۔"آخر سیڑھی پر پہنچ کر انزلہ نے اس کا ہاتھ آزاد کر دیا اور خود آہستہ سے لنگڑا کر چلتی ہوئی سامنے پڑے صوفے کی جانب آگئی۔۔۔

"تمہاری ہڈی میں سکون نہیں ہے ناں۔۔۔؟"وہ بھی اس کے پیچھے لپکا تھا۔۔

انزلہ نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا دی۔۔۔"ہے تو بہت بشر طیکہ بہن کو کوئی تنگ نہ کرے۔۔۔"اس نے طمانیت کا احساس لئے بڑی سہولت سے کہا۔۔۔

اس کی بات اور پھر چہرے پر ڈھیروں ڈھٹائی دیکھ کر قاسم کی آنکھیں بے یقینی کی کیفیت لئے بڑی ہوئی تھیں۔۔"انزلہ۔۔ کہیں تم نے یہ رات دعوت پر نہ جانے کیلئے تو نہیں کیا۔۔۔؟" وہ حیران تھا۔۔۔شاک میں تھا۔۔۔

"میں نے نہیں کیا۔۔۔آپ کے چچا نے زبردستی کروایا ہے۔۔۔"اک بار پھر جواب کافی سہولت سے دیا گیا تھا۔۔۔"جب آرام سے بتایا کہ دل نہیں ہے تو سمجھے کہ اپنی آواز کے زور پر مجھے دبالیں گے۔۔۔"وہ بات کے اختتام پر کمال ڈھٹائی سے ہنس دی۔۔۔

"اوہ گارڈ۔۔۔انزلہ۔۔۔"اس نے صوفے کی پشت کو چھوڑا تھا اور پھر آگے کو سیدھا ہوتے ہوئے اپنا رخ اس کی جانب کئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔"کوئی کسی کے ساتھ ضد میں آکر خود کو کیسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔؟"وہ ابھی تک حیران تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب تم مجھے شرمندہ کرنے کی ناکام کوشش ناں کرو۔۔" وہ بیزار ہوئی۔۔۔

"شرمندہ۔۔؟ میرا دل کر رہا ہے تمہیں ایک لگاؤں۔۔۔ بلکہ دس لگا کر ایک گنوں اور یوں تم پر ہی اپنے ہاتھوں کی سینچری پوری کروں۔۔۔"

اس نے منہ بنا کر قاسم کو دیکھا جس کا وہ رتی برابر بھی اثر لئے پھر سے بولنے لگا۔۔ "بہت بری بات ہے انزلہ۔۔ تم آج تک ان کی جس کسی بات سے بھی اختلاف کرتی آئی ہو میں تمہارا بچپنا سمجھ کر اسے نظرانداز کرتا آیا ہوں۔۔ مگر اب تمہیں بھی احساس ہونا چاہئے کہ تم بڑی ہو گئی ہو۔۔ اور وہ تمہارے بابا ہیں۔۔ کوئی اور بھی ہو تب بھی تمہیں خود کو نقصان پہنچانے کی بیوقوفی نہیں کرنی چاہیے۔۔"

"اس کیلئے تم اپنے چچا کو کہو کہ وہ مجھے حکم نہ دیا کریں۔۔"

"کیوں؟ کیوں نہ دیا کریں۔۔ تم ہم سب کی بھی تو مانتی ہو پھر ان کی ماننے میں کیا حرج ہے۔۔"

"آپ یہاں لیکچر دینے آئے ہیں۔۔؟" اس نے اپنی ناراضگی کا اظہار "آپ" کہہ کر کر دیا۔۔۔

"تم نے یہ سب حارب کی وجہ سے کیا ہے ناں۔۔؟ مجھے سمجھ نہیں آتی آخر تمہیں حارب سے مسئلہ کیا ہے۔۔۔اتنا اچھا سوبر انسان ہے وہ۔۔وہ جتنی تمیز کے ساتھ پیش آتا ہے تم اتنی ہی روڈ ہو جاتی ہو۔۔۔" وہ سچ میں اس کی حارب سے اس ٹسل کا سبب جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔
وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔اس سوال کا جواب چاہ رہا تھا جس کا جواب اس وقت شاید اس کے خود کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔بلآخر اس نے بات گڑھ ہی لی۔۔۔"بہت سوبر انسان ہے۔۔تم نے دیکھا تھا اس نے کس رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔سی گرین اور وائٹ۔۔؟ کسی فلم کی شوٹنگ چل رہی تھی کیا۔۔۔اتنی دھوپ میں کون ایسا رنگ پہنتا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔پہلی تو بات اس دن دھوپ نہیں بادل تھے۔۔۔اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے حارب کے پہننے سے پہلے تک تو سی گرین تمہارا فیورٹ کلر تھا۔۔"

"ہاں مگر اسے دیکھ کر میرا دل ہی خراب ہو گیا ہے۔۔۔"اس نے منہ کے تاثرات بھی ایسے ہی بنائے تھے کہ ابھی سوچ کر ہی الٹی آ گئی ہے۔۔۔

"انزلہ۔۔ویسے تمہیں کس نے کہا ہے اسے یوں مائکروسکوپ کے ساتھ دیکھو۔۔تمہیں کیا ضرورت ہے اس پر اتنی ریسرچ کرنے کی۔۔۔"

"آہ۔۔تم نے شاید اپنے دوست کی شکل نہیں دیکھی ڈھنگ سے کبھی جبھی ایسا کہہ رہے ہو۔۔اور ایک سیکنڈ۔۔تم میرے سامنے اس کی طرفداری کر رہے ہو؟آئی کانٹ بیلیو دس دو دن ہوئے نہیں ہیں کہ تم اس کی طرفداری کرنے لگے ہو۔۔جاؤ کہیں تمہاری سپورٹ کے بغیر وہ مر ہی نہ جائے۔۔"انزلہ نے اس کو شرمندہ کرنے کیلئے کہا اور وہ ہو بھی گیا تھا۔۔عجیب تھا انزلہ کبھی اس کے کہنے پر شرمندہ نہیں ہوتی تھی مگر وہ ہو جایا کرتا تھا۔۔

"انزلہ۔۔میں تو صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ کسی کیلئے خود کو نقصان پہنچانا کہاں کی عقلمندی ہے۔۔؟"

"میں پاگل ہوں جو خود کو نقصان پہنچاؤں گی۔۔خود ہی پاؤں پھسل گیا۔۔"

"اللہ کی پناہ۔۔تم کتنی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتی ہو۔۔"قاسم نے اسے شرمندہ کرنے کیلئے کہا مگر وہ الٹا اس کی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس دی۔

"اللہ تم کتنی محنت سے دماغ کی دہی کرتے ہو۔۔"وہ کہتے ہوئے قاسم کی شکل دیکھ کر ہنستی چلی گئی۔۔وہ بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگا تھا۔۔۔

"ویسے چلواب کوئی تو ہوگا جو اس زبان کو ٹکر دے گا۔۔۔"قاسم کا جملہ اور ہنسی انزلہ کے منہ کے زاویے بگاڑ گئی تھی۔۔۔

محمود صاحب کچن میں داخل ہوئے تو وہ کاونٹر کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔سامنے بلیک کافی سے بھرے مگ میں سے بھانپ اڑ رہی تھی۔۔وہ آہستہ آہستہ مگ کے کناروں پر اپنی انگلی پھیر رہا تھا جیسا وہ اکثر الجھن کے سبب کرتا تھا۔۔نظریں کچن کی ونڈو سے پار ہوتی ہوئیں لان میں لگی سفید کلیوں پر ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔سارا لان ہی منفرد پھولوں سے آراستہ تھا لیکن اگر کوئی اس سے پوچھتا کہ کیا چیز اس کے لان کو منفرد اور ستائش کے قابل بناتی ہے تو وہ کہتا "کلیاں۔۔"اور دل کہتا کسی کی ان کلیوں سے محبت۔۔۔دل نے سرگوشی سی کی اور مسکراہٹ خود بخود نمودار ہو گئی۔۔

وہ اپنے نازک شفاف ہاتھوں میں کلیوں کو تھامے ہوئے تھی۔۔آنکھوں میں اک ساتھ کتنے ہی جذبات ابھرے تھے جن میں سے کچھ اس کے حصے میں بھی آئے تھے۔۔۔اپنی آنکھیں بند کیئے ان کی مہک کو محسوس کرتی وہ کسی گلشن کی شہزادی لگی تھی۔۔۔

"یار بڑے ہی کوئی بدلحاظ آدمی ثابت ہوئے ہو تم۔۔۔اپنے لئے کافی بنالی۔۔یہ نہیں ہوا کہ گھر میں اک بوڑھا باپ بھی ہے اس کیلیئے بھی بنالو۔۔۔"وہ اس کے ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گئے۔۔۔

حارب مسکراتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا اور کیبن سے کپ نکالنے کے بعد اس نے اس میں کافی ڈالی اور پھر ان کے سامنے رکھی۔۔"یہ لیں ابا حضور آپ کا غلام حاضر۔۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔۔ کس چیز نے الجھا دیا ہے۔۔؟" انہوں نے کافی کا گھونٹ بھرا۔۔۔

"کچھ خاص نہیں بس رات کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔" اسے اپنے باپ سے کوئی جذبہ۔۔۔ کوئی بات چھپانے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ شاید اس لئے کے کبھی اس کے باپ نے بھی اس سے اپنے جذبات چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ جس سبب اسے ان کے سامنے اپنے جذبات۔۔۔۔ اپنی سوچ۔۔۔ اپنی کیفیت آشکار کرنے پر کبھی کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔ جبھی تو بلا دھڑک اپنے ہی باپ کو فیملی پلاننگ پر لیکچر دے جایا کرتا تھا۔۔۔

اس نے کچھ توقف کے بعد کہنا شروع کیا۔۔ "پتا نہیں کیوں مجھے ایسا لگا کہ اگر اس کے پاؤں پر چوٹ نہ بھی لگتی تب بھی وہ نہ آتی۔۔ یا شاید اس کے پاؤں پر چوٹ لگی ہی اس سبب ہو۔۔"

"حارب۔۔ مجھے لگتا ہے یہ دوسروں کو شک کی نگاہ سے دیکھنے والی تمہاری عادت کے سبب تمہیں اب اپنے ہی قریبی لوگوں سے بدگمانی بھی ہونے لگی ہے۔۔"

"ڈیڈ آپ کی آنکھوں پر محبت کی پٹی ہو سکتی ہے میری پر نہیں۔۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔۔ وہ شیطان کو بھی ماموں بنا آئے۔۔۔" وہ خود ہی اپنے جملے پر ہنس دیا۔۔ "جیسی وہ آفت ہے وہ چاند پر بھی لال جھنڈی باندھ آئے۔۔۔"

"بیٹے جی وقت سے پہلے ایسے دعوے اکثر انسان کو مروا دیتے ہیں۔۔اور یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ محبت کی پٹی کس کی آنکھوں پر باندھی جاتی ہے۔۔"کافی کا گھونٹ بھرنے کے بعد انہوں نے کپ واپس سلیپ پر رکھا۔۔"میرا مشورہ ہے کہ اپنے اندر کے اس جیمز بونڈ کو گھر میں نہ ہی لاؤ۔۔۔"

ان کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اپنی کرسی پر سے اپنی جیکٹ اٹھاتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔"ناہنجار اولاد۔۔۔اولاد کہاں۔۔۔؟ باپ ہے میرا۔۔۔"ناچار محمود صاحب خود سے ہی بڑابڑانے لگے تھے۔۔۔

وہ اپنا کافی کا کپ تھامے ٹیرس کی جانب بڑھی۔۔۔اک ہاتھ میں کپ کو تھامے دوسرے ہاتھ سے اس نے ٹیرس کے سلائیڈنگ ڈور کو اک جانب دھکیلا۔۔کمرے سے یک دم سورج کی روشنی میں قدم رکھنے پر آنکھیں چندھیائیں،اس نے اک ہی سیکنڈ میں ناجانے کتنی بار انہیں جھپکایا۔۔بائیں ہاتھ کو ماتھے پر رکھتے ہوئے آنکھوں پر سایہ کئے اس نے آسمان کی جانب دیکھا۔۔کہیں سے ننھی سی بونداس کی گال پر آکر پھسلی تو ناجانے کتنی ہی دیر وہ آنکھیں بند کئے اس کو محسوس کرتی چلی گئی۔۔

پھر کسی شرارت کے تحت اس نے دائیں جانب بنے گھر کے لان میں جھانکا۔۔تائی اماں صبح کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں اور قدرے پرسکون بھی تھیں۔۔انزلہ نے اپنا کپ ٹیرس پر رکھا اور جلدی سے چھت کے اک کونے میں پڑے مٹی کے پیالے کو اٹھایا جس میں پرندوں کیلئے باجرہ ڈالا ہوا تھا۔۔۔ویسے بھی اس گھر کے مکین آ گئے تھے اب وہاں کی خاموشی کو زیر کرنے کیلئے پرندوں کی چہچہاہٹ کی ضرورت نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی شیطانی مسکراہٹ تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔اس نے اپنے اور تایا کے گھر کی مشترکہ دیوار کے پاس پہنچ کر اس کے اوپر اس پیالے کو رکھ دیا اور پھر اپنا کافی کا کپ اٹھاتی وہاں سے دور ہٹ گئی۔۔۔کچھ ہی پل میں کبوتروں کی گٹر گوں شروع ہو چکی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اک ساتھ کتنے ہی کبوتر دانہ چننے پہنچ چکے تھے۔۔

"آؤ۔۔۔آؤ۔۔۔شاباش۔۔شاباش اپنا دانہ چنو اور میری تائی کو دعا دو۔۔"وہ ہنستے ہوئے ہاتھ کے ساتھ ساتھ انہیں اشارہ بھی کرنے لگی۔۔وہ ابھی اس منظر سے مزید لطف اندوز ہوتی مگر اس کا موبائل بجنے لگا۔۔

اس نے اپنے پجامہ کی سائیڈ پاکٹ میں سے موبائل نکال کر کال اٹھائی۔۔

"کدھر ہو تم۔۔۔"بغیر علیک سلیک کے وہ مدعے پر آیا تھا۔۔

"گھر پر۔۔"وہ واپس کمرے میں آ گئی۔۔

"گھر پر۔۔۔؟ تم گھر پر ہو۔۔؟"

"کیوں نہیں ہونا چاہئے تھا کیا۔۔؟" آہستہ سے چلتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل کے پاس پہنچ کر اپنا کپ اس پر رکھ دیا۔

"انزلہ۔۔۔ تمہارا آدھے گھنٹے بعد فوٹو شوٹ ہے۔۔" کہنے کے بعد اس نے انزلہ کے جواب کا انتظار کیا۔۔۔ دوسری جانب سے ابھرتی خاموشی کے بعد وہ پھر سے بولا۔۔ "ڈونٹ ٹیل می کہ تم آج بھی نہیں آنے والی۔۔۔"

وسیم کے یاد دلانے پر اسے اپنے فوٹو شوٹ کا یاد آیا تھا۔۔۔ اگر ابھی اس کے سامنے مان لیتی کے وہ بھول چکی تھی تو وہ بنا بریک لگائے مستقبل کے اس کے اس شعبہ کو چھوڑ دینے کی پیشن گوئیاں شروع کر چکا ہوتا۔۔۔ وہ فوراً سے سنبھلی۔۔۔ "اوہ۔۔ واہ۔۔ تم کتنے سمجھدار ہو ناں۔۔ تمہاری اس سمجھداری پر میری دو نیکیاں تمہارے پر۔۔"

"مجھے نہیں ضرورت تمہاری نیکیوں کی۔۔ اللہ کا شکر ہے ایمان بھی سلامت ہے اور ہاتھ پیر بھی، اپنی نیکیاں میں خود کما لوں گا۔۔۔ ہاں اگر تم نہ آئی تو میں ضرور تمہیں لینے آ جاؤں گا۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔ مجھے نہیں یاد پڑتا میں نے تمہیں کبھی اپنے گھر کا ایڈریس دیا ہے۔۔"

"اوہ کم آن انزلہ۔۔۔ تمہیں لگتا ہے آج کل کے وقت میں کسی کے گھر کا ایڈریس معلوم کرنا مشکل کام ہے، اور وہ بھی وہاں جہاں ہم اک ہی سرکل شئیر کرتے ہوں۔۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔" اسے ابھی تک اس کی باتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

"چلو ایسا کرو پندرہ منٹ میں تم تیار ہو جاو، میں تمہیں لینے آتا ہوں۔ ٹھیک ہے۔۔ پندرہ منٹ کافی ہوں گے ناں۔۔؟" وہ اسے گھیر چکا تھا۔

"نہیں۔۔ اگر تم گھر آئے تو یاد رکھنا فرام دی ویری سیم مومنٹ آر ویز ول بی سیپریٹڈ۔۔۔ ناو اٹس یور چوائس۔" اس نے اک اک لفظ پر زور دیتے ہوئے اسے تنبیہی کی۔۔

"اوکے۔۔ میں تمہارے گھر نہیں آتا مگر تم شوٹ پر آرہی ہو۔۔۔ ڈیل۔۔؟"

"یہ تو میں تمہیں مل کر بتاؤں گی۔۔" اس نے اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔

"آپ بتائیں تو ہم جاننے کیلئے تیار ہیں۔۔" وہ اتنا وقت ساتھ کام کرنے کے بعد اس کی دکھتی رگ کا حساب لگا ہی چکا تھا۔۔۔

"کیا۔۔ کیا فضول بول رہے ہو۔۔؟"

"فضول۔۔ اب تم ہماری محبت کو فضول کہو گی۔۔؟" وہ اپنی ہنسی ضبط کئے کہہ رہا تھا۔۔

"مسٹر وسیم اب آپ تیار رہیئے گا۔۔۔"

"ہم تو تیار ہیں مس انزلہ۔۔آپ ایک دفعہ آئیں تو سہی۔۔"اس کی آواز میں شوخی ہی شوخی تھی۔۔

"بچو تم خیر مناؤ کہ تم میری ایکس دوست کے منگیتر ہو اور اب مجھے آنے دو۔۔نانی نہ یاد آئی تو کہنا۔۔"اس نے کہہ کر فون کاٹ دیا اور خود تیار ہونے کیلئے آگے بڑھ ہی رہی تھی جب سیماب دروازے پر ناک کرنے کے بعد بنا اس کی اجازت لئے اندر آ گئی۔۔۔

"اُفف۔۔۔انزلہ باجی آپ کب سدھریں گی۔۔؟"اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"اوہو خیر تو ہے۔۔آج صبح صبح اپنے صاحب جی کی زبان۔۔۔؟"وہ ہر خیر کے کام میں اپنے باپ کا ذکر کرنا نہیں بھولتی تھی، کہاں بھی کر ہی گئی۔۔۔

"اُفف ہو۔۔۔آگے سے تو ہٹیں۔۔مجھے وہ باجرے والا پیالا اٹھانا ہے۔۔"

"کیوں۔۔کیوں۔۔۔؟ کیا تائی اماں سکون میں آ گئیں۔۔؟"

"سکون۔۔؟ مہا سکون کہیں۔۔۔ویسے ناں اللہ کی پناہ بہت ہی کوئی بھائی تیکھی زبان کی ہیں۔۔میرے تو کانوں سے دھواں نکل آتا ہے۔۔جانے انکل جی کیسے برداشت کرتے ہیں۔۔"

"لگتا ہے تایا ابا نے ٹرکوں کے پیچھے لکھے جانے والے جملے کو زیادہ ہی سیریس لے لیا ہے۔۔۔ پاس کریاں برداشت کر۔۔۔" انزلہ نے کہا اور دونوں اک ساتھ قہقہ لگا اٹھی تھیں۔

اس کا فوٹو شوٹ اچھا رہا تھا۔۔ وہ اور وسیم فوٹو شوٹ کے بعد کافی پارلر چلے آئے تھے۔۔ کافی پارلر کا ماحول کافی پرسکون سا تھا۔۔ اس وقت رش بھی قدرے کم تھا۔۔ جو چند ایک موجود بھی تھے وہ بہت دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے یوں کے مکھیوں کی طرح بھن بھن نہیں ہو رہی تھے۔۔

"آج کی کافی تمہاری طرف سے۔۔" انزلہ نے موبائل کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"شرم نہیں آتی۔۔ اپنے سب آرڈینیٹ سے ٹریٹ لیتے ہوئے۔۔؟"

"آتی ہے ناں مگر اتنی ہی جتنی اس سب آرڈینیٹ کو دھمکیاں دیتے وقت آئی تھی۔۔"

"یہ زبان سپیشل آرڈر پر تیار کروائی ہے۔۔؟"

"زبان ہی نہیں دماغ بھی سپیشل آرڈر پر تیار ہوا ہے۔۔" اس نے آنکھ ماری ساتھ ہی وسیم کو خطرے کی بو آئی تھی۔۔ اس سے پہلے وہ مکمل طور پر غور کرتا، اس کا فون بجنے لگا اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔

اگر وہ اس وقت انزلہ کے چہرے پر ابھرنے والی مسکراہٹ دیکھ لیتا تو بنا دیر کئے اس کی کاروائی کو سمجھ جاتا۔۔ وہ آہستہ آہستہ گنگنانے لگی تھی۔۔ اسی اثناء میں ویٹر نے اسے کافی بھی سرو کردی۔۔ وہ بڑے مزے سے سپ لیتے ہوئے اس کا انتظار کرنے لگی۔۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے ناں۔۔؟" اس کو اڑے اڑے چہرے سے اپنی جانب آتا دیکھ کر انزلہ نے حتلامکان چہرے پر فکر مندی کی چادر اوڑھی۔۔ "ارے کیا ہوا۔۔؟ ازا یوری تھنگ فائن۔۔؟"

"پتا نہیں یار۔۔ مز کا فون تھا۔۔ اینڈ شی واز ناٹ ساونڈ گڈ۔۔" وہ گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"لگ رہا ہے۔۔" وہ پریشانی سے کہتا ہوا بات کو ادھورا چھوڑ گیا۔۔

"کیا لگ رہا ہے۔۔۔؟" انزلہ نے ہمدردی سے پوچھا۔ "اسے کہیں تمہارے افئیر کا تو نہیں پتا چل گیا۔۔" اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔

"میں نے تو ابھی کوئی افئیر چلایا بھی نہیں ہے۔۔" سامنے سے جواب اس سے بھی زیادہ معصومیت سے آیا تھا۔۔ "آئی ہیو ٹو گو۔۔" اپنی ساری چیزیں سمیٹتے ہوئے وہ تیز تیز کہہ رہا تھا۔۔

"اوکے۔۔" انزلہ نے اپنی کافی اٹھا کر لبوں سے لگالی۔۔۔

وسیم نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔ "اٹھو۔۔ تمہیں گھر بھی تو چھوڑنا ہے۔۔"

"آپ اپنے مسئلے پر غور فرمائیں۔۔ہم اپنے دیکھ لیں گے۔۔"

"تم کیسے جاؤ گی۔۔؟"

"پہلے تم چھوڑنے جاتے ہو۔۔۔؟ جاؤ جا کر اپنی گرل فرینڈ کو دیکھو۔۔۔آئی کین مینج بائے مائی سیلف۔۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے اپنی کرسی کا رخ اس سے پھیرتے ہوئے باہر کی جانب موڑ لیا۔۔تاریخ گواہ تھی جب جب ایسی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا سامنے والے کے ستارے گردش میں آئے تھے۔۔

آج اس کا موڈ بہت اچھا تھا۔۔جو کاروائی وہ ڈال آئی تھی اس کے کافی مثبت اثرات نظر آرہے تھے۔۔وہ جیسے ہی اپنے گھر کے سامنے رکشے سے اتری اسے حارب بھی اپنے گھر کے سامنے ہی کھڑا دکھائی دیا۔۔۔انزلہ کو اترتے دیکھ کر اس نے بھنویں سکیڑیں۔۔یوں جیسے اس کی حرکتوں پر تشویش ہو رہی ہو۔۔خود کو یوں مائیکروسکوپ کے حصار میں محسوس کرتے ہوئے اس نے غیر مطمئن انداز میں اپنے بیگ کی سٹرپ کو تھاما۔۔وہ ابھی بھی بھنویں سکیڑے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔انزلہ جبراً مسکرائی اور جلدی سے گھر کے اندر داخل ہو گئی۔۔گھر پہنچ کر وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ یک دم رک کر اس نے نچلی سیڑھی کے پاس کھڑی سیماب کو دیکھا۔۔۔جو ہاتھ میں پکڑے

کپڑے سے ڈسٹنگ کر رہی تھی۔۔انزہ کے مڑ کر دیکھنے پر وہ رک گئی اور چہرے پر حیرانی لئے مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

"کیا خیال ہے۔۔ہو جائے پھر کچھ فنکاری۔۔؟"انزلہ کو اپنے فیشل ایکسپریشن پر کمال مہارت تھی۔۔اس نے اپنی دائیں جانب کے آئیبرو کو اک ساتھ جلدی جلدی دو بار حرکت دی اور پھر دائیں جانب والے آئیبرو کو اتنا اٹھایا کہ بالکل کارٹون کیر کٹر لگنے لگی۔۔

سیماب بھاگ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس تک پہنچی تھی۔۔"آپ آج بہت خوش ہیں ناں۔۔؟ مگر کیوں۔۔؟"

"لو بھلا خوش ہونے پر بھی اب دلائل دینے پڑیں گے۔۔اب مسکرانے پر بھی جراح ہو گی۔۔"وہ واپس سے اپنے کمرے کی جانب رخ پھیرتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"ہاں اوروں کیلئے تو نہیں۔۔ مگر جن کی مسکراہٹ لیپ ائیر ہوا نہیں دوسروں کو کانفیڈینس میں لینا چاہیئے۔۔"وہ بھی انزلہ کے پیچھے ہی آئی تھی۔

"بتائیں ناں۔۔قسم لے لیں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔"

"پہلے تو وہ ساری کتابیں لے کر آؤ لاریب کے ہاں سے جن کی تم اسے مخبری کرتی رہی ہو۔۔"انزلہ نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔۔وہ دروازے کو ہی منہ چڑاتے ہوئے واپس پلٹی ہی تھی کہ انزلہ نے فوراً سے دروازہ کھول کر اس کے پیچھے سے آواز لگائی۔

"اور ہاں وہاں ڈیرہ نہ لگا لینا۔۔ جلدی سے آکر سارا سامان تیار کرو میں بس کپڑے چینج کر کے آئی۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اک بار وہ پھر سے دروازہ بند کر چکی تھی۔۔ سیماب سر ہلاتی سیڑھیاں اتر گئی۔

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی شکر کا کلمہ پڑھا تھا۔۔۔ لاریب وہاں نہیں تھی اب وہ جلدی سے خود کو سونپا گیا کام کر کے گھر بھاگ سکتی تھی آخر کو گھر جا کر انزلہ کی کارستانیوں میں اس کا ہاتھ بھی تو بٹانا تھا۔۔۔ وہ لاریب کے کمرے سے چپکے سے کتابیں اٹھا کر نکل رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی کتابیں اٹھائے وہ آہستہ سے بنا چاپ پیدا کئے دروازہ بند کر کے مڑی عین سر پر کھڑی لاریب سے ٹکرا گئی۔۔۔ ہاتھ میں پکڑی ساری کی ساری کتابیں زمین بوس ہو گئیں۔۔۔ سیماب نے چور نظروں سے لاریب کو دیکھا۔۔۔

"تم کیا کر رہی تھی میرے کمرے میں۔۔؟" وہ ماتھے پر تیوری لئے کمر پر ہاتھ رکھتی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"ڈی ایس پی انزلہ نے چوری شدہ مال برآمد کرنے بھیجا ہے۔۔" وہ جھکتے ہوئے کتابیں اٹھانے لگی تھی۔۔ جبھی سامنے پڑی کتاب کی حالت دیکھتے ہوئے اس نے لاریب کو ناراضی سے دیکھا۔

"آپ کی وجہ سے ان کی کتاب پھٹ گئی ہے۔۔اللہ۔۔انزلہ باجی مجھے نہیں چھوڑیں گی۔۔۔"وہ رونی صورت بنائے ہاتھ میں پکڑی کتاب کو پیار کرنے لگی۔

"بہت اچھی بات ہے چھوڑنا بھی نہیں چاہیئے۔۔ تمہیں پتا ہے یہ ان کی فیورٹ بک تھی۔۔تم تو گئی بیٹا۔۔"لاریب نے بڑے مزے سے اس پر آنے والی آفت کا پتا دیتے ہوئے اسے خوفزدہ کیا۔۔۔

"اگر مجھے کچھ ہوا ناں تو آپ بھی بھول جائیں کہ میں آئندہ انزلہ باجی کے آرڈرز کی مخبری کروں گی۔۔۔"اس گھر میں سبھی شیر تھے۔۔۔کوئی کسی سے پیچھے رہ جائے ۔۔۔؟ناممکن۔۔۔

لاریب جو سینے پر بازو باندھے اسے گھور رہی تھی اپنے بازوؤں کو آزاد کرتے ہوئے اس کے قریب آئی اور چہرے پر بھی کچھ نرمی لائی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔نرمی لانی پڑی تھی۔۔۔۔کسی ہمدردی کے تحت نہیں آنے والے آرڈرز کے ہاتھ سے نکل جانے کے سبب۔۔۔

"اچھا رو نہیں زیادہ۔۔اک آئیڈیا ہے میرے پاس۔۔۔"اس نے سیماب کو تسلی دی۔۔۔" تم خاموشی سے جا کر اس کتاب کو دوسری کتابوں کے بیچ میں رکھ دینا۔۔۔انہیں نہیں پتا چلے گا۔۔۔"

"وہ انزلہ باجی ہیں۔۔۔انہیں اپنی کتابوں کے بارے میں ہر چیز یاد ہوتی ہے۔۔۔کس کتاب کے کون سے پیج پر کتنی بار انہوں نے پین سے مارک کیا تھا سب۔۔۔اور آپ کو لگتا ہے یہ جو نئی کتاب آپ کی وجہ سے پھٹ گئی ہے وہ سمجھیں گی کہ یہ ان سے ہی پھٹی تھی۔۔۔؟"اس نے لاریب کی بھونڈی تجویز پر رد عمل بھی ویسا ہی دیا۔۔۔

لاریب نے اس کے دماغ پر چت لگائی۔۔۔"بدھو۔۔۔وہ دیکھیں گی تو انہیں پتا چلے گا۔۔۔وہ آج کل کچھ نہیں پڑھ رہیں۔۔۔میں کہہ رہی ہوں نا بس کتابوں کے بیچ رکھ دینا۔۔۔"

سیماب اس کی بات سن کر آگے بڑھنے لگی جب لاریب اسے رکنے کا اشارہ کرتی ہوئی اپنے کمرے میں غائب ہو گئی۔۔۔وہ وہیں ہاتھ میں کتابوں کا ڈھیر تھامے اس کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔چند ہی پلوں کے بعد لاریب ہاتھ میں اک کاغذ اور پین تھامے واپس آئی تھی اور اس نے سیماب کے سامنے کیا۔۔۔

"چلو سائین کرو۔۔۔"لاریب نے کاغذ کو کھولتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پکڑی کتابوں کے اوپر پھیلا دیا۔۔۔

وہ کاغذ ریکوری ڈاکیومنٹ تھا اس بات کا ثبوت کہ سیماب اس کے پاس سے وہ کتابیں لے جا چکی ہے۔۔۔یہ غیر قانونی کام کی قانونی کاروائی بھی لاریب کی ہی ایجاد تھی جو کہ اس نے آخری بار انزلہ کی کتابوں کے گم ہو جانے کے بعد اپنی اور سیماب کے اک دوسرے پر الزام

تراشی کے بعد ہی ترتیب دی تھی۔۔۔کیونکہ ان دونوں میں سے کوئی بھی یہ ماننے کو تیار نہیں تھا کہ کتابیں اس کی کوتاہی سے آگے پیچھے ہوئی ہیں۔۔۔۔

سیماب نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پین لیتے ہوئے ہر کتاب جو وہ لے کر جا رہی تھی اس کے سامنے دستخط کر دئے۔۔۔اس کے دستخط کرنے کے بعد لاریب نے اس کے ہاتھوں میں پکڑی کتابوں کو گنا تھا اور پھر بلآخر اسے وہاں سے جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔سیماب اسے ناراض نظروں سے دیکھتی وہاں سے چل دی۔۔۔

بلآخر اس کی آدھے گھنٹے کی محنت کے بعد شاہی ٹکڑے تیار تھے۔۔وہ بہت ہی احتیاط سے شاہی ٹکڑوں کی ٹرے کو پکڑے فریج کی جانب بڑھی اور اس نے آہستہ سے فیرز کا دروازہ کھول کر بہت ہی احتیاط کے ساتھ ٹرے کو اندر رکھ دیا۔۔ٹرے اندر رکھنے کے بعد وہ سامنے پڑی اپنی ایجاد کو دیکھ کر مسکرائی۔۔

"ایک دن تم۔۔۔ہاں تم سب میرے ریسٹورینٹ کی سپیشلیٹیز میں آؤ گے۔۔" مسکرا کر کہنے کے بعد اس نے فریز کا دراوزہ بند کر دیا۔۔

وہ جیسے ہی مڑی سیماب ہاتھ میں فون تھامے اس کے پیچھے کھڑی تھی۔۔

"اُفف۔۔انزلہ باجی اب اس کچن کو سمیٹے گا کون۔۔۔؟"

"گستاخی معاف۔۔۔اس بکھیڑے کی قسمت میں ملکہ عالیہ بنام کمال محل سیماب ظہیر صاحبہ کے ہاتھوں کا شرف لکھا ہوا ہے۔۔۔۔اب اگر آپ کی طبیعت پر گراں نہ گزرے تو راستہ دے دیں، ہم اپنے کمرے میں جا کر آرام فرمالیں۔۔"انزلہ نے اس کو گھور کر کہا۔۔

"توبہ۔۔استغفار۔۔۔میرے ابا کا نام رمیز ہے۔۔اور آپ کی اردو سن کر مجھے پتا چل گیا ہے میں پوری محنت سے اردو میں فیل ہونے والی ہوں۔۔"اس نے اک جانب ہو کر راستہ دیا۔۔"اور ہاں یہ آپ کا موبائل۔۔۔کل ہی قاسم بھائی نے آپ کو ٹھیک کروا کر دیا ہے۔۔۔ترس آتا ہے ویسے مجھے اس بیچارے پر۔۔کسی دن یونہی چیخ چیخ کر اس کا گلہ بیٹھ جانا ہے۔۔۔"اس نے کہتے ساتھ ہی انزلہ کی جانب فون بڑھا دیا۔۔اس سے پہلے انزلہ اس کی آنکھوں کے مٹکانے پر دو تعریف کے لفظ بولتی موبائل پھر سے بجنے لگا تھا۔۔وہ کال اٹھاتی وہاں سے باہر نکل آئی۔۔۔کال اٹھانے کے بعد اس نے موبائل کو کان کے ساتھ لگایا۔۔

"انزلہ۔۔یو۔۔بیپ۔۔بیپ۔۔۔"

انزلہ کے چہرے پر اک بار پھر سے شیطانی مسکراہٹ در آئی۔۔۔

"کیا۔۔؟آواز نہیں آرہی۔۔کیا کہہ رہے ہو۔۔اچھا دروازہ کھولوں تم مجھے لینے آرہے ہو۔۔؟"اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگیں لمبی کرتے میز پر رکھ دیں۔۔۔

"تم۔۔۔میں نے صرف مزاق کیا تھا۔۔۔"دوسری جانب سے اس کی بے بس آواز ابھری تھی۔۔۔

"واہ تم کرو تو مزاق۔۔ہم کریں تو بریک اپ۔۔"اس نے اک بازو اپنے سر کے پیچھے رکھ لیا۔

"تمہیں کیسے پتا ہمارا بریک اپ ہو گیا ہے۔۔۔"وہ حیرانی کے زیرِ اثر چیخ اٹھا تھا۔۔۔

"سٹیٹس دیکھا ہے۔۔۔بیچاری کافی دکھی لگ رہی تھی۔۔وہ کیا گانا تھا بھلا۔۔"انزلہ نے یاد کرنے کی اداکاری کی۔۔"ہاں یاد آیا۔۔سانوں ساڈا چن موڑ دے۔۔"اس کا قہقہ فلک شگاف تھا۔۔

"انزلہ تم نے اس کو جھوٹی ریکارڈنگ بھیج کر ہم میں لڑائی ڈلوائی ہے۔۔اور جھوٹ بولنے کا کتنا گناہ ہوتا ہے جانتی ہو ناں۔۔۔"

"اوہ۔۔اور افئیر چلانے پر جو تمہارے نیکیوں کے محل تعمیر ہوئے ہیں ان میں سے اک اس کے نام لگوا دو ناں کیا پتا وہ مان جائے۔۔"وہ اس کو جواب دیتی سیدھی ہو بیٹھی۔

"انزلہ۔۔تم جانتی ہو تم نے مینیو پولیٹ کیا ہے۔۔۔"اس کا پارہ اک بار پھر چڑھا تھا۔۔۔

"بالکل نہیں۔۔اتنی جلدی بھول گئے۔۔آج ہی تو تم نے کال پر محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔"

وسیم کا دل چاہ رہا تھا وہ چلو بھر پانی میں ڈبکی لگا لے۔۔ جانے کیا سوچ کر اس نے انزلہ کے ساتھ حساب برابر کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اسے چڑانے کیلئے کال پر ایسی باتیں کی تھیں۔۔۔

"یار پلیز۔۔۔اس سے بات کرو ناں۔۔ میرے گھر پر تو انگیجمنٹ کی تیاریاں بھی شروع ہو چکی ہیں۔۔ میں کیا کہوں گا گھر والوں کو۔۔۔"

"یہی کہ ابا اصلی والی کو نکلی والے افئیر کا پتا چل گیا ہے۔۔ امم۔۔۔ یاں پھر یہ کہ ابا گھر والی کو باہر والی کا پتا چل گیا ہے۔۔" وہ ہنستے ہوئے صوفے پر سے اٹھ گئی۔۔ "اب دیکھ لو جو بھی تم اپنے ڈکٹیٹر ابا سے کہہ سکو۔۔" وہ اس کی کسی التجا کو خاطر میں نہیں لائی تھی۔

"پلیز۔۔ انزلہ۔۔ پلیز۔۔ دیکھو اب تم اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ ایسے کرو گی۔۔۔" وہ عنقریب رو دینے کو تھا۔

"قیمت۔۔؟" وہ کھڑکی سے باہر لان میں دیکھنے لگی۔۔۔

"جو تم کہو۔۔۔ جو بھی تم کہو۔۔" اس نے فوراً سے کہا۔۔۔

"کیا تمہارے پاس میرے گھر کا ایڈریس ہے۔۔؟" انزلہ نے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔"

"اچھا چلو قیمت میں بعد میں بتاؤں گی۔۔۔ ابھی مجھے کچھ سوچنے دو۔۔" جیسے ہی انزلہ فون بند کرتے ہوئے مڑی تھی اس نے لاریب کو عین اپنے پیچھے کھڑا پایا۔۔

Clubb of Quality Content

"کس سے بات کر رہی تھیں۔۔۔"

کسی سے نہیں۔۔ تم بتاؤ خیریت۔۔؟" انزلہ کہتے ہوئے لاونج کے سیٹنگ ایریا کی جانب چلی آئی اور اپنا موبائل میز پر رکھنے کے بعد سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"ویسے ناں مجھے آپ کی یہ بات بہت ہی بری لگتی ہے۔۔ جب بھی آؤ یہی پوچھتی ہیں کیوں آئی ہو۔۔"

اس نے منہ بنایا۔۔۔

"فریج میں پڑے ہیں۔۔ اور راستہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا۔۔" انزلہ جانتی تھی ابھی سیماب جب وہاں کتابیں لینے گئی ہو گی تو اسے ضرور بتا کر آئی ہو گی کہ وہ شاہی ٹکڑے بنا رہی ہے ۔۔ جبھی تو وہ کچھ ہی دیر بعد آن پہنچی تھی۔۔۔ لاریب بنا شرمندہ ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئی، انزلہ نے صوفے کی پشت سے سر ٹیکتے ہوئے آنکھیں بند کر لی تھیں۔۔

"ویسے آپ دعوت پر کیوں نہیں آئیں۔۔۔؟" کچھ ہی لمحوں کے بعد اک بار پھر سے لاریب کی آواز اس کے پاس گونجی تھی۔۔ انزلہ نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا، وہ اک پلیٹ میں شاہی ٹکڑے ڈالے اس کی جانب چلی آ رہی تھی اور پھر اس کے پاس والے صوفے پر دراز ہو گئی۔۔

اس کی جانچتی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے انزلہ نے فوراً سے پہلو بدل کر اپنی ٹانگ کو سیدھا کیا تھا یوں کہ ابھی بھی درد ہے۔۔"میرے پاؤں میں موچ آگئی تھی۔۔"

"اچھا لگ تو ٹھیک رہا ہے۔۔"لاریب نے اس کے پاؤں کو بغور دیکھا۔

"ہاں تو۔۔؟موچ آئی تھی ہو گئی ٹھیک۔۔اب کیا ساری عمر لنگڑا کر چلتی رہتی۔۔۔"وہ برا ہی منا گئی۔

"ہمم یہ بھی ہے۔۔ویسے آپ نے مس کر دیا۔۔پتا ہے اتنا مزح آیا۔۔افف حارب بھائی کا سینس آف ہیومر۔۔۔میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔۔"وہ بریڈ کے بھرے چمچے کو منہ میں رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"اچھا ہوا نہیں بتا سکتی۔۔ویسے بھی مجھے حارب نامہ سننے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"انزلہ باجی۔۔آپ نے محسوس کیا ہے آپ آج کل گرم توے کی طرح رہنے لگی ہیں۔۔"اس سے پہلے انزلہ اسے سیکتی لاریب نے ہاتھ اٹھا کر معزرت کر لی۔

"اور تم بھی اب کچھ بڑی ہو جاؤ۔۔بچپن کی طرح حارب کے آگے پیچھے گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

"کیوں۔۔؟ کیوں نہیں ہے ضرورت۔۔؟ ویسے بھی اماں کو وہ بہت پسند ہیں۔۔" لاریب مزے سے بولی۔

"شرم کرو کچھ، اپنی عمر دیکھو اور اس کی دیکھو۔۔اور تائی اماں کو تو رہنے ہی دو۔۔ بھلے کسی میں کتنی ہی برائی کیوں نہ ہو بس اگر وہ مجھے نہیں پسند تو اسے انہوں نے سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھنا ہے۔۔" انزلہ نے اسے جھڑکا۔

انزلہ کی بات پر تو لاریب کا شاک کے مارے منہ ہی کھلا رہ گیا۔۔۔

"میں بھائی کی حیثیت سے کہہ رہی تھی۔۔ آپ کتنا گندہ سوچنے لگی ہیں۔۔اور ان میں کوئی برائی ہے بھی نہیں جو اماں کو برا لگتے۔۔"

"بچپن کی کچھ عادتیں کبھی نہیں جاتیں ناں۔۔" انزلہ نے افسوس سے کہا۔۔ "تم بس حارب کی چمچی ہی رہنا۔۔"

"مجھے ان کی چمچی بننے میں کوئی افسوس بھی نہیں ہے۔۔ میرے بھائی ہیں وہ۔۔"

"مجھے تو جیسے پتا ہی نہیں۔۔" انزلہ نے اس کا مزاق اڑایا۔۔ "میں اچھے سے جانتی ہوں یہ حارب کی محبت نہیں اس کے تحفے بول رہے ہیں جو وہ یقیناً تمہارے لئے لے کر آیا ہوگا۔۔"

"لے کر کیا میں نے خود ان سے منگوائے ہیں۔۔۔وہ بھی ڈھیر سارے۔۔۔آپ کو پتا ہے ہر ویک اینڈ پر میں انہیں ایک نئی چیز کا نام بتاتی تھی اور وہ اسے لسٹ میں شامل کر لیتے تھے۔۔۔"پہلی بات پر تو کیا ہی شرمندہ ہونا تھا اس نے اس سے بڑا کارنامہ بتایا۔

"تم۔۔تم اس سے کانٹیکٹ میں تھی۔۔؟"اب کی بار انزلہ کا منہ شاک کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔"اور لیبی تم نے مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا۔۔۔؟"

"اوہ۔۔میں اب سمجھی آپ کو آخر غصہ کس بات کا ہے۔۔اسی کا ناں کہ وہ ہمارے ساتھ تو کانٹیکٹ میں تھے مگر آپ کے ساتھ نہیں۔۔؟"وہ اک پل کو رکی۔۔"کیا وہ سچ میں آپ کے ساتھ کانٹیکٹ میں نہیں تھے۔۔"وہ چمچے کا رخ ابھی تک اس کی طرف کئے ہوئی تھی۔۔

"ہاں وہ تو جسٹن ٹروڈو ہے ناں کہ میرے ساتھ بات نہیں کی اور مجھے غم ہی لگ گیا۔۔"

"خیر۔۔"لاریب نے لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے کہا۔۔"اداس نہ ہوں آپ کیلئے بھی کچھ لائیں ہیں۔۔اور وہ تو اف۔۔انزلہ باجی آپ کا تحفہ بہت پیارا ہے۔۔۔آجائیں لینے چلتے ہیں۔۔۔"

"ہاں چلو اور ہاتھ میں اپنا کشکول بھی لے لینا۔۔"انزلہ نے اس کو تاسف سے دیکھا۔۔"نکلو یہاں سے اور تب تک مت آنا جب تک تمہارا حارب نامہ ختم نہ ہو جائے۔۔"

"پھر تو میں اب کبھی نہیں آنے والی۔۔" لاریب سکون سے کہتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی اور کچن کی جانب بڑھی۔۔

"بس اپنے شاہی ٹکڑے لے لوں۔۔"

انزلہ اس کی جانب لپکی تھی۔۔اور فوراً آکر اس کا راستہ روکا۔۔ "نکلو۔۔حارب کو ہی کہو کہ تمہیں بنا کر دے۔۔"

وہ منہ کھولے انزلہ کے پاؤں کو دیکھنے لگی جو اک دم سے ٹھیک نظر آرہا تھا۔۔۔اس کے پاؤں کو دیکھتے وہ نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔ "آپ کا پاؤں تو ٹھیک ہے۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔تو۔۔۔؟" انزلہ نے گردن تان کر کہا۔

"آپ نے جھوٹ بولا تھا۔۔؟" اسے اور حیرانی ہوئی تھی۔

"ہاں بولا تھا۔ جاؤ بتا دو اپنے حارب بھائی کو۔۔ نہیں رو کو مسجد میں اعلان کروا دو۔۔ تمہارے سبھی رشتے داروں کو اک ساتھ ہی پتا چل جائے گا۔۔ مگر یہاں سے نکلو۔۔" اس نے بنا شرمندہ ہوئے۔۔۔بنا کسی خوف کے کہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں آج شام کو آپ نے آنا ہی ہے ناں ہمارے گھر۔۔۔دیکھیں گے تب انزلہ باجی۔۔۔دیکھیں گے۔۔۔" وہ گردن ہلا ہلا کر اسے باز رہنے کا کہہ رہی تھی۔

"نکلو بیٹا شام کی شام میں دیکھیں گے۔۔۔" انزلہ نے اسے ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

"آپ کو پتا ہے۔۔"لاریب اس کے قریب ہوئی۔۔"چاچو آپ کے ساتھ بلکل ٹھیک کرتے ہیں۔۔"کہنے کے ساتھ ہی اس نے باہر کی جانب دوڑ لگا دی تھی۔۔انزلہ کو صدمہ ہوا ۔۔وہ حارب نامہ چھوڑنے کے بجائے اسے چھوڑ رہی تھی۔۔۔لاریب کو بھی افسوس ہوا تھا کیا تھا جو شاہی ٹکڑے دے دیتیں۔۔۔

تاسف سے اسے جاتا دیکھ کر وہ واپس پلٹ آئی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔کمرے میں آکر اس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کا جائزہ لیا۔۔اتنے برے کپڑے تو نہیں پہنے ہوئے تھے مگر پھر بھی الماری کی جانب بڑھ گئی۔۔جلدی سے اک سی گرین کلر کی گھٹنوں تک آتی فراک پہن کر اس نے ہلکا سا ٹچ اپ دیا۔۔شیشے میں دیکھتے ہوئے شیطانی مسکراہٹ نے اک بار پھر سے اس کے چہرے کا احاطہ کر لیا۔۔

وہاں سے وہ ہٹتی نیچے کچن میں آگئی اور فریج سے اک شاہی ٹکڑوں کا باؤل نکال کر اس نے ٹرے میں رکھا اور دراز میں سے باؤل کو ڈھانپنے کیلئے کچھ ڈھونڈنے لگی تھی۔۔

"اوہو۔۔خدا رحم کرے۔۔۔کیا گستاخی کر دی ان درازوں نے جو یوں پٹخ رہی ہیں۔۔"

سیماب کچن میں سے اٹھتا شور دیکھ کر وہاں پہنچی تھی۔۔۔

"اس کا ڈھکن کدھر ہے۔۔؟" وہ دراز میں منہ دئے ہی بولی تھی۔۔ سیماب نے بڑی سہولت سے سامنے پڑی شیلف پر سے ڈھکن اٹھا کر انزلہ کے سامنے کر دیا۔۔ انزلہ نے پہلے اسے حیرانی سے دیکھا اور پھر جلدی سے پکڑ کر اسے ڈھانپنے لگی۔

"خیریت ہے۔۔۔؟ اتنی جلدی میں کیوں ہیں۔۔۔؟"

"ایک تو یہ گھر گھر کم اور تفتیشی مرکز زیادہ لگتا ہے۔۔۔" وہ پہلے لاریب اور اب سیماب کے سوالات پر چڑ گئی۔

"بس ابھی آ رہی ہوں، بتانا مت کسی کو۔۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔ سیماب نے بھی سمجھنے والے انداز میں گردن ہلا دی۔

"چغلی نہ مارنا۔۔۔" دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے اک بار پھر تنبیہ کی تھی اور پھر شاہی ٹکڑوں کی ٹرے تھامے ساتھ والے گھر چلی آئی۔۔۔ ملازم نے اسے دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا۔۔ وہ گھر کے اندرونی حصے کی جان بڑھنے لگی۔۔

"محمود انکل گھر پر ہیں۔۔؟"

اس نے ساتھ چلتے ملازم سے پوچھا۔۔

"جی نہیں۔۔ ان کو تو قریبا دو گھنٹے سے زائد کا وقت ہو گیا ہے وہ کہیں گئے ہوئے ہیں۔۔۔"

انزلہ چلتے چلتے رک گئی۔۔ "تو گھر میں کوئی بھی نہیں ہے۔۔؟"

"ہیں ناں حارب صاحب۔۔"

انزلہ کی خاموشی دیکھ کر اس نے خود ہی پوچھا۔۔"کیا نہیں بولا دوں۔۔۔"

"ہمم۔۔"وہ اثبات میں گردن ہلا گئی۔۔ملازم اندر کی جانب بڑھ گیا تو وہ وہیں رک کر انتظار کرنے لگی۔۔اس نے پاس پڑی کرسیوں پر بیٹھنے کے بجائے میز پر شاہی ٹکڑوں کی ٹرے رکھ دی اور خود اک جانب قطار میں لگے پھولوں کی جانب آ گئی۔۔ڈارک ریڈ روز اور مخملی پتیاں جو اس کے رنگ کو مزید گہرا کر رہی تھیں۔۔اس نے جھکتے ہوئے گلاب کے پھول کو نرم گرفت سے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی میں بھرا۔۔بغیر اسے اس کے اصل سے توڑے۔۔گلاب کو ہاتھوں میں لیتے ہی اس کا چہرا کھل اٹھا تھا۔۔اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا گال اس سے مس کیا۔۔اس کی نرم اور ٹھنڈی تاثیر پر اس کے لب مسکرا اٹھے۔۔۔مخملی پتیاں اور ان سے ابھرتی خوشبو اس کو اپنے زیر اثر لئے ہوئے تھیں۔۔۔

ملازم نے اسے انزلہ کی آمد کی اطلاع دی تھی اور یہ بھی بتایا کہ وہ باہر کھڑی اس کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔

"تم نے اسے بتایا نہیں کہ میں گھر پر ہی ہوں۔۔۔؟"اسے گمان ہوا کہ وہ خالی گھر کے سبب محض ملازموں کی موجودگی سے شاید اندر نہ آئی ہو۔۔۔

"ہاں جی بتایا تھا۔۔۔"

"تو تم نے اسے اندر آنے کیلئے نہیں کہا۔۔۔؟"

"کہا تھا۔۔۔ مگر انہوں نے کہا آپ کو ہی باہر بلا دوں۔۔۔"

ملازم کی بات پر اسے حیرانی ہوئی۔۔۔ وہ اس کی بات سنتا ہوا وہاں سے اٹھتا باہر کی جانب چلا آیا۔۔۔ گھر کے اندرونی حصے سے نکل کر جیسے ہی اس نے قدم لان میں رکھے تھے اسے وہ نظر آگئی تھی۔۔۔ وہ آہستہ سے دھیمی چال چلتا اس کے پاس آگیا۔۔۔ وہ اس وقت سب بھلائے لال رنگ کی گھٹنوں تک آتی فراک زیب تن کئے ہوئے پھولوں کے ساتھ شرارت کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ وہ بڑے سکون سے اسے آواز دیئے بنا خاموش کھڑا وہاں دیکھنے لگا جہاں خوبصورتی ہم رنگ ہو رہی تھی۔۔۔ وہ پہلے گلاب کے پھول پر اپنے گال مس کرتی اور پھر کھلکھلا کر ہنس پڑتی۔۔۔ یوں جیسے وہ اس کرہ ارض پر نہیں کہیں بہشت میں ہو۔۔۔ اس کی کھلکھلاہٹ۔۔۔ اس کی ہنسی کی جلترنگ کرہ ارض پر کھڑے ہونے والوں سی نہیں تھی بلکہ بادلوں پر پاؤں دھرنے والوں جیسی تھیں۔۔۔ بادلوں کے پیچھے چھپے سورج نے شرارت کرتے ہوئے اپنی کرنوں کی تپش کا زور اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر بڑھایا تو اس نے بدمزہ ہو کر انہیں سکیڑا۔۔۔ اور اک آخری بار اپنے ہاتھ میں پکڑے گلاب کی خوشبو کو اس نے اندر اتارا اور پھر جیسے ہی کچھ دیر فطرت کے زیر اثر رہنے کے بعد وہ پلٹی تھی اس نے حارب کو اپنا

منتظر پایا۔۔۔وہ بھی پاس کھڑا اسے مسکراتا ہوا دیکھ کر خود بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔وہ تھوڑا شرمندہ ہوئی اور اس کی مسکراہٹ سمٹی۔۔۔

اس کے تاثرات کی تبدیلی دیکھ کر وہ بھی سنجیدہ ہو گیا اور اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔"یہاں کیوں کھڑی تھی۔۔اندر آجاتی۔۔۔"

"نہیں بس میں انکل کیلئے یہ لے کر آئی تھی۔۔"اس نے ٹرے میز پر سے اٹھاتے ہوئے اس کے سامنے کی۔۔

"ٹھیک ہے انکل کیلئے ہی لائی ہو گی مگر اندر تو آؤ۔۔۔"اس نے گردن کو حرکت دیتے ہوئے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

Clubb of Quality Content

"نہیں۔۔"انزلہ کی گرفت ٹرے پر سخت ہوئی۔۔

وہ حیران ہوا۔۔"کیوں۔۔۔کیا یہی کھڑی رہو گی دھوپ میں۔۔؟"اس کے انکار پر حارب نے قدرے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔حارب اس کے چہرے پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا بدلے میں انزلہ کی آنکھیں جو جواب دے گئی تھیں وہ کسی اذیت سے کم نہیں تھا۔۔۔اسے محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے سر میدان برہنہ کرتے ہوئے اس پر چابک

کی برستات کردی ہو۔۔۔اس نے سانس لی۔۔۔ہاں اس کی آنکھوں میں درج بے یقینی کی موجوں میں ہچکولے کھاتے وہ ضرور سانس لینا بھول گیا تھا۔۔۔

حارب نے بے ساختہ ہی نفی میں گردن ہلائی۔۔اسے انزلہ کی بے یقینی پر ملال ہوا تھا۔۔"تم۔۔ تمہیں۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا مگر بول نہیں پایا ماسوائے اک بار پھر سر جھٹک کر ہنسنے کے۔۔بلا اختیار اس نے اپنا دائیاں ہاتھ اپنے لبوں پر رکھا۔۔وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اس کی جانب دیکھنے سے احتراض برتتے ہوئے تھی۔۔۔

بلآخر وہ ہمت مجتمعکر کے بولا۔۔۔"تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں۔۔؟"وہ ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہا تھا۔شاید وہ کہہ دے کہ وہ غلط سمجھا ہے۔۔۔مگر وہ کچھ نہیں بولی ۔۔۔"عجیب مزاق ہے۔۔۔تم۔۔۔ تمہیں۔۔۔اعتبار نہیں۔۔وہ بھی مجھ پر۔۔۔اچھا مزاق ہے۔۔"اس نے اپنے سینے کے بیچ شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے جیسے اسے باور کروانا چاہا کہ میں ہوں جس کے متعلق تم یہ گمان کررہی ہو۔۔۔اس کی مسلسل خاموشی جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کرنے لگی تھی۔۔۔حارب نے اک لمبا سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔۔"تم آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔؟"اس کے چہرے کے تاثرات یک دم

سخت ہو گئے باوجود اس کے کہ اس کی زندگی کے پنوں پر قسمت نے کبھی انزلہ کے ساتھ اس کا سخت ہونا لکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

"میرے خیال سے مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔۔۔" وہ بھی سخت لہجے میں بولی ۔۔۔اک اور وار تھا جو اس نے کیا تھا اور اک اور وار تھا جو اس کے سامنے کھڑے شخص نے سہا تھا۔۔۔ مطلب اس نے اسے اس قابل بھی نہیں سمجھا تھا کہ مروت نبھا کر کوئی دلیل کوئی وضاحت ہی گڑھ لی جاتی۔۔۔۔

"جی۔۔۔ بالکل ٹھیک لگتا ہے آپ کو۔۔اور آئندہ کیلئے میرا مشورہ ہے کہ آنے سے پہلے اپنے انکل کو کال کر کے آیئے گا۔۔۔ کیا پتا میں کب کیا کر جاؤں۔۔۔" وہ ترش لہجے میں بولتے ہوئے آگے بڑھنے لگا مگر پھر رکتے ہوئے اس نے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی نظریں دور لان میں بنی کیاری میں لگے پھولوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ حارب نے بے ساختہ ہی چند قدم اس کی جانب لئے، وہ فوراً سے پیچھے ہوتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"تمہیں سچ میں میں اتنا پنچ لگتا ہوں۔۔۔؟ میں۔۔۔؟ جس کے ساتھ تمہارا بچپن گزرا ہے۔۔۔"

وہ ٹرے تھامے عین اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں رنج۔۔ غصہ۔۔ ملال۔۔ سب دکھائی دے رہا تھا۔۔۔اس سے پہلے وہ اس کے ساتھ کوئی نرمی کا معاملہ کرتی اس نے فوراً سے نظریں اس کے چہرے سے پھیر لیں۔۔۔

"بچپن نہیں۔۔۔ محض کچھ ثانیے۔۔۔کچھ ساعتیں۔۔۔"وہ سفاکیت سے تصحیح کر گئی۔

"کچھ ہی سہی۔۔۔ مگر کیا ان ساعتوں میں کوئی اک بھی ساعت ایسی نہ آئی جو تمہارے دل میں موجود بدگمانی کے سامنے بند باندھ کر میرے وجود کو اس قدر میلا ہونے سے بچا لیتی۔۔۔؟"اس کی بات۔۔۔اس کے لہجے کی آنچ اک بار پھر انزلہ کو رخ پھیر کر اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔اس کی تکلیف اسے طمانیت نہیں دلا رہی تھی مگر اس کے درد کا مداوا ابھی اس کے اختیار میں نہیں تھا۔۔۔وہ مایوسی سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ بنا کسی جذباتی وابستگی کے ان آنکھوں میں کچھ ڈھونڈنے کی تگ و دو کر رہی تھی۔۔۔

"ارے بچو اتنی گرمی میں کیوں کھڑے ہو۔۔" محمود صاحب ان کے پاس پہنچے تو ان دونوں کو یوں دھوپ میں کھڑا دیکھ کر انہوں نے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔ان دونوں کی نظروں نے اک دوسرے کو آزاد کیا تھا۔۔۔

پاس پہنچ کر محمود صاحب نے انزلہ کے سر پر پیار دیا۔۔

"آپ گھر پر نہیں تھے اور ان کو مجھ پر اعتبار نہیں تھا۔۔"اس نے انزلہ کے چہرے کی جانب دیکھتے ہی کہا۔۔"خیر اب آپ آگئے ہیں تو اپنے مہمان کو دیکھیں مجھے کسی کام سے باہر جانا ہے۔۔"وہ جاتے جاتے رکا۔۔"اور ہاں ان کے پاؤں کا بھی پوچھ لی جیئے گا کہیں چوٹ وٹ ہی نہ لگ گئی ہو۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں کہتا باہر کا جانب بڑھ گیا۔۔

وہ آئی تو اسی لئے تھی کہ باتوں باتوں میں یہ بتا سکے کہ اس کا پاؤں کافی بہتر ہے بجائے رات کی دعوت پر یک دم شرمندہ ہونے کے۔۔مگر ایسا بھی نہیں سوچا تھا کہ یوں ہی لاریب سے پہلے کوئی اور ہی اس کا بھانڈہ پھوڑ دے گا۔۔۔ویسے وہ اس قدر منہ پھٹ تھا تو نہیں۔۔۔

"چھوڑو تم اسے۔۔ایسے ہی جلتا بھنتا رہتا ہے۔۔آجاؤ ہم دونوں مل کر یہ کھاتے ہیں۔۔۔"محمود صاحب نے اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔۔وہ دونوں مسکراتے ہوئے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئے۔۔

وہ گھر سے خاصا جل بھن کر نکلا تھا اور اپنا زور محض وہ گاڑی کے دروازے پر ہی نکال سکتا تھا۔۔۔

"پتا نہیں میں بھی کیا سوچ کر اس سے بات کرنا شروع کر دیتا ہوں۔۔" وہ چابی گھماتے ہوئے خود سے بڑبڑایا۔۔۔"میں ہی پاگل ہوں جو فضول میں ہر بار بے عزت ہونے پہنچ جاتا ہوں۔۔۔"

"اوہو۔۔ کیا ہو گیا جان لو گے کیا بیچاری کی۔۔۔" وہ اپنی سیٹ بیلٹ کے ساتھ الجھ رہا تھا جب قاسم بائیں جانب کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔۔۔

حارب نے ستی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔"ہاں آ جاؤ جو تھوڑا بہت دماغ اس نے چھوڑ دیا ہے وہ تم کھا لو۔۔۔ ویسے بھی تم لوگوں کے ہوتے ہوئے دماغ رکھنا بیوقوفی ہے۔۔۔"اس نے بھنا کر کہا۔

"کیا ہو گیا کس سے لڑ کر آ رہے ہو۔۔۔؟ ویسے اک بات بتاؤں مجھے مغز بہت پسند ہے۔۔۔" قاسم نے اس کے پاس ہوتے ہوئے رازداری سے کہا تھا۔۔۔

"یہ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ تمہاری حرکتیں ہی کافی ہیں اس بات پر مہر ثبت کرنے کیلیئے کہ تمہیں صرف مغز کھانے سے غرض ہے۔۔۔ حیرانی مجھے اس بات پر ہے اتنا مغز کھانے کے بعد بھی تم لوگوں کا اوپر والا پورشن خالی ہی رہتا ہے۔۔۔" وہ آج حقیقت میں جل ہی گیا تھا۔

"اوہو۔۔۔اس قدر زبانی نشتر۔۔۔ خدا خیر۔۔۔ کس نے یہ گستاخی کردی۔۔۔" اس کی بات کے برعکس اس کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے۔

"ہے اک جذبات سے عاری عورت۔۔۔" اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔ وہ الگ بات ہے اگر قاسم کو پتا چل جاتا کہ اس نے عورت انزلہ کیلیئے بولا ہے تو وہ ابھی کہ ابھی اس سے دو دو ہاتھ کرلیتا۔۔۔ "خیر تم بتاؤ۔۔۔"

"کچھ نہیں بس یہ سمجھ لو میرے احسان اتارنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔" بادشاہ نے اک شان بے نیازی سے کہا۔۔۔

"وہ جو تم نے کبھی کیئے ہی نہیں۔۔۔ یا وہ جو تم کبھی کروگے نہیں۔۔۔" حارب نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔۔۔

"بھئی آخر کس نے تمہاری لگامیں کھینچ دی ہیں جو یوں ٹکرے مار رہے ہو۔۔۔"

"اپنا کام بولو۔۔۔" ٹھاک سے جواب آیا تھا۔۔یوں کہ کام کی بات کرو اور نکلو یہاں سے۔۔۔

"کام بتاؤں گا۔۔۔ لیکن یہ بتادوں کے تمہیں کرنا ہی پڑے گا میرا کام۔۔۔ کیونکہ میرا کام صرف تم اور انزلہ ہی کر سکتے ہو۔۔۔" وہ اپنا فون سٹیریو سے لنک کرتا اس پر گانا ڈھونڈنے لگا۔

شاباش۔۔۔ اگر کوئی کسر رہ گئی تھی تو وہ قاسم نے اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھ کر پوری کردی تھی۔۔۔

"اوہو۔۔۔ہیلو۔۔۔اپنی اس خوش فہمی کی لاش کو اسی وقت دفنادو۔۔۔ میں اور تمہاری اس کزن کے ساتھ۔۔ میری طرف سے تم نہ ہی سمجھو۔۔۔۔" آخر میں وہ استہزائیہ ہنسایوں کے میں اور یہ کام۔۔آپ کی خوش فہمی پر ہم قربان۔۔

"دیکھتے ہیں۔۔" قاسم نے دل میں کہا اور پھر ساتھ ہی سٹئیریو پر پلے کا بٹن دبادیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ آج بڑے دل سے تیار ہوئی تھی۔۔۔اس نے کالے رنگ کی گھٹنوں کو چھوتی فراک پہن رکھی تھی اور اس کے ساتھ بہت سادہ سا کھسہ۔۔ شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے بھلے کچھ ہی لمحوں کیلئے ماضی کی جھلک آنکھوں کے سامنے آئی تھی۔۔اس نے آج وہی فراک پہنی تھی جو وہ چند سال پہلے روحیل کی برتھ ڈے پارٹی پر پہن کر گئی تھی،اور تیار بھی بالکل اسی انداز سے ہوئی تھی۔۔اک پل کو سارا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔اس نے اک لمبی سانس لیتے ہوئے سامنے پڑے لائنر کو اٹھالیا اور پھر باری باری کر کے دونوں آنکھوں پر لگایا۔۔۔لائنر لگانے کے بعد اس نے خود کو سراہتی ہوئی نظروں سے دیکھا اور پھر خود ہی خود پر صدقہ واری ہوئی تھی۔۔کندھوں تک آتے بالوں کو اس نے ہاتھ سے ہی سہلایا اور پھر موبائل اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔گویا آج بہت مزہ آنے والا تھا۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ لقمان صاحب کے گھر آ گئی۔۔جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئے قاسم اور لاریب انہیں لان میں ہی مل گئے تھے۔۔ان سے باری باری ملنے کے بعد وہ لوگ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ آئے۔۔گھر کے سبھی بڑے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے

تھے۔۔ سبھی لوگ کافی خوش دلی سے ملے تھے مگر کمال اور لقمان صاحب دونوں نے محض مصافحہ کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔۔۔ان کا مصافحہ کر لینا ہی کسی نوازش سے کم نہ تھا۔۔۔

محمود صاحب نے بڑی خوش دلی سے انزلہ کو اپنے ساتھ لگایا اور پھر اسے اپنے ساتھ ہی صوفہ پر بیٹھا لیا۔۔۔دوسری جانب کمال صاحب بھی حارب کے ساتھ باتوں میں کچھ یوں گم ہوئے تھے کہ اسے بھی انہیں کے ساتھ بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔کچھ پل تو قاسم اور لاریب دونوں صوفے کے پیچھے کھڑے اس ساری صورتحال کو کافی غور سے ملاحظہ کرتے رہے پھر بلآخر لاریب نے قاسم کو کہنی مارتے ساتھ ہی اشارۃً پوچھ لیا آخر چل کیا رہا ہے، قاسم نے بھی اسے آنکھیں گھما کر فوراً سے دال میں کچھ کالا ہونے کا سگنل دیا اور پھر اسے لان کی طرف چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر کی جانب نکل گیا۔۔۔ مگر لاریب تو پھر لاریب تھی۔۔۔موقع کی بات موقع پر ہی پوچھ لینے کی روادار۔۔۔یاں پھر عادت سے مجبور۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔بات سنئیے گا۔۔۔"انتہائی مودبانہ گزارش۔۔۔

انزلہ کو کچھ کھٹکا۔۔۔"یہ اپنے چھوٹے دماغ میں ضرور کچھ بڑا پکا رہی ہے۔۔نہ ہی جانا تم۔۔۔"انزلہ نے خود ہی دماغ میں دہرایا اور اس کی بات کو بالکل ہی نظر انداز کرتے ہوئے وہیں بیٹھی رہی۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔"اب کی بار وہ صوفے کے پیچھے سے نکلتی انزلہ کے سامنے ہی آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔انزلہ نے اسے گھورا مگر بے سود وہ اسے اپنے ساتھ لئے بغیر وہاں سے ہلنے والی نہیں تھی۔۔۔انزلہ نے بدقت مسکراتے ہوئے باری باری سب کو دیکھا اور پھر ناچار اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بلآخر وہ انزلہ کو اپنے ساتھ لے ہی آئی تھی۔۔۔قاسم اس کو یوں لاریب کے ساتھ آتا دیکھ کر مسکرائے بنا نہیں رہ سکا تھا۔۔

"آیئے۔۔۔آیئے۔۔۔جناب۔۔۔"اس نے اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے انزلہ کی کرسی پیچھے کی جانب سرکا کر اسے جگہ دی۔۔۔

"یہ تم نے آج کیا حرکت کی ہے۔۔؟میری ماں کو کیوں تنگ کرتی ہو تم۔۔۔"اس نے مصنوئی خفگی لئے انزلہ سے پوچھا۔۔۔

"یوں تو آپ دونوں کی شادی نہیں ہو پائے گی۔۔۔" لاریب نے تشویش سے کہا۔۔۔ پھر اک دم سے بولی جیسے بڑی کوئی ذرخیز سوچ آئی ہو۔۔ "اک سیکنڈ۔۔۔اک سیکنڈ۔۔۔ کہیں آپ یہ جان بوجھ کر تو نہیں کر رہیں۔۔۔" اس نے تاسف سے انزلہ کو دیکھا۔۔۔

"اوہ نو۔۔۔ تمہیں تو پتا چل گیا۔۔۔" پھر وہ لاریب کے کچھ قریب ہوئی ۔۔۔"شش۔۔ کسی کو بتانا مت۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ لاریب کا مذاق اڑاتی قہقہ لگا گئی۔۔

"قاسم بھائی یہ اس لئے ایسے کر رہی ہیں کہ آپ کی ان سے شادی نہ ہو۔۔" لاریب نے فوراً سے قاسم کے گوش گزار کیا تھا۔۔۔اسے انزلہ کی چالاکی پر دکھ ہوا تھا۔۔

"توبہ کرو لاریب۔۔۔ میں تو کبھی اس سے شادی نہ کروں۔۔۔" وہ لاریب کی بات پر فوراً سے سیدھا ہوا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے قاسم کے انکار پر مزید افسوس ہوا یاں شاید اس کہانی کے ٹوٹنے کا زیادہ جو وہ خود سے ہی بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"کیا ہے بھئی۔۔۔پتا نہیں کون ہوتے ہیں وہ لوگ جن کے خاندانوں میں کزن میر جز چلتی ہیں۔۔۔"

انزلہ اور قاسم دونوں نے ہی اس کی حالت کا مزح لیتے ہوئے اپنی ہنسی کے فوارے چھوڑ دئے تھے۔۔۔

"کیا چل رہا ہے بھئی۔۔۔؟ کیوں تنگ کیا جا رہا ہے لاریب کو۔۔۔"لاریب کو منہ پھلائے دیکھ کر حارب نے سوال کیا۔۔۔وہ قاسم کے ساتھ والی کرسی کھینچ کر اس کے پاس ہی دراز ہو گیا۔۔۔

Clubb of Quality Content!

قاسم نے عین رشتے داروں والی نظروں سے اپنے پاس بیٹھے حارب کو گھورا"لاریب تم پریشان نہ ہو۔۔۔مجھے تو تمہاری دعا تکمیل کے آخری مراحل میں داخل ہوتی نظر آ رہی ہے۔۔۔"اس نے جیسے ہی لاریب کو آنکھ ماری وہ قاسم کی بات سمجھتے ہوئے کھلکھلا اٹھی ۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔۔۔حارب بھائی بھی تو میرے ہی بھائی ہیں۔۔۔"اس نے تالی بجائی۔

انزلہ نے نا سمجھی سے جبکہ حارب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔

"یہ محمود انکل تمہیں کیوں اتنا پیار کر رہے تھے۔۔؟" قاسم نے اپنی دائیں جانب بیٹھی انزلہ کے اوپر سوال داغا۔۔۔ "اور چچا۔۔وہ ہم سے تو اتنی باتیں نہیں کرتے جتنی تم سے کر رہے تھے۔۔۔" اور ساتھ ہی ساتھ اس نے حارب کو بھی گھیرے میں لیا تھا۔۔

انزلہ اس کے دماغ کی رفتار کو پہنچ گئی تھی جبھی مصلحتاً خاموش ہی رہی مگر حارب وہ نہیں پہنچ پایا تھا جبھی تو سوال کر بیٹھا تھا۔۔۔

"ہاں تو۔۔؟" اس نے یہاں سوال کیا تھا اور وہاں انزلہ نے اسکی سوچ پر ماتم۔۔ "اس کے اپنے پاؤں کا تو پتا نہیں مگر میرے پاؤں کو کلہاڑی چھوڑ کٹوا کر ہی رہے گا۔۔۔" انزلہ نے دل میں سوچا۔۔ "لو گئی بھینس پانی میں۔۔۔" کب خود کلامی کو آواز مل گئی تھی تب پتہ چلا جب قاسم کی دبی دبی ہنسی اسے سنائی دی۔۔۔

حارب ابھی تک دو ٹوک سوال کے دو ٹوک جواب کا منتظر تھا۔۔۔ "ہاں تو۔۔۔؟" قاسم نے مزہ لیتے ہوئے اس کا سوال دہرایا۔ "تو بھئی شہنائی کی توتنی پر ہی اوروں کی اولاد پر ماں باپ کو پیار آتا ہے۔۔" قاسم اور لاریب دونوں خود کے ہی چٹکلوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

"امہم۔۔امہم۔۔" قاسم نے گلہ صاف کیا۔۔"ہونوز۔۔ محمود انکل اسے اپنی بہو اور چچا تمہیں اپنا داماد بنانے کی فلائٹ پکڑ چکے ہوں۔۔۔" قاسم نے بڑی ادا سے اپنا سر گھماتے ہوئے پہلے انزلہ اور پھر حارب کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔بلا اختیار ہی انزلہ کی نظریں حارب کی جانب اٹھی تھیں۔۔وہ بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔کچھ ہی لمحے تھے مگر کسی کیلئے مکمل تھے۔۔۔۔

"تم کچھ بھی فضول بولو گے ناں۔۔۔بولنے سے پہلے سوچو گے نہیں ناں۔۔۔۔؟"وہ اس پر بھڑک اٹھی۔۔۔

"ناں۔۔۔کسی عقلمند نے کہا ہے بندہ سوچی پیا تہ گیا۔۔۔"وہ بھی بنا اس کا اثر لئے بولا تھا۔۔۔

"ہاہا۔۔۔سو فنی۔۔۔"اس نے چڑ کر کہا۔

"دیٹس ایگزیکٹلی واٹ اٹ منٹ ٹو بی۔۔۔"آج ہی وہ ہاتھ آئی تھی اور قاسم نے بھی حساب چکتا کئے تھے۔۔

وہ لوگ کھانا کھانے کے بعد لاریب کی ضد پر آئس کریم کھانے نکل آئے تھے۔۔قریبا ساڑھے دس بجے رہے تھے۔۔۔ان کی گلی قدرے خاموش تھی۔۔یاں شاید سرد راتوں کی آمد کے سبب خاموشی تھی۔۔وہ چاروں آہستہ آہستہ قدم سے قدم ملائے چل رہے تھے۔۔۔سٹریٹس لائٹ کی روشنی میں اک دوسرے کے سنگ مستیاں کرتے ہوئے۔۔ انزلہ اور لاریب درمیان میں چل رہی تھیں جبکہ قاسم انزلہ کی بائیں جانب اور حارب لاریب کی دائیں جانب چل رہا تھا یوں جیسے تحفظ کا حصار بنائے ہوئے ہوں۔۔۔

ایسی چھوٹی چھوٹی چیزیں۔۔۔ چھوٹے چھوٹے عمل شاید آپ کو ویسے آنے والی آزمائش سے محفوظ نہ رکھ پائیں مگر یہ چھوٹے چھوٹے عمل ساتھ چلنے والوں کی محبت کے عہد کے چشم دید گواہ ہوتے ہیں۔۔۔یہ چھوٹے چھوٹے عمل در حقیقت ان کہے عہد ہوتے ہیں ہر آزمائش میں ساتھ کھڑے رہنے کے۔۔جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محافظ اپنے ہمسفر کی حفاظت طاقت کے نہیں جذبات کے بل بوتے پر کرتے ہیں۔۔۔جو اپنے ہوتے ہیں ان کی حفاظت کیلئے طاقت نہیں بلکہ ان کیلئے اپنی محبت دیکھی جاتی ہے۔۔۔۔وہ دونوں بھی اس وقت یہی عہد لئے ہوئے تھے۔۔۔۔

"حارب بھائی ویسے آپ کو اتنے سالوں کے بعد واپس آنے کا خیال کیسے آیا۔۔۔"

"جو اپنا ہوتا ہے اس کے پاس آخر کار انسان کو لوٹنا ہی ہوتا ہے۔۔"اس نے اپنی دائیں جانب اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"بہت ہی کوئی ذو معنی بات کی ہے آپ نے۔۔۔ خیر مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔"وہ ہنسی۔۔۔

"انزلہ باجی آپ کو سمجھ آئی ہے۔۔۔؟"لاریب اور اپنی باتوں میں انزلہ کو نہ گھسائے ۔۔۔؟ناممکن۔۔۔

"مج۔۔مجھے کیوں سمجھ آئیں گی اس کی ذو معنی باتیں۔۔۔"انزلہ نے تنگ کر ذو معنی کو کھینچ کر ادا کیا۔۔۔

حارب نے اپنی ہنسی کو اڑان بھرنے نہیں دی تھی۔۔۔ قاسم نے انزلہ کی پونی کو ہلکے سے کھینچا۔۔۔"ایزی میری شیرنی۔۔۔"انزلہ نے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی پونی پھر سے ٹھیک کی۔۔۔

"میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔ قاسم بھائی آپ کیا کہتے ہیں۔۔؟"لاریب بھی کسی بات کو چھوڑ دے۔۔ناممکن۔۔

Clubb of Quality Content!

قاسم کی چال دھیمی پڑی یوں جیسے کسی شیطانی منصوبے پر ہو۔۔۔اس نے اپنا سر تھوڑا سا آگے نکال کر بائیں جانب چلتے حارب کو دیکھا۔۔۔"بتادوں کیا۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟"حارب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

"یار مگر یہ بات باہر نہیں جانی چاہئیے۔۔۔؟"قاسم نے سنجیدگی سے سب کو دوخواست کی۔۔۔

"تم نے کوئی فضول بات کی ناں قاسم۔۔۔۔"حارب نے فوراسے اسے تنبیہی انداز میں گھورا تھا۔۔۔

"یار چل کرو۔۔یہ اپنا گروپ ہے کسی کو نہیں بتائیں گے جب تک تم نہیں کہو گے۔۔۔"وہ بھی آگے سے اداکاری کے جوہر دکھانے پر تھا۔۔۔

"افف۔۔اب بتا بھی دیں قاسم بھائی۔۔۔"لاریب کے تجسس نے عروج پکڑا اور وہ بے صبری سے بولی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"حارب کسی کو پسند کرتا ہے۔۔۔" قاسم نے اک روانی میں کہہ دیا۔۔یوں کے حارب اسے روک بھی نا پائے۔۔۔

"اوو۔۔۔۔"لاریب ہونٹوں کو گول کرتی حفاظتی حصار سے باہر آئی تھی۔۔۔"کون ہے وہ حارب بھائی۔۔۔کیا آپ اس کیلئے آئے ہیں۔۔۔کہاں ملی آپ کو۔۔۔کیا آپ کے ساتھ کام کرتی ہیں وہ۔۔۔"اس نے اک ساتھ کئی سوال داغے۔۔۔

قاسم بھی گھوم کر حارب کی جانب آگیا تھا اور اس نے حارب کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں دبایا۔۔۔حارب نے اسے گھورا اور پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔قاسم نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔"وریشہ۔۔۔وریشہ نام ہے اس کا۔۔۔میری کالیگ ہے۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی حارب کو بولنا پڑا تھا۔۔۔

"واہ بھئی نام تو بہت پیارا ہے۔۔۔آپ کے پاس تصویر ہے ان کی۔۔۔۔ہو گی ہی۔۔" لاریب نے خود ہی سوال اور پھر جواب دیا۔۔

Clubb of Quality Content

"نہیں شاید میں پہلا دیوانہ ہوں جس کے پاس اس دور میں بھی اس کی محبوبہ کی تصویر نہیں ہے۔۔۔" حارب قاسم کو گھورتے ہوئے اک اک لفظ چبا کر بولا تھا۔۔۔لاریب اور قاسم دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔

"انزلہ باجی آپ کیوں اتنی خاموش ہیں۔۔۔"اس نے اپنی دائیں جانب دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔"ارے انزلہ باجی کدھر گئیں۔۔۔"ان تینوں نے پلٹ کر پیچھے دیکھا وہ ان سے چند قدم پیچھے اندھیرے میں کھڑی اپنے جوتے کو جھاڑ رہی تھی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔" قاسم نے اسے وہیں سے آواز لگائی۔۔۔

اس نے جوتا جھاڑنے کے بعد اسے زمین پر پھینکا اور پھر پاؤں میں ڈالتی تیز تیز قدم اٹھاتی ان کی جانب بڑھ آئی۔۔۔

"انزلہ باجی آپ کی ٹائمنگ بہت خراب ہے۔۔اتنا مزے کا سوال پوچھا تھا قاسم بھائی نے۔۔"

"لیبی۔۔زیادہ اور نہیں ہو۔۔میں نے تمہیں کیا سمجھایا تھا۔۔کہا تھا ناں ہر وقت حارب کی ٹو میں لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"انزلہ نے آہستہ سے لاریب کے کان کے پاس ہوتے

ہوئے کہا۔۔ مگر لاریب آہستہ میں کی گئی بات کا اونچا جواب ناں دے تو پھر لاریب تو نہ ہوئی ناں۔۔۔

"لیں بھلا اس میں حارب بھائی کی ٹو میں لگنے والی کیا بات ہوئی۔۔ اپنی بھابھی کے بارے میں جاننا کوئی بری بات تو نہیں۔۔" اس کے اس قدر گلا پھاڑ جواب پر انزلہ شرمندہ سا مسکرا دی۔

"اچھا حارب بھائی بتائیں ناکب ملوا رہے ہیں بھابھی سے۔۔۔" لاریب کی وہی دھن پھر سے شروع ہوئی تھی۔۔۔

"جب انزلہ کہے گی۔۔۔" اس نے اپنی ہی دھن میں ساتھ چلتی انزلہ کی کورٹ میں گیند پھینک دی۔۔

وہ رکی۔۔۔ پھر اس نے لاریب کو دیکھا جس کی اس وقت آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔

"مجھے کیا۔۔۔ جس کی گرلفرینڈ ہے وہ جانے یاں جس نے ملنا ہے وہ جانے۔۔۔" انزلہ نے بھی لاپرواہی سے کہا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا مطلب آپ نہیں ملیں گی اس سے۔۔۔؟" لاریب کو انزلہ سے اس قدر بے مروت ہونے کی توقع نہیں تھی۔

"جی۔۔ نہیں۔۔۔" انزلہ نے قدرے صاف گوئی سے کہا۔۔۔

"بس ٹھیک ہے جب انزلہ راضی ہو گی تب ہی میں اسے ملواؤں گا تم لوگوں سے۔۔۔۔" وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنی شرط رکھ گیا تھا۔۔۔

"عجیب زبردستی ہے۔۔۔" وہ اب کی بار زچ ہوئی۔۔۔

"ہے تو۔۔۔" حارب اس کے برعکس اتنے ہی سکون سے بولا تھا۔۔۔

"رہے پھر۔۔۔" انزلہ نے تنک کر دو لفظی جواب دیا۔۔۔

"ایسا ہے۔۔۔؟" حارب کی آنکھوں میں سوال کے پس منظر چیلنج ابھرا تھا۔۔۔

"اب ایسا ہی ہے۔۔۔" وہ بھی گردن اکڑائے بولی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ لوگ اس نوک جھونک کے دوران آئسکریم شاپ پر پہنچ چکے تھے۔۔۔حارب لاریب کی جانب مڑا۔۔۔"یہ اب تم پر ہے۔۔۔اس جذبات سے عاری عورت کو کیسے منانا ہے۔۔۔"

"تم دوپہر میں انزلہ کو عورت کہہ رہے تھے۔۔۔؟" قاسم بھی اپنا سوال لئے میدان میں آیا۔۔۔

انزلہ نے پہلے قاسم کو دیکھا اور پھر حارب پر بھڑک اٹھی۔۔۔"تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔؟"

"انسان۔۔۔"اس نے کندھے اچکا کر سہولت سے کہا۔

پھر سے انزلہ کا چہرہ اس وقت لال ہوا تھا۔۔"آئسکریم کونسی۔۔۔؟"حارب نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکے ہوئے انزلہ سے پوچھا۔۔۔

"ٹوٹی فروٹی۔۔۔"انزلہ نے منہ کے بگڑے زاویوں کو بنا سیدھے کئے ہی اسے جواب عنایت کیا۔۔

حارب اپنے سینے پر ہاتھ رکھے تھوڑا سا جھکا تھا۔۔"بہت خوب۔۔۔"اور پھر وہ دکان کی جانب بڑھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جھوٹ بول رہی ہے یہ۔۔۔" قاسم نے اسے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔"اس نے بھی بنا پلٹے ہاتھ اٹھائے وہیں سے جواب دیا تھا۔۔۔

"بدتمیز۔۔۔"انزلہ کا بولنا تھا کہ قاسم اور لاریب کی اتنی دیر سے رکی ہنسی کی چھچھاہٹ پوری گلی میں گونج اٹھی تھی۔۔۔وہ کچھ لمحے ان کو گھورتی رہی اور وہ ہنستے رہے۔۔۔

بلآخر لاریب کو حارب کی بات یاد آئی،وہ اپنی ہنسی کو روکتی انزلہ کے گرد ہوئی"انزلہ باجی۔۔۔"اس سے پہلے لاریب پھر سے شروع ہوتی،انزلہ لاریب کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتی قاسم کی جانب گھومی۔۔۔

"قاسم تم اپنے دوست کو سمجھا لو۔۔۔۔مجھ سے دس فٹ دور رہے۔۔۔۔"

"کیوں تمہیں کہنا نہیں آتا۔۔۔؟"جواب قاسم کی جانب سے نہیں حارب کی جانب سے آیا ،وہ اس کے سامنے اس کی آئسکریم کئے کھڑا تھا۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔۔اور تمہاری گرل فرینڈ۔۔۔"انزلہ نے اس کے ہاتھ سے آئسکریم جھپٹی اور قاسم کے بائیں جانب آ گئی۔۔۔

"یہ تو بہت ہی خوب دعا دی ہے تم نے۔۔۔ دونوں ساتھ ہوں گے تو بھاڑ بھی وائٹ ہاؤس لگے گا۔۔۔" حارب نے اپنی آئسکریم کا ریپر کھولتے ہوئے کہا تھا اور لاریب اور قاسم کے ابھرتے قہقہے انزلہ کو سلگا گئے تھے۔۔۔

وہ چاروں اب سالوں بعد پھر سے اکھٹے ہو چکے تھے، اور اب دوستوں کے سنگ زندگی خوشیوں سے بھرپور محسوس ہو رہی تھی، جس کا ہر لمحہ انہیں جینا تھا۔۔۔ بچپن کے دوستوں کے سنگ پاؤں زمین پر کہاں ٹکا کرتے ہیں۔۔۔ ان چاروں کا آج پھر اک ساتھ ڈنر کرنے کا پلان ترتیب پایا تھا۔۔۔ انزلہ اور حارب کیلئے تو گھر سے نکلنا مشکل نہیں تھا مگر اصل مشکل تو قاسم اور لاریب کیلئے تھی، جن کے سر پر ماں کی چاولا کی چپل کی تلوار ہمیشہ لٹکتی رہتی تھی اور پھر انزلہ کی موجودگی تو مزید سختیاں ان کے سر پر لا کھڑا کرتی تھی۔۔۔ اسی صورتحال کے تناظر میں ان دونوں کا ماں سے بچنا اک خاصہ مشکل مرحلہ تھا۔۔۔

قاسم نے بھی اپنی ہی سائنس لڑائی تھی، اپنے روم سے نکل کر وہ سیڑھیوں کے سرے پر آیا، لاریب سامنے ہی صوفے پر بیٹھی رسالہ میں منہ دئے ہوئے تھی۔۔۔ قاسم نے آہستہ سے گلہ کھنکھار کر صاف کیا، لاریب نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اس نے اشارۃ ماں کا

پوچھا، لاریب کچن کی جانب اشارہ کرتی واپس سے رسالہ اپنے منہ کے سامنے کر گئی۔۔۔ قاسم نے اک گہرا سانس لیا اور پھر خلاف معمول دھپ دھپ کرتا سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا۔۔۔اس کی چال کی سختی پر سمیعہ بیگم بھی کچن سے باہر آ گئیں۔۔۔

"یہ گھوڑوں کی طرح دھگ دھگ کرتے کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟"

صوفے پر بیٹھی لاریب نے ہاتھ میں پکڑے رسالے کا کونہ موڑ کر قاسم کو دیکھا۔۔۔

"میں۔۔۔میں حارب سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔" اس نے بڑے آرام سے وہیں کھڑے رہ کر انہیں جواب دیا۔۔۔ سمیعہ بیگم نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔۔۔اگر وہ انزلہ سے ملنے جا رہا ہوتا تو کسی صورت یوں دھپ دھپ کرتا نہ آتا اور ناں ہی اتنے تحمل سے رک کر ان کی بات سن رہا ہوتا۔۔۔لاریب نے پکڑے جانے کے ڈر سے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا تھا۔۔۔اگر جو اماں کو اک بار پتا چل جاتا تو اف اماں کی چاولا کی چپل۔۔۔سوچ کر ہی اسے جھر جھری ہوئی۔۔۔

"مگر ابھی تو ڈنر کا وقت ہے۔۔۔اس وقت کیا کام ہے تمہیں اس سے۔۔۔" ان کے تفتیشی لہجے میں لچک پیدا ہوئی۔۔۔

"مجھے تو کوئی کام نہیں ہے اس سے۔۔۔اس کی کال آئی تھی کہہ رہا تھا کچھ کام ہے۔۔۔"

قاسم کے جواب پر آگے جرح نہ ہوئی تو وہ سمجھ گیا کہ خلاصی ہو گئی ہے۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھا ہی تھا جب پیچھے سے لاریب اسے آواز لگا گئی۔۔

"قاسم بھائی میں بھی آجاؤں۔۔۔؟"انتہائی مودبانہ انداز میں اس نے کہا۔۔۔

"تم کیا کرو گی۔۔۔؟"وہ زچ ہوا۔

"میں۔۔میں محمود انکل سے مل لوں گی۔۔کتنے اچھے ہیں وہ۔۔۔"وہ آنکھیں مٹکائے بولی تھی۔۔۔

"اچھا آجاؤ۔۔۔مگر ہماری ٹو میں نہیں لگو گی۔۔۔"قاسم نے ہاتھ اٹھا کر تنبیہ کی۔

لاریب نے سرعت سے ہاں میں سر ہلایا اور ساتھ میں ماں کو بھی آنکھ ماردی کہ بے فکر رہیں میں پوری نظر رکھوں گی۔۔۔

"چلو میں کھانا باہر ہی رکھ دوں گی آکر تم لوگ کھالینا۔۔۔"سمیعہ بیگم نے انہیں جاتا دیکھ کر کہا،لاریب اور قاسم دونوں نے ہی اک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اب اتنے بے مروت لگتے تو نہیں ہیں حارب بھائی کہ ڈنر کے وقت کھانے کا بھی نہ پوچھیں۔۔۔"اس نے قاسم کی جانب دیکھا۔۔۔قاسم نے بھی فوراًسے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔۔۔

"آپ کھانا نہ رکھیئے گا ہم حارب کے ساتھ ہی کھالیں گے۔۔۔"

کہنے کے بعد وہ دونوں وہاں رکے نہیں تھے۔۔۔ماں کی خاموشی کو موقع غنیمت جان کر وہاں سے نکلنے کی کی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بلآخر بارڈر پار کر کے وہ چاروں اک ساتھ ڈنر کرنے ریسٹورنٹ پہنچ ہی گئے تھے۔۔۔لاریب تھوڑی دیر پہلے قاسم کی اپنی ماں کے سامنے کی جانے والی اداکاری کی داستان پورے زور و شوق سے سنانا شروع ہو چکی تھی۔۔۔پانچ منٹ کے قصے کو اس نے کھینچ کھینچ کر آدھے گھنٹے کی دردناک کہانی بنا دیا تھا۔۔۔

"بھئی تم لوگ کیا جانو میرا اور لاریب کا دکھ۔۔۔کون کون سی دیواریں پھلانگ کر ہمیں تم لوگوں سے ملنے آنا پڑتا ہے۔۔۔" قاسم نے بھی انزلہ اور حارب کے سر اپنا احسان ڈالنے کیلئے لاریب کے قصے میں حصہ ڈالا۔۔۔

"بس کردو اب ڈرامہ۔۔۔اتنا بھی کوئی تم آگ کا دریا نہیں پار کر کے آئے۔۔۔اور تائی اماں کے منع کرنے پر جیسے تم باز آجاتے ہو۔۔۔"انزلہ نے بھی آدھے گھنٹے کی محنت سے کھینچی گئی منظر نگاری پر اک ہی جملے میں پانی پھیر دیا۔۔۔

قاسم تو اس کی اس سرکشی پر تلملا ہی اٹھا۔۔۔چلو خود تو احسان نہیں لینا تھا ناں لیتی مگر حارب کے سر تو رہنے دیتی۔۔۔

"ہاں جیسے تم تایا ابا کے کہنے پر باز آجاتی ہو۔۔۔" قاسم نے دوبدو کہا۔۔۔"ویسے یہ صرف تمہاری وجہ سے ہوتا ہے میرے ساتھ۔۔۔"اس نے اک آخری بار اس کے سر احسان کا ٹوکرا رکھنے کی کی۔۔۔

انزلہ سامنے پڑی ٹوکری میں سے فش کریکر اٹھا کر منہ میں ڈالتی اس کی حالت سے محظوظ ہوئی تھی۔۔۔وہ سچ میں اس کے اور تائی اماں کے بیچ پس جاتا تھا۔۔۔

"کیوں انزلہ کی وجہ سے کیوں۔۔۔؟" حارب نے بڑی دلچسپی سے بڑا غلط سوال کر دیا، انزلہ کی مسکراہٹ سمٹی اور وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح لاریب نے اس کے علم میں اضافہ کرنے کو اپنا ہی فرض سمجھا۔۔۔"اماں کو لگتا ہے انزلہ باجی قاسم بھائی میں انٹرسٹڈ ہیں۔۔یاں شاید یہ دونوں ہی اک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں۔۔۔اور کل کو یہ ان کی بہو بن کر ان کے بیٹے کو ان سے چھین لیں گی۔۔یونو دیسی مامزیہ منٹیلیٹی۔۔"انزلہ اس کا ہاتھ پکڑتی رہ گئی مگر لاریب اس سے پہلے ہی روانی میں بنا سانس لئے ہی اپنی بات مکمل کر چکی تھی۔۔۔

انزلہ نے اسے گھورا، لاریب نے کندھے اٹھا دئے "کیا۔۔۔؟ ایسا ہی ہے ناں قاسم بھائی۔۔۔؟"لاریب کو لگا انزلہ اس کی بات پر شک ہونے کی صورت میں گھور رہی ہے جس

پر مہر ثبت کرنے کیلئے اس نے قاسم کی گواہی مانگی تھی۔۔۔ قاسم لاریب کی بیوقوفیوں پر مسلسل ہنستا چلا گیا۔۔۔

لاریب تو تھی ہی پھٹا ڈھول۔۔۔اسے خاموش رہنے کا کہنا مطلب اپنی ہی مزید باتوں کی اشتہاری تھی۔۔۔اس نے اپنا رخ لاریب کی جانب سے پھیرتے ہوئے سامنے کی جانب کیا ۔۔۔اس کی نظریں حارب سے ٹکرائی تھیں اور وہ گڑبڑائی۔۔۔حارب اسی کی جانب دیکھ رہا تھا یوں جیسے جو باتیں منظرِ عام پر آگئی ہیں ان سے چھپے رازوں کو بھی جان لینے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

"ویسے سچ پوچھیں میری بھی بڑی امیدیں تھیں ان سے۔۔۔" لاریب نے اک بار پھر سے اپنی امید ٹوٹنے پر دکھ کا اظہار کیا۔۔۔

انزلہ جو اس کے بول لینے کے بعد کچھ دیر خاموش رہنے پر سکون میں آئی ہی تھی اس کے اگلے جملے پر تو اس کا صبر ہی جواب دے گیا تھا۔۔۔

"لاریب۔۔۔" انزلہ نے اسے گھورتے ہوئے مزید کچھ کہنے سے روکا۔۔۔"اب اگر تم نے کوئی فضول بات کی ناں تو آئندہ کہیں اپنے ساتھ نہیں لے کر جاؤں گی۔۔۔" انزلہ نے ماؤں کی طرح اسے ڈپٹا، لاریب انزلہ کی بات پر منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔اس سے پہلے وہ لاریب کے خاموش ہونے پر شکر کرتی سامنے بیٹھے حارب نے بھی لاریب کا ساتھ دینے کی کی۔۔۔

"اس میں لاریب کا کیا قصور۔۔۔اگر میں سچ کہوں تو کوئی بھی ہوان کی فرینکنس دیکھ کر یہی سمجھتا۔۔۔" حارب نے بڑے اطمینان سے کہنے کے بعد انزلہ کی نب دیکھا۔۔۔اسے انزلہ کی نظروں میں ملال دیکھائی دیا تھا۔۔۔ مگر کیوں۔۔۔؟ کس چیز کا۔۔۔اس نے تو اک عام تبصرہ ہی کیا تھا جیسے لاریب نے کیا تھا۔۔۔

"اس کا مطلب ہے تمہیں بھی یہی لگتا ہے۔۔" انزلہ نے بھی خود کو پٹڑی سے اترنے نہیں دیا تھا اور وہ بھی مسکرائی تھی بالکل اسی اطمینان اسی ڈھٹائی سے جس سے حارب مسکرایا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔" وہ جوس کے گلاس کو انگھوٹے اور درمیانی انگلی سے تھامتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔"اگر میں کچھ باتوں سے واقف نہ ہوتا۔۔۔"اس نے مبہم انداز میں کہا، مسکراہٹ ابھی بھی اس کے چہرے کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔۔۔

وہ بظاہر بڑے عام سے انداز میں کہہ رہا تھا مگر نا محسوس سے انداز میں انزلہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بھی بخوبی دیکھ رہا تھا۔۔۔انزلہ کا چہرہ اس کی باتوں پر غصے کی زیادتی سے لال ہونے لگا تھا۔۔۔

"دیکھا۔۔۔حارب بھائی کو بھی ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔اب تو دو ووٹ ہو گئے۔۔۔" لاریب حارب کی بات پر چہک اٹھی۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ جبکہ تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔" قاسم نے پاس بیٹھے حارب کے بازو پر مکا رسید کرتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اپنی قیاس آرائی سے باز رہنے کا کہا ۔۔۔

"کیا کچھ ایسا ہے جو آپ دونوں ہم سے چھپا رہے ہیں۔۔؟" لاریب ان کی رازداری پر خفا ہوئی۔۔۔ "انزلہ باجی یہ کچھ چھپا رہے ہیں۔۔۔"

انزلہ اس کی بات کو نظر انداز کرتی ایک دم ہی اپنی سیٹ سے اٹھی کھڑی ہوئی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔" حارب کے سوا باقی سب نے ایک ساتھ پوچھا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔جب تک آرڈر نہیں آتا میں تازہ ہوا لینے جا رہی ہوں۔۔۔"

"جاؤ لاریب تم بھی ساتھ چلی جاؤ۔۔۔" قاسم نے کہا۔

"کس خوشی میں۔۔ میں وہاں فریش ہونے جا رہی ہوں۔۔ نا کہ اس کے سوالات کے جوابات دے کر اپنے مزید موڈ کو خراب کرنے۔۔ آپ بیٹھیں جب آرڈر آئے بلا لیجئے گا۔۔"

اپنے لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے اس نے بات مکمل کی اور پھر وہاں سے چلی گئی ۔۔۔

"خیر اب اتنے بھی سوال نہیں کرتی میں۔۔۔"لاریب بددلی سے صوفے پر واپس سے بیٹھ گئی۔۔۔ قاسم اور حارب دونوں ہی اس کی صورت پر ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ لوگ اس وقت شہر کے اک نامور ہوٹل میں آئے ہوئے تھے۔۔۔اس ہوٹل کے گراؤنڈ اور فرسٹ فلور پر ٹھہراؤ کیلئے کمرے بنائے گئے تھے اور سیکنڈ فلور پر ہوٹلنگ والوں کیلئے سیٹنگ ارینجمنٹ تھا۔۔انزلہ لفٹ لینے کے بجائے پارکنگ ایریا میں آگئی اور وہاں سے گاڑیوں کیلئے بنائی گئی ڈھلان سے اترتی ہوئی وہ گراؤنڈ فلور پر ریسٹورنٹ کے پچھلے حصے میں نکل آئی تھی۔۔۔ عمارت سے باہر نکلتے ہی اس کا استقبال چاندنی اور ٹھنڈی ہوا نے کیا۔۔۔ بلا اختیار ہی اس نے چلتے چلتے اپنے بازو اپنے گرد لپیٹے۔۔۔۔ہوٹل کی عمارت کو اپنے پیچھے چھوڑتی گھاس پر آہستہ سے چلتی ہوئی وہ اک مصنوئی جھیل کے پاس آکر رک گئی۔۔۔ جھیل کے پاس پہنچ کر اس نے گردن گھما کر سر کو قدرے اونچا کئے اپنی پچھلی جانب دیکھا۔۔۔ ریسٹورنٹ تھوڑا پیچھے رہ چکا تھا۔۔۔ جہاں سے وہ آگئی تھی وہاں رنگینیاں ہی رنگینیاں تھیں۔۔۔اس کے اندر اس قدر ویرانی تھی کہ جانے کیوں دور کی رنگینیوں نے بھی اس کے دل کو افسردہ کر دیا۔۔۔ وہ وہاں کھڑی فرسٹ فلور پر گلاس ونڈو کے دوسری پار کھڑے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ سب اپنی اپنی موج میں جھوم رہے تھے۔۔۔ کچھ ہاتھوں

میں مشروب کے گلاس تھامے اس جگہ کو حسرت سے دیکھ رہے تھے جہاں اس وقت وہ کھڑی انہیں حسرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ گو کہ ہر کوئی ہی حسرت زدہ تھا۔۔۔ اسے یقین تھا یہاں لوگ کھانے سے زیادہ اس منظر سے لطف اندوز ہونے آتے ہوں گے۔۔وہ واپس سے گردن گھما کر سامنے دیکھنے لگی۔۔۔اس وقت چاند کی میٹھی روشنی اور اندھیرے کے امتزاج سے لال گلاب بھی سیاہی مائل گلاب کا منظر پیش کرنے لگا تھا۔۔جانے کیوں یونہی اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔ کہیں اندر اداسی نے دل کو بھینچا۔

وائے نادانی یا کہ دیوانگی دل کہ یہ ناداں

چاہتا ہے کہ اس ویرانے کو کوئی بسیرا بنائے

فضہ جاوید

"کیا ہو گیا ہے انزلہ آج کل تم کچھ زیادہ ہی حساس ہو رہی ہو۔۔۔"اس نے خود سے کہتے ہوئے خود کو پر سکون کرنا چاہا۔۔۔"ٹھیک ہے۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟یوں بات بات پر تمہاری آنکھیں کیوں چھلکنے لگی ہیں۔۔۔"اس نے اپنی شہادت کی انگلی کے کونے سے بڑی احتیاط سے دائیں آنکھ کے کونے سے پھسلنے کی تگ و دو کرتے ہوئے اک ننھے قطرے کو اپنی

پور سے چنایوں جیسے اس اک ننھے قطرے کی اک ہلکی سی چغلی پانی سے بھری بیٹھی آنکھوں کو باغی کر دیں گی۔۔۔

وہ خاموش کھڑی اک بار پھر سر اٹھائے چاند کو دیکھنے لگی، فلک پر ٹمٹماتے تاروں کو دیکھتے ہوئے خود کے دل کو بہلانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔۔۔ کچھ ہی پل سرکے تھے جب اسے محسوس ہوا کہ وہ اس کے پاس آکر کھڑا ہوا ہے۔۔۔

"اتنی مشکل سے تمہیں ڈھونڈا ہے۔۔۔ تم پارکنگ سے آئی ہو۔۔۔؟" اس نے انزلہ کی جانب دیکھتے استفسار کیا۔

وہ اس کی بات پر خاموش کھڑی آسمان کو تکتی رہی۔۔۔۔

"یہ سراسر بیوقوفی ہے۔۔۔ تمہیں اس وقت وہاں سے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔ رات کے وقت پارکینگ ایریا محفوظ نہیں ہوتا۔۔۔" وہ اس کی حرکت پر ناراض ہوئے فکر مند ہوا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے مجھے سیفٹی پر لیکچر لینے کی ضرورت ہے۔۔۔" اس کی آخری بات پر تو وہ سلگ کر ہی رہ گئی۔۔۔

"سنبھل کر چلنے پر لیکچر لینے کی تمہیں ہی تو ضرورت ہے انزلہ۔۔۔" اس کا لہجہ عجیب سا تاثر لئے ہوئے تھا۔۔۔ انزلہ نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا، وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے ابھرتے تاثرات کو وہ خود بھی کوئی نام نہیں دے پائی اور بنا

اس کی بات کا کوئی جواب دیئے اک بار پھر سے اسے نظرانداز کرنے کا اپنا پسندیدہ مشغلہ شروع کر چکی تھی اور مسلسل سامنے آسمان کو تکنے لگی۔۔۔وہ بھی اس سے رخ پھیر تا سامنے جھیل کو دیکھنے لگا۔

"میں سمجھ نہیں پارہا تم اس فراک میں اچھی لگ رہی ہو تو پھر یہ فراک تم پر اچھی کیوں نہیں لگ رہی ہے انزلہ۔۔۔" کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا تھا،اس کی آواز میں رنج تھا۔

اس کی بات پر انزلہ نے بلا اختیار ہی اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس نے پر اسرار سی مسکراہٹ لئے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔اک سیکنڈ میں اس نے اسے احساس دلا دیا تھا کہ اسے سچ میں سنبھل کر چلنے کی ضرورت تھی۔۔۔انزلہ نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔وہ تحمل مزاج تھی۔۔۔غصے میں بھی زبان اور دماغ دونوں سے کام لینے کی قائل۔۔۔مگر اس کے مقابل اس کی ساری تحقیقات فیل ہونے لگتی تھیں۔۔۔

"اتنا غصہ کس بات پر آرہا ہے انزلہ۔۔؟" حارب کا لہجہ کافی ٹھہرا ہوا تھا۔۔کوئی جذباتی انسیت محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

چند پل اسے تاسف سے دیکھنے کے بعد اس نے کہا۔۔۔"مجھے آپ سے اس گھٹیا پن کی امید نہیں تھی۔۔۔"

"تو تمہیں مجھ سے کوئی امید بھی تھی انزلہ۔۔؟" وہ مزاق اڑانے والے انداز میں بولا۔۔۔

"نہیں مجھے تم سے کبھی کوئی امید نہیں تھی اور ناں ہے۔۔۔سب کچھ جانتے ہوئے بھی تم کتنی ڈھٹائی سے کہہ گئے۔۔۔ کتنی ڈھٹائی سے کہہ گئے تم کہ تمہیں لگتا ہے میں اس میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔۔جب کہ تم اچھے سے جانتے ہو میں اسے ہمیشہ سے اپنا بھائی ہی سمجھتی آئی ہوں۔۔۔"اس کی آواز جانے کیوں نم ہو گئی۔۔۔تائی ماں بھی تو اسے کتنی بار یہی بات کہتی آئی تھیں مگر اسے کبھی ان کی بات نے تو یوں رنجیدہ نہیں کیا تھا جس طرح وہ اس کی بات پر رنجیدہ ہو گئی تھی۔

" سمجھنے میں اور ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے انزلہ۔۔۔انسان کے جذبات وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔۔۔اور میں نے یہ نہیں کہا کہ میں ایسا سمجھتا ہوں۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے بڑی صاف گوئی سے اپنے خدشات بتائے۔۔۔

"بدل جاتے اگر میں تم ہوتی۔۔۔ میں تم نہیں میں ہوں۔۔۔انزلہ ہوں۔۔۔ہماری دغا پر تو ہمارا خود کا ضمیر بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔۔۔"اس نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔ناخن ہتھیلیوں میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔وہ جھٹکے سے موڑی تھی اور اس نے حارب کو کالر سے پکڑ لیا۔

"اگر مجھے ہمارے بیچ موجود رشتے کے تقدس کا خیال نہ ہوتا۔۔اگر اس وقت میرے سامنے حارب ہمدانی کھڑا ناں ہوتا تو میں اپنے ہاتھ کو کبھی بھی اٹھنے سے روک ناں پاتی۔۔۔ تمہیں

کیا لگتا ہے ہر شخص تمہارے جیسا ہوتا ہے۔۔۔؟ میں انزلہ ہوں۔۔۔انزلہ جس کے احساسات، جذبات پانی کی طرف شفاف ہیں جنہیں وقت کی رفتار اور معاشرے کی دھول کا کوئی خوف نہیں۔۔۔کوئی پسند ہوگا تو ڈنکے کی چوٹ پر ہوگا اور تاعمر رہے گا۔۔۔" بولتے بولتے اسے احساس نہیں ہوا تھا کب اس کی آواز اونچی ہوگئی، اور جذبات میں وہ اپنا غصہ اس پر ظاہر کر گئی تھی۔۔۔

حارب نے بھی خود کے کالر کو پکڑے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا، اس نے انہیں جھٹکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔وہ دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں ہی جھانک رہے تھے۔۔۔"تم ماوراء ہو جاؤ ہر تقدس سے۔۔۔بھول جاؤ کہ آج تمہارے سامنے حارب ہمدانی کھڑا ہے۔۔۔اٹھاؤ اپنا ہاتھ۔۔۔میں تمہاری نفرت کا زور دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ ابھی بھی اسی تحمل سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

انزلہ کے آنسو اک بار پھر بہنے کی تیاری کرنے لگے تھے، وہ فوراً سے حارب کے کالر کو چھوڑتے ہوئے پیچھے ہوئی اور اپنا رخ سامنے کی جانب کر گئی۔اس نے سر کو اوپر اٹھائے آسمان کی جانب دیکھتے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں پر بند باندھنا چاہا مگر ناکام۔۔۔آنکھ کے کونے سے اک ننھا آنسو ٹپک ہی گیا۔۔۔

"میرے صرف اتنا کہہ دینے نے کہ تم دونوں کی اٹیچمنٹ دیکھ کر کوئی بھی غلط سمجھ سکتا ہے تمہیں آگ بگولہ کر دیا۔۔اور تم نے جو اس دن مجھ سے کہا تھا کہ تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہاں ۔۔۔اس کا کیا انزلہ۔۔؟" وہ انزلہ کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔کہتے ہیں آنکھیں دل کی عکاس ہوتی ہیں۔۔۔وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے دل میں اس کیلیئے کیا تھا، اگر بغض تھا تو کس قدر تھا اور اگر نفرت تھی تو اس کی شدت کیا تھی۔۔۔وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی مگر اسے اس کی آنکھوں میں درج تحریر کو پڑھنا تھا۔۔۔

"تم مجھے اتنا گھٹیا سمجھتی ہو کہ تمہیں گھر میں اکیلا پا کر تمہارے حق میں زیادتی کر جاؤں گا۔۔۔؟ تم اپنی اس بات کا مطلب بھی سمجھتی ہو۔۔۔؟ مجھے تو ان سب باتوں کے بعد ویسے ہی اپنے ساتھ کچھ کر لینا چاہیئے تھا۔۔۔ مگر دیکھوں میں کتنی ڈھٹائی سے روز تم سے یوں ملتا ہوں جیسا کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔" وہ ابھی تک اس کی اس دن والی حرکت پر رنجیدہ تھا، اس کی آنکھوں میں ملال تھا۔۔۔

"اگر میں آپ کی طرح مقابلے بازی کرنے پر اتر آؤں تو آپ حساب نہیں دے پائیں گے۔۔۔میں کیوں اس شخص پر اعتبار کروں جس کو میں پچھلے گیارہ برس سے جانتی تک نہیں۔۔آپ نے ہی کہا تھا ناں وقت کے ساتھ انسان کے جذبات بدل جاتے ہیں پھر میں کیسے یقین کر لوں گیارہ سال کے بعد آپ کی نیت نہیں بدلی ہو گی۔۔۔" وہ جو منہ میں آتا گیا

بولتی گئی اس بات سے انجان کہ اس کے الفاظ سامنے کھڑے حارب کو چابک کی طرح لگ رہے ہیں۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی پل کو اس کے دل کو مٹھی میں بھینچ کر چھوڑ دے۔۔پھر بھینچے اور پھر چھوڑ دے۔۔۔دونوں ہی اپنی اپنی جگہ انجان بنے اک دوسرے کو تکلیف کی تہوں میں اتار رہے تھے۔۔۔

"جبکہ تم اپنے حساب سے پورے بدلے لے رہی ہو انزلہ۔۔۔تم اپنے ہر ہر عمل سے۔۔۔ہر لفظ سے بدلہ لے رہی ہو مگر تمہیں احساس نہیں ہو رہا۔۔"اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جسے اس کی جانب دیکھنے سے کوئی غرض نہیں تھا۔۔۔

"بالکل ویسے ہی ناں جیسے آپ کو نہیں ہوا تھا۔۔۔؟تو پھر یہ شکوہ کس لئے۔۔۔؟"وہ سامنے پرسے نظریں ہٹا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے طنزیہ بولی۔۔۔"مجھ سے کسی نے اک بار کہا تھا کہ ہم دونوں اک ہی جگہ آ کھڑے ہوئے ہیں اس کے بعد کوئی حساب کسی کی جانب نہیں نکلتا۔۔۔میں نے اس کے بعد اس سے جواب طلبی کی آس چھوڑ دی تھی آپ بھی مجھ سے یہ امید کرنا چھوڑ دیں۔۔۔میں نہ ہی آپ کو اور نہ ہی کسی اور کو اپنے کسی بھی عمل کیلئے جوابدہ ہوں۔۔۔"

حارب اگر اس وقت اسے کچھ کہہ رہا تھا تو وہ بھی اسے مزید ویسے ہی جواب دے رہی تھی۔۔۔یہ بحث دونوں کو ہی تکلیف دے رہی تھی۔۔۔اس نے کوئی بھی بحث کوئی بھی

وضاحت دینے کے بجائے خاموشی اختیار کرلی۔۔۔کچھ پل وہیں ٹھہرے رہنے کے بعد جب اسے لگا اب شاید اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہو گا، اس نے توقف کے بعد کہنا شروع کیا۔۔۔

"میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔میں بھول گیا تھا ماضی نے سبھی شکوؤں کا اختیار میرے ہاتھ سے لے کر تمہیں دے دیا ہے۔۔۔"وہ تلخ ہنسی ہنسا۔۔۔"اب تک تمہارا موڈ فریش ہو گیا ہو گا اب آ جاؤ اندر چلتے ہیں کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہو گا۔۔۔"اس کا لہجہ اک بار پھر ہر قسم کی جذباتی وابستگی سے عاری ہو چکا تھا۔۔۔

انزلہ نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے اپنے آنسو پونچھے اور پھر یوں آگے بڑھ گئی جیسے وہ وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔

دوسرے فلور پر پہنچ کر حارب سیدھے ہاتھ اپنے میز کی جانب مڑ گیا اور انزلہ بائیں جانب مڑ گئی تھی۔۔۔وہ اندازہ کر سکتی تھی اس وقت اس کی آنکھیں آنسوؤں پر ضبط باندھے رکھنے کے سبب کیا منظر پیش کر رہی ہوں گی۔۔۔اس کے چہرے کو دیکھ کر قاسم کو اک سیکنڈ بھی نہیں لگتا یہ سمجھنے میں کہ حارب سے اس کی بحث ہوئی ہے۔۔۔انزلہ نے صد شکر کیا اس وقت ریسٹ روم میں کوئی نہیں تھا۔۔اس نے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا اور دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔ہر وقت چمکتی بھوری آنکھیں اس وقت لبا لب پانی سے بھری آنکھوں کی سفیدی کو زائل کرتیں لال پڑ چکی تھیں۔۔۔بیسن کے کناروں پر ہاتھ رکھتے وہ سر جھکائے رو اٹھی۔۔۔

"اک تمہارا نہ ہونا کس قدر تکلیف کا باعث بن چکا ہے۔۔۔میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"بیسن کے کنارے اس کی ہتھیلیوں میں گھستے چلے جا رہے تھے اور آنسو وہ اب آبشار کی صورت بہہ چلے تھے۔۔۔"نہیں تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گے میں جانتی ہوں۔۔۔"وہ سر جھکائے ندامت ذدہ لگ رہی تھی۔۔۔کیا اسے آج ملال ہو رہا تھا۔۔۔وہ بیسن کے کناروں کو چھوڑتے ہوئے سیدھا ہوئی اور پھر سے سامنے دیوا میں نسب شیشے میں خود کو دیکھنے لگی۔۔۔آنکھیں اب گریہ کر کے سکون میں آچکی تھیں۔۔۔"ملال کس چیز کا تھا۔۔۔؟کسی چیز کا بھی نہیں۔۔۔"گردن میں موجود سریا مضبوط ہوا۔۔۔"جو میرا تھا ہی نہیں اسے کھونے کا کیسا ملال۔۔۔میں کسی کی بھی باتوں میں آکر اپنی محبت کا ثبوت نہیں دوں گی۔۔۔"وہ شیشے میں دیکھتے ہوئے خود سے بے آواز باتیں کر رہی تھی۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے خود کو کمپوز کر لیا۔۔۔ہمکلامی کی آوازیں دبی تو ارد گرد کی خاموشی سے یک دم ہی اس کا دل گھبرا اٹھا،الگ قسم کی وحشت نے اس کے دل کو خوفزدہ کر دیا۔۔۔سرعت سے نل کھول کر ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھر بھر کر اس نے منہ پر ڈالا۔۔۔اب اس کی آنکھیں کچھ بہتر لگنے لگی تھیں۔۔۔اک ساتھ کئی ٹشو نکال کر اس نے منہ صاف کیا اور آخری بار چہرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ باہر نکل آئی تھی۔۔۔

اگلی صبح لاریب جیسے ہی اٹھ کر باہر لاؤنج میں آئی،اس نے شاکی نظروں سے اپنی ماں کو فون پر باتیں کرتے دیکھا۔۔۔سمیعہ بیگم نے لاریب کو یوں خود کو بغور دیکھتے دیکھ کر پہلو بدلا۔۔

"کب تک بھیج رہی ہو۔۔۔دو مہینے سے بہن کہہ رہی ہے کہ بیٹی کو بھیج دو کچھ مدد ہی ہو جائے گی میری۔۔۔"ان کے بات کرنے سے لاریب نے اندازہ لگایا تھا وہ غالباً اس وقت اس کی خالہ سے بات کر رہی تھیں۔۔۔

"ہاں طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔نورین آئے گی تو کچھ مدد ہو جائے گی۔۔۔"

وہ سن گن لینے کیلئے اپنی ماں کے ساتھ والے صوفے پر ہی بیٹھ گئی۔۔۔

"لاریب۔۔۔"اس کا نام لیتے ہوئے انہوں نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"اس کو تم رہنے ہی دو۔۔۔میری اولاد کو اتنی عقل ہوتی تو مجھے دکھ ہی کیا تھا۔۔۔اک عدد چائے کا کپ بنانے بھیجو تو کچن کو دھواں دھواں کر کے نکلتی ہے۔۔۔اس قدر پھوہڑ ہے میری اولاد۔۔۔"

لاریب اپنی اس قدر تعریف پر منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی تھی اس سب میں زیادہ قصور اس کی ماں کا ہے جو ہر بار خالہ کو کال کر کے اپنے بچوں کی شکایتیں لگانا نہیں بھولتیں یا زیادہ قصور خالہ کا ہے جو اپنے بھانجے بھانجی کی برائی اتنے بڑے دل سے سن لیتی ہیں۔۔۔"اور خالہ کون سا ہم پر ڈی سی لگی ہیں۔۔۔"وہ بے دھیانی میں اونچا بول گئی۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔"اپنی ماں کی آواز پر وہ گڑ بڑائی۔۔۔

"میں نے۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"اس کے انکار کے بعد بھی اماں نے اسے گھورنا بند نہیں کیا تھا۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے، اب بھیج دینا۔۔۔"سمیعہ بیگم نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

"اماں اک بات تو بتائیں۔۔۔ یہ جو آپ ایسے خالہ کو بھر بھر کے ہماری شکایتیں لگاتی ہیں کبھی خالہ نے بھی اپنے بچوں کی شکایتیں آپ سے کی ہیں۔۔۔؟"وہ فون بند ہوتے ہی اپنی ماں کے گرد ہوئی۔

"اس کے بچے ہیں ہی ماشاءاللہ اتنے سمجھدار کہ ان کی شکایت لگانے کی اسے کیا ضرورت۔۔۔"

"سمجھدار نہیں چالاک۔۔۔اور خالہ کتنی چالاک ہیں ہماری ساری رپورٹ لے لیتی ہیں اپنے بچوں کی مجال ہے جو زرا بھنک لگنے دیں۔۔۔"وہ بنا اپنی ماں کی گھوریوں کی پرواہ کئے فر فر بول گئی۔۔۔اور بولتی بھی کیوں ناں اماں نے بھی تو اپنی بہن کے سامنے ان کی برائی کرنے کو اپنا پسندیدہ شیوہ بنا لیا تھا۔۔۔"اور ویسے اماں آپ کو ہوا کیا ہے اچھی بھلی تو ہیں۔۔۔"

"جب اولاد تمہارے جیسی خود غرض ہو جائے ناں تب بیمار ماں بھی اچھی بھلی ہی لگتی ہے۔۔۔"وہ تنک کر بولیں۔

لاریب نے مزید بحث کا ارادہ ترک کرتے ہوئے ٹی وی کا ریموٹ اٹھالیا۔۔۔ سمیعہ بیگم اس پر اک تاسف بھری نگاہ ڈال کر کچن میں چلی گئیں اور چند ہی سیکنڈز کے بعد ہاتھ میں ٹرے تھامے حاضر ہوئی تھیں۔۔۔ انہوں نے ٹرے اس کی جانب بڑھائی۔۔ "اٹھو یہ حارب کے گھر دے کر آؤ۔۔۔"

"اماں میں نہیں جاسکتی ابھی۔۔۔ آپ کام والی کے ہاتھ بھیج دیں ویسے بھی مجھے تھوڑی دیر میں انزلہ باجی کے ہاں جانا ہے۔۔۔" روانی میں کہنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ ہر بات ہر جگہ بولنے کے قابل نہیں ہوتی۔

"یہ جو تم دونوں بہن بھائی بھاگ بھاگ کر اس کی طرف جاتے ہوناں بہت جلد اس کا بھی علاج کرنے والی ہوں میں۔۔۔ اب تم اٹھتی ہو یا پھر میں بند کروں تمہارا ٹی وی۔۔۔ موبائل۔۔۔" وہ اس کے سر پر کھڑی بس پابندی لگانے کو تیار تھیں یوں جیسے پہلے سے ہی موقع کی تلاش میں ہوں۔۔۔

"اماں ابھی دو دن پہلے ہی میرے پیپر ختم ہوئے ہیں۔۔۔ مجھے بھی کچھ وقت ریلیکس کرنے دیں۔۔۔"

"دن میں چوبیس گھنٹے یونہی پڑی رہتی ہو ابھی بھی تم ریلیکس نہیں ہوتی۔۔۔ اٹھو اور یہ دے کر آؤ۔۔"

لاریب ناچار ٹرے تھام کر چل پڑی تھی۔۔۔

\-----------------------------

انزلہ نے لاریب کو کال کر کے اپنے گھر بلا لیا تھا اور اس نے بھی حارب کے ہاں سے سیدھا ادھر آنے کیلئے حامی بھر لی تھی۔۔۔آج موسم کافی اچھا تھا بادلوں کی چادر ان کے سروں پر سایہ کئے آفتاب کو ان تک پہنچنے سے روکے ہوئے تھی۔۔۔موسم اچھا ہونے کے سبب انزلہ نے لان میں ہی چائے کے ساتھ ساتھ خاصا اہتمام کر رکھا تھا۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی اسے سامنے لان میں بیٹی انزلہ نظر آ گئی جو اسی کی راہ تکتی ہوئی وہاں آ بیٹھی تھی۔۔۔وہ خوشی سے اچھلتی اس کے پاس چلی آئی مگر پھر اگلے ہی لمحے سامنے پڑے میز پر اس قدر کھانے کا اہتمام دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔

"واہ انزلہ باجی۔۔یہ سب میرے لئے خیر تو ہے۔۔۔"اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پلیٹ میں سے نگٹ اٹھا کر چکی کاٹی۔۔۔

"ہاں ناں۔۔۔میں نے کہا میری بہن اتنی میری پروموشن کرتی ہے تھک جاتی ہو گی۔۔۔"

انزلہ کی مسکراہٹ اسے پر اسرار سی محسوس ہوئی تھی مگر جہاں کھانا ہو وہاں ان تینوں میں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سے کسی کا دماغ صحیح سے کام کرلے توبہ استغفار۔۔۔ کھانے کے سامنے ان تینوں کے دماغ کا ٹھیک چل جانا کسی شجر ممنوع جیسا تھا۔۔۔۔

"کیسی پروموشن۔۔۔" نگٹ کھاتے ہوئے اس نے انزلہ سے پوچھا۔۔۔ ٹھیک ہے حارب کے سامنے وہ انزلہ کی تعریفیں کر کے آئی تھی۔۔۔۔ قاسم سے نہیں تو حارب کے ساتھ تو سیٹنگ ہو سکتی تھی ناں۔۔۔ "لیکن یہ بات انزلہ باجی کو کیسے پتا چل گئی۔۔۔" وہ کھانے کے ساتھ ساتھ خود سے ہی سوچ رہی تھی جبھی کام والی نے اسے پکارا۔۔۔۔

"لاریب باجی آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔"

اس نے تذبذب کے عالم میں پہلے انزلہ اور پھر کام والی کو دیکھا۔۔۔۔

"مجھ سے کون ملنے آگیا بھئی۔۔۔"

"سلام۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟" وہ کام والی کے پیچھے سے نکلا تھا۔۔۔ اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر لاریب کو دن میں ہی تارے نظر آئے، اس نے پریشانی سے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"کون ہیں یہ لاریب۔۔۔۔؟" انزلہ نے اپنی ہنسی ضبط کئے استفہامیہ کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"م۔۔۔مج۔۔مجھے کیا پتا۔۔۔"ہاتھ میں پکڑے باقی کے نگٹ کو حلق سے اتارنے کیلئے ہاون دستے کی ضرورت درکار تھی،اس نے خاموشی سے باقی کے نگٹ کو واپس پلیٹ میں رکھ دیا۔۔۔"جوانزلہ باجی کو پتا چل گیا کہ اس نے کیسی کیسی باتیں بتائی تھیں اس کو یا مولٰی تیرا ہی سہارا۔۔۔"اس نے دل میں دعائے خیر کی۔۔۔

اسے سامنے کھڑے شخص کی مسلسل مسکراہٹ کھلنے لگی تھی۔۔۔"واہ انز۔۔۔واہ آپ کے گھر میں کام والیوں کے اتنے مزے ہوتے ہیں۔۔۔مجھے بھی کام والا ہی رکھ لیں۔۔۔"اس نے اس کا مزاق اڑایا۔۔۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"انزلہ نے تصیح کرنی چاہی۔۔۔

"مس لوبیا کیا میں غلط سمجھ رہا ہوں۔۔۔"وہ کرسی پر بازو رکھے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا جو اپنا نام بگاڑے جانے پر ابھی منہ کھولنے کو ہی تھی کہ اس کی اگلی بات پر اس نے ہونٹوں کو تالا لگانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔

وہ پھیکا سا مسکرائی۔۔۔"میں چلتی ہوں میری باجی بلا رہی ہیں۔۔۔"منہ میں موجود نگٹ جس کو وہ کب سے منہ میں رکھ کر بھول گئی تھی اس کے سبب بمشکل ہی بول پائی اور بولنے

کے بعد ایف سولہ کی رفتار سے وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔اس کی حالت پر انزلہ اور علی دونوں کے قہقہے ہوا میں بے ساختہ گونج اٹھے۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

انزلہ کا آج علی کے ساتھ گھومنے اور وقت گزارنے کا پلین تھا۔۔۔انزلہ اور علی کی عمر میں کچھ خاص فرق نہیں تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ان میں خاصی بے تکلفی تھی۔۔۔ابھی اس کی علی سے ملاقات دو سال بعد ہو رہی تھی۔۔۔وہ کچھ عرصہ پہلے ہی اپنا تھیسز کر کے پاکستان لوٹا تھا اور ایسا ممکن نہیں تھا کہ وہ انزلہ سے ملنے نہ آتا۔۔۔ابھی تازہ تازہ لاریب کی کھچائی کرنے کے بعد وہ گھر سے نکل کر گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے جب انزلہ نے گھر سے نکلتے ہی کن انکھیوں سے ساتھ والے گھر کے سامنے کھڑے دو نفوس دیکھے۔۔۔وہ بنا کسی بات کے علی کی جانب دیکھ کر ہنس دی یوں جیسے اس نے بڑے ہی پائے کا چٹکلہ چھوڑا ہو۔۔۔کوئی اور ہوتا تو شاید حیران ہوتا مگر اس نے زندگی کا اک خاص حصہ انزلہ کی زیر تربیت گزارا تھا۔۔۔زیر تربیت کیا زبردستی کی استانی تھی جو وہ اس کی بن بیٹھی تھی۔۔۔وہ بھی بنا بات اس کی ہنسی کے جواب میں ہنس دیا۔۔۔اور پھر آگے بڑھ کر اس کی جانب کا دروازہ کھولا۔۔۔

"بیوٹی فل لیڈی۔۔۔"

انزلہ بیٹھنے کے بجائے اک ہاتھ دروازے پر رکھے اور دوسرا منہ پر رکھے ہنستی چلی گئی۔۔۔اب کی بار بھی بات کوئی خاص ہنسنے والی تھی نہیں مگر پھر بھی اسے بہت خوبصورت اور بہت زیادہ ہنسنا تھا۔۔۔اسے دکھاوا کرنا تھا کہ اسے لوگوں کی موجودگی اور غیر موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔اسے لوگوں کو تجسس میں مارنا تھا۔۔۔

"کٹ۔۔بہت اعلی شوٹ دیا ہے آپ نے۔۔" علی نے ان دونوں نفوس کو اپنی جانب قدرے حیران کن تاثرات لئے بڑھتا دیکھ کر انزلہ کے قریب ہو کر آہستگی سے کہا۔۔۔انزلہ نے اس کی جانب دیکھا اس کی آنکھیں اسے آنے والوں کا بتا رہی تھیں، وہ پورے دل سے ہنس پڑی۔۔۔

"انزلہ۔۔" قاسم کی آواز پر وہ دونوں ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ قاسم مسکراتا ہوا اس کے پاس آگیا جبکہ حارب وہ چہرے پر وہی ازلی سنجیدگی مگر گہری نظریں لئے ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

علی نے بڑے پر جوش انداز میں قاسم سے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا، بدلے میں قاسم نے بھی اسے اتنی ہی مضبوطی سے تھاما تھا۔۔۔وہ انزلہ کہ توسط سے آیا تھا یہ بات اہمیت نہیں رکھتی تھی کہ وہ اسے جانتا تھا یا نہیں۔۔۔اتنا ہی کافی تھا کہ انزلہ اس کے ساتھ تھی۔۔۔ قاسم

کے برعکس حارب کے ساتھ اس نے اس قدر گرمجوشی سے ہاتھ نہیں ملایا تھا اور اس کے بدلے میں حارب نے بھی منہ سے ہی جواب دینے پر اکتفا کیا تھا۔۔۔انزلہ نے حارب کو تیز نظروں سے دیکھا جسے وہ اپنی لاپرواہی کے چولے میں اڑا گیا۔۔۔ قاسم کی نظروں میں سوال تھے اور حارب اس کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔۔۔

"یہ کون ہیں انزلہ۔۔۔؟" قاسم کے سوال پر لاپرواہ سے کھڑے حارب کے بھی کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"یہ علی ہے۔۔۔میں نے بتایا تھا ناں تمہیں اس کا۔۔؟"انزلہ نے جس قدر صفائی سے جھوٹ بولا تھا اسی قدر قاسم نے اسے قدرے حیرانی سے گھورا۔۔۔

"نہیں۔۔۔" قاسم کی اس قدر صاف گوئی پر انزلہ کا دل چاہا پاس پڑا پتھر اٹھا کر اسے دے مارے۔۔۔وہ موقع شناس کیوں نہیں تھا۔۔۔

"میں علی ہوں۔۔۔آرفن ایج کی جو ہیڈ ہیں اور انزلہ کی۔۔۔"

"اسسٹنٹ ہے۔۔۔"اس نے علی کی بات کو کاٹتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔"ہاں جو ہیڈ ہیں ناں وہاں کی ان کا اسسٹنٹ ہے۔۔"اس نے علی کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے اک اور جھوٹ گڑھ دیا تھا اور وہ بھی بہت آسانی کے ساتھ۔۔۔

"اچھا۔۔۔تو تم اب آر فن ایج جا رہی ہو۔۔۔؟"

قاسم تو ساری تفتیش کھول کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔اس کی تفتیش سے انزلہ کے دماغ میں اک اور خدشہ ابھرا تھا کہیں وہ اس کے جاتے ہی حارب کے سامنے اس کی پروموشن ناں شروع کر دے۔۔۔اگلے ہی لمحے اس نے باتوں باتوں میں اک اور جھوٹ گھڑ دیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔وہ پہلے یونیورسٹی کی وجہ سے میں نے اک آر فن ایج کے پروجیکٹ پر کام کیا تھا ناں اسی کی وجہ سے جانا پڑ رہا ہے۔۔۔ورنہ تمہیں تو پتا ہے مجھے اس طرح کے کام کتنے بورنگ لگتے ہیں۔۔۔"اس نے قدرے بیزاریت لئے کہا۔۔۔ قاسم تو اس کی اداکاری پر عش عش اور اس کے جھوٹوں پر استغفار کرتا نہیں تھک رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں جس قدر تیزی سے باہر آئی تھیں انزلہ کی تنبیہی کرتی گھوریوں پر اسی رفتار سے واپس اندر چلی گئیں۔۔۔

"چلو۔۔۔خدا حافظ۔۔۔" قاسم نے کہا اور وہ آگے بڑھی۔۔۔۔

"آپ کو بھی اللہ حافظ۔۔۔۔"حارب نے قدرے چبا کر علی سے کہا تھا اور گاڑی میں بیٹھتے انزلہ نے رک کر حارب کو دیکھا۔۔۔اتنی دیر میں وہ پہلی بار بولا تھا اور بولا بھی تو یہ۔۔۔انزلہ نے تاسف بھری نگاہوں سے اسے دیکھا بدلے میں وہ سینے پر ہاتھ رکھتے اس کی داد وصول

کر گیا۔۔۔ قاسم کے قہقہے نے بے ساختہ اڑان بھری اور علی اس کو کچھ خاص یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

"تمہاری کزن کتنا جھوٹ بولتی ہے۔۔۔"گاڑی کو نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھتے ہوئے حارب نے بڑی سہولت سے کہا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"وہ جانتا تھا وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے مگر پھر وہ انزلہ کے خاندان سے تو ناں ہوا جو اک ہی بار میں مان جائے۔۔۔۔

"یہ دوستی اک آر فن ایچ کی ہیڈ کے اسسٹنٹ کے ساتھ ہونے کیلئے کچھ زیادہ نہیں تھی۔۔۔اور پھر ہیڈ بھی اس پراجیکٹ کی جس میں آپ کو کوئی خاص دلچسپی ناں ہو۔۔۔"

اس کی اس قدر گہری نظروں پر قاسم کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔اگر اس کی بہن جھوٹوں کی سردار تھی تو اس کا دوست جیمز بونڈ کا جانشین۔۔۔۔

"یہ سوال تم خود کیوں نہیں اس سے پوچھ لیتے۔۔۔یقین جانو اس کی کمیونیکیشن سکلز بہت اچھی ہیں۔۔۔"

"اس کا ملاحظہ تو میں ابھی کچھ دیر پہلے فرما ہی چکا ہوں۔۔۔پوری گفتگو کا ننانوے فیصد حصہ وہ لپیٹ کر گئی ہے۔۔۔"

"اور تمہارے خیال میں اک فیصد میں وہ کون سا سچ بتا گئی ہے۔۔۔؟"

"اس شخص کا نام۔۔۔"اس نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔

"اور تمہیں اس بات کا کیسے یقین ہے کہ اس نے تمہیں اس کا صحیح نام بتایا ہے۔۔۔؟"وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے اس کی عقابی نظروں کو لتاڑ رہا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں تمہیں۔۔۔"حارب نے تصیح کی۔۔۔"اس شخص کا نام بتاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں وہ چمک نہیں تھی جو باقی کے جھوٹ بولتے ہوئے تھی۔۔۔"

حارب کی بات پر وہ اک بار پھر سے بے ساختہ ہی قہقہ لگا گیا۔۔۔وہ صحیح کہہ رہا تھا وہ جھوٹ بول کر حارب کو چڑا گئی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حارب نے گھور کر قاسم کو دیکھا۔۔۔اس نے منہ پر زپ لگائی۔۔۔

"آر یو شور جھوٹ بولنے پر آنکھوں میں چمک ہی ہوتی ہے چہرے پر ڈھٹائی نہیں۔۔۔؟"

قاسم نے اسے چھیڑا۔

"تمہاری بہن کی آنکھوں میں چمک ہی ہوتی ہے۔۔۔اس کیلئے جھوٹ بھی اک اچیومنٹ ہے اور اگر میرے ساتھ بولے پھر تو ماؤنٹ ایورسٹ پر جھنڈا لگانے کے مترادف ہے۔۔۔"

"ویسے یہ تم کس خوشی میں اسے اپنی مائیکرو سکوپک نظروں کے حصار میں لئے ہوئے ہو۔۔۔؟"اس کے اندر کا بھائی جاگا۔۔۔

"اپنی کزن دیکھی ہے تم نے۔۔۔؟"وہ استہزاء ہنسا۔۔۔

"وہ بھی یہی کہتی ہے۔۔۔۔" قاسم نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

حارب کی بھنویں سکڑی تھیں۔۔۔

"تم نے شکل دیکھی ہے اپنے دوست کی۔۔۔"کہتے ساتھ ہی اس نے دل کھول کر قہقہ لگایا تھا۔۔۔

"تمہاری کزن سے کسی سیدھی بات کی توقع کی بھی نہیں جاسکتی۔۔۔"اس نے بھنا کر کہا ۔۔۔

"یہ کیا تمہاری کزن۔۔ تمہاری کزن لگا رکھا ہے۔۔ بچپن کے دوست ہیں انزلہ کہو اسے۔۔۔" قاسم اس کی بے اعتنائی پر بگڑ گیا۔۔۔

"مجھے آپ معاف ہی رکھئیے۔۔۔مجھے کچھ خاص شوق نہیں مراسم بڑھانے کا۔۔۔"وہ کہہ کر قاسم کے منہ پر گیٹ بند کرتا اپنے گھر کے اندر گم ہو گیا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی طرف سے بہترین اداکاری کر کے وہاں سے نکل آئے تھے۔۔۔اب گاڑی میں یوں فخریہ سر لئے بیٹھے تھے جیسے کچھ ہی دیر میں ان کے نام آسکر ایوارڈ کیلئے پکارے جانے ہوں۔۔۔انزلہ گاڑی میں بیٹھی اپنے شیشے سے باہر سڑک کے کنارے پیچھے چھوٹتے درختوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بڑا ہی ایروگنٹ ہے ویسے۔۔مانا ہینڈسم ہے پر اس کا مطلب یہ تو نہیں بندہ مغرور ہی ہو جائے۔۔۔" علی نے سٹئیرنگ گھماتے ہوئے بلآخر اپنے اندر کی بھڑاس نکالی۔۔۔

"کون۔۔؟" انزلہ نے شیشہ کھولتے ہوئے اپنا منہ باہر نکال کر اسے ہواؤں کے رحم پر چھوڑ دیا اور اب آنکھیں بند کئے ہوا کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

"وہی حارب۔۔۔ہم نے کتنی باتیں کی اس نے اک بار بھی کچھ نہیں کہا۔۔۔بندہ پہلی بار ملتا ہے حال چال ہی پوچھ لیتا ہے۔۔مگر وہ یوں کھڑا تھا جیسے ہم نے زبردستی کھڑا کر رکھا ہو اسے۔۔۔اور تو اور کہتا خداحافظ۔۔۔"

علی کی بات سنتے ہی اس نے سرعت سے اپنا سر گاڑی کے اندر کیا۔۔۔۔

"شکر۔۔۔شکر۔۔۔کسی کی تو سوچ مجھ سے ملتی ہے ورنہ قاسم کو پتا نہیں اس میں کیا دکھائی دیتا ہے۔۔۔اور ایک سیکنڈ ہینڈ سم کدھر سے ہے وہ۔۔۔؟بس تھوڑی سی صاف رنگت ہے۔۔۔ہائیٹ اچھی ہے۔۔۔گہری آنکھیں ہیں۔۔۔ڈریسنگ اچھی کی ہوئی تھی بس۔۔۔؟اس کا مطلب یہ تھوڑی ہو گیا کہ وہ ہینڈ سم ہے۔۔۔"اس نے حارب کی شخصیت کا نقشہ کھینچنے کے بعد علی کی عقل پر افسوس کیا۔۔۔

علی نے اس کی بات پر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔۔"ہاں بالکل۔۔۔خوش شکل ہونے کا مطلب یہ تھوڑی نہ ہوتا ہے کہ سامنے والے کو ہینڈ سم ہی کہہ دو۔۔۔آئیم سوری میری لغت زرا خراب ہے۔۔۔میں خوش شکل ہونے کو ہینڈ سم بول گیا۔۔۔۔"علی نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو دبائے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔وہ اس کی معذرت قبول کرتی اک بار پھر سے گاڑی کی ونڈو سے منہ باہر نکال چکی تھی۔۔۔

قاسم ابھی سو کر اٹھا تھا مگر ابھی تک اس نے بیڈ سے نیچے اترنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔ویسے ہی ادھ کھلی آنکھوں سے اس نے موبائل اٹھایا اور کھول کر دیکھنے لگا جب

دھڑام کی آواز کھول کر لاریب اندر آئی۔۔اس کی شکل بتا رہی تھی وہ باہر ضرور کچھ منحوس دیکھ کر آئی ہے۔۔ قاسم نے بھنویں اچکا کر پوچھا"کیا۔۔؟"

"اندازہ کریں اتنی صبح صبح کون آیا ہو گا۔۔۔"

"اب یہ ناں کہنا نورین آگئی ہے۔۔۔" قاسم نے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا مگر جلد ہی لاریب کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات نے اسے اٹھ کر بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔"کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔۔؟"

لاریب نے نفی میں گردن ہلائی۔۔"ویسے آپ کو کیسے پتا چلا وہ آئی ہے۔۔۔"

"میسج کیا تھا اس نے مجھے۔۔۔" وہ غصے سے بولا تھا مگر لاریب کی حیرانی پر اس نے جلد ہی وضاحت کی۔"پاگل ہو مجھے کیوں بتائے گی۔۔۔وہ تو اماں پچھلے کچھ دنوں سے اپنی بھتیجی کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھیں۔۔ہائے میں نے تب ہی کیوں نہ سمجھا۔۔"وہ اب اپنا سر ہاتھوں پر گرائے افسوس کرنے لگا۔۔۔

"بھائی مجھے لگتا ہے پانی آپ کے سر سے گزر گیا ہے۔۔۔بلکہ سر سے کیا گزر گیا اب آپ سمجھیں کہ آپ ڈوب گئے ہیں۔۔۔خود کو تیار کر لیں اماں اس بار آپ کو اس کے پلے باندھ کر ہی رہیں گی۔۔۔"روانی میں بولنے کے بعد اس نے قاسم کے چہرے کو دیکھا جو غصے سے

بیل کی طرح نتھنے پھلائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔"میرا مطلب اس کو آپ کے پلے۔۔"لاریب نے اپنے جملے کی فوراً تصیح کی۔۔۔

"یار لیبی اب مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔"

"بس آپ پھر زرا اس سے بچ کر ہی رہئے گا۔۔۔خوا مخواہ فری نہ ہونے بیٹھ جایئے گا۔۔آپ کو پتا ہے ناں اس کو انگلی پکڑاو تو وہ سیدھا بندے کو جھپی ڈال لیتی ہے۔۔۔"اس نے فکر مندانہ لہجے میں اپنے بھائی کو تنبیہ کی۔۔۔

"مگر تمہیں تو کزن میریجز بہت پسند ہیں ناں۔۔۔؟"قاسم نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں اگر آپ انزلہ باجی سے شادی کریں تب۔۔۔"اس کی بات پر قاسم نے ہنستے ہوئے اس کے سر پر چت لگائی جس پر وہ بھی فوراً سے شیرنی بنی تھی۔۔۔

"بھائی۔۔۔"وہ مسکین سی آواز میں بولی۔۔۔

اس کی بات کی نوعیت سمجھتے ہی قاسم جھٹ سے بیڈ سے اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"اللہ۔۔۔اتنی اچھی تو ہیں انزلہ باجی۔۔۔"وہ کسی بچے کی طرح ضدی سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اب کیا میں ہر اچھے بندے سے شادی کرنے بیٹھ جاؤں۔۔۔پاگل انسان یہ ناول کم پڑھا کرو۔۔۔"

وہ چلا گیا تو لاریب پیچھے کو بیڈ پر گر گئی۔۔۔"یااللہ۔۔۔خاندان میں کسی کی تو کہانی چلوا دیں۔۔۔"دعا کے ساتھ ساتھ وہ اپنے دماغ میں دوا کی بھی سوچ دوڑانے لگی تھی۔۔۔

وہ غالباً ابھی اٹھا ہی تھا۔۔۔کافی سامنے میز پر پڑی بھانپ اڑا رہی تھی اور وہ خود موبائل پر مصروف تھا۔۔۔رائونڈ نیک والی شرٹ کے ساتھ کھلے ٹراوزر میں وہ خوش شکل انسان جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جن میں ابھی بھی نمی تھی۔۔۔وہ بالوں کو تولیے سے صاف کرنے کے حق میں کم ہی دکھائی دیتا تھا۔۔۔اس کے نزدیک یوں اس کے خوبصورت گھنے بال خراب ہو جائیں گے۔۔۔اس لئے آج بھی بنا انہیں سکھانے کا تردد کئے وہ ایسے ہی کچن کاؤنٹر کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"اور بھئی جوان۔۔کہاں تک پہنچا تمہارا آفس۔۔۔؟"اپنے کمرے سے باہر آتے محمود صاحب نے اس سے استفسار کیا۔۔۔

"ایک ہفتے کا بریک لیا ہے اس کے بعد جوائننگ ہے۔۔۔"

حارب کے جواب میں وہ سر ہلا کر صوفے پر بیٹھ کر اخبار دیکھنے لگے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔آپ نے بیکنگ چھوڑ دی ہے کیا۔۔۔؟"اس نے وہیں بیٹھے گردن گھماتے ہوئے اپنے باپ سے پوچھا، کافی عرصہ ہو گیا تھا جب سے انہوں نے اسے خود کے ہاتھوں سے بیک کئے کیک نہ کھانے پر آڑے ہاتھوں سے نہیں لیا تھا۔۔۔

انہوں نے حارب کی بات پر اخبار سے نظریں ہٹا کر غور سے اسے دیکھا۔۔۔"کیا ہو گیا برخودار۔۔۔ کہیں تم میرے کیکس کو مس تو نہیں کرنے لگے۔۔۔؟"

اس نے ان کی بات پر بے ساختہ ہی قہقہ لگایا۔۔۔ان کی خوش فہمی کی سیڑھی ابھی تک ویسی ہی بلند تھی۔۔۔"اوہ کم آن ڈیڈ۔۔۔میں تو بس اس لئے کہہ رہا تھا وہاں روز آپ بضد ہوتے تھے کچھ نہ کچھ بیک کرنے پر۔۔۔ مگر جب سے یہاں آئے ہیں تب سے اب تک کچھ بھی نہیں بیک کیا۔۔۔ کیا اس کا بھی آپ کی محبوبہ کی طرح چارم ختم ہو گیا۔۔۔"

اگر محمود صاحب کہتے تھے کہ وہ اس کے باپ نہیں بلکہ ان کا یہ گھوڑے جتنا بڑا بیٹا ان کا باپ ہے تو غلط نہیں کہتے تھے وہ کبھی ان کی غیرت کو لتاڑنا نہیں بھولتا تھا۔۔۔وقتاً فوقتاً ان پر کسی ناں کسی طریقے سے چوٹ کرتا ہی رہتا تھا۔۔۔

"محبوب چیزوں کا چارم کبھی ختم نہیں ہوتا۔۔۔اور اس کا چارم تو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ تمہاری ماں کو بیکنگ کا بہت شوق تھا۔۔۔وہ میرے لئے روز کچھ نہ کچھ بیک کرتی تھی۔۔۔"بھولی بسری یاد کے لہرانے پر وہ مسکرا دیئے۔۔۔

"میری ماں کو نہیں آپ کی محبوبہ کو۔۔۔"اس نے تصیح کی۔۔۔"میری ماں کو بھی میری طرح آپ کا اس قدر میٹھا پیار خاصا کھٹکتا رہا ہے۔۔۔"اس کا انداز خاصا مزاق اڑاتا تھا۔۔اس مزاق اڑاتے انداز نے محمود صاحب کے چہرے پر چند پل پہلے آئی مسکراہٹ کو فوراا چک لیا۔۔۔

انہوں نے اسے گھورتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔"یہ تم ہر بات میں گھوم پھرا کر اپنی ماں کو کیوں لے آتے ہو۔۔۔اور میں اس شوق سے کبھی اکتا نہیں سکتا۔۔۔"

"ہاں اکتا بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔آخر کو کبھی نہ ملنے والی محبت کا غم اسی طرح منایا جا سکتا ہے۔۔۔"اس نے کافی کا کپ ان کے سامنے رکھتے ہوئے اک بار پھر ان کی بات کو بیچ میں روک دیا۔۔۔اور انہوں نے بھی اک بار پھر اسے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات کو جاری رکھا۔۔۔

"اس کے بعد مجھے بھی اپنے پیاروں کو اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ بنا کر کھلانا اچھا لگتا ہے۔۔۔" وہ پھر سے مسکرائے۔۔۔

"اس کے بعد نہیں بلکہ اس سے پہلی کی یاد میں۔۔۔"وہ آج شاید ان کی تصیح کرنے کے ہی مشن پر تھا۔۔۔انہوں نے ہاتھ میں پکڑا کپ قدرے پٹخ کر رکھا۔۔۔

"ان لوگوں کو نہیں کھلا سکتا جن کو پیار کی قدر ہی ناں ہو۔۔۔"اب کی بار وہ ناراض ہو گئے تھے۔۔۔

"ڈیڈ مجھے پیار کی قدر ہے بس اور ڈوز تیج سے ڈر لگتا ہے۔۔۔"اس نے بڑی معصومیت سے کہا۔۔۔وہ اپنی فزیک کا خاص خیال رکھنے والا انسان تھا اور محمود صاحب وہ اس چیز کے خاصے دشمن معلوم ہوتے تھے۔۔۔

"ہاں تو بس پھر میں کس کیلئے بناؤں۔۔۔؟ گلنے سڑنے کیلئے۔۔۔؟"انہوں نے ناراضگی سے کہا۔۔۔

"اچھا ناراض تو ناں ہوں۔۔۔آپ بنائیں میں ضرور ٹیسٹ کروں گا۔۔۔"اس نے باپ کا دل رکھنے کیلئے کہا تھا وہ الگ بات تھی اس کا آخری جملہ انہیں سلگا گیا۔۔۔

"آہ۔۔اتنے تم شیف۔۔۔مجھے اب تمہاری ضرورت نہیں۔۔۔ہنہ ٹیسٹ کرلوں گا۔۔۔"وہ باقائدہ منہ بگاڑ کر اس کی نقل اتارتے بولے۔۔۔یوں جیسے ساٹھ پچپن سال کے ابا نہیں پانچ سال کا کوئی بچہ ہو۔۔۔"اب تو میں اپنی بیٹی کیلئے بنایا کروں گا۔۔۔"انہوں نے چہک کر اسے اپنی ٹیم سے باہر نکال کھڑا کیا۔۔۔۔

ان کی بات پر حارب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔بلا اختیار ہی اس نے بیٹی کے لفظ پر بھنویں اچکائیں جیسے پوچھ رہا ہو ہیں کون بیٹی۔۔

"ڈیڈ۔۔۔میری یادداشت بہت اچھی ہے اور اس کے مطابق آپ نے اک ہی شادی کی تھی اور وہ بھی میری ماں سے۔۔۔اور آپ دونوں کی غالباً اک ہی اولاد تھی حارب ہمدانی جنس لڑکا تخاطب بیٹا۔۔۔یہ بیٹی کہاں سے آگئی ہے۔۔۔؟ڈونٹ ٹیل می کہ ایکس مرحومہ بیوی اور محبوبہ کہ بیچ بھی کوئی لولائن ہے آپ کی۔۔۔"وہ پریشان۔۔۔حیران کھڑا تاسف سے بھرے لہجے میں کہتا اپنے باپ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔یوں کہ غلطی ناں ہونے کے باوجود بھی اک سیکنڈ کیلئے محمود صاحب بھی شرمندہ ہو گئے تھے۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔"اس نے آس لئے انہیں پکارا۔۔۔اور اگلے ہی پل محمود صاحب نے اپنے پاس پڑا کشن اپنے بڑھاپے کو بنا خاطر میں لائے اسے دے مارا۔۔۔اس سے پہلے وہ اس کی ٹکور کرتا حارب سرعت سے نیچے جھکا تھا اور اگلے ہی پل وہ اپنے باپ کی کچھ دیر پہلے والی حالت پر قہقہ لگاتے ہوئے جھوم اٹھا۔۔۔۔

"ناہنجار اولاد۔۔۔میں انزلہ کی بات کر رہا ہوں۔۔۔اس کو بھی میٹھا بہت۔۔۔بہت زیادہ پسند ہے۔۔۔"انہوں نے اک بار پھر اسے چڑایا۔۔۔

"وہ جو اگلے گھر میں رہتی ہے۔۔۔؟"اس نے کمال کی اداکاری کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنا چاہا مگر باپ کی نظروں نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا، جو اس کی اداکاری کے جھوٹ

کو پکڑے اسے شرمندہ کر رہی تھیں۔۔۔ "ویسے آپ کو یہ سب کس نے بتایا اسے میٹھا پسند ہے۔۔۔؟"

محمود صاحب نے اس کے سوال کو سرے سے ہی نظرانداز کر دیا اور خاموشی سے اپنی اخبار کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔

"اس نے کہا ہے آپ سے۔۔؟" اس نے پھر سے سوال دہرایا۔۔۔

محمود صاحب پھر خاموش رہے۔۔

"ٹھیک ہے نہ بتائیں۔۔ مگر میں آپ کو بتادوں وہ کبھی نہیں آئے گی۔۔۔" وہ پر یقین لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"دیکھتے ہیں صاحب زادے۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔۔" محمود صاحب نے اخبار کو واپس میز پر رکھ دیا۔۔

'السلام علیکم۔۔۔ کیسے ہیں آپ انکل۔۔۔" قاسم مسکراتے ہی پرجوش سا اندر داخل ہوا۔۔۔

قاسم کو اندر آتا دیکھ کر حارب کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ وہ اس کے ارادوں سے اچھی طرح واقف تھا۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے تک وہ جو اپنے باپ کی جان کا عذاب بنا ہوا تھا اب قاسم اس کی جان کا عذاب بننے چلا آیا تھا۔۔

محمود صاحب نے اس سے ملتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔۔ "اور جوان کیا چل رہا ہے۔۔؟"

"کچھ خاص نہیں انکل وہی بابا کا بزنس۔۔۔"

"بہت خوب۔۔ چلو تم دونوں باتیں کرو میں زرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔" وہ قاسم اور حارب کی آنکھوں ہی آنکھوں میں ہوتی چغل خوری کو دیکھتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

"کاش میرے ابا بھی اپنی ایکس کے پیچھے باہر نہ جاتے تو آج میں بھی باپ کے سر پر عیاشی کر رہا ہوتا۔۔۔" اس نے قاسم پر چوٹ کی۔۔۔ سامنے سے وہ بھی اپنے نام کا ایک ہی تھی اس کی بات پر بجائے شرمندہ ہونے کے فخریہ سا ہنس اٹھا۔۔۔

محمود صاحب کے جاتے ہی وہ حارب کے ساتھ والی کرسی سنبھال گیا۔۔۔

"بولو۔۔ اب کیا ہو گیا ہے جو یوں صبح بنا تکلف منہ اٹھائے چلے آئے ہو۔۔۔" وہ زچ ہوا تھا۔۔۔

"یار مسئلہ تو بہت بڑا ہو گیا ہے۔۔۔" جتنی سنجیدگی قاسم نے اپنے چہرے پر لئے کہا تھا حارب نے اتنے ہی بھرپور طریقے سے اسے نظرانداز کیا تھا اور اپنا موبائل استعمال کرتے گھونٹ گھونٹ کافی پینے لگا۔۔۔

"ارے پوچھو تو ہوا کیا ہے۔۔۔؟" وہ وہاں سے اٹھتا ہوا کاؤنٹر کی جانب بڑھ آیا اور اب اپنے لئے کافی نکالنے لگا۔۔۔

"میں نہیں پوچھوں گا تو تم نے جیسے بتانا نہیں ہے۔۔۔اور ویسے بھی ٹھیک ہے ہم کچھ سالوں کیلئے یہاں نہیں تھے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ گھر ہی تمہارے نام ہو گیا ہے۔۔۔"

جب سے اسے قاسم کی خود کیلئے گھومن گھیریاں سمجھ آئی تھیں وہ تاؤ کھاتا نہیں ہٹتا تھا۔۔اور تو اور اس کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ کاروائی ڈال چکا تھا۔

"بچو اسی لئے کہتے ہیں خواہ مرد ہو یا عورت کبھی اپنی جگہ چھوڑ کر نہیں جانا چاہیئے۔۔۔آج آپ یہاں منظر سے ہٹے اور وہاں تخت کسی اور کا ہوا۔۔۔"

تو کس خیال میں ہے منزلوں کے شیدائی
انہیں بھی دیکھ جنہیں راستے میں نیند آئی

اس نے ہنستے ہوئے اک عام سی بات کہی تھی مگر اس کی عام سی بات سامنے بیٹھے حارب کی دنیا ہلا گئی تھی۔۔۔اس کے جملے کی سچائی اسے کافی سے زیادہ کڑوی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس کا چہرہ یک دم سنجیدہ ہو گیا۔۔۔منہ کی جانب جاتا کافی کے کپ والا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔۔۔بلا اختیار ہی اس کی نظروں کے سامنے فلیش بیکس آئے تھے۔۔۔بھوری آنکھیں ستاروں سی چمک رہی تھیں۔۔۔وہ ستارہ آنکھیں ہی تھیں جو ان حالات میں بھی بنا کسی خوف

کے چمک رہی تھیں۔۔۔اٹھی ہوئی گردن لئے وہ کسی ریاست کی شہزادی جیسا غرور لئے آگے بڑھی تھی اور پھر سامنے کھڑے شخص کے گرد اپنے بازو حمائل کر دیئے تھے۔۔۔ گو کہ اس شہزادی نے سیب کو پکڑ لیا تھا۔۔۔وہ ہنسی تھی چاندنی کے سنگ اس کی کھلکھلاہٹ نے سحر پھونکا تھا۔۔۔ سحر کے اس کھیل میں شہزادی زہریلے سیب سے بچ گئی تھی۔۔۔ عجیب بات تھی اس کی اس قدر خوبصورت ہنسی نے حارب کی مسکان کو اچک لیا تھا۔۔۔

راہ حیات میں کچھ مرحلے تو دیکھ لئے
یہ اور بات تیری آرزو نہ راس آئی

"اور اگر کوئی اپنی جگہ پہلے سے ہی چھوڑ بیٹھا ہو۔۔۔؟"اس کی نظریں سامنے پڑے کافی کے کپ پر جا ٹکیں۔۔۔وہ اس وقت سر نہیں اٹھا سکتا تھا۔۔۔

پھر اس کی یاد میں دل بے قرار ہے ناصر
بچھڑ کے جس سے ہوئی شہر شہر رسوائی

"پھر احساس ہونے پر دوبارہ سے میدان میں اتر آئے اور اپنے حق کا سوال کرے۔۔۔"

قاسم نے بڑی سہولت سے اس کے سامنے حل رکھا۔۔۔ساتھ ہی اس نے کچن کاؤنٹر کے اوپر بنے کیبینٹ میں سے بسکٹس سے بھرا جار نکال لیا۔۔

حارب کی نظریں ابھی تک کپ پر ہی مرکوز تھیں۔۔۔"تم ہو کون۔۔۔؟"اس کی چیختی ہوئی آواز کی بازگشت اس کے کانوں کے پردوں میں ابھری۔۔۔اور اس کا دل بے بسی سے کراہ کر رہ گیا۔۔۔"اگر آپ کے پاس سوال کرنے کا ہی حق نہ رہا ہو۔۔۔"اس نے کچھ دیر کے بعد پھر سے قاسم سے کہا۔۔۔

ٹھہر گئے ہیں سرِ راہ خاک اڑانے کو

مسافروں کو نہ چھیڑ اے ہوائے صحرائی

"تو پھر شرافت سے اس سے دستبردار ہو جانا چاہیے۔۔۔"اس نے جار میں سے اپنے پسندیدہ بسکٹ نکال کر سیدھے ہاتھ میں بھرے۔۔۔

"اب اس سے دستبردار ہونا ممکن نہیں رہا۔۔۔یاں شاید کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔"اس نے بخودی میں کہا۔۔۔

وہ تاب درد وہ سودائے انتظار کہاں

انہی کے ساتھ گئی طاقتِ شکیبائی

"کس سے۔۔۔"اس کے پاس بیٹھتے قاسم نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔

"تخت سے۔۔۔"وہ ہنسا۔۔۔

"واہ۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے اپنے باپ کو غریبی کے طعنے دے رہے تھے۔۔۔"بسکٹ کو چائے میں ڈبوتے ہوئے وہ اسے شرم دلانا نہیں بھولا تھا۔۔۔

"جب تک وہ نہیں ہے غریب ہی ہوں جس دن وہ مل جائے گی بخت کھل جائیں گے۔۔۔" حارب نے قدرے سچائی سے اس کی کمی کا اعتراف کیا۔۔۔۔

"دیکھو اگر میرا خود کا مسئلہ بانہیں پھیلائے مجھے جھپی ڈالنے کو ناں کھڑا ہوتا تو میں تمہاری ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے ضرور آتا۔۔۔"

"اسی کشتی کو ناں جس کو خود غرض انسان تم نے اپنے مفاد کیلئے خود ہی ڈبونے کی کی ہے۔۔۔"وہ اس پر بھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"دیکھو کشتی تمہاری ڈوبے یاں میری نقصان تو اک سا ہی ہے۔۔۔ آخر کو ہم دوست ہیں۔۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے میں یہاں اپنی کہانی تمہارے رومینس کیلئے خراب کردوں گا۔۔۔"

اچھا کٹ دی بحث شارٹ۔۔ جب پتا ہے قلم اک ہی ہے تو باری باری لکھ لیتے ہیں ناں اپنی اپنی کہانی۔۔۔"

"ہاں واہ تمہاری بات کے، میرے کہانی لکھنے تک تمہارے قلم کی سیاہی ختم ہو گئی تو۔۔۔"

حارب کسی صورت اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"اب تم بھائی کے ساتھ ایسا کرو گے۔۔۔۔"اس نے جذباتی وار کیا۔۔۔

"جی نہیں میں اس سے بھی برا کروں گا اگر تم نے میری کہانی بگاڑنے کی کی۔۔۔۔"

"اوہ بھائی تمہاری کہانی ہے کون سی پہلے یہ تو بتاؤ۔۔۔"

"نہیں ہے تو ہو جائے گی۔۔۔ تم اپنا منہ۔۔۔ اپنی ٹانگیں۔۔۔ اپنی شیطانی سوچ اور اپنی جانوروں والی حرکتیں مجھ سے چار ہاتھ کے فاصلے پر رکھو نہیں تو آئی سوئیر اگر میری کہانی بگڑی ناں تو لکھ لو اگر جو میں نے تمہارے خاندان میں کسی کی کہانی سر چڑھنے دی۔۔۔"

اسے درشتی سے بولتا دیکھ کر قاسم بے ساختہ ہی پیچھے ہوا تھا۔۔۔پھر ہاتھ بڑھا کر بہت احتیاط سے اس کی انگلی نیچے کی اور گلہ کھنکھارا۔۔۔

"میں کہہ رہا تھا ہم وریشہ کو ملوا دیتے ہیں۔۔۔"

"بہت اچھا سوچا ہے۔۔۔جتنی جلدی آنٹی کو بتاؤ گے تمہاری مشکل اتنی جلدی حل ہو گی۔۔۔"

"میں گھر والوں کا نہیں کہہ رہا۔۔۔لاریب اور انزلہ کا کہہ رہا ہوں۔۔۔مجھے پتا ہے وہ ضرور میری مدد کریں گی۔۔"

حارب نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔"وہ اپنی مدد تو کر نہیں سکتی تمہاری کیا خاک کرے گی۔۔۔"

"یار تمہیں نہیں پتا ابا اس کی ہر فرمائش پوری کر دیتے ہیں۔۔وہ کہے گی تو ابا مان جائیں گے۔۔۔"وہ مدد طلب نظروں سے حارب کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"پہلی بات قاسم جناب یہ کوئی سائیکل دلانا نہیں ہے جو اس نے کہا اور انکل نے لا دی۔۔۔دوسری بات یہ کہ انکل اپنی بیوی کے مخالف جا کر اس کی بات کیوں مانیں گے ہاں اگر انکل آنٹی کی آپس میں بنتی ناں ہو تو پھر الگ بات ہے۔۔۔"اس کے اس سچے تبصرے پر قاسم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔

"جی نہیں شکر الحمد اللہ ان کی بہت بنتی ہے۔۔۔"

"شرم نہیں آتی پھر تم کیوں ان کی لڑائی کروانے پر ہو۔۔۔" حارب نے شرارت سے اسے ڈپٹا۔۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے بھئی۔۔۔ تم بس کوئی سین سیٹ کرواؤ۔۔ باقی میں انزلہ سے خود ہی بات کرلوں گا۔۔"

"جناب قاسم صاحب آپ کو یہ خوش فہمی کیوں لاحق ہوگئی ہے کہ میں پاکستان آپ کے مسئلے حل کروانے آیا ہوں۔۔؟" وہ اب باقائدہ اس کی جانب گردن گھمائے اس کے امیدوں کے بلند مینار کی بنیادوں کی بابت پوچھ رہا تھا۔۔۔

"اب ہوگئی ہے تو ہوگئی ہے۔۔۔ کیا کیا جاسکتا ہے۔۔۔" قاسم نے ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا۔۔ "شارپ چھ بجے اسے آفس سے پک کرلینا۔۔ میں چاہتا ہوں چاچو کی دعوت پر تم اسے اپنی دوست کے طور پر متعارف کرواؤ۔۔"

"تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے میں ایسا کچھ نہیں کررہا۔۔ پہلے ہی تمہارے اس دن والے چٹکلے کی وجہ سے میں خاصا مشکل میں آچکا ہوں۔۔۔" حارب نے اپنے بازو سر کے پیچھے باندھتے ہوئے پشت صوفے سے ٹکالی۔۔۔

"کیسی مشکل میں۔۔۔" قاسم نے سرسری سے انداز میں سوال کیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ کسی خیال کے تحت دوبارہ بولا تھا۔۔۔ "مجھے یہ پوچھنا چاہیے کس کے سامنے۔۔۔" وہ اب تنے نقوش لئے اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔

"کسی کے سامنے نہیں۔۔۔" حارب اس کے سوال پر فوراً سنبھلا۔۔۔ "اور جو بھی ہو تمہیں اس سے کیا۔۔۔"

"ارے۔۔ ارے میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا کیا پتا میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔؟" وہ استہزائیہ ہنسا۔۔۔ "تم جو خود مجھ سے مدد مانگ رہے ہو۔۔۔"

"ہاں تو کیا پتا جیسے تم میری کہانی میں میری مدد کر سکتے ہو میں بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"

حارب کو اس کی خوش قسمتی پر رشک آیا تھا۔۔۔ اس کی محبت کے آڑے کوئی دیوار نہیں تھی وہ جب چاہتا محبت کو آواز لگا سکتا تھا۔۔۔ جب چاہتا اس کی بات کر سکتا تھا مگر وہ۔۔۔ وہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ ناں ہی محبت کو آواز لگا سکتا تھا۔۔۔

"میری۔۔۔ میری مدد کوئی نہیں کر سکتا اگر کوئی کر سکتا ہے تو وہ میں خود ہوں۔۔۔" وہ خود سے ہی دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"حارب۔۔؟" قاسم نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔"تم کن چکروں میں ہو۔۔۔؟"

"ابے او۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔لے آؤں گا اسے۔۔اب تم نکلو میرے گھر سے۔۔۔" حارب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرتے ہوئے باہر کا راستہ دکھایا۔۔۔وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔حارب بھی تھکے تھکے انداز میں واپس سے صوفے پر ڈھ گیا۔۔۔

"بیٹا تو نے کوئی سائنس لڑائی ہے میں یہ بات آنکھیں بند کر کے سٹام پیپر پر لکھ کر دے سکتا ہوں۔۔۔" وہ دروازے میں سے منہ نکالے اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔حارب نے وہیں سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اپنے ماتھے سے لگائے اس سے معافی مانگی تھی۔۔۔

"اب اگر ایک سیکنڈ میں تم یہاں سے نو دو گیارہ ناں ہوئے تو بھول جاؤ تمہاری کہانی ایک اور ایک گیارہ ہو گی۔۔۔"

حارب کو ناں کیلئے بہانہ ڈھونڈتا دیکھ کر وہ ہوا میں قہقہہ بلند کرتا وہاں سے گم ہو گیا تھا۔۔۔

آج شام کی محفل کا انتظام کمال صاحب کی طرف تھا۔۔۔آج تو موقع تھا دستور تھا تو کیسے ممکن تھا وہ دونوں بہن بھائی یہاں ناں پہنچتے۔۔۔لاریب تو دوپہر سے ہی پڑاؤ ڈالے ہوئی تھی اور پھر اس کے کچھ ہی دیر بعد قاسم بھی وہاں آ پدھارا تھا۔۔۔گھر میں تو وہ مدد کروانے کا کہہ

کر بھاگ آئے تھے مگر یہاں آکر اک ادھم تھا جو انہوں نے برپا کئے رکھا تھا۔۔۔ سیماب جب بھی ان تینوں کو دیکھتی تو اک ہی جملہ باآواز بلند کہتی تھی "کام کے نہ کاج کے دشمن اناج کے۔۔۔"

اور بدلے میں قاسم بھی اس سے بلند آواز میں کہتا "کیا کرایا کچھ نہیں اور گلاس توڑا بارہ آنے کا۔۔۔"

سارا دن ان کی اسی نوک جھوک میں گزر گیا تھا اور پھر شام ہوتے ہی سب مہمان آن پہنچے تھے۔۔۔ گھر کے سبھی بڑے لاؤنج میں اپنی اپنی نشست سنبھالتے خوش گپیوں میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔ بزنس سے سیاست۔۔۔ سیاست سے نااہلی اور نااہلی سے اولاد۔۔۔ وہ اپنی باتوں کے قصے چھیڑ بیٹھے تھے۔۔۔

انزلہ اور لاریب ان سے قدرے دور لاؤنج کے دوسرے حصے میں بنے کافی کاؤنٹر کے پاس رکھی کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں جس کے سامنے دیوار گیر کھڑکی سے وسیع لان کا منظر بخوبی نظر آ رہا تھا۔۔۔ ان دونوں کے سامنے پڑے گلاس کے جار میں بسکٹس پڑے ہوئے تھے۔۔۔ جس میں سے وہ دونوں باری باری بسکٹس اٹھا رہی تھیں۔۔۔ اک بار لاریب نے انزلہ سے پہلے بسکٹ اٹھانے کی کوشش کی مگر اگلے ہی لمحے انزلہ نے اس کے ہاتھ پر خاصی زور کی چت لگا ڈالی تھی جس پر وہ منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔ لوگ چائے کی میز پر بڑی بڑی ڈیلز

سائن کرتے ہیں اور وہ دونوں یہاں بیٹھیں سامنے لان میں مسلسل چکر کاٹتے قاسم کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔جو تقریباً پچھلے آدھے گھنٹے سے کسی کے ساتھ کال پر مصروف تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے بھائی کو آج کوئی مسئلہ ہے اور مسئلہ بھی کوئی سنگین قسم کا۔۔۔"لاریب نے ہاتھ میں پکڑے بسکٹ کے آخری ٹکرے کو بھی منہ میں ڈالا۔۔۔

"کیسا مسئلہ۔۔۔؟"انزلہ کی نظریں قاسم پر ہی تھیں جو فون پر جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔

"یہ تو نہیں پتا مگر کچھ ہے ضرور۔۔۔دیکھیں کیسی اڑی اڑی سی شکل لئے گھوم رہے ہیں۔۔۔ہائے میرا بھئی۔۔۔"اس نے آخری بات انزلہ کی اپنے بھائی کیلئے ہمدردی جگانے کی غرض سے کافی ڈرامائی انداز میں بولی۔۔۔جبکہ ساتھ میں وہ قاسم پر نظریں گاڑھے ہوئی تھی یوں کہ وہ یہاں نظر پھیرے گی اور وہ وہاں نظروں سے نکل جائے گا۔۔۔

"کوئی نہیں رات میں نشہ زیادہ کر لیا ہو گا۔۔۔"انزلہ نے بھی اس کی اداکاری کی آس کو اگلے ہی لمحے دھول چٹائی تھی۔۔

"ویری فنی۔۔"اس نے منہ چڑایا۔۔۔دل میں اک آخری آس نے بھی دم توڑا تھا گو کہ اب ان دونوں کا کوئی سین کبھی نہیں سیٹ ہونے والا تھا۔۔۔"ہائے کیا نورین اور بھائی۔۔۔؟" وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔"نہیں۔۔۔ایسا تو کبھی نہیں۔۔۔"وہ پریشان ہوئی اور نفی میں گردن ہلانے لگی۔۔۔

"لیبی۔۔۔" انزلہ نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر ہلایا۔۔۔وہ فوراً سے اپنے دماغی فتور سے باہر آئی تھی اور بدقت مسکرائی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟" انزلہ نے اسے فکرمندی سے دیکھا۔۔۔

"وہ اک ناول پڑھ رہی ہوں ناں وہ یاد آ گیا تھا۔۔۔" لاریب نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔انزلہ نے اسے گھورا۔۔۔ "آپ کو پتا ہے ہیرو نے ہیروئن کو چھوڑ کر چڑیل سے شادی کرلی۔۔۔" وہ انزلہ کی جانب گھومی اسے کہانی بتانے لگی۔۔۔

انزلہ نے سامنے لان میں ٹہلتے قاسم کو دیکھا جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اور پھر نورین کے آتے ہی اس نے بڑے عام سے انداز میں فون بند کر دیا تھا۔۔۔انزلہ نے واپس سے لاریب کو دیکھا وہ ابھی تک اسے کہانی سنانے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔ "جبکہ ہیرو کو پتا بھی تھا کہ وہ چڑیل اس کی بہن کو زرا برابر پسند نہیں۔۔۔۔" لاریب نے تاسف سے کہا اور اگلے ہی لمحے انزلہ دل کھول کر ہنستی چلی گئی۔۔۔وہ اس کو۔۔۔ قاسم کو اور نورین کو اپنے ناول میں فٹ کرنے کی تگ ودو میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔انزلہ کو اس پر بے انتہا پیار آیا تھا اس نے بے ساختہ ہی لاریب کے گال کھینچے۔۔۔لاریب ناراضگی سے کچھ پیچھے کو سرکی۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی انزلہ کو اپنی ہنسی ضبط کرنی پڑی تھی۔۔

لاریب واپس سے باہر دیکھنے لگی جہاں نورین اس وقت قاسم کے پاس کھڑی اس سے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔"یہ کیا باتیں کر رہی ہے بھائی کے ساتھ۔۔۔"اس نے تشویش سے کہا۔۔۔

وہ اتنی دور سے ان کے چہرے کے تاثرات سے ان کی گفتگو کی نوعیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ قاسم وہاں سے ہٹتا ہوا گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا اور نورین بھی اس کی معیت میں پیچھے ہی چلی آئی۔۔۔

"لیبی سکون کرو۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں ناں یہ نسل ارینج میرج والی نہیں دیکھ لینا یہ ٹیڑھی ہڈی تایا ابا سے جوتے کھا کر ہی رہے گی۔۔۔"انزلہ نے لاریب کو تسلی دی۔

"پکا۔۔۔؟"اس نے یوں پوچھا تھا جیسے انزلہ کے کہنے سے اس کی قسمت میں جوتے کھانے لکھ ہی دیئے جائیں گے۔

"ہاں پکا۔۔۔اب سیدھی ہو کر بیٹھو وہ اسے ہمارے ہی پاس لے کر آ رہا ہے۔۔۔" قاسم اور لاریب کو اپنی جانب آتا دیکھ کر دونوں اپنی اپنی نشست پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔۔۔

"تم دونوں یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔"ان کے پاس پہنچ کر قاسم نے مسکراتے ہوئے یاں یوں کہا جائے کہ خوامخواہ میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔وہ دونوں اس کی مسکراہٹ دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھیں کہ وہ ان کے سر پر کون سی ذمہ داری ڈالنے کی اڑان بھر رہا ہے۔۔۔وہ سبھی سیر کو سوا سیر تھے۔۔۔

انزلہ نے تالی بجائی۔۔۔لاریب نے ہنسی دبائی۔۔۔"کیا بات کردی آپ نے۔۔۔کیا بات کردی۔۔۔واہ واہ۔۔۔تم دونوں اور اکیلی بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔واہ واہ۔۔۔"انزلہ نے اسے داد دیتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا۔۔۔"ویسے یہ دو لوگ اکیلے کیسے ہوتے ہیں۔۔۔"

"میرا مطلب تھا کہ تم دونوں یہاں ہو اور نورین اکیلی بور ہو رہی ہے اسے بھی کمپنی دو یار۔۔"اس نے بڑی آرام سے اپنے پیچھے کب سے گھومتی نورین کو ان کے حوالے کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"تو تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟"وہ کسی صورت اس کی بلا کو اپنے سر لینے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

"میں زرا مصروف ہوں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے نورین کو دیکھا۔۔۔

"کہاں۔۔۔؟"وہ بھی بضد تھی نورین کے ساتھ ساتھ اسے بھی وہاں روکنے کو۔۔۔

"ہوں کہیں۔۔۔"اس سے پہلے وہ مزید سوال داغ دیتی قاسم نے کہنے کے ساتھ ہی انزلہ کو آنکھ ماری۔۔۔ناچار اسے چپ ہونا ہی پڑا۔۔۔کوئی کھچڑی تو تھی جو وہ پکا رہا تھا۔۔۔وہ خود تو چلا گیا مگر لاریب اور انزلہ کے حوالے مصیبت کر گیا تھا۔۔اور مصیبت بھی ایسی جو ناں وہاں رک رہی تھی نہ جا رہی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔"انزلہ نے اخلاقاً دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے ماحول کی خاموشی کو ختم کرنے کی اپنی سی کوشش کی۔۔۔

"ہائے۔۔۔"نورین نے بنا کوئی مروت نبھائے ویسی ہی سنجیدہ شکل سے جواب عنایت کیا ۔۔۔

"اور کیا چل رہا ہے۔۔؟"یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسے انزلہ میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے اس نے اک بار پھر سوال کیا۔۔۔

"نتھنگ سپیشل۔۔"نورین نے بیزاریت سے ادھر ادھر کا جائزہ لیتے ہوئے دو لفظی جواب دیا۔۔۔یاں شاید یہ شٹ اپ کال تھی کم سے کم انزلہ کو ایسے ہی محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ انزلہ تھی وہیں کہ وہیں حساب برابر کر دینے کی روادار۔۔۔"دین ڈو سمتھنگ سپیشل۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے بڑی سہولت سے مشورہ پیش کیا۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس کے دل میں انزلہ کیلئے کس قدر بغض ہے۔۔۔وہ جب بھی آتی تھی اس کے اور تائی ماں کے کشیدہ تعلقات کا بھرپور فائدہ اٹھا کر کوئی ناں کوئی سیاسی کھیل کھیل کر ہی جاتی تھی۔۔۔مگر وقت کے ساتھ انزلہ نے ان سب چیزوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔کسی اور کے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانا کہاں کی عقل مندی ہوتی ہے۔۔۔

"اوہ نورین۔۔یو آر لوکینگ سو گارجیس۔۔"لاریب نے حالات کی سنگینی کو فوراً سے بھانپتے ہوئے مداخلت کی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی جھوٹی تعریف پر بھی گردن اکڑا لینے والی۔۔۔"لیکن ایسے مت کہو انزلہ بھی ٹھیک لگ رہی ہے۔۔۔"اس نے تمسخر آمیز انداز میں انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

لاریب نے لاچاری سے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔اس کا نورین کی تعریف کرنے کا مطلب ہر گز انزلہ کو نیچا دکھانا نہیں تھا۔۔۔نورین کی بات پر وہ سر ہلاتی ہنس دی۔۔۔

"آئی نیو ڈیئر۔۔میری خوبصورتی لوگوں کے دو بولوں کی محتاج نہیں ہے۔۔۔"وہ بھی گردن اکڑائے بولی۔۔۔"ہیرے کی قیمت لوگوں کی بولیاں تہہ نہیں کرتیں۔۔بلکہ دیکھنے والے کی ستائشی نظروں سے ہی اس کی قدر معلوم ہو جاتی ہے۔۔۔جو مجھے تمہاری نظروں میں خود کیلئے اس وقت خاصی دکھائی دے رہی ہے۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس کا گال کھینچا"اوہ پور نورین۔۔۔"وہ کہنے کے ساتھ ہی ہنس پڑی تھی۔۔۔انزلہ یہ سب ناں بھی کہتی تب بھی اس کے چہرے پر ناچنے والی مسکراہٹ ہی اسے جلا کر راکھ کر دینے کیلئے کافی تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا اتنے ہتک آمیز لہجے سے کیوں بات کر رہی ہو۔۔۔؟"نورین نے آگے بڑھ کر انزلہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

انزلہ نے اس کے بدلتے رویے پر بھنویں سکیڑیں۔۔۔وہ ابھی بھی اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔انزلہ نے لاریب کی جانب دیکھا اس نے انزلہ کے پیچھے کھڑے حارب کی جانب اشارہ کر دیا جو جانے کب وہاں آیا تھا اور کس کی سنی تھی کس کی نہیں کچھ معلوم نہیں پڑا تھا۔۔۔حارب کو دیکھتے ہی اسے نورین کے بدلتے رویے کی سمجھ آگئی۔۔۔انزلہ یک دم ہی ہنس دی، وہ اسے حارب کی نظروں میں گرانا چاہتی تھی جسے اس کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔نورین نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔وہ واپس سے نورین کی جانب گھومی

۔۔۔

"اوہ نورین۔۔۔اوہ۔۔۔ تمہیں لگتا ہے تم نے میرا امپریشن خراب کر دیا۔۔۔"وہ آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی۔۔۔"ابھی جو خوراک میں نے تمہیں دی ہے ناں تمہیں اس کی اشد ضرورت تھی۔۔۔اور ہاں دھیان رہے اگر تمہاری حرکتیں نہ سدھریں تو اس ڈوز کی پوٹینسی بڑھانے میں میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں کروں گی۔۔۔"اس نے ہونٹوں پر مسکان سجائے بہت ہی ٹھہرے لہجے میں کہا اور واپس سے گھوم کر سیدھے ہوتے ہوئے حارب کی جانب رخ کیا جو ابھی تک وہیں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"حارب بھائی یہ کون ہیں۔۔۔"لاریب نے چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

لاریب کے توجہ دلانے پر وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔اپنی لڑائی میں اس نے غور ہی نہیں کیا تھا کہ وہ وہاں اکیلا نہیں آیا تھا بلکہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔۔۔لاریب فوراً سے اپنی نشست چھوڑتے ہوئے ان کے پاس آگئی اور ساتھ کھڑی لڑکی کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔وریشہ نے بھی مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"اب ان کا تعارف بھی تو کروائیں۔۔۔"لاریب کی بے چینی دیکھ کر وہ ہنس پڑا، پھر اس نے باری باری سب کے ساتھ اس کا تعارف بھی کروا ڈالا۔۔۔

"یہ وریشہ ہیں۔۔۔میری کولیگ اور بہت اچھی دوست۔۔۔"اس نے وریشہ کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوہ۔۔۔تو یہ وہ ہیں۔۔۔"لاریب نے یاد آنے پر پھر سے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

"جی یہ وہیں ہیں۔۔۔"وہ بھی مسکراتے ہوئے اسی کے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"مس انزلہ آپ نہیں ملیں گی۔۔۔"اس نے کچھ دور کھڑی انزلہ کو مخاطب کیا جس کے چہرے پر سے پہلے والا اطمینان غائب ہو چکا تھا اور اس وقت وہ سپاٹ چہرہ لئے وہاں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس کے پاس آگئی اور مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

"وریشہ یہ انزلہ ہے۔۔۔"اس نے وریشہ سے کہا۔۔۔"اور انزلہ یہ۔۔۔"

"میں جانتی ہوں انہیں۔۔۔" حارب کی بات کو بیچ میں کاٹتے ہوئے وہ وریشہ کی جانب مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔ "آپ کے ساتھ میں ان کو پہلے بھی کافی بار دیکھ چکی ہوں۔۔۔" اب کی بار اس نے نورین کی جانب دیکھا جس کی مسکراہٹ انزلہ کی بات سنتے ہی اڑن چھو ہو گئی تھی۔۔۔ "آپ کو یاد نہیں۔۔۔؟" اس نے حارب سے کہا۔۔۔ "جس دن میں اپنے اک دوست کے ساتھ ریسٹورینٹ میں تھی اور آپ وہاں ان کے ساتھ لنچ کرنے آئے تھے۔۔۔ اور اس دن کیفے میں جب میں اور لاریب لنچ کرنے آئے تھے اس دن بھی تو یہ آپ کے ساتھ تھیں۔۔۔" وہ آنکھوں میں چمک اور لبوں پر مسکراہٹ لئے اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ اس نے سامنے کھڑی لڑکی کے ساتھ اس کی سالوں پہلے والی ملاقات بھی کھول کر رکھ دی تھی اور اپنی بھی۔۔۔ حارب کے لب سمٹے۔۔

۔"مسٹر حارب آپ لوگوں کا تعارف زرا دیر سے کرواتے ہیں۔۔۔" چہرے پر زچ کرتی مسکان لئے اس نے حارب سے کہا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔۔۔ وریشہ نے حارب کی حالت پر بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹا تھا۔۔۔

"اصل میں انزلہ باجی کی میموری بہت شارپ ہے۔۔۔" لاریب نے ناچار توجیہہ پیش کی۔۔۔ وہ کیا سوچ بیٹھی تھی اور انزلہ اس کے منصوبے پر پانی پھیرنے کو پورا ٹینکر لئے ہوئے تھی۔۔۔

کھانے کے دوران سب کے بیچ ہلکی پھلکی باتیں چلتی رہی تھیں۔۔۔ بڑوں کی موجودگی کے سبب لاریب وریشہ اور حارب کو ویسے آڑے ہاتھوں سے نہیں لے پائی تھی جیسے اسے لینا تھا۔۔۔ وہ تو بس اس انتظار میں تھی کہ جلد سے جلد کھانا ختم ہو اور وہ ان دونوں پر سوالات کی بوچھاڑ کر ڈالے۔۔۔ بلآخر سب نے کھانا کھالیا۔۔انزلہ کے سوا باقی سبھی بچے لان میں چلے آئے اور بڑے سٹنگ ایریا کی جانب چل دئے۔۔۔ نورین کو بھی تائی ماں نے اپنے پاس ہی روک لیا تھا۔۔۔

کھانے کے بعد جیسے ہی بڑے واپس سے خوش گپیوں میں مصروف ہوئے لاریب حارب، قاسم اور وریشہ کو گھیر بیٹھی تھی۔۔۔ وریشہ کو وہ حارب کے سبب گھیر ناچاہ رہی تھی مگر پھر قاسم کے بات بہ بات دانت نکلتے دیکھ کر ہوائیں اسے کچھ اور ہی چغلی کرنے لگی تھیں۔۔۔

"وہ حارب بھائی کے ساتھ آئی تھیں۔۔۔ قاسم بھائی نے کہا تھا وہ حارب بھائی کی دوست ہیں مگر یہ قاسم بھائی کے ساتھ کیوں بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔" وہ ان کے ساتھ بیٹھی بڑے غور سے ساری صورتحال کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ "اور یہ حارب بھائی سے زیادہ قاسم بھائی کیوں ان کی باتوں پر مسکرا رہے ہیں۔۔۔"

حارب بڑی دلچسپی سے اپنی ہنسی ضبط کئے بیٹھا تھا۔۔۔لاریب حارب اور قاسم کے بیچ والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔وہ قاسم کے قریب ہوئی۔۔۔

"آپ کو پکا یقین ہے ناں وریشہ حارب بھائی کی ہی گرل فرینڈ ہے۔۔۔"لاریب کا سوال اس قدر اچانک اور تیز تھا کہ قاسم کچھ لمحے اس کا منہ تکتا رہ گیا۔۔۔وریشہ اپنی جگہ مجل سی ہوئی۔۔۔ قاسم نے اسے گھورا تو وہ واپس سے پیچھے کو ہوتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

"حارب بھائی۔۔۔آپ کو میٹھے میں کیا پسند ہے۔۔۔؟"اک بار پھر سے خاموشی میں ارتعاش اسی کی آواز نے پیدا کیا تھا۔۔۔

"کیوں تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔" قاسم اب کی بار اس کی جانب گھوما تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔بھائی کہا ہے میں نے انہیں۔۔۔"اس نے تنک کر کہا۔۔۔"آپ لوگوں کا تو دماغ ہی گندہ ہے۔۔۔"

"ہاں قاسم تمہیں شرم نہیں آتی بہن پر شک کرتے ہو۔۔۔" حارب نے بھی اسے آڑے ہاتھوں لینے کی کی۔۔۔

"بہن پر نہیں اس ناول کے کیڑے پر۔۔۔کون جانے کب اس کے دماغ میں کیا خناس سما جائے۔۔۔" قاسم نے بنا اس کی بات کا اثر لئے سچائی بیان کی۔

"ناول پڑھتی ہے اس کا مطلب یہ نہیں اسے عقل نہیں۔۔۔لاریب کو خوب پتا ہے کس کے ساتھ کیا رشتہ ہے اور اس کی حدود کیا ہیں۔۔۔ تم اپنے مسائل پر دھیان دو۔۔۔"

"اس کی شہ پر زیادہ اڑو نہیں۔۔۔انزلہ کو پتا چل گیا ناں جن فضاؤں میں تم اڑ رہی ہو اس نے ہڈیاں سینک دینی ہیں تمہاری۔۔۔" قاسم نے انزلہ کا نام لے کر اسے ڈرانا چاہا۔

"میری ہڈیاں سینک دیں گی تو میں تو ٹکور کر لوں گی مگر آپ کی حرکتوں پر تو جو انہوں نے کرنا ہے اس کی ٹکور بھی نہیں ہونی۔۔۔" کہتے ساتھ ہی لاریب اپنی کرسی اٹھاتے ہوئے مزید حارب کی جانب کھسکاتے ہوئے اس کی پہنچ سے دور ہوئی۔۔۔ وریشہ اس کی دھمکی پر ہنستی چلی گئی۔۔۔

"آپ چھوڑیں ان کو بھائی۔۔۔ آپ بتائیں ناں حارب بھائی آپ کو میٹھے میں کیا پسند ہے بھائی۔۔۔" اس نے قاسم کی سوچ کے سبب اک جملے میں جانے کتنی بار بھائی لگا دیا تھا ، حارب کا بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا۔۔۔ قاسم پہلو بدل کر رہ گیا۔۔۔

"شاہی ٹکڑے۔۔۔ مجھے شاہی ٹکڑے بہت پسند ہیں۔۔۔" حارب نے اس کی ناک کو دبایا ۔۔۔اس کی بات سنتے ہی لاریب کی آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ بڑے اطمینان سے بازو اپنے سر کے پیچھے رکھتی پشت کرسی سے لگا گئی۔۔۔

قاسم نے پہلے اسے تاسف بھری نظروں سے دیکھا اور پھر حارب کو۔۔۔"تم زرا اس سے بچ کر رہنا جو کھچڑی یہ پکائے بیٹھی ہے پتہ نہیں تمہیں ہضم بھی ہو گی یاں نہیں۔۔۔"

حارب نے آنکھیں چھوٹی کئے لاریب کو دیکھا۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس پر سکون رہنے کا کہہ گئی۔۔۔

انزلہ باقی سب کے ساتھ باہر نہیں گئی تھی۔۔۔اس نے کچن میں ہی وقت ضائع کرنے کو ترجیح دی تھی۔۔۔اس کا دل یک دم ہی ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا یاں پھر دل کبھی کسی چیز میں لگا ہی نہیں تھا۔۔۔سیماب کا خیال آتے ہی وہ کچن میں چلی آئی مگر وہ وہاں نہیں تھی۔۔۔وہ ٹانگیں لٹکائے وہی سلیپ پر بیٹھ گئی۔۔۔یہاں سے لان کا کچھ حصہ واضح دکھائی دیتا تھا مگر یہ والا حصہ تاریکی اور خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔وہ وہاں خاموش بیٹھی کھڑکی سے نظر آتے آسمان کو تکنے لگی۔۔۔عجیب سی اداسی تھی جس نے اک نظر میں ہی اس کے پورے وجود کو گھیر لیا تھا۔۔۔

"اور یہاں حساب برابر ہوا۔۔۔"وہ دکھی سا ہنس دی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"قاسم کی آواز سنائی پڑتے ہی اس نے اک لمبی سی سانس اندر کو کھینچی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔۔" وہ مسلسل اسے پکار رہا تھا۔۔۔انزلہ بھی اس کی پکار سن رہی تھی پھر بھی جواب دینے کے بجائے ڈھیٹوں کی طرح خاموشی سے تب تک بیٹی رہی جب تک وہ اس کے سر پر نہیں پہنچ گیا۔۔۔

"یار۔۔کب سے ڈھونڈ رہا ہوں تمہیں۔۔۔" قاسم نے اس کی ڈھٹائی پر اسے گھورا ۔۔۔اسے ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ کر قاسم نے اس کے دماغ پر دستک دی۔۔۔ "کچھ سنائی دیا۔۔۔؟"

"بہری نہیں ہوں میں۔۔۔" اس نے اپنا سر اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔۔۔

"بہری مجھے تو لگا گونگی بھی ہو گئی ہو۔۔۔" وہ سلیپ پر کہنی ٹکائے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔وہ واپس سے باہر دیکھنے کا شغل شروع کر چکی تھی۔۔۔

"یہ تم لوگوں کے ہاں مہمان نوازی یوں کی جاتی ہے۔۔۔؟" قاسم نے اک بار پھر اسے تیش دلایا۔۔۔

"مہمان ن ن۔۔۔۔۔" اس نے گھوم کر قاسم کو دیکھا۔۔۔۔ "مہمان۔۔۔وہ جو اپنے گھر سے زیادہ ہمارے گھر رہتے ہیں۔۔۔؟"

"اچھا سنو تمہیں حارب بلا رہا ہے۔۔۔" اس کی بات سنی ان سنی کر کے وہ واپس سے منہ موڑ گئی۔۔۔

"یار میں تم سے کہہ رہا ہوں۔۔۔ حارب بلا رہا ہے تمہیں۔۔۔" اب کی بار قاسم نے قدرے زور دے کر اس کا بازو بھی ہلایا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟ اب مجھ سے کیا کام ہے۔۔۔" وہ زچ ہوئی۔۔۔

"پتا نہیں خود مل کر پوچھ لینا۔۔۔" وہ سیدھا ہوتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے کی خواہش میں اس کی شکل تکنے لگا تھا مگر مجال ہے جو انزلہ نے نوٹس بھی لیا ہو۔۔۔

"اک بات تو بتاؤ۔۔۔ یہ جو تمہارا دوست ہے یہ یوں منہ اٹھا کر واپس کیوں آ گیا۔۔۔؟" وہ اب اس کی جانب گھوم چکی تھی۔۔۔

"کیا مطلب کیوں آ گیا۔۔؟ اس کا گھر ہے ادھر۔۔۔"

"تو تب نہیں تھا جب وہ چھوڑ کر گیا تھا۔۔؟" وہ اسی روانی سے بولی تھی۔۔

قاسم نے اسے قدرے غور سے دیکھا۔۔۔ "انزلہ تمہیں آخر اس سے مسئلہ ہے کیا؟ بتاؤ تو زرا۔۔۔"

"تم میرے دوست ہو ناں۔۔۔؟" اس نے مسکین سی شکل بنائے کہا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔" وہ اس کے سوال پر ناراض ہوا۔۔۔

"بتاؤ ناں بھئی۔۔۔"

"جی میرا تو یہی خیال ہے۔۔۔" قاسم نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

"پھر تم میری ایک بات مانو گے؟بغیر سوال جواب کئے۔۔۔"وہ قاسم کو اچھے سے جانتی تھی جبھی اس نے آخر میں اسے سوالات سے باز رہنے کا پہلے ہی کہہ دیا۔۔۔

"جی بہتر۔۔بتائیے۔۔"اس نے پھر سے منہ بنایا۔۔۔

"تم اپنے دوست سے کہو کہ وہ مجھ سے دور رہے۔۔۔"انگشت شہادت سے اپنی جانب انگلی کئے اس نے کہا تھا۔۔۔

"اچھا کہہ دوں گا مگر ابھی تو جا کر اس کی سن لو۔۔۔"وہ بھی مرغی کی اک ٹانگ پر قائم رہا تھا۔۔۔

انزلہ کا دل چاہا اپنا سر دیوار پر مار لے۔۔۔"حد ہوتی ہے ویسے ڈھٹائی کی۔۔بجائے اس کے کہ تم مجھ سے پوچھو انزلہ تمہیں اس نے کچھ کہا ہے تم الٹا کہہ رہے ہو جا کر اس کی بات سن لوں۔۔۔افسوس صد افسوس۔۔۔"وہ اداکاری کی آخری حدوں کو چھوتی دکھ سے بولی تھی۔۔۔

"اگر تمہاری جگہ لاریب ہوتی تو یہی کہتا۔۔۔مگر میں دو باتیں جانتا ہوں اک یہ کہ تمہیں کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا دوسرا یہ کہ حارب ایسا ویسا ہے بھی نہیں۔۔۔میں اسے بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔"قاسم نے اس کی ناک پر اپنی شہادت کی انگلی سے وار کیا تھا۔۔۔انزلہ نے ناگواری سے گھورا۔۔۔"اب اٹھو وہ انتظار کر رہا ہے۔۔۔"

"تم نے پیغام رسائی کا کام کر دیا ناں۔۔؟ اب جاؤ جب میرا دل کرے گا میں سن لوں گی اس کی ب۔۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی قاسم اسے زبردستی بازو سے پکڑتے ہوئے کھینچ کر شیلف سے نیچے اتار چکا تھا۔۔انزلہ نے غصے سے اسے گھورا مگر وہ بغیر پرواہ کئے اس کا ہاتھ پکڑے باہر کو چل دیا۔

قاسم اس کا ہاتھ تھامے اسے لاؤنج کے ساتھ بنے اک کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔اندر داخل ہوتے ہوئے اس کے قدم چند پل کیلئے تھمے تھے۔۔۔۔وہ سامنے صوفے پر بیٹھا غالباً ان کا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔آہٹ پر اس نے وہیں بیٹھے گردن گھما کر پیچھے دیکھا پھر انہیں دیکھ کر تکان سے مسکرا دیا۔۔۔

وہ ہونق بنی کھڑی رہی۔۔۔ قاسم نے اسے قدرے دکھا دینے والے انداز میں آگے کی جانب دھکیلا۔۔۔ "جاؤ ناں۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ وہاں سے کھسک گیا۔۔۔۔ وہ اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔۔۔

حارب صوفے سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔۔ "قاسم تم سے کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔" انزلہ نے گردن گھما کر اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔یوں کہ اچھا کہاں ہے وہ۔۔۔

حارب نے بے ساختہ ہی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔ "میں بھی وضاحت کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔" اس نے توقف کیا۔۔ "تم یقیناً وریشہ کے بارے میں سوچ رہی ہو گی۔۔۔"

"بے فکر رہیں۔۔۔ میرے پاس سوچنے کیلئے اس سے کہیں زیادہ اہم چیزیں ہیں۔۔"

"اور ان اہم چیزوں میں کہیں نا کہیں میں بھی ہوں۔۔ اور میں اس بات کو جانتا ہوں۔۔۔" وہ اس کی باتوں پر مایوس نہیں ہوا تھا بلکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے بڑے مستحکم انداز میں بولا تھا۔۔۔ وہ الگ بات تھی کچھ دیر پہلے اس کے منہ سے اپنی اور وریشہ کی ملاقاتوں کی بابت سن کر وہ بے چین ہو گیا تھا۔۔۔ وہ باتیں نہیں تھی جو اسے بے چین کر گئی تھیں بلکہ اس کا لہجہ تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی تحریر تھی جو اس نے بخوبی پڑھی تھی اور پھر بے چین ہو بیٹھا تھا۔

انزلہ نے اس کی بات پر سر جھٹکا۔۔۔ "اچھی خوش فہمی ہے۔۔۔"

حارب نے چہرے پر مسکراہٹ لئے چند قدم اس کی جانب لئے وہ بھی بے ساختہ ہی چند قدم پیچھے ہوئی۔۔۔ حارب کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور پھر چند ساعتوں کا کھیل تھا وہ اگلے ہی پل واپس سے گردن اکڑائے بولی۔۔۔ "ابھی تو میرے خیال سے آپ اپنی موجودہ گرل فرینڈ پر دھیان دیں۔۔۔"

"یہ بھی بتا دو اس جملے میں تمہاری ہمدردیاں میرے ساتھ ہیں یا اس کے ساتھ۔۔۔" اس نے شوخ لہجے میں کہا۔۔

"اگر آپ کو لگتا ہے میں آپ کی باتوں میں آجاؤں گی تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے آپ کی۔۔۔"اس نے تنبیہ کی تھی۔۔۔"ان میٹھی باتوں میں کس قدر زہر چھپا ہوتا ہے میں اس کا مزح بہت سال پہلے چکھ چکی ہوں۔۔۔"وہ کہاں کی کڑی کہاں ملا رہی تھی۔۔

"انزلہ۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا ملتجائی ہوا۔۔۔"اگر تم ان باتوں کو بھول نہیں سکتی تو کم سے کم مجھے ان کے حق میں کچھ کہنے کا موقع ہی دے دو۔۔۔شاید میری کوئی وضاحت تمہارے دل کے گرد بنی اس برف کی دیوار کو پگھلا دے۔۔۔۔"

"مجھ سے وہ مت مانگو جو میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔"اک تکلیف تھی جو دل میں محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

"کیا تمہارے لئے مجھے سننا اس قدر مشکل ہے۔۔؟"وہ بھی درد سے بولا تھا۔۔۔

"تھا نہیں مگر تم نے بنا دیا ہے۔۔۔ماضی کے قصوں کو چھیڑ کر حال میں تلخی نہ بھرو۔۔۔"وہ خود بھی "آپ" اور "تم" میں طہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"تمہیں مجھ سے کیا شکایت ہے انزلہ۔۔۔ہم اس پر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔"اس نے انزلہ کے ہاتھ تھامتے آنکھوں میں امید کے جگنو لئے کہا۔

"مجھے خود نہیں پتا۔۔۔میں خود سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔مجھے تم سے کیا شکایت ہے مجھے نہیں پتا۔۔۔ہے بھی یا نہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔"وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔۔۔اسے

حقیقت میں سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔جرح کرتے ہوئے دماغ کہتا تھا وہ دونوں اک ہی جگہ آ کھڑے ہوئے ہیں اور دل وہ اس سے شکوے کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس سے روٹھنا چاہتا تھا پھر اس کے منانے پر مان جان چاہتا تھا۔۔۔

"وہ میری گرل فرینڈ نہیں ہے۔۔"اس نے پر سکون لہجے میں کہا۔۔۔انزلہ نے سرعت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔آنکھوں کا ٹکراؤ ہوا وہ خجل سی ہوئی اور حارب کے لب پھیلتے چلے گئے۔اس نے اپنے ہاتھ حارب کی گرفت سے آزاد کروائے۔۔۔"وہ قاسم کی دوست ہے۔۔۔وہ چاہتا تھا کہ میں وریشہ کو اپنی دوست کہہ کر متعارف کرواؤں۔۔"

انزلہ کی آنکھوں میں بے یقینی کے ساتھ ساتھ سکون کی لہر دیکھ کر حارب بلا اختیار ہی مسکرا اٹھا تھا۔۔

"کیوں۔۔؟"

"کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور قاسم کو لگتا ہے آنٹی ان دونوں کی شادی کیلیئے کبھی نہیں مانیں گی مگر تم انکل کو منا سکتی ہو۔۔"اس نے خبر نامہ بنا کسی جذباتی وابستگی کے سنا یا دیا۔۔۔

"یہ وہ خود بھی بتا سکتا تھا اس میں کہانی کو اتنا ٹویسٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"یہی تو۔۔۔میں نے بھی اس سے یہی کہا تھا۔۔۔مگر اس کا ماننا تھا کہ میں وریشہ کو اپنی دوست کہہ کر متعارف کرواؤں گا تو امپریشن اچھا پڑے گا۔۔۔" حارب کی بات سن کر وہ قاسم کی توجیہہ پر ہنس دی۔۔۔

"جبکہ میں نے اسے وارن بھی کیا تھا یوں امپریشن بگڑ جائے گا۔۔۔اور دیکھو بگڑ گیا ناں۔۔۔" وہ اس کے کچھ دیر پہلے کے رویے پر چوٹ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"جی اور اس کا نہیں آپ کا۔۔۔" اس نے بھی اسے چڑایا۔۔۔وہ سر پیچھے کو گرائے ہنستا چلا گیا۔۔۔انزلہ اسے حیرانی سے دیکھتی گئی مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔کم سے کم اس نے مانا تو تھا کہ اسے یہ بات کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی۔۔۔مطلب ابھی دل کے گرد دیوار پوری طرح سے کھڑی نہیں ہوئی تھی اور اگر ہو گئی تھی تو ابھی اتنی مضبوط نہیں ہوئی تھی کہ اس کے اعمال سامنے کھڑی لڑکی کے دل پر اثر کرنا چھوڑ دے۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی قاسم کی پیچھے سے آئی آواز نے اسے روک دیا۔۔۔"انزلہ دیکھو میں کس کو ساتھ لے کر آیا ہوں۔۔۔" انزلہ اور حارب دونوں ان کی جانب گھوم گئے۔۔۔

"ہیلو۔۔لٹل فیری۔۔" وریشہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔انزلہ کو اس کی اس قدر خوش دلی پر حیرت ہوئی۔۔وہ بھی ہاتھ ملائے الجھن آمیز انداز میں مسکرا دی۔

"جب سے آئی ہوں تب سے تم سے ملنا چاہ رہی ہوں مگر تم تو فل اگنور موڈ پر چل رہی تھی۔۔۔"وریشہ نے شکوہ کیا۔

"پہلے پتا نہیں تھا ناں آپ قاسم کی دوست ہیں۔۔ قاسم بھائی کی۔۔"انزلہ کے منہ سے بھائی کا اضافہ کافی مشکل سے ہوا تھا۔۔عادت جو نہیں تھی کہنے کی۔۔۔حارب اور قاسم دونوں قہقہہ لگا اٹھے تھے۔۔۔

"تمہیں بھائی کہہ کر اسے اپنا بھائی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتی ہوں وہ تمہارا بھائی ہی ہے۔۔"وریشہ کی بات پر انزلہ کی نظریں بلا اختیار ہی حارب کی جانب اٹھی تھیں اسے شرم دلانے کیلیئے جو چند دن پہلے تک بڑی ڈھٹائی سے اپنے شکوک وشبہات کا اظہار کر چکا تھا۔۔۔وہ پھر بھی ڈھٹائی سے ہنستا رہا تھا بقول اس کے اس نے کبھی یہ کہا ہی نہیں تھا۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا ناں ہماری انزلہ بہت سمجھدار ہے۔۔۔" قاسم نے کہتے ساتھ اسے اپنے ساتھ لگایا اور اگلے ہی پل اس نے اس کے بازوؤں سے خود کو آزاد کرتے اپنے بال ٹھیک کیئے۔۔۔۔

"اتنی بھی نہیں جو آج کی تمہاری حرکت کو نظر انداز کردوں۔۔۔" کہہ کر وہ وہاں سے نکل گئی۔۔۔ قاسم بھی اس کے پیچھے ہو لیا تھا۔۔۔

"انزلہ بہت پیاری ہے۔۔۔۔" وریشہ نے شرارت سے کہا۔

"تم نہ بھی کہو تو مجھے پتا ہے۔۔۔" اس نے بڑے آرام سے اعتراف کر لیا تھا۔

"اچھا تب نہیں پتا تھا جب اسے دیکھ کر بھی ان دیکھا کر دیتے تھے۔۔۔؟ اور مجھے پتا ہوتا وہ تمہیں پہلے سے جانتی ہے تو خود تمہیں اس کے پاس چھوڑ کر آتی۔۔۔۔"

وہ وریشہ کی بات کے جواب میں ہنستا چلا گیا۔۔۔وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا اگر تب وہ اس کے پاس جاتا وہ اسے ماننے سے ہی انکار کر دیتی۔۔۔

وہ کب سے اپنے گھر کے گیٹ میں منہ دئے چپکے سے ساتھ والے گھر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ بلآخر اسے انزلہ اپنے گھر سے باہر آتی دکھائی دے گئی اور پھر وہ گاڑی میں بیٹھ کر یہ جاوہ جا ہوئی تھی۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی اپنے گھر سے نکلتی کمال صاحب کے گھر چلی آئی۔۔۔

"ارے لاریب تم۔۔۔ تمہیں پتا ہے انزلہ بس ابھی نکلی ہی ہے۔۔۔" وہ جیسے ہی گھر داخل ہوئی تھی فرحین صاحبہ اس کو دیکھ کر مسکرائیں۔۔۔۔

"جی پتا ہے۔۔۔" اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔ "اچھا سنیں۔۔۔ کیا انزلہ باجی نے شاہی ٹکڑے نہیں بنائے۔۔" وہ ان کے پاس بیٹھتی ان سے لپٹی۔

وہ ہنس دیں۔۔۔ "ہاں فریج میں پڑے ہیں۔۔۔ تم بیٹھو میں لے کر آتی ہوں۔۔۔"

وہ وہاں سے اٹھتی اس کیلئے شاہی ٹکڑے لینے چلی گئیں۔۔۔ لاریب بھی اپنے پلین پر خود ہی سے مسکرا اٹھی۔ کچھ ہی دیر بعد فرحین صاحبہ ٹرے تھامے چلی آئی تھیں۔۔۔ انہوں نے لاریب کے سامنے پڑے میز پر ٹرے رکھ دی۔۔۔ "انزلہ کے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے ناں۔۔۔" انہوں نے ستائش سے کہا۔

لاریب اثبات میں سر ہلا گئی اور پھر بجائے شاہی ٹکڑے اپنی پلیٹ میں نکالنے کے اس نے پورا باؤل ہی اٹھالیا۔۔۔ "میں یہ گھر لے جاتی ہوں قاسم بھائی نے بھی کھانے ہیں۔۔۔"

فرحین بیگم کو پہلے حیرانی ہوئی مگر پھر وہ اس کی بات پر مسکرا دیں۔۔۔ وہ خلاصی ہوتے ہی وہاں سے سیدھا محمود صاحب کے گھر چلی آئی تھی۔۔۔ اک مشن میں کامیابی ملی تھی اب

Clubb of Quality Content

دوسرے پر تو عمل کرنا باقی تھا۔۔گھر کے گیٹ پر ہی اسے حارب دکھائی دے گیا،وہ وہاں پزا لینے آیا ہوا تھا۔۔۔لاریب مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھ آئی۔۔

"ارے لاریب بالکل صحیح وقت پر آئی ہو۔۔دیکھو میں نے پزا منگوایا ہے۔۔۔"حارب نے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے پزا کا ڈبہ کیا۔۔۔وہ دونوں گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ آئے۔۔۔

"میں بھی آپ کیلئے کچھ لائی ہوں۔۔۔"اس نے ہاتھ میں پکڑے باؤل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا یہ کیا ہے۔۔۔؟"حارب پزا کاؤنٹر پر رکھتے پلیٹس لینے چلا گیا۔۔۔

"آپ خود دیکھیں۔۔۔"وہ کاؤنٹر کے پاس ہی اپنی نشست سنبھال گئی تھی۔۔۔حارب نے پلیٹس رکھتے ہوئے باؤل کو اپنی جانب کھسکا کر اس کا ڈھکن اٹھایا۔۔۔"ارے واہ شاہی ٹکڑے۔۔۔"اس نے خوبصورت سے باؤل میں خوبصورتی سے گارنش کیئے گئے شاہی ٹکڑوں کو دیکھتے ہوئے ستائش سے لاریب کو دیکھا۔۔۔"یہ تو تم نے بہت اچھا کیا ہے۔۔۔پزا کے بعد ہم اس پر ہاتھ صاف کریں گے۔۔۔"وہ بھی اپنی نشست سنبھال گیا۔

"ارے چھوڑیں ناں بھائی ہم پزا بعد میں کھالیں گے۔۔۔آپ کو پتا ہے میرا تو بس نوالہ منہ میں جاتا جاتا رہ گیا۔۔۔مجھے یاد آیا کہ آپ کو بھی تو اتنے پسند ہیں، بس پھر میں نے سوچا کیوں ناں آپ کے ساتھ ہی کھائے جائیں۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ حارب کے ہاتھ سے پزا والا ڈبہ لے لیا تھا۔۔۔

حارب حیران ہوتے ہوئے مسکرا دیا اور پھر اس نے اپنی پلیٹ میں شاہی ٹکڑے نکال لئے۔۔۔لاریب کا کہنا ہی ایسا تھا۔۔۔وہ اب کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکائے پر جوش سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔"کھا کر بتائیں کیسے ہیں۔۔۔"

حارب نے مسکراتے ہوئے چمچ منہ میں رکھا اور منہ میں رکھتے ہی وہ نرم ملائم شاہی ٹکڑے منہ میں گھلتے گئے۔۔۔وہ آنکھیں بند کئے جھومتے ہوئے اس کے ذائقے کو محسوس کر رہا تھا پھر اس نے چمچ کو گھماتے ہوئے کہا۔۔۔"اخیر۔۔۔بخدا اخیر۔۔۔بنانے والے کے ہاتھوں کا انعام بنتا ہے۔۔۔"

لاریب کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔وہ اب مسکراتے ہوئے اک اور چمچ بھر رہا تھا۔۔۔"آپ بالکل انزلہ باجی کی طرح کھاتے ہیں۔۔۔کھانے کے ساتھ رومینس کرتے ہوئے۔۔۔"

لاریب اب پزا کا ڈبا کھول کر اس میں سے اپنا سلائس نکال چکی تھی۔۔۔

وہ لاریب کی بات پر کچھ پل کیلئے تھم سا گیا۔۔۔لاریب نے پزا کھاتے اسے دیکھا۔۔۔"ارے کھائیں ناں میں آپ کیلئے ہی لائی تھی۔۔۔"

"تم تو کہہ رہی تھی ہم ساتھ کھائیں گے۔۔۔"

"ہاں مگر اب پھر آپ اتنا اصرار کر رہے تھے اور اچھا تھوڑی لگتا ہے یوں پزا بھی ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔"اس نے بڑے عام سے انداز میں کہانی کور کی،وہ سر جھٹکتا دوبارہ شاہی ٹکڑے کھانے لگا تھا۔۔۔وہ خاصی متوازی ڈائٹ کا حامل تھا،ڈائٹنگ نہیں کرتا تھا مگر اک حساب سے کھاتا تھا،لیکن یہ شاہی ٹکڑے وہ ان سے ہاتھ ہی نہیں روک پا رہا تھا۔

"آپ کو پتا ہے یہ کس نے بنائے ہیں۔۔۔"

"تم نے۔۔۔؟"حارب کو حیرانی ہوئی۔

وہ اک بار پھر سے ہنس دی۔۔۔"سیر ئیسلی حارب بھائی۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔"میں نے نہیں انزلہ باجی نے بنائے ہیں۔۔۔"

اس نے کچھ نہیں کہا بس مسکرا دیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بڑا ذائقہ ہے ان کے ہاتھوں میں ماشاءاللہ۔۔۔"اس نے اک بار پھر سے کسی دادی ماں کی طرح بات کے اختتام پر "ماشاءاللہ" کہا۔۔۔حارب نے محض سر ہلا دیا۔۔۔

"آپ کو پتا ہے وہ خود بھی بہت اچھی ہیں۔۔۔۔"وہ پزا کھاتے ہوئے اپنے دوسرے مشن پر لگ چکی تھی۔۔۔

"تم بھی بہت اچھی ہو اور شکریہ ان شاہی ٹکڑوں کیلیئے۔۔۔"وہ اپنی خالی پلیٹ لئے کچن کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"ارے مگر وہ بہت اچھی ہیں۔۔۔"وہ پزا پکڑے اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اپنی پلیٹ دھونے لگا۔۔۔"اور پتا ہے انہیں گھر کے سارے کام بھی آتے ہیں۔۔۔"اس نے حارب کو برتن دھوتا دیکھ کر کہا۔۔۔

"کافی پیو گی۔۔۔؟"حارب نے کچن کیبنٹ میں سے کپ نکالے۔۔۔

"انزلہ باجی کافی بھی بہت اچھی بناتی ہیں۔۔۔"لاریب نے کافی کیلیئے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔حارب نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"یہ تم آج انزلہ کی اتنی تعریفیں کیوں کر رہی ہو۔۔۔"

وہ پزل ہوئی پھر اگلے ہی لمحے سنبھلی۔۔۔"نہیں تو۔۔۔"وہ واپس سے کافی کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔"

"انزلہ باجی کپ میں کافی بھی بہت اچھی ڈالتی ہیں۔۔۔"وہ لاریب کا جملہ بیچ میں ہی اچکتا بولا تھا۔۔۔وہ شرمندہ سا ہو گئی۔۔۔۔

"اب مجھے سمجھ آیا قاسم کیوں مجھے تم سے دور رہنے کا مشورہ دے رہا تھا۔۔۔"اس نے کافی کپ میں ڈالنے کے بعد لاریب کی جانب اس کا کپ بڑھایا اور اپنا کپ لئے لاؤنج میں آکر سینٹر ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔"کیا چل رہا ہے اس ننھے دماغ میں۔۔۔"

"انزلہ باجی اتنی اچھی ہیں۔۔۔"وہ منہ بسورے بولی۔۔۔

"ہاں تو اس سے انکار کس نے کیا ہے۔۔۔"

"تو پھر آپ ان سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔"

وہ کچھ پل کیلئے لاریب کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"اچھائی سے شادی کا کیا تعلق ہے۔۔۔؟ تمہاری بہن بلاشبہ بہت پیاری ہے۔۔۔ مکمل پروقار شخصیت کی حامل۔۔۔اسے اپنی ان سب خوبیوں کو ثابت کرنے کیلئے کسی مرد کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ بہت پیار سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔"

"مگر تم میرے سامنے اپنی بہن کی تعریفیں کر کے مجھے اس کی سطح سے ایک لیول اوپر اور اسے نیچے کر رہی ہو۔۔۔ تمہیں میرے سامنے آکر اپنی بہن کی تعریفیں کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔۔۔؟ یوں تم مجھے اپنی بہن کے سامنے ہائی ریٹ کر رہی ہو۔۔۔ تم مجھے موقع دے رہی ہو کہ میں تمہاری بہن کو شادی کے زمرے میں پرکھوں۔۔۔اس کا مطلب تم مجھے اس کو ایکسیپٹ اور ریجیکٹ کرنے کا اختیار دے رہی ہو۔۔۔"

حارب پھیکا سا مسکرایا۔۔۔ "جبکہ تمہاری بہن کی ذات کی نفی کرنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں ہونا چاہئیے۔۔۔اسے کسی کی خود ترسی۔۔۔ کسی سہارے یاں کسی اور کی کہانی جینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اس کی خود کی کہانی مکمل ہے۔۔۔"

"میں نے یہ سب سوچ کر ساری باتیں نہیں کہی تھیں۔۔۔" وہ شرمندہ ہو گئی۔

"جانتا ہوں۔۔۔اسی لئے تمہاری باتوں کو میں نے بہت انجوائے کیا لیکن آئندہ تمہیں کسی کے سامنے اپنی بہن کی پروموشن کرنے کی ضرورت پیش نہیں آنی چاہیئے۔۔۔"اس نے بات میں ہنس مزاح کا عنصر شامل کرتے لاریب کو آرام دہ محسوس کروانا چاہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔۔۔"اس نے زور سے سر ہلایا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"حارب نے کافی کا سپ بھرتے اپنی بھنویں اٹھائیں۔۔۔

"یہی کہ اگر آپ میری بہن سے شادی کریں گے تو آپ کی ہی بھلائی ہے۔۔۔ورنہ میری بہن کو کسی کی کیا ہی ضرورت۔۔۔"اس نے گردن اکڑائے کہا۔۔۔حارب کافی کا کپ رکھتا ہنستا چلا گیا۔۔۔اس کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔کان اس نے پکڑنا ہی تھا پھر بھلے دائیں سے پکڑتی یاں بائیں سے۔۔۔

"ٹھیک ہے ہمارے پاس اور بہت سے امیدوار ہیں۔۔۔"

"ہیں اور کون۔۔۔؟"حارب فوراً سے سیدھا ہوا۔

"ہے کوئی اور ان کی انزلہ باجی سے بنتی بھی بہت ہے۔۔۔"

Clubb of Quality Content

وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں پوچھ پایا تھا کہ انزلہ کی اس کے سوا کس کس سے بنتی ہے۔۔۔اس سے فرق بھی کیا ہی پڑتا تھا۔۔۔اس سے تو نہیں بنتی تھی۔۔۔یہی بات تھی جو تکلیف دینے کو کافی تھی۔۔۔

"لاریب میں نے تمہیں ابھی کیا سمجھایا ہے۔۔۔؟"

وہ اس کی بات پر ہنس دی۔۔۔"آپ تو سنجیدہ ہی ہو گئے میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔۔"

حارب نے آنکھیں چھوٹی کیئے اندازہ لگانا چاہا۔۔۔

"سچ میں بھائی۔۔۔میں مزاق کر رہی تھی۔۔۔مجھے آپ کی سبھی باتیں سمجھ آگئی ہیں۔۔۔" اس نے سنجیدگی سے کہا، حارب مسکرا دیا اور پھر سامنے میز پر پڑی اپنی کافی اٹھالی۔۔۔

Clubb of Quality Content!

انزلہ آج کافی دنوں بعد آر فن اتیج آئی تھی۔۔۔علی اسے آر فن اتیج چھوڑ کر باہر سے ہی چلا گیا تھا۔۔۔بچوں کے اس وقت پڑھائی کا وقت تھا جبھی وہاں اس وقت خاموشی کے سناٹے تھے۔۔۔وہ سیدھا انعم صاحبہ کے کمرے میں چلی آئی اور دستک وستک کا تکلف کیئے بنا وہ ناب کو گھما کر دروازہ کھول کر اندر آگئی۔۔۔

"سلام۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر انہیں پیار کیا اور پھر اپنی پسندیدہ کھڑکی کے پاس رکھے صوفے پر جگہ سنبھال گئی۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم آج کہیں راستہ تو نہیں بھول گئی۔۔۔"

خلاف معمول اس نے کوئی بھی جواب نہیں دیا تھا محض ہنس دی۔۔۔

"اتنے دنوں کے بعد کیوں چکر لگایا۔۔۔"

"کچھ مصروف تھی وقت ہی نہیں نکال پائی۔۔۔"اس نے گردن گھما کر ان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو اپنا چشمہ نیچے کئے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔انزلہ واپس سے باہر دیکھنے لگی ۔۔۔

وہ کیسا ہے۔۔۔؟"انہوں نے بڑے عام سے انداز میں کہا۔۔۔جواب میں انزلہ کی حیرت کے مارے پھٹی پھٹی آنکھیں دیکھ کر وہ مسکرائیں۔۔۔۔"تم اتنے دن آئی نہیں۔۔۔اتنے سالوں میں پہلی بار ایسا ہوا ہے۔۔۔"

"آپ کو علی نے بتایا ہے ناں۔۔۔؟"

Clubb of Quality Content!

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"اس نے کہا حیرت ہے انزلہ باجی بھی کسی کو ضرورت سے زیادہ سوچ رہی ہیں۔۔۔"

"توبہ توبہ کتنی چھوڑنے لگا ہے۔۔۔ابھی میرے سامنے ہوتا تو آپ کا نام بھی اسے بچا نہیں پاتا۔۔۔"وہ غصے سے بپھری۔۔۔"اور اس دن وہ اسے مجھ سے زیادہ برا لگ رہا تھا۔۔۔"

انعم بیگم اس کی باتوں پر ہنستی چلی گئیں۔۔۔وہ کچھ پل کیلئے خاموش ہوگئی۔۔۔

"وہ بہت بدل گیا ہے۔۔۔"اس کا لہجہ بتا رہا تھا وہ اسے الجھا گیا ہے۔۔۔انعم بیگم اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آگئیں۔۔۔

"وہ وضاحت دینے لگا ہے۔۔۔اس نے میری غلط فہمی پر مجھے وضاحت دی۔۔۔"اس نے سر گھما کر انعم کی جانب دیکھا۔۔۔"کیا وضاحت دینا اتنا ہی آسان ہوتا ہے۔۔۔؟"انعم خاموش رہیں۔۔۔وہ جواب کیلئے سوال نہیں کر رہی تھی۔۔۔وہ سلجھنے کیلئے الجھ رہی تھی۔۔۔"جب آپ نے کچھ کیا ہی ناں ہو کیا تب بھی وضاحت دینا اتنا ہی آسان ہوتا ہے۔۔۔"حارب نے اسے اپنے اور وریشہ کے متعلق اسے وضاحت دی تھی اور وہ اس بات کو جھٹک نہیں پائی تھی۔۔۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا ناں اس کی دوست کے بارے میں جس کے ساتھ میں نے اسے دیکھا تھا۔۔۔ قاسم اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔پتا نہیں اس بات پر خوش ہونا چاہیے یاں اداس۔۔۔"وہ پھیکا سا مسکرا دی۔۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے ناں انزلہ۔۔۔اس نے تمہیں اہمیت دی۔۔۔اپنی طرف سے تمہارا دل صاف کرنے کو وضاحت دی۔۔۔"

"بدلے میں وہ بھی تو مجھ سے وضاحت چاہے گا ناں۔۔۔اس نے وضاحت دے دی اس کا دامن صاف تھا۔۔۔میں کیسے وضاحت دوں گی۔۔۔آپ کو لگتا ہے جو میں نے کیا اس کی کوئی وضاحت ہو سکتی ہے۔۔۔بے وفائی کی کوئی وضاحت ہوتی ہے۔۔۔"

"تم جسے بے وفائی کہہ رہی ہو میں اسے بے فائی نہیں کہتی۔۔۔ہاں کچی عمر کی غلطی کہہ سکتی ہو۔۔۔اور یہ بات تم بھی جانتی ہو انزلہ محبت تو دور کی بات ہے تمہیں کبھی اس سے انسیت تک نہیں رہی۔۔۔"

"آپ جو بھی کہہ لیں۔۔۔کوئی یہ نہیں دیکھتا کیوں کیا۔۔۔کیسے ہوا۔۔۔کیا ہوا۔۔۔سب وہی دیکھتے ہیں جو وہ دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔اور مرد تو ویسے بھی حقیقت نہیں دیکھتا۔۔۔"

"انزلہ تم مفروضے گھڑنے میں بہت جلدی کرنے لگی ہو۔۔۔"

انزلہ نے ان کی بات پر حیرانی سے انہیں دیکھا، وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کیسے یہ کہہ سکتی تھیں۔

"میری ماں عزت دار پاکیزہ خاتون تھیں۔۔۔اس نے کبھی میرے باپ کی عزت میں خیانت نہیں کی۔۔۔اتنی مار کھانے کے بعد بھی اس نے کبھی گناہ کا نہیں سوچا۔۔۔پھر بھی میرا باپ اس پر ہاتھ اٹھانے کیلئے اسے بدکاری کے طعنے دیتا رہا۔۔۔اور آپ مجھے کہتی ہیں جس نے اتناسب کیا ہے اسے معاف کر دیا جائے گا۔۔۔"وہ تاسف سے ہنس دی۔۔۔"یہاں عورت کے ناکردہ گناہوں کی سزا لازم و ملزوم ہے اور آپ کہہ رہی ہیں خطاگار کو معافی دے دی جائے گی۔۔۔"اس کا لہجہ بے تاثر تھا اور یہ بات انعم صاحبہ کا دل چیر دیتی تھی۔۔۔اس کا غم اسے بے حس کرنے لگا تھا۔۔۔کٹھور کرنے لگا تھا۔۔۔

"آپ نے دیکھا اس کو بھی پھول لگنا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔"وہ کھڑکی کے دوسری پار گلاب کے پودے کو دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔پھول لگنا شروع ہو گئے ہیں شاید بہار کا اثر ہے۔۔۔"

"ابھی کہاں سے بہار آ گئی۔۔۔"اس نے حیرانی سے گردن گھما کر انہیں دیکھا اور اگلے ہی پل ان کی شرارت سمجھتے ہوئے وہ واپس سے باہر کا رخ کر گئی۔۔۔

"شکر ہے آپ نے اسے کٹوا نہیں دیا۔۔۔"

"ہاں جب کہ تم نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسے کٹوا پھینکنے کی۔۔۔"

وہ ہنس پڑی۔۔۔ "بھئی اس نے ضبط بھی تو اتنا آزمایا ہے۔۔۔اتنے خیال رکھنے کے بعد بھی اس کو پھول لگ ہی نہیں رہے تھے۔۔۔"

"انزلہ تم رائے قائم کرتے وقت بہت جلدی کرتی ہو اور پھر فیصلہ لیتے وقت تم اپنی آنکھیں کان دماغ سب بند کر لیتی ہو۔۔۔ہر چیز جو آپ کو غیر اہم محسوس ہو اسے اکھاڑ کر نہیں پھینکا جا سکتا۔۔۔"

انزلہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ ان کے الفاظ کے پیچھے چھپا مطلب خوب جانتی تھی۔۔۔

وہ اور قاسم دونوں اس وقت قاسم کے ٹیرس پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ قاسم چائے کا کپ تھامے موبائل پر کچھ تلاش کر رہا تھا، جبکہ حارب کی کافی سامنے میز پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔وہ ساتھ والے گھر کے ٹیرس پر رکھے جھولے کو دیکھتے ہوئے اپنی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔ہلکی ہلکی ہوا خالی جھولے کو جھلا رہی تھی۔۔۔ منتشر سوچوں کے رحم و کرم پہ وہ ٹکٹکی

باندھے اندھیرے میں جھولتے جھولے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔کیا اتنی لمبی مسافت میں اس نے کوئی اور ہمسفر ڈھونڈ لیا تھا۔۔۔؟کیا ہمسفر بدلنا اتنا ہی آسان ہوتا ہے۔۔۔ہاں اگر یوں منظر سے غائب ہو جایا جائے۔۔۔منظر سے غائب ہونا اتنا بڑا گناہ تو نہیں ہوتا کہ رفاقت کی یادیں بھی چھوٹ جائیں۔۔۔کیا جب کوئی نظروں سے اوجھل ہو جائے وہ یادوں سے بھی اوجھل ہو جاتا ہے۔۔۔۔

ہر گزرتا پل مایوسی کو لا رہا تھا۔۔۔مایوسی سوال۔۔۔سوال ندامت اور ندامت ملال لا رہی تھی۔۔۔اس نے بے ساختہ ہی سوالات کے بھنور سے خود کو نکالتے اک گہرا سانس لیا

۔۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔" قاسم نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔کیوں۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے سر کے پیچھے رکھتا پشت کرسی سے ٹیک گیا۔۔۔

"یوں میرے پاس بیٹھے آہیں بھر رہے ہو اور تاروں کو تک رہے ہو۔۔۔" قاسم نے شرارت سے چوٹ کی۔

"یہ تمہاری کزن کسی میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔؟" وہ سید ھا مدعے پر آیا۔

"تم آج کل ضرورت سے کچھ زیادہ ہی میری کزن پر ریسرچ کرنا شروع ہو گئے۔۔۔" قاسم نے بھنویں سکیڑیں۔

"وہ انزلہ ہے۔۔۔" حارب نے بنا اس کی گھوریوں کو خاطر میں لائے کہا۔

"آہاں اب آیا ناں گھوڑا قابو۔۔۔ جب میں کہتا ہوں وہ انزلہ ہے تب کہتے ہو مجھے کوئی شوق نہیں مراسم بڑھانے کا۔۔۔"

حارب سر جھٹکتا ہنس دیا۔۔۔ "ڈونٹ ٹیل می کہ تم بھی لاریب کی طرح مجھ سے کوئی امید لگائے بیٹھے ہو۔۔۔"

"میں اور لاریب کیا چاہتے ہیں یہ اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔ انزلہ کیا چاہتی ہے یہ بات اہمیت رکھتی ہے۔۔۔" اس کی آواز میں سنجیدگی تھی۔۔۔ "تم کیا چاہتے ہو یہ بھی اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔" قاسم نے اسے آنکھ ماری۔۔۔ "اگر میری بہن کہے گی اسے حارب پسند ہے تو میں اسے حارب لا کر دوں گا۔۔۔"

"ہاں حارب تو دکان پر ملتا ہے ناں۔۔۔ تم سب بہن بھائی ہی کھسکے ہوئے ہو۔۔۔" اس کے ماتھے پر شکنیں ابھریں۔۔۔ "جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔۔"

"نہیں۔۔۔وہ کسی کو پسند نہیں کرتی۔۔۔"وہ واپس سے اپنی چائے سے لطف اندوز ہونے لگا تھا۔۔۔"ویسے تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔"

"ایسے ہی مجھے محسوس ہوا۔۔۔کہہ لو وائب آتی ہے۔۔۔"حارب نے بھی سامنے پڑا اپنا کافی کا کپ اٹھالیا۔۔۔

"نہیں تمہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔"قاسم کا لہجہ پر یقین تھا۔۔۔

"آئی بیٹ یو۔۔۔وہ کسی میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔"حارب بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔۔۔

اب کی بار اس کی بات پر قاسم کی دلچسپی بڑھی۔۔۔"شرط ہے کس چیز کی۔۔۔؟"

"شرم نہیں آتی اپنی بہن پر شرط لگا رہے ہو۔۔۔"حارب نے اپنی ہنسی دبائے تاسف سے کہا۔۔

"اپنی بہن پر نہیں اپنے بے شرم دوست کی غلط فہمی پر لگا رہا ہوں۔۔۔"وہ بھی اسی ڈھٹائی سے بولا تھا۔۔۔"پھر کس چیز کی شرط۔۔۔؟"اس نے آنکھیں چھوٹی کیئے کہا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔میں ابھی تمہارے لیول کی بے غیرتی پر نہیں پہنچا۔۔۔۔"خود ہی اس قدر خرافاتی مشورہ دے کر اس نے بڑی سہولت سے اپنے ہاتھ جھاڑ لئے۔۔۔

"خیر کسی چیز پر نہ بھی سہی مگر بیٹ تو بیٹ ہوتی ہے۔۔۔اس سے پوچھ لیتے ہیں کہ اسے کون پسند ہے۔۔۔ہے بھی کہ نہیں۔۔۔"وہ پرجوش انداز میں بولا۔۔۔

"چور کبھی مانتا ہے کہ اس نے چوری کی ہے۔۔؟"وہ ویسے ہی سکون سے سر اپنے ہاتھوں پر ٹکائے بیٹھا رہا۔۔۔

"چور نہیں مانتا ہو گا۔۔مگر یہ انزلہ ہے جو چوری بھی ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہے۔۔اگر کوئی ہو گا تو بتانے میں خوف محسوس نہیں کرے گی۔۔۔"اس نے فخریہ کہا۔۔۔

آج چاند کی پہلی تاریخوں میں سے کوئی تاریخ تھی جبھی تو آسمان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور رہی سہی کسر بادلوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔کچھ آج اس نے بھی ٹیرس کو نظام شمسی بنانے کا تردد نہیں کیا تھا۔۔وہ ٹیرس کے دروازے کو اک جانب دھکیلتی ہوئی باہر آگئی۔۔۔

"اوئے شیرنی۔۔۔"قاسم اپنی نشست چھوڑتا ہوا اپنے اور انزلہ کے گھر کے ٹیرس میں حد مقرر کرتی دیوار کے پاس چلا آیا۔۔حارب کی انزلہ کے ٹیرس کی جانب پشت تھی وہ کرسی

سے پھسلتا ہوا نیچے کو ہو گیا جہاں سے وہ اسے دیکھ نہ پائے۔۔۔اب مجال تھی جو قاسم کو کوئی یہ سوال کرنے سے روک سکتا۔۔۔

انزلہ اپنے جھولے کی جانب بڑھ رہی تھی مگر اس کی آواز پر رک کر اس کی جانب بڑھ آئی۔۔۔

قاسم اس کی اور اپنے ٹیرس کی ملحقہ دیوار پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور پھر ہاتھ دے کر اسے بھی اپنے ساتھ بٹھا لیا۔۔۔وہ دونوں ٹانگیں لٹکائے اپنے اپنے ٹیرس کی جانب منہ کئے بیٹھ گئے تھے۔۔۔

"یہ تمہارے ٹیرس کی لائٹس آجکل بند کیوں رہنے لگی ہیں۔۔۔"وہ بات کرنے کا ماحول بنانے لگا۔۔۔

انزلہ نے خود سے کچھ ہی دور پڑے جھولے کو دیکھا اور پھر اس کے گرد بجھی بتیوں کو۔۔۔"عجیب لگ رہی تھیں۔۔اتنی روشنی کر دیتی ہیں یوں لگتا ہے جیسے میرا گھر گھر نہیں نظام شمسی ہو۔۔"کہنے کے ساتھ ہی وہ خود ہی اپنی بات پر ہنس دی۔۔۔

"تم کسی کو پسند کرتی ہو۔۔۔؟"وہ بنا کسی تمہید کے بولا۔۔۔کچھ ہی دور بیٹھے حارب کی دھڑکنیں کچھ پل کو تھمی تھیں۔۔۔

Clubb of Quality Content

انزلہ کچھ پل کیلئے اس کے سوال پر کچھ کہہ نہیں پائی۔۔۔ قاسم کا سوال اس قدر غیر متوقع تھا کہ وہ چند پل اسے کوئی جواب ہی نہیں دے پائی۔۔۔ پھر اس نے اپنے لہجے کو ہموار رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ کیسا سوال ہے۔۔۔؟"

"جیسا بھی سوال ہے۔۔ تم بتاؤ کیا تمہیں کوئی پسند ہے۔۔؟" اس نے اک بار پھر اصرار کیا ۔۔۔

"کوئی۔۔؟ کوئی نہیں مجھے بہت سے لوگ پسند ہیں۔۔۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ پھر اسے چڑانے کیلئے دوبارا اسے بولی۔ "بے فکر رہو ان بہت سے لوگوں میں تمہارا بھی نام ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شکریہ۔۔ مگر میں اس وے میں پوچھ رہا تھا۔۔" قاسم نے "اس۔۔" پر زور دینے کے ساتھ گردن کو بھی ٹیڑھا کرتے ہوئے اشارۃ کہا۔۔

"اس۔۔ کس وے میں۔۔؟" انزلہ نے بھی ویسے ہی گردن ٹیڑھی کی۔

"جس سے تم شادی کر لیتی۔۔۔ اگر وہ مان جاتا۔۔۔" آخری لائن قاسم نے بھی اسے چڑانے کیلئے کہی۔

"قاسم۔۔۔"وہ جمائی لیتے ہوئے بولی۔۔"تم یہ۔۔۔اتنی۔۔اس قدر بورنگ باتیں کرنا چاہتے ہو۔۔؟"

"اچھاناں۔۔صرف فرض کرو۔۔کیا کوئی ایسا شخص ہے کہ اگر تم شادی کرنا چاہتی تو تم اس سے کرلیتی۔۔۔؟"

"نہیں۔۔"اس نے دوٹوک جواب دیا۔۔

"کوئی ایک بھی نہیں۔۔؟"قاسم کو قدرے مایوسی ہوئی۔۔

انزلہ بے ساختہ ہی اس کی حالت پر ہنس پڑی۔۔"ایک بھی نہیں۔۔"

"کیا تمہیں کسی سے محبت ہے۔۔؟"اس نے اب کی بار سوال کو قدرے بدل کر کیا۔۔۔

"یہ تو نہیں پتا محبت کیا ہوتی ہے۔۔۔لیکن اگر تم لوگوں کی نظر سے دیکھوں تو لگتا ہے کہ محبت ہی ہے۔۔۔"قاسم قدرے الجھا تھا اس کا جواب سن کر۔۔"مگر میں اس سے کبھی شادی نہیں کروں گی۔۔۔یا شاید کرنا نہیں چاہوں گی۔۔۔"بنا لگی لپٹے اس نے اک بار پھر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔۔۔

اس قدر صاف گوئی پر دور بیٹھا حارب اس کی بات پر جل بھن گیا تھا۔۔۔اس کے دل کو اک اور ہی خوف لاحق ہوا تھا۔۔۔اسے بلا اختیار ہی وہ رات یاد آئی تھی۔۔۔وہ رات یاد آئی تھی پھر وہ بھی کسی کے گلے میں بانہیں ڈالے کھڑی یاد آئی تھی۔۔۔اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا ۔۔۔

"تو پھر کیا تم اس کے ساتھ محض دوستی پر ہی اکتفا کرو گی۔۔۔" قاسم آنکھیں چھوٹی کئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بے غیرت انسان۔۔۔" وہ بلا اختیار ہی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے دھاڑا۔۔۔"تمہیں شرم نہیں آتی اپنی بہن کو الٹے الٹے مشورے دیتے ہوئے۔۔۔"اس پر خفگی بھری نگاہ ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ قاسم کچھ لمحے منہ کھولے اسے دیکھتا رہا۔۔۔اس نے یونہی اک بات کہہ دی تھی مگر اس میں اس قدر اشتعال میں آنے والی کوئی بات نہیں تھی۔۔۔اس نے انزلہ کی جانب دیکھا وہ بھی گردن موڑے وہیں دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ کچھ دیر پہلے ہی گیا تھا۔۔۔

"پاگل ہو گیا ہے یہ۔۔۔اس کا دماغ تو میں صبح ٹھکانے لگاؤں گا۔۔۔"اس نے انزلہ کی توجہ ہٹانی چاہی۔۔۔

"اس کا دماغ پہلے سے ہی اچھا خاصا ٹھکا ٹھکا یا لگ رہا ہے۔۔۔" انزلہ واپس سے گردن سیدھی کرتے ہوئے بولی۔۔۔ قاسم نے فوراً سے تالی کیلئے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کر دیا۔۔۔ انزلہ نے بھی تالی ماری اور پھر وہ دونوں ہنستے چلے گئے۔۔۔

وہ پچھلے دس منٹ سے بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی یا یوں کہنا بہتر ہو گا ٹی وی دیکھ نہیں رہی تھی بلکہ اسے نچا رہی تھی۔۔۔ کبھی اک چینل سے دوسرے پر تو کبھی دوسرے سے تیسرے پر۔۔۔ جانے اتنے وقفے میں کتنی ہی بار پاس بیٹھی روحین صاحبہ نے اسے ٹوک دیا تھا۔۔۔

"انزلہ کیوں اس کے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔۔ چھوڑ دیں اس کی جان۔۔۔" انہوں نے اپنی گود میں سر رکھے لیٹی انزلہ سے کہا۔۔۔ بلآخر اس نے اک سپورٹس چینل پر ہاتھ روک دیا۔۔۔ وہاں اس وقت کوئی اکھاڑا دیکھا یا جا رہا تھا جہاں دو پہلوان اپنا داؤ آزمانے کو تھے۔۔۔ وہ اشتیاق سے دیکھنے لگی۔۔۔ روحین صاحبہ نے اک ناگواری بھری نظر ٹی وی پر ڈال کر رخ پھیر لیا۔۔۔

"انزلہ کیا ملتا ہے آپ کو ایسی چیزیں دیکھ کر۔۔۔"

"اناآپ کو کیا پتا۔۔۔ یہ چیزیں انسان کی زندگی میں کتنی کام آتی ہیں۔۔۔"

"جیسے کہ۔۔۔؟"

"ارے کہیں بھی ضرورت پڑسکتی ہے اب دیکھیں ناں کل کلاں کو آپ کی کسی سے لڑائی ہو جائے۔۔۔آپ کو کم سے کم اپنا تحفظ کرنا تو آنا چاہیے۔۔۔"

"آپ کے دماغ میں کیا کیا چلتا ہے۔۔۔کیا کیا سوچتی رہتی ہیں۔۔۔" انہوں نے آہستہ سے اس کے بال سہلائے۔۔۔"ایسے کیسے کسی سے لڑائی ہو جائے گی۔۔۔" وہ اس کی توجیہ پر ہنسیں۔۔۔

"یقیناً ماما کو بھی یہی لگتا ہو گا۔۔۔ایسے کیسے کسی سے لڑائی ہو جائے گی۔۔۔" اس نے آخری فقرے کو منہ بگاڑ کر کہا۔۔۔"اب اگر انہیں یہ سب داؤ آتے ہوتے تو ڈیڈ کی اک بار تو طبیعت صاف کر چکی ہوتیں۔۔۔" اس نے اپنی بات کا خود ہی مزہ لیا۔۔۔

فرحین صاحبہ محض اسے دیکھ کر رہ گئیں۔۔۔وہ لاشعوری طور پر خود کو ہر اس صورتحال کیلئے تیار کر رہی تھی جس سے اس کی ماں گزری تھی۔۔۔وہ پر یقین تھی کہ تاریخ خود کو دہرائے گی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"

وہ پوری توجہ سامنے ٹی وی پر مرکوز کئے ہوئے تھی نہیں تو ان کے لہجے میں ابھرتی تشویش کو ضرور بھانپ جاتی۔۔

"کون سا خوف ہے جو آپ کو اپنے حصار میں لئے ہوئے ہے۔۔۔؟" وہ پریشانی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔انزلہ کی نظریں سامنے سکرین پر ٹھہر گئیں یوں کے پلکوں میں مانوں زرا سی جو جنبش ہوئی ہو۔۔۔

"یہ خوف کم ہے کیا آپ کی ماں ڈومیسٹک وائیلینس کا شکار ہوئی ہو۔۔۔اس خوف سے بڑا کوئی خوف ہو سکتا ہے کہ آپ نے اک کمزور عورت کی کوک سے جنم لیا ہو۔۔۔آپ کے باپ نے کسی عورت پر ظلم کیا ہو۔۔۔" وہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ پہلی بار ہے آپ کو اپنی مام سے اختلاف ہوا ہے۔۔۔" انہیں انزلہ کی بات پسند نہیں آئی تھی۔۔۔

"نہیں مجھے اختلاف ان سے ہمیشہ سے ہی رہا ہے۔۔۔ان کے ہر اس فیصلے سے جس نے انہیں ٹاکسک۔۔۔ابیوزیو شوہر کو چھوڑ کر نہیں جانے دیا۔۔۔ خیر ان کی زندگی تھی انہیں یہی صحیح لگا ہو گا مگر انہوں نے جاتے جاتے آپ کو بھی اس جہنم میں دھکیل دیا۔۔۔جب آپ کو لگے

آپ کا بوجھ بڑھنے لگا ہے تو کچھ خواہشات کم کر دینی چاہیں ناں کہ ان کا بوجھ اپنے ساتھ چلنے والوں کے کندھوں پر دھر دیا جائے۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔"انھوں نے سختی سے اسے ڈپٹا۔۔۔"باجی نے میرے اوپر کوئی بوجھ نہیں ڈالا۔۔۔"

"خیر مجھ سے تو جھوٹ مت ہی بولیں۔۔۔مجھے اچھے سے یاد ہے آپ نے انہیں نکلنے کیلئے کہاں، کب کب اور کیسے مدد کرنی چاہی۔۔۔اور وہ جاتے وقت آپ کے کندھوں پر میری ذمہ داری ڈال گئیں اور وہ بھی مشروط۔۔۔"اس کے لہجے میں تکلیف تھی۔۔۔سامنے بیٹھی خود کی خالہ کیلئے درد تھا۔۔۔"میں انہیں برا نہیں کہہ رہی۔۔۔وہ میری ماں تھی اس نے بڑا ظلم برداشت کیا ہے۔۔۔لیکن انسان کو اتنی سمجھ ہونی چاہیئے جہاں اس کی اپنی عقل ناکام ہو جائے وہاں دوسروں کے شعور پر بھروسہ کر لینے میں کوئی قباحت نہیں ہوتی۔۔۔انہیں مجھے ڈیڈ سے الگ نہ کرنے کی شرط آپ کے سامنے کبھی نہیں رکھنی چاہیئے تھی۔۔۔اگر رکھنی تھی تو پھر آپ کے کندھوں پر میرا خیال رکھنے کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیے تھا۔۔۔"

"آپ میرے لئے کبھی بوجھ نہیں رہی ہیں۔۔۔"انہوں نے انزلہ کی جانب دیکھتے اسے باور کروایا۔"آپ کو یہ سب کس نے بتایا ہے۔۔۔؟"وہ ابھی تک اپنے سامنے بیٹھی اپنی بیٹی کے انکشافات پر دنگ تھیں۔۔۔

"کسی نے بھی نہیں۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے کہا۔۔۔

"پھر آپ کو یہ ساری باتیں کیسے پتا ہے۔۔۔؟"

"مجھے یاد ہے۔۔۔۔"

"مگر آپ تو اتنی چھوٹی تھیں۔۔۔"

"انا۔۔۔"وہ ہنس دی۔۔۔"جب روز آپ کا باپ آپ کی ماں کو پیٹتا ہو۔۔۔جب روز آپ کی ماں خوف کے زیر سایہ گھر میں چلتی پھرتی نظر آئے۔۔۔گھٹ گھٹ کر جیتی نظر آئے۔۔۔جب اسے ہر وقت گھر کی بوسیدہ چھت کے چھن جانے کا غم لاحق رہے آپ کو لگتا ہے اولاد کا بچپنا باقی رہتا ہے۔۔۔"اک پل کو اس کی آواز میں نمی گھلی اور اگلے ہی پل اس کی آواز پھر سے بے تاثر ہو گئی۔۔۔"میرا بھی بچپنا وقت سے پہلے شعور کی دہلیز عبور کر گیا۔۔۔"کہنے کے بعد وہ بڑے آرام سے واپس سے ٹی وی دیکھنے لگی تھی اور فرحین صاحبہ۔۔۔وہ کچھ بھی دیکھنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔۔۔انہیں انزلہ کا رویہ تشویش میں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مبتلا کرنے لگا تھا۔۔۔ عموماً عام انسان اپنے تلخ ماضی کو یاد کر کے جذباتی ہو جایا کرتا ہے مگر وہ۔۔۔ اس کا لہجہ اس قدر ٹھنڈا۔۔۔ آواز اس قدر بے تاثر ہوتی تھی یوں لگتا جیسے وہ کسی تخلیقی کہانی کا ذکر کر رہی ہو۔۔۔ کہانی سناتے وقت بھی تو عام انسان جذباتی ہو جاتے تھے مگر وہ۔۔۔ وہ تو اپنی زندگی کے اس قدر تکلیف دہ باب کا ذکر کرتے نرم نہیں پڑتی تھی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔" انہوں نے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ "آپ خود کے ساتھ اتنا سخت کیوں ہیں۔۔۔"

"آج ڈیڈ کا کوٹہ آپ نے پورا کرنا ہے۔۔۔ کب سے مجھے رلانے کے جتن کر رہی ہیں۔۔۔ کیا آج ہم نے کوئی اچھی بات بھی کرنی ہے یاں نہیں۔۔۔؟" اس نے اپنا بازو ان کے گرد پھیلا دیا۔۔۔

Clubb of Quality Content!

"اسی چینل سے آپ کو مسئلہ تھا ناں۔۔۔ چلیں کچھ اچھا ساس بہو ٹائپ دنگل دیکھتے ہیں۔۔۔" اس نے کہنے کے ساتھ ہی چینل بدل دیا جس پر اتفاقاً سچ میں اس وقت ساس بہو کا ہی دنگل چل رہا تھا۔۔۔ انزلہ ہنسی تو فرحین صاحبہ بھی اس کو دیکھتے ہوئے ہنسنے لگیں۔۔۔ وہ دونوں سامنے سکرین پر چلتے ہوئے ساس بہو کے ڈرامے کو اک دوسرے کی خاطر دیکھنے لگی تھیں مگر اندر کہیں دونوں ہی ماضی کے ملال میں تھیں۔۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔آپ کیلئے کال ہے۔۔" تھوڑے سے ہی فاصلے پر ہاتھ میں ریسور پکڑے کھڑی سیماب نے اسے آواز لگائی۔۔۔

اس نے حیرن ہو کر پہلے سیماب کو اور پھر فرحین صاحبہ کو دیکھا۔۔۔"میرے لئے کس کی کال آگئی وہ بھی لینڈلائن پر۔۔۔؟دھیان سے سنو تمہاری بیگم صاحبہ کیلئے ہو گی۔۔۔"اس نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہااور اگلے ہی لمحے فرحین صاحبہ سے ٹکور بھی کروالی۔۔۔

"محمود انکل ہیں۔۔۔"اس نے ہاتھ سے انزلہ کو اپنی تشریف لانے کیلئے بھی کہا تھا۔۔۔

"امہم۔۔۔امہم۔۔۔"وہ شرارت سے کہتی فون کی جانب بڑھ آئی اور سیماب کے ہاتھ سے ریسیور پکڑتے ہی سلام کیا۔۔۔دوسری جانب سے وہ خاصے پرجوش سے بولے۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔کیسا ہے ہمارا بیٹا۔۔۔؟"

"آپ کی بیٹی تو بالکل ٹھیک ہے۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔"اس نے بھی آواز کی چہک برقرار رکھی تھی۔۔۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔کافی وقت سے آپ کو کال کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔اتنا وقت ہوا ہم ملے ہی نہیں۔۔۔"

"تو آپ آجاتے ہماری طرف۔۔۔ویسے بھی میں نے آج کل کچھ نئی چیزیں بنانی سیکھی ہیں۔۔۔"اس نے چٹکی بجا کر مسئلے کا حل پیش کیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔کمال تو جانے کب گھر ہوتا ہے کب نہیں۔۔۔ایسے میں مناسب تھوڑی لگتا ہے۔۔۔"

"ارے پھر آپ کال کر کے مجھے بلا لیتے۔۔۔آپ کال کرتے تو مجھے خوشی ہوتی۔۔۔"

"میرے پاس آپ کا نمبر نہیں تھا۔۔بس اسی لئے نہیں کر پایا۔۔۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔

"تو آپ حارب سے لے لیتے۔۔۔"زبان نے اک بار پھسل کر سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں حل پیش کیا تھا۔۔۔

دوسری جانب وہ ہنس پڑے۔۔۔انزلہ نے بے ساختہ ہی آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کی سرزنش کی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا وہ آپ کے ساتھ کانٹیکٹ میں ہیں۔۔مجھے تو انہوں نے کہا تھا آپ دونوں کی بات نہیں ہوتی۔۔میں نے سوچا پھر اس کے پاس بھی کہاں نمبر ہوگا۔۔۔"

"اتنا شریف وہ ہے نہیں۔۔۔"وہ دل میں بڑبڑائی۔۔۔

"خیر چھوڑیں یہ سب۔۔۔میں نے حارب کو ڈسکس کرنے کیلئے فون تھوڑی کیا ہے۔۔یہ بتائیں کیا کر رہی ہیں اس وقت۔۔؟"انہوں نے اس کی خجالت مٹانے کیلئے کہا۔۔۔

"میں۔۔میں کچھ بھی نہیں۔۔آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔"

"بالکل۔۔اگر کچھ نہیں کر رہیں تو پھر میری طرف آجائیں۔۔۔"

"امم۔۔وہ۔۔"وہ چلی تو جاتی مگر ان کے ساتھ جو اک عدد جن رہتا تھا وہ اسے بہانا بنانے کیلئے اکسانے لگا۔۔۔

"کوئی بہانہ نہیں انزلہ۔۔آپ جتنی بار بھی گھر آئی ہیں مجھ سے ملے بغیر ہی واپس چلی گئیں۔۔"وہ مصنوئی ناراضی سے بولے تھے۔۔۔

"آپ کے بیٹے نے دماغ خراب کر دیا تھا۔۔۔"وہ صرف سوچ ہی سکی۔۔۔"ٹھیک ہے میں بس پانچ منٹ میں آرہی ہوں۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر فون رکھ دیا گیا۔

وہ پانچ منٹ سے بھی پہلے ان کے گھر پہنچ چکی تھی۔۔کوئی اور جگہ ہوتی تو شاید دیر سے جاتی۔۔مگر یہاں دیر سے آکر وہ محمود صاحب کو انسلٹ نہیں کرنا چاہتی تھی انہوں نے بڑے پیار سے اسے بلایا تھا۔۔۔گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے گیراج میں حارب کی گاڑی نہ پا کر اسے تسلی ہوئی۔۔سر پر بندھے پنک کلر کے فلورل بینڈ کو اس نے ٹھیک کیا اور پھر

کندھوں تک آتے بالوں کو اپنے ہاتھ سے ہی سیٹ کرتی گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ آئی۔

"آ جائیں۔۔ میں ادھر کچن میں ہوں۔۔" وہ شاید اس کی آہٹ پہچان چکے تھے۔۔۔

کچن میں داخل ہوتے ہی وہ اسے سامنے ہی کاؤنٹر کے پاس کھڑے ایپرن پہنے دکھائی دیے۔۔۔انزلہ نے ان کے پاس پہنچ کر انہیں سلام کیا۔۔۔وہ سلیپ پر اک بڑا سا باؤل رکھے کھڑے تھے۔۔۔انزلہ کے سلام کا مسکرا کر جواب دینے کے بعد اک جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے ایپرن پہننے کا کہا۔۔۔"اچھا ہوا آپ آ گئیں۔۔ مجھے مدد کی بہت ضرورت تھی۔۔"

انزلہ نے مسکراتے ہوئے ایپرن اٹھالیا اور اب اس کو پہنے کے بعد گرہ لگاتے ہوئے ان کے پاس آگئی۔۔۔

"رول نمبر ون۔۔ آپ کو انتہائی برداشت کا مظاہرہ کرنا ہے۔۔ آپ کی جلد بازی کام بگاڑ سکتی ہے۔۔"انزلہ کو باؤل تھمانے سے پہلے انہوں نے اسے گُن بتایا۔۔۔انزلہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ان کے ہاتھ سے باؤل لے چکی تھی۔۔

"اب میں آہستہ آہستہ اس میں انگریڈینٹس ڈالوں گا اور آپ بیٹر چلائیں گی۔۔۔"

"اوکے باس۔۔"اس نے اپنے ہاتھ کو سر کی جانب لے جا کر اشارہ کیا۔۔ محمود صاحب کا قہقہ کچن میں خاصا بلند ہوا تھا۔۔ وہ ایسی ہی تھی زندگی سے بھرپور۔۔ دوستی کیلئے عمریں نہیں دیکھتی تھی۔۔

"اتنی اچھی لڑکی ہے۔۔ یااللہ میری اولاد کو ہدایت دے۔۔"اگر وہ یہ بات ذرا سی بھی اونچی آواز میں کہتے تو بلاشبہ انزلہ اعتراض کرتی اور کہتی۔۔"ایسی والی عقل تو اس کے پاس پہلے سے ہی بہت ہے۔۔۔"

محمود صاحب کا قہقہ اس قدر جاندار تھا کہ اپنے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے حارب نے قدم واپس سے کچن کی جانب لئے۔۔ اس نے دروازے کی اوٹ سے اندر جھانکا جہاں پر وہ دونوں وقت، پیسہ، اور محنت ضائع کرنے میں اس قدر محو تھے کہ کون آیا تھا کون نہیں اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔ اس نے اندر جانے کا سوچا مگر پھر انزلہ کی موجودگی کے سبب اپنا ارادہ ترک کر دیا۔۔ اس کا موڈ بہت اچھا تھا جسے وہ خراب کروانے کو موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔ وہ وہیں دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو کر اندر ہونے والی کاروائی کو ملاحظہ فرمانے لگا ۔۔۔

"ویسے یہ ہم بنا کیا رہے ہیں۔۔"اس نے اپنے ماتھے پر ناں نمودار ہونے والے پسینے کو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں پتا۔۔۔" محمود صاحب کے جواب پر اس نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔ "ارے اس میں کیا ہے جب بنے گا تب ڈیسائیڈ کر لیں گے کہ کیا ہے۔۔۔" انہوں نے لبوں پر بڑی مسکراہٹ لئے کہا اور اک بار پھر دونوں ہنستے چلے گئے۔۔۔ وہ جو دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے بڑے غور سے انہیں دیکھ رہا تھا ان کے قہقہے پر وہ بھی ہنس دیا۔۔۔ بیٹر تیار ہو چکا تھا۔۔۔ اب محمود صاحب اسے مولڈ میں ڈالنے لگے تھے اور وہ پاس کھڑی اشتیاق سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔ انہوں نے اب اسے اون میں رکھنا تھا۔۔۔ وہ اسے اون میں رکھنے کیلئے مڑتے تو اسے وہاں کھڑا دیکھ لیتے اور پھر یقیناً دونوں ہی اس کی کھیچائی کر ڈالتے۔۔۔ وہ مصلحتاً وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔

وہ آہستہ سے چوروں کی طرح گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ بہت احتیاط سے لاؤنج کا دروازہ کھول کر اس نے گردن اندر کرتے ہوئے گھر کا جائزہ لیا۔۔۔ "یا اللہ تیرا شکر کب سے اس موقع کا انتظار تھا۔۔۔" وہ دبق دبق کر پاؤں رکھتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوئی اور اب آہستہ آہستہ سیڑھیوں کی جانب بڑھنے ہی لگی کہ اگلے ہی لمحے کانوں میں پڑنے والی آواز پر اچھل پڑی۔۔۔ لاریب نے شکایتی نظروں سے چچی کو دیکھا وہ ہنس پڑیں۔۔۔

"آرام سے جاؤ۔۔۔انزلہ گھر پر نہیں ہے۔۔۔" کچن کے دروازے میں کھڑی فرحین بیگم کی بات سے اسے تشفی ہوئی۔۔۔بلا اختیار ہی اس کے کندھے سیدھے ہوئے تھے ۔۔۔"تھینک یو چاچی۔۔۔"

وہ وہاں سے سیدھا انزلہ کے کمرے میں آئی تھی۔۔اور آتے ہی اپنے مشن پر لگ گئی۔۔۔بیچ میں اسے بہت سی چیزوں نے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہر بار خود کو اپنے مشن کا باور کرواتی آگے بڑھ جاتی۔۔۔"لاریب۔۔۔فوکس۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔" وہ خود سے کہتے ہوتے مسلسل اپنی تلاش جاری رکھے ہوئی تھی۔۔اس نے اس کے کمرے میں موجود ہر جگہ چھان ماری تھی مگر اسے کہیں بھی مطلوبہ چیزیں نہیں ملی تھیں۔۔۔بلآخر وہ تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔اور حسب عادت اپنی ٹانگیں جھلانے لگی۔۔۔"اس سیماب کی بچی نے چغلی ماردی ہوگی۔۔۔کہاں چھپادیا انزلہ باجی۔۔۔۔آخر کہاں۔۔۔" وہ اب وہیں بیٹھے اپنے ارد گرد متلاشی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسلسل سوچ رہی تھی۔۔۔۔"آخر کہاں چھپا سکتی ہیں و۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رک گئی۔۔اس کا پاؤں بیڈ کے نیچے کسی چیز سے ٹکرایا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔۔۔اس نے آہستہ سے بیڈ سے اتر کر زمین پر آکر

اپنے گھٹنے ٹکائے اور جھک کر بیڈ کے نیچے دیکھا۔۔اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا

۔۔۔"اوہ۔۔۔تو یہاں رکھا ہوا تھا تم لوگوں کو۔۔۔"

وہ اپنی مطلوبہ چیزوں کو پکڑے اس کے کمرے سے نکل آئی۔۔۔جاتے وقت تو انزلہ نہیں تھی مگر اب کچھ پتا نہیں تھا۔۔شاید واپس آگئی ہوں۔۔۔اس نے احتیاطاً سیڑھیاں اتر کر لاؤنج سے جانے کے بجائے ڈرائنگ روم کا محفوظ راستہ لیا۔۔۔وہاں سے بھی باہر کو راستہ نکلتا تھا جو مہمانوں کی ہی رہگزر تھا۔۔۔لاریب سیڑھیوں سے اترتے ہی دبے پاؤں ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ آئی۔۔۔۔

وہ قریباً پچھلے پندرہ منٹ سے انزلہ کا انتظار کر رہا تھا۔۔اور اب تو اس کی چائے بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔بوریت کو بھگانے کیلئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے لگا ۔۔۔کمرے میں اس کی توجہ دیوار پر لگی پینٹنگ نے اپنی جانب مبذول کروائی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور صوفوں کے پیچھے لگی پینٹنگ دیکھنے کیلئے آگے بڑھا مگر اگلے ہی لمحے اس کا پاؤں کسی کے ہاتھ پر آتے آتے بچا تھا۔۔۔جہاں وہ ریفلیکسز میں پیچھے ہوا تھا وہیں لاریب نے بھی سر اٹھا کر اوپر دیکھا اور اسے دیکھتے ہی اس کے چہرے پر صاف ناگواری در آئی تھی۔۔۔وہ

ہاتھ میں اپنی صلاحیت سے زیادہ پکڑی ہوئی کتابوں کو سنبھالتے ہوئے کھڑی ہوئی اور تپ کر اسے دیکھا جو پہلے سے ہی شاک کے مارے ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔لاریب نے زمین سے اٹھتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتابوں کو دیکھا اور پھر اک گہرا سانس لیا۔۔۔"شکر ہے تمہیں آنچ نہیں آئی۔۔۔"اس نے سب سے اوپر پڑی کتاب پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور پھر واپس سے ان سب کو سینے سے لگا یا۔۔۔

سامنے کھڑی لاریب کی حرکتوں کو وہ تشویش سے دیکھنے لگا۔۔۔اسے سچ میں وہ کھسکی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ماسی۔۔۔"اس نے چہرے پر شرارت لئے اس کی توجہ کتابوں سے اپنی جانب مبذول کروانی چاہی۔۔۔لاریب نے پہلے خفگی سے اسے گھورا اور پھر اگلے ہی لمحے اپنی آنکھوں سے چشمہ اتار کر اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔علی نے گردن کو زرا پیچھے کرتے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔"لیں ناں۔۔شاید مجھ سے زیادہ آپ کو ان گلاسز کی ضرورت ہے۔۔۔"اس نے چوٹ کرتے ہوئے تھوڑی دیر پہلے ہوئی غلطی کا سارا ملبہ اس کے سر دھر دیا تھا۔۔۔علی نے بھی بنا پرواہ کئے کہ وہ لیڈیز گلاسز ہیں ناں صرف انہیں تھام لیا تھا بلکہ انہیں پہن بھی لیا تھا۔۔۔

"اوہو۔۔۔اس میں بھی تم چور ہی نظر آرہی ہو۔۔۔" وہ اک جانب سے گلاسز کو تھامے ہوئے اس کے زرا سا قریب آکر صحیح سے دیکھنے کی اداکاری کرتے ہوئے جاندار قسم کی مسکراہٹ لئے بولا۔۔۔

لاریب کا پارہ ساتویں آسمان کو چھوا تھا اس نے آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں سے اپنے گلاسز کو جھپٹنے کی کوشش کی مگر وہ فوراً سے پیچھے ہو گیا۔۔۔

"ویسے یہ چوری شدہ مال کہاں لے کر جا رہی ہیں۔۔۔؟"

"ایکسکیوزمی۔۔۔آپ کون۔۔۔؟" اس نے تڑخ کر پوچھا۔۔۔

"مائی سیلف علی۔۔۔" جس قدر غصے میں اس نے کہا تھا اس سے زیادہ ڈھٹائی کے ساتھ اس نے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے تعارف کروایا۔۔

لاریب نے اسے منہ چڑایا اور آگے بڑھنے لگی جب وہ سرعت سے آگے آیا۔۔۔

"انزلہ کی کتابیں چوری کر رہی ہو۔۔۔؟" وہ جانچتی نظروں سے اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں کر رہی ہوں پھر۔۔۔؟"اس نے تنک کر کہااور آگے بڑھی۔۔۔علی نے اک بار پھر سرعت سے آگے آتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کتابیں پکڑنی چاہیں تھیں مگر لاریب نے انہیں بڑی برق رفتاری سے واپس کھینچتے ہوئے بچا لیا۔۔۔آہ ماسوائے اس کتاب کے جس پر وہ چند منٹ پہلے ہاتھ پھیرتے ہوئے شکر کر رہی تھی۔۔۔علی نے جب اس کے ہاتھوں سے کتابیں لینی چاہیں اور اس نے ان کو کھینچا تب سب سے اوپر پڑی کتاب کا اک کونا علی کے ہاتھ میں آگیا۔۔۔

لاریب نے اسے چھڑوانے کی کوشش کی۔۔"چھوڑو۔۔۔"

"ماسی چورنی۔۔۔تم چھوڑو۔۔"علی نے اپنی گرفت اور مضبوط کی۔۔۔

"بدتمیز۔۔۔۔"اس نے اس لفظ پر خاصا زور دیتے کہا۔۔۔"تم انزلہ باجی کے دوست نہ ہوتے تو دیکھتے۔۔۔"اس نے ضبط کرتے ہوئے کتاب کو اک بار پھر چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

"نوازش آپ کی۔۔۔"وہ مسکرایا مگر کتاب پھر بھی نہیں چھوڑی۔۔

"پاگل ل۔۔۔"اسے یہی اک لفظ سجھائی دیا تھا۔۔

Clubb of Quality Content

"آپ کے پیار میں۔۔۔" علی نے کہنے کے ساتھ اس کے چہرے کو دیکھا جو غصے کی زیادتی کے سبب لال بھبھوکا ہو گیا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل لاریب نے تیش میں اس کتاب کو پوری قوت سے کھینچا تھا جس کے نتیجے میں کتاب سمیت اس کے کور کا آدھا حصہ علی کے ہاتھ میں اور باقی لاریب کے ہاتھ میں آ گیا۔۔۔ لاریب کی آنکھیں شاک کے مارے پھیلتی چلی گئیں۔۔۔ علی نے بڑی سہولت سے کندھے اچکا دئے۔۔۔ وہ ابھی اس کو سنانے کیلئے جملہ ترتیب دے ہی رہی تھی اسی اثناء میں ان دونوں کو انزلہ کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ غالباً آ گئی تھی۔۔۔ "اوہ تیری۔۔۔ ماری گئی۔۔۔" لاریب نے پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ سامنے کھڑے علی کو دیکھا۔۔۔ وہ بڑے تحمل سے کھڑا اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ "اب آیا ناں اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔"

"تمہارے خوابوں میں۔۔۔" اس نے منہ چڑایا۔۔۔ "یہ اونٹ پہاڑ کے نیچے آ گیا تو تف ہے اس اونٹ کے اتنے ناولز پڑھے ہونے پر۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی کتاب کے آدھے کور کو جلدی سے علی پر پھینکا دیا یوں کے کتاب تو اس نے ہی پھاڑی ہو اور پھر اس سے پہلے انزلہ وہاں پہنچتی اس نے اپنی طرف سے آہستہ مگر قدرے زور سے علی کو دھکا دیتے ہوئے باہر کے دروازے کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔ علی کے کراہنے پر وہ دروازے

Clubb of Quality Content

کے پاس رکی تھی اور پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔وہ لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔یک دم دھکا لگنے کے سبب وہ خود کو سنبھال نہیں پایا تھا اور زمین پر جا گرا تھا۔۔۔اک پل کو لاریب نے سوچا اسے پکڑ کر اٹھا دے مگر اگلے ہی پل اسے خیال آیا کہ یہ سب تو اس کے خود کے ہی سبب تو ہوا تھا۔۔۔اس نے اک آخری بار پھر سے اسے منہ چڑایا ۔۔۔"یو ڈیزرو دس"اور پھر باہر کی جانب دوڑ گئی۔۔

جب تک انزلہ ڈرائنگ روم میں آئی وہ نیچے سے اٹھ چکا تھا۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی انزلہ کی نظر علی کے ہاتھ میں پکڑی پھٹی کتاب پر گئی۔۔۔علی نے ناچار کندھے اچکائے اور پھر مسکراتے ہوئے اس پھٹی کتاب کو میز پر رکھ دیا۔۔۔

"کہاں ہے وہ۔۔۔؟"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

"چور چوری کے بعد کہاں جاتا ہے۔۔۔"لاریب کی حرکت پر وہ دونوں اک ساتھ ہنسے تھے۔۔

"کہاں تھیں آپ۔۔؟پچھلے آدھے گھنٹے سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"اس نے خفگی سے استفسار کیا۔۔۔

"میں کچھ دیر کیلئے محمود انکل کے ہاں گئی تھی۔۔۔" وہ قدرے جھجکتے ہوئے بولی۔۔۔جو آخری باران دونوں کے حارب کے متعلق خیالات تھے وہ اتنے مناسب بھی نہیں تھے جو یہ بات بلا جھجک بتادی جاتی۔۔۔

"اس آبنا کشئیں کے گھر۔۔؟" اس کا اشارہ حارب کی جانب تھا۔۔انزلہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔وہ ہنس دیا۔۔۔"اماں صحیح کہہ رہی تھیں۔۔۔"

انزلہ نے بھنویں اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا وہ پھر سے مسکراتے ہوئے بولا ۔۔۔"کہہ رہی تھیں تم انزلہ اور حارب کے بیچ مت آؤ۔۔۔انزلہ اسے برا کہے تب بھی تم اسے برا نہیں سمجھو گے اور حارب سے خوشگوار قسم کے تعلقات رکھو گے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے انزلہ کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے آج خلاف معمول کوئی مخالفت نہیں کی تھی۔۔۔

"اماں کہہ رہی ہیں تو ٹھیک ہی کہہ رہی ہوں گی۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے اس کی شرارت کا جواب دیا۔۔۔

دروازے پر دستک دینے کے بعد سیماب ہاتھ میں ٹرے تھامے اندر آگئی اور میز پر کھانا لگانے لگی۔۔۔وہ دونوں بھی ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔وہ نڈر۔۔۔بے خوف ضرور تھی مگر اسے اتنا شعور بھی تھا کہ ہر بات ہر اک کے سامنے کہنے والی نہیں ہوتی۔۔۔کچھ ہی

دیر بعد سیماب کھانا لگا کر چلی گئی تھی اور وہ دونوں کھانا کھاتے ہوئے واپس سے اپنے کام کے متعلق باتیں کرنے لگے تھے پھر انزلہ کا موبائل بجنے لگا تو ان دونوں کی باتوں میں وقفہ آگیا۔۔۔

"کدھر تھے تم۔۔؟" انزلہ نے کال اٹھاتے ہی تفتیش شروع کی۔

"میں اس وقت آن ڈیوٹی نہیں ہوں۔۔ اس لئے تمہارے کسی بھی سوال کا جواب دینے کا پابند بھی نہیں ہوں۔۔"

"تمہارا جواب بدلے کیلئے حساب کی کتاب میں لکھا جاتا ہے۔۔۔ ابھی یہ بتاو تم کسی آفر کا ذکر کر رہے تھے کیا بنا اس کا۔۔؟" بات کرنے کے دوران اس نے کھانے سے ہاتھ نہیں روکے۔۔۔ فون کو کندھے اور کان کے بیچ ٹکائے وہ ساتھ ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

"ہاں وہ تو تم نے منع کر دیا تھا ناں کہ میل کو پارٹنر کے ساتھ شوٹ نہیں کرنا۔۔" وہ ساتھ میں شاید اپنا سامان پیک کر رہا تھا دوسری جانب سے ابھرنے والی آوازیں تو یہی بتا رہی تھیں۔۔

انزلہ کچھ پل کیلئے خاموش ہو گئی۔۔ اس نے پہلے بہت سے فوٹو شوٹ کئے تھے مگر سولو۔۔۔

"کیا تم ان سے بات کر سکتے ہو۔۔؟ اگر ابھی بھی ان کی آفر برقرار ہو تو۔۔؟"

"ٹھیک ہے۔۔ مگر کیا تم سچ میں کرنا چاہتی ہو یہ پراجیکٹ۔۔؟" وسیم حیران ہوا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ایسے ہی مزاق کررہی تھی۔۔۔پاگل۔۔۔"اس کی بات پر وہ بگڑی۔۔۔"خیر تم بات کرلو پھر جب کانٹریکٹ سائن کرنا ہوا مجھے بتادینا۔۔"

"یار دیکھ لو۔۔میرے اس سے ٹرمز خراب نہ کروادینا۔۔"وہ انزلہ کہ مزاج سے واقف تھا۔۔جہاں اسے نہیں سمجھ آتی تھی وہ بنا فائدہ نقصان سوچے اس چیز کو چھوڑ بیٹھتی تھی۔۔۔

"کہا ہے ناں کرنا ہے۔۔اب نرسری کے ٹیچر کی طرح اے فار ایپل کی گردان الاپنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"اس نے زچ ہو کر کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔"

"اور معاوضہ دل خوش کرنے والا ہونا چاہیئے۔۔۔"

"ہاں اچھا ہی ہو گا۔۔۔میں نے جب اسے منع کیا تھا اس نے مجھ سے کہا تھا وہ پیکج اچھا کردیتا ہے مگر میں تمہیں منالوں۔۔۔"

"تم نے مجھے یہ بات بتائی کیوں نہیں۔۔۔"انزلہ اس پر بگڑی۔

"کیا فائدہ تھا بتانے کا جب تم نے کرنا نہیں تھا۔۔۔"

"ایسے ہی فخریہ فخریہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ ڈیمانڈ میں ہو۔۔۔"اس نے ڈھٹائی سے خود کو سراہتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔تم بولنے سے پہلے سوچتی نہیں ہوناں۔۔۔"

"اگر میں سوچنے لگی ناں تو تمہارے گھر کا چولہا بند ہو جائے گا۔۔۔"

"پہلے تو تم آکر اسے پھونکیں مارتی ہو ناں۔۔۔" اس نے جل بھن کر کہا۔۔۔انزلہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔۔فون رکھنے کے بعد اس نے علی کو دیکھا وہ بڑی غور سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔یوں جیسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔۔

"ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔" وہ شرارت سے بولی۔۔ مگر علی سنجیدہ تھا۔۔

"اماں تو کہہ رہی تھیں آپ یہ کام چھوڑ چکی ہیں۔۔۔"

"انہوں نے کہا ہو گا وہ چاہتی ہیں کے میں یہ کام چھوڑ دوں۔۔۔" اس نے بڑی سہولت سے تصحیح کی۔۔

"نہیں۔۔انہوں نے کہا تھا اب انزلہ یہ کام چھوڑ دے گی۔۔۔" علی نے بھی واپس سے تصیح کی۔۔۔

"آپ کو پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔؟" انزلہ نے کچھ نہیں کہا تو اس نے پھر سے خود ہی کہا۔۔۔

"ہاں مجھے بہت سے پیسے چاہئیے۔۔۔بہت۔۔۔بہت سارے۔۔۔" وہ علی کے برعکس بالکل سنجیدہ نہیں تھی اور اک بار پھر سے کھانا شروع کر چکی تھی۔۔۔

"میں مزاق نہیں کر رہا۔۔آپ مجھے بتائیں آپ کو کتنے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔ہو سکتا ہے میں آپ کی ہیلپ۔۔۔"وہ اس کی طرف گھومتے ہوئے فکر مندی سے بولا۔۔۔

"علی۔۔۔"انزلہ نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔۔وہ کچھ خفیف سا ہوا۔۔۔

"بعض اوقات کچھ چیزیں آپ کے اختیار میں نہیں ہوتیں۔۔۔اگر ہوتی بھی ہیں تو آپ کو انہیں اپنے اختیار میں کرنا نہیں آتا۔۔۔"پہلے کی نسبت اب کی بار وہ سنجیدہ ہوئی تھی۔۔۔"کچھ چیزیں آپ پیسے کیلئے نہیں بلکہ اپنے اندر پل پل سلگتی اس چنگاری کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کرتے ہیں جس کو آپ کے اپنے وجود کے بھسم ہو جانے کے خوف سے زیادہ انا کے ٹوٹ جانے کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔۔۔"اس نے بھی کھانے سے ہاتھ روک دئے تھے۔۔۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہوں گی۔۔۔مگر میں اک مرد ہوں۔۔۔اس سے پہلے میں آپ کا بھائی ہوں اس لئے شاید آپ کے کسی بھی عمل سے میرے دل میں جو آپ کیلئے عزت ہے اس میں کمی نہ آئے۔۔۔مگر کسی بھی مرد کیلئے یہ بات آسان نہیں ہوتی۔۔۔"وہ بہت آہستہ آہستہ سے کہتا ہوا اسے جو حوالہ دے رہا تھا وہ بخوبی سمجھ رہی تھی۔۔۔"آپ جتنا بھی خود کو لیبرل کہہ لیں مگر ہماری جڑیں۔۔ہمارے خمیر میں اپنے سے منسلک عورتوں کو یوں خود کی نمائش کرتے دیکھنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔۔اور یہ انا نہیں ہے تحقیر کا احساس ہے بالکل ویسا

جیسا کسی عورت کو اپنے پلے بوائے شوہر کے ساتھ رہتے ہوتا ہے۔۔۔"اس نے کچھ پل کا توقف کیا۔۔۔"میں یہ نہیں کہہ رہا آپ کی نیت یہ ہے مگر آپ کا عمل تو اسی بات کے ساتھ مماثلت رکھتا ہے۔۔۔آپ جو بھی پہنتی ہیں وہ آپ کی مرضی ہے مگر یوں۔۔۔اس مقصد کیلئے پہننا۔۔۔یہ تو آپ بھی جانتی ہیں مارکیٹنگ انٹائس کرنے کیلئے ہوتی ہے۔۔۔"وہ الفاظ کا استعمال بڑا ناپ تول کر کر رہا تھا۔۔۔وہ غلط نہیں کہہ رہا تھا یہی سبب تھا اس کی حقیقت شناس باتیں سن کر وہ خاموش رہ گئی۔۔۔اگر مارکیٹنگ کا مقصد صرف کپڑوں کی تشہیر ہو تو وہ عورتوں یاں مردوں کو برہنہ کئے بغیر ہزار دوسرے طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔۔۔علی نے اس بات کو بہت مناسب الفاظ میں چھپا کر اسے کہہ دیا تھا۔۔۔اسے یہ سب باتیں معلوم تھیں۔۔۔۔وہ ان سے انجان نہیں تھی۔۔۔ناں ہی اس نے اپنے اس عمل کو صحیح ثابت کرنے کیلئے کبھی بھونڈے دلائل دئے تھے۔۔۔وہ شاید پہلی تھی جس نے یہ کام نفع دیکھ کر نہیں بلکہ اس کے نقصان دیکھ کر شروع کیا تھا۔۔۔کسی کی ضد میں اور شاید کسی کے ہر قسم کے ضبط کو آزمانے کی غرض سے۔۔۔۔مگر اب جب علی نے اس کا ذکر کیا تھا پھر دل کی دھڑکنیں مایوس کیوں ہوئی تھیں۔۔۔بظاہر اس کے ہاتھ کو جھٹکنے کی غرض لئے دل کے کہیں بہت اندر اس کے بڑھ کر خود کا ہاتھ تھام لینے کی خواہش ابھی پنپ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے پلٹنا آسان ہو گا۔۔"اس نے سامنے غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے اس سے کہا۔۔۔"اگر چھوڑ دوں گی تو کیا لوگوں کے دماغ سے مستقبل میں میرے حال کی چھاپ اتر جائے گی۔۔؟"ایسا نہیں تھا کہ اسے اس دلدل سے نکلنے کا کبھی خیال نہیں آیا تھا۔۔۔ مگر پھر ہر بار بدلے کی آگ ہمیشہ حاوی آتی رہی تھی۔۔۔

"اللہ کی مقرر کردہ حدود میں داخل ہونا تو کبھی مشکل نہیں ہوتا۔۔۔"علی نے اس کے بجھے بجھے چہرے کو دیکھا، اسے تکلیف ہوئی۔۔۔"اسے شاید اتنی صاف گوئی سے کام نہیں لینا چاہئیے تھا۔۔۔"علی نے دکھ سے اسے دیکھتے ہوئے خود سے سوچا۔۔۔ پھر آہستہ سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

"میں جانتا ہوں آپ انسانوں کو کچھ خاص خاطر میں لاتی بھی نہیں ہیں پھر بھی جب بھی بدلیں اللہ کیلئے بدلیئے گا۔۔۔اس کیلئے جو بھی چھوڑیں گی وہ اپنی رضا سے نواز دے گا۔۔۔اور انسان۔۔۔ان کی سزائیں تو قیامت تک پیچھا کرتی رہیں گی۔۔۔ہاں اگر وہ چاہے تو لوگوں کے دل آپ کی جانب موڑ دے۔۔۔"وہ کہنے کے بعد کچھ پل اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔وہ اب بھی کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

علی نے شرمندگی کے احساس تلے سر جھکا لیا۔۔۔"آئیم سوری۔۔۔میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا۔۔۔"اسے سچ میں رنج ہوا تھا۔۔۔

"یوں سر نیچا مت کرو۔۔۔میں نے یاں سلطانہ خالہ نے تمہیں کبھی حق بات کہہ دینے پر سر جھکانا تو نہیں سیکھایا۔۔۔" علی نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا وہ دھیما سا مسکرائی۔۔۔"سچ بات کہتے وقت کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتے۔۔۔"اس نے اس کا کندھا تھپکا تھا۔۔۔وہ بھی دھیما سا مسکرا دیا۔۔۔

\-----------------

اس کا چہرہ غصے۔۔۔بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔آتے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتابوں کو بیڈ پر پھینکا۔۔۔پھر اگلے ہی پل انزلہ کی ناراضگی کے خوف کے سبب اس نے فوراً سے جھک کر سامنے بکھری پڑی کتابوں کو سیدھا کر کے رکھا۔۔۔"اوہو۔۔۔لاریب۔۔۔اس لائن باز کے چکر میں تم انزلہ باجی سے چھترناں کھالینا۔۔۔"

وہ اب غصے سے کمرے میں ٹہلنے لگی تھی۔۔۔"سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔۔شکل سے کتنا شریف لگتا ہے اور اصل میں اللہ کی پناہ اتنا لائن باز۔۔۔توبہ۔۔۔"اس نے توبہ کی "ہ" پر خاصہ زور دیا۔۔۔وہ یونہی کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی جب اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔اپنا چکر بیچ میں ہی آدھا چھوڑتی وہ بیڈ کے پاس آئی اور کتابوں کے پاس پڑے اپنے موبائل کو اٹھایا۔۔۔اس پر کوئی نامعلوم نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔لاریب نے اک لمبی سانس کھینچتے ہوئے خود کو

پر سکون کیا اور کال اٹھائی۔۔۔"ہیلو۔۔۔"اس نے پہلے کی نسبت قدرے پر سکون آواز میں کہا مگر جلد ہی دوسری جانب سے ابھرنے والی آواز نے اسے واپس سے غصہ دلا دیا تھا۔۔۔

"ہائے۔۔۔"وہ شاید مسکرا رہا تھا۔۔۔اس کی آواز میں بلا کی شرارت تھی۔۔۔"میں نے سوچا تم شاید مجھے یاد کر رہی ہو۔۔۔"

"یاد۔۔۔"وہ اس کا تمسخر اڑاتی ہنسی۔۔۔"تم میرے سامنے آؤ اک بار۔۔۔پھر میں تمہیں بتاتی ہوں میں اور کیا کیا کرتی ہوں۔۔۔"جس قدر تیزی سے اس نے کہا تھا دوسری جانب علی اتنے ہی تحمل سے گویا ہوا تھا۔۔

"خدا خیر۔۔۔بس یہ مت کہنا کہ ماسی چور کے ساتھ ساتھ تم اچھو گینگ کی سرغنہ بھی ہو۔۔۔"

"تم۔۔۔"اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کے منہ کا نقشہ بگاڑ دے۔۔۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تمہارے پروفیشن سے پر وہ کیا ہے ناں یار اماں کو اعتراض ہو گا۔۔۔"وہ اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے بولا۔۔۔

"یار۔۔"، "اماں۔۔۔"، "اعتراض۔۔"لاریب نے اک پل کو اپنے دماغ میں ان الفاظ پر غور کیا اور پھر اگلے ہی پل وہ غصے سے بھنا اٹھی۔۔۔

"یار۔۔۔یار۔۔۔؟ تمہیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی۔۔۔دوسری بات تمہاری اماں ں۔۔۔"اس نے اماں کو قدرے لمبا کیا۔۔۔"اماں کو اعتراض ہو یا ناں ہو اس سے میرا کیا مسئلہ۔۔۔۔تیسری بات یہ کہ میں کوئی چور نہیں ہوں۔۔۔اور ماسی بھی نہیں۔۔۔"آخری دو وضاحتیں اس نے قدرے آہستہ آواز میں دیں۔۔۔دینا ضروری نہیں تھی مگر بس پھر بھی اس نے دے دی تھیں۔۔۔"اور چوتھی بات آئندہ مجھ سے ملنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔"اپنی اماں کے خوف سے وہ دھیمی آواز میں غرائی۔۔۔

"پہلا جواب تب تمیز کہاں تھی جب آپ مجھے دھکا دے کر بھاگی تھیں۔۔۔"اس نے اسے اس ہی کے انداز میں جواب دینے شروع کئے تھے۔۔۔"ویسے میں بتادوں میں ابھی تک تمہارے سوری کے انتظار میں ہوں۔۔۔"اس کی بات پر لاریب نے فون کو کان سے ہٹاتے ہوئے دیکھا اور پھر اس کی بات کو ہنسی میں اڑا یا۔۔۔

"دوسری بات ہونے والی ساس کو اتنا لمبا نہیں کھینچتے۔۔۔"اس کا اشارہ اس کے "اماں۔۔۔" کے لفظ کو ضرورت سے زیادہ کھینچ دینے پر تھا۔۔۔"تیسری بات مجھے اپنی نظر اور دل پر پورا بھروسہ ہے ان کے مطابق تم ماسی چور ہی ہو۔۔۔"وہ اپنی ہنسی دبائے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔اس نے اندازہ کیا لاریب کچھ کہنے لگی ہے تو فوراً سے ٹوک دیا۔۔۔"اُمہم۔۔۔ابھی چوتھا جواب رہتا ہے۔۔۔"لاریب کے خاموش ہو جانے پر وہ مسکرا اٹھا۔۔۔وہ سچ میں

خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ "بحث میں کون خاموش ہوتا ہے۔۔۔ خیر ہو گئی ہے تو اچھا ہے۔۔۔ "اس نے دل میں ہی کہا اور اک بار پھر سے باآواز اس سے کہنا شروع کیا۔۔۔

"چوتھا جواب یہ کہ پہلے بھی میں آپ سے ملنے نہیں آیا تھا۔۔اچھا خاصا بیٹھا انتظار کر رہا تھا پتا نہیں کہاں سے افتاد کی طرح آئیں اور آ کر میرے انجر پنجر کا ہشر کر دیا۔۔۔ "اب کی بار علی نے دکھ سے کہا۔۔۔ "اور ہاں نہیں آئی سمجھ۔۔۔ باہر گاڑی میں بیٹھا ہوں آپ آ کر زرا اپنے گلاسز لے جائیں۔۔۔ یاں پھر بیل بجا دوں گھر کی۔۔۔ "علی نے اسے دھمکی نہیں دی تھی بلکہ شرارت سے کہا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ کوئی ٹیڑھا ہی جواب دے گی۔۔۔

"جی بجا دیں بیل۔۔۔ اور زرا شوق سے بجائیے گا۔۔جب چوکیدار آئے تو اسے دے دیجئے گا۔۔۔ "اس نے اس کی دھمکی کو پھونک مار کر اڑا ڈالا۔۔۔

"خیر دوں گا تو میں تمہیں ہی۔۔۔ ویسے تمہیں نظر تو آ جاتا ہو گا اس کے بغیر۔۔۔ "علی نے چوٹ کی۔۔۔ جب وہ اسے دھکا دے کر بھاگی تھی تب بھاگتے ہوئے راستے میں پڑے میز سے وہ ٹکرا کر گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔ لاریب کا غصہ اک بار پھر شدت پکڑنے لگا تھا اس نے کال کاٹ دی اور ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر چیخ اٹھی۔۔۔۔ "آہ۔۔۔۔۔ "مگر اگلے ہی پل اپنی ماں کی آواز پر ضبط کر کے رہ گئی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

لقمان صاحب نے کھانا کھانے کے بعد قاسم کو اپنے کمرے میں حاضری دینے کیلئے بلار کھا تھا۔۔۔وہ پیار تو اپنی سبھی اولادوں سے اک جیسا ہی کرتے تھے مگر بیٹوں کے متعلق وہ قدرے سخت تھے۔۔۔لڑکیوں کے مقابلے میں وہ لڑکوں کو کھینچ کر رکھنے کے خاصے حق میں تھے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی قاسم نے کبھی غلط سمت اڑان بھرنے کی نہیں کی تھی ۔۔۔بھر لیتا تو جانتا تھا ابا بھرے مجمع میں بھی چھتر پریڈ لگانے سے ناں چونکتے۔۔۔اس کی صحبت سے لے کر اس کی اک اک عادت پر شیر کی نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔اکثر تو وہ چڑ کر کہتا اتنا تو مائیں اپنی جوان بیٹیوں پر نظر نہیں رکھتیں جتنی نظر اس کے ابا اس پر رکھتے ہیں اور انزلہ بھی اس کی غیرت کو لتاڑنا نہیں بھولتی تھی ہمیشہ کہتی۔۔۔"پھر تایا سے پتا کرو کہیں انہیں تم لڑکی لڑکی تو نہیں دکھائی دیتے۔۔۔"

اس وقت بھی وہ بڑا مودب سا بنا ان کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔۔۔

"کیسی تیاری ہے پھر پرسوں کی میٹنگ کی۔۔۔؟ پیکنگ کر لی ہے۔۔۔؟"

"میٹنگ کیلئے پیکنگ بھی کرنی ہے۔۔۔؟"اس نے ان کے کہنے پر ان سے سوال کیا اور پھر اگلے ہی لمحے ان کی آنکھیں دیکھ کر سنبھلا۔۔۔"آپ شاید تیاری کا پوچھ رہے ہیں۔۔۔میری اندر کے اک بندے سے بات ہوئی تھی ہمارے ریٹس کمپیر یٹولی بہت مناسب ہیں۔۔۔"

اس کی تیاری اس قدر شاندار تھی جس کے بل بوتے پر وہ ابا کو مزید بتانا چاہتا تھا مگر لقمان صاحب نے اسے روک دیا۔۔۔

"میں اس میٹنگ کا نہیں دبئی میں جو وینڈر زا کھٹے ہو رہے ہیں اس کا پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

"وہ تو آپ جائیں گے ناں ڈیڈ۔۔۔"ابا کی بات سے وہ سر پر پڑنے والی افتاد سمجھ تو گیا تھا پھر بھی تسلی کرنی مناسب سمجھی۔۔۔

"نہیں اس بار تم جاؤ گے۔۔۔"انہوں نے کہنے کے ساتھ سمیعہ بیگم کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا۔۔۔

"جائے گا تو تب جب وہ انزلہ اسے جانے دے گی۔۔۔"وہ تنک کر کہتی یہ جا وہ جا ہوئی تھیں۔۔۔

"مگر میں کیسے جا سکتا ہوں ڈیڈ۔۔۔"وہ پھیکا سا مسکرایا۔۔۔

"کیسے کیا۔۔۔میں نے تمہاری ٹکٹ بک کروادی ہے کل کی فلائٹ ہے۔۔۔"وہ سہولت سے چائے پینے لگے۔

"ڈیڈ میں انزلہ کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں۔۔۔آپ جانتے ہیں ناں میں اسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"وہ جھجکتے ہوئے بھی احتجاج رکارڈ کروا گیا۔۔۔

"اب وہ اکیلی نہیں ہے۔۔۔ حارب آگیا ہے ناں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہوا تو وہ سنبھال لے گا۔۔۔" مجال ہے جوان پر کسی بات کا اثر آرہا ہو وہ ویسے ہی گھونٹ گھونٹ چائے بھرتے اس کی تشفی کروا رہے تھے۔۔۔

"وہ کیوں سنبھال لے گا۔۔۔؟ اس کا کیا تعلق ان سب باتوں سے۔۔۔" اسے ابا کی بات بری لگی اور وہ خفگی سے بول اٹھا۔۔۔ لقمان صاحب نے کپ کو ہاتھ میں پکڑی پرچ میں رکھ کر غور سے دیکھا پھر مسکرائے۔۔۔

"اچھی بات ہے تم اپنی بہن کیلیئے محتاط ہو۔۔۔ لیکن ابھی کیلیئے صرف اسی بات پر گزارا کرو اس کا بہت گہرا تعلق ہے تمہاری بہن کے ساتھ۔۔۔" بنا اس کے چہرے پر ابھرتی الجھن کی سلوٹوں کو خاطر میں لائے وہ پھر سے چائے پینے لگے۔۔۔ "تم اب جانے کی تیاری کرو۔۔۔"

"ڈیڈ کیسا تعلق۔۔۔؟" اس نے استفسار کرنے کی اپنی سی کوشش کی اور اگلے ہی پل ان کی گھورتی نظروں پر خاموشی سے ان کے ہاتھ سے چائے کا خالی کپ پکڑتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔انزلہ۔۔۔انزلہ۔۔۔" وہ پورے گھر میں اسے ڈھونڈتا اس کا نام چیختا اس کے کمرے میں پہنچا تھا۔۔۔ وہ کہیں دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔ "انزلہ۔۔۔" وہ پھر سے چیختے

ہوئے اس کا نام پکارنا شروع کر چکا تھا۔۔۔چند ہی پلوں بعد وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے ڈریسنگ روم سے باہر آئی تھی اور اب اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔سنو۔۔۔" قاسم نے سرعت سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟" اس کو ہڑبڑاتا ہوا دیکھ کر وہ خود بھی گھبرا گئی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے ڈیڈ مجھے دبئی بھیج رہے ہیں۔۔۔" وہ دکھ سے بولا۔۔۔

"اچھا۔۔۔" انزلہ نے انجان بنتے ہوئے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔وہ الگ بات ہے تایا ابا نے اس سے بات کرنے کے بعد ہی اس کی ٹکٹ بک کروائی تھی۔۔۔انزلہ کے قاسم کے ساتھ لگاؤ سے سبھی بخوبی واقف تھے۔۔۔جبھی تایا ابا نے کبھی قاسم کو ایسے کسی بھی فریضے سے دور ہی رکھا تھا جہاں اسے اک دن سے زیادہ کیلئے کہیں رکنا پڑتا۔۔۔تائی ماں کے خار کھانے کی اک وجہ یہ بھی تھی انہیں لگتا تھا انزلہ ان کے بیٹے کی ترقی کی راہ میں حائل ہو رہی ہے اور پھر اک بار جب تائی اماں چھٹیوں میں اپنے کمبے کو لئے اپنے میکے جانے لگیں تو انزلہ نے زمین آسمان ایک کر دیا۔۔۔تایا کے گلے لگ کر وہ جو رونا شروع ہوئی تایا ابا کا بھی دل دھلا گئی۔۔۔اس کے بعد سے تائی اماں کی ناراضگی کو۔۔۔ خفگی کو بنا کسی خاطر میں لائے انہوں

نے قاسم کو کبھی کہیں جانے نہیں دیا تھا۔۔۔ بچپن میں وہ ایسی ہی تھی۔۔۔ بات بابات رو دینے والی۔۔۔ پھر زمانہ شناسی نے رونے کا بھی حق چھین لیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ کہہ رہے ہیں اب سے میں جایا کروں گا میٹنگز کیلیئے۔۔۔" اس نے انزلہ کو غیر سنجیدہ دیکھ کر پھر سے کہا۔۔۔" انزلہ تم سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔"

"قاسم۔۔۔" انزلہ نے اس کے ہاتھ تھامے۔۔۔" وہ کون سا تمہیں ہمیشہ کیلیئے بھیج رہے ہیں یار۔۔۔۔"

"تم مجھے جانے دو گی۔۔۔؟" وہ کسی بچے کی طرح شکوہ کناں نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا ۔۔۔

"دیکھو تم کون سا ہمیشہ کیلیئے جا رہے ہو۔۔۔ کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے۔۔۔" وہ ویسی ہی تحمل مزاجی لیئے بولی۔

"اور یہ کچھ دن تم رہ لو گی میرے بغیر۔۔۔؟" اس نے تاسف سے دیکھا۔۔۔

انزلہ نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

"مگر میں نہیں رہ سکتا۔۔۔" اس نے انکار کے بعد بھی اقرار کیا۔۔۔

"وریشہ کے بغیر۔۔۔؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی شرارت سے بولی۔۔۔

قاسم نے اپنا سر کھجایا اور وہ ہنستی چلی گئی۔۔۔۔

"شرم کرو۔۔۔ باپ تمہارے لئے کیا کیا خواب دیکھ رہا ہے اور تم عاشقی کے در پر سب لٹانے کو ہو۔۔۔"

"جب تمہارے لئے رکتا تھا تب تو کبھی ایسی ذرخیز باتوں کا خیال نہیں آیا۔۔۔" وہ بھی ڈھٹائی سے بولا تھا۔

انزلہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال خراب کر دیئے۔۔۔ جب کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا پھر یہی سجھائی دیتا تھا ہاتھ بڑھا کر بالوں کا ناس مار دو۔۔۔۔ قاسم نے دوبارہ سے اپنے بال ٹھیک کئے۔۔۔ "سچ میں جاؤں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ اور مجھے افسوس ہے میں نے اپنی وجہ سے تمہیں اتنا عرصہ آگے بڑھنے نہیں دیا۔۔۔" اسے اس بات کا حقیقت میں دکھ تھا مگر وہ اس کا واحد دوست تھا جسے وہ خود پر جبر کر کے بھی خود سے دور نہیں کر پائی تھی۔۔۔

قاسم نے اس کے سر پر چت کی۔۔۔ "تمہاری انہی منحوس باتوں کی وجہ سے میرا تمہیں چھوڑ کر جانے کو دل نہیں کرتا۔۔۔" وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔ کچھ پل کے بعد انزلہ نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"میں تمہیں مس کروں گی۔۔۔"

"میں تمہارے لئے فکر مند رہوں گا۔۔۔" وہ مسکینیت طاری کئے بولا۔۔

"میں پھر بھی تایا ابا سے کہہ کر تمہیں نہیں روکوں گی۔۔۔" انزلہ کی بات پر وہ منہ بسور کر رہ گیا۔۔۔ کیا فائدہ ہوا تھا اتنے جذباتی ڈائیلاگ بولنے کا۔۔۔ اور اسے دھکا دیتے ہوئے خود سے دور بھی کر دیا تھا۔۔۔

آج موسم قدرے گرم تھا۔۔۔ ہوا بھی بند تھی جس کی وجہ سے گرمی کی شدت زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اسے اس وقت اگر کسی ضروری کام سے باہر جانا ناں پڑتا تو وہ کبھی مر کر بھی گھر سے ناں نکلتا۔۔۔ کچھ اسے پاکستان کی گرمی کی خاص عادت بھی نہیں تھی۔۔۔ وہ تو ضبط کر جاتا تھا مگر پھر اس کا چہرہ لال بھبھوکا ہو جاتا۔۔۔ گاڑی کا انجن آن کرتے ہی اس نے شیشے نیچے کیئے اور اے سی آن کرنے کے بعد خود پیڑ کی اوٹ میں ہوتے ہوئے کار کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ وہیں پیڑ کی اوٹ میں کھڑے اس نے گلی میں نظر دوڑائی جہاں آفتاب کے ظلم کے سبب سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔ وہ وہیں کھڑا ارد گرد دیکھ رہا تھا جب اس کی توجہ ساتھ والے گھر کے گیٹ سے جھانکتے اک وجود نے کھینچی تھی۔۔۔ گیٹ سے جھانکنا مسئلہ نہیں تھا مگر جس طرح وہ وجود جھانک رہا تھا وہ انداز کسی چوری کی داستان سنا رہا تھا۔۔۔ وہ دھیمے قدم لیتا کمال صاحب کے گھر کی جانب چلا آیا۔۔۔ گیٹ کے پاس پہنچ کر اسے اندازہ ہو گیا وہ سیماب تھی۔۔۔ وہ حارب کی مخالف سمت کی جانب متوجہ تھی۔۔۔ یوں

لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔وہ گیٹ سے سر نکال کر تھوڑا آگے آکر دیکھتی اور پھر گیٹ سے اندر منہ کر لیتی۔۔وہ پھر غالباً اندر کسی سے بات بھی کرتی تھی۔۔۔حارب آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آگیا۔۔اب کی بار وہ گیٹ سے باہر نکلی تو حارب کو دیکھ کر گڑ بڑائی۔۔۔وہ اپنے ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے جانچتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔سیماب نے تھوک نگلتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔۔

"کس کو ڈھونڈ رہی ہو۔۔؟"اس کی مسکراہٹ کو بنا خاطر میں لائے اس نے کہا۔۔۔

"ک۔۔کسی کو بھی نہیں۔۔"سیماب کی آواز لڑکھڑائی۔۔

"جھوٹ بھی بول لیتی ہو۔۔؟"اس نے برہم لہجے میں کہا۔۔

"ن۔۔نہیں تو۔۔دیکھیں کوئی بھی تو نہیں ہے۔۔"سیماب نے گلی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔حارب کے ماتھے کی تیوری چڑھتے دیکھ اس نے بلا اختیار ہی اس انسان کا نام لیا تھا جو حارب کی انٹیرو گیشن میں پیش ہو سکتی تھی۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔"اس کے یوں یک دم چلانے پر حارب بھی اک پل کو سہم گیا۔۔۔حارب نے پلٹ کر گیٹ کی جانب دیکھا جہاں سے انزلہ بھاگتے ہوئے آئی اور پھر حارب کو دیکھ کر قدم دھیمے پڑ گئے۔۔"کیا ہوا۔۔آ گیا وب۔۔۔"حارب پر نظر پڑتے ہی جملہ منہ میں ہی رکا تھا۔

بناجیل کے سلیقے سے سیٹ کئے بال اور ہلکے آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ کریم کلر کی کاٹن پینٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔وہ شرٹ کے بازوؤں کو عموماً کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک موڑے رکھنے کا عادی تھا مگر اس دھوپ میں وہ یہ رسک کبھی نہیں لیتا تھا بلاشبہ وہ خود کو لے کر خاصا حساس تھا اور یہ دھوپ اس کے بازوؤں کی رنگت خراب کر سکتی تھی جبھی تو خلاف معمول ناں صرف آج سلیوز پورے بازوؤں پر چڑھی ہوئی تھیں بلکہ کف بھی لگے ہوئے تھے۔۔۔سفید رنگت پر دھوپ اپنے نقش چھوڑنے لگی تھی۔۔۔پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔وہ الگ بات تھی اس قدر دھوپ اس کی آنکھیں چندھیا رہی تھی جس سبب آنکھوں کو پورا کھولے رکھنے کی تگ ودو میں سکڑتی ماتھے پر بل ابھار رہی تھیں۔۔۔کیا وہ اچھا لگ رہا تھا جو وہ اس کا بھرپور جائزہ لینے بیٹھ گئی تھی۔۔۔انزلہ کی آنکھوں میں ناگواری ابھری۔۔۔

"اتنی دوپہر میں کہاں جا رہی ہو تم دونوں۔۔۔؟"اس نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اس کی فنکاریوں کو پکڑنے کا اک واحد طریقہ اس کے چہرے سے آشنائی حاصل کر لینے سے ہی ممکن تھا۔۔۔اور وہ آہستہ آہستہ اس کے چہرے سے دوستی کر رہا تھا۔۔۔

"آپ سے مطلب۔۔؟"اس نے گردن کو ہلکی سی جنبش دیئے تنک کر کہا۔۔۔

"نہیں۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ میں تو آنٹی سے ملنے جا رہا تھا۔۔ سوچا تم لوگوں سے بھی پوچھ لوں اگر تم لوگ بھی ہمیں جوائن کرنا چاہو۔۔۔" وہ بہت ہی سکون سے کہتا ہوا گھر کی جانب بڑھنے لگا جب انزلہ فوراً سے اس کے سامنے آئی۔۔۔

"وہ گھر پر نہیں ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔ چلو میں فون کر لیتا ہوں۔۔" حارب کہنے کے ساتھ ہی فون کھولتے ہوئے نمبر ملانے لگا انزلہ نے جھپٹ کر موبائل پکڑ لیا۔۔۔

"ہم باہر جا رہے ہیں۔۔۔" اس نے ضبط کرتے ہوئے اک لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔۔ حارب کی نظر سیماب کے ہاتھ میں پکڑی فائل پر گئی۔۔۔انزلہ نے اس کی نظروں کا زاویہ پہچان کر سیماب کے سامنے آتے ہوئے اسے چھپایا۔۔۔اس کی حرکت پر حارب نے اپنی مسکراہٹ کو ابھرنے سے روکا تھا۔۔۔

"سڑک پر کھڑی ہیں تو ضرور کہیں باہر ہی جا رہی ہوں گی۔۔" طنز ابھرا تھا مگر چہرے پر ابھی بھی بلا کی سنجیدگی تھی۔

"او کے فائن۔۔۔" اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔ "ہم یونیورسٹی جا رہے ہیں۔۔اس۔۔" انزلہ نے ساتھ کھڑی سیماب کے کندھے پر مکا جڑا۔۔ "اس بدھو کا ایڈمیشن کروانے۔۔۔"

"تو اس میں یوں چوروں کی طرح گھر سے نکلنے والی کیا بات ہے۔۔۔" اس کی تفتیش میں مداخلت پاس آکر رکنے والی کیب نے کی تھی۔۔

"واپس آکر سب بتادوں گی۔۔۔ ابھی ہماری رائڈ آگئی ہے۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ سیماب کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی مگر اس سے پہلے ہی حارب اس کی اک جانب سے نکلتا ہوا ڈرائیور تک پہنچ چکا تھا۔۔ انزلہ تیوری چڑھائے رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ اس نے اپنے والٹ سے چند نوٹ نکال کر اسے دیئے پھر ہاتھ اٹھا کر اسے خدا حافظ بول کر واپس ان کی جانب آگیا۔۔۔ ان دونوں کی نسبت اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھیں۔۔۔

"یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟ اسے کیوں بھیج دیا۔۔؟" پاس کھڑی سیماب کا لحاظ کرتی وہ دھیمی آواز مگر غصے سے بولی تھی۔۔۔ اتنی مشکل سے تو رائڈ ملی تھی اور پھر ماں بھی گھر پر نہیں تھیں۔۔۔

"آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" حارب نے کہا مگر مجال ہے جو وہ ٹس سے مس ہوئی ہو۔۔۔

"اگر ہمیں آپ کے ساتھ ہی جانا ہوتا تو ہم رائڈ کیوں کرواتے۔۔؟" انزلہ نے اپنی طرف سے اس کی عقل پر ماتم کیا۔۔۔ مگر وہ خاموشی سے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ ناچار ان دونوں کو بھی اس کے پیچھے ہی آنا پڑا تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی سیٹ کی پشت سے سر ٹیکتے حارب نے سکون کی سانس بھری تھی۔۔۔یوں لگا تھا جیسے جنت میں آگیا ہو۔۔۔پانی کی بوتل کو کھول کر منہ سے لگایا اور پھر تین گھونٹ میں خالی کر کے ہی واپس رکھا اور پھر سر انزلہ کی جانب گھماتے ہوئے دونوں کی انٹیروگیشن کا دوسرا مرحلہ شروع کیا تھا۔۔۔

"ہاں تو بتاؤ۔۔اس میں جھوٹ بولنے والی اور یوں چھپ کر جانے والی کیا بات تھی۔۔۔؟" کیا مصیبت تھی جو اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔۔۔جانے اس انسان کو کب سمجھ آئے گی ہر بات ہر موقع پر کرنے والی نہیں ہوتی۔۔انزلہ رج کے زچ ہوئی۔۔۔"حارب۔۔۔میں بعد میں بتادوں گی۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے پچھلی نشست پر بیٹھی سیماب کی جانب اشارہ کیا۔۔۔حارب نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں نے سرگوشی کی وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔حارب سمجھتے ہوئے خاموش ہو گیا۔۔۔

سیماب کا ایڈمیشن کروانے کے بعد وہ حتلامکان گھر میں ہی ٹکے رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ہر ممکن احتراز برتے حارب کو نظر انداز کرنے میں جتی ہوئی تھی۔۔۔اس کے ایڈمیشن کیلئے وہ بھری دھوپ میں ان دونوں کے ساتھ خوار ہوتا رہا تھا باوجود اس کے کہ یہ گرمی ناں صرف اس کے چہرے پر اثر انداز ہوتی تھی بلکہ اس کی صحت پر بھی خاصا اثر چھوڑتی

تھی۔۔۔وہاں سے واپسی تک اس کے سر میں درد شروع ہو چکا تھا اور وہ خود بھی گرمی سے بدحال ہو چکا تھا۔۔۔ محمود انکل نے بتایا تھا گھر پہنچ کر اس کا سر کا درد شدت اختیار کر گیا تھا ۔۔۔ان سب چیزوں نے کہیں ناں کہیں دل میں نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دوسری جانب وہ اس کی نظروں کا ارتکاز بھی نہیں بھلا پائی تھی۔۔۔ جیسے وہ اس دن اس کی اک اک حرکت کو اپنی نظروں میں رکھے ہوئے تھا وہ ظاہر کر رہا تھا وہ آرام سے ٹلنے والا نہیں تھا۔۔۔اس نے بھی تہیہ کیا تھا جب تک وہ کوئی کہانی نہیں بن لیتی اس کے سامنے جانے سے اجتناب ہی برتے گی۔۔۔ مسئلہ کہانی گھڑنے کا نہیں تھا، ایسی کہانی گھڑنے کا تھا جس پر وہ یقین کر لیتا۔۔۔اوروں کی طرح وہ اس کی من گھڑت کہانیوں پر یقین نہیں لاتا تھا اور اسی سبب پہلی بار اس کو کہانی گھڑنے میں مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلیوں کو آپس میں ٹکراتے ہوئے کمرے میں ٹہلتی مسلسل کوئی نیا جھوٹ ترتیب دینے میں لگی ہوئی تھی جبھی سیماب دستک دے کر اس کے کمرے میں آئی۔۔۔

"اس بیچارے نے کسی دن یونہی چیخ چیخ کر مر جانا ہے۔۔۔"اس نے انزلہ کا فون اس کی جانب بڑھایا جو مسلسل بج رہا تھا۔انزلہ کے فون پکڑتے ہی وہ اس کی الماری سیٹ کرنے بڑھ گئی۔۔۔

انزلہ موبائل کی سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر اک نظر ڈریسنگ روم میں کھڑی سیماب پر ڈال کر ٹیرس پر آگئی۔۔۔ سامنے سے سلامتی بھیجی گئی اس نے بھی واپس سے سلامتی بھیج دی۔۔۔ کچھ پل کے بعد اس نے کہا۔۔۔

"آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟"

"بہتر ہوں۔۔۔" اس کی آواز سے محسوس ہو رہا تھا وہ ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔ "تم کیسی ہو۔۔"

"ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ نے فون کیوں کیا۔۔؟" اس نے بظاہر بیزار ہوتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ آنکھیں بند کرتے پوچھا۔۔۔

"یہ تم اک بار بیٹھ کر آرام سے فیصلہ کیوں نہیں کر لیتی تم نے میرے ساتھ فارمل رہ کر بات کرنی ہے یاں ان فارمل۔۔۔" وہ خوشگوار سے لہجے میں کہتا بات کو بلاوجہ طول دے رہا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے آپ بہت فارغ ہیں مگر دیکھیں میرے پاس کرنے کو بہت سارے کام ہیں۔۔۔"

"جیسے کہ رونا۔۔" اس نے اپنی ہنسی دبائے کہا۔۔ وہ بچپن میں ایسے ہی کرتی تھی۔۔۔ اسے ہر بات کا حل رونے میں نظر آتا تھا۔۔۔

"شکر کریں آپ میرے سامنے نہیں ہیں ورنہ میں آپ کو بتاتی۔۔۔آپ انتہائی فارغ انسان ہیں۔۔خود تو پتا نہیں کچھ کرتے ہیں کہ نہیں مگر کسی اور کو بھی نہیں کرنے دیتے۔۔"اس نے غصے کا سہارا لیتے ہوئے کال کاٹنی چاہی تھی مگر اس کی اگلی بات پر وہ رک گئی۔۔

"ویسے میں تمہارے سامنے ہی ہوں۔۔۔اپنی دائیں جانب دیکھو۔۔۔"انزلہ نے فون کان سے لگائے ہی ساتھ والے ٹیرس پر دیکھا۔۔۔وہ چہرے پر ڈھیروں شرارت لئے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا رہا تھا۔۔وہ آج ڈارک بلو کلر کی شرٹ ذیب تن کئے ہوئے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کئے ہوئے تھا۔۔۔اک بات تو طے تھی اس کے کپڑوں کا سٹائل اور ان کے رنگ کا انتخاب موسم پر خاصا انحصار کرتا تھا۔۔۔بالوں کو سیٹ کرنے کی ضرورت اسے محض آفیشل گیٹ اپ میں ہی پیش آتی تھی۔۔عام حالات میں وہ ان کو سیٹ کیا بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ اس کی خوبصورتی کے لحاظ سے خود ہی ویسے ڈھل جایا کرتے تھے۔۔۔ابھی بھی نکھرے چہرے پر بکھرے بکھرے بال خوبصورتی و وجاہت کی منفرد تعریف لکھ رہے تھے۔۔۔بادلوں نے سورج کو اپنے پیچھے لیتے ماحول کے فسوں میں محبت کے رنگ بھرتے سامنے کھڑی لڑکی کو مقیّد کیا تھا۔۔۔دھیمی ہوا کے سنگ جھومتے پودے الگ ہی ترنم چھیڑنے لگے تھے۔۔۔وہ سامنے کھڑا اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے مسکراتے چہرے

کا ساتھ دیتی اس کی آنکھوں کے زیر اثر ارد گرد کی چیزوں کا اثر زائل ہونے لگا تھا۔۔اس کے قدم دھیمے پڑتے رک گئے۔۔۔دل کی دھڑکنیں بھی بریک ایون پر آئی تھیں۔۔۔

"انزلہ۔۔"اس کی پکار اسے محبت کے تخیل سے کھینچ لائی۔۔۔"تم نے مجھے کچھ بتانا تھا۔۔۔"وہ وہیں سے اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔

اک بات تو طے تھی یہ آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔وہ تیز تیز قدم لیتی اس کی جانب بڑھ آئی۔۔"آہستہ تو بولیں۔۔اگر میں نے آپ کو ایک چیز بتا ہی دی ہے تو کیا آپ اب اس کا اشتہار لگائیں گے۔۔۔"اس نے تپ کر کہا۔

حارب نے مصالحتی انداز میں اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے۔۔"اوکے۔۔۔"

وہ اب اپنی اور حارب کے ٹیرس کی ملحقہ دیوار کے پاس کھڑی کچھ کہانی کرنے کا سوچ رہی تھی جب حارب نے اسے فوراً تنبیہ کی۔۔۔"انزلہ تم جانتی ہو اب میری تمہاری آنکھوں کے ساتھ دوستی ہو گئی ہے۔۔۔"وہ شرارت سے دیوار پر ہاتھ رکھے اس کی جانب جھکا۔۔۔"اور اب میں تمہارا چہرہ پڑھ سکتا ہوں۔۔۔۔"

"ویری فنی۔۔۔"اس نے ٹیڑھا منہ کئے اس کا مزاق اڑایا۔۔۔

"اچھا ادھر دیکھو۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں پر نظریں ٹکائے بولا۔۔۔انزلہ نے بیزاریت لئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ نہیں اس کی آنکھوں میں جھانکا اور اگلے ہی لمحے آنکھوں کا رخ پھیر لیا۔۔۔حارب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

"کہا تھا ناں حارب کے دل کی تمہاری آنکھوں کے ساتھ دوستی ہو گئی ہے۔۔۔"

"ایسی خود ساختہ مسلط کی گئی دوستیاں اکثر انسان کو منہ کے بل گراتی ہیں۔۔۔" اس نے تمسخر اڑایا۔

"میں اس دوستی میں منہ کے بل گرنے کو تیار ہوں۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔اس پس پردہ باتیں معلوم نہیں تھی جبھی ایسی بات اتنے آرام سے کہہ گیا۔۔۔ مستقبل کے خوف سے ساتھ کھڑی انزلہ کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔

"اب بات بتاؤ۔۔۔"

انزلہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔اتنی آسانی سے اس کا پیچھا چھوٹنے والا نہیں تھا۔۔۔اس نے بے ساختہ ہی اپنا چہرہ منڈیر پر جھکایا پھر اگلے ہی لمحے اسے اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا۔۔۔

"اوکے فائن۔۔۔ میں نے ڈیڈ سے نہیں پوچھا تھا اس کے ایڈمیشن کا۔۔اور پوچھ بھی لیتی تو وہ کبھی اجازت نہیں دیتے۔۔۔" بلآخر اس نے ہتھیار ڈال دیئے۔۔۔

"اور آنٹی۔۔ان کو پتا ہے۔۔؟" وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔

انزلہ نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

"مگر کیوں۔۔ تم انہیں تو بتا سکتی ہو ناں۔۔۔۔" وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔" وہ کچھ پل کو رکی۔۔حارب اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ "وہ کسی دوسرے کیلئے مجھے کبھی ڈیڈ کے سامنے نہیں آنے دیں گی اور خود بھی نہیں آئیں گی۔۔۔" اس کا چہرہ مرجھا گیا۔۔۔

"اگر انہیں بتاؤ گی نہیں۔۔ان کی مدد نہیں لو گی تو اس کی فیس کون دے گا۔۔۔؟"

"میں خود دوں گی۔۔۔" بنا سوچے سمجھے وہ روانی میں بول اٹھی۔۔۔

"تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے انزلہ۔۔؟" انزلہ اس سے اس سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔اسے اپنی ہتھیلی بھیگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس نے فون کو بائیں ہاتھ میں پکڑتے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اپنی قمیص سے صاف کیا۔۔۔اس کا یہ عمل حارب سے چھپا نہیں رہا تھا۔۔۔اور یہی حارب کو اس کے متعلق مزید تشویش میں ڈال گیا تھا۔۔۔

"اُفف انزلہ تمہاری زبان۔۔" انزلہ نے خود سے کہا اور پھر سنبھلتے ہوئے بولی۔۔۔ "اپنی پاکٹ منی سے۔۔"

"تمہیں اتنی پاکٹ منی ملتی ہے۔۔؟ تم اس کی یونیورسٹی کی فیس بھی دے دو گی اور ہوسٹل کے اخراجات بھی۔۔۔"

"آپ کو اس پر کوئی اعتراض ہے۔۔یاں آپ کو ادھار چاہیئے۔۔۔" وہ جس طرح جواب دے رہی تھی اس کی آواز میں کہیں پختگی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"انزلہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو۔۔مجھے سچ میں پریشانی ہو رہی ہے۔۔" حارب نے فکر مندی سے کہا۔۔۔وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔اس کی تسلی کا۔۔اس کی وضاحت کا۔۔وہ خاموش کھڑی رہی۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بھی عجیب ہو گئے تھے۔۔۔حارب نے اسے اس کے بازوؤں سے پکڑ کر قدرے نرمی سے جھنجھوڑا۔۔۔"انزلہ۔۔۔کیسے کرو گی یہ۔۔۔؟" اس نے سہمی ہوئی نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنے کندھے کو پیچھے کرتے ہوئے اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی۔۔۔یوں جیسے راز کھلنے کا خوف ہو۔۔۔وہ پیچھے کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

انزلہ کے کان میں حارب کا جملہ ایکو کی مانند گونجنے لگا تھا۔۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی آئی اور اپنا سر تھامتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔اسے یوں لگ رہا تھا جیسے دماغ کے اندر کے سارے خلیات جمگھٹا بنا کر گھومنا شروع ہو گئے ہوں۔۔۔

"انزلہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو۔۔۔، یہ روحیل کی گرل فرینڈ ہے۔۔۔ ہم کتنے بھی لیبرل ہوں مگر ہم کبھی یہ چیزیں برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔ بد کردار عورت کس یار کے ساتھ بھاگنے لگی تھی۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ طلاق دی۔۔۔" کانوں پر ہاتھ رکھے وہ گھٹنوں کو اکٹھا کرتے اپنے پیٹ کے ساتھ لگائے آنکھیں موند گئی۔۔۔ آنکھوں کی اک لڑی آنکھ سے ٹوٹتی بالوں کو سیراب کر گئی تھی۔۔۔

انزلہ کی باتوں نے اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے قاسم کی جانب چلا آیا۔۔۔ ملازم نے اسے بتایا وہ گھر پر نہیں ہے وہ ڈرائنگ روم میں ہی بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ اس نے حالات کی اس قدر سنگین نوعیت گمان نہیں کی تھی۔۔۔ جو بھی صورتحال رہی تھی وہ اتنی بری بھی نہیں تھی جوان دونوں کے بیچ مشرق مغرب کا فاصلہ کھینچ دیتی۔۔۔ اسے وہ دونوں دریا کے کنارے کی مانند معلوم ہو رہے تھے جن کی مسافت شاید لمبی ہوتی مگر اختتام پر وہ کہیں ناں کہیں محبت کی کسی سرحد پر مل جاتے مگر ابھی کچھ دیر پہلے اس سے بات کر کے معلوم ہو رہا تھا کہ اس کا رخ کسی اور ہی منزل کی جانب ہو چلا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انزلہ۔۔۔تم آخر یہ کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔۔"صوفے پر بیٹھا وہ کہنی نشست کے بازو پر ٹکائے انگشت شہادت کو موڑے ہونٹوں پر رکھے اس وقت اسی کی سوچوں میں غرق آلود تھا۔۔۔دماغ پر فکر کی شکنیں ابھر رہی تھیں اور بازو میں مضبوطی کی اپنی ہی شان لئے رگ ابھر رہی تھی۔۔۔اس نے کہا تھا وہ لوگ سیماب کا داخلہ کروانے جارہے ہیں۔۔اور گھر میں نہ بتانے کی وجہ اجازت کا نہ ملنا ہے اس حد تک تو بات سمجھ آرہی تھی مگر اس کی داخلہ فیس۔۔۔ہاسٹل فیس۔۔۔آخر اس کے پیسے انزلہ کے پاس کہاں سے آئے تھے۔۔۔یہ اک بات تھی جو اسے مسلسل کھٹک رہی تھی۔۔۔جو حارب کو اس کے متعلق تشویش میں ڈال رہی تھی۔۔۔

"سوری یار میں بازار گیا ہوا تھا۔۔۔" قاسم کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے نکلا۔۔قاسم چابی اور موبائل میز پر رکھتا اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔"یوں اکیلے کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔۔۔اوپر چلے جاتے لاریب تمہیں کمپنی دے دیتی۔۔۔"

"لاریب یاں تمہاری کزن۔۔۔" حارب نے چڑ کر کہا۔۔۔اس کا انداز ایسا تھا قاسم اپنے قہقہے کو روک نہیں پایا۔۔۔قاسم محسوس کر چکا تھا وہ اک ہی ملاقات میں حارب کی توبہ کروا

گئی تھی مگر سلام تھا اس کی عجیب قسم کی اعلی ظرفی کو جس نے ابھی تک اس کی بابت کوئی زہر آلود بات نہیں کی تھی۔۔۔

"تمہیں وہ اتنی ناپسند کیوں ہے۔۔۔" قاسم نے اپنی شرارت کو روکتے چہرے پر سنجیدگی لئے کہا۔۔۔

"میں نے کب کہا ناپسند ہے۔۔۔اور مجھے وہ پسند ہونی بھی کیوں چاہئیے۔۔۔" حارب نے ناراضگی سے کہا۔۔۔

"پھر یوں اس کو نظرانداز کیوں کرتے پھر رہے ہو بلکہ یہ کہنا بہتر رہے گا اس سے بھاگتے کیوں پھر رہے ہو۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اس کی اور میری سوچ مختلف ہے۔۔۔" حارب نے بات ہی ختم کی تھی مگر سامنے بھی قاسم تھا۔

"وہ تو انزلہ کی بھی ہے ان فیکٹ تمہاری اور اس کی سوچ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے مگر اس کے ساتھ بات کرتے وقت تو تمہارے تاثرات خاصے خوشگوار قسم کے ہوتے ہیں اور لاریب سے بھی بات کر لیتے ہو۔۔۔"

"اگر تم یہ چاہ رہے ہو کہ میں یہاں بیٹھ کر تمہارے ساتھ تمہاری کزن کے متعلق گل فشانی کروں گا تو آپ خاصی غلط فہمی میں ہیں۔۔۔عورتوں کو ڈسکس کرنا مردوں کو زیب نہیں دیتا۔۔۔" قاسم کی باتوں سے اندر تک سلگ جانے کے باوجود بھی اس نے بڑے تحمل سے قاسم سے کہا جس پر وہ پہلو بدل کر رہ گیا۔۔۔

"تم سے بڑا زلیل انسان میں نے نہیں دیکھا۔۔۔میں کیوں کسی عورت کو ڈسکس کرنے لگا ۔۔۔" حارب کی بات پر وہ اس کو چڑانے کی بجائے خود سلگ گیا۔۔۔"انزلہ کہتی ہے تم خاصے ٹھرکی ہو کر آئے ہو میں بس یہی دیکھنا چاہ رہا تھا کہ آخر کس پیمانے تک کے ٹھرکی ہو کر آئے ہو جو انزلہ سے بھی ہینڈل نہیں ہو رہے۔۔۔۔"

"جتنا بھی ہو کر آیا ہوں مگر ماں باپ سے چھپ کر عاشقی کی داستان ابھی تک نہیں لکھ پایا۔۔۔"

حارب نے طنز کا وار کیا وہ فوراً سے اپنی نشست سے آگے آیا۔۔۔"لعنت۔۔۔آہستہ نہیں طنز کے تیر چلا سکتے۔۔۔ تمہیں میری ماں اور ان کی چاولا چپل کا پتا نہیں ہے۔۔۔"وہ خوفزدہ سا بولا۔۔۔"پتا نہیں چاولا نے بھی کیا سوچ کر یہ چپل بنا دی جب پڑتی ہے تو پیٹھ پر چپک ہی جاتی ہے۔۔۔"وہ دکھ سے بولا۔۔۔

"یہ انزلہ کی پاکٹ منی کتنی ہو گی۔۔۔؟" حارب نے اس کی تکلیف پر رتی برابر بھی دکھ کا اظہار کئے بنا اپنے مطلب کا سوال پوچھا۔۔۔ قاسم نے اس بے اعتنائی پر منہ بنایا۔۔۔

"کیوں تمہیں ادھار چاہئے۔۔؟" وہ اس کا مذاق اڑاتا ہنسا۔۔۔

اس کے اس سوال پر حارب نے عجیب ہی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔ پھر اس کے ماتھے پر بیزاریت کی سلوٹیں ابھریں۔۔۔ "یہ تم لوگوں کے پاس الفاظ کا ذخیرہ کم ہے یاں پھر شاید سبھی کے سبھی کھسکے ہوئے ہو۔۔۔۔"

قاسم اس کی بات پر ہنستا چلا گیا۔۔۔ "دونوں۔۔۔"

کچھ توقف کے بعد حارب نے بڑا سنبھل کر کہا۔۔۔ "خیر۔۔۔ ایسے ہی مجھے تشویش ہو رہی تھی۔۔۔ جب دیکھو کہیں باہر ہی ملتی ہے۔۔۔ مجھے حیرت ہوتی ہے آخر یہ کبھی گھر پر بھی ٹکتی ہے۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے ہر مال میں اس کا شئیر ہو۔۔۔"

"تمہیں ریسٹورنٹ میں ڈیٹ مارتے ہوئے پکڑ لیتی ہے اس لئے اس کی پاکٹ منی سے جیلس ہو رہے ہو۔۔۔"

"یہ بھول جاتے ہوناں ڈیٹ پر ہوتا کون ہے۔۔۔؟ تمہاری گرل فرینڈ۔۔۔؟ اوپس ہماری ہونے والی بھابھی۔۔۔" اس نے آخری جملہ اونچی آواز میں کہا۔۔۔ قاسم نے اسے گھورا۔۔۔

"ماشاءاللہ سے اس کے دوست بہت ہیں۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا تھا۔۔۔

حارب نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا یوں جیسے یقین نہ آیا ہو کہ قاسم سچ میں اس کا دوست ہے۔۔۔ "تم اس کے دوست ہی ہوں ناں اور دوست بھی وہ جس کو خاصہ گمان ہے کہ وہ اسے جانتا ہے۔۔۔"

"کیا میں نے تم سے سرٹیفکیٹ مانگا۔۔۔؟" انزلہ کے معاملے میں ہر دوستی ہر لحاظ بالائے طاق تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ ہمیں بھی ملوا دو ایسے دوستوں سے جو روز آپ کو مفت میں کھانا کھلائیں۔۔۔ اتنے پیسے تو لڑکے اپنی محبوبہ پر بھی نہیں لوٹاتے جتنے بقول تمہارے انزلہ کے دوست اس پر لوٹا دیتے ہیں۔۔۔" وہ تمسخرانہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"ایسے دوستوں کیلئے انسان کے خود کے بھی کرتوت اچھے ہونے چاہئے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تو صحیح کہا تم نے۔۔اسی لئے شاید مجھے تم ملے ہو۔۔۔" حارب نے بھی اس پر چوٹ کی تھی۔

"ویسے چچا نے اک مہینے سے اس کی پاکٹ منی بند کی ہوئی ہے۔۔ بالکل ویسے جیسے جنگ کے دوران کمزور فریق کا راشن پانی بند کر دیا جاتا ہے۔۔" پھر قاسم نے شرارت سے اس کی جانب دیکھا۔۔"جسٹ ان کیس اگر تم اس سے ادھار مانگنے کا سوچ رہے ہو تو اس خیال کو جھٹک دو۔۔۔"

حارب اس کا باقی کا جملہ نہیں سن پایا تھا۔۔۔اس کا دماغ کہیں اور الجھ گیا تھا۔۔۔اس کی آمدن کا اک ہی زریعہ تھا جو ہوتا تھا وہ بھی بند ہو چکا تھا۔۔ پھر اس نے کیسے کہہ دیا وہ سیماب کی فیس خود دے گی۔۔۔

Clubb of Quality Content!

قسط نمبر ۷

قاسم آفس سے ہی اپنی باقی کی ٹیم کے ساتھ ائیر پورٹ کیلئے نکل آیا تھا۔۔۔ صبح آفس کیلئے نکلنے سے پہلے وہ انزلہ سے ملنے آیا تھا مگر وہ سو رہی تھی ۔۔۔اسے انزلہ کو جگانا اچھا نہیں لگا تھا اور وہ بنا اس سے ملے ہی آفس آگیا تھا۔۔۔اب جوں جوں گاڑی ائیر پورٹ کی جانب بڑھ

رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ڈرائیور کو گاڑی گھر کی جانب موڑ لینے کا کہہ دے مگر پھر اماں کی چاولا کی چپل اور ابا کی غصے سے بھرپور آنکھیں دکھائی پڑتیں اور یہ خواہش ٹھنڈی پڑ جاتی۔۔۔ گاڑی ائیر پورٹ پر پہنچی اور وہ بجھے بجھے دل سے نیچے اتر آیا۔۔۔ اس کے برعکس اس کی ٹیم خاصی پرجوش تھی۔۔۔ یہ پہلی بار تھا قاسم اور اس کی ٹیم پراجیکٹ کو دیکھنے جا رہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ خود نہیں جاتا تھا اور اس کی ٹیم بھی اس کے ساتھ ماری جاتی تھی۔۔۔ اب کی باران سب کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کا پورا موقع مل رہا تھا اور پھر قاسم کی فطرت بھی خاصی ٹھنڈی قسم کی تھی۔۔۔ ڈرائیور سامان نکالنے لگا، وہ ان سب کو چھوڑتا ویٹنگ ایریا کی جانب آ گیا جہاں وریشہ پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ اسے کچھ ہی دیر پہلے اس کا میسج موصول ہوا تھا۔۔۔ وریشہ اس کو اپنی جانب آتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"تم یہاں۔۔۔؟" قاسم نے خوشگوار حیرت سے کہا۔۔۔ وہ یہاں اس کی آمد کو متوقع نہیں کر رہا تھا۔۔

"ہاں تم پہلی باریوں ممی ڈیڈی کے بغیر باہر جا رہے ہو میں نے سوچا چیئراپ کرنے کیلئے ضرور آنا چاہیئے۔۔۔" اس نے کہنے کے ساتھ "چیئراپ" کا ہاتھ کی مٹھی بناتے ہوئے اشارہ بھی کیا۔۔۔ وہ اس کی مرجھائی شکل دیکھ کر چوٹ کر رہی تھی۔۔۔

"ہاہ۔۔۔ویری فنی۔۔۔"اس نے منہ بگاڑ کر کہتے ہوئے بھی چہرے پر اک نرمی کا تاثر برقرار رہا تھا۔۔۔

"اتنے سینٹی کیوں ہو رہے ہو مزاق کر رہی تھی۔۔۔"اس نے اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

قاسم نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"انزلہ سے نہ مل پانے کی وجہ سے اداس ہو۔۔۔؟"وہ بغور اس کے چہرے کو دیکھتی دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔"اس نے فٹ سے کہا مبادہ ابا کی طرح وہ بھی جھاڑ ہی ناں پلا دے۔۔۔وریشہ ہنس دی۔۔۔

"ڈونٹ وری ہم سب ہیں اس کے پاس۔۔۔"وہ بڑی اپنائیت سے کہہ رہی تھی۔۔۔اس کی بات میں کوئی کھوٹ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اس کے لہجے پر قاسم کے کندھوں سے بوجھ جھٹنے لگا تھا اور اس کا اثر اس کے چہرے پر بھی نظر آنے لگا تھا۔۔۔

"تم کہو تو میں اتنے دن اس کے گھر شفٹ ہو جاتی ہوں۔۔۔"وریشہ نے آنکھ دبا کر کہا وہ سر جھٹکتا ہنس دیا۔۔۔

"پریشان ہوں مگر اب اتنا بھی نہیں کہ اپنی ہونے والی بیوی کو نندوں کے جھرمٹ میں تنہا بھیج دوں۔۔۔ نندیں بھی وہ جنہیں شیطان بھی اپنا استاد مانتا ہو۔۔۔" وریشہ کی باتوں نے اسے تقویت بخشی تھی۔۔۔ قاسم کی بات پر وہ دونوں اک ساتھ ہنس اٹھے۔۔۔وہاں بیٹھے لوگوں نے مڑ کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔ان دونوں نے اک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر دونوں کی آنکھیں مسکرا اٹھیں۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" قاسم نے کچھ پلوں کے بعد دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

وریشہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"شکریہ تم مجھے رخصت کرنے آئی۔۔۔ آئی مین میری رخصتی کا حصہ بننے آئی۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ وریشہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کئے اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔ پچھلی ملاقات میں اسے اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا وہ سب کزنز کتنے ہی آپس میں گھلے ملے ہوئے ہوں۔۔۔ بھلے ہر طرح کی عجیب باتیں کر لیتے ہوں مگر جذباتی باتیں کرنا ان کے دائرہ اختیار سے خاصا باہر تھا۔۔۔اور قاسم کے دائرے سے تو خاصا باہر تھا۔۔۔ جب وہ اظہار کرتا انسان کو سنجیدگی کی بجائے حسِ مزاح کا لطف دیتا اور ابھی بھی یہی ہو رہا تھا وہ بڑی مشکل سے شکریہ ادا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ وہ بظاہر بڑی سنجیدگی سے اسے سن رہی تھی جبکہ اندر اس کا دل قاسم کی باتوں پر قہقہہ لگانے کی کر رہا تھا۔۔۔

"کتنی دور سے آئی ہو گی۔۔۔ تمہارا آفس بھی اتنا دور ہے اور پیٹرول بھی اتنا مہنگا ہو گیا ہے۔۔۔ ویسے تو تمہارے ٹریولنگ ایکسپینس کمپنی ہی بئیر کرتی ہے۔۔۔ پھر بھی اتنی مہنگائی کے دور میں بھی کسی کیلئے فری کا پیٹرول بھی خرچ کرنا دل گردے کا کام ہے۔۔۔"اس نے اس کے شکریہ میں مسخرے کی کتھا لکھ دی۔۔۔

"تو تم میرے لئے یہ دل گردے کا کام نہیں کرتے۔۔۔؟"اس نے بھی ہنستے ہوئے شرارت سے مسخرے میں ڈوبا خاصا جذباتی سوال کیا تھا۔۔۔

"تم دل گردے کی بات کر رہی ہو میں جگر ہڈی پسلی والا بھی کر لیتا۔۔۔"کمال سنجیدگی و پختگی سے اس نے کہا۔۔۔"اور میں بتا دوں جن سے محبت ہو ان کیلئے دل گردہ دیکھ کر نہیں محبت دیکھ کر پیش پیش ہوا جاتا ہے۔۔۔"قاسم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

"کہیں قصائیوں سے تعلق تو نہیں۔۔۔ابھی بتا دوں میرا دل کمزور ہے۔۔۔"وریشہ نے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"فکر نہیں کرو میرا اک دوست ہارٹ سرجن ہے۔۔۔"اس نے بھی انکار کرنے کے بجائے تسلی دی تھی۔۔۔

"یہ تو اور خوفناک بات ہے۔۔۔ڈاکٹروں کا دوسرا نام قصائی ہی ہوتا ہے۔۔۔ان فیکٹ قصائی تو پھر بکرا حلال کرتے ہیں اور ڈاکٹر بندہ ہی حلال کر دیتے ہیں۔۔۔"اس نے چہرے پر خوفناک تاثرات لئے کہا اور پھر ہنسنا شروع ہو گئی۔۔۔

"تمہارا ساتھ تقویت بخشتا ہے۔۔۔" قاسم نے سنجیدگی سے کہا اور وریشہ کی ہنسی کو بریک لگی تھی۔۔۔وہ آنکھوں میں ڈھیروں حیرانی لئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ قاسم اس کے تاثرات دیکھ کر محظوظ ہوا۔۔۔

"مانا ہم لوگوں کا اظہار والا سکرو تھوڑا ڈھیلا ہے مگر محبت والا خاصا ٹائٹ ہے۔۔۔"اب کی بار وہ دونوں ہی کتنی دیر ہنستے چلے گئے۔۔۔ قاسم مبہوت اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔اس کا دل خوبصورت تھا۔۔ حسد سے۔۔بدگمانی سے پاک۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی پر اللہ کا خاص احسان تھا جس نے اس کے دل کو انسانی بغض کے میل سے صاف رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔۔اس کا قلب محبت کا سحر لئے ہوئے تھا۔۔۔

"تمہاری ٹیم تمہارا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔" قاسم کو خود کو مبہوت سے دیکھتا پا کر اس نے بے ساختہ ہی اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اللہ۔۔۔۔" قاسم نے خاصا زور دے کر اک ادا سے قدرے اونچا کہا تھا۔۔۔وہاں آس پاس کے لوگوں نے مڑ کر ان دونوں کی جانب دیکھا۔۔۔ان سب کا سکرو سچ میں ہی ڈھیلا

تھا۔۔۔"میں بہت خوش قسمت ہوں مجھے اس دور میں بھی شرمانے والی بیوی ملنے والی ہے۔۔۔"

"آپ بھی زرا دھیان سے اس دور میں بیویوں کی شرم و حیا کا دورانیہ خاصا مختصر ہوتا ہے۔۔۔"اس کے بگڑتے تیور دیکھ کر قاسم نے فوراً سے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے بہت سادہ سے الفاظ میں جذبات سے بھرپور لہجہ لئے محبت بھری درخواست کی تھی۔۔۔وریشہ نے مسکراتے ہوئے ہلکی سی سر کو جنبش دے کر اسے بھی دعا دی اور وہ اس کے ساتھ پر تشکر سے بھری اک آخری نگاہ اس پر ڈال کر اپنی راہ ہو لیا۔۔۔وریشہ کو وہاں دیکھ کر اس کے ساتھ وقت گزار کر اس کا موڈ پہلے کی نسبت خوشگوار ہو گیا تھا پھر بھی دل میں کہیں انزلہ سے نہ مل پانے کی اک کسک رہ گئی تھی۔۔۔اور دور کھڑی وریشہ اس کی چال سے محسوس کر سکتی تھی وہ عروج کی سیڑھیاں بددلی سے طے کر رہا تھا۔۔۔پہلا شخص تھا جو کس قدر بوجھل قدموں سے خوش قسمتی کو خوش آمدید کہنے جا رہا تھا۔۔۔

اس کی ٹیم کے لوگ وہاں کھڑے اس کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔ان کے پاس پہنچ کر اس نے اپنا ہینڈ کیری تھام لیا اور اپنی ٹیم کے پیچھے مرے مرے قدموں سے ائیر پورٹ کی اندرونی بلڈنگ کی جانب قدم لینے لگا۔۔۔۔

"شہزادے زبان وریدہ۔۔۔"انزلہ کی چلاتی ہوئی آواز نے اس کے بڑھتے قدم روک دئے۔۔۔اس کی ٹیم سمیت اس نے مڑ کر حیرانی سے پیچھے دیکھا۔۔۔وہ انزلہ ہی تھی۔۔۔وہ ششدر کھڑا اسے دیکھتا حیرانی کے سمندر میں غوطے کھانے لگا جبھی وہ بھاگتی ہوئی جہاز کی طرح اڑتی اس کے گلے سے آلگی۔۔۔وہ اسے تھامتا ہوا کھل اٹھا۔۔۔

"میری شیرنی۔۔۔"اس کے لبوں پر چند لمحوں پہلے والی سراسیمگی کہیں دور جاسوئی تھی۔۔۔"مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گی۔۔۔مجھے لگا میں اپنی بہن سے ملے بغیر ہی جانے والا ہوں۔۔۔"

انزلہ نے اس کے بازوؤں میں سے اپنا سر نکال کر خود کو آزاد کرواتے ہوئے تیکھے نقوش لئے اسے دیکھا۔۔۔"شرم نہیں آئی اس قدر امیدوں کے اعلیٰ مینار تعمیر کرتے وقت۔۔۔ایسے کیسے ناں آتی آخر کو ہماری بہور خصت ہو کر پردیس جارہی ہے۔۔۔"اس نے شرارت سے آنکھ دبائی۔۔۔

اس کی ٹیم کے اک ساتھ ابھرتے قہقہوں پر وہ سلگ کر رہ گیا۔۔۔"اکیلی آئی ہو۔۔۔؟"اس نے ماتھے پر شکنیں لئے استفسار کیا۔۔۔اس سے کچھ بعید نہیں تھا وہ رات کے اس پہر اکیلی آگئی ہو۔۔۔انزلہ نے اک جانب کو ہوتے ہوئے اپنے پیچھے کھڑے حارب کی جانب اشارہ کردیا۔۔۔

حارب نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کندھے اچکا دئے۔۔۔"اب اتنی دور رات میں اکیلے تو نہیں آنے دے سکتا تھا ناں۔۔۔"وہ معصومیت سے جواز پیش کرتا اس کی جانب بڑھ آیا۔۔۔

قاسم نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔"میری بہن کو زیادہ تنگ نہ کرنا۔۔۔"کہنے کے ساتھ اس نے شرارت سے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔"اور ہاں میرے آنے تک میری بہن سے۔۔۔"بات کرتے کرتے وہ رکا اور اپنی دو انگلیوں سے ماتھے کو مسلتے ہوئے ذہن پر زور ڈالا پھر انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔"کتنے فٹ دور رہنا تھا۔۔۔؟"

"قاسم کے بچے۔۔۔"انزلہ نے سرعت سے آگے بڑھ کر اسے پکڑنا چاہا۔۔۔اس نے بھاگ کر حارب کے پیچھے ہوتے ہوئے خود کو بچانے کی کی۔۔۔اس کی جانب بڑھتا انزلہ کا ہاتھ اور کچھ نہیں آیا تو اس نے قاسم کی شرٹ کی جیب ہی پکڑ لی وہ جیسے ہی پیچھے ہوا اس کی جیب ادھڑتی چلی گئی۔۔۔وہ دونوں ہی بے یقینی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتے جا رہے تھے۔۔۔حارب کے جاندار قہقہے نے وہاں بیٹھے ان بچے کھچے لوگوں کو بھی اپنی جانب متوجہ کر لیا تھا جو اس شاندار منظر کو دیکھنے سے محروم رہ گئے تھے۔۔۔قاسم ہونقوں کی طرح منہ کھولے کبھی اپنی شرٹ کو۔۔۔کبھی ائیرپورٹ پر موجود خود کو دیکھتے لوگوں کو۔۔۔اور کبھی انزلہ کو دیکھتا۔۔۔پھر جب کسی پر بس نہیں چلا اس نے ساتھ کھڑے ہنستے حارب کا کندھا سینک دیا۔۔۔

"آفت یہ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔" قاسم منہ لٹکائے انزلہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔"میں ایسے بھکاری بن کر جاؤں گا۔۔۔؟"

وہ بدقت مسکرائی۔۔۔اور آگے بڑھی۔۔۔"ارے کچھ نہیں ہوا بس جب کوئی دیکھے تم اپنے آئی فون کو ہاتھ میں پکڑ لینا اور یہ۔۔۔"انزلہ نے اس کا رولیکس کی پہنی ہوئی گھڑی والا ہاتھ پکڑ کر قدرے اوپر کرتے ہوئے ہلایا۔۔۔۔"اس کو یوں یوں ہلا دینا وہ سمجھ جائیں گے بچہ غریب نہیں ہے بس ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولاد کہیں ہیر وپنتی کر کے آ رہی ہے۔۔۔"وہ اپنی ہنسی کو ضبط کئے اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"لوگ کیا کہیں گے۔۔۔۔؟"وہ بنا اس کی بات کو خاطر میں لائے روہانسا ہوا۔۔۔۔

"جو کوئی کچھ کہے اس سے کہنا میرے پاس تو یہی ہے تم نئی دلا دو۔۔۔"انزلہ نے کہنے کے ساتھ ہی مدد طلب نظروں سے حارب کو دیکھا۔۔۔

"انزلہ ٹھیک کہہ رہی ہے اتنی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔"حارب نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔

"اچھا تو انزلہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔"وہ اس کی بات پر سر ہلاتے ہوئے حارب کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا اور کینہ توز نظروں سے اسے گھورنے لگا۔۔۔

حارب نے اس کی نظروں کو اور بگڑتے تیوروں کا کوڈ کریک کرتے ہی اپنے ہاتھ سینے پر رکھے تھے اور فوراً سے پیچھے کو ہوتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔"سوچنا بھی مت۔۔۔دوست کیلئے جان تو دی جاسکتی ہے عزت نہیں۔۔۔"

قاسم نے بھنویں اٹھا کر اسے چیلنجنگ انداز میں دیکھا۔۔"اچھا تو ایسا ہے پیارے۔۔۔"

اس نے انزلہ کی جانب گردن گھمائی۔۔۔"اس سے کہو یہ اپنی شرٹ اتار کر مجھے دے۔۔۔"

وہ تحکمانہ لہجے میں بولا۔۔۔حیرت کے مارے انزلہ کی آنکھیں باہر آئی تھیں۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"اس نے درشتی سے کہا۔۔۔وہ لب کاٹتی نیچے دیکھنے لگی۔۔۔اس کو جھجھکتے دیکھ کر حارب نے بھی سکون کا سانس لیا تھا شکر اس نے کہہ نہیں دیا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔یاں تو تم اس سے کہو گی یہ مجھے اپنی شرٹ اتار کر دے دے نہیں تو میں تمہارے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔۔۔" قاسم نے بات کے اختتام پر ہاتھ اٹھا کر اٹل لہجے میں کہا۔۔۔

انزلہ شرمندہ ہوئی۔۔۔"معاف کرنا میرے بھائی کی غیرت ذرا گھوڑے گدھے بیچ کر سونے چلی گئی ہے۔۔۔"انزلہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے حارب سے تھوڑا سا دور کیا۔۔۔"عقل کرو قاسم۔۔۔میں کسی غیر کو بولتی اچھی لگوں گی کہ وہ اپنی شرٹ میرے بھائی کو دے دے۔۔۔"انزلہ نے بھی اداکاری کے بھرپور ریکارڈ توڑے تھے۔۔۔

قاسم نے اپنا بازو اس سے چھڑوایا۔۔۔ "ڈیڈ نے مجھے کہا ہے حارب کا تمہاری بہن سے بڑا گہرا تعلق ہے۔۔۔ کیا تعلق ہے یہ تو میں ان سے پوچھ نہیں پایا۔۔۔ چلو شاباش اپنے تعلق کو استعمال کرو جلدی اور بات منواؤ۔۔۔" حارب اور انزلہ کی نظریں بے ساختہ ہی اک دوسرے سے ملی تھیں اور اگلے ہی لمحے حارب کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔ انزلہ نے سرعت سے اپنی نظروں کا مرکز بدل کر قاسم کو آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔ وہ اس کی گھوریوں کو بغیر کسی خاطر میں لائے دوبارہ سے بولا۔۔۔

"چلو شاباش۔۔۔ کہو اس سے یہ مجھے اپنی شرٹ دے۔۔۔"

"میں تمہیں نئی دلادوں گی ناں۔۔۔" وہ اس کا بازو پکڑتی منت کرنے لگی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ یہ تمہاری اتنی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا اب اس سے کہو یہ اپنی شرٹ مجھے دے اور میری شرٹ خود پہن کر گھر جائے۔۔۔"

"تمہاری بھول ہے میں تمہیں یہ شرٹ دوں گا۔۔۔" حارب کی ٹھک سے انکار کرتی زبان یک دم رکی تھی جب قاسم انزلہ کا ہاتھ پکڑ کر واپس کی جانب چلنے لگا اور انزلہ نے ملتجائی نظروں سے حارب کی جانب دیکھا۔۔۔ حارب نے اک گہرا سانس لیا اور پھر اگلے ہی پل بنا کچھ سوچے سمجھے اپنی شرٹ اتار کر اس کی جانب بڑھادی، انزلہ کا اس کی جانب دیکھ لینا ہی

کافی تھا۔۔۔ قاسم نے کمینی سی مسکراہٹ کے ساتھ حارب کو اپنی شرٹ پکڑاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے شرٹ پکڑ لی تھی۔۔۔

"شکریہ میری بہن میری عزت بچانے کیلئے۔۔۔" اس نے ڈھٹائی کے ساتھ شرٹ پہننے کے بعد انزلہ کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ "اپنا خیال رکھنا تم مجھے بہت عزیز ہو۔۔۔"

"اس شرٹ سے بھی زیادہ۔۔۔" وہ غصے سے تاسف بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ وہ ہنس دیا اور پھر اس کے ساتھ مل کر حارب کی جانب دیکھا جو اس سے ملنے سے انکار کرتا وہاں سے الٹے قدم لے چکا تھا۔۔۔ قاسم بھاگتا ہوا اس تک آیا اور اس کے کندھے پر بازو رکھتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔ "ارے یار سمجھا کرو ناں تم تو گھر جا رہے ہو اور میں پردیس۔۔۔ ویسے بھی میری ٹیم کیا سوچتی۔۔۔ کوئی رعب رہتا میرا ان پر کیا۔۔۔"

حارب نے غصے سے اس کا بازو ہٹا دیا اور آگے بڑھا۔۔۔

"دیکھو اب یوں ناراض ہو کر بھیجو گے۔۔۔؟ پہلی بار اتنی دوووور جا رہا ہوں۔۔۔" وہ حارب کی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔ حارب نے مڑ کر قاسم کی جانب دیکھا۔۔۔۔ اس نے فورا سے مسکین صورت بنائے اپنی بانہیں پھیلا دیں۔۔۔ حارب سر جھٹکتا ہوا اس کے گلے سے آ لگا۔۔۔ قاسم نے بھی اس کے گرد اپنے بازو زور سے لپیٹ لئے۔۔۔

"بابا نے اگر کہا ہے تم سنبھال لو گے اس کا مطلب ہے کہ تم واقع ہی میں سنبھال لو گے ورنہ وہ اپنی بیٹیوں سے متعلق کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔۔۔اپنی سگی اولاد پر بھی نہیں۔۔۔"وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔حارب نے پیچھے ہٹنا چاہا مگر قاسم نے اسے ویسے ہی پکڑے رکھا۔۔۔"سنو تو۔۔۔"حارب نے لمبی سانس اندر کھینچتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔"انزلہ کا خیال رکھنا۔۔۔اور ہاں اونچی آواز میں بات مت کرنا وہ سہم جاتی ہے۔۔۔"وہ اس کے گلے سے لگا اسے ہدایات دے رہا تھا۔۔۔"یہ بات وہ مانتی نہیں ہے مگر وہ مردوں کے اونچی آواز میں بات کرنے سے ڈر جاتی ہے۔۔۔"قاسم بڑے نارمل انداز میں اسے یہ بات بتا رہا تھا۔۔۔اس کے بر عکس حارب کو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آہستہ آہستہ اس کے سینے میں نشتر پیوست کر رہا ہو۔۔۔وہ ابھی تک ماضی کے زیرِ اثر
تھی۔۔۔ماضی کے زیرِ اثر رہنے سے زیادہ عذاب کیا ہی ہوتا ہو گا جو ناں آپ کو حال جینے دیتا ہے اور ناں ہی مستقبل کیلئے سانسوں کا تسلسل برقرار رہنے دیتا ہے۔۔۔

کچھ یوں غرق آلود ہیں ماضی میں۔۔۔۔

مستقبل تو مستقبل حال بھی جینا محال ہے۔۔۔

عزہ اقبال

وہ حارب کو چھوڑتا پیچھے ہو گیا۔۔۔اس کے چہرے پر پہلے والی بشاشت اب نہیں تھی۔۔۔"کیا ہوا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ تم فکر نہیں کرو ہم سب یہیں اس کے پاس ہیں۔۔۔"اس نے دھیما سا مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔

"یہ تم اس سے اتنی دیر کیا باتیں کر کے آئے ہو۔۔۔"انزلہ نے اپنے پاس پہنچنے پر قاسم کو جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"میں کہہ کر آیا ہوں۔۔۔"وہ انزلہ کو خود سے لگا کر آخری بار ملا۔۔۔"کہ انزلہ سے دور رہنا ہے۔۔۔"وہ پیچھے ہوا،انزلہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔"کتنی دور رہنا ہے یہ تم انزلہ سے پوچھ لینا۔۔۔"

"قاسم تمہاری۔۔۔"اس کی بات سمجھتے ہی وہ بگڑی اور قاسم کی جانب لپکی۔۔۔ قاسم نے فوراً سے مائیکل جیکسن کا سٹیپ دہراتے ہوئے اپنی کمر کو آگے کیئے خود کو بچایا تھا اور پھر ائیرپورٹ کے اندرونی حصے کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔

انزلہ تب تک وہاں کھڑی رہی تھی جب تک شیشے کے دروازے سے نظر آتا اس کا وجود گم نہیں ہو گیا تھا۔۔۔

"آجاؤ انزلہ۔۔۔وہ چلا گیا ہے۔۔۔" حارب نے آہستگی سے کہا۔۔۔انزلہ نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔انزلہ کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

"انزلہ۔۔۔کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے۔۔۔"

"وہ پہلی بار گیا ہے ناں اتنی دور۔۔۔" وہ خجل سی ہوئی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مگر اب وہ بڑا ہو گیا ہے۔۔۔" حارب نے شرارت سے کہا۔۔۔انزلہ نے اسے گھورا۔۔۔وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے بھائی کا مزاق بنا رہا تھا۔۔۔۔حارب نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔۔۔

"ارے کچھ ہی دنوں کی تو بات ہے۔۔۔" اس نے مصالحتی بیان دیا۔۔۔

"بات دنوں کی نہیں ہوتی۔۔۔۔جب کوئی اپنا جاتا ہے تو غم مدت کا نہیں اس کے بچھڑنے کا ہوتا ہے۔۔۔ مدت غم نہیں فراق دیکھا جاتا ہے۔۔۔" اس کی آواز میں حارب کو ہلکی ہلکی نمی محسوس ہوئی۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر اسے خود کے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔تمہاری ہر بات۔۔۔ تمہارا ہر احساس ٹھیک ہے۔۔۔" وہ اسے خود کے ساتھ لگائے بہت آہستہ سے کہہ رہا تھا۔۔۔وہ روئی نہیں تھی مگر اس کے بس اتنا کہہ دینے سے کہ جو وہ محسوس کر رہی ہے وہ غلط نہیں ہے۔۔۔وہ احساسات جائز ہیں اس کی آنکھوں کے پانی نے حارب کی شرٹ بھگو دی۔۔۔اس نے اس کے احساسات کو اس کی

مضبوطی سے مشروط نہیں کیا تھا اور یہی اک بات دل میں کہیں اتری تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ اس سے پیچھے ہو گئی۔۔۔ اور اپنے یوں جذباتی ہونے پر بیانیہ تلاشنے لگی۔۔۔

"جواز پیش کر کے اپنے احساسات کو جھٹلانا نہیں چاہیے۔۔۔ ہم سب کسی ناں کسی شخص کیلئے یونہی جذباتی ہوتے ہیں۔۔۔ اور یہ بالکل نارمل ہے۔۔۔"

"آپ بھی جذباتی ہوتے ہیں۔۔۔" اس نے حارب کے ساتھ چلتے چلتے کہا۔۔۔ وہ اب واپس کی جانب بڑھنے لگے تھے۔۔۔

"دل ہے تو جذبات بھی تو ہوں گے ناں۔۔۔" وہ بھی چلتے چلتے اسے جواب دے رہا تھا۔۔۔

"میں قاسم لاریب کو لے کر بہت جذباتی ہوں۔۔۔ آپ کس کو لے کر اتنے جذباتی ہیں۔۔۔" اس نے عام سا سوال سرسری سے انداز میں کر دیا تھا مگر حارب کے جواب پر اسے احساس ہوا تھا اکثر جو سوال ہمارے لئے غیر اہم ہوتے ہیں وہ سامنے والے کیلئے خاصے اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔۔۔

"تمہیں لے کر۔۔۔" وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ اس کے جواب پر انزلہ کے قدم دھیمے پڑے تھے۔۔۔ "میں اس دن یہاں سے جاتے وقت بہت رویا تھا۔۔۔ تم سے دور جاتے وقت بہت رویا تھا۔۔۔ ائیرپورٹ کے ویٹنگ ایریا میں۔۔۔ جہاز میں۔۔۔ وہاں لینڈ کرتے وقت مجھے لگا اب ہم کبھی نہیں مل سکیں گے اور میں جہاز میں کتنی دیر بیٹھا روتا رہا تھا

۔۔۔سب سے آخر پر اترنے والا میں ہی تھا وہ بھی ائیر ہوسٹ نے آکر کہا سر یہاں رات کے قیام کا انتظام نہیں۔۔۔" وہ یاد آنے پر ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔"ہم سب کی زندگی میں کوئی ناں کوئی ایسا ضرور ہوتا ہے جس کے سامنے ہمارا مضبوطی کا زعم ڈھ جاتا ہے۔۔۔۔" باتوں کے دوران وہ دو دونوں گاڑی تک پہنچ چکے تھے۔۔۔وہ دونوں خاموشی سے اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔۔کچھ پل کے بعد انزلہ نے کہا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔مجھے قاسم سے ملوانے لانے کیلئے۔۔۔"

" تھینکس ٹو یو جو میرے کہنے پر میرے ساتھ آگئی۔۔۔"اس نے گاڑی کا سٹئیرنگ موڑتے ہوئے اس کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا وہ بھی دھیما سا مسکرا دی۔۔۔"اور ویسے بھی تمہارا تو مجھ پر حق بھی ہے۔۔۔" حارب نے شرارت سے کہا۔۔۔انزلہ نے اپنے لبوں پر ابھرتی مسکان کو دبالیا مگر ساتھ بیٹھے شخص کو اس کے ساتھ ہم کلام ہونے کیلئے ظاہری جواز مطلوب نہیں تھے۔۔۔انزلہ کے خاموشی میں مسکراہٹ دباتے لبوں نے عارض گلگوں پر نور کئے تھے اور حیا از بر ہوئی تھی۔۔۔وہ گردن گھما کر واپس سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

"ڈنر کرنے چلیں۔۔۔؟"وہ ہونٹوں پر تبسم لئے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔یہی غنیمت تھی وہ پر سکون سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔انزلہ نے گردن گھما کر پہلے حارب کو اور پھر اس کی چھٹی شرٹ کو دیکھا۔۔۔

"یوں کہیں جایا جاسکتا ہے۔۔۔"

"تم ساتھ ہو تو کہیں بھی جایا جاسکتا ہے۔۔۔ بادلوں پر پاؤں بھی دھرے جاسکتے ہیں اور خاک پر ننگے پاؤں چہل قدمی بھی کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔"

"میں آپ کی پھٹی شرٹ کا کہہ رہی ہوں۔۔۔ جہاں بھی جائیں گے سبکی ہو گی۔۔۔"

"تمہارے سنگ ہر سبکی سر آنکھوں پر۔۔۔" اس نے تحمل سے کہا اور پھر انزلہ کے بگڑتے تیور دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "اگر مجھے اتنی پرواہ ہوتی تو میں کبھی اپنی شرٹ اتار کر قاسم کو اور اس کی پھٹی شرٹ خود ناں پہنتا۔۔۔ نہ تم سے زیادہ کچھ اہم ہے جو میں سوچنے کا تردد کروں اور نہ تمہارے چہرے سے زیادہ خیرہ کرتا کوئی منظر جس کی جانب میں تمہارے ہوتے ہوئے متوجہ ہو جاؤں۔۔۔" وہ جذب سے بولا تھا۔

"دس بٹا دس۔۔۔" انزلہ نے بنا اس کی لفاظی کو خاطر میں لائے کہا۔۔۔ حارب نے بھنویں اٹھا کر حیرانی سے دیکھا۔۔۔ "اردو اچھی بول لیتے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی بات پر بدمزہ ہونے کے بجائے قہقہہ مارتے ہوئے ہنس دیا۔۔۔ اندھیرے کے باوجود بھی مسکرانے کے سبب اس کی آنکھوں کی چمک واضح طور پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"اس کا مطلب ہے ہمارے بیچ لینگوتج بیر یئر نہیں ہے۔۔۔ چلو اچھا ہے اگر میری زبان سمجھ آنے لگی ہے تو جذبات بھی سمجھ آنے لگیں گے۔۔۔" اس نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"ہمارے بیچ شکر الحمدللہ اور بہت سے بیر یئر زہیں۔۔۔ اور وہ ان الٹے سیدھے۔۔۔ جھوٹے موٹے۔۔ جذبات کے سامنے بند باندھنے کیلئے کافی ہیں۔۔۔"

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کیا جھوٹ ہے کیا سچ۔۔۔۔" اس نے اٹل لہجے میں کہا۔۔۔

"وقت بہت پہلے ہی بتا چکا ہے۔۔۔" وہ بھی بات منہ پر مار رہی تھی۔۔۔

"اور وہی وقت کبھی ہماری دوستی کا بھی شاہد رہا ہے۔۔۔" بنا اس کے نشتر خاطر میں لائے وہ اپنی سوچ پر۔۔۔ اپنے احساسات پر پکے پاؤں جما رہا۔۔۔

"یک طرفہ دوستی۔۔۔" اس نے تصیح کی۔۔۔ یہ بات کہتے ہوئے اسے اک کسک محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"یک طرفہ محبت ہو سکتی ہے دوستی نہیں اور ہمارے بیچ یک طرفہ کبھی کچھ نہیں ہوگا محبت بھی نہیں، محبت بھی کبھی یک طرفہ نہیں ہوگی۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں نے کبھی تمہیں دوست نہیں سمجھا۔۔۔ اک ٹیمپرری فیز تھا جس میں اپنی بقا کیلئے میں نے تم سے دوستی کر لی اور پھر جیسے ہی مجھے کنارہ نظر آیا میں نے تمہارا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔ میں نے کتنا تمہاری کالز کا

انتظار کیا انزلہ۔۔۔ کتنا۔۔۔"اس کا لہجہ رنجیدہ تھا۔۔"میری سماعتوں نے تمہاری آواز کا کتنا انتظار کیا۔۔۔ میرے زخموں نے تمہارے مرحم کا کتنا انتظار کیا۔۔۔ میں نے تمہاری ہمدردی کا کتنا انتظار کیا۔۔۔ مجھے لگا مام کے انتقال پر تم اک بار تو کال کرو گی ناں۔۔۔"وہ دکھ سے ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا۔۔۔ سارا فوکس سامنے سڑک پر کیے وہ ماضی کی تلخیوں کو بیان کرنے لگا تھا۔۔۔ ان راستوں پر جانے لگا تھا جس سے وہ مدام بھاگ رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی ان دونوں میں کون کس کے حق میں کس قدر زیادتی کا مرتکب ہوا ہے مگر وہ ابھی اعتماد کی ان سیڑھیوں پر نہیں پہنچ سکی تھی جہاں وہ اپنا ظاہر باطن کھول کر رکھ دیتی۔۔۔ ناں ہی اتنی مضبوط ہوئی تھی جو سر اٹھا کر بنا کسی نفع نقصان کے سوچے اپنی غلطیوں کا اعتراف کر گزرتی۔۔۔ اگر مضبوط ہو بھی گئی تھی تو اس شخص کے سامنے نہیں۔۔۔

"کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟"وہ مزید اس کو باتیں کریدنے سے روکنے کیلئے فوراً سے بیزاریت سے بولی۔۔۔

"اک ادنیٰ سا ڈنر۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔۔ دونوں ہی اپنی جگہ فنکار تھے یاں پھر موقع محل دیکھ کر جذبات بدل لینے میں کمال ماہر۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔ مام انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔ آپ زرا جلدی گھر پہنچا دیں۔۔۔"بات بدل چکی تھی اب انکار کرنے کیلئے ماحول ساز گار تھا۔۔۔

"کہو تو میں ان سے بات کر لیتا ہوں۔۔۔" اس نے بظاہر سنجیدگی سے اپنی مسکراہٹ دبائے کہا۔۔۔

"بلیک میل کر رہے ہیں۔۔۔" اس کی بھنویں سکڑیں۔

"اللہ رحم۔۔۔ تم کون سا میری گرل فرینڈ ہو جو میں تمہیں تمہارے ماں باپ کی دھمکی لگاؤں گا اور ناں میں تمہارا ابوائے فرینڈ جس کے بات کرنے پر تمہاری پوزیشن آکورڈ ہو سکتی ہے۔۔۔"

"پوزیشن تو آکورڈ ہو سکتی ہے۔۔۔" انزلہ نے دل میں سوچا مگر اسے بتایا نہیں جا سکتا تھا اس بات سے انجان کہ وہ جانتا تھا۔۔۔

"پھر پوچھ لوں میں آنٹی سے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" اس نے فوراً کہا۔۔۔ جانے ماں کیا سمجھ بیٹھیں۔۔۔ اس نے خود ہی میسج کے ذریعے انہیں آگاہ کرنا بہتر سمجھا۔۔۔ "ماما میں آج فرینڈز کے ساتھ ڈنر کروں گی۔۔۔"

"انزلہ کدھر ہیں۔۔۔ کن دوستوں کے ساتھ ہیں۔۔۔"

"یار آپ ایسے پریشان ہو رہی ہیں جیسے پہلے کبھی ناں آئی ہوں۔۔۔"

"ہاں مگر اب قاسم بھی یہاں نہیں ہے۔۔۔ نو بجنے والے ہیں۔۔۔ کوئی مسئلہ ہو گیا اور آپ ڈرائیور کو ساتھ کیوں نہیں لے کر جاتیں۔۔۔"

"اوہ آپ کو اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ ٹھیک ہے میں گھر آ جاتی۔۔۔" وہ اک بار پھر سے اپنی فنکاری دکھاتے ہوئے حارب سے جان چھڑوانے کے چکر میں تھی۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حارب نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا۔۔۔ بڑے مودبانہ انداز میں سلام کرنے کے بعد اس نے انہیں بتایا تھا۔۔۔ نہیں شاید پوچھا تھا۔۔۔ خیر جو بھی تھا وہ مسکرا دیا تھا اور شکریہ کرتے فون انزلہ کو واپس سے پکڑا دیا۔۔۔انزلہ نے جیسے ہی فون کان سے لگایا انہوں نے کچھ کہا۔۔۔انزلہ دروازے کی جانب ہوتے ہوئے حارب سے پردہ کرتی زبان داب کر بولی۔۔ "آپ نے منع کیوں نہیں کیا۔۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہی ہیں۔۔۔اور نہ ہی ایسا کچھ ہو گا جیسا یہ سوچ کر بیٹھے ہیں۔۔۔" اس نے آخری جملہ قدرے اونچا حارب کو سنانے کی غرض سے کہا تھا۔۔۔

وہ اسے لئے شہر کے دوسرے کنارے اک جگہ کھانا کھلانے لے آیا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ پر اعتماد چال لئے چل رہا تھا۔۔۔ پھٹی جیب کے ساتھ بھی وہ کسی بادشاہ کی طرح سر اٹھائے چل رہا تھا۔۔۔وہ جاذب نظر تھا شاید جبھی اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹتیں تو اس کے حلیے پر جاتیں۔۔۔اگر جا بھی رہی تھیں اسے کوئی پرواہ نہیں تھی، جو شہزادی اس کے پہلو میں چل رہی تھی وہ اس کا سر اونچا رکھنے کیلئے کافی تھی۔۔۔اس بادشاہ کو اپنی بادشاہت کیلئے کسی تاج کی

ضرورت نہیں تھی۔۔۔اس کے ہم قدم چلتی وہ۔۔۔اس کی سنگت اس کا تاج لئے ہوئے تھی۔۔۔سرمئی آنکھوں پر سڑک پر نصب روشنیاں وہی تاثر دے رہی تھیں جو سیاہ گہرے آسمان پر تارے دیتے ہیں۔۔۔سرمئی آنکھوں پر ارد گرد کی روشنیاں سیاہ گہرے آسمان پر تاروں سا تاثر دے رہی تھیں جن میں اک پل ڈوبنے کو دل چاہتا اور اگلے ہی لمحے ان کی چمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی۔۔۔وہ اس وقت اس کو لئے شہر کے اک نامور ریسٹورنٹ میں آیا تھا۔پکی بھوری اینٹوں کو نفاست سے تراش خراش کر بنائی گئی راہداری پر وہ چاندی اور پیلی روشنی کے سنگ ہمقدم تھے،دونوں کے سر اک ہی انداز میں اٹھے ہوئے تھے۔۔۔سارا ریسٹورنٹ شیشے کی دیوار کا بنایا گیا تھا اور اس کی دیواروں کے اندرونی اور بیرونی جانب مختلف اقسام کے بلند و بانگ پودے رکھے ہوئے تھے،جس سبب جہاں کہیں پودوں میں فرق رہ گیا تھا وہاں سے مسکراتے چہرے نظر آرہے تھے۔۔۔

"یہاں۔۔۔"انزلہ نے حیرت سے مڑ کر حارب کی جانب دیکھا۔"یہاں تو بنا ریزرویشن کے جگہ نہیں ملتی۔۔۔"یہ ریسٹورنٹ اک پورش علاقے میں واقع تھا اور جہاں آپ کو کم سے کم بھی ایک ہفتہ پہلے بوکنگ کروانی پڑتی تھی۔اسی تناظر میں انزلہ نے اس سے سوال کیا۔

"تم ساتھ ہو تو ہر مسئلہ حل ہے۔۔۔"اس نے جاندار مسکراہٹ لئے جواب دیا۔

انزلہ استہزائیہ ہنس دی۔ "تم نے ریسورس لگائی ہے۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

دروازے پر پہنچتے ہی گارڈ نے دروازہ کھولا، وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ آئے۔

"لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔" پہلے گارڈ اور پھر وہاں بیٹھے نفوس کی نظریں حارب پر ٹکتے دیکھ کر اس نے اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھنے دیں یہ بتائیں آپ کس کو دیکھ رہی ہیں۔۔۔" حارب نے شرارت سے پوچھا۔۔۔ ویٹر انزلہ کی کرسی کھینچ کر پیچھے کرنے لگا تو حارب نے مسکراتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا اور پھر خود اس کی کرسی پیچھے کرتے ہوئے اس کے بیٹھنے کی جگہ بنائی، اس کے بیٹھنے کے بعد اس نے اپنی نشست سنبھالتے ہوئے بھنویں سوالیہ انداز میں اٹھائیں۔ "بتایا نہیں پھر آپ نے۔۔۔"

"جس کو بھی دیکھ رہی ہوں کم سے کم آپ کو نہیں دیکھ رہی۔۔۔" اس کی آنکھوں کی شرارت کو نظرانداز کرتی وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

حارب نے ویٹر کو بلایا اور اس کے ہاتھ سے مینیو کارڈ لیتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔ ویٹر نے اک مینیو کارڈ انزلہ کی جانب بڑھایا، وہ تھامتے ہوئے بدلی سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ حارب نے مینیو کارڈ پر سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیا کھاؤ گی۔۔۔؟" وہ اس کی عدم دلچسپی کو محسوس کر چکا تھا۔

"منٹ مار گریٹا۔۔۔"اس نے مینیو کارڈ بند کرتے ہوئے واپس سے میز پر رکھ دیا۔

"بس۔۔۔؟ کچھ کھاؤ گی نہیں۔۔۔"

"بھوک نہیں ہے۔۔۔"

حارب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور آہستہ سے مینیو واپس سے میز پر رکھ دیا۔۔"چلو پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔"

انزلہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔"اس میں غصہ کرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے بھوک نہیں ہے اب کیا زبردستی کھاؤں۔۔۔"اس کی آواز میں خفگی در آئی تھی اور آواز بھی خود بخود اونچی ہو گئی۔۔۔

"میں کب غصہ ہوا۔۔۔"وہ بھونچکارہ گیا۔۔۔

"تو پھر یہ سب کرنے اور کہنے کا مقصد۔۔۔"وہ اسی سختی سے بولی۔۔۔

وہ چند پل اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔وہ انزلہ کہ یوں غصہ ہو جانے کی وجہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔"میں نے اس لئے کہا کیونکہ تمہیں بھوک نہیں ہے۔۔۔تمہیں کھانا ہی نہیں کھانا تو پھر یہاں رکنے کا کیا فائدہ۔۔۔"وہ اس کی بات سن کر یک دم ٹھنڈی پڑی ۔۔۔اسے جینے میں غلطی ہوئی تھی یہ کہانی اس کی ماں اور باپ کی نہیں تھی یہ اس کی اور

سامنے بیٹھے اک مختلف مرد کی تھی۔۔۔اسے مغالطہ لگا تھا۔۔۔ماضی کے خوف نے سامنے بیٹھے شخص کی بات کو غلط رنگ دیا تھا۔۔۔

"تمہیں تو کھانا کھانا تھاناں۔۔۔؟"اس کا لہجہ دھیما پڑا۔۔۔

"محض کھانا نہیں کھانا تھا، تمہارے ساتھ کھانا کھانا تھا۔۔۔"اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اس کی بات پر کچھ پل کیلئے ساکت ہوئی اور پھر حال کی خوشگواری نے بدحال ماضی کے بوجھ تلے دبی سوچوں کے رد عمل پر نادم کر دیا۔۔۔اس نے بے بس ہوتے ہوئے سر میز پر جھکا دیا۔۔۔اس کے سامنے وہ عجیب ہی حرکتیں کرنے لگتی تھی۔۔۔

"چلو آجاؤ گھر چلتے ہیں۔۔۔"وہ میز پر سے اپنی چابی اٹھاتا کھڑا ہو گیا۔۔۔انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا پھر اس کی پھٹی جیب کو اور پھر وہ بے بس ہو گئی تھی۔۔۔حارب اس کے چہرے کے تاثرات پڑھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک لگ گئی ہے۔۔۔"اس نے نظریں چرائیں۔۔۔بھوک تو اسے پہلے بھی تھی مگر اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں تھا۔۔اس تک جاتا کوئی دروازہ کھلا نہیں رکھنا تھا۔۔۔حارب نے ہلکے سے سر کو جنبش دی اور واپس سے مسکراتا ہوا اپنی نشست سنبھال گیا۔۔۔ویٹر کو اپنا اپنا آرڈر دینے کے بعد وہ انتظار کرنے لگے تھے۔۔۔

"ہمارے بعد تم خاصی مصروف رہی ہوناں۔۔۔" حارب نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس کی بات پر اس نے گردن گھماتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"مالی بابا بتا رہے تھے تم نے ہمارے بعد ہمارے گھر کے آنگن کو ویران نہیں ہونے دیا۔۔۔"

"خاصا غلط بتایا ہے۔۔۔ یاں شاید وہ اپنی محنت کا کریڈٹ نہیں لینا چاہ رہے ہوں گے۔۔۔" اس نے بات کے اختتام پر منہ چڑایا۔

حارب بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جس کی آنکھیں اس سے کہیں زیادہ باتونی تھیں۔۔۔ باتوں پر باقاعدہ تاثرات دیتے ہوئے بڑی ہو جاتیں اور جھوٹ پر اتنی ہی چھوٹی۔

"مالی بابا یاں تم۔۔۔" اس نے بڑی دلچسپی سے مکالمہ کیا۔۔۔ "اگر کچھ کیا ہو تو اس کو مان کر اس کا کریڈٹ لے لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا انزلہ۔۔۔ سراہا جانا تو ہر اک کا حق ہوتا ہے ناں۔۔۔" وہ بہت نرمی سے اسے کہہ رہا تھا۔

انزلہ کچھ پل اسے دیکھتی رہ گئی پھر اس نے کہا۔

"تم خاصے بدل گئے ہو۔۔۔" انزلہ نے اس کی جانب کچھ الجھتے ہوئے اعتراف کیا۔۔۔ حارب کے لب مسکرائے۔۔۔ "یاں شاید مجھے بیوقوف بنانے کی ناکام کوشش کر رہے ہو۔۔۔" اس کے اگلے ڈھول چٹاتے جملے پر اس کی مسکراہٹ اڑن چھو ہو گئی۔۔۔

"یاں شاید تمہارے ٹرسٹ ایشوز زیادہ بڑھ گئے ہیں۔۔۔ ہر انسان اک سا نہیں ہوتا۔۔۔ بہت سے اک جیسے ہو سکتے ہیں مگر سب نہیں۔۔۔ ہر کسی پر شک کر کے آپ سروائیو نہیں کر سکتے۔۔۔ سفر میں کسی پر تو بھروسہ کرنا پڑے گا ناں۔۔۔" وہ بھی اپنی رائے کا اظہار کرنے سے پیچھے نہیں رہا تھا۔

"اور وہ بھروسہ تم پر ہی کیوں۔۔۔" انزلہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا۔۔۔

"مجھ ہی پر کیوں نہیں۔۔۔" انزلہ کے برعکس اس کی آنکھیں دکھ کی عکاسی کر رہی تھیں۔۔۔

وہ ہنسی۔۔۔ "تمہیں اتنا سب ہونے کے باوجود بھی یہ سوال مجھ سے پوچھنے کی ضرورت ہے۔۔۔؟ تم۔۔"

بات کرتے کرتے اس کی نظر حارب سے پچھلے میز پر جا ٹکیں اور وہ یک دم خاموش ہو گئی۔۔۔ کچھ ہی فاصلے پر موجود میز کے گرد بیٹھا شخص اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ انزلہ نے قدرے تذبذب کے عالم میں اس پر سے نظریں ہٹا کر حارب کو دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں حیرانی ابھری۔۔۔ انزلہ کی نظریں سامنے بیٹھے حارب سے ہوتی ہوئیں پھر پیچھے اس شخص کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ حارب کو اچنبھا ہوا۔۔۔ اس نے انزلہ کی نظروں کے تعاقب میں گردن گھما کر پیچھے دیکھا اور پھر واپس سے انزلہ کو۔۔۔ دونوں کے ہی اعصاب شکن

ہوئے تھے۔۔۔کچھ دیر پہلے کی نسبت ان دونوں کے بیچ تناؤ کی حائل اک دیوار پختگی پکڑنے لگی تھی۔۔۔

کسی نے پیچھے سے آکر حارب کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ان دونوں کی نظروں کا ارتکاز ٹوٹا۔۔۔

"حارب۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے پاس کھڑا اس کا نام پکار رہا تھا۔۔۔حارب نے سر اٹھا کر پاس کھڑے انسان کو دیکھا۔۔۔

"لگتا ہے تم نے پہچانا نہیں۔۔۔اتنی جلدی تم بھولنے والے تھے تو نہیں۔۔۔"

"میں دوستوں کے نقش دل پر اور دشمنوں کے نقش دماغ پر تحریر کرنے کا قائل ہوں۔۔۔مسٹر روحیل۔۔۔" اس کا نام لیتے ہوئے وہ مسکرا دیا اور مصافحہ کرنے کیلئے اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"اتنا وقت کہاں غائب رہے۔۔۔؟ میں نے تو بڑی کوشش کی تمہیں ڈھونڈنے کی تم اس پارٹی کے بعد یوں غائب ہوئے کہ پھر دکھائی ہی نہیں دیئے۔۔۔" وہ حارب سے بات کرنے کے ساتھ ساتھ انزلہ کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر انزلہ وہ محض حارب کو دیکھ رہی تھی اور حارب وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ دونوں ہی اک دوسرے کا چہرہ پڑھنے کی تگ ودو کر رہے تھے۔۔۔وہ شاید اس کے چہرے پر غصے۔۔۔ناراضگی کی شکنیں ڈھونڈ رہی تھی اور وہ

اس کے چہرے پر۔۔۔وہ اس کے چہرے پر جانے کون سا احساس ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"بس کچھ مصروف ہو گیا تھا۔۔۔"اس نے بہت چھوٹے سے جملے میں جواب کو ترتیب دیا۔۔۔روحیل کی نظریں بار بار انزلہ کے چہرے کی طرف بھٹک رہی تھیں وہ جو اس کی وہاں موجودگی سے ہی بالکل ہی لاتعلق بنی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔حارب بڑی سہولت سے انزلہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا یوں کہ وہ حارب کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔

"تعارف نہیں کرواؤ گے۔۔۔یہ کون ہیں۔۔۔؟"اس نے حارب کا اس کی نظروں کے سامنے دیوار بننا بخوبی محسوس کیا تھا۔۔۔

"میری بیوی۔۔۔"حارب نے عجیب قسم کی فاتحانہ سی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔حارب کے یوں اچانک کہنے پر وہ جو سینے پر بازو باندھے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اپنی ٹانگ کو جھلاتی ان کی گفتگو سے خود کو لاتعلق ظاہر کرتی بیٹھی تھی یک دم ہی سیدھی ہوئی۔۔۔

"نائس جوک۔۔۔"روحیل نے جاندار قہقہ لگایا۔۔۔

"تمہیں لگا ہے یہ جوک نائس ہے۔۔۔؟"وہ کچھ دیر پہلے کی جذباتیت کے زیر اثر بولے گئے جملے کا اثر ختم کرنے کیلئے بولا تھا۔۔۔

"ہاں تمہارے سینس آف ہیومر کا تو میں ہمیشہ سے ہی فین رہا ہوں۔۔۔"روحیل نے دوستانہ انداز میں اس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔حارب بھی جواباً مسکرا دیا۔۔

ویٹر کھانا لئے آچکا تھا اور اب کھانا لگانا شروع کر دیا تھا۔۔۔حارب ابھی تک روحیل کی نظروں اور انزلہ کے وجود کے بیچ دیوار بنا کھڑا تھا۔۔۔روحیل بھی شاید انزلہ کی نظروں کے ارتکاز کی آس میں ابھی تک وہیں کھڑا تھا۔۔۔

"اب اتنی دیر بعد ملے ہو تو کیا کھانا نہیں کھانے دو گے ہمیں۔۔۔؟"حارب نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ طنزیہ انداز میں اسے وہاں سے جانے کا کہا۔۔۔روحیل مسکرایا اور آخری بار اس کے ساتھ الوداعی مصافحہ کیا۔۔۔پھر حارب کے اک جانب سے گردن نکالے انزلہ کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔"تمہیں بھی یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی انزلہ۔۔۔"

"تھینکس۔۔۔"حارب نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے کچھ پیچھے کیا۔۔۔

"جب فری ہو مجھ سے ضرور ملنا۔۔۔ہمارے درمیان بہت سی چیزیں کامن ہیں۔۔۔"اس کے جملے کے پیچھے چھپی حقیقت کو سمجھنے میں اسے مشکل نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"تمہارے اور میرے درمیان کچھ کامن نہیں ہے روحیل۔۔۔جینڈر بھی نہیں۔۔۔میں امید کرتا ہوں آئندہ تم مجھ سے اور مجھ سے منسلک لوگوں سے دور رہو گے۔۔۔"وہ زچ کرتی مسکراہٹ لئے بولا تھا۔۔۔اپنے اندر اٹھتے طوفان کو وہ بخوبی مسکراہٹ کے پیچھے چھپا

گیا۔۔۔انزلہ کے ساتھ تعلقات جیسے بھی تھے اس کے اور انزلہ کے بیچ کی بات تھی کسی تیسرے کے سامنے اشتہار انگیزی کا مواد نہیں۔۔۔

روحیل نے سر ہلایا۔۔۔"مستقبل میں میں بھی تم سے یہی امید کروں گا حارب۔۔۔" کہتے ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔انزلہ ان دونوں کی باتیں خاموشی سے سنتی رہی تھی۔۔۔روحیل کے آخری جملے پر اس کا تنفس بڑھا تھا۔۔۔اس نے سامنے میز پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا کر پانی کا گھونٹ بھرا۔۔۔روحیل کے جاتے ہی حارب نے اک لمبی سانس اندر کو کھینچتے ہوئے خود پر ضبط کیا اور پھر اپنی نشست سنبھال گیا۔۔۔انزلہ نے اس کی جانب دیکھا وہ بنا اس سے نظریں ملائے اپنا کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔انزلہ نے بھی خاموشی سے اپنا کھانا شروع کر دیا۔۔۔اندر ہی اندر کہیں وہ اس کے چیخنے چلانے کیلئے خود کو تیار کرنے لگی تھی۔۔۔ہر سوال کے وار میں جوابی دفاع۔۔

"میں اس کی آمد کو متوقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔چند سالوں پہلے تک اس بندے کی ایسی جگہوں میں کچھ خاص دلچسپی نہیں تھی۔۔۔اس وقت تو یہ خاصا الگ قسم کی جگہوں پر ہی پایا جاتا تھا۔۔۔"اس نے کھانا کھاتے ہوئے اک تبصرہ کیا اور انزلہ کی سماعتوں نے اس کے جملے کو اس کے باپ کی شبیہ سے گڈمڈ کیا تھا۔۔۔

منہ میں موجود کھانا انزلہ کے گلے میں اٹکا۔۔۔وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔۔۔کیا اس نے طعنہ مارا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر پانی کا گلاس لبوں سے لگایا اور پھر آواز کو خاصا ہموار کئے کہا۔۔۔

"آئندہ آپ دوسروں کے سامنے میرے ساتھ ایسے رشتے منصوب کرنے سے اجتناب ہی کیجئے گا۔۔۔"

"اوروں کے سامنے یاں روحیل کے سامنے۔۔۔"اس نے اک پل کو کھانے سے ہاتھ روک کر انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"میں تمہیں جوابدہ ہونا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔تم جو چاہو سوچ لو۔۔۔"وہ تلخ ہوئی۔۔۔

"پھر تمہیں سمجھنا چاہیے۔۔۔اگر میں خود کو تمہارے سامنے جوابدہ سمجھتا ہوں تو تمہیں بھی سمجھنا چاہیے انزلہ۔۔۔"اس نے بھی اس کے ہی لہجے میں جواب دے کر پھر سے اپنا کھانا شروع کر لیا تھا۔۔۔انزلہ بھی کھانا شروع کر چکی تھی۔۔۔وہ اک جیسے اک دوسرے سے منفرد تھے۔۔۔ایز اینٹو نیم آف سینو نیم از اینٹو نیم۔۔۔

حارب جس وقت گھر آیا محمود صاحب لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی پر فوٹبال میچ دیکھ رہے تھے۔۔۔اس کی پھٹی جیب دیکھ کر انہوں نے بھنویں اچکا کر سوال کیا۔۔۔وہ ان کے پاس صوفے پر دراز ہو گیا۔۔۔

"آپ کی متوقع بہو کی بدولت۔۔۔" اس نے شرارت سے کہا۔

"کیا اس نے تمہاری دھلائی کی ہے۔۔۔؟"

"ابھی میں محبت میں آپ کے لیول پر نہیں پہنچا ڈیڈ کہ محبوب کہے طلاق دو اور میں کہوں سرکار تین بار اک ساتھ یاں باری باری۔۔۔" وہ اک بار پھر اپنے باپ کے طلاق دینے کو آڑے ہاتھوں لے گیا۔۔۔ محمود صاحب نے اس کی بات کو سنی ان سنی کر دیا۔۔۔

"ڈیڈ محبت کیا ہے۔۔۔؟" کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اس نے پوچھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔" وہ تنک کر بولے۔۔۔

"درجن بھر عشق کرنے کے بعد بھی مجھے کیا پتا۔۔۔؟" وہ استہزائیہ ہنس اٹھا۔۔۔

"اگر تم نے زبان درازی کرنی ہے تو یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔" وہ بگڑ گئے تھے۔۔۔

"انہوں نے آپ سے کیا کہا تھا۔۔۔؟" اس نے بھی ان کی بات کو اک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا۔۔۔

"شی جسٹ گریسفلی سیڈ نو۔۔۔۔" وہ کمال تحمل سے بولے۔۔۔

"شی سیڈ نو اینڈ دین یو جسٹ موڈ آن۔۔۔؟ لائیک سیریئسلی۔۔۔ یو جسٹ موڈ آن۔۔۔ یو ڈنٹ ایون ٹرائے ٹو کنوینس ہر۔۔۔" اس نے اپنے باپ کا مزاق اڑایا۔۔۔ "اوکے دین ایٹ لیسٹ یو شوڈنٹ کال اٹ لو۔۔۔ عشق۔۔ محبت وغیرہ وغیرہ۔۔۔"

"نہیں برخودار۔۔۔آئی جسٹ گریسفلی آنرڈ ہر ڈیسیژن۔۔۔"اک بار پھر انہوں نے اسی تحمل آمیز لہجے میں کہا۔

"جی اور اب بیٹھے آہیں بھر رہے ہیں۔۔۔"اس نے مذاق اڑایا۔

"جبھی میں نے تمہیں محبت کا مطلب نہیں بتایا۔۔۔میری لغت میں محبت کا مطلب تمہاری لغت سے کافی مختلف ہے۔۔۔"

"جی بالکل صحیح۔۔۔میری لغت میں محبت کا مطلب وہ کبھی نہیں ہو سکتا جو آپ کی لغت میں ہے۔۔۔"

"پھر تم اس کو محبت کا لفظ مت دو۔۔۔کیونکہ محبت کا مطلب وہی ہے جو میری لغت میں ہے۔۔۔جو تمہاری میں ہے وہ انا۔۔۔مفاد پرستی۔۔۔ہٹ دھرمی۔۔۔ضد ہو سکتی ہے محبت نہیں۔۔۔"

"میں ایسا ہی اچھا ہوں کم سے کم خود کا نقصان کروانے سے تو بہتر ہی ہے۔۔۔"

"بیٹے جی اگر آپ کو کبھی محبت ہو گئی تو کوئی بعید نہیں آپ مجھ سے بڑھ کر بونگیاں ماریں۔۔۔"

"میں کم سے کم محبوب کو ایسے چھوڑنے والا تو نہیں۔۔۔"اس نے اٹل لہجے میں کہا۔

"حارب۔۔۔انسانوں کے دلوں میں زبردستی خود کیلئے محبت نہیں ڈلوائی جاسکتی۔۔۔"اک بار پھر انہوں نے اس کی شدت پسندانہ باتوں پر اسے سمجھانے کی کی تھی۔۔۔

"میں ڈلوالوں گا۔۔۔دیکھیں ڈیڈا گر نفرت زبردستی ڈلوائی جاسکتی ہے تو محبت بھی ڈلوائی جاسکتی ہے۔۔۔جب انسان کسی کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر سکتا ہے تو محبت کرنے پر بھی کر ہی سکتا ہو گا۔۔۔ جیسے قابل نفرت عمل ہوتے ہیں ویسے قابل محبت بھی تو کچھ ہوتا ہی ہو گا۔۔۔"وہ بڑے سکون سے ٹانگیں سامنے پڑی میز پر اور بازو اپنے سر کے پیچھے رکھتا صوفے سے اپنی پشت ٹیک گیا۔۔۔

وہ اس کے سامنے کتنا بھی خود کو لاپرواہ ظاہر کرتی مگر یہ بات قاسم بھی جانتا تھا اور وہ خود بھی یوں پہلی بار اسے خود سے اتنی دیر کیلئے دور بھیجنا کسی کیلئے آسان نہیں تھا مگر جن سے پیار ہو ہو ان کے پاؤں میں محبت کی بیڑیاں ڈال کر ان کی اڑان محدود نہیں کی جاتی۔۔۔خود کی اداسی کو دوام اپنے پیاروں کی وسعتیں سمیٹ کر نہیں بخشا جاسکتا۔۔۔اس نے بھی یہی کیا تھا۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا اس کے جانے کی اداسی دل پر اس قدر گراں گزرے گی۔۔۔وہ گھر پر بیٹھی مزید اس کی اداسی میں گھلنے لگی تھی۔۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے زندگی میں بہت ساری چیزیں۔۔۔بہت سے احساسات اک ساتھ ہی چلے آئے ہوں۔۔۔۔وہ ان سب چیزوں

سے چھٹکارا پانے کیلئے محمود صاحب کے گھر چلی آئی۔۔۔ان کے ساتھ اس کی جمنے لگی تھی۔۔۔وہ عجیب تھی۔۔۔ہر عمر کے لوگوں سے اس کی دوستی بہت آسانی سے ہو جاتی تھی۔۔۔شاید اس لئے کہ وہ دوست ڈھونڈنے بنا کوئی سانچہ لئے نکلتی تھی اس لئے اسے دوست مل جاتے تھے۔۔۔ محمود صاحب کو بھی اس کے ساتھ وقت گزارنے میں مزہ آنے لگا تھا۔۔۔اگر کبھی وہ مصروف ہوتی وہ اسے خود کال کر کے بلا لیتے۔۔۔

ملازم نے اسے بتایا محمود صاحب نماز پڑھ رہے ہیں، وہ لاؤنج میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔گھر آتے ہوئے گیراج میں حارب کی گاڑی نہیں دکھائی دی تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح قدرے پر سکون ہوئی۔۔۔کچھ پل سکون سے انتظار کرنے کے بعد جانے دل میں کیا سمائی وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی حارب کے کمرے میں آگئی۔۔۔باوجود اس کے وہ گھر پر نہیں ہے دماغ کو جہاں تسلی تھی وہی دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے اک گہرا سانس لیا اور دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھتے ہوئے چند لمحے وہ رکی۔۔۔ جیسے تذبذب کا شکار ہو۔۔۔اس نے آہستہ سے ناب گھماتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔۔۔قد آور کھڑکیوں سے پردے ہٹے ہونے کے سبب کمرے میں کہیں اندھیرے کی چھاپ تک نہیں تھی۔۔۔ ٹیرس کا گلاس ڈور اک جانب کو کھلا ہوا تھا

جہاں سے تازہ ہوا پورے کمرے کو مہکا رہی تھی۔۔۔جب وہ کمرے میں نہیں ہوتا تھا کمرے کی کھڑکیاں اور ٹیرس کھلا ہی رہتا تھا گو کہ وہ بند کھڑکیوں کے حبس زدہ کمرے میں رہنے کا شوقین نہیں تھا۔۔۔پاکستان اپنے وطن میں اک یہی تو مزہ تھا۔۔۔آزاد سرزمین پر اپنی مٹی کی خوشبو لئے روح کو تازگی بخشتی فضا۔۔۔اگر یہاں بھی آکر دیواروں میں ہی گھٹ کر رہنا تھا پھر کیا ہی رہنا۔۔۔

لوگوں کے ساتھ ساتھ اس گھر سے بھی بہت سی یادیں وابستہ تھیں۔۔۔کہیں کچھ تلخ کہیں کچھ خوشگوار۔۔۔آخری بار اس کی ماں نے فرار کیلئے اسی گھر سے راہ لی تھی۔۔۔

وہ آہستہ سے چلتی ہوئی سائیڈ میز کے پاس آگئی۔۔۔وہاں میز پر پیکچر فریم رکھا ہوا تھا جس میں ان کے بچپن کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔۔انزلہ نے اس پکچر فریم کو اٹھالیا۔۔۔بے ساختہ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ امڈ آئی۔۔۔اس کے اک جانب حارب کھڑا تھا اور دوسری جانب قاسم۔۔۔وہ غالبا ان تینوں کے سکول کے کسی ایونٹ کی تھی۔۔۔پکچر فریم کو واپس میز پر رکھتے اس نے سارے کمرے میں نظر دوڑا کر اس کا جائزہ لیا۔۔۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی ڈریسنگ میز کے پاس آگئی۔۔۔حیران کن طور پر وہ خاصا نفاست پسند تھا۔۔۔اس کے کمرے میں ہر چیز صاف اور اپنی جگہ پر تھی۔۔۔ڈریسنگ میز کے سب سے اوپری دراز کی سطح شیشے کی تھی جس میں سے دراز کے اندر بڑی ترتیب سے ہولڈرز میں رکھی گئی گھڑیاں دیکھی

جا سکتی تھیں۔۔۔اک جانب شیڈز کی بھرمار تھی اور اک جانب گھڑیوں کی اور بیچ میں سٹڈز رکھے ہوئے تھے۔۔۔ شیشے میں سے چمکتے گھڑیوں کے ڈائل دیکھتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے مسکرا دی۔۔۔کچھ عادتیں کبھی نہیں بدلتیں۔۔۔اس کی بھی نہیں بدلی تھیں۔۔۔اسے گھڑیوں کا بچپن سے ہی جنون کی حد تک شوق تھا۔۔۔اسے خوش کرنا یا منانا بس اک گھڑی کی مار تھی۔۔۔ہاں وقت کے ساتھ اس شوق کی قیمت میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔اب بچپن کی چھوٹی چھوٹی گھڑیوں کی جگہ مشہور برینڈز نے لے لی تھی۔۔۔ بچپن میں وہ دوستانہ تھا پھر اس کے لہجے میں تغافل شعاری در آئی۔۔۔بیزاری در آئی اور اب پھر۔۔۔اب وہ جذبات کی کن سرحدوں پر کھڑا تھا اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔چند لمحوں پہلے والی مسکراہٹ کہیں معدوم ہو گئی اور اب سنجیدگی چہرے پر پڑاؤ ڈال چکی تھی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ شیشے پر انگلی دوڑا رہی تھی کہ شیشے کے دوسری پار چمکتے نگینوں نے اس کی نظروں کی توجہ اپنی جانب کھینچی ۔۔۔اس کا ہاتھ تھم گیا۔۔۔آنکھوں میں حیرانی ابھری۔۔۔وہ اس کا وہی بریسلٹ تھا جو دعوت کیلئے تیار ہوتے وقت اس دن کہیں کھو گیا تھا۔۔۔وہ کتنے دن پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈتی رہی تھی اور اب اسے یہاں دیکھ کر حیرانی پر حیرانی اسے گھیر رہی تھی۔۔۔انزلہ نے دراز کو باہر کو کھینچتے ہوئے کھولا اور اس میں سے اپنا بریسلٹ نکال لیا۔۔۔اس کی حیرانی کسی

طور کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ حیرانی کے ساتھ ساتھ دماغ نے سوالات کی بوچھاڑ کر دی تھی۔۔۔ وہ اسے اپنے ہاتھ پر پھیلائے بے یقینی کی کیفیت میں دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔

"میں نے کہا تھا ناں مستقبل میں ثبوت کے ساتھ ثابت کروں گا۔۔" اپنے اتنا قریب سے اچانک سنائی دینے والی آواز پر وہ اچھلی۔۔۔ اس نے گردن گھما کر اپنے قریب کھڑے حارب کو دیکھا۔۔۔ اس کی گہری آنکھیں بغور اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔ وہ وہاں کب آیا تھا۔۔۔؟ اسے پتا کیوں نہیں چلا تھا۔۔۔ اس کی چال کس قدر بے آواز تھی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا آپ واپس آ چکے ہیں۔۔" اس کے کمرے میں آنے کی چوری پکڑے جانے پر شرمندہ ہونے کے بجائے اس نے اس کے آنے پر ہی سارا ملبہ گرا ڈالا۔۔۔

اک بار پھر سے "آپ۔۔۔" بلا اختیار ہی وہ مسکرا اٹھا۔۔۔ انزلہ نے ماتھے پر شکنیں لئے اسے دیکھا۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔ تمہیں پتا ہوتا تو تم کبھی میرے کمرے میں تو کیا شاید گھر پر بھی نہیں آتی۔۔۔" یہ ایسی بات تھی جس کے اختتام پر نہ تو نقطہ لگایا گیا تھا اور نہ ہی سوالیہ نشان۔۔۔ سامنے والے کی مرضی پر بس ادھورا چھوڑ دیا گیا تھا۔۔۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔" انزلہ کہہ کر اس کی اک جانب سے ہوتے ہوئے نکلی۔۔۔

"مجھے اچھا لگا مگر اچھا لگنے سے زیادہ حیرانی ہوئی۔۔۔ تم نے ابھی تک اس بریسلٹ کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔۔ میرا تحفہ تمہارے لئے اس قدر اہمیت رکھتا ہے۔۔۔" وہ اس خیال سے ہی جی اٹھا تھا۔

"آپ کا تحفہ۔۔۔؟" وہ اداکاری کرتے ہوئے حیران ہوئی۔۔۔ "آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ تو مجھے میری اک دوست نے دیا تھا۔۔۔"

"اوہ۔۔ پلیز اب یہ پریٹینڈ کرنے کی کوشش مت کرنا کہ تمہیں یاد نہیں یہ تمہیں کس نے دیا تھا۔۔۔"

"پریٹینڈ۔۔" وہ ہنسی۔۔۔ نقلی ہنسی۔۔۔ "مجھے بہت اچھے سے یاد ہے یہ میری سکول فرینڈ نے دیا تھا۔۔" اس نے کمال مہارت سے جھوٹ بولا۔۔۔

حارب اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔ انزلہ نے دل میں اعتراف کیا۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے جھوٹ بولنا دنیا کے مشکل ترین کاموں میں سے ایک تھا۔۔۔ پتا نہیں وہ ہر اک کے ساتھ بات کرتے ہوئے اتنی ہی گہری نظروں سے دیکھتا تھا۔۔۔ یاں پھر اس کی سچ میں انزلہ کے چہرے سے شناسائی بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔ دوسری جانب وہ جان گیا تھا وہ دنیا کا آخری شخص بھی نہیں ہوگا جس کے ساتھ وہ سچ بولے گی۔۔۔

"اچھا اور کون سی فرینڈ۔۔۔؟ مجھے تو نہیں یاد تمہارے کبھی کوئی دوست رہے ہیں ۔۔۔میرے اور قاسم کے علاوہ۔۔۔"

"یاد تو مجھے بھی نہیں آپ نے مجھے کبھی کوئی ایسا تحفہ دیا تھا۔۔۔"اس نے گردن اٹھا کر تن کے جھوٹ بولا تھا۔۔اس کے کہنے کی دیر تھی حارب نے بڑی سہولت سے اس کے ہاتھ سے بریسلٹ پکڑ لیا۔۔۔

"آپ میرے کمرے سے میری اجازت کے بغیر کوئی بھی چیز نہیں لے کر جا سکتیں۔۔۔" وہ غصے سے بپھری۔۔"عجیب بد تمیزی ہے۔۔۔یہ میرا ہے جسے آپ نے چوری کیا ہے۔۔۔"

"چوری کیسی۔۔۔؟ جب تم مان ہی نہیں رہی یہ تمہارا ہے تو میں کیسے دے دوں۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے کب انکار کیا ہے۔۔۔میرا ہی ہے اور مجھے میری اک سکول فرینڈ نے گفٹ کیا تھا۔۔۔"خلاف عادت جھوٹ بولتے اس کی پلکیں جھپک اٹھیں۔۔۔حارب بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا اور بولتے ہوئے اس کے لہجے کہ بر عکس اس کے جھوٹ پر آواز حق بلند کرتی اس کی پلکوں کے جھکنے پر اس نے اپنی مسکراہٹ کو چہرے پر نمودار ہونے نہیں دیا۔۔۔

"میرے خیال سے تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔اور جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا یہ میرے پاس ہی رہے گا۔۔"

"اچھا اور آپ کے خیال میں یہ فیصلہ کون کرے گا۔۔۔" وہ سر کو ہلکا سا ہلاتی منہ بگاڑے بولی۔۔۔

حارب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے سے باہر کر دیا۔۔۔"ڈیڈ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"انزلہ کی تیوری چڑھی جس کی بناپر واہ کئے اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔اس بے رخی پر وہ پیر پٹخ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اگلے ہی دن لاریب حارب کو لئے انزلہ کی جانب چلی آئی تھی، قاسم تو یہاں تھا نہیں اور گھر پر اس کی کزن کو وہ کسی صورت حارب کے حوالے نہیں کر سکتی تھی۔

"چچی دیکھیں کون آیا ہے میرے ساتھ۔۔۔" وہ حارب کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے ہی چلائی۔۔۔فرحین صاحبہ جو اپنے ہی گھر کے کاموں میں مصروف تھیں اس کی آواز پر پلٹیں۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر ان کے گلے سے لگتے ان کے گال پر پیار کیا۔۔۔

"دیکھیں آج میں حارب بھائی کو بھی ساتھ لے کر آئی ہوں۔۔۔" لاریب نے اپنے نمبر بنوانے کی کی۔۔۔

"بہت اچھا کیا جو آپ انہیں لے آئیں۔۔۔ ویسے تو یہ بھول کر بھی نہیں آتے۔۔۔" انہوں نے اپنے سامنے قدرے سر جھکائے کھڑے حارب کے سر پر پیار کیا۔۔۔ وہ شرمندہ سا مسکرا دیا۔۔۔

"اتنا بڑا کام کیا ہے۔۔۔ اب میرا انعام دیں۔۔۔" لاریب نے ان کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔۔۔

"جاؤ میرا بیگ لے آؤ۔۔۔" وہ شفقت سے کہہ رہی تھیں۔۔۔ لاریب ان کی بات پر اچھل ہی پڑی تھی اور بھاگتی ہوئی بیگ لینے چلی گئی۔۔۔ فرحین صاحبہ حارب کو لاؤنج میں بیٹھا کر پانچ منٹ میں واپس آنے کا کہتی خود کچن میں جا چکی تھیں۔۔۔

انزلہ کی نسبت حارب کم ہی کمال صاحب کے گھر آتا تھا۔۔۔ آج آیا تھا مطلب کچھ خاص بات تھی۔۔۔ اس کی اس قدر غیر متوقع آمد پر فرحین بیگم کو خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔۔۔ وہ بڑی پر جوشی سے اس کیلئے چائے کا اہتمام کرنے میں مصروف ہو گئیں۔۔۔ انہیں یوں اپنے لئے چاؤ کرتا دیکھ کر حارب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنے نہ آنے پر شرمندہ ہو یا اں یوں چلے آنے پر۔۔۔

وہ پچھلے پندرہ منٹ سے ہر تھوڑی دیر بعد کچن کے دروازے میں آتیں اور اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتیں "ابھی آتی ہوں۔۔۔" اور پھر سے کچن میں جا غائب ہو تیں۔۔۔ اسی

دوران انہوں نے انزلہ کو بلوانے کیلئے سیماب کو بھی بھیج دیا تھا۔۔۔لاریب بھی ان کا بیگ اٹھائے کچن میں ہی گئی تھی اور پھر مالی صورت میں اپنی داد وصول کرنے کے بعد لاؤنج میں آکر حارب کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

سیڑھیاں اترتے ہوئے اپنی دائیں جانب وہ لاریب اور حارب کو وہاں بیٹھا دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔وہ دونوں آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے۔۔۔انزلہ کو سیڑھیاں اترتا دیکھ کر وہ دونوں بھی خاموش ہوتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گئے۔۔۔ان کی چغل خوری کو محسوس کرتے ہوئے انزلہ کے بھی ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

"وہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟" کچن سے نکلتی فرحین بیگم نے اسے سیڑھیوں کے اختتام پر ریلنگ کو تھامے دیکھا۔

"آپ نے بلایا تھا۔۔؟" اس نے وہیں کھڑے پوچھا یوں جیسے ابھی لوٹ جانا ہو۔۔۔

"ہاں۔حارب آیا ہے۔۔۔آپ ملی ہیں ان سے۔۔۔؟" وہ ہاتھ میں ٹرے تھامے کھڑی اسے ہی گھور رہی تھیں جو لاپرواہ بنی وہاں سے ٹس سے مس ہونے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

حارب نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔جسے وہ صاف اپنے جوتے کی نوک پر رکھتی دھول چٹا گئی۔

"حارب آیا ہے یاں جسٹس ٹروڈو۔۔ خیر فلسطین پر منافقانہ خاموشی پر اب تو وہ بھی دل سے اتر گیا ہے۔۔۔"اس نے قدرے مایوسی سے کہا۔اس کے بڑبڑانے پر لاریب کی ہنسی ہال میں گونجی۔۔۔حارب بھی زیر لب مسکرایا اور اس کی مسکراہٹ پر وہ مزید چڑی۔۔۔

"کیا کہا۔۔؟"فرحین صاحبہ نے خفگی سے گھورا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔جی مل لیا ہے۔۔۔اب میں جاؤں۔۔۔"دور حاضر میں ڈھٹائی میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"انہوں نے اسے تنبیہی کرتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ٹرے اسے پکڑا دی۔۔۔"چلیں شاباش ان لوگوں کو کمپنی دیں۔۔"اسے ٹرے پکڑاتے ہوئے وہ خود دوبارہ سے کچن میں باقی چیزیں لینے چلی گئی تھیں۔۔۔

ماں کو وہاں سے جاتے دیکھ کر ہی وہ اپنے ازلی انداز میں واپس آئی اور ٹرے کو ان دونوں کے سامنے پٹخنے والے انداز میں رکھا۔۔۔جانچتی نظریں مسلسل لاریب کے چہرے کو کھوج رہی تھیں۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اس کو عین ممکن نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ وہ ہمیشہ کوئی مہان کام سرانجام دیتے ہی کرتی تھی۔۔۔

"اچھا بچو تم دونوں کوئی فتنہ پھیلانے آئے ہو۔۔۔"اس نے صوفے پر بیٹھتے سوچا۔۔۔

"حارب بیٹا جانے تم کیوں نہیں آتے ہو مگر یقین مانو مجھے تمہارے آنے کی بہت خوشی ہوئی ہے۔۔۔"اس قدر چاہت نے ایک بار پھر اسے شرمندگی میں غوطہ دلایا۔۔فرحین بھی انزلہ کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔

"بس آنٹی۔۔آپ کو تو پتا ہے ابھی شفٹنگ کی وجہ سے روٹین کافی ڈسٹرب ہو گئی ہے۔۔"

"ارے حارب بھائی شروع کریں ناں۔۔۔دیکھیں چچی نے کتنے دل سے اہتمام کیا ہے۔۔۔"

وہ صوفے سے بس ڈھلکنے کو تھی۔۔۔سامنے پڑی کھانے کی چیزیں اس کا دل مسلسل للچائے جا رہی تھیں۔۔۔

"آنٹی۔۔۔آپ نے بلاوجہ اتنا تکلف کیا۔۔۔آپ کے ہاتھ کا اک چائے کا کپ بھی کافی ہوتا۔۔۔"وہ فرحین بیگم کے ہاتھ سے پلیٹ پکڑتا سامنے پڑے لوازمات کو پر سوچ نگاہوں سے دیکھتا بول رہا تھا۔۔۔انہوں نے میز کو یوں بھر دیا تھا جیسے ان سے ملنے گجرانوالہ سے پہلوان آئے ہوں۔۔۔کروکیٹس۔۔۔چکن پاکٹس۔۔۔نگٹس۔۔۔سپرنگ رول۔۔۔ چکن بریڈ سموسہ۔۔۔آلو سموسہ۔۔۔ہوم میڈ گارلک بریڈ۔۔۔

"مجھے لگتا ہے وہ تکلف کر رہے ہیں مام۔۔۔آپ خود کیوں نہیں ڈال دیتیں۔۔۔"اس نے مسکرا کر ماں سے کہا۔۔۔یہ اچھا طریقہ تھا مستقبل میں کی جانے والی سازش کا حال ہی میں حساب برابر کر لینے کا۔۔۔

"چچی ڈال دیں ناں۔۔۔" لاریب نے بے چینی سے کہا۔۔۔ وہ ابھی انزلہ کی بات کا جواب دینے کیلئے پر تول رہا تھا ساتھ میں بیٹھی لاریب نے بھی کالی ضرب کی۔۔۔

"ارے آپ زحمت کیوں کریں گی۔۔۔ میں لے لیتا ہوں۔۔۔" اس نے جلدی جلدی اپنی پلیٹ میں اک دو چیزیں رکھیں۔۔۔ فرحین بیگم نے بھی مسکرا کر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔۔

"چالاک لومڑ۔۔۔" وہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔

حارب کے فوراً بعد ہی لاریب پر سکون سے انداز میں بیٹھتی کھانے کے ساتھ انصاف کرنا شروع کر چکی تھی۔۔۔ "آپ چچی کے ہاتھ کا ذائقہ اک بار چکھ لیں۔۔۔ افف کسی اور کے ہاتھ کا ذائقہ اچھا لگ جائے ناممکن۔۔۔"

انزلہ کے علاوہ باقی سبھی نے خوش گپیوں کے ساتھ چائے اور دیگر لوازمات سے لطف اٹھایا تھا۔۔۔

"حارب اب تم آتے رہنا۔۔ تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔۔ تکلف میں یاں پھر انزلہ کی وجہ سے آنا ناں چھوڑ دینا۔۔" وہ پیار سے حارب کو کہہ رہی تھیں مگر ساتھ میں انزلہ کو دیکھنا نہیں بھولی تھیں۔۔ وہی ماں کی نظر جو اولاد کو سیدھا کر دیتی ہے۔۔ حارب نے مسکراتے ہوئے پہلے انہیں اور پھر انزلہ کو دیکھا۔۔ انزلہ نے واپس سے گردن کو ہلکی سی جنبش دے کر منہ چڑا دیا

۔۔۔

"جیسا آپ کہیں۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"میرا موبائل۔۔۔میرا موبائل کدھر گیا۔۔۔" لاریب صوفے سے اٹھتے ہی اپنا فون تلاش کرنے لگی۔۔۔ "ابھی تو یہیں تھا۔۔۔"

"تمہیں نظر نہیں اپنا دماغ چیک کروالینا چاہیے۔۔۔" انزلہ نے سامنے میز پر پڑا موبائل اس کی جانب بڑھایا۔۔۔لاریب نے تشکر بھری نظروں سے جیسے ہی موبائل پکڑنے کو ہاتھ بڑھایا تھا اس کا بازو دیکھ کر اسے ساری سازش سمجھ آگئی تھی۔۔۔فرحین صاحبہ نے پہلے لاریب کی کلائی میں موجود بریسلٹ کو اور پھر تاسف بھری نظروں سے انزلہ کو دیکھا جس کے چہرے پر ندامت کے بجائے ڈھیروں غصہ تھا۔۔۔

"ارے واہ لاریب۔۔۔تمہارا بریسلٹ تو بہت پیارا ہے۔۔۔" حارب نے بھی فوراً سے پتہ پھینکا۔۔۔اس کی بات پر انزلہ کی آنکھیں باہر آئیں اور بے ساختہ ہی منہ کھلا۔۔۔اس نے قدر باآواز بلند سانس لے کر خود کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔

"انزلہ باجی کا ہے۔۔۔" اس نے بڑے مزے سے اپنی کلائی میں موجود بریسلٹ کو دیکھا اور پھر انزلہ کو جو اس پر کسی بھی وقت حملہ کر سکتی تھی۔۔۔اس کے اک جانب حارب تھا اور دوسرے راستہ کے بیچ میں انزلہ جو اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔ "توبہ چچی۔۔۔یہ دن بہ دن کتنی جلاد ہوتی جارہی ہیں۔۔۔" کہنے کے ساتھ بنا دوسرا لمحہ لئے وہ صوفے پر چڑھتی اسے

پھیلا نگتی انزلہ کی پہنچ سے دور ہوتی بھاگ نکلی تھی۔۔۔انزلہ نے لاریب پر جھپٹنا چاہا فرحین صاحبہ نے اس کا بازو تھامتے ہوئے تنبیہی نگاہوں سے باز رہنے کو کہا۔۔۔باوجود اس کے کہ اندر سے وہ خاصی دلچسپی سے ساری صورتحال کا لطف لے رہا تھا اس نے اپنے چہرے پر ہنسی کا نام ونشان ظاہر ہونے نہیں دیا۔۔۔

"اصل میں لاریب اور انزلہ اک دوسرے کی چیزیں شئیر کرتے رہتے ہیں۔۔۔بہنوں میں اکثر یہ چلتا ہے۔۔۔"انہوں نے بالکل کسی مشرقی ماں کے جیسے بات کو سنبھالا۔۔۔"مگر انزلہ آپ کو بھی تمیز ہونی چاہئے کون سی چیز شئیر کرنے والی ہوتی ہے اور کون سی نہیں۔۔۔"

"مام۔۔وہ لاریب ہے اور آپ جانتی ہیں وہ کسی بھی چیز پر ہاتھ صاف کر لیتی ہے۔۔۔"اس نے سارا ملبہ لاریب پر دے ڈالا۔۔۔

"وہ بچی ہے مگر آپ کو عقل ہونی چاہئیے تھی اور سنبھال کر رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

"اب کیا میں اس سے چیزیں چھپاؤں۔۔۔؟"وہ اس کی بات پر کچھ شرمندہ ہوئیں۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔"انہوں نے سکون سے سانس اندر کھینچی۔۔۔"اگر ایسی بات ہے تو پھر اسے سب بتائیں ناں۔۔۔"وہ بھی اس کی ماں تھیں اس کی زبان کو کب اور کیسے بند کروانا ہے

اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔انزلہ نے حارب کی جانب دیکھنے سے احتراظ ہی برتا۔۔اس بار حارب نے اپنی مسکراہٹ کو چھپایا نہیں تھا۔۔۔

"یہ آپ کو حارب نے دیا تھا اور آپ کو اسے آگے کسی کو نہیں دینا چاہیے تھا۔۔۔" انہوں نے اسے ڈپٹ دیا۔۔۔

اس نے شرمندہ سی ہونے کی اداکاری کی۔۔۔"اچھا حارب نے دیا تھا۔۔۔؟"اس کی ناسمجھی عروج پر تھی۔۔۔اجازت ہوتی تو کوئی اس کے گال پکڑ کر "کچی۔۔ کچی۔۔"ضرور کرتا مگر ابھی تو صرف دل میں ہی عش عش کر سکتا تھا۔۔"میں بھول گئی تھی۔۔۔مجھے لگا میری کسی دوست نے گفٹ کیا ہے۔۔۔"

"آپ کتنا بھول گئی تھیں اور کتنا نہیں مجھے پتا ہے۔۔۔اتنے سالوں سے آپ نے اسے سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور اب یوں اچانک سے آپ کو لگنے لگا یہ کسی دوست نے تحفہ دیا ہے اور آپ نے اٹھا کر کسی اور کو پہننے کو دے دیا۔۔۔اول تو تحفے کو تحفہ کرنا ہی اخلاقاً غلط ہے اور پھر یہ تو آپ کو دیا بھی حارب نے تھا۔۔۔"انہوں نے حارب کے سامنے ہی اسے جھاڑ پلا دی تھی۔۔۔انہوں نے حارب کو معذرت خواہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"اٹس او کے آنٹی۔۔میں جانتا ہوں انزلہ نے جان بوجھ کر نہیں کیا ہو گا۔۔۔"اس نے ان کی تشفی کروائی۔۔۔"اب آپ مجھے اجازت دیں۔۔۔"

"مجھے اچھا لگتا اگر آپ آج لنچ ہمارے ساتھ کرتے۔۔۔"

"پھر کسی دن صحیح آنٹی۔۔۔ جس دن انزلہ کا موڈ اچھا ہو گا۔۔۔" آخری وار کرنے کے بعد وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔

اور اس کے بعد وہی ہوا تھا جس سبب وہ آخری وار کر کے آیا تھا۔۔۔اس کے جاتے ہی فرحین صاحبہ کی نصیحتوں کا اک لمبا دور شروع ہو چکا تھا۔۔۔

وہ رات ہوتے ہی ٹیرس پر آ گئی اور اپنے ٹیڈی بیئر کو بازوؤں میں لیتی جھولے پر بیٹھ گئی۔۔۔ مگر اس نے لائٹس آن نہیں کی تھیں اور بیٹھی بھی قدرے جھولے میں چھپ کر ہی تھی۔۔ چہرے کے نقوش زرا تنے ہوئے تھے۔۔۔ دوپہر کا غصہ ابھی تک چہرے پر سے گیا نہیں تھا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ جھولہ لے رہی تھی جب ساتھ والے گھر کے کمرے کا ٹیرس سے ملحقہ دروازہ کھلا۔۔۔ اس نے آہستہ سے اپنے پاؤں زمین پر لگاتے جھولا روک دیا۔۔۔ اور اس میں مزید سمٹ کر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ حارب ہی تھا جو دروازہ کھول کر ٹیرس پر آیا تھا اور دیوار کے اوپر نسب ریلنگ پر ہاتھ رکھے گلی میں جھانکنے لگا۔۔ وہ اپنی ہی دھن میں تھا جب اپنا نام پکارے جانے پر چونکا مگر پھر اپنا وہم جان کر سر جھٹکتے ہوئے پھر سے باہر دیکھنے لگا۔۔۔

"حارب۔۔۔۔" اس بار نسوانی آواز قدرے اونچی تھی۔۔اس نے مڑ کر حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر اک تبسم ہونٹوں پر پھیل گیا۔۔وہ اپنے اور ان کی ٹیرس کی ملحقہ دیوار پر ہاتھ رکھے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔آج سے پہلے اس نے کبھی اس کا نام یوں نہیں لیا تھا۔۔اس نے کیا کسی اور نے بھی اتنی زور سے پکارنے کی کبھی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔۔پورے محلے کو سن گیا ہو گا۔۔۔خیر ہمیں محلے والوں سے کیا۔۔

وہ پھر سے بھرپور شرارت سے نظرانداز کرتا پلٹ کر اندر کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

"اوے۔۔۔حارب۔۔۔۔" اب کی بار وہ اسی انداز سے مگر اور زور سے چیخی۔۔وہ پھر سے مسکرایا مگر اب کی بار پلٹ کر اس کی جانب بڑھ آیا۔۔۔"حارب۔۔۔۔آہاں۔۔۔" اس نے حظ اٹھایا۔۔۔

"آواز نہیں آ رہی تھی آپ کو۔۔۔" وہ خفیف سے لہجے میں بولی۔۔۔

"آ تو رہی تھی۔۔۔" اس نے اپنے ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ ڈالے بڑے آرام سے بڑی اہم اطلاع گوش گزار کی۔

انزلہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔۔وہ تھوڑا سا مزید دیوار کے قریب آیا۔۔"اچھا لگ رہا تھا تمہارا یوں استحقاق سے مجھے پکارنا۔۔۔" اندھیرے میں قمر کا ہالہ اس کی مسکراہٹ پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"استحقاق نہیں غصہ۔۔۔"اس نے بنا اس کے ضرورت سے زیادہ پھیلے لبوں کی پرواہ کئے تصیح کی۔۔

"تم جو بھی کہہ لو مگر مجھے تو بلکل ایسا محسوس ہوا جیسے تم اک اونچی پہاڑی پر کھڑی ہو کر مجھے پکار رہی ہو۔۔۔اور پھر تمہاری آواز پلٹ پلٹ کر آ رہی ہو۔۔۔"اس کے انداز میں کچھ تھا کہ اک پل کو وہ اپنا مقصد بھولی تھی۔۔۔" مگر اس قدر غصیلی آواز میں پکارنے کا حق صرف تمہیں ہے کسی اور کو نہیں۔۔۔"اس نے کچھ اور پاس آتے ہوئے رازداری سے کہا۔۔وہ پہلے سٹپٹائی اور پھر فوراً سے پہلے اپنی فورم میں آنے میں ہی بہتری جانی۔۔۔۔

"میرا بریسلٹ۔۔؟"اس نے اپنا ہاتھ حارب کے سامنے کیا۔

"کون سا بریسلٹ۔۔؟"وہ انجان بنا۔۔شاید جان بوجھ کر بات کو طول دے رہا تھا۔۔

"آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔۔۔"وہ بھی بپھری ہوئی بولی۔۔۔

"اچھا وہ۔۔جسے تم نے کسی اور کو تحفہ کر دیا تھا۔۔"وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔۔یاں شاید شرمندہ کرنے کی اک ناکام کوشش۔۔

"کم سے کم میرے سامنے تو جھوٹ نہ ہی بولیں۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں بنا کسی شرمندگی کو سر پر سوار کئے جواب دیا۔۔۔انزلہ اور شرمندہ۔۔بہت خوب مزاق تھا۔۔۔"آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں میں نے وہ کسی کو نہیں دیا تھا۔۔وہ آپ کے پاس

تھا۔۔اب مجھے واپس کریں۔۔"اس نے اپنی ہتھیلی کھولتے ہوئے اشارہ کیا اور حارب نے اس کی اسی ہتھیلی کو ویسے ہی خالی بند کر دیا۔۔ کبھی ان ہتھیلیوں کو وہ ڈھیروں کلیوں سے بھر دینے کا عادی تھا اور آج انہیں یوں خالی بند کرتے ہوئے جانے کیوں دل خود سے ہی روٹھا تھا۔۔۔

"سوری ہتھیلی تو بہت پیاری ہے مگر میں تمہیں وہ بریسلٹ نہیں دے سکتا۔۔۔میرے لئے وہ بہت انمول ہے آخر تم نے اتنے سال سنبھال کر رکھا ہے اور میں اسے اب یونہی بے وقت ہونے تو نہیں دے سکتا ناں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔" وہ جلدی جلدی بولی۔۔۔اس نے اپنے مطلب کی بات پر ہی غور کیا۔۔۔

"کیونکہ میرا ماننا ہے تحفے میں تحفہ دینے والے کے جذبات مقید ہوتے ہیں اور اسے انسان کو بالکل ویسے ہی عزیز رکھنا چاہئے جیسے اپنی جان کو عزیز رکھا جاتا ہے۔۔۔اور جو لوگ تحفہ کی قدر نہ کریں انہیں تحفہ نہیں دینا چاہیے اور اگر دے دیا ہو تو واپس لے لینا چاہیے۔۔۔۔"

"مگر ابھی آپ نے خود ہی اعتراف کیا ہے کہ میں نے اسے بہت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔۔۔"

"بات میرے اعتراف کی نہیں ہے۔۔۔میں نے تو اعتراف کیا ہے اور کرتا بھی رہوں گا مگر تم مسلسل انکار کر رہی ہو۔۔۔پھر میرے اعتراف کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔۔۔" وہ اس کی

آنکھوں میں دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔۔انزلہ نے نظریں چرائیں۔۔۔وہ آج الگ ہی ڈگر پر نکلا ہوا تھا۔۔۔اک جملے میں کتنی ہی باتوں کو سمار ہا تھا۔۔۔کب سنجیدہ ہو جاتا اور کب اپنے ازلی انداز میں بات کرنے لگتا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔آنکھیں چرا کر بظاہر جھٹلاتے ہوئے اس کے دل نے اعتراف کیا تھا جب جب وہ اظہار کرتا تھا دل بے ساختہ ہی اس پر ایمان لانے کو دھڑک اٹھتا تھا اور پھر منتشر ہوتی دھڑکنوں کو اس کے قول کی سچائی سے غرض نہیں ہوتی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں باتیں کرتی تھیں۔۔۔اس کے لبوں سے اس کی آنکھوں کا بہت گہرا رشتہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔یوں کہ لب مسکراتے تو آنکھیں بھی چمکنے لگتی تھیں۔۔۔کیا آنکھیں قطبی ستارہ سی ہوسکتی ہیں۔۔۔؟ہاں اگر ان میں جھانکنے والی انزلہ ہو اور آنکھیں حارب کی ہوں تو بالکل ہوسکتی ہیں۔۔۔مگر وہ جھانکتی تب ناں۔۔۔

"آپ اپنے وعدے سے مکر رہے ہیں۔۔آپ نے کہا تھا آپ مجھے واپس کر دیں گے۔۔"وہ اس کے ٹیرس پر رکھے پودوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"تم جذبات سے مکر رہی ہو اور میں بات سے۔۔"ٹھاک سے بڑا سیدھا جواب آیا۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے "آپ۔۔۔جناب"کا لحاظ گیا تھا بھاڑ میں۔۔۔

"حارب۔۔۔میں بہت تمیز کے ساتھ کہہ رہی ہوں مجھے وہ بریسلٹ واپس لے کر دیں۔۔۔"وہ انگشت شہادت کو اس کی جانب کئے بولی اور اس کی بات ختم ہوتے ہی حارب نے اپنی انگشت شہادت اس کی انگلی میں پھنساتے ہوئے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"جب تم نے تحفہ دینے والے شخص سے ہی لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے پھر اس کے تحفہ سے اس قدر وابستگی رکھنے کا سبب۔۔۔؟"پہلے اس کا لہجہ نارمل تھا۔۔۔پھر سنجیدہ ہوا اور پھر اب۔۔۔اب کیا وہ بکھر گیا تھا۔۔۔؟

انزلہ نے بولنے کیلئے لب واہ کئے مگر الفاظ نہ ملنے پر واپس سے بند کر لئے۔۔۔حارب کی آنکھوں نے اسے چیلنج کیا یوں جیسے پوچھ رہا ہو"ایسا نہیں ہے کیا۔۔؟"

انزلہ نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتے ہوئے اپنی انگلی آزاد کروالی۔۔۔"اللہ کرے وہ ٹوٹ جائے۔۔اسے کوئی چوری کر لے۔۔یاں پھر۔۔یاں پھر۔۔۔"اف کچھ یاد کیوں نہیں آ رہا ہے۔۔۔"وہ گٹر میں گر جائے۔۔"اس نے تیز تیز بولتے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی اور پاؤں زمین پر مارا۔۔

"تمہارے ہاتھ لگنے سے یہ پھر بھی بہت بہتر ہے۔۔۔"حارب نے اسی تحمل سے زچ کرتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

"تم مجھے اتنا برا سمجھتے ہو۔۔۔؟"وہ خود بھی اپنے سوال پر حیران ہوئی۔۔۔اسے برا لگا تھا۔۔۔

"میں تمہیں کیا سمجھتا ہوں یہ ٹاپک آف ڈسکشن نہیں ہے۔۔۔ تم مجھے کہاں ریٹ کرتی ہو یہ میٹر کرتا ہے۔۔۔"اس نے توقف کیا۔۔اس کے چہرے کو پڑھنے کیلئے۔۔"تم مان لو کہ تمہیں یاد تھا یہ بھی اور جس نے اسے دیا تھا وہ شخص بھی۔۔۔"اس نے اپنی جیب میں سے بریسلٹ نکال کر اس کے سامنے لہرایا۔۔۔

"او کے فائن مت دیں۔۔۔"انزلہ نے انگور کھٹے ہیں والا محاورا سچ کر دکھایا۔۔حارب کندھے اچکاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

صبح جب وہ فجر کیلئے اٹھی اسے طبیعت کچھ بوجھل سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔وہ نظر انداز کرتی وضو کرنے چلی گئی۔۔۔وضو کے بعد وہ کچھ لمحے کیلئے بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھ گئی۔۔۔اس کی طبیعت کا بوجھل پن دور نہیں ہوا تھا اور اب اسے نماز کیلئے کھڑے ہونے میں بھی مشکل آنے لگی تھی۔۔۔کچھ پل وہ خود کے نفس سے جنگ لڑتی رہی اور پھر اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرتی جائے نماز پر کھڑی ہو گئی۔۔۔اس نے سنت مکمل کرنے کے بعد فرض ادا کرنے شروع کئے۔۔۔طبیعت کا بوجھل پن بے چینی میں تبدیل ہو گیا۔۔۔بے چینی۔۔۔اضطراب نے اسے کچھ ہی لمحوں میں یوں گھیر لیا کہ اس کیلئے نماز مکمل کرنا مشکل ہونے لگا۔۔۔اک پل کو اس کا دل چاہا وہ وہاں سے بھاگ جائے مگر وہ اپنی کیفیت کو جھٹکتی

نماز مکمل کرنے کیلئے ثابت قدم کھڑی رہی۔۔۔وہ الگ بات تھی آج اسے اپنی نماز میں خشوع محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔فرض کی ادائیگی کے بعد وہ جائے نماز وہیں چھوڑ کر اپنا موبائل اٹھاتی ٹیرس پر آگئی۔۔۔بہت عرصے بعد اس کی یہ حالت ہوئی تھی۔۔۔ٹیرس پر آہستہ آہستہ ٹہلتے ہوئے وہ صبح صادق سے پہلے کا منظر دیکھتی خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔آسمان بھی کیا کیا رنگ اوڑتا تھا۔۔۔تارے بھی کیا کیا منظر دیکھتے ہوں گے۔۔۔قمر بھی کن کن راہوں سے گزرتا ہوگا۔۔۔آسمان پر جلد صبح اندھیرا چھٹنے کو تھی۔۔۔وسط سمندر کے پانیوں جیسا شفاف نیلا رنگ سیاہی پر غالب آنے لگا تھا۔۔۔میٹھے شفافیت سے بھرپور نیلے رنگ میں اک جانب قمر کا ہالہ ابھر رہا تھا اور اس سے کچھ ہی فاصلے پر صبح کا ستارہ ٹمٹما رہا تھا۔۔۔اس کی اداسی چھٹنے لگی تھی۔۔۔وہ چلتی ہوئی ریلنگ کے پاس آگئی جس کے دوسری پار سٹریٹ لائیٹ کی پیلی روشنی گھنے درختوں سے نبرد آزما

تھی۔۔۔گہرے ہرے رنگ کے پتوں پر اس اندھیرے میں وہ روشنی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔ایسا خوبصورت منظر کے جسے دیکھنے کیلئے بینائی عنایت کرنے پر دل سے بے ساختہ ہی الحمد اللہ کے الفاظ ادا ہوئے تھے۔۔۔فطرت کے مختلف پہلوؤں کے رنگ مل کر جو منظر کشی کر رہے تھے اس پر اک بار پھر دل بے ساختہ بول اٹھا تھا۔۔۔مگر اس بار الفاظ مختلف تھے۔۔۔اس بار مصور کی شان پر سبحان اللہ کہہ اٹھا تھا۔۔۔وہ مسکرادی۔۔۔سر

آسمان کی جانب اٹھائے اس نے زندگی سے بھرپور اک سانس اندر کھینچی۔۔۔"الحمداللہ"وہ بنا کسی رکاوٹ کے سانس لے سکتی تھی۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر دیں اور اپنے گرد کی خاموشی کو سننا چاہا۔۔۔مگر وہاں کہیں خاموشی کا کوئی ڈیرہ نہیں تھا یوں جیسے کبھی ان راہوں سے خاموشی کا گزر ہوا ہی ناں ہو۔۔۔اگر رب تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ صبح و شام اپنے رب کی تسبیح کیا کرو تو چرند۔۔۔پرند۔۔۔گو کہ حشرات الارض سمیت ہر شہ اس وقت اس کی تسبیح و تعریف میں لگی ہوئی تھی ماسوائے اشرف المخلوقات کے۔۔۔پیڑ پودے۔۔۔پرندے۔۔۔مسجد کے سپیکر میں سے ہلکی سی ابھرتی امام صاحب کی آواز۔۔۔دور کہیں کسی سڑک پر چلتی کسی کار۔۔۔کبھی کسی موٹر سائیکل کی آواز۔۔۔وہ سب سن سکتی تھی۔۔۔اپنے پاس پودوں کی سرسراہٹ بھی۔۔۔دل پھر سے بے ساختہ برملا "الحمداللہ"بول اٹھا۔۔۔اس نے آنکھیں کھول دی۔۔۔قدرت کی ہر چیز خوشگوار سافسوں لئے ہوئے تھے اور وہ یہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔اس بار دل چیخ اٹھا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے ذہنی آزمائش کے سامنے گھٹنے ٹیکتے وجود پر وہ برہم ہوتے ہوئے اک ساتھ کئی بار حق کی صدا بلند کرتا اللہ کا شکر ادا کرتا چلا گیا۔۔۔زبان اللہ کے ذکر سے کچھ یوں تر ہوتی چلی گئی کہ کچھ دیر پہلے دماغ پر جمنے والی دھند جھٹ گئی۔۔۔دل کی اس نمی نے مینہ کا کام کیا تھا جو روئے زمین پر اترتا ہر قسم کی غلاظت۔۔۔دھول اور دھند سب کو بہالے جاتا ہے۔۔۔

"جاگ رہے ہو۔۔۔؟"اس نے موبائل کو کھولتے ہوئے میسج لکھا۔۔۔بہن بھائیوں سے۔۔۔دوستوں سے رشتہ وقت کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔۔۔جہاں بات کرنے کیلئے مناسب وقت نہیں کیفیت دیکھی جاتی ہے۔۔جن کو پکارنے سے پہلے یہ نہیں سوچا جاتا کہ وقت کیا ہو رہا ہوگا۔۔۔جاگ رہا ہوگا یاں نہیں۔۔۔بس ان کے در کے سر پر پہنچا جاتا ہے پھر بھلے ان کی نیند بھگانے کیلئے دماغ پر دستک دینی پڑے یاں ٹنٹنا بجا کر ان کے حواس بحال کروانے پڑیں۔۔۔

"مخاطب پر منحصر کرتا ہے۔۔۔" قاسم کا جواب موصول ہوتے ہی اس نے اگلا میسج بھیجنے کی بجائے سیدھا اسے کال ملائی۔۔۔پہلی ہی بیل پر اس نے فون اٹھا لیا۔۔۔

"میں نے کب کہا تم مجھے کال کر سکتی ہو۔۔۔؟"وہ مصنوعی بیزاریت لئے اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"میں نے کب کہا تمہیں کال کرنے کیلئے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہے۔۔۔؟"اس سے بات کرتے ہوئے اس کا سارا جوش واپس آ چکا تھا۔۔۔

"ابھی بہت نیند آ رہی ہے۔۔۔"اس نے اداکاری کرتے ہوئے جمائی لی دوسری جانب انزلہ نے جمائی کی آواز سنی بھی تھی۔۔۔"صبح بات کرتے ہیں۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے۔۔۔"وہ شرافت کا چولہ پہنے بولی۔۔۔

قاسم نے اس کے مان جانے پر فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔۔۔

"ہاں یاد آیا وہ تایا ابا پوچھ رہے تھے وہاں جو دوشیزہ قاسم کے ساتھ گھوم رہی ہے وہ کون ہے۔۔۔؟"

"ت۔۔تم نے کیا کہا۔۔۔تم نے بتادیا۔۔۔؟میں نے صرف تمہیں بتایا تھا پھر انہیں کیسے پتا چلا۔۔۔؟" وہ جلدی جلدی بولتا چلا جارہا تھا۔۔۔انزلہ اپنی ہنسی ضبط کرتی اسے سننے لگی۔۔۔"تم نے لاریب کو تو نہیں بتادیا۔۔۔یااللہ۔۔۔انزلہ تم ہمارے بیچ کی بات اسے کیسے بتاسکتی ہو۔۔۔اس نے ہی ڈیڈ کو بتایا ہوگا۔۔۔میں جانتا ہوں وہ چغلی مارتی ہے۔۔۔"اس کا اور لاریب کا چھتیس کا آنکڑا بچپن سے ہی چلا آرہا تھا۔۔۔انزلہ اس کی حرکتوں کو نظرانداز کردیا کرتی تھی مگر قاسم وہ نہیں کرتا تھا۔۔۔اس کا اک سبب لاریب کی چغلی نے ہمیشہ ابا سے اسے ڈانٹ ہی پڑوائی تھی۔۔۔

"تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

"تم خاموش ہوگے تو ہی بولوں گی ناں۔۔۔"

"تم نے کیا کہا ڈیڈ سے۔۔۔؟" قاسم نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"میں نے کہا بیٹا اب بڑا ہوگیا ہے۔۔۔عاشقی معشوقی نہیں کرے گا تو بہو کیسے آئے گی۔۔۔"

"اففف انزلہ۔۔۔ تمہیں پتا ہے ناں اب ڈیڈ میرے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔؟ جہاں لوگ اپنے پیاروں کیلئے ہار لے کر کھڑے ہوں گے وہاں میرے اکیلے کے ابا ہوں گے جو ہاتھ میں جوتا پکڑے کھڑے ہوں گے۔۔۔" اس نے پریشانی سے کہتے ہوئے خود کی ابا کے ہاتھوں سے عزت افزائی ہوتی ہوئی تصور بھی کی۔۔۔

"میں بتا رہا ہوں ابا کے ساتھ تمہیں بھی مجھے لینے آنا پڑے گا۔۔۔ اگر تم مجھے وہاں نظر نہ آئی تو میں ائیر پورٹ کے لاؤنج سے باہر نہیں آؤں گا۔۔۔"

"آئیم سوری قاسم۔۔۔ پتا نہیں کیسے تایا ابا کو پتا چل گیا اور تمہیں بھی کیا ضرورت تھی وریشہ کے ساتھ گھومنے کی۔۔۔"

"یار۔۔۔ وہ بیچاری تو میری مورل سپورٹ کیلئے آئی تھی۔۔۔" وہ بیچارگی سے بولا۔

"خدا کا خوف کرو قاسم تم وہاں میٹنگ اٹینڈ کرنے گئے ہو یاں کبڈی کھیلنے۔۔۔؟ مورل سپورٹ۔۔۔ ہنہ۔۔۔" وہ اس پر چڑھ دوڑی۔۔۔ "اب تم اپنا کیس خود خراب کر رہے ہو بعد میں مجھ سے اس سارے معاملے کو سنبھالنے کا مت کہنا۔۔۔"

"اب کیا کروں میری ماں۔۔۔؟ اچھا خاصا گرومڈ۔۔۔ لیبرل۔۔۔ سینس ایبل بندہ ہوں اور کہاں ٹاکسک۔۔۔ کنزرویٹو فیملی میں پھنس کر رہ گیا ہوں۔۔۔" وہ افسوس سے کہہ اٹھا۔۔۔

"ہاں سینس ایبل بندے تو تم بہت ہو جبھی اس دن بہن کے نام پر دوست سے اس کی شرٹ اتروالی۔۔۔"انزلہ نے جل بھن کر کہا۔۔۔دوسری جانب جو خود اپنی زندگی کے سرکس میں جھول رہا تھا بے ساختہ ہی اس کی بات پر محظوظ ہوا اٹھا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔بس اب تم مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔اور ہاں لاریب کو ڈانٹنا مت بلکہ تم اس سے کوئی بات ہی مت کرنا۔۔۔"

"ہمم۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے شرافت سے سر جھکایا۔۔۔

"اور ہاں وریشہ کے ساتھ انجوائے کرو۔۔۔ویسے بھی اب تو جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔۔۔اور جو ہونا ہے وہ بھی ہو کر ہی رہے گا۔۔۔"اس نے رسانیت سے کہا۔۔۔وہ اس کے چکر میں وریشہ کے ساتھ برا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔"اور دیکھو اگر تایا ابا نے جوتے مارنے ہیں تو مارنے ہیں۔۔۔"وہ اس کو کال کے اختتام پر یہ باور کروانا نہیں بھولی تھی۔۔۔کال بند ہوتے ہی وہ دماغ میں ابھرتے خیال پر سر جھٹکتی ہنستی اندر چلی گئی۔۔۔وہ ہنسی تو کچھ ہی فاصلے پر اندھیرے میں ٹیرس کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے کھڑا وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔بھوری آنکھیں اس کی موجودگی سے انجان تھیں مگر گہری سیاہ آنکھیں اس کے چہرے کا ہر نقش دل میں اتار رہی تھیں۔۔اس کی طبیعت اب بالکل ہشاش بشاش ہو چکی

تھی۔۔۔وہ واپس سے سونے کا ارادہ کرتی اندر کی جانب چلی گئی اور اس کے جاتے ہی وہ بھی واپس لوٹ گیا تھا۔۔۔اب وہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بچا تھا۔۔۔

دوپہر میں وہ گھر پر اکیلی ہی تھی۔۔۔لاریب نے بھی کچھ دن کیلیئے اسے اپنی شکل نہ دکھانے میں ہی عافیت جانی تھی۔۔۔فرحین صاحبہ کہیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔۔۔سیماب اپنے کاموں میں مصروف تھی اور کمال صاحب صد شکر وہ بہت دنوں سے منظر سے غائب ہی تھے۔۔۔وہ ویسے ہی بہت کم گھر میں ملتے تھے۔۔ان کا زیادہ وقت یاں تو آفس میں گزرتا تھا یاں وہ کبھی کسی شہر میں میٹنگ کیلیئے جا رہے ہوتے تھے اور کبھی کہیں اور۔۔۔جبکہ انزلہ کے مطابق وہ اک اور ہی زندگی جی رہے تھے۔۔۔جب جی بھر جاتا ہو گا تب گھر آجاتے ہوں گے۔۔۔یوں اس کے اپنے باپ سے متعلق خاصے نیک خیالات تھے۔۔۔

اک عرصہ ہی ہو گیا تھا جب سے وہ آرفن ایج کا چکر نہیں لگا پائی تھی۔۔۔اس نے موبائل اٹھاتے ہوئے انعم بیگم کا نمبر ملایا۔۔۔کچھ لمحے بیل جاتی رہی اور پھر لائن بے جان ہوگئی۔۔۔اس نے کچھ لمحے انتظار کرنے کے بعد اک بار پھر سے ان کا نمبر ملایا۔۔۔اک بار پھر سے بیل جاتی رہی اور لائن بے جان ہو گئی۔۔۔اس کا اضطراب بڑھنے لگا۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتی بے چینی کی حالت میں ٹہلتے ہوئے ان کا نمبر ملانے لگی۔۔۔سیماب اس کی حالت

دیکھتے ہی کچن میں پانی لینے چلی گئی۔۔۔یہ غالباً پہلی بار ہو رہا تھا جب وہ اس کے بار بار کال کرنے پر بھی کوئی جواب نہیں دے رہی تھیں۔۔۔وہ آر فن ایج سنبھالے ہوئے تھیں جس سبب وہ کبھی اپنا موبائل سائلنٹ پر نہیں رکھتی تھیں۔۔۔سیماب کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے وہ اب علی کا نمبر ملانے لگی۔۔۔وہاں بھی کچھ مختلف نہیں ہوا تھا۔۔۔کچھ لمحے بیل جاتی رہی اور پھر لائن بے جان ہو گئی۔۔۔

"انزلہ باجی کیا ہوا ہے۔۔۔؟"اس نے اپنے سامنے مسلسل چکر کاٹتی انزلہ سے کہا۔۔۔وہ ہنوز چکر کاٹتی رہی۔۔۔اسے شاید سیماب کی آواز سنائی نہیں دی تھی۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔"سیماب اس کے سامنے آئی۔۔۔

"ہمم۔۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔۔"

وہ غائب دماغی سے کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی۔۔۔"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"سیماب نے اک بار پھر سے کہا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔"وہ اک بار پھر چکر لگاتی علی کا نمبر ملانے لگی۔۔۔جیسے جیسے فون بجنے کی گھنٹیوں میں اضافہ ہو رہا تھا ویسے ویسے اس کی دھڑکن بھی

بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔اس سے پہلے فون کی لائن اک بار پھر سے بے جان ہوتی دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔ تم کہاں ہو۔۔۔کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔"اس نے فوراً سے استفسار کیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔میں۔۔۔"دوسری جانب وہ کچھ پل کو خاموش ہوا۔۔۔یوں جیسے اندازہ نہ کر پا رہا ہو آیا اسے بتایا جائے یاں ناں۔۔۔

"علی۔۔۔سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟"اس نے کچھ سنبھلتے ہوئے پوچھا۔۔۔"پلیز کچھ بولو تو۔۔۔"اسے اب سہی معنوں میں تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔

"انزلہ باجی۔۔۔"انزلہ کو اس کی آواز نم زدہ محسوس ہوئی اور اس وقت اسے اپنے اندیشے سچ ثابت ہوتے نظر آرہے تھے۔۔۔"اماں۔۔اماں کو چوٹ آئی ہے۔۔۔۔"وہ اتنی ہمت مجتمع کرنے کے بعد بھی فقط اتنا ہی کہہ پایا۔

انزلہ کہ صحیح معنوں میں ہاتھ پاؤں پھولے تھے۔۔۔دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی تھی۔۔۔

"میں ان کو ہاسپٹل لے کر آیا ہوں۔۔۔انزلہ باجی ان کو چوٹ آئی ہے۔۔۔"وہ بہت عجیب انداز میں اسے بتا رہا تھا۔

"کیسے۔۔۔کیسے آئی ہے چوٹ۔۔۔چوٹ زیادہ تو نہیں لگی ناں۔۔۔تم کہاں ہو اس وقت۔۔۔؟ کونسے ہسپتال ہو مجھے بتاؤ۔۔۔"اسے خود بھی نہیں سمجھ آرہی تھی کون سا سوال زیادہ اہم تھا۔۔۔کون سا سوال پہلے پوچھنے والا تھا۔۔۔اور کون سا چھوڑ دینے والا۔۔۔جیسے ہی علی نے اسے ساری اطلاعات فراہم کیں وہ کال کے بند ہوتے ہی حواس باختگی کے عالم میں باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

"کہاں جارہی ہیں انزلہ باجی۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔"سیماب نے فوراً سے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا۔

"میں۔۔۔میرے۔۔میری اک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔وہ ہسپتال میں ہے۔۔۔تم ماما کو بتادینا میں وہیں جارہی ہوں۔۔۔۔"اس نے بنا رکے اک سانس میں ساری بات بتائی اور پھر اس سے اپنا بازو چھڑواتی باہر کی جانب بھاگ اٹھی۔۔۔کیب منگوانے میں کتنا وقت لگ جاتا وہ نہیں جانتی تھی اور وہ اس وقت اک لمحہ بھی ضائع کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

کچھ ہی پلوں کے بعد اس نے خود کو محمود صاحب کے گھر کے باہر کھڑا پایا۔۔۔وہ وہی کیوں آئی تھی اس وقت وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔اور بس پھر بیل پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کئے

اضطراب کے عالم میں وہ مسلسل اپنی دائیں ٹانگ ہلانے لگی۔۔۔ایک۔۔۔دو۔۔تین۔۔۔اور پھر جانے کتنی ہی بار۔۔۔

"بھائی کیا ہو گیا ہے۔۔۔کیا دروازے پر بیٹھا دیکھ لیا ہے مجھے۔۔۔۔آ رہا ہوں صبر کرو۔۔۔" حارب کی آواز کہیں دور سے سنائی دی تھی۔۔۔وہ بھی شاید بیل سے تنگ آ کر اندرونی دروازے سے باہر آتے ہی چلایا تھا۔۔۔اس کی آواز سنائی پڑتے ہی انزلہ نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

"صبر نام کی چیز انسانوں کیلیئے ہی ہوتی ہے۔۔۔" وہ دروازہ کھولنے کے ساتھ ساتھ غصے سے کہہ رہا تھا مگر دوسری جانب شاید اس کا ہاتھ بیل کے ساتھ چپک گیا تھا۔۔۔دروازہ کھول کر باہر آتے ہی انزلہ کو بیل پر ہاتھ رکھے اس نے اسے کڑی کڑی سنانے کیلیئے لب کھولے ہی تھے مگر پھر اس کے بے رنگ چہرے کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔اسے دیکھتے ہی انزلہ کا ہاتھ بیل سے سرکا۔۔۔

"گ۔۔۔گ۔۔۔گاڑی۔۔۔گاڑی گھر پر ہے۔۔۔" اس نے وہاں سے ہٹتے ہوئے حارب کے اک سائڈ سے ہو کر اندر جھانکا۔۔۔

"ہاں ہے۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مجھے۔۔۔مجھے ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔"ایک ہی لفظ کو بار بار دہراتی اس کی زبان اس کی ذہنی کیفیت کا بتارہی تھی۔۔

"جلدی کرو ناں پلیز۔۔۔"اس نے معاملے کی سنگینی کو سمجھانے کیلئے اپنے ہاتھوں کا بھی استعمال کیا۔۔۔حارب کو اس کی ذہنی حالت کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی۔۔۔وہ پینک کررہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی۔۔۔

"اوکے۔۔۔اوکے۔۔۔ریلیکس چل رہے ہیں۔۔۔"حارب نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے تشفی دی۔۔۔اس نے انزلہ کو پہل کرنے کیلئے اشارہ کیا اور پھر اس کی جانب دروازہ کھولنے کیلئے بڑھا۔۔۔

"میں کرلوں گی۔۔۔تم بیٹھو دیر ہو جائے گی۔۔۔"انزلہ نے اسے اپنے دروازے کی جانب بڑھتا دیکھ کر کہا۔۔۔جیسی اس وقت اس کی حالت تھی وہ اسے اک لمحہ تو کیا سیکنڈ کے ہزارویں حصے کیلئے بھی اکیلا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔حارب نے گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کا انجن آن کرتے ہوئے اسے سڑک پر ڈال دیا۔۔۔گاڑی ڈرائیو کرنے کے ساتھ ساتھ وہ گاہے بگاہے انزلہ کی جانب بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کو سختی سے بھینچے ہوئے بیٹھی میکانکی انداز میں ونڈ سکرین سے پار دیکھتی مسلسل اپنا دائیاں پاؤں ہلارہی تھی۔۔۔۔اس نے اپنی مٹھیوں کو اس قدر زور سے بھینچ رکھا تھا کے ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کی ہڈیاں واضح ہونے لگی

تھی۔۔۔کچھ لمحے وہ انتظار کرتا رہا شاید وہ اپنی بند مٹھیوں کو کھول دے مگر وہ تو جانے آج کچھ محسوس ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔تم اپنی ہتھیلیاں زخمی کر لو گی۔۔۔"اس نے گاڑی آہستہ کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے نرم لہجے میں انہیں کھولنے کی التجا کی۔۔۔انزلہ نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں بکھر جانے کا خوف واضح تھا۔۔۔بے بسی صاف صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اس کے پاس ضبط کرنے کا اک واحد طریقہ یہی تھا۔۔۔

حارب کے ماتھے پر فکر کی شکنیں ابھریں۔۔۔انزلہ نے واپس سے رخ پھیرتے ہوئے سامنے کی جانب کر لیا مگر مٹھیاں ابھی تک سختی سے بھینچ رکھی تھیں یوں کے ناخن ان میں پیوست ہونے لگے تھے۔۔۔

حارب نے دائیں ہاتھ سے سٹئیر نگ کو سنبھالتے بائیں ہاتھ سے اس کے دائیں ہاتھ کی مٹھی کو بہت نرمی سے کھول دیا اور پھر اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔یوں پہلے جو سارا زور اس کی خود کی ہتھیلی پر نکل رہا تھا اب ان دونوں کے ہاتھوں کے بیچ موجود فاصلے کی جانب رخ پھیر گیا تھا۔۔۔انزلہ نے بھی اپنی گرفت سخت کر دی۔۔۔ضبط ٹوٹنے کی بجائے مضبوط ہونے لگا تھا۔۔۔کچھ لمحوں کے بعد اس نے اپنے بائیں ہاتھ کی مٹھی کو بھی کھول دیا اور حیران کن طور پر اس کا ضبط پھر سے نہیں

ٹوٹا تھا۔۔۔ ساتھ بیٹھے شخص کا وجود۔۔۔ شاید اس کے ہاتھوں میں موجود اس کے قوی ہاتھ کی مضبوط گرفت تھی جس نے اس کے ضبط کو یقینی بنادیا تھا۔۔۔ پہلی بار ہوا تھا کسی مرد کی مضبوط گرفت نے زخمی نہیں کیا تھا مر ہم رکھا تھا۔۔۔ جس نے اسے تکلیف دی نہیں تھی بلکہ اس کی تکلیف خود کو محسوس ہونے کا بھی احساس تھمایا تھا۔۔۔ اسے خوفزدہ نہیں کیا تھا اس کا خوف خود کے حصے میں لیا تھا۔۔۔ مضبوطی کے بت میں خود کو سمیٹ کر اس کی حساسیت کو جھٹلایا نہیں تھا۔۔۔ جس کی آنکھوں نے غصے کی تپش دے کر وحشت زدہ نہیں کیا تھا بلکہ ٹھنڈک کا احساس دلایا تھا۔۔۔۔

قریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔۔۔ سارا راستہ بظاہر خاموشی مگر درحقیقت بہت سے احساسات کے شور میں گزرا تھا۔۔۔ حارب نے اس سے کوئی سوال۔۔۔ کوئی بات نہیں کی تھی محض اک جملہ کہنے کے۔۔۔ "تم اپنی ہتھیلیاں زخمی کر لوگی۔۔۔"

وہ خود اس کے پاس چل کر آئی تھی۔۔۔ اس کے ساتھ چلتی عورت نے مدد کیلئے اس کے پاس آنے پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی تھی اور اس بات نے اس کے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کرتے مرد کا سر خود بخود بلند کر دیا تھا۔۔۔ وہ اس کی نظروں میں ابھی اتنا برا نہیں ہوا تھا جہاں وہ ضرورت کے وقت پکار کیلئے دنیا کا آخری مرد بھی نہ ٹھہرایا جاتا بلکہ وہ فہرست میں سب

سے اوپر آن ٹھہرا تھا جس کے پاس ہونے نے اسے تحفظ جیسے احساس سے روشناس کروایا تھا ۔۔۔اس کے ضبط کو عروج بخشا تھا۔۔۔اور اس کے عمل نے اس کی مردانگی کو طمانیت کا احساس بخش دیا تھا۔۔۔آپ کے گھر کی عورتیں آپ کی موجودگی میں خوفزدہ ہونے کے بجائے محفوظ محسوس کریں اس کا ادراک شاید حارب کیلئے اتنا قابل غور نہیں تھا جتنا وہ انزلہ کیلئے تھا۔۔۔حارب کا اک عام سا عمل انزلہ کو سفید گھوڑے کی طنابیں تھما گیا تھا۔۔۔ اس نے اسے ہسپتال لے جانے کیلئے کہا تھا اور وہ اسے خاموشی سے لے آیا تھا۔۔۔وہ کیوں جارہی تھی۔۔۔؟اپنے لئے آئی تھی یا ں کسی اور کیلئے۔۔۔؟"اگر اپنے لئے آئی تھی تو کیوں۔۔۔؟اگر کسی اور کیلئے تو کس کیلئے۔۔۔؟اس نے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اس وقت پریشان تھی،اسے اس کی پریشانی بانٹنی تھی اس میں اضافہ نہیں کرنا تھا۔۔۔تھکن زدہ تھی تو اس کی تھکن کا کوئی سد باب کرنا تھا نا ں کہ غیر ضروری سوالات کا پرچہ تھما کر اس کے اعصاب کو مزید شل کرنا تھا۔۔۔اس کے بوجھ کو بانٹنے کیلئے اپنا کندھا پیش کرنا تھا جس پر وہ اپنا سر ٹیک کر اپنی الجھنوں سے آنکھیں بھی موند سکتی تھی۔۔۔جس کی آنکھوں کی نرمی قسمت کے زیرِ عتاب آئیں ان جھلستی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتیں۔۔۔کم از کم اسے اتنا اعتماد تو دلانا تھا کہ وہ اس کے بڑھے ہاتھ کو بنا کوئی شبہ کئے بنا کوئی دوسرا خیال دل میں لائے جھٹکنے کے بجائے تھام لیتی۔۔۔

جیسے ہی گاڑی پارکنگ ایریا میں رکی وہ فوراً سے گاڑی سے نیچے اترتی تیز تیز قدموں سے چلتی ہسپتال کی عمارت کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔ حارب جلدی جلدی اک ہاتھ سے گاڑی بند کرتا اور دوسرے ہاتھ سے سیٹ بیلٹ اتارتا اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔ وہ ارد گرد کی پرواہ کئے بنا بس نظریں سامنے ہسپتال کی عمارت پر جمائے اس کی جانب بڑھ رہی تھی جب کسی نے اسے بازو سے پکڑ کر سرعت سے کھینچا اور اس کا منہ رکشہ سے رگڑ کھاتا کھاتا بچا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔۔۔ انزلہ نے ہاتھوں میں اس کی شرٹ کو بھینچ لیا۔۔۔ اس نے سر اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ متوحش سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "اب میرا ہاتھ مت چھوڑنا۔۔۔"

وہ ہونقوں کی طرح سر ہلاتی اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔ ریسیپشن پر پہنچ کر اس نے انعم سلطانہ کا نام بتایا۔۔۔ وہاں بیٹھی خاتون کی ہدایت کے عین مطابق وہ اس کا ہاتھ تھامے اس جانب چل دیا۔۔۔

جیسے ہی وہ آپریشن تھیٹر کے باہر بنے کاریڈور میں پہنچے تھے انہیں علی وہاں سر جھکائے بینچ پر بیٹھا دکھائی دے گیا۔۔۔

"علی۔۔۔" اس نے پاس پہنچ کر علی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے ضبط کیا اور پھر سر اٹھا کر متورم آنکھوں سے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"ک۔۔ کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔ کیسے لگ گئی چوٹ۔۔ وہ کب سے اندر ہیں۔۔؟ڈاکٹر نے کیا کہا ہے۔۔۔ علی انہیں زیادہ تو نہیں لگی ناں۔۔۔" وہ خوف و پریشانی کے زیرِ اثر مسلسل اس سے سوال پر سوال کرتی جا رہی تھی جبھی اس کے پیچھے کھڑے حارب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے احساس دلایا۔۔۔ وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

علی کا چہرہ بتا رہا تھا وہ اس وقت پریشان ہونے سے زیادہ وہ خوفزدہ تھا۔۔۔ ہاں ماں کو کھو دینے کا خوف۔۔۔ وہ ماں جس نے اس کے باپ کے چھوڑ جانے کے بعد اسے کبھی گرم ہوا نہیں لگنے دی تھی۔۔۔ زندگی کی ہر سختی کو اپنی جانب موڑ لینے والی اس کی ماں۔۔۔۔ جو اک عورت تھی۔۔۔ وہ جو صرف اس کی خاطر صنفِ نازک سے صنفِ آہن بن گئی تھی۔۔۔

"ان کا آپریشن چل رہا ہے۔۔۔ سر۔۔ سر پر چوٹ آئی ہے۔۔۔" اس نے آنکھوں میں نمی لئے کہا۔۔۔

اسی اثناء میں آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلنے لگا اور پھر اک نرس نے ان کے پاس آکر ان کا بلڈ گرپ بتاتے خون کا انتظام کرنے کو کہا۔۔۔ علی نے خالی خالی آنکھوں سے حارب اور انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اتنا کمزور تھا۔۔۔؟ نہیں ماں کے چھن جانے کے خوف نے اس کی عقل سلب کرلی تھی۔۔۔

"میرا اور ان کا بلڈ گروپ سیم ہے۔۔۔" حارب نے کہا اور پھر نرس کی معیت میں خون دینے چلا گیا۔۔۔ انزلہ نے اس کی پشت کو تب تک دیکھا تھا جب تک وہ کاریڈور کے اختتام پر پہنچ کر دوسری جانب نہیں مڑ گیا تھا۔۔۔

علی واپس سے بینچ پر بیٹھ گیا اور بیٹھتے ہی اس نے اپنا سر پیچھے دیوار سے ٹیک کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ انزلہ بھی آہستہ سے آ کر اس کے ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئی۔۔۔ وہ خود بھی ڈری ہوئی تھی۔۔۔ انہیں کھو دینے کا خوف اس میں بھی سرائیت کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس کیلئے کیا تھیں یہ صرف وہی بتا سکتی تھی۔۔۔ وہ گلاب جو مسلسل اس کی زندگی کو تازگی بخش رہا تھا۔۔۔ جو اس کیلئے اس کے بنا کہے دعائیں کرتی تھیں۔۔۔ وہ تب اس کی زندگی میں آئی تھیں جب اس کی زندگی۔۔ اس کا وجو۔۔۔ گو کہ اس کے ارد گرد کی ہر شہ اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔ وہ کب اس کا ہاتھ تھام کر اسے ان اندھیروں سے باہر لے آئی تھیں وہ آج پہلی بار اس پر غور کر رہی تھی۔۔۔ اسے اندھیرے سے باہر آتے ہوئے راستے کی لمبائی کا احساس نہیں ہوا تھا مگر اب روشنی میں کھڑے ہو کر اسے اس تاریکی کا اندازہ ہو رہا تھا جس سے وہ نکل آئی تھی۔۔۔

"کاش میں ان کے پاس ہوتا تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔" علی ویسے ہی سر ٹیکے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔۔۔ آنسوؤں کی لڑی اک ساتھ اس کی آنکھوں سے گری۔۔۔

"ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔۔؟"

"میں۔۔۔میں اگر تب باہر نہیں جاتا تو یہ سب نہ ہوتا۔۔۔شاید انہیں اتنی چوٹ نہ آتی۔۔۔"اک بار پھر کتنے ہی آنسو اس کی دائیں آنکھ سے آزاد ہوئے تھے۔۔۔

"کیا اللہ کی مشیت کو چیلنج کر رہے ہو۔۔۔"اک عام سا سوال تھا مگر اک ہی پل میں ابھرتے اس کی طاقت کے اس زعم کو توڑ گیا تھا جو اسے اس وقت یہ احساس دلا رہا تھا کہ اگر وہ اس وقت گھر پر ہوتا تو اللہ کے لکھے اس فیصلے۔۔۔اس آزمائش کا رخ موڑ دیتا۔۔۔ہم انسان یہی تو کرتے ہیں۔۔۔"کاش ہم تب یہ کر لیتے تو یہ نہ ہوتا۔۔کاش ہم تب یہ نہ کرتے تو یہ ہو جاتا۔۔۔کاش۔۔۔اور کاش۔۔۔حال سے ماضی کی منزلوں کو طے کرتے کاش کی اک لمبی فہرست۔۔۔اک جانب کاش کہ کاش ہونے کی کبھی نا ختم ہونے والی آرزوئیں اور دوسری جانب اللہ کی منشاء پر یقین رکھنے کا ایمان۔۔۔

نم آنکھوں سے اس نے یونہی سر دیوار سے ٹیکے اس کی جانب گردن گھما کر انزلہ کو دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلایا۔۔

"وہ ٹھیک ہو جائیں گی ناں۔۔۔؟"طاقت کا زعم تو نہیں رہا تھا مگر اس بار شیطان مایوسی کو لئے بازار میں آیا تھا۔۔۔

اندھیرے میں کھڑے ہو کر روشنی کی ترویج کرنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔انزلہ کو اپنا خود کا دل اس وقت مایوسی کے کنویں میں ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وقت نے دل کی دھڑکنوں کے برعکس اپنی رفتار کم کر دی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں ٹھیک ہوں گی۔۔۔"اس کی آواز امید سے بھرپور تھی۔۔۔کیسے یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔وہ ان الفاظ کو تلاشنے میں۔۔ترتیب دینے میں ناکام ہو رہی تھی جو اس وقت اس کا مرہم بن سکتے تھے۔۔۔

"تمہیں پتا ہے ماں کی روح کو ابدی سفر شروع کرنے کی اجازت تب تک نہیں ملتی جب تک اس کی اولاد اللہ کی منشا میں اطمینان نہیں پا لیتی۔۔۔"بلآخر یہی اک جملہ تھا جس کا اس نے سہارا لیا تھا۔۔۔

"اللہ جانتے ہیں ہم ابھی ان کے بغیر رہنے کے اہل نہیں ہیں۔۔۔"اس نے پہلے کی نسبت قدرے اونچی آواز سے کہایوں کے علی سے زیادہ اس کے خود کے کان یہ پیغام اس کے دماغ تک پہنچا دیں۔۔۔

"چلو آؤ۔۔۔سورج غروب ہونے کو ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور رحم کی فریاد کرتے ہیں۔۔۔"اس نے انعم کی بہت بار کہی جانے والی بات دہرائی۔۔۔علی بھی اپنی ماں کی جانب

سے ہمیشہ کی جانے والی تاکید کے زکر پر افسردگی سے مسکرایا اور پھر سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔

شام کب کی ڈھل چکی تھی اور اب باہر اندھیرے کا سایہ گہرا ہونا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ چند ہی پلوں میں رات کی سنسناہٹ کا شور بڑھنے والا تھا۔۔۔ ہسپتال کے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑے اس کی نظر باہر لگے پودوں کے آگے جھاڑیوں کو عبور کرتی بہت دور اک سڑک پر ٹکی ہوئی تھی جہاں اس وقت تیز رفتار گاڑیوں کے نام پر محض ادھر ادھر بھاگتی ٹمٹماتی روشنیاں ہی دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔ اس نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے سفید چادر پر لیٹے وجود کو دیکھا جو اس وقت دنیا سے بیگانہ دواؤں کے اثر مختلف مشینوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔ ان کے بیڈ سے کچھ ہی فاصلے پر پاؤں والی جانب اک نرس بیٹھی اپنے موبائل پر مصروف تھی۔۔۔ کمرے میں ہر سیکنڈ گونجتی مشینوں کی آواز سے نا جانے خوفزدہ ہونا چاہئے تھا یاں خوش۔۔۔ عجیب آواز تھی جس کی گونج دل پر وحشت طاری کر رہی تھی اور اسی پل اس آواز کا گونجتے رہنا کسی کی زندگی کی نوید تھا۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹتی ہوئی ان کے بیڈ کے پاس آگئی اور پاس پڑے بینچ پر بیٹھتے اس نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنا سر اس پر رکھ دیا۔۔۔ اس وقت اس کی کیفیت بہت عجیب ہو رہی تھی جہاں

وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر ناں اس کے پاس الفاظ تھے اور ناں کوئی سامع۔۔۔وہ رونا چاہتی تھی مگر آنکھیں خشک تھیں۔۔۔اسے بلا اختیار ہی اپنی ماں سے آخری ملاقات یاد آئی۔۔۔وہ انہیں بتانا چاہتی تھی وہ خوفزدہ ہے۔۔۔وہ اسے چھوڑ کر نہ جائیں مگر اپنی ماں کے سامنے اپنی ماں کیلئے مضبوط دکھنے کی خاطر اس نے اپنے لب سی لئے تھے۔۔۔وہ تب بھی اقرار نہیں کر پائی تھی وہ خوفزدہ ہے۔۔۔اس کا ننھا دل وحشت میں ڈوب رہا ہے اور آج بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اس سے زیادہ بے بسی کیا ہو سکتی ہے جب آپ جو کہنا چاہ رہے ہوں وہ کہہ ناں پائیں۔۔۔جب قوت گویائی ہو مگر صلاحیت مفقود ہو۔۔۔زبان جملے کی ادائیگی کو بے تاب ہو اور دماغ قفل زدہ۔۔۔"کیا یونہی سب چلے جائیں گے۔۔۔؟"اس نے بہت دھیمی آواز کے ساتھ کہا۔۔۔

وہ جذباتیت کے کس مرحلے پر تھی کہنا مشکل تھا۔۔۔دل بھرا ہوا تھا مگر آنکھیں آنسو بہانے کو تیار نہیں تھیں جس کے سبب دل مزید بوجھل ہونے لگا تھا اور گھٹن بھی بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ وہاں سے اٹھتی کمرے سے باہر آ گئی۔۔۔"میں واپس آ کر تمہیں یہاں سے لے جاؤں گی۔۔۔"اس کی ماں جانے سے پہلے اسے اپنے ساتھ لگائے اندھیرے میں امید کا جگنو دکھا رہی تھیں۔۔۔وہ پوچھنا چاہتی تھی کب مگر اس نے تائیدی انداز میں سر ہلا دیا۔۔۔یک دم ہی جانے کیوں یادوں کی بوچھاڑ ہو گئی۔۔۔گھٹن مزید بڑھنے لگی۔۔۔وہ رک

گئی۔۔۔ بائیاں بازو دیوار پر رکھتے دائیں ہاتھ سے سینہ ملتے ہوئے وہ سانس لینے لگی۔۔۔ آنکھوں میں آنسوؤں کا جمود سانسو کے تسلسل کو بگاڑنے لگا تھا۔۔۔ کچھ پل وہیں کھڑے رہنے کا بعد وہ سنبھلتے ہوئے وہاں سے چل پڑی اور ہسپتال کی عمارت سے باہر نکل آئی۔۔۔ رات کے اس پہر ہسپتال میں مشکل ہی کوئی بشر دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ کھلی فضا نتھنوں سے ہوتی جسم میں سرائیت کر رہی تھی۔۔۔ ہسپتال کی عمارت سے نکل کر وہ چند قدم پتھر کے فرش پر چلتی رہی پھر آگے جا کر اینٹوں کی مدد سے بنائی گئی راہداری کے اوپر قدم ڈال دیئے۔۔۔ وہ روشنی سے دور کسی پر سکون جگہ پر بیٹھ کر دل کا غبار ہلکا کرنا چاہتی تھی ۔۔۔ راہداری سے ہوتے ہوئے وہ ہسپتال کی عمارت کے عین سامنے بائیں جانب بنے پارک میں آگئی۔۔۔ وہاں اس وقت ہو کا عالم تھا۔۔۔ وہ جوتا اتارتی گھاس پر ننگے پاؤں آہستہ سے چلتی ہوئی پاس ہی نصب اک بینچ پر بیٹھ گئ۔۔۔ وہ رونا چاہتی تھی۔۔۔ بہت زیادہ رونا چاہتی تھی۔۔۔ زندگی میں ملنے والے ہر خسارے پر ماتم کرنا چاہتی تھی مگر اس وقت رونا اسے کسی پہاڑ کو سر کرنے سے کہیں زیادہ مشکل لگ رہا تھا۔۔۔ اس وقت جذبات کا اک سیلاب تھا جو اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔ وہ اس کو آنسوؤں کی صورت بہانا چاہتی تھی۔۔۔ اک خوف تھا جو مسلسل اس کو اپنے سایے میں لے رہا تھا۔۔۔ اک تکلیف تھی جس کی دل میں کسک اٹھ رہی تھی۔۔۔ اندر کی تاریکی کو جھٹکنے کیلیۓ اس نے سر اوپر کو اٹھائے آسماں پر تاروں

کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔عام حالات میں تو وہ ٹمٹماتے تارے کسی امید کی سی کرن ثابت ہوتے ہیں مگر جہاں آج دل میں مایوسی ڈیرے ڈال رہی تھی وہیں آج بادل نے تاروں کو بھی چھپالیا تھا۔۔۔وہ مسلسل تاروں کو ڈھونڈنے کی تگ ودو کرتی آسماں کو تک رہی تھی جو اس وقت نیلگوں۔۔۔سفید ہر قسم کے رنگ سے آزاد تھا۔۔وہاں بس اندھیرا تھا۔۔۔گھپ اندھیرا۔۔۔جو کسی بھی چیز کو کھا سکتا تھا۔۔۔اسے محسوس ہوا اگر وہ یونہی دیکھتی رہی تو وہ اسے بھی اچک لے گا۔۔۔اس نے سرعت سے اپنی نظریں پھیر لیں۔۔۔آنکھوں میں جلن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے سر بینچ کی پشت سے ٹیک دیا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔"انزلہ۔۔۔تم پرانی باتوں کو بھول کر زندگی خود پر آسان کیوں نہیں کرلیتی۔۔۔ماضی کے خطوط جلا دینے چاہیے۔۔۔"آنکھیں بند کئے اسے انعم صاحبہ کی نصیحتیں یاد آنے لگیں۔۔۔"تم یہ کام چھوڑ دو انزلہ۔۔۔حرام کام انسان کا ایمان اور حرام روضی انسان کا ضمیر کھا جاتی ہے۔۔۔"وہ ماضی قریب میں اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔"مگر میں چاہتی ہوں میرا ضمیر مر جائے۔۔۔مجھے بدلہ لیتے وقت صحیح غلط کا احساس نہ رہے۔۔۔اور میں اپنی تکلیف کا خراج اسی شدت سے وصول کروں جس شدت سے مجھے محسوس ہوئی تھی۔۔۔"وہ اس کی باتوں پر دنگ رہ گئیں۔۔۔"اتنی نفرت نہیں کرتے۔۔۔"

"یہ بھی اچھا ہے جس نے تکلیف دی ہو اس سے اتنی نفرت بھی نہ کریں۔۔۔"

"ہاں نہیں کرتے۔۔۔ جہاں نفرت کی آگ برا کرنے والے کے بجائے آپ کو جھلسانے لگے وہاں نفرت بھی نہیں کرتے۔۔۔" ان کی باتوں نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔۔۔ وہ یہی کر رہی تھی۔۔۔ انہوں نے اس کے اندر پنپتے طوفان کی حقیقت سے بھرپور عکس بندی کر کے دکھائی تھی۔۔۔ وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

"آپ ان سے بدلہ لینے کی کوشش کرتی کرتی خود کو آگ میں جھونکنے لگی ہیں۔۔" انزلہ نے فوراً سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔ آنکھیں کھولتے ہی سارا منظر آنکھوں سے چھٹ گیا۔۔۔ اس نے اک گہری سانس بھر کر اپنی گردن دائیں جانب کو موڑی اور اس کی نظر وہیں ٹھہر گئی۔۔۔

اسے اپنی سوچوں میں الجھے معلوم ہی نہیں پڑا تھا وہ کب وہاں اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ کہنی کو بینچ کی ڈھول پر رکھے اس پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے وہ اپنا منہ اس کی جانب کئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے دیکھنے کا انداز بتا رہا تھا وہ ابھی نہیں آیا تھا۔۔۔ انزلہ کے دیکھنے پر اس نے اپنی نظروں کا زاویہ نہیں بدلا۔۔۔ وہ ویسے ہی اسے دیکھتا رہا۔۔۔ دونوں ہی کچھ ہی فاصلے پر بینچ کی پشت سے ٹیک لگائے اک دوسرے کی جانب دیکھتے چلے گئے۔۔۔ دونوں ہی کی آنکھوں میں کرب تھا۔۔۔ وہ اپنے نقصان پر غمگیں تھی اور وہ اس کے نقصان پر۔۔۔

جانے اس کی نظروں کا کون سا احساس تھا جو انزلہ کے دل کو جکڑنے لگا تھا۔۔۔ کیا اس کا یوں دیکھنا دل کا بوجھ بڑھانے لگا تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ اس کی آنکھیں تو ہمت دے رہی تھیں۔۔۔ ہاں اک ہمت دے رہی تھیں کب سے قید آنسوؤں کو آزاد کرنے کی۔۔۔ وہ گہری آنکھیں اس وقت اس کیلئے کئی جذبات لئے ہوئے تھیں۔۔۔ فکر مند تھیں۔۔۔ اس کیلئے پریشان تھیں۔۔۔ مشکل وقت میں ہمیشہ اس کے پاس ہونے کا عہد لئے ہوئے تھیں۔۔۔

یک ٹک اس کی جانب دیکھتے سامنے کا منظر دھندلایا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔ حارب کا چہرہ گڈ مڈ ہوا۔۔۔ اس نے آنکھوں کو اک ساتھ کئی بار جھپکا۔۔۔ بار بار آنکھ کے شیشے کے سامنے آتا پانی اس کا عکس دھندلا رہا تھا۔۔۔ اس نے اک بار پھر آنکھوں کو بند کرتے ہوئے کھولا۔۔۔ حارب اس کی آنکھوں میں اپنے عکس کا دھندلانا محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط کئے ہوئے تھی۔۔۔

حارب نے ہاتھ آگے بڑھا کر نرمی سے اس کے گال کو سہلایا۔۔۔ "مت کرو ایسے۔۔۔ ان آنکھوں کا ضبط تکلیف دے رہا ہے۔۔۔" اور اگلے ہی پل اس کی جانب دیکھتے انزلہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی ٹوٹ کر گری تھی اور پھر قطار در قطار آنسو بہتے چلے گئے یوں کے ان پر ضبط کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوتی چلی گئی۔۔۔ سامنے بیٹھے حارب کا چہرہ دھندلا گیا

۔۔۔اس نے بینچ کی پشت کو چھوڑ دیا اور پھر آگے کو جھکتی اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔وہاں کے سکوت میں اس کی سسکیاں ارتعاش پیدا کرنے لگی تھیں۔۔۔حارب یک دم ہی سیدھا ہوا تھا اور اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے سامنے آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور پھر اس کے منہ کو چھپائے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اپنے ہونے کا احساس دلانے لگا۔۔۔وہ بہت نرمی سے اس کے ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔۔۔انزلہ نے سر اٹھا کر متورم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھیں ابھی بھی پانی سے لبریز تھیں۔۔۔پلکیں بھی نم تھیں اور چہرہ بھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔وہ اس تکلیف کو محسوس کرنے کے بعد بیان کرنے کے قابل نہیں تھا جو اس وقت اسے انزلہ کو اس حالت میں دیکھ کر ہو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس وقت دیکھنا سوہان روح تھا۔۔۔وہ یونہی اس کے ہاتھوں کو تھامے اس کے سامنے سے اٹھتا ہوا اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔

اتنے عرصے بعد اس کے ہونے کا احساس۔۔۔اس کے تحفظ کا احساس۔۔۔اس کے حصار کا احساس جو اس کو تکلیف سے بچانے کیلئے دائرہ بنائے ہوئے تھا۔۔۔اس کے کچھ کہنے کی منتظر حارب کی آنکھیں۔۔۔ سبھی احساسات اس کی آنکھوں کو مسلسل نم کئے جا رہے

تھے۔۔۔اک بار پھر دل بھر آیا تھا اور وہ اس کے سینے سے سر ٹیکتی اک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آج یہ آنکھیں ہر بوجھ اتار دینے کو ہوں۔۔۔ وہ بچپن میں بھی بات بہ بات رو دیا کرتی تھی مگر آج۔۔۔آج یہ آنسو۔۔۔یہ نم آنکھیں زیادہ تکلیف دے رہی تھیں۔۔۔وہ اک بازو سے اسے تھامے اور دوسرے سے اس کے بال سہلانے لگا۔۔۔

"حارب۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائیں گی ناں۔۔۔؟"وہ سسکیوں کے درمیان بولی۔۔مگر دوسری جانب خاموشی کا سکوت برقرار رہا۔۔۔"بتاؤ ناں وہ ٹھیک ہو جائیں گی ناں۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔"

"کچھ برا مت کہنا۔۔۔"اس نے خوف سے آنکھیں بند کرتے ہوئے التجا کی۔۔۔" پلیز۔۔۔پلیز بول دو ناں کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔پلیز کہو کہ وہ چھوڑ کر نہیں جائیں گی۔۔پلیز کہو ناں۔۔۔۔"وہ یونہی اس کے ساتھ لگی اک بار پھر رونے لگی تھی۔۔۔اس نے یوں اس سے التجا کی تھی جیسے اس کے کہنے سے دعا کو قبولیت کا شرف مل جانا تھا۔۔۔یاں شاید اس لئے کہ جب ہم کسی کے حق میں زیادتی کر دیتے ہیں تو پھر افتاد پڑنے پر ہمیں لگنے لگتا ہے کہ اس کے کہہ دینے سے اللہ ہم پر رحم فرما دے گا۔۔۔حق تلفی جیسی بھی کی گئی ہو چھوٹی یاں

بڑی ہوتا تو ظلم ہی ہے۔۔۔وہ بھی اس کے حق میں زیادتی کر جانے پر اسے مظلوم مان رہی تھی۔۔۔مظلوم جس کی دعا خدا سن لیتا ہے۔۔۔

یا شاید وہ اس کے الفاظ ہی تھے جو اس وقت اس کی ڈھارس بن سکتے تھے۔۔۔یاں پھر یہ وہ خود تھا جو اہم تھا۔۔۔جس پر یقین تھا کہ اس کی امید کا دیا کبھی بجھے گا نہیں۔۔۔وہ اس کے ساتھ لگی مسلسل رو رہی تھی اور وہ بہت نرمی سے ، بہت آہستہ سے اس کو تھامے ہوا تھا یوں جیسے اس کے ساتھ لگی لڑکی کانچ کے وہ بکھرے ٹکڑے ہوں جن کو سختی سے پکڑنے پر آپ کے خود کے ہی ہاتھ زخمی ہو جانے کا خدشہ ہو۔۔۔۔

"اللہ سے اچھی امید رکھو وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ انہیں میرے کام سے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"جو بات ان کی آواز باور نہیں کروا پائی تھی ان کی خاموشی کروا گئی تھی۔۔۔بازدفع خاموشی الفاظ سے زیادہ پر اثر ہوتی ہے۔۔۔جب وہ کہتی تھیں تب کبھی ان کی بات پر کان نہیں دھرے تھے مگر اب جب وہ خاموش ہوئی تھیں تو ان کے الفاظ کی بازگشت چاروں طرف سنائی دینے لگی تھی۔۔۔

"مگر مجھے کیوں سمجھ نہیں آئی۔۔۔کیوں۔۔۔؟"تکلیف کے ساتھ ساتھ اب پچھتاوا بھی آن پڑا تھا۔۔۔"میں نے کیوں نہیں سوچا۔۔۔کیا میرا اک کام۔۔۔اک خواہش ان کے

مدمقابل آگئی تھی۔۔۔ان سے اہم تو کچھ نہیں ہونا چاہئے تھا ناں۔۔۔"اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

حارب نے اسے خود سے ہٹاتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا جہاں سے وہ براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھ سکتا۔۔۔انزلہ نے بھیگی پلکے اٹھا کر نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی باتوں پر حارب کی تشویش بڑھ چکی تھی۔۔۔وہ ایسا کیا کر رہی تھی۔۔۔کیا اسے اس سے پوچھ لینا چاہئے۔۔۔حارب کو ماتھے پر شکنیں لئے اپنی جانب تفکر بھری نظروں سے دیکھتے انزلہ کی آنکھوں میں خوف کا سایہ لہرایا۔۔۔وہ جذباتیت میں کیا کیا بول گئی تھی۔۔۔حارب نے گہرا سانس لیتے ہوئے اسے واپس سے اپنے ساتھ لگا لیا"تم دعا کرو۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"

"مجھے سب یونہی چھوڑ کر کیوں چلے جاتے ہیں۔۔۔کیا انزلہ کا دل نہیں ہے جسے بچھڑنے پر دکھ نہیں ہوتا۔۔۔بیچ راستے میں تنہا کر جانے والوں کو احساس کیوں نہیں ہوتا کہ انزلہ کو بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔۔۔"وہ اس کے سینے سے سر ٹیکے آنکھیں بند کئے دکھ سے کہہ رہی تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پایا تھا یہ جملہ اس نے کس کیلئے کہا تھا۔۔۔ہسپتال کے کمرے میں لیٹے وجود کیلئے۔۔۔اپنی ماں کیلئے۔۔۔یاں خود اس کیلئے۔۔۔

"تم دعا کرو۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔"اس کی آواز میں یقین کی ایسی پختگی تھی کہ دل کو ڈھارس بندھی۔۔۔انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔حارب پہلے اس کے یوں دیکھنے پر کچھ حیران ہوا اور پھر اگلے ہی لمحے جیسے ہی سمجھ آیا تھا اس نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلا دیا۔۔۔اس نے حارب کی جانب سر اٹھا کر دیکھا تھا آیا وہ محض اس کا دل رکھنے کیلئے اسے تسلی دے رہا تھا یاں سچ میں اسے امید تھی وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔اب اندر چلتے ہیں یہاں ٹھنڈ ہو رہی ہے۔۔۔"کچھ لمحوں کے بعد جب حارب کو وہ بہتر محسوس ہوئی تو اس نے انزلہ سے کہا، وہ تائید میں سر ہلاتی اس کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہو جائیں گی ناں ٹھیک۔۔۔؟"اس نے کسی بچے کی طرح اک بار پھر سے تصدیق چاہی تھی، حارب نے تائید میں سر ہلا دیا۔۔۔

وہ واپس کمرے میں آچکی تھی۔۔۔کھڑکی کے پاس رکھے صوفے پر بیٹھ کر اس نے صوفے کی ڈھول پر بازو بچھا کر اس پر اپنا منہ ٹکا لیا اور باہر دیکھنے لگی۔۔۔حارب نے اسے کمرے میں بھیج دیا تھا اور خود اس کے ساتھ نہیں آیا تھا۔۔۔انزلہ کو اب الجھن ہونے لگی تھی۔۔۔وہ کہاں چلا گیا تھا۔۔۔ابھی تک آیا کیوں نہیں تھا۔۔۔کیا اسے چھوڑ کر گھر چلا گیا تھا۔۔؟وہ دور

ٹمٹماتی روشنیوں کو دیکھتی مسلسل اس کا ہی سوچنے لگی۔۔۔ آہٹ پر اس نے سر موڑ کر دیکھا۔۔۔ نرس بیڈ کے پاس کھڑی کچھ کر رہی تھی۔۔ انزلہ نے واپس سے سر موڑ لیا۔۔۔ کچھ ہی پلوں کے بعد کمرے کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اس نے واپس سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ نرس کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔ اس نے بددلی سے پھر سے گردن واپس موڑلی۔۔۔ اس کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"کیا وہ سچ میں چلا گیا ہے۔۔۔؟" دروازہ پھر سے کھلا۔۔۔ اس نے تکان سے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اگلے ہی لمحے آنکھوں کو واپس سے کھولا۔۔۔ اس کی خوشبو نے اس کی آمد کی اطلاع دی تھی۔۔۔ انزلہ نے گردن گھما کر اپنی دائیں جانب دیکھا۔۔۔ صوفے پر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے وہ اس کے دیکھنے پر جواباً مسکرایا۔۔۔ اسے دیکھ کر دل کو تشفی ہوئی تھی۔ کیوں۔۔؟ پتا نہیں۔۔ وہ کھڑکی سے رخ پھیرتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

حارب نے ہاتھ میں پکڑا سینڈوچ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔" انزلہ نے سینڈوچ پکڑتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا۔۔۔ حارب نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے سر کو خم دیا۔۔۔ آج ان آنکھوں میں وہ ناگواری وہ غصہ نہیں تھا جو وہ تب سے دیکھتا آرہا تھا۔۔۔ اس کے دل کو بھی کہیں کہیں امید بندھی تھی۔۔۔

وہ رخ پھیرتا اپنا سینڈوچ کھول کر کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔دوپہر سے دونوں ہی بھوکے تھے۔۔۔ان سب کے دوران کھانے کا خیال بھی نہیں آیا تھا۔۔۔وہ اس کی عزیز ہستی کی عزیز ہستی تھیں۔۔۔اس کیلیئے ان کا اہم ہونا بنتا تھا۔۔۔علی کو اس نے سمجھا کر گھر بھیج دیا تھا۔۔۔انہیں ابھی جانے کتنے دن وہاں ہسپتال میں رکنا تھا۔۔۔اس لمحے وقت کا تقاضہ جذباتیت سے نہیں شعور سے کام لینے کا تھا جو یہی کہتا ہے بوجھ کو بانٹ لیا جائے تو اٹھانا آسان ہو جاتا ہے۔۔۔وزنی چیز مل کر اٹھائی جائے تو ہلکی ہو جاتی ہے۔۔۔

سینڈوچ کھاتے ہوئے اسے اپنا آپ انزلہ کی نظروں کے حصار میں محسوس ہوا۔۔۔حارب نے گردن گھما کر قدرے الجھے اور سوالیہ انداز میں اپنی بھنویں اٹھائیں۔۔۔انزلہ نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔

"تمہارا اور میرا سیم فلیور ہے۔۔۔" حارب نے شرارت سے اس کے سینڈوچ کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

انزلہ دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے سینڈوچ کو کھول کر کھانے لگی۔

دونوں نے جب اپنا اپنا کھانا ختم کر لیا تو حارب اس کے ہاتھ سے ریپر پکڑتا ڈسٹ بن میں پھینک آیا تھا اور واپس سے آکر اس کے ساتھ بیٹھتے اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹیکتا آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

"تم گھر چلے جاتے۔۔۔ تھک گئے ہو گے۔۔۔"

"امہم۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

"کچھ پوچھو گے نہیں۔۔۔؟" وہ اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی جو آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔۔۔ حارب جانتا تھا اس کا اشارہ کس جانب ہے۔۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر گردن کو تھوڑا سا گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"ابھی نہیں۔۔۔" چند لمحے اسے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے کہا تھا اور واپس سے سر سیدھا کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

انزلہ بھی صوفے پر ٹانگیں اوپر کو کئے کھڑکی کی گرل میں بازو رکھتی واپس سے باہر دیکھنے لگی تھی۔۔۔ کچھ دیر کے بعد سامنے پر سے نگاہ پھیر کر وہ پر سوچ نظروں سے حارب کو دیکھنے لگی۔۔۔ جیسے اندازہ لگانا چاہ رہی ہو آیا اس سے بات کرے یا نہیں۔۔۔ وہ الجھی اور ہمیشہ کی طرح الجھن میں اپنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کے ناخن کو آپس میں ٹکرانے لگی یوں کے دونوں کے ٹکرانے کے سبب وہاں اک ارتعاش پیدا ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ اس کو دیکھتے ہوئے بس یہی حرکت کئے جا رہی تھی جب حارب کی آواز پر اس کے ہاتھ یک دم رکے۔۔۔

"تمہیں کچھ کہنا ہے انزلہ۔۔۔؟"

وہ پہلے ٹھٹھکی پھر اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔"تم۔۔۔ تم سے ایک فیور چاہیئے تھی۔۔۔"اس نے کچھ رکتے ہوئے کہا۔۔۔ حارب نے اس کی جھجھک کو بخوبی محسوس کر لیا تھا اور پھر آنکھیں کھولتا ہوا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

"حکم کرو۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔۔

"ایسی بات نہیں ہے فیور چاہئے اگر تم آسانی سے کر سکو۔۔۔ علی کے پاس پتا نہیں اس وقت ہاسپٹل کے خرچہ برداشت کرنے کے پیسے ہیں یاں نہیں۔۔۔ اگر۔۔۔"

"تم پریشان مت ہو میں دیکھ لوں گا۔۔۔"اس کا سوال مکمل ہونے سے پہلے اس نے مکمل جواب دے دیا تھا۔

"اگر قاسم یہاں ہوتا تو میں تم سے کبھی ایسی فیور نہیں مانگتی مگر میں اسے اتنی دور پریشان نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"انزلہ نے اسے وضاحت کی۔۔۔

وہ کچھ لمحے اس کی بات پر اسے دیکھ کر سوچتا رہا۔۔۔اس نے اک گہرا سانس لیا"جانتا ہوں مگر پھر بھی جانے کیوں تمہاری اس بات سے دل دکھا ہے۔۔۔ تمہیں یہ بات نہیں کہنی چاہیے تھی۔۔۔"وہ بات کے اختتام پر اس کی جانب دیکھ کر بولا۔۔۔

"مگر سچ میں جب وہ ہوتا ہے مجھے کسی بھی چیز کیلئے پریشان ہونا نہیں پڑتا۔۔۔" کوئی اور موقع ہوتا تو وہ کبھی اس کو اتنی وضاحت نہ دیتی۔۔۔آج بحث و تقرار کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی اور پھر آج وہ اس کے ساتھ کھڑا رہا تھا جیسے اسے کھڑا رہنا چاہیے تھا۔۔۔

"میرے ہوتے ہوئے بھی تمہیں کسی بات کیلئے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔۔۔" وہ دونوں سچائی کا اقرار آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کرنے کے عادی تھے۔۔۔کم ہی کوئی جذبہ انہیں اک دوسرے سے آنکھیں پھیرنے پر مجبور کر پاتا تھا۔۔۔

"میں جلد ہی تمہیں تمہارا ادھار واپس کر دوں گی۔۔۔" اس کی بات کے جواب میں کوئی بات نہ بن پائی تو یہی سہی۔

"جی بہتر۔۔مگر زرا جلدی کیجئے گا بل گیٹس کا بھی ادھار واپس کرنا ہے۔۔۔" تب سے اب تک وہ پہلی بار زچ ہوا تھا۔۔

کوئی احساس تھا۔۔۔کوئی مہک تھی۔۔۔جو آج دل جھوم رہا تھا۔۔۔وہ مسکرائی تھی۔۔۔نہیں وہ ہنسی تھی۔۔۔نہیں پتا نہیں۔۔۔وہ آج پہلی مرتبہ اس کے پاس۔۔اسے دیکھتے ہوئے خوش ہوئی تھی۔۔۔وہ ہنستی تھی تو اس کی آنکھیں بھی مسکرانے لگتی تھیں۔۔۔آنکھوں کی یہ چمک۔۔۔اسے لگ رہا تھا وہ ان کو کھو چکا ہے۔۔۔مگر وہ کھوئیں نہیں تھیں۔۔۔اب جب ملی تھیں تو ان سے نظر ہٹانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔کوئی اور موقع

ہوتا، اگر اس کی ناراضگی کا ڈر نہ ہوتا تو وہ اسے یونہی اپنے سامنے بٹھالیتا اور پھر ان آنکھوں میں ابھرنے والے ہر جذبے کو دل پر نقش کرلیتا۔۔

"کچھ اور بھی کہنا ہے۔۔۔؟" اک بار پھر سے اس کے انگوٹھے اور سب سے چھوٹی انگلی کے ناخنوں کے ٹکرانے پر پیدا ہونی والی "ٹک۔۔ٹک۔۔۔" پر اس نے پوچھا۔۔۔

انزلہ اک بار پھر حیرت ذدہ ہوئی۔۔۔اس کی حیرانی بھانپ کر اپنے اندازے کے ٹھیک ہونے پر حارب کے لب بے ساختہ ہی پھیلے۔۔۔

"میں تھوڑی دیر کیلئے آنکھیں بند کرلوں۔۔۔" اس کی آنکھوں میں امید کا دیا ٹمٹمارہا تھا، مگر وہ اس سے کیوں پوچھ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے تم۔۔۔" حارب کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔وہ اس کے پاس ہوتے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھتی آنکھیں بند کرگئی تھی۔۔۔حارب مسکرادیا۔۔۔وہ دوبارہ سے دوستی کی حدود میں داخل ہونے لگے تھے۔۔۔

اس کا یوں حارب کے کندھے پر سر رکھنا۔۔۔مشکل میں اس کی حارب کو تلاشتی نظریں۔۔۔وہ اپنے جذبات کو نام دینے سے قاصر تھا مگر اس کے یوں سر رکھنے نے جو سکون۔۔۔جو اطمینان دیا تھا وہ کہیں اور نہیں مل سکتا تھا۔۔۔کہیں اور نہیں۔۔۔کل کون سا امتحان منتظر تھا۔۔۔زندگی ان کیلئے کتنے ساتھ کی گنجائش نکالنے والی تھی نہیں پتا تھا مگر ابھی

جو لمحے تھے وہ سانس لینے کیلئے کافی تھے۔۔۔ہموار سانسیں۔۔۔اسے احساس ہوا وہ اس کے کندھے پر سر رکھے سوچکی تھی۔۔۔اور اس کا ہر خدشہ مدھم پڑ گیا تھا۔۔۔

فجر کے وقت علی کے ہسپتال آتے ہی وہ دونوں گھر کیلئے نکل آئے تھے۔۔۔وہ الگ بات تھی اس کے یوں اتنے جلدی آجانے پر اور صبح سے نیند نہ لینے پر وہ علی سے خفا ہوئی تھی مگر اس کی بات بھی ٹھیک تھی ماں ہسپتال کے بستر پر ہو تو اولاد کو اپنا بستر بھی کانٹوں کی مانند محسوس ہوتا ہے۔۔۔

گھر پہنچ کر انزلہ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز واپس سے طے کئے اسے اپنی مطلوبہ جگہ پر رکھا۔۔۔ ٹیرس کے سلائیڈنگ ڈور سے پردے ہٹے ہوئے تھے۔۔ فجر کی آذان کو ہوئے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔۔۔ میٹھی صبح موذن کی پکار پر اٹھ جانے والوں کو تازگی اور چادر اوڑھ لینے والوں پر نیند اتار رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی اس نے کھڑکی کھولی تو باد صبا نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔اک عجیب ساخوشگوار احساس اسے اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھا۔۔۔وہ کچھ دیر وہیں رک کر آسماں کو یونہی تکنا چاہتی تھی مگر موبائل پر ہونے والی بیپ نے اسے اپنی جانب متوجہ کرلیا۔۔۔وہ دروازہ واپس سے بند کرتی اس کے سامنے پردے ڈالتی

وہاں سے ہٹ گئی اور سائیڈ میز سے موبائل اٹھاتی بیڈ پر دراز ہو گئی۔۔۔موبائل پر چالاک لومڑ کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔انزلہ نے اس کا میسج کھولا مگر یہ کیا۔۔خالی۔۔۔بلینک میسج۔۔۔ انزلہ کے چہرے پر بے ساختہ ہی دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔جس کو سمجھانا مقصود تھا وہ سمجھ گئی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔"جواب دینے کے بعد وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے اس کے اگلے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔

"الحمدللہ۔۔۔چلو اب سو جاؤ۔۔پھر صبح بھی جانا ہو گا ہسپتال۔۔۔۔"فوراً سے اس کا جواب آیا تھا۔

"تم چلو گے ساتھ۔۔۔؟"انزلہ نے حیرانی سے واپس سوال کیا۔

لمحے سرک رہے تھے اور جواب نہیں آ رہا تھا۔۔۔اسے یہ سوال نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔۔۔دوسری جانب حارب کو سمجھ نہیں آئی تھی آیا اس نے سوال کیا تھا یاں حکم دیا تھا جو وہ چاہتا تھا وہ دے۔۔۔

"میرا مطلب تھا تم تھک گئے ہو گے۔۔۔کل بھی سارا دن میرے ساتھ خوار ہوئے ہو گے۔۔۔"اس نے جلدی سے لکھ کر بھیجا۔

اس کا میسج اس کے لبوں کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔"تمہاری فکر مندی کا شکریہ۔۔۔" حارب نے ساتھ میں زبان نکالنے والا ایموجی بھیج کر اس کی ناراضگی کو ہوا دینے کی مگر آج حیران کن طور پر دوسری جانب سے ٹھنڈی ہوا کے ہی جھونکے آرہے تھے۔۔۔

"مگر تمہارا ساتھ تھکاتا نہیں ہے۔۔۔" حارب دوبارہ سے میسج بھیج کر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

وہ موبائل کو تھامے مسلسل اس کے میسج کو دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔کچھ لمحے سوچ بچار میں سرک گئے جواب پھر بھی نہیں بن پایا تھا۔۔۔وہ کل سے اس کے ساتھ تھا۔۔۔اسے تنہا نہیں کیا تھا پھر بھی وہ اسے کوئی امید نہیں دلا سکتی تھی ناں ہی اپنے دل کو اس ڈگر پر ڈال سکتی تھی۔۔۔مستقبل قریب میں بہت سے راز آشکار ہونے والے تھے۔۔۔بہت سی غلطیاں نظروں میں آنے والی تھیں۔۔۔اس کے ساتھ دل لگا کر یہ جنگ ہاری نہیں جا سکتی تھی۔

"حارب۔۔۔"اس نے بس اتنا ہی لکھ کر بھیجا اور پھر جلدی جلدی سے واپس ٹائپ کرنے لگی۔"شکریہ آپ نے کل جو بھی میرے لئے کیا۔۔۔"

اک بار پھر سے "آپ" کا تکلف آڑے آیا۔۔۔حارب نے اک لمبی سانس بھری۔۔۔"میرے خیال سے ہسپتال کیلئے عصر پڑھ کر نکلنا چاہیے۔۔۔تم تیار رہنا میں کال

کردوں گا۔۔۔"اس نے خود ہی وقت متعین کرتے ہوئے اسے بتادیا، اگر اس پر چھوڑتا عین ممکن تھا وہ ڈنڈی مار جاتی۔۔۔وہ اسے جاننے لگا تھا۔

انزلہ اس کے جواب پر غیر معمولی طور پر مسکرائی۔۔۔"تھینک یو۔۔۔"

کچھ رشتوں میں جذبات سمجھانے کیلئے ہجے نہیں کرنے پڑتے بلکہ وہ تو بنا تحریر کئے ہی سمجھ آجاتے ہیں۔۔وہ دونوں بھی بنا کہے ہی اک دوسرے کو سمجھ چکے تھے۔۔۔انزلہ اس کی باتوں کا عنوان بدلنا چاہ رہی تھی اور اس نے بدل دیا تھا۔۔۔حارب اس کے ساتھ رہنا چاہتا تھا اور اس نے مان لیا تھا۔۔۔

انزلہ نے اپنا موبائل بند کرکے واپس سے میز پر رکھ دیا اور پھر کروٹ لیتی دیوار پر نسب پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔۔۔قاسم نے یہ پینٹنگ جانے اس سے کتنی بار مانگی تھی مگر اس نے نہیں دی تھی۔۔۔وہ اک ایکسٹریکٹ پینٹنگ تھی۔۔۔یہ پینٹنگ اسے کہیں ناں کہیں اپنے جذبات کی عکاس لگتی تھی۔۔۔مصور نے اپنا برش اٹھا کر خوبصورت رنگوں سے محبت کا تلخ وجود تخلیق کیا تھا۔۔۔دو لوگوں کی محبت کی داستان سامنے لگی پینٹنگ سے عیاں ہو رہی تھی۔۔۔اک نے ہاتھ چھڑایا تو دوسرے کا وجود بکھر گیا تھا۔۔۔

ہسپتال سے واپسی کے راستے میں جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور پھر اسے احساس ہی نہیں ہوا تھا وہ کب گھر پہنچے تھے۔۔۔پورے دن کی تھکان اور اعصابی جنگ لڑنے کے بعد

کچھ پل آسودگی کے آئے اور نیند کچھ اس طرح مہربان ہوئی تھی کہ اگر پاس سے گزرنے والی گاڑی ہارن نہ دیتی تو وہ یونہی گاڑی میں سوتی رہتی۔۔۔اس نے اک لمبی سانس اندر اتارنے کے بعد آنکھیں کھول لیں اور پھر کچھ پل اسے سمجھنے میں لگے تھے۔۔۔جب وہ سوئی تھی اس کی سیٹ سیدھی تھی اور جب اٹھی تھی تو گاڑی کی سیٹ بڑی آرام دہ انداز میں بچھی ہوئی تھی شاید اسی سبب اس کی نیند گہری ہو گئی تھی۔۔۔اس نے اپنے اوپر پڑی جیکٹ کو دیکھا جس کے اندر وہ اپنے بازو چھپائے پاؤں سیٹ کے اوپر رکھے سمٹی سی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔انزلہ نے یونہی اپنی دائیں جانب گردن گھماتے ہوئے دیکھا، حارب بھی اپنی سیٹ پر بڑے آرام دہ انداز میں لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔۔

جلد ہی اس نے بھی انزلہ کا جاگنا محسوس کر لیا تھا اور موبائل بند کرتے ہوئے وہ بھی سیدھا ہو گیا۔۔۔

"پتا ہی نہیں چلا کیسے سو گئی۔۔۔"وہ سیٹ پر سے پاؤں اتارتی سیدھی ہوئی۔۔۔شاید کچی نیند سے اٹھنے کا اثر تھا جو اسے ابھی بھی ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔انزلہ نے جیکٹ کو اٹھاتے ہوئے اپنے کندھوں پر ڈال لیا۔۔۔

"تم نے اٹھایا کیوں نہیں۔۔۔؟"

وہ اس کو اتنی دھونس سے جیکٹ اپنے کندھوں پر پھیلاتے دیکھ رہا تھا۔۔اس نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا اگر انزلہ دیکھ لیتی شرمندہ ہونے کا تو پتا نہیں مگر بگڑ ضرور جاتی۔۔۔"میں امید نہیں کر رہا تھا تم میری موجودگی میں اس قدر پرسکون نیند سو سکتی ہو۔۔۔ تمہیں یوں سوتا دیکھ کر اچھا لگا اور پھر دل ہی نہیں کیا اٹھانے کو۔۔۔"اس نے سادہ سے لہجے میں اقرار کیا۔

"کتنی دیر ہو گئی۔۔۔؟"انزلہ نے اس کی جملے کی گہرائی کا اثر زائل کرنے کیلئے اپنا سوال داغ دیا۔

"میں نے غور نہیں کیا۔۔۔ چلیں کیا۔۔۔؟"پتا نہیں اس نے بتایا تھا یاں پوچھا تھا۔۔کیونکہ کہنے کے ساتھ ہی اس نے گاڑی کو بند کر دیا اور باہر نکلنے کیلئے دروازہ کھول گیا۔۔۔

"حارب۔۔۔"انزلہ کی آواز پر گاڑی سے اترتا وہ رک گیا۔۔۔اس نے مڑ کر انزلہ کی جانب دیکھا وہ ویسے ہی اپنی نشست سنبھالے ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ بنا کچھ کہے کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی یوں جیسے اس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو پھر بلاآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔۔۔"تم یہ کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟"

"کیا۔۔؟"وہ حیران ہوا۔۔۔

وہ جو پوچھنا چاہ رہی تھی اسے الفاظ میں کیسے اتارنا تھا اسے خود بھی نہیں پتا تھا۔۔۔"کچھ نہیں۔۔"ناچار اس نے نفی میں سر ہلایا اور پھر گاڑی سے اتر کر اپنے گھر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

دیوار پر سامنے لگی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے اس کے ذہن پر کچھ دیر پہلے والا واقع لہرایا تھا،اس کے احساسات میں تبدیلی آنے لگی تھی،ایسی تبدیلی جسے وہ خود ماننے سے انکاری تھی مگر اس کے رویے میں کہیں نا کہیں وہ تبدیلی اوروں کو محسوس ہو رہی تھی۔

پچھلے کچھ دن ان کے ہسپتال کے چکر لگانے میں ہی گزر گئے تھے۔۔۔رات کو وہ اور حارب انعم بیگم کے پاس رکتے تھے اور دن میں علی ان کے پاس رک جایا کرتا تھا۔۔۔پھر کچھ دنوں کے بعد جیسے ہی ان کی حالت سنبھلی تھی ڈاکٹر نے انہیں ڈسچارج کر دیا تھا۔۔۔پچھلے چند دن ان کیلئے اعصاب شکن تھے مگر آج قاسم واپس آ رہا تھا اور ساری تھکن کہیں دور جا سوئی تھی۔۔۔وہ،لاریب اور حارب اسے لینے ائیر پورٹ پر پہنچے ہوئے تھے۔۔۔آخر پہلی بار یوں گیا تھا اب ٹھکائی کرنی تو بنتی تھی ناں۔۔۔وہ تینوں وہاں کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے مگر وہ آ کر ہی نہیں دے رہا تھا۔

"یار یہ قاسم بھائی آ کیوں نہیں رہے۔۔۔" لاریب وہاں اس کے انتظار میں کھڑی کھڑی تھک چکی تھی۔۔۔ جانے وہ کیوں ابھی تک باہر نہیں آیا تھا۔

"ہاں مجھے بھی لگتا ہے اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے ورنہ اتنا وقت تو نہیں لگتا۔۔۔" حارب بھی دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کہیں وہ گھر تو نہیں چلے گئے۔۔۔" لاریب کو اک نیا خدشہ لاحق ہوا۔ وہ تینوں اسے بنا بتائے لینے آئے تھے۔ "انزلہ باجی آپ کال کر کے پوچھیں ناں ان سے۔۔۔" لاریب نے انزلہ سے کہا جو تھوڑا پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔ لاریب اور حارب دونوں اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"ابھی اتنا بھی کوئی وقت نہیں ہوا صبر کرو تھوڑا آ جاتا ہے۔۔۔" انزلہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا مگر اس کی آنکھوں کی چمک معدوم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کی وہی چمک جو اس کی ہر الٹی حرکت کی چغلی حارب کو مارتی تھیں۔

"شیطان کی نانی۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑایا، انزلہ نے اس کی لپسنگ کرتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔ وہ بجائے اس کی سرزنش کرتی نظروں پر اپنے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو سمیٹتا ، الٹا اسے مزید پھیلا گیا۔۔۔

"شیطان کی نانی۔۔۔ تم نے پھر کوئی نیکی کا کام کیا ہے ناں۔۔۔" اب کی بار وہ بڑبڑایا نہیں تھا بلکہ اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔ لاریب قہقہہ لگاتے ہوئے ہنس دی۔۔۔

"تم۔۔۔" وہ اس پر جوابی وار داغنے کو ہی تھی جب اس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔ سکرین پر قاسم کا نمبر دیکھتے ہی اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ باقاعدہ ناچ اٹھی تھی۔ انزلہ نے حارب کو نظرانداز کرتے ہوئے قاسم کی کال اٹھالی۔

"کہاں ہو تم مجھے نظر کیوں نہیں آرہی۔۔۔؟" بغیر علیک سلیک کے قاسم شیشے کے دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے اس پر برہم ہوا۔

"کہاں ہونا چاہیے۔۔۔؟" اس نے بڑے تحمل سے پوچھا۔

"انزلہ۔۔۔ میں نے تم سے کہا تھا اگر تم مجھے یہاں نظر نہیں آئی تو میں ائیرپورٹ سے باہر نہیں آؤں گا۔۔۔"

"یار قاسم میں بہت تھک گئی تھی ناں۔۔۔" انزلہ کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں بھی یہیں بیٹھا ہوں۔۔۔ جب تک لینے نہیں آؤ گی میں بھی باہر نہیں آؤں گا۔۔۔" وہ سچ میں ابا کی پٹائی سے خوفزدہ تھا جبھی وریشہ اس سے پہلے نکل کر جا چکی تھی۔

بلآخر لاریب کی ملتجائی نظروں پر رحم کھاتے ہوئے انزلہ تھوڑا سا سامنے آگئی جہاں سے وہ اسے دیکھ سکتا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ کو قدرے اونچا کرتے ہوئے ہلایا۔۔۔ وہ سامنے ہی

شیشے کے دوسری پار کھڑا اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا اور پھر جیسے ہی ہوا میں لہراتا ہوا اس کا ہاتھ نظر آیا تھا وہ چہرے پر خوشی لئے باہر نکل آیا۔۔۔انزلہ اور لاریب دونوں اس کی جانب لپکی تھیں اور دونوں جانب سے پڑی افتاد پر وہ اپنے بیگ سمیت زمین پر جا گرا۔۔۔ وہاں موجود اتنے سارے لوگوں کے قہقہے ہوا میں جھوم اٹھے۔۔۔اسے گرانے کے بعد وہ دونوں سکون سے کھڑی اسے دیکھنے کا شغل شروع کر گئیں۔۔۔ قاسم ہونقوں کی طرح منہ کھولے ان کی جانب دیکھتے ہوئے ان کے خود کو اٹھانے کا انتظار کرتا رہ گیا۔۔۔حارب نے اس کے غصے کے ڈر سے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے ہاتھ دے کر اٹھایا۔۔۔وہ ان دونوں کو گھورتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔جاتے وقت بھی اسی مقام پر بے عزت ہوا تھا اور اب آتے وقت بھی۔۔۔وہ دونوں پھر سے اک ساتھ اس کی جانب بڑھیں۔۔۔اس سے پہلے وہ مزید کوئی تخریب کاری کرتیں قاسم نے ہاتھ بڑھا کر انگشت شہادت سے انہیں دور ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔"خبردار جو اب اک ساتھ آئیں۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی قاسم نے انزلہ کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر اپنے بازو کھول دئے۔۔۔وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے گلے سے لگ گئی۔۔۔

"ابا نہیں نظر آرہے۔۔۔"وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا پوچھ رہا تھا۔

"تایا ابا کو کیوں آنا تھا۔۔۔؟"انزلہ نے معصومیت کی آخری حدوں کو چھوا۔۔۔ قاسم نے اسے پہلے حیرانی سے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی ساری شرارت سمجھتے ہوئے اس کی پونی کو پکڑ کر زور سے کھینچ ڈالا۔۔۔انزلہ نے اس سے دور ہوتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔"تم کہتے ہو تو میں بتا دیتی ہوں تایا ابا کو۔۔۔؟"انزلہ کی دھمکی پر وہ منہ کے زاویے بگاڑتا لاریب کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

واپسی پر لاریب تو اماں کو بتانے کیلئے گھر بھاگ گئی تھی مگر وہ تینوں اس وقت سڑک پر محفل لگائے ہوئے تھے۔۔۔ قاسم کی واپسی پر سبھی اک ساتھ ڈنر کرنے والے تھے اور اب وہ انزلہ کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانا چاہ رہا تھا مگر وہ تائی اور پھر نورین کی وجہ سے مسلسل انکار کر رہی تھی۔۔۔انزلہ کی انکار کی ہر کوشش بے سود جانے لگی تھی۔

"یار۔۔۔ماما اکیلی ہیں۔۔۔"اس نے اپنا ساجواز دیا۔انزلہ کے اس یونیورسل بہانے پر حارب نے سر جھکاتے ہوئے اپنی مسکراہٹ کو چھپایا۔

"اتنی تمہیں چچی کی فکر تھی تو اس رات حارب کے ساتھ ڈنر کرنے کیوں گئی تھی۔۔۔"
قاسم کے جملے پر انزلہ کی آنکھیں باہر آئیں۔۔۔"چچی نے بتادیا تھا مجھے۔۔۔"اس نے انزلہ کی حیرانی بھانپتے ہوئے کہا۔۔۔

"اک سیکنڈ میں ابھی دوپٹا لے کر آئی۔۔۔" وہ اپنے گھر کی جانب بھاگنے کو ہی تھی جب قاسم نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"تمہیں پتا بھی ہے دوپٹا کہتے کسے ہیں۔۔۔" قاسم نے اس پر چوٹ کرتے ہوئے اس کی یہ کوشش بھی ناکام بنادی۔

"یار۔۔۔ میرا پیٹ دکھ رہا ہے۔۔۔" وہ اپنا پیٹ پکڑے اداکاری کرتی دہری ہوئی تھی۔ حارب کے بے ساختہ قہقہے پر انزلہ نے سیدھا ہوتے ہوئے اسے گھورا اور پھر بیچارہ سا منہ بنا کر قاسم کو دیکھا۔ "قاسم۔۔۔"

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" قاسم نے گردن ہلاتے انکار کیا اور پھر انزلہ کو حارب کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھتا پا کر اس نے پہلے آئیبرو اٹھا کر انزلہ کو اور پھر حارب کو دیکھا۔۔۔ "سوچنا بھی مت۔۔۔" حارب کو اس کی مدد کیلیئے پر تولتے دیکھ کر قاسم نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی تھی اور پھر انزلہ کی جانب گھوما۔۔۔ "اس کے ساتھ تو اس دن بڑی خوشی سے ڈنر پر چلی گئی تھی۔۔۔ اور مجھے مسلسل انکار کر رہی ہو۔۔۔" قاسم خفا ہوا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔" وہ بھی واپس بیچارگی سے بولی تھی۔

"ایسی ہی بات ہے۔۔۔" ناراضگی ہنوز برقرار رہی۔

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے بھی مت کہنا میں اپنی زبان بند رکھوں اگر تمہاری کزن نے یاں مجھے کسی نے کچھ کہاناں تو آئی ول میک شور نانی یاد آجائے۔۔۔" وہ انگشت شہادت اس کی جانب اٹھائے تیز تیز کہہ رہی تھی جبھی قاسم نے اس کی گردن کے گرد یوں ہاتھ پھیلا دیا جیسے وہ اس کی بہن نہیں کوئی لنگوٹیا یار ہو۔۔۔ چلتے چلتے اس نے اپنا دوسرا بازو اسی طریقے میں حارب کے اوپر رکھ دیا تھا اور پھر وہ تینوں گھر کی جانب بڑھ آئے۔ قاسم جانتا تھا وہ محض بھڑک کر کہہ رہی ہے، ورنہ وہ اس کے اور ابا کے لحاظ میں ایسا کچھ نہیں کرے گی۔

گھر پہنچتے ہی سمیعہ بیگم بالکل ماں کے ازلی انداز میں والہانہ اس سے ملی تھیں مگر اگلے ہی لمحے اس کے پیچھے کھڑی انزلہ کو دیکھ کر ان کے چہرے پر پہلے والی خوشی رخصت ہو گئی۔ انزلہ نے دھیمی سی آواز میں انہیں سلام کیا یوں جیسے جتنے لوگ سنیں گے تائی ماں کے جواب نہ دینے پر اتنی ہی سبکی ہو گی۔۔۔ وہ بادل نخواستہ جواب دے کر حارب کے سر پر پیار دینے لگیں۔

"ارے واہ آج ہماری بیٹی آئی ہیں۔۔۔" لقمان صاحب بھی لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے انزلہ کو دیکھ کر کھل اٹھے تھے۔۔۔ ان کی آمد پر انزلہ کی گردن کا سریہ بھی سخت ہوا تھا، پاس کھڑی نورین کو جتاتی نظروں سے دیکھتی وہ لقمان صاحب کی جانب بھاگ اٹھی۔

"شکر آپ گھر پر ہیں۔۔۔" ان کے پاس پہنچ کر اس نے ڈرتے ہوئے ان کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔ اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا بیٹھے۔

قاسم اور حارب بھی آگے بڑھ کر باری باری ان سے ملے تھے پھر سب ہی ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھ آئے۔ لقمان صاحب سربراہی نشست پر بیٹھ گئے اور ان کی جانب لگی تین کرسیوں پر تائی ماں اور ان کے ساتھ لاریب اور نورین بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔ مصلحتاً تائی ماں کے عین سامنے والی کرسی قاسم نے خود سنبھالتے ہوئے انزلہ کو اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھا لیا اور اس بات پر تائی اماں پہلو بدل کر رہ گئیں۔۔۔ انزلہ کے ساتھ اور نورین کے عین سامنے والی کرسی پر حارب کا نمبر آیا تھا۔

"قاسم بہن کو بریانی ڈال کر دو۔۔۔" لقمان صاحب نے بڑی شفقت بھری نظروں سے انزلہ کو دیکھا۔ وہ مسکرا دی۔ قاسم نے باپ کی بات پر فوراً سے سر ہلاتے ہوئے انزلہ کی پلیٹ میں بریانی پروسی۔ سبھی باری باری اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنا شروع کر چکے تھے۔

"آپ یہ قورمہ لیں ناں۔۔۔" نورین نے سامنے بیٹھے حارب کی جانب قورمہ کا باؤل بڑھایا۔ وہ یوں یک دم نورین کے خود کو پروٹوکول دینے پر خود بھی حیران ہوا تھا اور سر اٹھا کر اسے دیکھ کر مسکرایا مگر اندازہ نہیں کر پایا تھا کہ اس کے ہاتھ سے باؤل پکڑے یاں ناں۔۔۔

"ارے ہاں ہاں حارب بیٹا لو۔۔۔ تمہاری تائی ماں بہت اچھا قورمہ بناتی ہیں اور بریانی اس کا تو کوئی جواب ہی نہیں۔۔۔" لقمان صاحب حارب کی الجھن بخوبی سمجھ چکے تھے۔۔۔ "انزلہ بیٹا حارب کو بریانی نکال کر دیں۔۔۔" وہ بڑی سہولت سے نورین کو جواب دے گئے تھے اور

یہی بڑوں کی خوبی ہوتی ہے وہ دور اندیش ہونے کے ساتھ ساتھ کمال کے موقع شناس بھی ہوتے ہیں۔۔۔

"واہ تایا ابا۔۔۔ کیا گیم کھیلا ہے مجھے ہی پھنسا دیا۔۔۔"اس نے قاسم کے پاس ہوتے ہوئے سرگوشی کی۔ قاسم اور حارب دونوں نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔

"انزلہ بیٹے۔۔۔"تایا ابا نے اک بار پھر سے پکارا۔۔انزلہ نے ناچار مسکراتے ہوئے ٹرے تھام لی اور حارب کی جانب مڑنے سے پہلے وہ نورین کو جتاتی نظروں سے دیکھنا نہیں بھولی تھی۔نورین نے بددلی سے ہاتھ میں پکڑا باؤل واپس میز پر رکھ دیا۔

"نورین تمہاری ماں نے تمہاری کتنی اچھی تربیت کی ہے۔۔۔"تائی ماں بھی اپنی بھانجی کے دفاع میں میدان میں آئی تھیں اور انزلہ کو نیچا دکھانے کیلئے انہوں نے جان بوجھ کر اپنی بہن کا نام لینے کے بجائے "ماں"کا لفظ بولا تھا۔

حارب کی پلیٹ میں چاول نکالتے انزلہ کی ٹرے پر گرفت سخت ہوئی۔

"اس کے آنے سے مجھے اتنی مدد مل گئی ہے اور نہ کوئی زبان درازی نہ غصہ۔۔۔اور ماشاءاللہ کیسے دوپٹا لئے رکھتی ہے۔۔۔"تائی ماں نے بھی ڈھونڈ ڈھونڈ کر انزلہ کی خامیاں نورین کی خوبیوں میں بدل دی تھیں۔۔۔اہانت کے مارے انزلہ کا چہرہ سرخ پڑنے لگا۔"اپنی ماں ہو تو بچوں کی تربیت اچھی ہی کرتی ہے۔۔۔"

"ڈونٹ لیٹ دی ڈار کنیس ٹو سپوائل یور چارم۔۔۔" انزلہ کے ہاتھ سے ٹرے تھامتا وہ بہت غیر معمولی سے انداز میں اس کے پاس آتا اپنی بات کہہ گیا۔اک گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے خود کو پرسکون کیا۔۔۔ قاسم اسے اتنے پیار سے وہاں لے کر آیک تھا اور پھر تایا ابا کیلئے کوئی نئ الجھن نہیں پیدا کرنا چاہتی تھی۔۔۔انزلہ نے نورین کی جانب دیکھا جو بہت غور سے اسے اور حارب کو ہی دیکھ رہی تھی۔تائی کی کڑوی باتوں کے باوجود بھی وہ مسکرا دی۔۔۔ سامنے بیٹھی نورین کو وہ کسی صورت خوشی نہیں بخش سکتی تھی اور وہ اتنی سی بات پر جل بھن بھی گئ تھی۔

"ماں یہ آج کل دوپٹے کی ڈیفینیشن بدل نہیں گئی۔۔۔" قاسم نے نورین کے گلے میں جانے دوپٹا کہ رسی جو بھی پہنا ہوا تھا اس پر چوٹ کی۔۔۔ لقمان صاحب مسکرا کر اپنی بیوی کے عتاب کا نشانہ نہیں بننا چاہتے تھے جبھی پانی پی کر خود کی مسکراہٹ کو ضبط کیا۔

سمیعہ بیگم نے اپنے بیٹے کو گھورا۔۔ "تم مردوں کو کیا پتا اتنی گرمی میں بھی دوپٹا لئے رکھنا کتنا مشکل ہے۔۔۔"

"ہاں مشکل تو ہے۔۔۔ آخر اس رسی کو گلے میں پہن کر دوپٹے کا نام دینا اک آرٹ تو ہے۔۔۔"

"کم سے کم نہ ہونے سے تو بہتر ہی ہے۔۔۔" انہوں نے حقارت سے انزلہ کو دیکھا جس کو ان کی باتوں کے باوجود بھی اپنے دوپٹا نہ لینے پر کوئی شرمندگی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ اس کے برعکس وہ چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ لئے بریانی سے لطف اندوز ہوتی رہی۔۔۔ اب زبان سے نہیں مگر مسکراہٹ سے تو دشمنوں کو جلایا ہی جا سکتا تھا ناں۔

"لاریب اماں کی بات سن لی ہے ناں۔۔۔ اب کل سے دوپٹے میں گھومتی نظر آؤ۔۔۔" اس کا لہجہ خاصا شریر تھا۔ سمیعہ صاحبہ اور نورین تو اس کی اس قدر انزلہ کی طرف داری پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھیں۔ لقمان صاحب نے جنگ کے بڑھتے خدشے کے پیشِ نظر قاسم سے میٹنگ کی بابت پوچھتے حارب کو بھی باتوں کا حصہ بنا لیا تھا اور پھر کھانے کے دوران ان تینوں کی ہی باتیں آپس میں چلتی رہی تھیں۔

پچھلے کچھ دنوں میں پہلے وہ انعم صاحبہ اور پھر قاسم کے ساتھ مصروف رہی تھی، اس کا دھیان بالکل ہی اپنے کام کی جانب سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ آج وسیم کی کال پر وہ اک آخری بار اس راستے پر چلنے کا تہیہ کرتی ریستوران چلی آئی۔۔۔ ریستوران سے اندر داخل ہوتے ہی اس نے وسیم کو تلاشنے کیلئے پورے ریستوران میں نظر دڑائی، وہ اسے ریستوران کے اندر تینوں جانب بار کی طرز میں لگی میز کے اطراف رکھی گئی قدرے اونچی کرسی پر بیٹھا ہوا اپنے

موبائل پر نظریں جمائے دکھائی دے گیا۔انزلہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس کے پاس آگئی اور اپنا کلچ سامنے رکھتی ہوئی اونچی سی کرسی پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

وسیم نے اپنے پاس کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے موبائل پر سے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کی جانب دیکھتے ہی اس کی تیوری چڑھی۔۔۔اس نے اپنے موبائل کی چمکتی سکرین اس کے سامنے کی جس پر لکھا ہوا وقت اس کے دیر سے آنے کی نشاندہی کر رہا تھا۔۔۔

"تم نے اگر دیر سے ہی آنا ہوتا ہے تو پھر مجھے بھی بتا دیا کرو۔۔۔خوامخواہ دو گھنٹے پہلے بلوا کر بیٹھا دیتی ہو۔۔۔"

"تم میرے مینیجر ہو یاں میں تمہاری۔۔۔؟آئندہ یہ بھاؤ مجھے تو نہ ہی دیکھانا۔۔۔"اس نے شیڈز سر کے اوپر کرتے ہوئے کہا۔

"مینیجر ہوں تو کیا عزت نفس نہیں ہے۔۔۔دو وقت کی اس حق حلال کی کمائی کیلئے اپنی عزت نفس کا سودا نہیں کر سکتا۔۔۔"

"حق۔۔۔اور حلال۔۔۔؟"انزلہ نے مزاق اڑاتے ہوئے سوالیہ انداز سے بھنویں اچکائیں۔

"تو تمہاری کون سا حق حلال کی کمائی ہے۔۔۔؟تم بھی تو ایسے ہی پیسے کماتی ہو۔۔۔"اس نے بھی وار داغا۔

"میں نے کبھی اپنی کمائی کو حق حلال کی کہا بھی نہیں۔۔۔" قدرے اطمینان سے کہتے ہوئے اس نے ویٹر کو ہاتھ کے اشارے سے بلایا اور چلڈ ڈبل چاکلیٹ لاٹے کا آرڈر دیا۔

"تمہیں پتا ہے تمہاری کمائی حلال نہیں ہے پھر بھی تم یہ کام کر رہی ہو۔۔۔" اسے انزلہ کی عقل پر شعبہ ہوا۔

"تم نہیں کر رہے کیا۔۔۔؟"

"میری تو حق حلال کی ہے۔۔۔" وہ پریقین لہجے میں بولا۔

"تم اور میں دونوں ہی اک طریقے سے پیسے کما رہے ہیں فرق صرف اتنا ہے میں غلط کام کو صحیح ثابت کرنے کیلئے آسمان کے قلابے نہیں ملاتی اور تم۔۔۔ تم اس جھوٹ پر مصر ہو کہ ہماری کمائی حلال کی ہے۔۔۔"

"ہیں میری کمائی کیوں حلال کی نہیں ہوئی۔۔۔ میں کون سا تمہاری طرح رنگ برنگے کپڑے پہن کر خود کی نمائش کرتا ہوں۔۔۔" اس نے اپنے خیالات کا اظہار خاصی صاف گوئی سے کیا، انزلہ اس کی بات پر قہقہ لگاتی ہوئی ہنس پڑی۔

"تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ خوش فہم نکلے۔۔۔ بس تم نمائش ہی نہیں کرتے باقی اس نمائش کو تکمیل تک پہنچانے کا بندوبست سارا کرتے ہو اور پھر کہتے ہو میری کمائی حرام کی

نہیں۔۔۔" وہ بھی اس کی صاف گوئی کے جواب میں آئینے پر کپڑا پھیرتی اسے خاصا صاف عکس دکھا گئی تھی۔ "خیر کنٹریکٹ لائے ہو۔۔۔؟"

وسیم نے سر ہلاتے ہوئے اپنے سامنے پڑی فائل اس کی جانب بڑھادی اور پھر اسے تفصیلات بتانے لگا۔۔۔ انزلہ بھی کانٹریکٹ پر سرسری سی نگاہ ڈالتی ہر پیج پر اپنے انیشلز کرتی چلی گئی، آخری پیج پر پہنچ کر اس نے اپنے سائن کرتے ہوئے کانٹریکٹ واپس سے وسیم کی جانب بڑھا دیا۔ وسیم نے اس سے فائل پکڑ کر واپس سے میز پر رکھ دی۔ ویٹر اس کے سامنے کافی رکھ کر جاچکا تھا۔ انزلہ نے دائیں ہاتھ سے کافی کے گلاس کو کچھ اس انداز میں پکڑا کہ اس کی تین انگلیاں گلاس کے گرد تھیں اور انگوٹھے اور انگشت شہادت سے سٹرا تھام کر لبوں میں دباتے ہوئے کافی کے گھونٹ بھرنے لگی۔

"تم مزسے کب تک ناراض رہو گی۔۔۔؟"

وسیم کی آواز پر انزلہ نے کافی پینے کے سلسلے میں وقفہ کیا اور پھر کافی کا گلاس لبوں سے دور کرتے ہوئے اس نے وسیم کو حیرانی سے دیکھا۔

"تم گئے نہیں ابھی تک۔۔۔؟" اس کی موجودگی کو نظر انداز کئے جانے کا بتاتی ہوئی وہ اسے چڑا گئی۔ وسیم نے بھی محض منہ بنا کر ہی کام چلانا چاہا، اس وقت وہ غصے میں واک آؤٹ کر کے انزلہ سے بات کرنے کا موقع نہیں گنوا سکتا تھا۔ "وہ تمہاری دوست تھی۔۔۔"

"ایکزیکٹلی۔۔۔دوست تھی۔۔۔یعنی ماضی بعید۔۔۔دو جماعتیں پڑھ لی ہوتیں تو تمہیں یہ فرق پتا ہوتا۔۔۔"

"ماضی قریب کیوں نہیں۔۔۔؟"

"دوستی یاں تو حال ہوتی ہے یاں ماضی بعید،اس میں ماضی قریب کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔۔۔"اس کا لہجہ خاصا خشک تھا۔

"میرا مطلب ہے تم دونوں نے اتنا بہترین وقت ساتھ گزارا ہے۔۔۔"

"ہاں بہترین وقت ساتھ گزارا ہے اور برا وقت تنہا تنہا۔۔۔"اس کا لہجہ سرد تھا۔

"تم یونہی کیسے دوستی ختم کر سکتی ہو۔۔۔"

"تم بھول رہے ہو دوستی میں نے نہیں تمہاری منگیتر نے ختم کی تھی،اور کم سے کم دوستی تو مت ہی کہو۔۔۔"وہ مذاق اڑاتی ہنسی۔

"پھر کیا کہوں۔۔۔؟"

"جو بھی کہو۔۔۔دوستی نہیں۔۔۔دوست یوں اندھیروں میں تنہا چھوڑ کر نہیں چلے جاتے۔۔۔مجھے اس پر بہت مان تھا، بھروسہ تھا مگر وہ بھی اوروں کی طرح نکلی،بجائے دلدل سے کھینچ کر باہر نکالنے کے وہ مجھے دلدل میں دھنستا دیکھ چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔"

"اس نے تمہیں منع کیا تھا، روحیل سے دوستی کرنے سے بھی، ماڈلنگ کرنے سے بھی مگر تم نے اس کی نہیں سنی۔۔۔"

"کیا اک بار کہہ دینا کافی ہوتا ہے۔۔۔؟ وہ جانتی تھی میں روحیل کے ساتھ سنسئیر نہیں ہوں، وہ جانتی تھی روحیل کے ساتھ میری دوستی بھی نہیں تھی۔۔۔ نہ ہی روحیل میرے ساتھ سنسئیر تھا، وہ اپنی گرل فرینڈ سے ناراض میرے ساتھ وقت گزاری کر رہا تھا اور میں خود سے ناراض اس کے ساتھ وقت گزاری کر رہی تھی۔۔۔ وہ میری دوست تھی، چاہتی تو آہستہ آہستہ مجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی سے متعارف کرواسکتی تھی۔۔۔ اس نے میرے اچھے وقت میں میرے ساتھ دوستی کی تھی اور پھر میرے برے وقت میں میرے ساتھ دوستی توڑ کر میری پیٹھ پر وار کر دیا۔۔۔ اس وقت اس کی دوستی میرے لئے کنویں میں لٹکے ہوئے وہ آخری رسی تھی جس کو تھامے میں اس اندھیرے سے باہر نکل سکتی تھی، مگر اس نے دوستی توڑ کر اس رسی کو ہی توڑ دیا۔۔۔"

"کیا تم اپنی ان غلطیوں کا الزام اسے دے رہی ہو۔۔۔؟"

"نہیں میں اپنی غلطیوں کا الزام نہیں بلکہ ان اندھیروں سے وقت پر نہ نکلنے کا الزام اپنے دوستوں کو دے رہی ہوں۔۔۔ بجائے اس کہ کے آپ کو اندھیرے میں سہارا دے کر

روشنی کی طرف لے جانے کے آپ کا دوست خود اس اندھیرے میں گم ہو جانے کے خوف سے آپ کو وہیں چھوڑ کر خود بھاگ جائے کیا اس کو دوستی کہتے ہیں۔۔۔؟"

"تم یہ سارے شکوے اس سے خود کیوں نہیں کہہ دیتی۔۔۔؟"

"جب وہ خود پوچھے گی تب خود اس سے کہہ بھی دوں گی۔۔۔"

"اور میرے ساتھ۔۔۔؟ میرے ساتھ دوستی ہے۔۔۔؟"

"تمہارے ساتھ میں صرف اس لئے تمیز سے ہوں کیوں کہ تم مزکے ساتھ مخلص ہو۔۔۔ ورنہ تم میں اور باقی مردوں میں بھی کچھ خاص فرق نہیں ہے، جو صرف اپنے گھر کی عورتوں کی عزت کرنا فرض سمجھتے ہیں، باقی دنیا کی عورتوں کے ساتھ وہ کیا کرتے ہیں یاں دیگر لوگ کیا کرتے ہیں ان کا درد سر نہیں ہوتا۔۔۔" وہ اک بار پھر اسے اس کی خاموشی کا طعنہ دے گئی تھی، جس دن روحیل نے شوٹنگ کے دوران اس سے بدتمیزی کی تھی اور وہ خاموش وہاں کھڑا رہا تھا، وہ الگ بات تھی انزلہ اپنا حساب خود ہی چکتا کرکے آئی تھی۔ وہ اس کی بات پر شرمندہ سا ہو گیا۔ کچھ لمحوں کے بعد اس نے انزلہ سے پوچھا۔ "تمہیں ڈراپ کر دوں۔۔۔؟"

"جب تم جانتے ہو میں تمہیں کبھی اپنے گھر کا راستہ نہیں دیکھاؤں گی تو کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔"

"مرو تم یہیں پر۔۔۔ پھر کہتی ہو تم میں اور دوسرے مردوں میں فرق نہیں۔۔۔" کچھ دیر پہلے انزلہ کی جذباتی باتوں کے زیرِ اثر آکر وہ اچھا بننے کی کوشش کرتا اس سے پوچھ بیٹھا تھا مگر پھر انزلہ کے جواب پر وہ بھنا کر کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اس نے ویٹر کو بلا کر پھر سے آرڈر نوٹ کروایا تھا مگر اس بار اس نے کوکی اینڈ کریم فلیور والا ایکسٹرا آئس آرڈر کی تھی۔۔۔ وہ وہیں میز پر کہنیاں ٹکائے شیشے کے دوسری پار لگے پودوں کو دیکھنے لگی تھی۔

"اوہ۔۔۔ واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز۔۔۔" اپنے اتنی قریب سے روحیل کی آواز پر وہ اچھل کر کرسی سے اتری۔ وہ اک ثانیے پہلے بالکل اس کے کان کے پاس آکر بولا تھا۔

"کیا جہالت ہے۔۔۔" وہ دھاڑی۔

"تمہیں برا لگا۔۔۔ آئیم سوری۔۔۔"

انزلہ اسے نظرانداز کرتی واپس سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ وہ بھی اس کے پاس والی کرسی پر ٹک گیا۔

"روحیل۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ غصے سے سخت لہجے میں غرائی۔

"تم اس دن حارب کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔۔"

"جو بھی کروں یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ویسے کیا اسے پتا ہے کہ ہم کسی وقتوں میں بہت اچھے دوست رہ چکے ہیں۔۔۔؟ یاں یہ اس کا بھی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔" وہ کمینگی سے مسکرایا۔

انزلہ نے تیکھے تیوروں سے اسے دیکھا۔ "فون ہے ناں تمہارے پاس اور حارب کا نمبر بھی ہو گا، ابھی اسے کال کر کے خود پوچھ لو۔۔۔یقین جانو وہ کافی تسلی بخش جواب دے گا۔۔۔وہ سر بازار اپنے گھر کی عورتوں کے ذکر سے تر رہنے والی زبانوں کو گدی سے کھینچ دینے کا قائل ہے۔۔۔" وہ اعتماد سے بولی تھی، اتنے اعتماد سے بھرپور جملے اس کے منہ سے بے ساختہ ہی نکلے تھے، جہاں روحیل حیران ہوا تھا وہ خود بھی اپنے کہے جانے والے جملوں پر حیران رہ گئی تھی۔

"انزلہ۔۔۔" اس کا لہجہ فورا بدلا۔ "دیکھو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، تم میرے ساتھ ویسے نہیں رہ سکتی تو میں تمہارے ساتھ نکاح کرنے کیلئے تیار ہوں۔۔۔"

"تمہارے لئے یہی بہتر ہے روحیل تم اپنی بیوی پر دھیان دو اور اب تو تمہاری بیٹی بھی ہے۔۔۔"

"میں تم سے محبت کرتا ہوں انزلہ۔۔۔ تمہیں میری تڑپ نظر نہیں آتی۔۔۔" وہ جذباتیت میں قدرے آگے ہوا۔

"محبت۔۔۔اور جو تمہاری بیوی ہے اس سے کیا کرتے ہو نفرت۔۔۔؟ اگر مجھ سے محبت تھی پھر تم نے یہ شادی کیوں کی اور شادی کر لی تو پھر اس کے ساتھ تعلق کیوں استوار کیا۔۔۔؟ میں آخری بار تم سے کہہ رہی ہوں نہ مجھے تم سے کبھی محبت تھی نہ ہے نہ کبھی ہو گی اور نہ ہی تمہیں کبھی مجھ سے محبت تھی اور نہ ہی ہے۔۔۔ تم کس منہ سے میرے سامنے محبت کا ذکر کرتے ہو جبکہ تم مجھے کتنی بار اپنی غلط انٹینشنز کا بتا چکے ہو۔۔۔؟"

"منہ کا تو ذکر تم نہ ہی کرو۔۔۔ تم میں شرم ہے۔۔۔؟ تم جوتوں کی طرح اپنے بوائے فرینڈز بدلتی ہو، کبھی ریستوران میں کسی کے ساتھ ملتی ہو تو کبھی کسی کے ساتھ۔۔۔ اس دن حارب کے ساتھ تھی اور آج کسی اور کے ساتھ۔۔۔" روحیل اس کے پاس کھڑا تنفر سے بولتا جا رہا تھا اور وہ پر سکون سی بیٹھی یوں سامنے دیکھ رہی تھی جیسے روحیل کے جملے اس کی سماعتوں تک رسائی لے ہی نہ پا رہے ہوں۔۔۔ جب وہ بول کر چپ ہو گیا تو انزلہ ٹھنڈے لہجے کے ساتھ جواب دینا شروع ہوئی۔

"تمہارے بقول مجھ میں تو شرم ہے ہی نہیں، چلو مان لیا مگر تم تو عزت دار ہو ناں پھر اپنے گھر کی چاد دیواری میں اپنے نام پر بیٹھائی عورت سے بے وفائی کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟ اتنے عزت دار ہو کہ اس کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہو اور باہر بھی منہ مارتے ہو۔۔۔"

"میں اس کے حقوق پورے کر رہا ہوں۔۔۔"

"ایسے حقوق اگر وہ بھی تمہارے پورے کر دے۔۔۔؟"انزلہ نے استہزاء سے بھرپور لہجے میں کہا،روحیل نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔۔"وہ اک قدم آگے آیا۔

"جو بھی سمجھتی ہوں مگر کم از کم تمہیں اپنے لائق نہیں سمجھتی۔۔۔"

"تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟صرف یہ کہ میں شادی شدہ ہوں۔۔۔"وہ بولتا بولتا رک گیا، انزلہ اس کو بولتا چھوڑ کر ویٹر سے اپنا شیک پکڑنے لگی تھی۔اس نے گلاس پکڑ کر سٹرا کی مدد سے سپ لیا۔اسے یوں اپنے مشروب کا لطف لیتا دیکھ کر روحیل پاگل ہوا تھا۔۔۔"تمہارے ڈیڈ بھی تو شادی شدہ ہیں پھر وہ۔۔۔"روحیل کی اگلی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی،انزلہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑے گلاس میں موجود ٹھنڈا ٹھنڈا مشروب برف کے ساتھ پوری قوت سے اس کے منہ پر اچھال دیا۔۔۔اس افتاد پر جہاں روحیل بوکھلایا تھا وہیں ریستوران میں بیٹھے سبھی لوگ ان کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

"یہ مجھے میرے باپ اور تمہارے جیسوں کے سامنے بچھ جانے والی عورتوں جیسا سمجھنے کیلئے۔۔۔"اس نے اک ہی جست میں اپنی کچھ دیر پہلے آرڈر کی جانے والی کافی کا گلاس اٹھا کر وہ بھی اس کے منہ پر اچھال دیا۔۔۔"یہ مجھے اپنا بستر گرم کرنے کا ذریعہ سمجھنے کیلئے۔۔۔"

روحیل غصے سے اس کی جانب بڑھا،وہ سرعت سے انگشت شہادت کی انگلی اٹھا کر دھاڑی

۔"ہر گز میری جانب بڑھنے کی غلطی مت کرنا ورنہ کچھ دیر پہلے تو صرف کافی پھینکی ہے اب کی بار یہ گلاس مارنے سے دریغ نہیں کروں گی اور تم جانتے ہو میں کس قدر کھپتی ہوں۔۔۔"واپس پلٹ کر اس نے میز پر سے اپنا کلچ اٹھایا تھا۔"بل۔۔۔؟"اپنی جانب متوجہ ویٹرز کو دیکھ کر وہ زور سے بولی۔ویٹر بھی بلنگ مشین ہاتھ میں پکڑے اس کی جانب دوڑ آیا تھا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج انزلہ اور لاریب کی شاہی سواری کا رخ اپنے گھر کے بجائے انعم صاحبہ کے گھر کا تھا۔۔۔تائی ماں اور نورین کی غیر موجودگی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ آج ان کی تیمارداری کیلیئے لاریب کو بھی اپنے ساتھ کھینچ لائی تھی۔۔۔لاریب اور علی کی پچھلی ملاقاتیں کچھ خاص خوشگوار نہیں گزری تھیں اس لئے عین ممکن تھا وہ منہ بناتے ہوئے منع کر دیتی جس سبب انزلہ بس اسے بنا بتائے ہی اپنے ساتھ لے آئی تھی۔

"اب تو بتا دیں کس کا گھر ہے یہ۔۔۔"لاریب نے گاڑی کے رکتے ہی انزلہ سے استفسار کیا۔

"اف ہو لاریب پہلے تم کہتی تھی کہ میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر نہیں جاتی۔۔اب لے کر آئی ہوں تو تمہارے سوال نہیں بند ہو رہے۔۔۔"وہ بگڑی۔۔۔"اب اگر سوال کیا ناں تو اسی ٹیکسی میں بیٹھا کر واپس بھیج دوں گی۔۔۔"

اس کے سنانے پر لاریب خاموش ہو گئی۔۔انزلہ سے کچھ بعید بھی نہیں تھا وہ اسے واپس بھیج بھی دیتی۔۔۔اک تو وہ اتنے اچھے سے تیار ہو کر آئی تھی اور اب یوں واپس چلے جانا اس کی ساری تیاری ضائع ہونے کے مترادف تھا۔۔۔ ٹیکسی سے اترنے کے بعد اب وہ دونوں گھر کے سامنے کھڑی بیل دینے کے بعد دروازے کے کھلنے کا انتظار کرنے لگی تھیں۔۔۔لاریب نے اپنے گلاسز کو انگشت شہادت سے اوپر کرتے ہوئے گردن گھما کر پورے گھر کا جائزہ لیا۔

"آپ کی کسی دوست کا گھر ہے۔۔۔؟"اس نے پھر سے سوال کیا۔انزلہ نے اسے آنکھیں دیکھائیں وہ بیچارہ سامنہ بناتی خاموش ہو گئی۔انزلہ نے اک بار پھر بیل بجائی۔لاریب سفید دروازے کو تکتے تکتے تھک گئی تو اپنا رخ پھیرتی گلی میں کرکٹ کھیلتے بچوں کی جانب دیکھنے لگی اور اگلے ہی پل دماغ نے صلاح دی تھی یہاں انتظار کرنے سے بہتر ہے وہ وہاں جا کر دو تین شارٹ مار آئے۔۔۔اس نے پر جوش سے انداز میں قدم آگے بڑھائے ہی تھے جب اپنے پیچھے سے سنائی پڑتی گیٹ کھلنے کی آواز پر رک گئی۔

"السلام علیکم۔۔۔"دروازہ کھولتے ہی وہ ہشاش بشاش لہجے میں انزلہ کی جانب دیکھتا بولا اور پھر لاریب کے پلٹنے پر حیرت انگیز رہ گیا۔۔۔"اوہو۔۔۔"بے ساختہ ہی اس کے منہ سے نکلا

۔

"یہ ہے وہ اچھی جگہ جہاں آپ مجھے لانے والی تھیں۔۔" لاریب نے آہستہ سے انزلہ کے پاس ہوتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔ کیوں نہ کرتی خاصہ صدمہ جو ہوا تھا۔۔

"اب اندر بلاؤ گے یاں یہیں سے واپس بھیج دو گے۔۔" علی کو ڈپٹتی وہ لاریب کا ہاتھ تھامتی گھر کے اندر چلی آئی۔۔۔

"توبہ کریں۔۔ گینگسٹر کا ہاتھ تھامے آپ میرے گھر میں داخل ہوئی ہیں۔۔ ایسے میں میں جسارت کر سکتا ہوں آپ کو واپس بھیجنے کی۔۔۔" وہ بھی دروازہ بند کرتے ان کے پیچھے چلا آیا تھا۔

ڈائننگ ٹیبل کے پاس پہنچ کر انزلہ نے ہاتھ میں پکڑی چیزیں میز پر رکھ دیں جنہیں اب علی اشتیاق سے کھول کھول کر دیکھنے لگا تھا۔

"یہ کھانا ماما نے بھیجا ہے۔۔۔" اس سے کہتی وہ انعم بیگم کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔ لاریب کا ہاتھ ابھی تک اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔ "آنٹی جاگ رہی ہیں ناں۔۔۔؟" اپنے پیچھے چلتے علی سے اس نے بس مروت سے پوچھ لیا۔ وہ جیسے وہاں چل پھر رہی تھی لاریب کی حیرت کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ مطلب یہ عجوبہ کوئی عام دوست نہیں تھا۔۔۔ لاریب نے مڑ کر علی کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ مسکرایا اور لاریب نے آنکھیں دکھاتے ہوئے رخ واپس پھیر لیا۔

کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتی وہ اندر آئی اور پھر سامنے بیڈ کی ڈھول سے ٹیک لگائے انہیں بیٹھا دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ارے واہ۔۔آپ تو اللہ کے فضل سے بلکل ٹھیک ہو گئی ہیں۔۔۔" وہ آگے بڑھتے ہوئے ان کے گلے سے لگ گئی۔

"واہ۔۔۔آج تو لاریب بھی آئی ہے۔۔۔" انہوں نے لاریب کا نام کچھ اس طرح لیا تھا جیسے صدیوں سے جانتی ہوں۔۔۔لاریب کو حیرانی ہوئی۔۔۔"انزلہ آپ کے بارے میں اکثر باتیں کرتی رہتی ہیں۔۔۔" انہوں نے اس کی حیرت کو بھانپتے شفقت سے کہا۔۔لاریب نے بھی جھجھکتے ہوئے انہیں سلام کیا اور پھر وہ دونوں وہیں ان کے کمرے میں ہی نشست سنبھال گئیں۔۔۔

روایتی مہمان نوازی کی طرح کچھ ہی پلوں میں علی چائے کی ٹرے تھامے اندر آگیا۔۔۔"میں نے آپ کے آنے سے پہلے ہی چائے رکھ دی تھی۔۔۔مجھے پتا تھا آپ اس کی فرمائش ضرور کریں گی۔۔۔"اس نے انزلہ کے آگے ٹرے کی۔

"شکریہ۔۔میں آ رہی تھی تو لاریب نے کہا یہ بھی آپ کی تیمارداری کرنے کیلئے آنا چاہتی ہے۔۔۔"انزلہ نے اپنا چائے کا کپ اٹھاتے علی کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

وہ اب ٹرے لئے لاریب کے سامنے کھڑا تھا۔ "تیمارداری کے لحاظ سے یہ میک اپ کچھ زیادہ نہیں ہے۔۔۔؟ "ٹرے میں سے چائے کا کپ اٹھاتی لاریب کو بغور دیکھتے ہوئے اس نے اپنا تبصرہ پیش کیا۔۔۔ لاریب نے سر اٹھا کر اس کی جانب یکھا جو زچ کرتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔ لاریب بھی مسکرائی اور پھر اگلے ہی پل اس نے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر دے مارا۔۔۔ وہ جھٹکے سے اپنا پاؤں اس کے پاؤں کے نیچے سے کھینچتا پیچھے کو ہوا اور پھر لاریب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔ اس نے بھی مسکراتے ہوئے کندھے اچکائے اور اپنا کپ لبوں سے لگا لیا۔۔۔ انزلہ اور انعم بیگم اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے انجان بننے کی بھرپور اداکاری کر رہی تھیں۔

"آؤچ۔۔۔ "علی نے ٹرے لاریب کی جھولی میں رکھ دی اور وہی زمین پر بیٹھتے ہوئے اپنے پاؤں کو پکڑ لیا۔۔۔ "دیکھیں۔۔۔ دیکھیں میں نے کہا تھا ناں یہ گینگسٹر ہے۔۔۔"

"امام علی۔۔۔ "انعم بیگم اپنے بیٹے کی ہر فنکاری کو سمجھتی تھیں۔۔۔ انہوں نے اسے ڈپٹا ۔۔۔ "چلو لاریب کی جھولی میں سے ٹرے اٹھاؤ اور کچن میں رکھ کر آؤ۔۔۔"

"اُف ماں۔۔۔۔ میرا تو پاؤں ٹوٹ گیا ہے۔۔۔۔ اُف اللہ۔۔۔ "وہ بھی اپنے پاؤں کو پکڑے دبانے لگا۔

"امام علی۔۔۔" انہوں نے گھورا مگر وہ بھی باز آنے والا نہیں تھا۔اس نے بیچارہ سا منہ بناتے اپنا پاؤں سامنے کر دیا جس کی حقیقت میں لاریب اچھی خاصی ٹکور کر چکی تھی۔۔۔انزلہ نے پہلے علی کے پاؤں کو دیکھا۔۔۔اس کا سفید پاؤں لال ٹماٹر ہو چکا تھا۔۔۔انزلہ نے لاریب کی جانب دیکھا وہ ناچار پھیکا سا مسکرا دی۔

"کوئی بات نہیں لاریب رکھ آتی ہے۔۔۔" انزلہ نے انعم بیگم کی مسلسل علی کو گھورتی نظروں پر کہا۔۔۔انزلہ نے تو کہہ دیا تھا مگر لاریب بھی اپنے نام کا واحد پیس تھی۔۔۔مجال ہے جو اس پر کوئی اثر ہوتا، وہ انزلہ کی بات کو سنی ان سنی کرتی وہیں بیٹھی رہی۔

"لاریب۔۔۔" انزلہ نے اسے اک بار پھر اشارہ کیا۔۔۔لاریب نے انزلہ کو اور پھر باری باری باقی لوگوں کو دیکھا اور علی۔۔۔وہ تو مزے لے رہا تھا۔۔۔اگر اس وقت انزلہ وہاں نہ ہوتی تو وہ اس کی ٹھکائی کرنے میں ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہ کرتی لیکن اس وقت وہ محض گھوریوں پر ہی کام چلا سکتی تھی۔وہ جیسے ہی ٹرے لئے آگے بڑھی علی نے غصے کے سبب اس کا لال ہوتا چہرہ دیکھ کر فوراً سے اپنا پاؤں پیچھے کیا مبادہ کہیں پھر سے جاتی جاتی ٹکور نہ کر جائے۔۔۔اس کے جاتے ہی وہ بھی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا "میں زرا اپنے پاؤں پر دوا لگا لوں۔۔۔" وہ بھی وہاں سے نکل گیا۔

"سب ٹھیک ہے انزلہ۔۔۔" وہ بغور انزلہ کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔

وہ چائے کا کپ لبوں سے ہٹاتی مسکرائی۔"آپ نے ہمیں بہت ڈرا دیا تھا۔۔لیکن پھر آپ کی بات یاد آگئی کہ نیکیاں زندگی بڑھا دیتی ہیں۔۔۔"انعم بھی اس کی بات سن کر مسکرا دیں۔

"اس کا مطلب ہے تمہیں میری باتیں یاد رہتی ہیں۔۔۔"ان کے کہنے میں کوئی طنز کا عنصر نہیں تھا۔

"آپ کے سبھی شکوے جلد دور ہو جائیں گے۔۔۔"اس نے پر یقین لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈر ہے انزلہ تب تک بہت دیر نہ ہو جائے۔۔۔"ان کے چہرے سے اس کیلئے فکر واضح تھی۔

"اگر کوئی چیز میرا رخ موڑ سکتی ہے تو وہ محبت ہے،اور آپ کی محبت میرا رخ موڑ رہی ہے۔۔۔اس کے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔مجھے آج بھی کسی چیز کا خوف نہیں ہے اور جب خوف ہی نہ ہو تو پھر پانی کبھی سر کے اوپر سے نہیں گزر سکتا۔۔۔"وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

وہ اس کی بات پر کچھ لمحے کیلئے خاموش ہو کر رہ گئیں۔۔۔کچھ لمحوں کے بعد وہ پھر سے بولیں۔"حارب کیسا ہے۔۔۔؟"

"ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے بھی چائے پیتے ہوئے بڑے عام سے لہجے میں کہا۔

"اسے بھی لے آتیں ساتھ۔۔۔"

"وہ کس لئے۔۔۔؟"اس نے فوراً سے کہا۔

"میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔۔۔اتنے دن وہ تمہارے ساتھ ہسپتال آتا رہا۔۔" وہ بات بنا گئیں۔

"آپ فکر نہ کریں میں نے اس کا شکریہ ادا کر دیا تھا۔۔۔"انزلہ کی بات پر انہوں نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا۔۔وہ خاموشی سے اپنی چائے پینے لگی۔۔۔وہ اتنے سالوں سے اس کے ساتھ تھیں اور اب اس کے رویے سے وہ باآسانی سمجھ سکتی تھیں وہ الجھی ہوئی ہے۔

"کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔۔۔؟"انزلہ کے دیکھنے پر وہ مسکرا دیں۔

"اس نے مجھ سے کچھ بھی نہیں پوچھا۔۔اس بات نے مجھے بہت حیران کر دیا ہے اور الجھا کر بھی رکھ دیا ہے۔۔۔"

"حیرانی کس لئے۔۔۔؟"

"مجھے لگتا تھا وہ بہت سوال کرے گا بابا کی طرح۔۔۔"اپنے باپ کے ذکر پر دل میں اک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔"مگر مجھے بہت حیرانی ہوئی۔۔۔میں نے اس سے کہا کہ کچھ پوچھو گے نہیں۔۔۔؟اس نے کہا ابھی نہیں۔۔۔"وہ کچھ پل کیلئے ٹھہری۔۔۔"آپ کو نہیں لگتا اسے اب تک پوچھ لینا چاہیئے تھا۔۔۔؟یاں شاید اسے پرواہ ہی نہ ہو۔۔۔"اپنے ہاتھوں پر سے نظریں ہٹا کر انزلہ نے ان کی جانب دیکھا۔

"انزلہ تمہاری یہ عادت بہت بری ہے اپنے سوالوں کے جواب خود ہی گڑھ لیتی ہو۔۔۔" وہ ناراض ہوئیں۔۔۔"اس نے اس لئے نہیں پوچھا کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ تم تب اس کو بتاؤ جب تمہیں محسوس ہو کہ تمہیں اس سے اپنی باتیں شئیر کرنی چاہئیں۔۔۔" وہ بہت نرمی سے اک اک لفظ پر زور دیتیں اس کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ان کی باتوں کے جواب میں انزلہ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔وہ نہ توان سے متفق ہو پائی تھی اور نہ ہی انکار میں کوئی دلیل دے پائی تھی۔

"انزلہ۔۔۔کسی کے انتظار کو اس کے ضبط سے زیادہ لمبا نہیں کرنا چاہیے۔۔۔اس کے انتظار کو اس کے ضبط سے زیادہ لمبا مت کرنا۔۔۔"انہوں نے اپنے جملے کے اختتام پر اک پل کو اس کے چہرے پر پریشانی کا سایہ لہراتا دیکھا تھا۔

کچن میں آکر لاریب نے قدرے پٹخنے کے سے انداز میں ٹرے سلیپ پر رکھی تھی۔۔۔رہ رہ کر اسے علی پر طیش آرہا تھا پتا نہیں کون سی منحوس گھڑی تھی جب اس کا سامنا اس سے ہوا تھا۔۔۔اس کا پالا اس قسم کے بدتمیز لڑکے سے پہلی بار پڑا تھا۔۔۔حارب اور قاسم کتنے اچھے تھے اور تو اور جاہل نے اس کی چائے بھی ٹھنڈی کروادی۔اس وقت اس کی گستاخیاں یاد آتی جارہی تھیں اور لاریب کا پارہ بڑھتا جارہا تھا۔لاریب نے اپنا چائے کا کپ ٹرے میں سے اٹھا

کر پاس پڑے اون میں رکھتے ہوئے ٹائمر لگا دیا۔۔۔"ابھی تو انزلہ باجی ساتھ ہیں مگر تم مجھے اک بار اکیلے ملو تو سہی۔۔۔"اون کی گھنٹی پر وہ اپنے خیالوں سے نکلتی یک دم سہمی۔اک گہری سانس ہوا میں خارج کرتے ہوئے اس نے اون کھولا اور پھر آگے کا منظر دیکھتے ہی اس کی آنکھیں باہر آ گئیں۔۔۔چائے اپنے پارے پر پہنچنے کے بعد اون کی ٹرے میں سراہت فرما رہی تھی۔

"اللہ لاریب۔۔۔یہ کیا کر دیا۔۔۔"وہ خود سے بڑبڑائی۔۔۔اگر کسی نے دیکھ لیا تو کتنی شرمندگی ہوگی۔۔۔اس نے گردن گھما کر اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔اس کے گھومنے پر وہ جو کب سے خاموش کھڑا اس کے نیک خیالات سن رہا تھا فوراً سے نیچے بیٹھ کر خود کو اس کی نظروں سے بچا گیا۔

لاریب کچن میں نظریں دوڑاتی ٹی شو ڈھونڈنے لگی مگر اسے کہیں ٹشو دکھائی نہیں دیئے۔۔۔"اللہ۔۔۔اب کیا اس عجوبے کے گھر ٹشو تک نہیں ہیں۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی۔

اپنا اتنا منفرد نام سن کر کاؤنٹر کے پیچھے چھپے علی کی تیوری چڑھی تھی۔

لاریب نے وہاں موجود دراز کھولنے کیلئے ہاتھ بڑھایا پھر دراز کو کھولنے سے پہلے ہی اپنا ہاتھ ہوا میں روک لیا۔۔۔"کس قدر غیر مہذب حرکت ہے یوں کسی کے گھر آ کر دراز کی تلاشی لینا۔۔۔"وہ اک بار پھر سے بڑبڑائی۔۔۔۔"مگر مجھے ٹشو چاہیے۔۔۔اگر انہوں نے سامنے

رکھے ہوتے تو مجھے ضرورت ہی کیا تھی دراز کھولنے کی۔۔۔"اس نے خود کو تسلی دی۔۔۔"اور ویسے بھی وہ عجوبہ کتنے دھڑلے سے چاچو کے گھر گھوم رہا تھا ہنہ۔۔۔" جملے کے اختتام پر اس نے نخوت سے کہا اور پھر باری باری دراز کھول کر ٹشو ڈھونڈنے لگی۔۔۔ بلآخر تیسرے دراز میں اسے ٹشو دکھائی دے گئے تھے۔۔۔اس نے اک ساتھ ان گنت ٹشو نکال کر اون میں رکھ دئے۔۔۔اس کے اس قدر اسراف پر علی کا دل حلق میں آیا تھا۔۔۔"واہ۔۔۔ باپ سر پر ہو تو یہی عیاشی ہوتی ہے۔۔۔"وہ بھی ویسے ہی خود سے بول اٹھا۔

جب ٹشو نے اون میں گری چائے جذب کر لی تو اس نے دو انگلیوں سے ٹشو کے گچھے کو اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینکا اور اسی دوران ٹشو میں سے ٹپکتی چائے کے قطرے زمین پر جا گرے۔۔۔لاریب اب کی بار زچ ہوئی تھی وہ جتنی جلدی سمیٹنے کی کر رہی تھی کام اتنا ہی بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔اک بار پھر سے اس نے ٹشو نکال کر جہاں جہاں چائے کے قطرے گرے تھے وہاں وہاں ٹشو رکھ دئے اور پھر کپ سٹینڈ میں سے اک کپ نکالتے ہوئے اپنی چائے اس کپ میں انڈیلی اور گندا کپ سنک میں رکھ دیا۔۔۔ سارہ گند سمیٹ کر اس نے سکھ کا سانس لیا تھا شکر کسی نے اسے دیکھ نہیں لیا تھا۔ وہ اپنا کپ اٹھائے جیسے ہی آگے بڑھی سامنے دراز کے کھلے دروازے نے سر کی ٹکور کر دی۔۔۔لاریب نے غصے سے دراز کے دروازے کو دیکھا یوں

جیسے وہ کوئی بے جان چیز نہیں بلکہ سالم انسان ہو۔۔۔"عجوبہ تو عجوبہ اس کے گھر میں ہر چیز بھی عجوبہ۔۔۔"لاریب نے اپنا ماتھا ملتے ہوئے تنک کر کہا اور پھر اپنا کپ لئے وہاں سے پلٹی ہی تھی جب یک دم وہ سامنے آ گیا۔۔۔لاریب اس افتاد کیلئے کسی صورت تیار نہیں تھی ۔۔۔اس کے یوں اچانک سامنے آ جانے پر ڈر کے مارے اس کی کپ پر گرفت ڈھیلی پڑی اور وہ زمین بوس ہو گیا۔۔۔اس سے پہلے چائے لاریب کے اوپر گرتی وہ اچھل کر پیچھے ہوتے ہوئے خود کو تو بچا گئی تھی مگر سامنے کھڑے اس کی حرکتوں پر ہونقوں کی طرح دیکھتے علی کے پاؤں کی ٹکور کر گئی تھی۔۔۔اک بار پھر سے اسی کا پاؤں زیرِ عتاب آیا تھا۔۔۔وہ بلا اختیار ہی بلبلاتے ہوئے چیخ اٹھا۔۔"باجی۔۔۔"

لاریب بھی بے ساختہ ہی اس کی بات پر ہنس پڑی اور اس کی ہنسی علی کو سلگا گئی۔۔۔آخری ملاقات میں کتنی لائنیں مار رہا تھا اور اب شکر باجی کہہ ہی اٹھا تھا۔۔۔وہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتی مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟"کپ گرنے کی آواز پر انعم بیگم نے تشویش سے کمرے سے آواز لگائی ۔

"کچھ نہیں اماں۔۔۔ مس لاریب کو چائے پسند نہیں آئی۔۔۔" وہ بھی لنگڑاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔۔۔لاریب بھی اس کے پیچھے ہی چلی آئی۔۔۔ علی واشروم کی جانب بڑھ گیا اور وہ کمرے کے دروازے پر ہی رک گئی۔

"دیکھو۔۔ تم یوں اچانک میرے سامنے آ گئے۔۔۔" وہ قدرے اونچی آواز میں وہیں کھڑے بولنے لگی۔

"جی۔۔جی۔۔بس یہ بندہ ناچیز نے سوچا کہ جا کر پوچھ لے چائے کیسی بنی ہے۔۔۔" علی بھی اپنے پاؤں پر پانی ڈالتا زور زور سے بولتا اسے جواب دے رہا تھا۔۔۔ "مجھے کیا پتا تھا اتنی بری بنی ہے کہ میڈم میرے اوپر ہی پھینک دیں گی۔۔۔" لنگڑاتے ہوئے کمرے میں آتے اس نے تنے نقوش لئے لاریب کو دیکھا۔

"ایک سیکنڈ۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں پھینکی۔۔۔" لاریب نے وہاں سے ہٹتے ہوئے اس کے سامنے آکر اس کا راستہ روکا اور پھر بڑے تحمل سے اپنی بات اس کو سنائی۔۔۔ وہ بھی خاموش اس کی بات سنتا رہا اور جیسے ہی لاریب نے اپنی بات ختم کی علی نے اپنے پاؤں کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ "آپ راستہ دیں تو میں دوا لگا لوں۔۔۔" اس نے ناراضگی سے کہا لاریب منہ بناتی ہوئی اک جانب کو ہو گئی۔

"میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔ ہنہ۔۔۔" علی پاؤں پر دوا لگانے کے ساتھ ساتھ اس کی نقل اتارنے کا بھی شغل فرما رہا تھا۔۔۔ "دیکھو زرا میڈم نے خود کو چھلانگ لگا کر بچا لیا اور پھر کہہ رہی ہیں کہ غلطی بھی ان کی نہیں ہے۔۔۔"

"تم بھی یوں زبردستی سارا الزام مجھ پر نہیں ڈال سکتے۔۔۔" وہ بگڑی۔۔ "ویسے بھی انزلہ باجی کہتی ہیں اگر آپ کی غلطی نہ ہو تو لوگوں کی زبانوں کا الزام بھی اپنے سر نہیں لینا چاہیئے۔۔۔" اس نے اپنی بہن کی سیکھ پر گردن اٹھائی تھی یوں جیسے اس قدر شاندار قول انزلہ نے نہیں کسی مفکر نے کہا ہو۔

"یہ انزلہ باجی کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔ خود محبت کرتی نہیں اور دوسروں کو کرنے نہیں دیتیں۔۔۔" علی خود سے ہی بڑبڑا کر رہ گیا۔۔۔

"اور تو اور میری چائے بھی ضائع کروا دی۔۔۔" لاریب کے تاسف سے کہنے پر علی نے سر اٹھا کر حیرانی سے اس کی جانب دیکھا اور پھر وہاں سے اٹھتا ہوا اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔

"ڈیئر لاریب۔۔۔ اک چیز ہوتی ہے جسے دل کہتے ہیں۔۔۔ اور اس میں اک چیز ہوتی ہے جسے ہمدردی کہتے ہیں۔۔۔" وہ بھی تاسف بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کی ہمدردی کا منتظر رہا۔

"ہاں ہوتا ہے مگر ہر کسی کیلئے نہیں ہوتا۔۔۔"لاریب نے بھی بڑی شان بے نیازی سے کھڑاک جواب دیا تھا۔۔۔

انعم صاحبہ سے ملنے کے بعد وہ دونوں اب ٹیکسی میں بیٹھی واپس گھر جا رہی تھیں۔۔۔سورج بھی اب ڈھلنے لگا تھا۔۔ شکر ہے نورین آئی تھی اور تائی ماں اس کے ساتھ ہی مصروف ہو کر رہ گئی تھیں جبھی وہ لاریب کو مزے سے اپنے ساتھ لئے آگئی تھی۔

"تم ٹرے کچن میں رکھنے کیلئے وہاں سے اٹھ کیوں نہیں رہی تھی۔۔۔"انزلہ نے کار کی ونڈو سے سر موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"ہاں میں اٹھتی اور خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مروالیتی۔۔۔توبہ۔۔۔۔"وہ انزلہ کی بات کا مزاق اڑاتے ہوئے ہنسی۔

"ہاں تم تو بڑی کوئی سلیبریٹی ہو ناں جو ٹرے لے جا کر کچن میں رکھ دینے سے تمہاری شو مر جاتی۔۔۔"وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔

"نہیں ناں۔۔۔آپ نے ناولز نہیں پڑھے۔۔۔اس میں دیکھا نہیں ہے جب یوں ہیروئین اٹھ کر جاتی ہے تو ہیرو بھی اس کے پیچھے پہنچ جاتا ہے۔۔۔اور پھر اک نئی داستان نکل پڑتی ہے۔۔۔"وہ انزلہ کو بتا رہی تھی جب اس نے محسوس کیا انزلہ سے زیادہ ڈرائیور اس کی باتوں

میں دلچسپی لے رہا ہے۔۔۔لاریب نے بیک ویو مرر سے اسے گھورا اور پھر واپس سے شروع ہو گئی۔۔۔

"اور میرا ہیرو وہ۔۔۔توبہ کریں۔۔۔۔"سوچ کر ہی جھرجھری لی۔۔۔

"فکر نہیں کرو تم بھی اس کی ہیروئین نہیں ہو گی۔۔۔جیسی تمہاری حرکتیں ہیں تم ہیرو کی ویسے ہی دوڑ لگوا دو۔۔۔"انزلہ نے جیسے ہنستے ہوئے کہا تھا لاریب بھی اس کے ساتھ ہنستی چلی گئی تھی۔

وہ انعم بیگم کا ہاتھ تھامے انہیں باہر لے آیا تھا۔۔۔کمرے سے باہر آتے ان کی نظر کچن میں جگہ جگہ بچھے ٹشوؤں پر پڑی۔۔۔انہوں نے گھور کر علی کو دیکھا۔۔۔وہ خود ایک نفاست پسند خاتون تھیں اور پھر صنف سے بالاتر ہو کر اپنے بیٹے کو بھی ایسی ہی سیکھ دی تھی۔۔۔

"میں نے نہیں کیا۔۔۔"

"آج کل تمہارے علاوہ اور کون کچن سنبھالتا ہے۔۔۔"

"آپ کی ہونے والی بہو کے شب قدموں کا نتیجہ ہے۔۔۔"انعم بیگم نے الجھتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"مس لاریب سے چائے گرنے کا جرم سرزد ہوا تھا اور پھر انہیں اپنے جرم کو ڈھانپنے کا اس سے بہترین طریقہ کوئی نہیں ملا۔۔"

دوسری جانب لاریب نے واپس ایپ کھولی اور سامنے ہی اک نمبر سے اسے ویڈیو موصول ہوئی تھی۔۔۔لاریب نے اس پر ٹیپ کر کے کھولا اور جیسے ہی وہ وڈیو چلتی جا رہی تھی غصے کے مارے اس کے چہرے کا رنگ لال ہوتا جا رہا تھا۔۔۔رہی سہی قصر اس کے نیچے لکھے گئے کیپشن نے پوری کر دی تھی۔۔"اٹس ناٹ دا کرائم۔۔۔اٹس دی کور اپ۔۔۔"

تائی ماں نورین کو اپنے ساتھ لے کر مارکیٹ کیلیئے چلی گئی تھی اور لاریب کو کام والی سے کام کروانے کا کہتی گھر ہی چھوڑ گئی تھیں۔۔۔اس کی اک وجہ اس کا انزلہ کی جانب جھکاؤ بھی تھا۔۔۔ان کے جاتے ہی لاریب کو گھر سے بھاگنے کیلیئے پر تولتے دیکھ کر قاسم کی بری قسمت کے وہ بیچ میں آگیا تھا۔۔۔لاریب نے سارا گھر اس کے اور کام والی کے حوالے کر کے نکلنا چاہا جب وہ تپ کر بول ہی اٹھا۔"شرم نہیں آئے گی بھائی سے گھر کے کام کرواتے ہوئے۔۔۔" "آپ کو شرم نہیں آئے گی انزلہ باجی کو اکیلے بھیجتے ہوئے۔۔۔"اس نے بھی تڑاک سے جواب دیا تھا اور پھر وہاں سے بھاگ نکلی تھی مبادہ کہیں وہ پکڑ ہی نہ لے۔۔۔زبان تو ماشاءاللہ سب نے ہی شیریں پائی تھی۔۔۔

اور اس وقت وہ بیچارہ لاریب کی جانب سے گردن میں زبردستی کا ڈھول ڈالے ہوئے لاؤنج میں بیٹھا تھا۔۔۔ یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل تھا کہ وہ وہاں بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا یاں پھر گھر کے کام کروا رہا تھا۔۔۔ آدھے گھنٹے کا بول کر وہ پچھلے دو گھنٹوں سے موج مستی پر نکلی ہوئی تھیں اور ان کے سبب وہ ضبط کے گھونٹ پیتا خاصا بور ہو چکا تھا۔۔۔ اسے اپنی بوریت بھگانے کا اک ہی طریقہ حارب کی صورت نظر آیا تھا اور اس نے کال کر کے اسے بھی اپنی جانب بلا لیا، اب کندھوں پر اتنی بھاری ذمہ داری ہونے کے باعث وہ خود تو وہاں جا نہیں سکتا تھا۔۔۔

گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے حارب کا استقبال خاموشی نے کیا۔۔۔ اس سے زیادہ شور تو اس کے خود کے گھر میں سنائی پڑ جاتا تھا جہاں صرف وہ اور محمود صاحب سکونت اختیار کئے ہوئے تھے۔ "خیریت ہے آج گھر میں اتنی خاموشی۔۔۔"

قاسم نے موبائل سے نظریں اٹھا کر شرارت سے اسے دیکھا۔ "سیدھا سیدھا کہو ناں نورین کا پوچھ رہے ہو۔۔۔"

"اپنی بلا کو زبردستی میرے سر پر نہ ڈالو۔۔۔" وہ کرسی کھینچتا قاسم کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"دوست کیلئے اتنا سا نہیں کر سکتا۔۔۔؟" قاسم تو حارب کو بلی کا بکرا بنانے پر تلا ہوا تھا۔

"میں دوست کیلئے اپنی کہانی کو پڑی سے نہیں اتار سکتا۔۔۔" وہ بھی صاف گوئی سے بولا۔

قاسم نے بھنویں سکیڑتے ہوئے غور طلب نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔حارب نے بھی سہولت سے کندھے اچکائے۔

"قاسم بھائی۔۔میں چھت سے کپڑے لینے جارہی ہوں۔۔۔"کام والی باجی نے اس کے پاس آکر اسے مطلع کیا، قاسم نے سر ہلادیا تو وہ تیز گام کی سپیڈ سے جیسے آئی تھیں ویسے ہی گم ہوگئی تھیں۔۔۔

قاسم کا اس قدر سگھڑپن دیکھ کر حارب نے بمشکل اپنا قہقہہ گلے میں دبایا۔۔اس سے پہلے قاسم حارب کی اس کا مزاق اڑاتی ہنسی پر اسے سناتا اس کا موبائل بج اٹھا۔۔موبائل پر نمبر دیکھتے ہی اس کی تیوری چڑھی۔

"ہیلو۔۔۔"

"اماں آگئیں۔۔۔؟"دوسری جانب سے لاریب کی فکر مندانہ آواز ابھری۔

"ہاں آگئیں۔۔۔اور اب جوتا ہاتھ میں لئے گیٹ پر کھڑی ہیں۔۔۔۔"وہ انتہا کی بیزاریت لئے جواب دے رہا تھا۔۔۔اس کے لہجے سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ اپنے نئے منصب سے کچھ زیادہ خوش نہیں ہے۔۔۔"فون کیوں کیا ہے۔۔"

"بس ایسے ہی۔۔۔اچھا بھائی سنیں۔۔۔"لاریب نے انتہا کے منافقانہ لہجے میں اسے پکارا۔

"ہمم بولو۔۔۔" وہ اپنی بہن کی ہوشیاریوں سے بخوبی واقف تھا اور اسی سبب تنک تنک کر چھوٹے سے چھوٹا جواب عنایت کر رہا تھا۔

"کام دھیان سے کروائے گا۔۔اماں کو سمیرا اور سمیرا میں فرق نہیں پتا چلنا چاہیئے۔۔۔"

لاریب نے اپنی ہنسی دبائی۔

اس کی بات سن کر قاسم کو تو آگ ہی لگ گئی۔۔۔"تم ناں اب تمیز سے گھر تشریف لے آؤ۔۔۔اس سے پہلے کہ میرے اندر سے یہ اچھا بھائی بننے کا جن نکل جائے۔۔۔" وہ غصے سے بپھر اٹھا۔

"انزلہ باجی آپ کو تھینکس کہہ رہی ہیں۔۔۔۔" لاریب نے بھی فوراً اپنا کارڈ پھینکا، اگر وہ لاریب کے بارے میں کہتا تھا کہ وہ چھوٹی نہیں بلکہ بنی بنائی ساس ہے تو غلط نہیں کہتا تھا ۔۔۔وہ جانتی تھی قاسم انزلہ کے سامنے دھیما پڑ جاتا ہے۔۔۔

"بیٹا تمہاری قسمت اچھی ہے کہ تم انزلہ کے ساتھ ہو۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی قاسم نے فون بند کر دیا۔۔۔

"تم انزلہ کی اتنی کیوں سنتے ہو۔۔۔" حارب نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے استفسار کیا۔

"کیوں کہ اس کی نہ سننا مجھے تکلیف دے گا۔۔۔۔" قاسم نے بڑی سہولت سے کہا تھا۔۔۔

"قاسم بھائی۔۔سالن میں زرا نمک دیکھ لیں۔۔۔"کام والی نے اس کے پاس پہنچ کر ہاتھ میں پکڑا باؤل اس کی جانب بڑھایا۔۔۔انہیں بھی شاید پتا چل گیا تھا کہ لاریب کس اناڑی کو ان کی نگرانی پر لگا گئی ہے جبھی تو وہ آج ہر کام اس سے پوچھ کر کر رہی تھیں۔۔

حارب اس بار اپنے قہقہے کو روک نہیں پایا تھا اور فلک شگاف قہقہہ لگاتا اسے غصے دلا گیا تھا۔۔۔

"آپ کیا روزیوں ہر کام پوچھ پوچھ کر کرتی ہیں۔۔؟"وہ اب سامنے کھڑی کام والی باجی کو گھور رہا تھا جنہوں نے پچھلے ایک ہی گھنٹے میں اس کی زندگی عذاب کر دی تھی۔

"نہیں۔۔۔"وہ اس کے تیور دیکھ کر سہم گئیں۔

"تو پھر آج کیوں ایسے کر رہی ہیں۔۔۔؟کیوں آپ کو بار بار میری اجازت کی ضرورت پڑ رہی ہے۔۔۔"اب کی بار وہ بھی بیچارگی سے پوچھ اٹھا۔۔۔

"وہ جی۔۔وہ۔۔۔"کام والی باجی تھوڑا ہچکچائیں۔۔۔"مجھے ناں لاریب بی بی نے کہا تھا کہ آپ کو اچھے سے کام سیکھانا ہے۔۔۔"انہوں نے جلدی جلدی میں کہا۔۔۔ان کی بات پر قاسم کا چہرہ یک دم ہی لال ہو اٹھا۔۔۔کام والی باجی اپنی جان بچاتی اس کے سامنے پڑا باؤل اٹھاتی وہاں سے بھاگ گئیں۔۔۔

ان کی بات پر وہ تو بے یقینی کی کیفیت میں گھر چکا تھا۔۔پاس بیٹھے حارب کا تو دل لاریب کی ذہانت پر باغ باغ ہو گیا تھا۔۔۔وہ اپنی نشست چھوڑتا ہوا قاسم کے پاس آیا۔۔"ماشاءاللہ

۔۔ہماری بنو تو بڑی سگھڑ ہے لگتا ہے اب اس کے ہاتھ پیلے کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔" کہنے کے ساتھ اس نے قاسم کے گال پر بڑی شفقت سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

"بیغیرت۔۔۔" قاسم نے اس کی بات پر فوراً سے جھکتے ہوئے اپنے پاؤں میں سے چپل اتارتے ہوئے اس کا نشانہ لیا ہی تھا جب حارب بھاگتے ہوئے دور ہوا تھا اور اس کے جوتا پھینکتے ہی وہ سرعت سے نیچے بیٹھ کر خود کو بچا گیا۔۔۔ قاسم کا جوتا اڑ کر لاریب اور انزلہ کے قدموں میں جا گرا تھا۔۔۔

"لاریب بچو۔۔۔" لاریب کو دیکھتے ہی قاسم کے اس کی جانب لپکنے پر حارب کرسی کے پیچھے سے چلایا۔۔۔اس کی آواز سنتے ہی لاریب بھاگ کر انزلہ کے پیچھے ہوئی۔۔۔اس وقت وہی تھی جو اسے بچا سکتی تھی۔

"لاریب باہر نکلو۔۔۔" وہ انزلہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"ہوا کیا ہے یہ تو بتائیں۔۔۔" وہ انزلہ کے بازو پکڑے اس کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اور اس نے ہلکا سا منہ نکال کر قاسم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"اک تو میں تمہارے کام کروں۔۔۔اور اوپر سے تم مجھے ہی پھنسا دو۔۔۔" اس نے آگے بڑھ کر لاریب پر جھپٹنا چاہا، لاریب اپنے ساتھ ساتھ انزلہ کو بھی گھما گئی۔

"پھنسایا کہاں ہے۔۔میں نے تو آپ کے بھلے کیلیئے ہی کیا ہے۔۔۔" وہ ترکی بہ ترکی جواب دے رہی تھی اور ساتھ ساتھ جدھر سے قاسم اس کی جانب پیش قدمی کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ انزلہ کو اس جانب گھمائے دے رہی تھی۔۔۔انزلہ کا تو سر چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔ حارب بھی کرسی کے پیچھے سے نکل آیا تھا اور اب سینے پر ہاتھ باندھے ڈائننگ ٹیبل سے ٹیک لگائے اس سارے ڈرامے کو بڑے مزے سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"اک سیکنڈ۔۔اک سیکنڈ۔۔۔" انزلہ نے لاریب سے اپنے بازو چھڑواتے ہوئے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔۔۔" قاسم یاں تو تم اسے پکڑ لو۔۔۔یاں پھر لاریب تم اس سے بچ جاؤ۔۔۔مگر جو بھی کرنا ہے زرا جلدی کر لو۔۔۔تائی اماں تمہاری ڈیئر سٹ کزن کے ساتھ کسی بھی وقت آتی ہوں گی اور میں ہر گز نہیں چاہتی کہ وہ آج رات کے ڈنر میں مجھے نوش فرمائیں۔۔۔" اتنے مزاح والی بات اس نے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ کہی تھی۔

"اچھا سوری۔۔۔" بلآخر لاریب نے انزلہ کے پیچھے سے نکلتے ہوئے ہتھیار ڈال دیئے۔۔انزلہ نے بھی ساتھ ہی میں سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اک ساتھ ہی لقمان صاحب کے گھر سے نکلے تھے اور اب آہستہ آہستہ ساتھ چلتے ہوئے اپنے اپنے آشیانے کی جانب لوٹنے لگے تھے۔۔۔ عجیب بات تھی منزل کس قدر

مختلف تھی اور راستہ کس قدر اک سا۔۔۔ خلاف معمول آج حارب اس کے ساتھ چلتے ہوئے خاموش تھا۔۔۔ وہ شاید انزلہ کے بولنے کے انتظار میں تھا اور وہ اس کے سوال کرنے کے انتظار میں۔۔۔

"آنٹی تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہ رہی تھیں۔۔" انزلہ کو اس کے ساتھ یوں خاموش چلنے سے کوفت ہونے لگی تھی۔

"ہاں میری ان سے بات ہو گئی تھی۔۔۔" وہ فوراً سے جواب دے گیا۔۔۔ یہ تو وہ بات نہیں تھی جو وہ اس سے سننا چاہ رہا تھا۔

"تمہاری ان سے بات ہوئی ہے۔۔؟ کب۔۔؟ انہوں نے مجھے تو نہیں بتایا۔۔۔" وہ شاک کے عالم میں اس کے سامنے آئی۔۔۔ یوں اچانک سامنے آجانے پر حارب نے بڑی مشکل سے بریک لگاتے ہوئے خود کو اس کے ساتھ ٹکرانے سے بچایا تھا۔۔۔ وہ اب بھی تیز نظروں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔

"تھوڑی دیر پہلے ہی ہوئی تھی۔۔۔ شاید تم تب وہاں سے نکل آئی ہو گی جبھی تمہیں بتا نہ پائی ہوں۔۔۔" حارب کے جواب دینے کے باوجود بھی وہ سامنے سے ہٹی نہیں تھی۔۔۔ ابھی بھی وہ عجیب نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایسی نظریں جن کا مفہوم بیان کرنا شاید مشکل تھا مگر اس کیلئے سمجھنا مشکل نہیں تھا۔

"ڈونٹ وری۔۔۔ہماری زیادہ بات نہیں ہوئی اور نہ ہی میں تمہاری خبر کسی تیسرے انسان سے لینے کے حق میں ہوں۔۔۔تم پر نظر رکھنے یا تمہاری جاسوسی کروانے کے بجائے مجھے جو پوچھنا ہو گا وہ میں تم سے خود آکر پوچھ سکتا ہوں۔۔۔" حارب اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔کہیں ناں کہیں انزلہ کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔انزلہ نے اپنی نظروں کا رخ پھیر لیا۔

"پھر تم کوئی سوال کیوں نہیں کر رہے ہو۔۔۔تم نے کیوں ابھی تک ان کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔۔۔" وہ خود بھی الجھنے لگی تھی۔

"سوال تو اور بھی بہت سارے بنتے ہیں ناں انزلہ۔۔۔در حقیقت صرف سوال ہی سوال بنتے ہیں۔۔۔تم سے متعلق میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔۔۔میں نے کبھی سوچا نہیں تھا ہم اک دوسرے کیلئے اس قدر اجنبی بن جائیں گے۔۔۔تم میرے لئے اس قدر اجنبی بن جاؤ گی۔۔۔"اس کے لہجے میں دکھ تھا۔۔۔"میں اس بات سے انکار نہیں کروں گا مگر اتنے سالوں بعد تم سے ملا ہوں تو کبھی کبھی لگتا ہے میں نے اس انزلہ کو کھو دیا ہے۔۔۔اب جو اس وقت میرے سامنے کھڑی ہے اس کو تو میں جانتا ہی نہیں ہوں۔۔۔مجھے محسوس ہوتا ہے تمہارے نام کے علاوہ میں تمہارے بارے میں کچھ جانتا ہی نہیں۔۔۔مجھ سے زیادہ قاسم تمہارے بارے میں جانتا ہو گا۔۔۔لاریب جانتی ہو گی۔۔۔یہاں تک کہ تمہارے گھر کے

ملازم بھی تمہارے بارے میں مجھ سے زیادہ ہی جانتے ہوں گے۔۔۔ تم میرے لئے اس قدر اجنبی کیوں ہوگئی ہوانزلہ۔۔۔" حارب کو اپنے یہ سبھی شکوے حلق کڑوا کرتے محسوس ہونے لگے تھے۔۔۔اس کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔اس کے لہجے میں تکلیف کا عنصر واضح تھا۔۔۔انزلہ نے اپنی نگاہوں کا رخ پھیر لیا۔۔۔اس کی باتوں سے انزلہ کی آنکھوں میں بھی نمی لہرانے لگی تھی۔۔۔

"بتاؤانزلہ۔۔۔ہم کبھی بھی اتنے دور تو نہیں تھے۔۔۔؟ یاں پھر ہم کبھی اتنے پاس تھے ہی نہیں۔۔۔"اس نے رنج سے کہا۔

"تم واپس کیوں آئے ہو حارب۔۔۔؟ تمہیں تو واپس کبھی نہیں آنا تھا ناں۔۔۔" انزلہ نے آنکھوں میں امڈ آتی نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے واپس سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ خود بھی زخمی تھی۔۔۔وہ دونوں ہی اپنے ہی فیصلوں پر، اپنے ہی چناؤں پر تکلیف میں تھے۔۔۔

کچھ پل حارب اس کے چہرے کو تکتا رہا۔۔۔"کیا اسے اس کا آنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔؟ یاں پھر یہ اس کا طنز تھا۔۔۔" وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے خود سے ہی اندازہ لگاتا رہا، پھر کچھ پل کے بعد اس نے کہا۔ "پتا نہیں۔۔۔" بات کرتے ہوئے وہ دونوں اک دوسرے پر نظریں ٹکائے ہوئے اک دوسرے کا چہرہ بھی پڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ یہ عمل تکلیف

بھی دے رہا تھا مگر وہ دونوں ہی بے بس تھے۔۔۔وقتی فاصلہ ان کے درمیان اس قدر بے اعتباری لے آیا تھا جہاں اب باتوں پر یقین نہیں رہا تھا۔۔۔

"ڈیڈ کہتے ہیں خوف سے۔۔۔خوف ہے جو مجھے واپس کھینچ لایا ہے۔۔۔"بلآخر اس نے سر جھکائے اس کے سامنے اعتراف کر ہی لیا۔۔۔دوسری جانب اس کا اعتراف شاید سامنے کھڑی لڑکی کیلئے خوف کے وہ دروازے کھول گیا تھا جس کا ادراک اس وقت سر جھکا کر اعتراف کرتے ہوئے اسے خود کو بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔حارب کی بات کا مطلب وہ سمجھ چکی تھی۔۔۔الفاظ نے اعتبار ضرور کھویا تھا مگر بن کہے۔۔۔کم کہے اک دوسرے کی بات سمجھنے لینے کی انسیت نہیں۔۔۔

حارب نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا،انزلہ کا چہرہ دیکھ کر لمحے بھر کیلئے سب رک گیا۔۔۔اس کا چہرہ اک پل کو ہی سہی مگر خوف کے زیرِاثر آیا تھا جس پر اگلے ہی لمحے اس نے قابو پا لیا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ہر قسم کے تاثر سے پاک ہو چکا تھا۔۔۔اس کا چہرہ لمحوں میں نہیں سیکنڈز میں رنگ بدلتا تھا یوں کے سامنے کھڑے لوگوں کیلئے اس کے اصل رنگ کو پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

"جو چیزیں ہاتھ سے نکل جائیں پھر ان کا خوف کیسا۔۔۔؟تمھیں بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔" وہ پوشیدہ حقیقت کو الفاظ میں سموتی وہاں سے جانے کیلئے آگے بڑھی اور پھر جانے کیا دل میں

سمائی کہ رک گئی۔"انسان کو اک چیز سیکھ لینی چاہیے ہر احساس محسوس کرنے والا نہیں ہوتا اور ہر کھو جانے والی چیز تلاش کے لائق نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ کہہ کر آگے بڑھی ہی تھی جب حارب نے سرعت سے اس کی کلائی پکڑی"انزلہ۔۔۔" وہ بے بسی کی مورت بنا بس اتنا ہی کہہ پایا اور پھر انزلہ کی آنکھوں میں کچھ دیر پہلے کہی جانے والی بات کی پختگی دیکھ کر اس کے ہاتھ کی گرفت خود بخود ہی اس کی کلائی پر کمزور پڑی اور پھر اس کا ہاتھ چھوٹ گیا۔۔۔انزلہ اپنا رخ پھیرتی گھر کی جانب بڑھ گئی اور وہ۔۔۔وہ وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔اس کی بات نے اسے قدم آگے بڑھانے ہی نہیں دئے تھے۔۔۔جہاں قدم جکڑے گئے تھے وہیں کسی نے دل بھی مٹھی میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

گھر آکر وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سیماب نے اسے پکارا تھا مگر وہ بنا اس کی جانب دیکھے بنا اس کی بات کا جواب دئے اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔اس کی آنکھیں ضبط کے مارے لال ہو چکی تھیں۔۔۔کمرے کا دروازہ بند کرتی وہ وہیں دروازے کے ساتھ اپنی پشت ٹکاتی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔اس کے کانوں میں حارب کا جملہ گونجنے لگا تھا۔۔۔"ڈیڈ کہتے ہیں خوف ہے۔۔۔خوف ہے جو مجھے واپس کھینچ لایا ہے۔۔۔"آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے اپنا سر پیچھے دروازے سے ٹکا دیا۔۔۔"عورت کو کبھی بھی مرد کے

ساتھ ضد میں نہیں آنا چاہیے۔۔۔" اس کے دماغ میں اپنی ماں کی ڈائری میں لکھا گیا جملہ آیا تھا۔۔۔"مرد ضد میں آکر ہٹ دھرم ہو جاتا ہے اور پھر عورت کی ذات کی نفی کرتا اس کو کچلتا چلا جاتا ہے۔۔۔یوں کہ عورت کی موت بھی اس کی ضد کو ختم نہیں کر پاتی۔۔۔اگر اس کے بس میں ہو تو وہ مری ہوئی عورت کو بھی اپنی ضد کی بھٹی میں جلا کر راکھ کر ڈالے۔۔۔ اب جب یہ اس کے اختیار میں نہیں ہے تو وہ اس کے کردار پر کیچڑ اچھال کر اپنی انا کو تسکین پہنچاتا ہے۔۔۔" انزلہ کی آنکھوں سے گرم سیال کب کا بہنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"وہ مجھے طلاق نہیں دے رہا اور نہ کبھی دے گا۔۔۔ جبکہ اس کے بقول میں اک بری بدکردار عورت ہوں، اس سب کے باوجود بھی کوئی اس سے سوال کرنے والا نہیں ہے کہ اگر میں اتنی بری ہوں تو وہ مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتا۔۔۔یہ معاشرہ مردوں کا ہے یہاں کوئی مرد کبھی کسی مرد کے خلاف نہیں جاتا۔۔۔ سبھی مرد اک دوسرے کے گناہوں پر خاموشی اختیار کئے ہوئے دراصل خود کو ڈھانپ رہے ہیں ہیں۔۔۔کوئی بھی مرد کسی عورت کیلئے کسی دوسرے مرد کے سامنے کھڑا نہیں ہوتا اگر وہ کھڑا ہو جائے گا تو معاشرے میں سے مردوں کا تسلط ٹوٹ جائے گا۔۔۔میرے بھائیوں نے بھی یہی کیا ہے، وہ اگر آج اس کے ظلم کے خلاف میرے لئے آواز اٹھائیں گے تو کل کو ان کے خلاف بھی کوئی آواز اٹھانے میدان میں آجائے گا۔۔۔ماں، بہن، بیٹی، بیوی کی بلی تو دے دے گا مگر اس کیلئے کسی مرد سے ٹکرائے گا

نہیں۔۔۔اس سے جواب طلب نہیں کرے گا۔۔۔ جیسے میرے بھائیوں نے نہیں کیا، نہ کوئی سوال کیا نہ ہی مجھ پر توڑے جانے والے ظلم کا حساب لیا الٹا مجھے واپس اس بھٹی میں جھونک دیا۔۔۔ میرے پاس ظلم سے بچنے کا صرف اک ہی راستہ ہے اور وہ یہاں سے بھاگ جانا۔۔۔ تمہاری ماں کسی کیلئے نہیں بھاگ رہی بلکہ اپنے لئے بھاگ رہی ہے۔۔۔ کسی کے ساتھ نہیں بھاگ رہی، تنہا بھاگ رہی ہے۔۔۔ یہ شخص اب ضد میں آکر مجھے کبھی طلاق نہیں دے گا۔۔۔ کبھی اس ظلم سے رہا نہیں کرے گا۔۔۔" اپنی ماں کی تکلیف محسوس کرتے وہ مٹھیاں بھینچے بلک بلک کر رو دی۔۔۔ اک جانب ماں کی باتیں تھیں جو دماغ کو مسلسل جکڑ رہی تھیں اور دوسری جانب حارب کے جملوں کی بازگشت۔۔۔ وہ وہیں زمین پر لیٹتی سمٹ گئی۔۔۔ آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اب زمین پر گرنے لگے تھے۔۔۔۔

"مجھ سے کبھی ضد میں مت آنا۔۔۔ میں نے مرد کی ضد کے سامنے سر اٹھانا سیکھ لیا ہے۔۔۔ بھلے مجھے اس کیلئے زندگی سے منہ بھی موڑنا پڑا مگر میں کبھی ضد کے سامنے ہار نہیں مانوں گی۔۔۔" وہ آنکھیں بند کئے روتے ہوئے اس سے مخاطب تھی۔۔۔

بظاہر اس کے والدین کی شادی کی ناکامی نے صرف دو لوگوں کا نقصان کیا تھا۔۔۔ مگر درحقیقت اس ناکامی نے سب سے زیادہ نقصان انزلہ کا کیا تھا۔۔۔ ان کی لڑائی جھگڑے والی زندگی کے بھیانک سایے نے انزلہ کی پوری زندگی کو گھیر لیا تھا۔۔۔

وہ دن بہ دن مسلسل الجھتا جا رہا تھا۔۔۔وہ یہاں تک اپنی سکونیت کو پہچان کر سکون کی تلاش میں چل کر آیا تھا اور اب یہاں آکر بھی اسے وہ سکون نہیں حاصل ہو پا رہا تھا جسے وہ انزلہ کی موجودگی سے منسوب کرتا رہا تھا۔۔۔آخر کیا چیز تھی جو اسے سکون لینے نہیں دے رہی تھی۔۔۔اس کا پاس نہ ہونا۔۔۔؟ مگر وہ پاس ہی تو تھی۔۔۔پھر پاس تھی تو کیا ساتھ نہیں تھی۔۔۔کیا اس کا ساتھ نہ ہونا اسے بے سکون کر رہا تھا۔۔۔اگر وہ اس کے ساتھ نہیں تھی تو کس کے ساتھ تھی۔۔۔

بے چینی سے اس نے اپنا دائیاں ہاتھ بالوں میں پھیرا۔۔۔

اسے ہسپتال میں اس کے ساتھ گزاری وہ رات یاد آئی جب وہ اس کے کندھے پر سر رکھے سو گئی تھی۔۔۔اس رات حارب کو محسوس ہوا تھا کہ ان دونوں کے بیچ موجود دھند چھٹنے لگی ہے۔۔۔مگر وہ غلط تھا۔۔۔وہ صرف اک لمحہ تھا اور اس کا عمل اس اک لمحے کی مجبوری۔۔۔اک بے ساختہ عمل جس میں دل کا، جذبات کا کوئی دخل نہیں تھا۔۔۔وہ ابھی تک وہیں کھڑی تھی جہاں پر وہ شروع سے تھی۔۔۔اسے ابھی تک اس پر اعتبار نہیں آیا تھا۔۔۔اسے اس پر اعتبار کیوں نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ اس قدر اس کیلئے بے اعتبار کیوں ہو گیا تھا۔۔۔اس کی بے اعتباری اب اس کا سکون تباہ کرنے لگی تھی۔۔۔وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا

کہ وہ ایسا کون سا آگ کا دریا پار کر گزرے جوان کے بیچ یہ بے اعتباری کا فاصلہ سرک جائے۔۔۔ وہ اس سے کئی سوال کرنا چاہتا تھا۔۔ اسے اس کے متعلق کئی خدشات گھیرے ہوئے تھے مگر چاہ کر بھی وہ اسے نہ ہی بتا سکا تھا اور نہ ہی پوچھ سکا تھا۔۔۔ وہ اپنی اس موہوم سی خواہش کو توڑنا نہیں چاہتا تھا جو اسے برف پگھلنے کا عندیہ دے رہی تھی۔۔۔ مگر آج اس کی بات نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ محض خوش فہمیوں کے بلند مینار تعمیر کر رہا تھا۔۔۔

حارب نے اپنی کن پٹی کو مسلتے ہوئے سر میں اٹھتے درد کو کم کرنا چاہا۔۔۔ "جو چیزیں ہاتھ سے نکل جائیں ان سے خوف کیسا۔۔۔" اک بار پھر انزلہ کا جملہ اس کے پاس گونجا۔۔۔ اب کی بار اس نے قدرے اور زور سے اپنی کن پٹی کو مسلا، سر کا درد زور پکڑنے لگا تھا۔۔۔

"نہیں انزلہ۔۔۔ میں تمہیں جانے نہیں دے سکتا۔۔۔ کیا محض کسی کے کہہ دینے سے اپنے حق سے دستبردار ہوا جاتا ہے۔۔۔ میں نہیں ہو سکتا۔۔۔ محض تمہارے کہہ دینے سے میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔"

اس نے اک گہری سانس اندر اتارتے ہوئے خود سے کہا۔۔۔ کمرے میں گھٹن کا احساس بڑھ رہا تھا۔۔۔ "تم کسی کو زبردستی اپنے ساتھ نہیں باندھ سکتے۔۔۔" محمود صاحب کی تنبیہ کرتی آواز اسے سنائی دی۔۔۔ اک طرف انزلہ کا رویہ اور اس کی باتیں تھیں اور دوسری جانب محمود صاحب کی روداد۔۔۔ اک جانب انزلہ کا ماضی تھا اور اک جانب اس کا خود کا ماضی

تھا۔۔۔اس کی ماں نے بنا کسی وجہ کے اس کے باپ سے طلاق لے لی تھی۔۔۔اس کے ماں باپ کی کزن میرج تھی جس کیلئے اس کی ماں راضی نہیں تھی۔۔۔ایسا نہیں تھا نہیں کوئی اور پسند تھا مگر اس کی ماں کو اپنے گھر والوں کا یہ زبردستی کا فیصلہ بھی کسی حق میں قبول نہیں تھا جنہوں نے اسے سمجھا بجھا کر یہ کہتے ہوئے شادی کیلئے رضامند کروایا تھا کہ شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔اسے وہ اچھا لگنے لگ جائے گا۔۔۔وہ کچھ عرصہ اس کے باپ کے ساتھ رہی تھیں۔۔۔ان کے درمیان کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر اک ضد تھی جو گھر والوں کی ضد سے ٹکرائی تھی اور پھر محض اسی سبب انہوں نے طلاق کا مطالبہ کر دیا تھا۔۔۔محمود صاحب نے بات کر کے نبھا کرنے کی کوشش کرنی چاہی تھی مگر ان کا دل راضی نہیں تھا اور شاید آگے جا کر بھی نہ ہوتا، زندگی کے کسی نہ کسی مقام پر یہ بات واپس دہرائی جانی تھی اس لئے انہوں نے اپنی بیوی کے مطالبے پر اسے آزاد کر دیا تھا۔۔۔وہ اس بات پر ہمیشہ اپنے باپ سے چڑتا آیا تھا۔۔۔بنا بات محض کسی اک فریق کے کہہ دینے پر اپنے حق سے کیسے دستبردار ہو گئے تھے۔۔۔اور اب وہ خود۔۔۔؟ وہ اپنے باپ والی غلطی کبھی نہیں دہرائے گا۔۔۔اس کے پاس اس کے باپ جتنا ظرف نہیں تھا۔۔۔

بڑھتی گھٹن کے احساس پر اسے اندازہ ہوا تھا کمرے میں آتے وقت وہ اس قدر اپنی سوچوں میں غرق تھا کہ اسے پنکھا چلانے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔۔۔حارب نے گردن گھما کر پہلے

ٹیرس کے دروازے اور پھر کھڑکی کی جانب دیکھا، دونوں ہی بند تھے۔۔۔غالباً مغرب کے اوقات کی وجہ سے ملازم نے بند کردی ہوگی۔۔۔حارب آہستہ سے چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آیا تھا، اسے کھولنے کے بعد وہ ٹیرس کا دروازہ کھولتا ٹیرس پر چلا گیا۔۔۔جانے کیوں اسے کمرے میں وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔

اگلے روز وہ چاروں مال آئے ہوئے تھے۔۔۔یہ حکم بھی تائی ماں کی جانب سے دیا گیا تھا۔۔۔حکم تو قاسم کیلئے تھا کہ وہ ان کی بھتیجی کو لے کر باہر جائے مگر اپنے بھائی کا بوجھ بانٹنے کیلئے عین وقت پر لاریب بیچ میں کود آئی تھی اور پھر انہوں نے اپنی ماں کو بنا بتائے انزلہ کو بھی اس سارے منصوبے کا حصہ بنالیا تھا۔۔۔ایسا ممکن بھی نہیں تھا وہ دو بہن بھائی کہیں جائیں اور انزلہ کو ساتھ نہ لے کر جائیں۔۔۔ان دونوں نے اپنے ننھیال جانا محض اس لئے ترک کردیا تھا کہ انزلہ وہاں نہیں جاسکتی تھی اور یہی وجہ تھی وہ بنا کسی کے مقابل آئے جنگجو ٹھہرا دی گئی تھی۔۔۔

ان تینوں میں سے کسی کا بھی دل اس خدمت کیلئے راضی نہیں تھا مگر جب یہ ذمہ داری قاسم کو اس کی والدہ ماجدہ نے سونپی تو اس نے لاریب اور انزلہ کو بھی اپنے ساتھ کھینچ لیا

۔۔۔ بھلا اکیلے سزا جھیلنے کا کیا مزح۔۔ وہ تینوں اس شاہی شواری کو لئے اس وقت مال میں آئے ہوئے تھے۔۔۔ آج تائی ماں نہیں تھی اور نہ کوئی لحاظ، جبھی وہ نورین کو پورے راستے اس کی باتوں کا بھرپور جواب دیتی آئی تھی۔۔ وہ لاریب اور قاسم کی طرح خاموش رہ کر عذاب جھیل لینے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔

انزلہ اور نورین کا بچپن سے ہی چھتیس کا آنکڑہ چلا آرہا تھا۔۔۔ دنیا میں اکثر آپ کو ایسے کوئی لوگ ملتے ہیں جنہیں بظاہر آپ سے کوئی مسئلہ نہیں ہوتا مگر انہیں حسد کی بیماری لاحق ہوتی ہے جو بنا سبب۔۔۔ بنا کسی چنگاری کے سلگتی رہتی ہے۔۔۔ نورین بھی انہیں میں سے ایک تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content!

مال کے اندر داخل ہونے کے بعد ان چاروں کا رخ دوسرے فلور کی جانب تھا۔۔۔ دوسرے فلور پر جانے کیلئے چاروں نے اپنے پاؤں ایلیویٹر پر دھرے اور ایلیویٹر کو ابا کی جاگیر سمجھ کر چاروں نے اپنی اپنی سیڑھی پر پر پاؤں رکھ دیا۔۔۔ خاصی تمیز کا مظاہرہ کرتے ہوئے باقیوں کا راستہ بند کرتے کوئی دائیں جانب کھڑا ہو لیا اور کوئی بائیں جانب۔۔۔ سب سے اگلی سیڑھی پر لاریب تھی، اس سے پیچھے نورین، اس سے پیچھے انزلہ اور اس سے پیچھے

قاسم۔۔۔انزلہ نے سر اٹھا کر اپنے سے ایک سیڑھی آگے کھڑی نورین کو دیکھا، وہ کہیں سے بھی اک چھوٹے شہر سے تعلق رکھنے والی لڑکی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اس کی خوداعتمادی۔۔اس کا لباس۔۔۔لباس کو پہننے کا طریقہ۔۔۔اور مناسب میک۔۔۔بالوں کی پونی بنائے گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے ہوئے وہ منظر سے لطف اندوز ہونے میں گم تھی۔۔۔

"یہ بندی اگر تھوڑی سی بات کرنے کی تمیز سیکھ لے تو کتنی اچھی لگے۔۔۔"انزلہ نے ایلیویٹر سے فلور پر پاؤں رکھتے ہوئے خود سے کہا۔۔وہ ایسی ہی تھی دشمن ہو یاں دوست اسے ان کی خوبیوں کو سراہنے میں آر محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور اس کی خوبصورتی کو سراہتی اپنے پیچھے سے قاسم کی آواز سن کر اس نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کو ہوا میں لہراتا ہوا سامنے کسی کو اشارہ کر رہا تھا۔۔۔انزلہ نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا، حارب اور وریشہ قاسم کے ہاتھ ہلانے پر ان کی ہی جانب چلے آرہے تھے۔۔۔انزلہ نے واپس سے مڑ کر قاسم کو خفگی سے دیکھا، اک تو اس کی خاطر نورین کی بلا ان کے سروں پر نازل ہو گئی تھی اب اوپر سے اس نے اس کی بھی بلا کو بلا لیا تھا اور تو اور خود

وریشہ کے ساتھ نکلنے کا ارادہ کئے ہوئے تھے۔۔۔وہ بڑی سہولت سے اپنے کندھے اچکا گیا۔"میں کیا کروں۔۔قسمت کے حسین اتفاقات ہیں۔۔"

"تائی ماں اگر چاولا کی چپل سے تمہاری ٹھکائی کرتی ہیں تو ٹھیک ہی کرتی ہیں۔۔۔"اس نے بھن کر کہا۔

"اچھا بس۔۔۔اب وریشہ کے سامنے اپنی زبان کے جوہر مت دکھانا شروع ہو جانا۔۔۔"وہ چہرے پر مصنوئی مسکراہٹ سجائے سامنے سے آتے حارب اور وریشہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"مائی ڈیئر قاسم۔۔۔میری زبان سے تو تم اپنی جان من کو بچا لو گے مگر اپنی ڈیئر لولی وائف ٹو بھی کی نظروں سے کیسے بچاؤں گے جو نظروں سے ہی سالم نگلنے کو ہے۔۔۔"

"استغفراللہ۔۔۔تمہارے منہ میں لاریب کے ہاتھ کی اون میں بنی چائے۔۔۔خدا نہ کرے جو میری اس سے شادی ہو۔۔۔"قاسم نے اس کی بات پر تڑپ کر کہا۔۔۔اپنی چائے کی خوبی سن کر لاریب بھی واپس گھومی تھی۔۔۔اس نے قاسم کو تنبیہ نگاہوں سے نورین کو اس کے سپرد کرنے کی دھمکی دی وہ معزرت خواہانہ نگاہوں سے دیکھتا فوراً ہتھیار ڈال گیا۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟" ان دونوں کے پاس پہنچتے ہی قاسم کی اداکاری نے آکاش کو چھوا۔۔۔اس کے چہرے پر حیرانگی دیکھ کر انزلہ نے تاسف بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"ہم لوگ۔۔۔ہم شاپنگ کرنے آئے ہیں۔۔۔" وریشہ نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم لوگ بھی شاپنگ کرنے آئے ہیں۔۔۔کیا اتفاق ہے۔۔۔" قاسم نے اداکاری کی آخری حدوں کو سر کیا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔اتفاق۔۔۔پری پلینڈ اتفاق۔۔۔" حارب بڑبڑایا۔۔۔گو کہ وہ بھی قاسم کی خود پر زبردستی مسلط کی گئی ذمہ داری سے خوش نہیں تھا۔

قاسم نے کھڑے کھڑے بنا کسی کی نظروں میں آئے انزلہ کے بازو پر چٹکی کاٹی، اتنی اچانک اور اتنے زور کی چٹکی پر وہ بلبلا ہی اٹھی "آؤچ۔۔۔" بے ساختہ ہی وہ کراہ اٹھی اور سبھی اس کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔وہ بدقت مسکرائی۔۔۔" کیوں ناں ہم سب مل کر شاپنگ کریں۔۔۔" قاسم کو گھورتی وہ اک اک لفظ کو چبا کر بولی تھی۔۔۔لاریب خاموش

کھڑی کبھی حارب کو دیکھ رہی تھی تو کبھی وریشہ کو۔۔یوں جیسے اسے کچھ کھٹک رہا ہو۔۔۔اور نورین وہ تو بس اس رسمی علیک سلیک کے ختم ہونے کے ہی انتظار میں تھی، جیسے ہی گفتگو کا سلسلہ تھما تھا وہ فوراً سے وریشہ سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کو دیکھ کر لگتا ہے آپ کی چوائس کافی اچھی ہو گی تو آپ ہی میری مدد کر دیں شاپنگ میں۔۔"اس کی بات پر وریشہ سمیت سب ہی چونک گئے۔۔۔چوائس کو سراہتے ہوئے اس نے حارب کی جانب دیکھا کر وریشہ کی پسند کو بھی سراہنا ضروری سمجھا تھا۔۔۔حارب کو سراہتی اس کی نظروں نے انزلہ کو پتنگے لگا دیئے۔۔۔

"ہاؤ اپر چونسٹ۔۔۔"وریشہ کی موجودگی کا لحاظ کرتی اپنے غصے پر قابو پاتی وہ دھیمی آواز میں بولی مگر حارب کے جواب پر اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ سن چکا ہے۔۔۔انزلہ نے کہا تو بہت آہستہ تھا مگر ساتھ کھڑے حارب کی جانب سے دیا گیا جواب اس کا مزاج بگاڑ گیا۔۔

"ضروری نہیں۔۔۔تم اسے حسن اخلاق بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔"وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔کیا یہی اک طریقہ رہ گیا تھا اس سے بات کرنے کا۔۔۔ہاں اس سے بات صرف لڑائی کے زریعے ہی کی جاسکتی تھی۔۔۔

انزلہ نے بیچارہ سامنہ بنایا۔۔"آہ۔۔ہاو جیزس شی از۔۔"

"نوڈاوٹ۔۔شی از۔۔۔"حارب کے مسکرا کر کہنے کے جواب میں اس نے اسے خفگی کا تحفہ دیتے ہوئے اک گہرا سانس کھینچ کر نظریں پھیریں اور پتا چلا کہ اس جواب در جواب کے سلسلے میں یہ تک احساس نہیں ہوا تھا کہ بس وہ دونوں ہی وہیں کے وہیں رہ گئے تھے باقی سب تو آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے نورین نے ان لوگوں کو گھن چکر بنا کر رکھ دیا تھا۔۔ کبھی اک دکان تو کبھی دوسری اور پھر واپس سے پہلی دکان۔۔۔وریشہ کو تو خاص پروٹوکول دیتے ہوئے وہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ چکی تھی۔۔۔ہر چیز میں وہ وریشہ کی رائے لینا نہیں بھول رہی تھی،اگر کہیں وریشہ کچھ قدم پیچھے رہ جاتی تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھینچ لیتی۔۔۔

وریشہ مروّت مروّت میں ناں نہیں کر سکتی تھی مگر لاریب اور انزلہ کی ایسی کوئی مجبوری نہیں تھی،سو لاریب انزلہ کو لئے ابھی آنے کا کہتی ہوئی فرسٹ فلور پر آگئی۔۔انہیں

لینا کچھ بھی نہیں تھا مگر جو مرحلہ اوپر در پیش آرہا تھا اس سے کہیں بہتر یہ تھا کہ ونڈو شاپنگ کرلی جاتی۔۔۔دونوں ساتھ چلتے ہوئے آوٹ لیٹس کو باہر سے ہی دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھیں۔۔۔خوامخواہ قاسم کے چکر میں وہ دونوں بھی رگڑی جاچکی تھیں۔۔۔دونوں یونہی بازوؤں میں بازو ڈالے مال میں گھوم رہی تھیں جب لاریب اک مخصوص جیولری شاپ کے پاس پہنچ کر رک گئی۔۔انزلہ اپنی ہی دھن میں چلتی چلتی بھول چکی تھی کہ لاریب اس کے بازو میں اپنا بازو ڈالے ہوئے اس کے ساتھ چل رہی ہے،اور لاریب کے یوں اچانک بریک لگانے پر وہ گرتے گرتے بچی۔۔۔انزلہ نے ابھی اسے جھاڑ پلانے کیلئے لب واہ کئے ہی تھے جب لاریب کی للچاتی نظروں کو بھانپتے ہوئے وہ رک گئی۔۔۔وہ اک نظر سامنے موجود آدھ کھلے دروازے سے جیولری شاپ کو دیکھتی اور پھر انزلہ کو۔۔۔انزلہ نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔"نہیں لیبی۔۔۔"

"پلیز۔۔۔"لاریب نے اس کے ہاتھ کو فوراً سے تھاما۔۔۔

"میری طرف سے دو بار پلیز مگر نہیں۔۔۔"اک بار پھر وہ انکار پر مصر رہی۔۔۔

Clubb of Quality Content

"انزلہ باجی صرف دیکھیں گے۔۔۔لیں گے تھوڑی ناں۔۔۔پلیز پلیز پلیز۔۔۔۔"وہ بچوں کی طرح اس کا ہاتھ پکڑ کر ضد کرنا شروع کر چکی تھی۔

"نہیں۔۔۔ تمہیں پتا ہے نالیبی یہ ہماری کمزوری ہے،اک بار اندر چلے گئے تو کچھ نا کچھ لے کر ہی نکلیں گے اور یہ برینڈ تو ہے بھی اتنا مہنگا اور میں اس مہینے افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔" انزلہ نے صاف گوئی سے کہا۔

"کہہ تو رہی ہوں نہیں لیں گے۔۔بس دیکھیں گے،اور اگر کچھ پسند آیا بھی تو وہ بعد میں آکر لے لیں گے۔۔"وہ بھی دکان کے اندر جانے پر بضد تھی۔

لاریب کے اصرار پر انزلہ کو اس کی بات ماننی ہی پڑی تھی جبکہ وہ اچھے سے جانتی تھی ایسے وعدے لاریب ہر بار ہی کرتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اس کا وعدہ وفا ہونے والا نہیں ہے پھر بھی اس کے ساتھ چل دی۔۔۔کزنز کے وعدے کم ہی وفا ہوتے ہیں مگر ان کے وعدوں کے وفا نہ ہونے کا دکھ نہیں ہوتا کیونکہ وہ آپ کے ساتھ ہی ڈوب کر ابھرتے ہیں۔۔۔

دکان میں داخل ہوتے ہی کاونٹر پر کھڑے شخص نے انہیں مسکرا کر دیکھا بالکل ویسے جیسے دکاندار اپنے پرانے گاہکوں کو دیکھتا ہے۔۔۔

"دیکھیں کتنے اچھے انکل ہیں۔۔۔کتنا برا لگتا اگر ہم یونہی سامنے سے گزر جاتے۔۔"وہ متلاشی نظروں سے سامنے لگے آرٹیکلز کو دیکھنے لگی باوجود اس کہ کے اسے کچھ نہیں لینا تھا۔۔۔

"لیبی یاد ہے ناں ہم قربانی کے بکرے کو کتنے پیار سے دیکھتے ہیں۔۔۔"انزلہ نے باقائدہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے یاد دلانے کی اک اپنی سی کوشش کرنی چاہی۔۔۔۔

سیلز پرسن ہاتھوں میں ڈھیروں ڈبے تھامے ان کے سامنے آیا اور بڑی مہارت سے ان دونوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ گیا۔۔۔وہ اب ایک ایک کر کے لاریب کے بتائے ہوئے آرٹیکلز اسے کھول کر دکھانے لگا،لاریب باری باری ان سب کو پہن کر دیکھ رہی تھی۔۔۔انزلہ اپنی کہنی کاؤنٹر پر ٹکا کر بازو کو کھڑا کئے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنا منہ رکھے ارد گرد دیکھنے لگی جب یونہی دیکھتے دیکھتے اک جانب گلاس کی اوٹ سے چمکتے نگینوں سے لبریز خوبصورتی کے شاہکار پر اس کی نظر ٹھہر گئی۔۔۔وہ جن ستائشی نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی کاؤنٹر کے پاس کھڑا شخص بخوبی بھانپ گیا اور اس آرٹیکل کو اٹھاتے ہوئے اس کے

پاس لے آیا۔۔۔کمال بات تھی اکثر پاس آنے پر چیزیں اپنی کشش کھو دیتی ہیں مگر یہ نگینے پاس آتے ہی مزید خوبصورت لگنے لگے تھے۔۔۔دکاندار نے آہستگی سے وہ شاہکار ڈبے میں سے نکال کر انزلہ کو پیش کیا۔۔۔"یہ ہماری لیٹسٹ کلیکشن میں سے ہے۔۔منفرد رکھنے کیلئے یہ صرف ایک ہی اس ڈیزائن کا بنایا گیا ہے۔۔۔" جانے دکاندار اپنی بیکری کو لمبی لمبی چھوڑ رہا تھا یاں یہ واقعتاً حقیقت تھی،انزلہ کو اس سے غرض نہیں تھی۔۔۔۔

انزلہ نے اسے دکاندار سے پکڑتے ہوئے اپنی ہتھیلی پر پھیلا لیا۔۔۔ہلکے گلابی رنگ کے کرسٹل کلیر نگینوں سے جڑی ہوئی پائیل اس کی شفاف ہتھیلی پر آکاش پر چاند کے ہالے میں ٹمٹماتے ستاروں سا منظر پیش کرنے لگی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں ستائش کی چمک ابھری۔۔۔وہ پائیل بلاشبہ بہت خوبصورت تھی جبھی وہ محو ہوئی تھی۔۔۔

"آپ پہن کر دیکھنا چاہیں گی۔۔؟" دکاندار نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔

وہ ابھی تک اپنے ہاتھ پر رکھی پائیل کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔اک عجیب سی کشش تھی اس میں جو اسے مسلسل اپنے سحر میں جکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔شاید وہ اس کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی یاں شاید وہ بھی اشیاء پرست ہونے لگی تھی۔۔۔

"آپ پیک کر دیں۔۔۔"انزلہ نے مسکرا کر کہا، دکاندار اس کے ہاتھ سے پائیل پکڑتا ہوا کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا جہاں لاریب پہلے سے ہی اپنے سامان کی پیمنٹ کرنے کی تیاری میں تھی۔۔۔انزلہ نے افسوس سے اس کے سامنے پڑے بیگز کو دیکھا۔

"سوری مگر یہ آرٹیکلز بہت خوبصورت تھے۔۔۔"لاریب نے کاونٹر پر بل دیتے ہوئے توجیح پیش کی۔۔۔

"تم ہر بار ہی یہی کہتی ہو۔۔"اس کی وضاحت کا انزلہ پر کوئی اصر نہیں ہوا تھا۔۔

لاریب کے سامان کی پیمنٹ ہو چکی تھی۔۔دکاندار نے اس کا سامان پیک کرتے ہوئے اس کی جانب بڑھا دیا اور انزلہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔انزلہ نے پیمنٹ کرنے کیلئے اپنا بیگ کھول کر کارڈ باہر نکالا مگر پھر جانے دل میں کیا سمائی کہ دکاندار سے معذرت کرتے ہوئے اس نے کارڈ واپس سے اندر رکھ دیا۔۔۔

"انزلہ باجی لے لیں ناں۔۔۔یہ آپ کو سوٹ بھی کرے گی۔۔"لاریب کی ضد کے باوجود بھی اس نے وہ پائیل نہیں لی اور اس سے پہلے لاریب دکان میں بچوں کی طرح ہاں ہاں کرنے لگتی وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے دکان سے باہر نکال لائی۔

"آخر کرتی کیا ہیں آپ اتنے پیسوں کا۔۔۔" لاریب کو انزلہ پر جہاں غصہ آیا تھا وہاں اسے دکھ بھی ہوا تھا۔۔۔ انزلہ کو وہ کس قدر پسند آئی تھی اس کا اندازہ وہ اس کی نظروں سے ہی لگا چکی تھی۔۔۔ "اچھی خاصی پاکٹ منی ملتی ہے آپ کو۔۔ اتنے سے پیسے خرچ کر لیں گی تو کچھ ہو تھوڑی جائے گا ناں۔۔۔"

"نہیں میرے پاس اتنے سے بھی پیسے نہیں ہیں۔۔۔ اب شرافت سے بنا رکے چلو اگر کہیں بریک لگائی ناں تو قاسم کے حوالے کر دوں گی۔۔۔"

"میں قاسم بھائی کو بتاتی ہوں وہ دلا دیں گے۔۔۔" انزلہ کی دھمکی کو سرے سے ہی نظر انداز کرتے اس نے اپنا حل اسے بتا دیا۔

"کیا بتانا ہے قاسم کو۔۔۔؟" اپنے اتنے قریب سے اس کی آواز سن کر وہ دونوں ہی ڈر گئیں۔۔۔ حارب نے بھنویں اٹھا کر لاریب کو دیکھا، انزلہ سے کسی قسم کے جواب کی امید رکھنا ہی فضول تھا۔۔۔

انزلہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں لاریب کو منہ بند رکھنے کی تنبیہ کی بدلے میں لاریب نے بھی اسے التجائی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔؟" حارب نے ان دونوں کی نظروں ہی نظروں میں ہونے والی گفتگو کے توسط سے پھر سے لاریب کو ہی مخاطب کیا تھا۔۔۔

"پتا نہیں انزلہ باجی کو مسئلہ کیا ہے۔۔آخر یہ کرتی کیا ہیں پیسوں کا جو مہینے کے شروع میں ہی کنگال ہو جاتی ہیں۔۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی ناراضگی کا اظہار کر گئی۔

یہ وہ سوال تھا جس کا جواب وہ خود بھی جاننا چاہتا تھا۔۔۔ "کیا ہوا کچھ چاہیے تمہیں۔۔؟ مجھے بتاؤ۔۔۔" حارب نے بڑی اپنائیت سے لاریب سے پوچھا۔۔۔اسی بات نے انزلہ کے گرد خطرے کی گھنٹی بجائی، وہ اچھے سے جانتی تھی لاریب کی زبان کے آگے کوئی سپیڈ بریکر نہیں ہے۔۔۔اس نے فوراً سے بیشتر اپنے اور لاریب کے بیچ کا فاصلہ ختم کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے اس کے بعد بھی اسے کسی چیز کی ضرورت ہو گئی۔۔" اس نے لاریب کے ہاتھوں میں پکڑے بیگز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ میں اپنی موٹی موٹی گول آنکھوں کو مزید بڑا کیا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لاریب۔۔؟" بنا انزلہ کی باتوں کا اثر لئے حارب نے انزلہ کے ہاتھ سے لاریب کا ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔ "بتاؤ کچھ چاہیے تمہیں۔۔۔؟"

"بہت بھوک لگی ہے بھئی۔۔۔" انزلہ نے ایک بار پھر اپنی اداکاری کے جوہر دکھاتے ہوئے لاریب کا ہاتھ واپس سے پکڑ لیا اور پھر اسے بالکل ویسے جیسے مائیں بچوں کو بازار میں سے نکالتی ہیں ویسے وہاں سے نکال لائی تھی۔۔۔

"آپ کو لگتا ہے مس انزلہ آپ بہت چالاک ہیں مگر آپ ہیں نہیں۔۔۔" حارب نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

انزلہ کے قدم تھمے اور پھر وہ واپس مڑ کر اس تک آئی "پھر آپ اس بیوقوف سے زرا فاصلہ بنا کر رکھیں۔۔۔"

"میں تو رکھ رہا ہوں مگر آپ شاید اس فاصلے کو قائم رہنے دینا نہیں چاہتیں۔۔۔" حارب نے اپنی ہنسی کو دبائے اپنے اور اس کے بیچ کے فاصلے کی جانب اشارہ کیا تھا جو انزلہ نے خود ہی سر کیا تھا۔۔۔ انزلہ کا چہرہ لال ہوا تھا اور پھر وہ مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کرتی واپس مڑ گئی۔۔۔ جیسے ہی وہ دونوں فوڈ کوٹ میں اپنی میز پر پہنچی تھیں، انہیں دیکھتے ہی قاسم ان کے سر پر آن پہنچا۔ "کہاں تھیں تم دونوں۔۔۔"

"شاپنگ کر رہی تھیں۔۔۔"انزلہ نے سہولت سے کہا۔

"شاپنگ کر رہی تھیں۔۔؟میں تم دونوں کو اس لئے یہاں لے کر آیا تھا۔۔۔؟"اس نے گھورتے ہوئے استفسار کیا۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟"انزلہ نے اس کے بپھرنے پر واپس سے سوال داغا۔۔۔اس بیچ لاریب اپنی جان بچاتی ہوئی میز پر اپنی جگہ سنبھال گئی۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے وہ وریشہ کو اپنے ساتھ ساتھ لئے گھوم رہی ہے اور تفتیش الگ کر رہی ہے۔۔۔"

"اوہ تمہارے بیسٹ بڈی نے مدد نہیں کی۔۔۔؟"انزلہ بھی چوٹ کرنے سے باز نہیں آ رہی تھی۔

"تم دونوں آپس کی ٹسل میں میرا کام بگاڑ کر ہی رہنا۔۔۔"وہ بھی ان دونوں کی آپس میں لڑائی سے اب زچ ہوتے ہوئے بول ہی اٹھا تھا۔۔

انزلہ نے اسے منہ چڑایا اور پھر میز کی جانب بڑھتی وریشہ کے ساتھ والی کرسی سنبھال گئی۔۔۔

Clubb of Quality Content!

"آئیم سو سوری۔۔لاریب نے کچھ سامان لینا تھا تو ہمیں دیر ہو گئی۔۔۔" وہ وریشہ سے معذرت کر رہی تھی۔۔شاید اسی طرح وہ نورین کے سلسلہ سوال کو توڑ سکتی تھی۔۔۔"امید ہے نورین نے آپ کو بور نہیں کیا ہو گا۔۔۔" وہ بات کے اختتام پر مسکرائی۔

" بھئی بوریت کیسی ہمیں تو باتوں میں وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔۔۔" وریشہ کے بجائے نورین نے جواب دینا اپنا فرض سمجھا۔

" تمہیں نہیں چلا مگر انہیں ضرور پتا چلا ہو گا۔۔۔" وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔

نورین اک بار پھر سے وریشہ کو گھیر گئی۔۔۔انزلہ نے قاسم کو دیکھتے ہوئے ناچار کندھے اچکائے۔۔۔

"ویسے آپ اور حارب اک دوسرے کو کب سے پسند کرتے ہیں۔۔۔؟" اس بار اس کے سوال پر سب سے زیادہ انزلہ چونکی تھی۔۔۔اس کی نظریں بلا اختیار ہی حارب کی جانب اٹھیں۔۔۔اسے اب سمجھ آیا تھا کہ وہ تب سے اب تک وریشہ کے گرد کیوں چکر لگا رہی ہے۔۔۔حارب بھی جو بڑے آرام سے پانی کا گلاس منہ کو لگائے ہوئے تھا اس کے سوال پر اچھلا اور اچانک پڑتی اس افتاد پر منہ میں موجود پانی اس کے گلے کو لگ گیا جس کے سبب چند قطرے اس کی شرٹ بھی بھگو گئے۔۔۔ قاسم نے اس کے ہاتھ سے گلاس پکڑتے ہوئے میز پر رکھ دیا۔۔۔وہ اب اپنی شرٹ کو جھاڑ رہا تھا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"نہیں۔۔۔آپ نے یقیناً کچھ غلط سمجھا ہے۔۔۔ہم صرف اچھے دوست ہیں۔۔۔"وریشہ نے قدرے تحمل کا مظاہرہ کیا۔

"تھینک گارڈ۔۔۔"نورین مسکرائی۔۔۔اس کی بات پر لاریب کی آنکھیں باہر آئیں۔۔۔ قاسم کو تشفی ملی۔۔۔حارب کے اوسان خطا ہوئے اور انزلہ اس کو بے یقینی کے سمندر میں اک ساتھ کئی غوطے لگے تھے۔۔۔

لاریب ان سے رخ پھیرتی بڑی غور سے قاسم کو دیکھنے لگی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔؟"

"اتنے برے ہیں تو نہیں آپ۔۔۔"اس نے جانچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مطلب۔۔۔۔؟"قاسم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"مطلب بھائی۔۔۔خدا خیر کرے آپ تو یہاں سے بھی ریجیکٹ ہو گئے۔۔۔"وہ اپنی ہنسی دبائے قاسم کے پاس ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"اس حساب سے تو آپ کنوارے مریں گے۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ اپنی گردن کو ہلاتے ہوئے خود ہی اپنی بات کا مزہ لیا۔۔۔

"میں اگر کنوارہ رہا تو بیٹا شادی تو تمہاری بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

"پھر ایسا کرتے ہیں انزلہ باجی اور حارب بھائی کو بھی کنوارہ رکھ لیتے ہیں۔۔۔سب ساتھ ہوں گے تو دکھ نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے تالی کیلیئے قاسم کے آگے ہاتھ کیا۔۔۔

"ہاں پھر لوگ ہمیں کنواروں کا خاندان بلائیں گے۔۔۔" وہ رج کر لاریب کی بات پر بدمزہ ہوا تھا۔

بلآخر انزلہ کو قاسم کی مدد طلب نظروں پر رحم آہی گیا تھا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے وریشہ سے مخاطب ہوئی۔۔۔ "آپ یہاں آسکتی ہیں مجھے اور نورین کو بات کرنی ہے۔۔۔"

وریشہ نے الجھن آمیز انداز میں قاسم کی جانب دیکھا اس نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے اسے سکون کرنے کا عندیہ دیا، اس نے وہاں سے اٹھتے ہوئے انزلہ کے ساتھ اپنی جگہ تبدیل کر لی تھی اور پھر سب سکون میں آکر خوش گپیوں میں مصروف ہو چکے تھے۔

"تمہیں عقل نہیں ہے کسی سے کیا بات کرنی ہے کیا نہیں۔۔۔" انزلہ نے موقع پاتے ہی نورین کو آڑے ہاتھوں لیا۔

"تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟" وہ بھی ہر لحاظ بالائے طاق رکھتے بولی۔

"مسئلہ۔۔۔ وہ یہاں مہمان کی حیثیت سے آئی ہے۔۔۔ تمہاری اس بونگیوں سے وہ ہم سب کے بارے میں کیا سوچے گی۔۔۔"

"تو تمہیں کیا مسئلہ ہے ان سب سے۔۔۔؟ وہ جو بھی سوچے۔۔۔"

انزلہ نے کچھ لمحوں کو آنکھیں بند کرتے ہوئے ضبط کیا۔۔۔ "وہ حارب کی دوست ہے۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"تبھی یہ میرے اور حارب کا مسئلہ ہے، تمہارا نہیں۔۔۔"

"حارب کا ہر مسئلہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔" وہ روانی میں بول گئی اور پھر نورین کی آنکھوں میں حیرانی دیکھ کر فوراً سے بیشتر سنبھلی۔۔۔ "میرے سبھی فرینڈز کے مسئلے میرے ہی ہیں۔۔۔" نورین کو سہولت سے جواب دے کر وہ بنا اپنے پیچھے دھیان دیئے وریشہ کی جانب مڑی تھی، اور اسی اثنا میں ویٹر بھی اپنے دھیان میں ہاتھ میں کھانے کی ٹرے میں سے کھانا نکالتے ہوئے اس کے اور وریشہ کے بیچ موجود فاصلے سے میز پر رکھنے لگا تھا جب حارب کی قدرے چلاتی آواز نے سب کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔۔۔۔

"دھیان سے۔۔۔" وہ انزلہ کے سامنے والی جانب بیٹھا تھا اور خطرے کو بھانتپے ہوئے یک دم اپنی کرسی کو چھوڑتے میز کے اوپر سے بازو لمبا کیئے اس نے انزلہ کے بازو کو لکڑی کی ٹرے سے مس ہونے سے بچایا تھا۔۔۔ اس ساری صورتحال پر ویٹر گڑبڑا گیا۔۔۔ اس نے معذرت کرتے ہوئے کھانا میز پر لگا دیا۔۔۔ وہاں بیٹھے سبھی نفوس اپنی اپنی حیرانی لیئے دم سادھ گئے۔۔۔ اگر وہ بروقت بیچ میں نہ آتا تو اس وقت لکڑی کی ٹرے جس کو سیدھا اوون میں رکھتے ہوئے اس پر کھانا بنایا گیا تھا بری طرح سے انزلہ کا بازو جلا چکی ہوتی۔۔۔

کچھ پل کیلیئے وہ خود بھی سکتے میں چلی گئی تھی۔۔۔وہ چیخا ہی اس قدر زور سے تھا کہ اگر انزلہ کا بازو اس سے مس ہو کر جل بھی جاتا تو وہ شاید خود بھی اتنی زور سے نہ کراہتی۔۔۔"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" حارب اور قاسم بیک وقت بولے۔۔۔انزلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔" تھینکس۔۔۔"اس نے حارب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو فکر مندی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔یہ پہلی بار تھا جب اس نے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ نہیں دوسری بار۔۔۔ہاں دوسری بار،اک بار ہسپتال میں بھی وہ اس کا شکریہ ادا کر چکی تھی۔۔۔جن چیزوں کی ہماری زندگیوں میں کمی ہوتی ہیں انہیں ہم بڑی آسانی سے اپنی انگلیوں کے پوروں پر گن سکتے ہیں۔۔۔وہ بھی گن سکتا تھا وہ کب کب اور کتنی بار اس کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی۔۔۔ایک بار۔۔۔کب اس نے اس کی موجودگی میں اطمینان کیا تھا۔۔۔دو بار۔۔۔اک دن ہسپتال میں جب وہ اس کے کندھے پر سر رکھے سو گئی تھی اور دوسرا پھر اسی صبح جب وہ گاڑی میں سو گئی تھی۔۔۔ کتنی بار اس نے اسے استحقاق سے اس کے نام سے بلایا تھا۔۔۔اک بار۔۔۔

پچھلے دنوں وہ مصروف رہی تھی اور اس کے دماغ میں اپنے بریسلٹ کا کوئی خیال نہیں آیا تھا۔۔۔جانے آج کہاں سے پھر سے اس کی سوئی اپنے بریسلٹ پر آ ٹکی تھی۔۔۔واپس سے

اس کو لینے کا جنون سر چڑھ کر بولنے لگا تھا۔۔۔وہ اس وقت ٹیرس پر کھڑی اس بریسلٹ کو لینے کیلئے سکیم لڑا رہی تھی،اسے اپنے بریسلٹ کو لینے کا جو واحد طریقہ سجھائی دے رہا تھا وہ حارب کے کمرے میں ریڈ کرنے کا مگر چوروں والی ریڈ۔۔۔ریڈ کی تو جا سکتی تھی لیکن اس وقت جو مسئلہ درپیش تھا وہ بنا اجازت کے ریڈ مارنے کا تھا۔۔۔وہ وہیں ٹیرس پر ٹہلتی دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگی اور پھر یک دم ہی سڑک پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔وہ جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی اور لاریب کو کال کرتے ہوئے اسے فوراً حاضری دینے کا حکم جاری کر دیا۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد وہ اس کے حکم کی تکمیل کرتی پہنچ چکی تھی۔۔۔

"یار انزلہ باجی آپ بھی بڑے غلط وقت پر بلاتی ہیں۔۔حارب بھائی آئے ہوئے تھے اور آپ نے مجھے بلا لیا۔۔۔"

"اسی لئے بلایا ہے۔۔۔"انزلہ نے شیطانی مسکراہٹ لئے اسے دیکھا۔

وہ انزلہ کی بات پر ٹھٹکی پھر اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔اس نے انزلہ کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔"کہہ دیں میں غلط سوچ رہی ہوں۔۔۔"

"کیوں کہہ دوں جب تم بالکل صحیح سوچ رہی ہو۔۔۔"کہتے ساتھ ہی انزلہ نے اس کا بازو پکڑ لیا جو بے یقینی کے عالم میں پیچھے کو ہو رہی تھی۔۔"اب چلو۔۔۔"

وہ لاریب کو لئے محمود صاحب کے گھر چلی آئی اور اب لاؤنج میں بیٹھی محمود صاحب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"انزلہ باجی یہ بہت خطرناک کام کروا رہی ہیں آپ مجھ سے۔۔۔ اگر پکڑے گئے تو کیا ہی عزت رہ جائے گی۔۔۔"

"یہ بات حارب کا ساتھ دینے سے پہلے سوچنی چاہئے تھی ناں بیٹا۔۔۔"

"یار میرا کیا قصور ہے میں تو آپ دونوں کی جنگ میں کمزور فریق ہوں۔۔" اس نے بیچارہ سا منہ بنایا۔

"تو پھر قلمہ پڑھ لو کیونکہ جنگ میں کمزور فریق ہی پستہ ہے۔۔۔"

"ملکہ یہ کنیز آپ کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست کرتی ہے۔۔۔" لاریب ہاتھ جوڑے اس کے سامنے گڑگڑا آئی۔۔۔

"زیادہ ڈرامہ نہیں کرو۔۔ اچھے سے جانتی ہوں اس حرکت کیلئے ضرور تم نے حارب سے کچھ وصولی کی ہو گی۔۔ اب شرافت سے جو غلطی کی ہے اس کو سدھارو۔۔"

"آپ کے دماغ میں یہ بیٹھے بیٹھائے آ کہاں سے گیا۔۔۔ اچھی بھلی زندگی چل رہی تھی۔۔۔"

"بیٹا میں صرف مناسب وقت کا انتظار کر رہی تھی، مجھے اپنی چیزیں لینی آتی ہیں۔۔۔"

اس نے آہستہ سے لاریب سے کہا۔۔پھر محمود صاحب کو آتا دیکھ کر وہ سیدھی ہو گئی۔۔۔

"واہ بھئی آج تو ہمارا لکی ڈے ہے۔۔ہماری بیٹیاں آئی ہیں ہم سے ملنے۔۔۔"وہ ان کو دیکھ کر حقیقتاً جی اٹھے تھے۔

"ہم۔۔۔جی۔۔۔"لاریب مسکرائی۔۔۔وہ مسکراہٹ جو شرمندگی کو چھپانے کیلئے دکھائی جاتی ہے۔۔

"آپ مصروف تو نہیں تھے۔۔؟"ان کے بیٹھنے کے بعد انزلہ بھی ان کے سامنے والے صوفے پر اپنی نشست سنبھال گئی۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔بوڑھا آدمی کہاں مصروف ہو سکتا ہے بھلا۔۔"انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

"یہ بتائیں کیا لیں گی آپ دونوں۔۔"ان سے پوچھنے کے ساتھ ہی انہوں نے ملازم کو آواز بھی لگا ڈالی۔۔پھر خود ہی کہا"لاریب کو تو کیکس بہت پسند ہیں ناں۔۔؟"

لاریب نے بھی اپنے ندیدے پن کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی فٹ سے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔بعد میں جو ہونے والا تھا وہ تو ویسے بھی دیکھا نہیں جانا تھا اس لئے اس کی فکر میں گھل کر کھانے سے انکار کرنا سراسر ناشکری تھی۔۔ملازم ان کی ہدایات لینے کے بعد وہاں سے چلا گیا۔۔۔کچھ لمحے سکون سے بیٹھے رہنے کے بعد لاریب کو مقصد پر نہ آتا دیکھ کر انزلہ

نے لاریب کو ہلکی سی کہنی رسید کی جس پر وہ بدکی، مگر اگلے ہی پل اسے نے بھرپور اداکاری کرتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔"انکل حارب بھائی نظر نہیں آرہے۔۔ کہیں گئے ہیں کیا۔۔"

"حارب۔۔وہ تو جانے کدھر نکلا ہوا ہے۔۔"

"اصل میں انزلہ باجی کو ان سے کام تھا۔۔۔"اس کی بات پر محمود صاحب نے حیرانی۔۔خوشی۔۔اور جانے کون کون سے تاثرات لئے انزلہ کو دیکھا،انزلہ نے فوراً سے وضاحت کی۔۔"وہ ایکچولی کچھ ڈاکیومنٹس تھے جو ان سے لینے تھے،اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں ان کے کمرے میں خود دیکھ لوں۔۔۔؟"

"میری بیٹی کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔آپ کا ہی گھر ہے جہاں دل چاہے جائیں۔۔۔"ان کے اس قدر اپنائیت سے کہنے پر انزلہ کے لب بلا اختیار ہی پھیلے۔۔۔وہ مسکرا کر وہاں سے اٹھ گئی۔۔ مگر وہاں سے جانے سے پہلے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں لاریب کو آنکھیں دیکھانا نہیں بھولی تھی۔۔"زیادہ شوخی مت ہونا۔۔۔"لاریب کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے آہستگی سے کہا اور پھر وہاں سے چلی آئی۔

حارب اس وقت قاسم کے گھر آیا ہوا تھا، وہ پاکستان آتا رہتا تھا جس سبب اس کے تعلقات تو کافی لوگوں سے تھے مگر دوستی صرف قاسم کے ساتھ تھی۔۔۔ایسی دوستی جس میں بنا بات بھی گھنٹوں ساتھ رہا جاسکتا تھا۔۔۔جہاں نیتوں پر شک کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی تھی۔۔۔جہاں جو بھی اک کا تھا وہ دوسرے کا بھی تھا۔۔۔جہاں مروت کا کوئی ذکر نہیں تھا۔۔۔ایسی دوستی جسے فاصلوں نے زنک آلودہ نہیں کیا تھا۔۔۔ابھی بھی بنا کوئی میزبانی کی مروت نبھائے وہ حارب کو وہاں بیٹھا چھوڑ کر خود نہانے گھسا ہوا تھا۔۔۔حارب کراؤن سے ٹیک لگائے ایک ٹانگ کو فولڈ کیئے اور دوسری کو نیچے لٹکائے اپنا موبائل استعمال کر رہا تھا جب کھلے دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔دروازے پر کھڑی نورین کو دیکھ کر وہ چونکا۔۔۔پھر تکلفانہ مسکرا دیا۔۔۔

"میں آجاؤں۔۔" وہ دروازے پر کھڑی رہ کر انتظار کرنے کے بجائے اندر چلی آئی۔۔۔

حارب کچھ متذبذب اسے دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی آواز کو ہموار کیئے کہا۔" قاسم شاور لے رہا ہے۔۔۔"

"کوئی بات نہیں، آپ کمپنی دے دیں۔۔۔" وہ کچھ ہی فاصلے پر اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی، حارب اسے دیکھتا ہوا بیڈ کی ڈھول چھوڑتا سیدھا ہو گیا۔۔۔اس کی بات پر وہ بس منافقانہ مسکرا دیا۔۔۔

"بائی داوے کانگریجولیشنز۔۔"نورین نے خوش دلی سے مبارکباد دیتے ہوئے اک بار پھر سے اسے موبائل پر مصروف ہوتا دیکھ کر کہا۔۔۔حارب کے ماتھے پر حیرانی کی سلوٹیں ابھریں۔۔۔

"آپ کی پروموشن ہو گئی ہے۔۔۔آپ ریجنل مینیجر بن گئے ہیں۔۔۔"

حارب کی آنکھوں میں خود ستائشی کی چمک ابھری۔۔۔"آہاں۔۔تھینک یو۔۔"

"تواب کیاپلینز ہیں آپ کے۔۔۔؟"انداز خاصہ دوستانہ تھا۔

"کس سے متعلق۔۔۔؟"

"اپنی ذاتی زندگی سے متعلق۔۔۔کرئیر تو آپ کا سیٹ ہو چکا ہے،شادی کے متعلق کیا خیال ہے آپ کا۔۔۔"

اس کے سوال پر حارب کچھ پل کو کچھ کہہ ہی نہیں پایا۔۔۔اس کی اس کے ساتھ اتنی بے تکلفی تو کبھی نہیں رہی تھی جو وہ اس سے یہ سوال کرتی۔۔۔

"ابھی تو کوئی پلین نہیں۔۔"وہ اس سے بہت سنبھل کر بات کر رہا تھا،اس کا اک سبب اس کا قاسم کے ساتھ تعلق تھا،وہ چاہ کر بھی اسے کھری کھری نہیں سنا سکتا تھا۔۔۔وہ انزلہ نہیں تھا جو بات منہ پر مار دیتا۔۔۔

"کسی کو پسند کرتے ہیں۔۔؟"

"نہیں۔۔"اس مرتبہ اس نے یک لفظی جواب دے کر باتوں کے سلسلے کو ختم کرنا چاہا۔
"اور اگر کوئی آپ کو پسند کرتا ہو تو۔۔۔"نورین اپنا ہر سوال اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔حارب نے مصلحتاً اس کی بات کو مزاق کا رنگ دیا۔۔۔"اوہ۔۔آئی ڈونٹ کنسیڈر مائی سیلف دیٹ مچ ان لکی۔۔۔"
"آپ کسی کے خود کو پسند کرنے کو خود کی بد قسمتی سمجھتے ہیں۔۔۔؟"اس بار اس کی بات پر نورین الجھی۔
"بالکل۔۔۔میں کسی کے خود کو پسند کرنے کو ان لکی سمجھتا ہوں ماسوائے اس لڑکی کے جس کی میں تمنا کرتا ہوں کہ میں اسے اچھا لگوں۔۔۔"اس کے ذکر پر اور اپنی ادنٰی سی خواہش پر وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا۔۔۔
"ابھی تو آپ نے کہا آپ کسی کو پسند نہیں کرتے۔۔۔"
"ایسی جذباتیت پسند کی حدود سے باہر محبت کی سرزمین پر ہوتی ہے۔۔۔مائی لو فار ہر از ناٹ ڈفائین ایبل۔۔۔محبت کے لفظ میں اتنی وسعت نہیں ہے کے وہ اس کیلیئے میرے جذبات کو خود میں سمو سکے۔۔۔"وہ غیر ارادی طور پر جانے کیوں اس کے سامنے اپنی محبت کا اعتراف کر گیا جب کہ ابھی تو اس نے اس کے سامنے اظہار بھی نہیں کیا تھا جو اس کا حق رکھتی تھی۔۔۔

Clubb of Quality Content

"کیا یہ محض خود تک رسائی نہ دینے کیلئے کہہ رہے ہیں۔۔"

"آپ کی مرضی ہے آپ یہ سمجھ لیں مگر میرے لئے یہ ویسی ہی حقیقت ہے جیسے زمین کے ہونے، آسمان کے ہونے میں کوئی شعبہ نہیں ہے۔۔۔" حارب نے خاصی صاف گوئی سے کہا۔

وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اک عجیب سی مسکراہٹ لئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔" مگر میں پھر بھی کوشش کروں گی۔۔۔" آخری جملہ کہتے ساتھ ہی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔ باتھ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز وہ بخوبی سن چکی تھی، قاسم کسی بھی وقت واپس آسکتا تھا۔۔۔ حارب اس کے آخری جملے پر گنگ رہ گیا۔۔۔ اس نے جو بات کہی تھی وہ شاید اتنی تشویشناک نہیں تھی مگر جو اس کی مسکراہٹ تھی وہ بہت سی چیزوں کو آگ میں جھونک دینے والی تنبیہی لئے ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔ اسی دنیا میں ہو کیا۔۔" باتھ روم سے باہر آتے ہوئے حارب کو سوچوں میں غرق دیکھ کر اپنے بالوں کو تولیے سے خشک کرتے اس کے ہاتھ رکے۔۔۔

"تمہیں نہیں لگتا تمہاری کزن کچھ عجیب ہے اور ضرورت سے زیادہ بے تکلف بھی۔۔۔"

"کچھ کہا ہے اس نے تمہیں۔۔؟"

"نہیں کچھ خاص نہیں بس وہ سوالات پوچھ کر گئی ہے جو تمہارے پوچھنے بنتے ہیں۔۔" حارب نے شرارت سے قاسم کو دیکھتے ہوئے اپنی دائیں آنکھ دبائی۔ "مجھے لگتا ہے تمہیں کچھ خاص پسند نہیں کرتی، جبھی تو تمہارے باہر آتے ہی فوراً سے چلی گئی۔۔۔" اس نے قاسم پر چوٹ کی۔۔۔

"اور مجھے لگتا ہے تمہیں بہت پسند کرتی ہے۔۔۔" وہ بھی چہرے پر شرارت لئے اسے دیکھتا حارب کو بدمزہ کر گیا تھا۔

محمود صاحب کو کہانی ڈال کر وہ سیدھا اوپر والے پورشن میں آئی تھی۔۔۔ اوپر پہنچ کر اس نے ارد گرد نظر دوڑا کر کسی ملازم کے وہاں نہ ہونے کی پوری تسلی کی۔۔۔ دبے دبے پاؤں چلتی وہ اس کے کمرے کی جانب آئی اور آہستہ سے ناب گھما کر دروازے کو تھوڑا سا واہ کرتے ہوئے اندر جھانکا مبادہ وہ کہیں آنکھ بچا کر واپس ہی نہ آگیا ہو۔۔۔ اندر کسی ذی روح کی پرچھائی تک نہیں تھی، وہ سکون کا سانس اندر کھینچتی کمرے میں آگئی، وہ یہاں نہیں تھا اور اب وہ آرام سے اس کے کمرے کی تلاشی لے کر اپنا بریسلٹ ڈھونڈ سکتی تھی۔۔۔ اس دن کی نسبت آج اس کے کمرے میں مکمل روشنی نہیں تھی۔۔۔ آدھی کھڑکیوں پر پردے ڈلے ہونے کے سبب کمرہ اندھیرے اور روشنی کا بہترین امتزاج پیش کر رہا تھا۔۔۔ کمرے کی

تلاشی کا عمل شروع کرنے سے پہلے اک پل کو ندامت نے اسے گھیرنے کی ناممکن سی کوشش کی جسے اس نے اگلے ہی پل جھٹک دیا۔۔۔

"انزلہ تم کوئی چوری کرنے تھوڑی آئی ہو۔۔۔اپنی چورائی گئی چیز کو واپس لینے آئی ہو اور اپنی چیزیں واپس لینے میں کوئی برائی نہیں ہے۔۔۔" اس نے اپنے کندھے تک آتے بالوں کو سہلایا۔۔۔

اور پھر وہ کچھ ہی پلوں میں اس کا سارا کمرہ چھان چکی تھی مگر وہ بریسلٹ اسے کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔ ہر کونہ کھدرا وہ چھان گئی تھی اب محض سائیڈ ٹیبل ہی بچا تھا جس کو اس نے نظر انداز کئے رکھا تھا، اتنی اہم چیز کو وہ چھپانے کیلئے یوں سامنے تو نہیں رکھ سکتا۔۔۔اب جب وہ کہیں نہیں ملا تھا تو وہ اک آخری آس کے ساتھ اس کی جانب بڑھ آئی۔۔۔ کتنا مشکل ہوتا ہے ناں جس چیز کو آپ نے اتنے سالوں خود کے قریب رکھا ہو۔۔۔ جس احساس کو آپ نے دل کی تہہ میں اتارا ہو اس سے دستبردار ہو جانا۔۔۔اور اس وقت وہ بھی اس سے دستبردار ہونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ بات محض چیزوں کی، انسانوں کی تو نہیں ہوتی، بات تو اس انسیت کی ہوتی ہے، اس احساس کی ہوتی ہے جو ہم ان کی موجودگی سے محسوس کرتے ہیں اور پھر یہی جذبات ان چیزوں کو معتبر کر دیتے ہیں۔۔۔اس نے بہت آہستہ سے دراز کو کھولا مبادہ کہیں سے کوئی سن نہ لے۔۔۔ دراز کھولتے ہی اسے شاک لگا تھا۔۔۔ایسا شاک جس

نے چند پل کیلئے اسے حرکت کرنے نہیں دی تھی، اسے اور اس کے ارد گرد کی ہر چیز کو ساکت کر دیا تھا۔۔۔ دراز میں پڑی چیزیں اسے اک ہی نظر میں ماضی کا سفر کروا گئی تھیں۔۔۔ وہ وہیں بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی۔۔۔ چند ثانیے وہ بے یقینی کے عالم میں سامنے پڑی چیزوں کو دیکھتی رہی۔۔۔ ان چیزوں کو دیکھ کر آخر کون سا احساس تھا جس نے اس کے دل میں جگہ لی تھی اسے خود بھی معلوم نہیں پڑا تھا۔۔۔ سب سے پہلے اس کی توجہ جس چیز نے اپنی جانب مبذول کروائی تھی وہ سب سے اوپر پڑا ایلبم تھا۔۔۔ انزلہ نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھا لیا۔۔۔ اس نے آہستہ سے کچھ سوچتے ہوئے ایلبم کی اوپری سطح کو انگلیوں سے چھوا۔۔۔ جیسے فیصلہ نہ کر پا رہی ہو کہ اسے دیکھنا چاہیئے یاں نہیں۔۔۔ وہ ایلبم کسی سکریپ بک کی طرح کا تھا۔۔۔ جس کا کور ویلوٹ کا بنا ہوا تھا، میرون ویلوٹ کا جس کی سطح مخملی سا احساس دے رہی تھی۔۔۔ بلآخر اس نے مجبور ہو کر اس البم کو کھول لیا۔۔۔ وہ اس ایلبم میں موجود تصاویر کو ایک ایک کر کے دیکھنے لگی، اور جوں جوں وہ ان تصاویر کو دیکھتی جا رہی تھی اس کی آنکھوں کی نمی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ ان سب تصاویر پر اس دن کی تاریخ کے ساتھ ساتھ وقت بھی لکھا گیا تھا یوں کے گھنٹوں کے ساتھ منٹس اور ان کے ساتھ سیکنڈز بھی تحریر تھے، اور ان تصاویر کے ساتھ ایک سے دو لائنز نوٹ بھی لکھے ہوئے تھے۔۔۔ یہ تصاویر کی سکریپ بک اس نے اور حارب نے مل کر ہی بنائی تھی۔۔۔ نوٹس بھی کچھ اس کی لکھائی میں

تھے اور کچھ حارب کی۔۔۔ جو چیز قسمت کے سبب چھن جائے اس کی تلاش میں کبھی نہیں نکلنا چاہئے۔۔ تلاش کا امتحان حاصل سے زیادہ سخت ہوتا ہے اور اسے اس بات کا ادراک ابھی ہو رہا تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ ایک ایک پیج پلٹ کر تصاویر کو دیکھتی ماضی کی ڈھلان پر قدم رکھ رہی تھی اور پھر اگلا پیج پلٹتے ہی اس کا ہاتھ جامد ہو گیا، اس کے دل کی دھڑکن بھی یک دم ہی تھمی تھی، ارد گرد کی ہر چیز کا اثر زائل ہونے لگا تھا، دنیا کا کسی قسم کا شور اس کی سماعتوں تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں وہاں درج تاریخ اور اس کے ساتھ لکھے گئے نوٹ پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔ "آکلک دیٹ نیور میڈ می سلیپ۔۔۔۔" انزلہ نے اک جھٹکے سے ایلبم کو بند کرتے ہوئے واپس رکھ دیا۔۔۔ اسے اپنے دل کی دھڑکن کانوں میں محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ کچھ پل وہ وہیں بیٹھی اپنے پھولے ہوئے تنفس کو ہموار راہ پر لانے کی کوشش کرتی رہی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر دراز میں پڑے یو یو اٹھا لئے۔۔۔ وہ ان دونوں یو یو کو دیکھتے ہی پہچان گئی۔۔ وہ ان دونوں کے بچپن کی حسین نشانی تھے۔۔۔ اس نے ابھی تک ٹوٹے ہوئے یو یو کو ویسے ہی سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔۔۔ اسے پہلی بار اندازہ ہوا تھا ٹوٹی ہوئی چیزیں بھی اتنی اہم ہو سکتی ہیں۔۔۔ دراز میں اور بھی بہت چیزیں تھیں جو ماضی میں ان دونوں کی دوستی کی شاہد تھیں، جو حال میں اس کی وفا کی گواہ تھیں۔۔۔ اس میں اب اک بار پھر سے ماضی کی راہ پر قدم دھرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔ اک ساتھ جانے کتنے لوگوں کے

ماضی کی روداد وہ اپنے اندر سموئے ہوئے تھی۔۔آنسوؤں نے جانے کب سے اس سے بغاوت کئے بہنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اس نے بے دردی سے اپنے دائیں ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھتے ہوئے اپنے چہرے کو صاف کیا مگر اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ سے بھیگ گیا ۔۔۔باوجود اس کے کہ جذبات پر قابو رکھنا اس کے اختیار میں نہیں تھا،اسے پھر بھی اپنی اس قدر جذباتیت پر بے پناہ غصہ آیا۔۔۔وہ کیوں یہاں چلی آئی تھی،اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔کیا تھا اک بریسلٹ ہی تھا جب دینے والے سے کوئی تعلق نہیں رکھنا پھر ان چیزوں سے دل لگانے کا کیا جواز بنتا ہے۔۔۔وہ خود کو ملامت کرنے لگی۔۔۔دل یک دم ہی کسی کی محبت سے خوفزدہ ہو بیٹھا تھا،وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ ہر حقیقت سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ اپنے دل سے بھی دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ وہاں سے یک دم اٹھ کھڑی ہوتی الٹے پاؤں بھاگی اور پھر اگلے ہی پل اس نے کسی سے ٹکراتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کو لئے۔۔۔انزلہ نے بھیگی پلکوں سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ اس وقت دنیا کا آخری شخص بھی نہیں تھا جس کی آمد کی وہ اس وقت خواہش کرتی۔۔۔

وہ شاید ابھی آیا تھا یا شاید تبھی آ گیا تھا جب وہ اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کب آیا تھا مگر اسے اس وقت یہاں نہیں آنا چاہئیے تھا، آنا تو اسے خود کو بھی یہاں نہیں چاہیے تھا۔۔۔سب وہ ہوا تھا جو نہیں ہونا چاہئے تھا۔۔۔

وہ آنکھوں میں حیرانی لئے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔انزلہ کی نم آنکھوں کی وجہ سمجھنے سے قاصر وہ کچھ الجھا ہوا کھڑا تھا۔۔۔انزلہ نے وہاں سے جانے کی کوشش کی مگر حارب نے سائیڈ پر ہوتے ہوئے اسے راستہ دینے کی کوئی کوشش نہیں کی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"اس کی آنکھوں کی نمی نے اسے پریشان کیا۔۔۔

انزلہ نے نظر انداز کرتے ہوئے اک بار پھر سے وہاں سے نکلنا چاہا، مگر ایک بار پھر ناکامی ہوئی

۔

"مجھے راستہ چاہئے، مجھے جانا ہے۔۔۔"اس کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔

"بریسلٹ نہیں چاہئے۔۔۔؟"وہ آہستگی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

وہ محض اس وقت نفی میں گردن ہلا کر اپنی بات پہنچا سکی تھی۔۔۔الفاظ کی مدد لینا اس وقت ممکن نہیں تھا اس صورت میں عین ممکن تھا پلکوں کی باڑ پر لہراتے آنسو یہ دہلیز چھوڑ دیتے۔۔۔وہ اس کے کمرے میں کھڑے ہو کر اس کے سامنے ہر گز رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ اس کے سامنے اپنا ضبط ہار جاتی تھی پھر بھی ہر بار اس کے سامنے آنسو نہ

بہانے کا ہر بار نیا تہیہ کرتی تھی۔۔۔آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں تکلیف اٹھاتی متورم آنکھیں سامنے کھڑے حارب کے دل پر بھی ضرب لگانے لگی تھیں۔۔۔

وہ اس سے کہنا چاہتا تھا کہ اس کے آنسو اس کے دل پر گرتے ہیں۔۔۔وہ کہنا چاہتا تھا کہ اس کے آنسو اس کی دھڑکنوں کے تسلسل کو توڑنے لگتے ہیں مگر ماضی کے فاصلوں نے اس سے ایسے الفاظ کا حق چھین لیا تھا۔۔۔کاش وہ نہ جاتا اور اس سے اظہار کا تاج نہ لیا جاتا۔۔۔

حارب نے اک طرف کو جھکتے ہوئے نچلے دراز کو چابی سے کھول کر وہی ڈبیا نکال لی۔۔۔وہ یوں جھکا تھا کہ انزلہ کے بھاگنے کا راستہ بھی بند ہو گیا تھا۔۔۔اس نے بڑی آہستہ سے ڈبیا کھول کر اس میں سے بریسلٹ نکال لیا اور پھر اس سے زیادہ نرمی سے انزلہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کی بند مٹھی کو کھولا جسے وہ ضبط کرنے کیلئے بند کئے ہوئے تھی۔۔۔اس کی ہتھیلی پر نظر پڑتے ہی وہ کچھ لمحوں کیلئے ساکت ہو گیا۔۔۔ضبط کے مارے وہ جس قدر زور سے اپنی ہتھیلیوں کو بھینچے ہوئی تھی اس کے ناخنوں نے ان شفاف ہتھیلیوں پر اپنے نشان چھوڑ دئے تھے۔۔۔ہتھیلی کے عین وسط میں اس کے ناخن کھبے ہوئے تھے۔۔۔حارب نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی ہتھیلیوں پر سے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ کیا تھی اور اب کیا ہو گئی تھی۔۔۔کیوں۔۔۔وہ ایسی کیوں ہو گئی تھی۔۔۔وہ چند ثانیے اسے تکلیف سے دیکھتا رہا۔۔۔"تم خود کے ساتھ اتنی اذیت پسند کیوں ہو گئی ہو۔۔۔" وہ ہارے ہوئے لہجے میں

تکلیف سے بول اٹھا۔۔۔انزلہ کی پلکوں کی باڑ سے یکے بعد دیگرے کتنے ہی آنسو چھلکتے گئے۔۔۔وہ یوں جامد کھڑی تھی گو کہ برف کا پتلا کھڑا ہو۔۔۔بے حس و حرکت۔۔۔اس نے اپنی ہتھیلی کو بھی واپس نہیں کھینچا تھا۔۔۔تکلیف کی شدت سے حارب کے گلے کی گلٹی ابھری تھی،اس نے اپنے سامنے پھیلی ہتھیلی پر وہ بریسلٹ رکھ دیا۔۔۔انزلہ نے اپنا چہرہ جھکاتے ہوئے ضبط کرنا چاہا تو اس کی سسکی ابھری۔

"انزلہ۔۔" حارب نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھے کی نرمی سے اس کی آنکھ کو صاف کیا۔۔" یہ بریسلٹ اتنا قیمتی بھی نہیں ہے کہ تم اس کیلئے یوں آنسو بہاؤ۔۔۔ان فیکٹ اس دنیا میں کچھ بھی۔۔۔نہ کوئی جذبہ۔۔۔نہ کوئی احساس۔۔۔نہ کوئی انسان اور نہ ہی کوئی چیز اتنی قیمتی ہے جس کیلئے یہ اشک بہائے جائیں۔۔۔میں بھی نہیں۔۔۔"اس کی آواز میں درد تھا وہ درد جس کا اظہار وہ کھو چکا تھا۔۔۔

حارب نے اب کی بار اس کی دوسری آنکھ کو اپنے دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے سے صاف کیا ۔۔۔"مجھے پتا ہوتا تمہیں یہاں آکر اس قدر تکلیف ہو گی تو میں تمہارے یہاں آنے اور یہاں آنے کا سبب بننے والے شخص تک لے جاتا ہر راستہ بند کر دیتا۔۔۔"اس کیلئے بھی یہ کہنا آسان نہیں تھا مگر اس تکلیف سے کہیں کم تھا جو اس وقت اس کے آنسو دے رہے تھے ۔۔۔یہ سب باتیں اس نے کس دل سے کہی تھیں یہ اس وقت صرف وہی جانتا تھا،اس

وقت اس کی تکلیف کا واحد شاہد اللہ تھا۔۔۔کچھ دن پہلے تک اپنے باپ سے اس بات پر بحث کرنے والا ان کا لاڈلا سپوت کہ وہ محبوب کو یونہی نہیں جانے دے سکتا اس وقت اس سے خود خود کو اس کی زندگی سے نکال دینے کا کہہ رہا تھا۔۔۔کیا اس کی انا ٹوٹنے لگی تھی۔۔۔

"آئندہ یہاں مت آنا۔۔۔" حارب نے بے بسی سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹیک دیا۔۔۔انزلہ کے آنسوؤں کی لڑیاں اس کے ہاتھوں پر گرتی چلی گئیں۔۔۔اس کا پاس ہونا اس کے درد کا مداوا کرنے کے بجائے مزید بڑھ رہا تھا۔۔۔وہ اس کے ہاتھ چھوڑتا ہوا بنا اس سے نظریں ملائے پیچھے ہٹ گیا اور اس سے اپنا رخ پھیرتا ہوا آہستہ سے چلتا کھڑکی کے پاس آگیا۔۔۔عجیب بات تھی وہ خود اس کے جانے کی راہ ہموار کر رہا تھا۔۔۔انزلہ نے گردن موڑ کر اک نظر حارب کو دیکھا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

وہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔وہ کھڑکی کے سامنے کھڑا جانے آسمان میں کیا تلاش کرنے لگا تھا۔۔۔اسے وہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔۔۔وہ یہ سوچ کر تو نہیں آیا تھا۔۔۔وہ اسے دکھ دینے تو نہیں آیا تھا۔۔۔اس نے تو نہیں سوچا تھا کہ یوں اس طرح اس کا سامنا کرتے وہ ہرٹ ہو جائے گی۔۔۔شاید یہ زندگی میں آخری چیز بھی نہ تھی جو وہ اس کیلئے سوچتا۔۔۔

وہ دونوں ہی اک دوسرے کے حق میں کئی زیادتیاں کر آئے تھے۔۔۔ دونوں ہی اک دوسرے کے گنہگار تھے۔۔۔ دونوں میں سے کوئی حق پر نہیں رہا تھا۔۔۔ اور دونوں کیلئے یہ خوف سوہان روح بنا ہوا تھا۔۔۔ مگر آج اس کی زبردستی آنسو روکتی آنکھیں۔۔۔ ان میں ابھرنے والی تکلیف۔۔۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر وہ ایسا کیا کرتا کہ اس کی یہ تکلیف کم ہو جاتی۔۔ کیا کرتا کہ اپنے غم کو وہ اس کے دل سے نکال باہر کرتا۔۔۔ حارب نے گردن گھما کر اپنے پیچھے دیکھا وہ وہاں نہیں تھی، وہ جا چکی تھی۔۔۔ حارب چلتا ہوا میز کے پاس آگیا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے سامنے پڑا ایلبم اٹھا لیا۔۔۔ اک افسردہ سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر نمودار ہوئی۔۔۔ ایلبم کو واپس رکھتے ہوئے حارب نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر کال ملاتے ہوئے فون کان سے لگا لیا۔۔۔ بیل جاتی رہی مگر فون نہیں اٹھایا گیا۔۔۔ اس نے ایک بار پھر سے کال ملائی۔۔۔ بیل جانے لگی۔۔۔ اور پھر جاتی رہی۔۔۔ اس کی امید ٹوٹنے لگی۔۔۔ حارب نے مایوسی سے موبائل کان سے ہٹاتے ہوئے نیچے کیا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔" دوسری جانب سے ابھرتی آواز سماعتوں سے ٹکراتے ہی اس نے فوراً سے فون واپس سے کان سے لگا لیا مگر پھر خاموشی آڑے آگئی تھی۔۔۔ وہ کیا کہتا۔۔۔ کیا کہنا چاہیئے تھا۔۔۔ شاید کچھ بھی نہیں۔۔۔

"م۔۔میں۔۔" وہ رکا۔۔۔الفاظ نہیں بنے جا رہے تھے مگر کیوں۔۔؟ اتنی تو کوئی بڑی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ "تم ٹھیک ہو۔۔؟" بس اتنی سی بات۔۔اتنی سی بات کیلئے اتنی جدوجہد ۔۔۔اتنی سی بات نہیں تھی۔۔وہ بے سکون تھا یہ سوچ سوچ کر کہ اس کی آنکھیں ابھی بھی اسی تکلیف سے گزر رہی ہوں گی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ اپنے لہجے کو حتلا مکان ہموار بنانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"تم ابھی بھی رو رہی ہو۔۔۔؟" وہ جان گیا تھا اس کی آواز میں نمی تھی۔۔۔حارب کی آنکھوں میں بھی نمی لہرانے لگی تھی۔۔۔اس کا پوچھنا تھا کہ دوسری جانب سے ہچکیاں بلند ہوتی چلی گئیں۔۔۔

"آئیم سوری۔۔۔" کچھ ثانیے کے بعد اس نے کہا مگر اس سے پہلے ہی فون بند ہو چکا تھا۔۔۔وہ یونہی بے بسی سے فون کو کان سے لگائے سر نیچے کو گرائے کھڑا رہا اور پھر پوری قوت سے ہاتھ میں پکڑا موبائل دیوار پر دے مارا۔۔۔اسے اب ان کی ماضی کی یادیں سنبھالنا بھی تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔اپنی آنکھوں کو بند کئے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی گردن کو پکڑ کر سر جھکائے وہ گہرے گہرے سانس لیتا خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

رات کو نینداس پر کچھ جلدی مہربان نہیں ہوئی تھی جس کے سبب وہ صبح دیر تک سوتی رہی تھی۔۔۔وہ کچھ ہی دیر پہلے اٹھی تھی اوراب فریش ہونے کے بعداپنے بالوں کی پونی بنانے لگی۔۔۔پونی بناتے بناتے اس کی توجہ اس کی آنکھوں نے کھینچی جوابھی تک لال تھیں۔۔۔اس نے آہستہ سے اپنی دائیں آنکھ کو چھوا۔۔۔کچھ لمحے یونہی گزر گئے۔۔۔"تم کیا ہوانزلہ۔۔۔؟"اس نے خود سے دہرایااور پھراگلے ہی پل سر جھٹک گئی۔۔۔تھوڑی دیر پہلے ہی سیماب اسے نیچے آنے کا کہہ کر گئی تھی۔۔۔وہ وہاں سے ہٹتی نیچے چلی آئی۔۔۔سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہی اس نے سیماب کو آواز لگائی۔۔۔"سیماب یار کافی دے دو۔۔۔شاید یہ میری آنکھیں اس سے ہی کھل جا۔۔۔"وہ سیماب سے کہتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہو رہی تھی کہ اپنے سامنے لاؤنج میں بیٹھی شخصیت کو دیکھ کراس کی زبان کو بریک لگی۔۔۔وہ بھی اس کی بات پراس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔اگلے ہی پل انزلہ بھاگتی ہوئی ان کی جانب بڑھی تھی اور صوفے پر بیٹھتے ہی ان کے گلے سے لگ گئی۔۔۔انہوں نے بھی اس کے گرد اپنے بازو پھیلاتے ہوئے اسے اپنی شفقت میں لے لیا۔۔۔

"آپ کو یہاں دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے تایاابا میں بتا نہیں سکتی۔۔"

لقمان صاحب اس کے اس والہانہ انداز پر مسکرا اٹھے اور پھر انہوں نے اس کے سر کو چوما۔۔"پھر کیسا لگا ہماری بیٹی کو ہمارا سرپرائز۔۔؟"وہ بھی اس کو اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔۔۔

"بہت ہی اعلی تایا ابا۔۔۔"وہ زور سے ان کے ساتھ لپٹی پھر اس نے امید بھری نگاہوں سے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔"مجھے اور زیادہ اچھا لگے گا اگر آپ آج کا لنچ ہمارے ساتھ کریں گے۔۔۔"

"لنچ۔۔۔"وہ کچھ کہنے لگے تھے مگر اس سے پہلے ہی وہ بچوں کی طرح ضدی بن گئی۔

"پلیز تایا ابا۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ ہاتھ جوڑے آنکھیں بند کئے بچوں کی طرح کہنے لگی۔"دیکھیں ابا بھی نہیں ہیں گھر پر۔۔۔ایسا موقع بار بار نہیں ملے گا۔۔۔"

وہ ہنس دیئے۔۔۔ان کی ہنسی کی آواز پر انزلہ نے اک آنکھ کھول کر ان کی جانب دیکھا وہ حقیقت میں ہنس رہے تھے اور ان کے ہنسنے کا مطلب ہاں تھی۔۔وہ فوراً سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"تو ٹھیک ہے آج میں آپ کیلئے کوکنگ کروں گی۔۔۔"وہ پرجوش سی بولی۔۔۔انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس سے بٹھا دیا۔۔۔

"آپ کوکنگ کریں گی تو میں تو بور ہو جاؤں گا۔۔۔"

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔۔"

"اس لئے آج جو بھی گھر میں بنا ہے ہم وہ کھا لیتے ہیں آپ کسی اور دن میرے لئے کچھ بنالی جیئیے گا۔۔۔"

وہ مایوس ہوئی۔۔

"اچھا اب اداس نہ ہوں دیکھیں آج میں آپ کیلیئے کیا لایا ہوں۔۔۔"انہوں نے اپنے سامنے میز پر پڑا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے اس کی جانب بڑھایا۔"جلدی سے کھول کر دیکھیں۔۔۔"

انزلہ نے حیران استفہامیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا،انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے اسے کھولنے کیلیئے کہا۔۔وہ اشتیاق سے اسے کھولنے لگی۔۔۔لقمان صاحب اسے بڑے پیار سے دیکھ رہے تھے۔۔وہ بڑی احتیاط سے اس کی پیکنگ کھول رہی تھی۔۔یوں جیسے پیکنگ کو بھی سنبھال کر رکھنے کا ارادہ ہو۔۔۔

"ہمیں لاریب نے بتایا ہماری بیٹی کو یہ پائیل بہت پسند آئی تھی اور اس نے یہ بھی کہا کہ آپ کبھی بھی اس سے یہ تحفہ نہیں لیں گی۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے اس سے کہہ رہے تھے۔۔۔انزلہ اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی ان کے گلے آلگی۔۔۔"تھینک یو سو مچ تایا ابا۔۔یو آر دی ورلڈز بیسٹ تایا ابا۔۔"

"اینڈ یو آر دی ورلڈز بیسٹ ڈاٹر۔۔" جانے ان کی آنکھوں میں کیا تھا کہ وہ نظریں پھیرنے پر مجبور ہو گئی۔۔ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسے دکھی کر گئے تھے۔۔۔ جو پیار وہ اپنے باپ سے چاہتی تھی وہ اسے اس کے تایا ابا سے مل رہا تھا۔

"آپ کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ آپ کو بہت پسند آئی ہے۔۔۔"

اس نے کھلتے چہرے کے ساتھ ہاں میں گردن ہلائی اور ایک بار پھر ان کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔ "شکریہ تایا ابا ہمیشہ مجھے پیار دینے کیلئے۔۔۔ ہمیشہ میرے سر پر شفقت کا سایہ بنائے رکھنے کیلئے۔۔۔ ہر وہ خواہش پوری کرنے کیلئے جو اصولاً میرے باپ کو کرنی چاہیے تھی۔۔۔"

"آپ اس کی نہیں میری بیٹی ہیں۔۔۔ آئندہ ایسے مت کہیے گا۔۔۔" وہ اس کو خود میں بھینچ گئے۔

لاریب اپنی اماں اور نورین سے بمشکل اپنی جان چھڑوا کر اپنے کمرے میں آئی تھی، اماں بھی کبھی کبھی حد ہی کر دیتی ہیں۔۔۔ جانے کون سی عینک لگا کر اوروں کے بچوں کو دیکھتی ہیں کہ کوئی عیب نظر ہی نہیں آتا اور اپنے بچوں میں مجال ہے جو کوئی خوبی نظر آ جائے۔۔۔ اچھا بھلا

اس نے آدھا ناول پڑھ لیا ہوتا اگر یہ جو اماں نے اس کی ڈیڑھ گھنٹہ کلاس نہ لگائی ہوتی۔۔۔اس کی بھی قسمت خراب ناول ہاتھ میں پکڑے ٹی وی لاؤنج میں جا بیٹھی اور پھر بس جو نہی اماں کی اس پر نظر پڑی تھی وہ سیدھی ایک سو بیس پر جا پہنچیں، نورین اور اس کا موازانہ کرنے سے تب تک ناں باز آئیں جب تک اس نے خود ہی نہیں کہہ دیا"ہر بندے کو اللہ نے اک دوسرے سے مختلف بنایا ہے۔۔۔"بس پھر وہ موازنے کی کلاس ختم کرتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا شروع ہو گئیں اور جب تک اک اک کر کے اس کی ساری خوبیوں کو گنوا نہیں دیا چپ نہیں ہوئیں۔۔۔

وہ سبھی اپنے نام کے الگ ہی عجوبے تھے، مجال ہے جو زرا کسی بات کو دل پر لے جائیں۔۔۔ٹراما کا لفظ شاید ان کیلئے نہیں تھا جبھی تو اماں کی کڑوی کسیلی سنتے وقت بھی اس کا سارا دھیان اپنے ناول، انزلہ، قاسم، حارب اور اپنی ہر اس شہ کی جانب تھا جو اسے اچھی لگتی تھیں۔۔۔۔

کمرے میں آکر وہ اپنا ناول کھولتی بیڈ پر گر گئی اور مزے سے پڑھنے لگی، ہائے رے قسمت ابھی اک پیج بھی نہیں پڑھا تھا کہ موبائل بج اٹھا۔اس نے گہری سانس بھر کر سامنے پڑے موبائل پر جھکتے ہوئے اس کے اوپر جگمگاتے نام کو دیکھا"ساتواں عجوبہ۔۔۔"لاریب نے کال

کاٹ دی اور واپس سے ناول پڑھنا شروع کیا۔۔۔اک بار سے پھر ساتواں عبوبہ۔۔۔اس نے پھر سے کال کاٹی۔۔۔اور پھر سے ساتواں عجوبہ۔۔۔اس نے تنگ آکر کال اٹھالی۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے جب کوئی بار بار کال کاٹ رہا ہو اس کا مطلب ہوتا ہے سامنے والے نے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"اس نے قدرے زچ ہو کر کہا۔

"اور تمہیں نہیں معلوم جب کوئی بار بار کال کر رہا ہو اس کا مطلب ہوتا ہے اسے آپ سے ہی بات کرنی ہے۔۔۔"علی نے مزے سے کہا۔

"تمہاری امی کو پتا ہے۔۔۔؟"

"کیا۔۔۔؟"وہ حیران ہوا۔

"یہی کہ تمہارا مرض لاعلاج ہے۔۔۔"

"ویسے اصولاً تمہیں مجھے کال کرنی چاہیے تھی۔۔۔"وہ اس کی بات کو سرے سے ہی نظر انداز کرتا خود ہی ناراضگی کا اظہار کر گیا۔

"کس چکر میں۔۔۔؟"اس نے پیج پلٹتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے دھوکہ دیا تھا۔۔۔خود کا پاؤں بچا گئی اور مجھ بیچارے پر ساری چائے آگری۔۔۔"اس نے منہ بنایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لاریب نے ناول سے سر اٹھا کر اوپر کو دیکھا "یہ کس خوشی میں فری ہو رہا ہے۔۔۔" اس نے دماغ میں سوچا۔ "منہ دھو رکھو، اب تمہارے خود کے ریفلیکسز خراب ہیں اس میں میرا کیا قصور۔۔۔" وہ دوبارہ سے سامنے رکھے ناول پر جھک گئی۔ "اچھا چلو اب کال مت کرنا، مجھے ناول پڑھنا ہے۔۔۔"

"تم سچ میں ناول پڑھتی ہو۔۔۔؟" علی کو شک ہوا۔

وہ سامنے ناول پر لائن پڑھتی پڑھتی رکی۔ "تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔ زیادہ ابو بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔"

"استغفر اللہ، میں کیوں اپنے سر یہ بلا لینے لگا۔۔۔"

وہ اس کو نظرانداز کرتی واپس سے اپنے ناول میں گم ہو گئی۔

"اچھا سنو۔۔۔" اس نے کہا۔

"ہم۔۔۔"

"الحمدللہ میری اماں حیات ہیں۔۔۔" علی نے ماحول بنانا شروع کیا۔

"اللہ انہیں صحت دے۔۔۔" لاریب کو ان کا شفقت بھرا انداز یاد آیا تو وہ مسکرا دی۔

"وہ آرفن اتیج چلاتی ہیں۔۔۔"

"اللہ برکت دے۔۔۔" وہ ناول میں گم بولی۔

"میں ایک ہی ہوں۔۔۔"اس نے مزید پیش قدمی کی۔

"اللہ تمہیں اور بہن بھائی دے۔۔۔"اس نے ناول پڑھتے ہوئے اسے الٹے پاؤں بھگایا تھا۔

"بہن معاف ہی رکھو۔۔۔"وہ تنک کر بولا، دوسری جانب اس کے منہ سے خود کیلئے بہن کا لفظ سن کر اس کے دل کو تسلی ہوئی، اور وہ ہنستی چلی گئی۔

"جی ٹھیک ہے بھائی جان۔۔۔"اس نے سکون سے کہا اور فون بند کر دیا، اور دوسری جانب وہ سلگ کر رہ گیا تھا۔

انزلہ نے کمرے میں آکر سب سے پہلا کام اس پائیل کو پہننے کا کیا تھا۔۔۔چند ایک تصاویر لینے کے بعد اس نے پائیل کو اتار کر واپس رکھ دیا۔۔۔ہینڈ بیگ الماری میں رکھنے کے بعد وہ بیڈ پر آکر لیٹ گئی اور سائیڈ میز سے موبائل اٹھاتے ہوئے اس نے وہ سبھی تصاویر لاریب کو بھیجیں۔۔۔پاؤں جھلاتے ہوئے کوئی چیز اس کے پاؤں سے مس ہوئی تھی۔۔۔اس نے لیٹے لیٹے ہی گردن کو اٹھائے اپنے پاؤں کے پاس دیکھا، وہاں اک چھوٹا سا کارڈر کھا ہوا تھا، ویسے ہی لیٹے ہوئے اس نے اپنے پاؤں کی انگلی میں اس کارڈ کو پھنسایا اور پھر اپنے پاؤں کو پاس کرتے ہوئے اس کی انگلیوں میں سے کارڈ کو نکال لیا، یوں کاہلی کے سبھی رکارڈ اس کے نام

ہوئے تھے۔۔۔انزلہ نے تعجب کے زیر اثر اس کارڈ کو کھولا تھا اور پھر سامنے لکھی سطر پر اس کے نقوش تن گئے۔۔۔۔

"ڈونٹ لیٹ دی ڈارکنیس ٹو سپوائل یور چارم۔۔"اس نے زیر لب کارڈ پر لکھی لائن کو دہرایا۔۔

اک بار پھر ماضی کی کسی اچھی یاد نے دستک دی تھی۔۔۔کارڈ کو مٹھی میں دبائے اس نے اپنی سائیڈ میز پر پڑا موبائل اٹھایا اور فوراً سے لاریب کو کال ملائی۔۔۔وہ بھی شاید اس کی کال کا ہی انتظار کر رہی تھی، اسی لئے دوسری بیل پر ہی فون اٹھالیا۔۔۔

"لاریب تمہیں یہ پائیل کس نے دی ہے۔۔۔؟"اس نے سختی سے پوچھا۔"ایک سیکنڈ بلکہ مجھے پوچھنا چاہیے تم نے میرے لئے اس پائیل کو خریدنے کیلئے کس سے بھیک مانگی ہے۔۔۔"یہ انزلہ کی بات نہیں تھی جو بری لگنے والی تھی، وہ ہمیشہ اک دوسرے کو ایسی باتیں بول جایا کرتے تھے مگر اس بار لہجہ تھا جس میں انہوں نے آج سے پہلے کبھی ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔

"کیا مطلب کس نے دی ہے۔۔۔؟آپ کو پسند آیا تھا تو میں نے بابا سے کہا آپ کو گفٹ کر دیں۔۔۔"وہ بھی سہولت سے جواب دے رہی تھی۔

"اچھا۔۔اب کہو کہ وہ گریٹنگ کارڈ بھی تایا ابا نے دیا ہے۔۔۔؟"

"نہیں، وہ تو میں نے دیا ہے۔۔۔"

"آہاں۔۔۔ آپ نے دیا ہے۔۔۔ تو کیا لیبی جی آپ بتانا پسند کریں گی آپ نے اس پر کیا لکھا ہے۔۔۔" انزلہ اپنے شک پر مصر تھی۔۔۔ لیبی کے فوراً جواب نہ دینے پر انزلہ کو اپنا شک درست ثابت ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

انزلہ کے سوال پر لاریب نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو سنبھالا۔ "کیا مطلب۔۔ کیا لکھا ہے۔۔۔؟"

"اس میں ناں سمجھ آنے والی کیا بات ہے، آخر تم نے گریٹنگ کارڈ لکھا ہے تمہیں پتا تو ہو گا ناں تم نے اس پر کیا لکھا ہے۔۔۔"

"انزلہ باجی آپ کتنا شک کرتی ہیں یار۔۔" وہ ٹالنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

"لیبی۔۔۔ میں بہت سیریس ہوں۔۔ یاں تو سچ بتا دو نہیں تو میں اسے اٹھا کر ابھی کہ ابھی کچرے میں پھینک دوں گی۔۔ اور جس کے کہنے پر تم نے یہ حرکت کی ہے ناں اسے بتا دینا مجھ پر خیرات نہیں لگتی۔۔۔" لاریب کو سیدھا جواب نہ دیتا دیکھ کر وہ مزید بگڑ گئی۔

"ڈونٹ لیٹ دی ڈارکنیس ٹو سپوائل یور چارم۔۔۔" لاریب نے قدرے ٹھہر ٹھہر کر اس سے کہا اور دوسری جانب اسے لاریب کے جواب پر شاک لگا۔۔۔

"آپ بہت تلخ ہوتی جارہی ہیں۔۔۔اور ہاں یہ بھی بتادیں کس کو بتانا ہے کہ آپ کو خیرات نہیں لگتی۔۔۔"اس کی آواز میں خفگی تھی۔

انزلہ کو احساس ہوا تھا وہ کہاں کا غصہ کہاں نکال گئی تھی۔۔لاریب کو اس کی بات سے دکھ ہوا۔۔"لیبی آئی ای۔۔"انزلہ کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ فون کاٹ گئی۔۔۔

"یہ ماضی تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑے گا انزلہ۔۔۔"اس نے تاسف سے خود کو باور کروایا اور اپنا سر پیچھے کو گرادیا۔

انزلہ کو بخوبی احساس ہو گیا تھا وہ لاریب کو ناراض کر چکی ہے۔۔۔نوک جھوک توان کی بچپن سے چلی آرہی تھی مگر اس نے لاریب کو بڑے پیار اور مان سے رکھا تھا۔۔۔وہ لاریب سے اپنی کتابیں خراب کئے جانے پر ہزار دفعہ جھگڑتی مگر وہ اب یہ ناولز بھی صرف اسی کیلئے خریدتی تھی۔۔۔

وہ توان کتابوں کو پڑھنا کب سے چھوڑ چکی تھی۔۔۔زندگی کی دہلیز پر وقت نے تلخ حقیقتوں سنگ دستک دی تو باب قسمت نے مدافعت نہیں کی۔۔۔اک وقت تھا جب وہ آنکھیں خوابوں کی عادی تھیں اور اب وہ آنکھیں خوابوں سے وحشت زدہ تھیں۔۔۔

آج وہ اسے منانے کیلیئے تائی کی ڈانٹ کا کڑوا گھونٹ پینے کیلیئے تیار ہو گئی تھی، لیکن قسمت آج اس پر مہربان رہی۔۔۔وہاں پہنچ کر طمانیت کا احساس ہی الگ تھا جب معلوم ہوا تائی ماں گھر پر نہیں ہیں اور اسی سبب گھر کا ماحول خاصا پر سکون سا تھا۔۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی سیدھی نظر نورین پر پڑی جو صوفے پر آرام دہ انداز میں بیٹھی ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی اور پھر اس نے وہیں بیٹھی لاریب کو دیکھا جس کی شکل نورین کے برعکس کافی ستی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔وہ وہاں بیزار سی بیٹھی پہلے اپنے بالوں کی لٹوں کو اپنی انگلی پر لپیٹتی اور پھر چھوڑ دیتی۔۔۔انزلہ نے قدرے اونچی آواز میں سلام کرتے ہوئے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

"لگتا ہے آج قاسم کے ساتھ تمہاری بات نہیں ہوئی۔۔۔"نورین نے مضحکہ خیز انداز میں اس سے کہا۔۔اس کا طنز انزلہ کے یوں چلے آنے پر تھا۔۔۔"شاید بتانا بھول گیا ہو گا مگر میں بتا دوں وہ اس وقت گھر پر نہیں ہے۔۔۔"

انزلہ اس کی بات کو مکمل نظر انداز کرتی لاریب کے پاس آکر بیٹھ گئی،لاریب نے مصنوئی خفگی کو برقرار رکھتے ہوئے اپنا چہرہ دوسری جانب پھیر لیا۔۔۔انزلہ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو اپنی طرف موڑا،لاریب نے واپس سے موڑ لیا،اب کی بار انزلہ نے اس کا منہ اپنی جانب موڑتے ہوئے اسے آنکھیں دکھائیں،لاریب منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔اس کے منہ

بسورنے پر انزلہ نے اپنی ہنسی کو ضبط کیا اور پھر صوفے پر سے اٹھتے ہوئے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اپنے کان پکڑ لئے۔۔۔"سوری۔۔۔"

تنی ہوئی گردن۔۔اٹھا ہوا سر۔۔۔یہ مظاہرہ ہر کسی کے سامنے اتنے مان سے نہیں کیا جا سکتا مگر جن پر بھروسہ ہو کہ وہ ہماری اٹھی ہوئی گردن کو جھکنے نہیں دیں گے۔۔۔اس کو بھی انزلہ پر ایسا ہی مان تھا۔۔۔

لاریب نے آنکھیں گھماتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔"ایک شرط پر۔۔"اس کی گردن ابھی تک ناراضی کے سبب اٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"منظور۔۔۔"انزلہ نے فوراً سے بنا سنے اس کی ہر شرط قبول کی۔

"پہلے سن تو لیں۔۔۔"

"تم حکم کرو۔۔۔"انزلہ نے شرارت سے اس کی ٹھوڑی کو پکڑتے ہوئے اوراونچا کیا۔۔۔

لاریب نے اس کے جواب پر کندھے اچکائے۔۔۔"آج کا ڈنر آپ کی طرف سے۔۔؟"کہنے کے بعد وہ اس کے تاثر جاننے کیلیئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تمہارے لئے تو کچھ بھی میری لٹل فیری۔۔۔"انزلہ نے اب کی بار محبت سے اس کی ناک کو دبایا۔

Clubb of Quality Content

"صرف میرے لئے نہیں۔۔۔میرے، حارب اور قاسم بھائی کیلئے بھی۔۔۔"وہ کچھ جھجکتے ہوئے ماں سے بولی تھی۔

انزلہ کو انکار کیلئے پر تولتے دیکھ کر اس نے فوراً سے کہا۔۔۔"سوچ لیں۔۔۔؟"

"جو تم کہو۔۔۔جسے تم چاہو بلا لو۔۔۔"

لاریب نے اس کے گرد اپنے بازو پھیلا دئے۔۔۔"ویسے میں آپ سے ناراض نہیں تھی۔۔۔بلکہ میں تو آپ کی طرف آ رہی تھی پھر اس نے روک لیا۔۔۔"اس نے نورین کی جانب اشارہ کیا۔۔۔انزلہ اب اس کے سنگ آہستہ آہستہ کبھی دائیں اور کبھی بائیں جھومنے لگی۔

"ایک سیکنڈ۔۔۔آپ نے کہا تھا آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔۔"اسے یک دم سے یاد آیا تھا۔۔۔

"نہیں میرے پاس ہیں۔۔۔"

"نہیں آپ کے پاس نہیں تھے۔۔۔اگر ہوتے تو آپ وہ پائیل لے لیتیں۔۔۔"اسے اپنی فرمائش پر دکھ ہوا۔۔۔

"میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔"انزلہ نے ڈھٹائی سے جھوٹ بولا۔۔

"چھوڑیں ناں یار۔۔۔آپ ایسا کریں مجھے اگلے مہینے منا لیجیے گا۔۔۔"

"اب میں اگلے مہینے پھر اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر تمہیں منانے آؤں۔۔۔اور ویسے بھی میری قسمت روز روز مجھ پر مہربان نہیں ہوتی۔۔۔کوئی پتا نہیں یہاں سے نکلوں اور سامنے تائی ماں مل جائیں۔۔۔"اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔

"آپ اماں سے اتنا ڈرتی ہیں۔۔۔؟"

"نہیں میں نہیں وہ مجھ سے ڈرتی ہیں۔۔۔"اسے شرارت سوجھی تھی۔۔اس نے نورین کی جانب دیکھا جو بظاہر ٹی وی پر چلتا شو دیکھنے میں مصروف تھی مگر اس کے کان اسی جانب تھے۔۔۔"سوچ رہی ہوں تائی ماں کی اس خواہش کو پورا کر دوں۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی اس نے لاریب کو آنکھ ماری۔۔۔۔

"آپ کو پتا ہے ناں جو آپ نے سوچنے کا کہا ہے یہ اسے اماں کے سامنے یقیناً کہے گی۔۔۔اور آپ نے جو پرپوز کرنے کا کہا ہے یہ اسے نکاح کہے گی۔۔۔"لاریب نے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کے کان میں کہا۔۔۔

انزلہ نے بھی کندھے اچکائے۔۔۔"ہماری بلا سے۔۔۔"

"اور اماں اس کے بعد قاسم بھائی کو ہمارے ساتھ نہیں آنے دیں گی۔۔۔"

"ہاں یہ بات کچھ پریشان ہونے والی ہے۔۔۔"اس نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔پھر نورین کو پکارا۔۔۔"سنو۔۔وہ میں سب اس لئے کہہ رہی تھی کہ تم سن کر تائی کو ایک کی چار کر کے

بتاؤ۔۔۔اور "انزلہ اس کے مزید قریب ہوئی۔۔ "اور پھر تائی اماں پورے گھر میں سیاپا ڈال دیں۔۔۔"نورین آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔۔"وہ کیا ہے ناں مجھے قاسم زرا پسند نہیں ہے اور کوئی میری بات مانے گا نہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔"اس نے شہادت کی انگلی اٹھائی۔۔۔"اگر تائی سماج کی دیوار بن جائیں ناں تو لڑکا لڑکی راضی ہو کر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔"اپنی بات ختم کر کے وہ پیچھے کو ہوئی۔۔۔"سمجھ رہی ہو ناں۔۔۔اب تم یاد سے ان کو چار کی آٹھ کر دینا۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے نورین کے گال سہلائے۔۔اور پھر ہاتھ اٹھایا۔۔"چلتی ہوں میں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"وہ چند قدم آگے بڑھی اور پھر پلٹ کر اس نے نورین کو دیکھا۔۔۔"کتنی۔۔؟ایک کی چار اور چار کی آٹھ۔۔۔یاد سے۔۔۔" گردن لہراتے اس نے بڑی ادا سے کہا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"یہ تمہاری کزن پاگل تو نہیں ہے۔۔۔جاہل۔۔۔"نورین انزلہ کی پشت کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولی۔

"ہاں ہے ان کے ساتھ تھوڑا سا مسئلہ۔۔"وہ بھی آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔"دماغ کا دائیں جانب کا حصہ بائیں جانب اور بائیں جانب کا حصہ دائیں جانب ہے۔۔۔آپ زرا ان سے بچ کر رہے گا۔۔۔"اپنے جوتے میں پاؤں ڈالتے ہوئے اس نے کہا اور پھر وہاں نورین کو خود کر گھورتا چھوڑ کر وہ بھی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

لاریب نے فون کر کے حارب کو بھی آج کے ڈنر کی اطلاع دے دی تھی، وہ عین وقت کے مطابق تیار ہوتا ہوا اپنے کمرے سے نکل آیا، ملازم سے اس نے محمود صاحب کا پوچھا اور پھر ان کے لان میں موجود ہونے کا پتا چلتے ہی وہ لان میں آگیا۔۔۔ وہ لان میں بیٹھے نورین کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔

"یا اللہ کوئی میرے باپ کو بتائے ان کا اک ہی بیٹا ہے۔۔ اور وہ ایک ہی شادی کرے گا۔۔۔"

نورین کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر بلا اختیار ہی ناگواری کی سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔" حارب نے ان کے پاس پہنچ کر ڈیڈ پر خاصا زور دیتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔۔۔ وہ بھی اس کے طرز تخاطب سے اس کی بات کو سمجھ گئے تھے لیکن انہوں نے کمال مہارت سے نظر انداز کر دیا۔۔۔

"میں نکل رہا ہوں۔۔۔ قاسم اور لاریب لوگوں کے ساتھ کچھ پلین ہے۔۔۔" وہ قصداً انزلہ کے نام کو چھپا گیا۔

"آج کا ڈنر انزلہ کی جانب سے ہے مجھے نورین بیٹے نے بتایا ہے۔۔۔" ان کی آنکھوں کی شرارت دیکھ کر حارب کے لب بے ساختہ ہی پھیلے۔۔۔

"جی بالکل اور میں لاریب کی طرف سے انوائٹڈ ہوں۔۔" وہ بھی مسکرایا تھا۔۔ باپ کی ہر غلط فہمی کو چٹکی بھر میں ختم کرنے کی خوشی میں۔۔۔ وہ جانے لگا تو انہوں نے پھر سے اسے پکارا۔۔۔ "آپ سب جارہے ہیں تو نورین کو بھی ساتھ لے جائیں۔۔ اچھا ہے یہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ انجوائے کرلیں گی۔۔۔" وہ نورین کی جانب دیکھ کر مسکرائے۔

وہ منع کرنا چاہتا تھا اور اگر کوئی اور ہوتا تو کر بھی دیتا، مگر اپنے باپ کو انکار کرے۔۔۔ کرے بھی تو اس سے پہلے جواز پیش کرے۔۔۔ وہ اک گہرا سانس بھرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہتا چل پڑا۔

"تھینک یو انکل۔۔۔ میں گھر میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔۔" محمود صاحب کو شکریہ کہتے ہوئے وہ حارب کے پیچھے ہولی، اس کے چہرے پر خوشگوار سی مسکراہٹ تھی۔ انزلہ اور لاریب کی باتیں سن کر وہ جان بوجھ کر اس وقت وہاں آئی تھی اور پھر باتوں ہی باتوں میں محمود صاحب کو اپنی بوریت کی دکھی بھری کہانی سناتی رہی تھی۔

انزلہ اور قاسم دونوں ہی ان کا انتظار کرتے تھک ہار کر گاڑی میں بیٹھ چکے تھے اور اب گاڑی میں بیٹھے بھی جتنا وقت ہو چکا تھا ان کا صبر جواب دینے لگا تھا۔

"یار یہ آ کیوں نہیں رہے ہیں۔۔۔" قاسم پیسنجر سیٹ پر بیٹھا گاڑی کی ونڈو سے سر نکالے مسلسل پیچھے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"خوامخواہ۔۔۔ چیف گیسٹ ہونے کی فیلنگ لے رہے ہیں۔۔۔" وہ بھنائی۔

"اگر یہ اگلے دو سیکنڈ میں نہیں آئے ناں تو ہم دونوں چلے جائیں گے ڈنر پر۔۔۔" اس نے گاڑی کی کھڑکی سے سر کو مزید باہر نکالا۔

"تمہاری ان کو پتا ہے تم ایسی حرکتیں کرتے ہو۔۔۔"

قاسم نے گردن اندر کی۔۔۔ "ایسی کیسی۔۔۔"

"یہ گاڑی سے لٹکنے والی۔۔۔" انزلہ نے شرارت سے چوٹ کی۔ "وہ کافی مہذب لگتی ہے نہیں۔۔؟"

"اسے میں بہت پسند ہوں۔۔ جیسا بھی ہوں اسے قبول ہے۔۔۔" اس نے بھی فخریہ کہا۔

"چلو اللہ کرے نکاح کے بعد بھی تم اسے قبول ہی رہو۔۔۔" وہ آرام دہ انداز میں بیٹھی مزے سے اپنی ٹانگ کو جھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تمہاری زبان کے آگے خندق نہیں ہے۔۔۔؟"

"نچ۔۔۔" ببل کھاتے ہوئے اس نے ببل کا پٹاخہ بجایا، قاسم الٹی والا منہ بناتا اپنا رخ پھیر گیا اور واپس سے گاڑی کی کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"شکر اک چیف گیسٹ تو آیا۔۔۔" اس نے لاریب کو اپنی جانب آتا دیکھ کر شکر ادا کیا ۔۔۔حارب بھی نورین کے ساتھ آخر آ ہی گیا تھا اور سب کو افسردہ بھی کر چکا تھا۔

"یہ بھی ہمارے ساتھ جائیں گی۔۔۔؟" لاریب نے گاڑی کے پاس پہنچ کر حیرانی سے حارب سے سوال کیا، حارب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔وہ خود اس وقت خاصا جلا بھنا ہوا تھا۔

"مگر آج کا ڈنر انزلہ باجی کی طرف سے ہے۔۔" اس نے کچھ جھجکتے ہوئے کہا، اک تو پہلے ہی وہ انزلہ کے پاس پیسے نہ ہونے پر اسے اتنی بڑی پینلٹی ڈالنے پر شرمندہ ہو رہی تھی۔

"اٹس اوکے۔۔آئی ول پے فار ہر۔۔" حارب کے اتنے سیدھے جواب پر وہ پھیکا سا مسکرا کر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھ گئی۔۔۔نورین ان سب سے پہلے ہی بیٹھ چکی تھی۔۔۔

وہ پانچوں سیڑھیاں عبور کرنے کے بعد چھت پر آ چکے تھے۔۔۔اس ریستوران کی خصوصیت اس کا شہر سے دور اک پر سکون علاقے میں اس قدر بلند عمارت کی چھت پر واقع ہونا تھا۔۔۔جہاں محبت کرنے والوں کو ہاتھ بڑھا کر چاند کو چھو لینے کا سحر مسلسل جکڑے رکھتا تھا۔۔۔محب کو آکاش پر ٹمٹماتے تاروں کی پر نور روشنی محبوب کے چہرے پر یوں رنگ بکھیرتی محسوس ہوتی تھی کہ وہ اثیر محبت ہونے لگتا۔۔۔وہ پانچوں اس وقت کھلے آسمان کے تلے میز پر لگائے گئے دستر خوان کے گرد رکھی گئی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔میز کے

عین اوپر ہوا میں لٹکتی سٹیل ہولڈرز میں لٹکتی چھوٹی چھوٹی موم بتیاں ہوا کے سنگ مسلسل جھومتے ہوئے دل کو اک نئے طریقے کی خوبصورتی سے روشناس کروا رہی تھیں۔۔۔چاند کی روشنی کے ہمدم ہوتی ہوئی ہر تھوڑے فاصلے پر لگی ننھی ننھی لالٹنیں وہاں بیٹھے نفوس کو سحر زدہ کر رہی تھیں۔۔۔۔

اپنی اپنی نشست سنبھالتے ہوئے وہ سب خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے، کچھ ہی لمحوں بعد ویٹر نے وینچ پیپر پر درج شدہ مینیو ان کی جانب بڑھا دیا اور پھر مودبانہ انداز میں کھڑا ان کے آرڈر دینے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔وہ سبھی اپنا اپنا مینیو کارڈ پکڑتے مل کر آرڈر ڈیسائیڈ کرنے لگے تھے۔۔۔انزلہ کی اس سب چیزوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی، اس نے خاموشی کو ترجیح دیتے ہوئے باقی سب کو آرڈر طے کرنے دیا تھا، اگر کسی نے اسے مخاطب کیا بھی تو اس نے محض ہوں ہاں کر کے ہی کام چلا لیا۔۔۔

جانے کیوں نورین کا حارب کے ساتھ بے تکلف ہونا اس کا مزاج بگاڑنے لگا تھا۔۔۔وہ ان دونوں کی جانب دیکھنے سے احتراز برت رہی تھی، اگر کبھی اس کی نظر انجانے میں ان دونوں کی جانب اٹھ ہی جاتی تو نورین کی بار بار کچھ جتاتی آنکھیں اس کے دل پر اداسی بڑھانے لگتیں۔۔۔ان سب کو باتوں میں مصروف چھوڑ کر وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی اپنے میز سے تھوڑے سے فاصلے پر بنی منڈیر کے پاس آ گئی۔۔۔منڈیر کے پاس پہنچ کر سینے پر ہاتھ باندھتے

ہوئے وہ سر اٹھا کر خالی خالی نگاہوں سے آسمان کو تکنے لگی مگر پھر ان خالی آنکھوں کو جب آسمان پر بھی موجود کوئی چیز مکمل نہ کر پائی تو وہ مایوسی سے اپنی نگاہوں کا رخ پھیرتے ہوئے سامنے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ سامنے موجود پوری گلی اس وقت اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔وہاں آتے ہوئے تنگ گلی۔۔۔ بلند و بانگ عمارت کی تنگ سیڑھیاں عجیب سا ہی منظر پیش کرتی تھیں لیکن آنے والا جیسے ہی چھت پر پہلا قدم دھرتا تھا اس کے سبھی احساسات، سبھی خوف کہیں جا سوتے تھے، اس جگہ سے متعلق آنے والے کا ہر گمان منزل پر پہنچتے ہی سفر کی تاریکی کو پس پشت ڈال کر غلط ٹھہر جاتا۔۔۔ وہاں نسب بے تحاشہ قمقمیں چودھویں کے چاند کو بھی شرمانے پر مجبور کرنے لگتیں۔۔۔ وہ یونہی منڈیر پر ہاتھ رکھے سامنے دیکھتی جانے کیا تلاش کر رہی تھی جب حارب بھی آہستہ سے آکر اس کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔

بنا اس سے کچھ کہے وہ بھی منڈیر پر اپنے بازو رکھ کر قدرے آگے کو جھکتا سامنے دیکھنے لگا ۔۔۔ اسی لمحے بادلوں کی اوٹ سے نکل کر چاند نے شرارت کرتے ہوئے اپنی چاندنی سے ان دونوں کے چہروں کو روشن کیا، جبھی باد صبا نے بھی دونوں کے وجود میں سرائیت کرتے ہوئے اک خوشگوار احساس بخش دیا۔۔۔

اسے اس سے کچھ بھی نہیں کہنا تھا، نہ ہی کوئی بات تھی جو اس وقت، اسی لمحے کرنی ضروری تھی پھر بھی وہ یوں اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس کے پاس کیوں چلا آیا تھا۔۔۔کچھ سوال بنا جواب کے ہی خوبصورت لگتے ہیں شاید یہ سوال انہی میں سے ایک تھا۔۔اسے اس کے پاس رہنا کیوں اچھا لگتا تھا یہ سوال بنا جواب تھا اور یہی اس کی خوبصورتی تھی۔۔۔سوالات کو جوابات مل جائیں تو ان کا حاصل تلاش کے شوق کو مار دیتا ہے۔۔۔پیاس کو بجھا دیتا ہے۔۔۔اس کے پاس اس کا کوئی جواب، پیش کرنے کو کوئی توجیح نہیں تھی۔۔۔بس دور بیٹھے ہوئے خوبصورتی و معصومیت کے مجسمے کو دیکھ کر اس کے دل نے خواہش کی تھی اس کے سنگ کھڑے ہونے کی سو وہ چلا آیا تھا۔۔۔بنا کچھ سوچے۔۔بنا کچھ سمجھے کی تگ و دو کئے۔۔۔انزلہ کی بصارت کے کنارے پر اس کی مسکراہٹ کی شعاع نے آنکھوں کو خیرہ کیا۔۔۔وہ کن اکھیوں سے اسے مسکراتا دیکھ کر حیران ہوئی تھی، وہ کیوں مسکرا رہا تھا وہ سمجھ نہیں پائی ۔۔۔شاید کوئی خیال تھا یاں کوئی تمنا جو لبوں پر مسکان کی صورت پھیل گئی تھی۔۔وہ سامنے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا جہاں کچھ بھی نہیں تھا ماسوائے تھوڑی سی دور بنی تاریخی مسجد میں لگے چھوٹے ٹمٹماتے بلبوں کے، جو روشنی کو بنائے رکھنے کی کوشش میں جٹے ہوئے تھے۔۔

وہ دونوں اک دوسرے سے ہم کلام ہوئے بنا اک دوسرے کے ساتھ منظر بننے لگے تھے۔۔۔خواہشوں کی پزل کو ترتیب دینے لگے تھے۔۔۔تلخ حقیقتوں سے دور وہ کچھ لمحوں

کیلئے ہی سہی خوش گمانی کی وادی میں اک سے احساسات جینے لگے تھے۔۔۔جذبات کے فسوں نے ان کے چاروں اطراف قوسِ قزح کے رنگ بکھیرتے وہاں تاریکی میں ڈوبے منظر کو بھی دلکش بنادیا تھا۔۔۔انزلہ کے چہرے پر بھی مسکان نے اپنا خیمہ آباد کرلیا۔۔۔حارب نے اک پل کو سامنے سے نگاہوں کارخ پھیرتے پل کے پل اسے دیکھا،اس کی مسکراہٹ پر دل کھل اٹھا۔۔۔

وہ ان لمحوں میں ابھی کچھ اور جینا چاہتے تھے جب یک دم ہی دلکش نظارہ اگلے ہی پل بے رنگ ہوگیا۔۔۔یوں جیسے رنگین سنری میں سے کسی نے رنگ کھینچ لئے ہوں۔۔۔جیسے حسد کی بو نے گہرے سرخ گلاب کو کالا کردیا ہو۔۔۔

نورین چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہاں آن پہنچی تھی اور پھر حارب کی بائیں جانب آکر کھڑی ہوگئی۔۔۔انزلہ بنا کوئی تاثر دیئے اس کی آمد سے لاتعلق بنی کھڑی رہی مگر اب چہرے پر ویسی دلکش مسکراہٹ نہیں رہی تھی،ہاں اک پھیکی سی مسکان لئے وہ ویسے ہی سامنے دیکھتی رہی ۔۔۔اس کی مسکراہٹ کے ساتھ حارب کی بھی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔۔۔انزلہ کی ناراضی کے ڈر سے حارب نے نورین سے بات کرنے میں پہل نہیں کی۔۔۔کچھ لمحے وہ تینوں ہی وہاں پتلوں کی مانند خاموش کھڑے رہے۔۔۔

"مجھے لگتا ہے میں نے تم دونوں کو ڈسٹرب کر دیا ہے جبھی میرے آتے ساتھ ہی تم دونوں خاموش ہو گئے ہو۔۔۔" بلآخر نورین کی آواز نے خاموشی کو توڑ دیا۔

"ہم دونوں ویسے ہی کم باتیں کرتے ہیں۔۔۔" حارب نے اس کی پہلی بات کی تردید نہیں کی تھی، ڈسٹرب تو اس نے کر دیا تھا۔۔۔

"تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔" نورین نے بظاہر حارب کی جانب اپنی گردن گھمائی، جبکہ وہ انزلہ کے تاثرات جاننا چاہ رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔ میں تم سے کیوں ناراض ہوں گا۔۔۔" وہ مسلسل سامنے دیکھتے ہوئے اس کی باتوں کا جواب دے رہا تھا، قاسم نے بھی اسے اک نئی مصیبت میں الجھا دیا تھا جہاں وہ چاہتے ہوئے بھی پاس کھڑی لڑکی کو وہاں سے جانے کا نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔ کچھ دیر پہلے کے لمحے کتنے مکمل تھے۔۔۔

"اس دن جب ہم باتیں کر رہے تھے اور۔۔۔" ان دونوں میں سے کوئی اس کی باتوں کی جانب متوجہ نہیں تھا بس وہ دونوں وہاں کھڑے اپنے اپنے مفروضے گھڑنے لگے تھے۔۔۔ نورین کی بات کو بیچ میں ہی ادھورا چھوڑتی وہ وہاں سے ہٹنے ہی لگی تھی جب حارب نے سامنے دیکھتے ہوئے بے ساختہ ہی بڑے غیر محسوس سے انداز میں اس کا بازو تھام لیا، وہ اسے روکنا چاہتا تھا۔۔۔ بتانا چاہتا تھا کہ کسی کیلئے یوں اپنی جگہ نہ چھوڑے۔۔۔ وہ کہنا چاہتا تھا

ان دونوں کے بیچ کسی تیسرے کی کوئی جگہ نہیں بنتی۔۔۔انزلہ کے ہاتھ پر اس کی گرفت بہت نازک تھی۔۔اس کے دماغ کے پنوں پر وہ شام ابھی تک ویسے ہی تھی اور اس کی سفید ہتھیلی پر جگہ جگہ زخم کے نشان بھی ویسے ہی تھے۔۔۔جو اس کے اپنے ہی مٹھی کو سختی سے بند کرنے کے سبب ملے تھے۔۔۔وہ نازک تھی جانے کب۔۔کون ساز خم کتنا گہرا ہو جاتا اس کا احساس پاس رہنے والوں کو ہونا مشکل تھا۔۔۔

انزلہ نے گردن جھکا کر پہلے اپنی کلائی پر اس کی گرفت کو دیکھا پھر اس کی جانب، وہ ہنوز سامنے دیکھ رہا تھا اور پھر اس نے نورین کی جانب دیکھا وہ مبہوت حارب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ایسا کیسے ممکن تھا وہ اس کی نظروں کی آنچ اپنے چہرے پر محسوس نہیں کر پا رہا تھا، وہ جتنا اس کے قریب کھڑی تھی وہ یقیناً اس کی نظروں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا ہو گا، پھر بھی اس نے اسے کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔؟ نظروں کے زاویے سے اسے ایک سیکنڈ لگا تھا فیصلہ کرنے میں اور پھر اگلے ہی پل وہ اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت کو نظرانداز کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔اس کی گرفت اتنی کمزور تھی کہ محض آگے بڑھنے کے خیال سے ہی انزلہ کا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھامنا بھی نظرانداز کر گئی تھی، وہ اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔۔۔وہ اس کے روکنے کے باوجود بھی چلی گئی تھی، اس کے جاتے ہی اک ساتھ کئی شکوے دل میں امڈ آئے،

حارب کے چہرے پر سختی در آئی۔۔۔اس کی پیش قدمی اس کیلئے کس قدر بے اثر تھی۔۔۔کس قدر بے وقت تھی۔۔۔وہ محض سوچ کر رہ گیا۔۔۔الفاظ کی کمی بدگمانی کو ہوا دیتی ہے اور کہیں ناں کہیں یہی اک بات ان کے دلوں میں فاصلوں کو طول دے رہی تھی۔

"ارے انزلہ کیا تم میری وجہ سے جا رہی ہو۔۔۔؟ میں چلی جاتی ہوں۔۔۔"نورین نے انزلہ کے پیچھے سے آواز لگائی اور اگلے ہی لمحے وہ ایڑیوں کے بل گھومی۔۔۔

"کیا تم میرے لئے اتنی اہم ہو۔۔۔؟"وہ استہزائیہ ہنسی ہنستے ہوئے اپنی دائیں آئیبرو کو اٹھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔"تم زور و شور سے اپنا تکنے کا شوق جاری رکھو۔۔۔ہو سکتا ہے کسی کی نظروں میں سما ہی جاؤ۔۔۔"آخر میں وہ بھنا کر کہتی وہاں سے چلی آئی۔

اپنے میز پر پہنچ کر قدرے زور سے اپنی کرسی کھینچ کر پیچھے کرتی ہوئی وہ اس پر بیٹھ گئی۔۔۔اس کے جلے بھنے انداز پر قاسم نے سر جھکا کر اپنی ہنسی ضبط کی۔

"آپ کیوں آ گئیں۔۔۔؟ اور حارب بھائی کو اس کے ساتھ اکیلا کیوں چھوڑ آئیں۔۔؟"لاریب نے قدرے فکرمندی سے کہا۔

"میں تمہارے حارب بھائی کی بے بی سیٹر نہیں ہوں۔۔اسے کوئی مسئلہ ہو گا تو وہ خود سلجھا سکتا ہے۔۔"وہ تنک کر بولی تھی۔

"جی او میری شیرنی۔۔۔"ہنسی کو ضبط کرنے کے باوجود بھی اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ کی رمق تھی،اس نے انزلہ کا بازو تھپتھپایا۔

لاریب کو انزلہ کا جواب خاصا ناگوار گزرا تھا اور پھر قاسم کی بلاوجہ کی اس کی ہمدردی۔"بھائی یہ آپ کی انہی حرکتوں نے ان کو سچ میں شیرنی بنادیا ہے اور جس دن اس شیرنی نے آپ پر دھاڑاناں تو لگ پتا جائے گا،اب تو آپ مزے لے رہا ہیں۔۔"لاریب نے تنبیہ کی جسے وہ ہوا میں اڑا گیا۔۔۔"اور وہاں وہ حارب بھائی کو لے اڑیں گی۔۔۔۔"وہ کچھ ہی فاصلے پر کھڑے حارب اور نورین کی جانب دیکھتے ہوئے استفہامیہ بولی۔اس کی بات پر انزلہ نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا،نورین اس سے کچھ کہہ رہی تھی اور وہ اس پر مسکرا رہا تھا،انزلہ نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

Clubb of Quality Content

"مگر میرے خیال سے اس مسئلے کا ایک ہی حل ہے کہ ان دونوں کی شادی کروادی جائے۔۔۔"قاسم نے سامنے سلاد کی پلیٹ میں سے کھیرے کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں رکھا۔

"مگر کچھ دیر پہلے ہونے والی گفتگو دیکھ کر مجھے لگتا ہے یہ قربانی آپ کو سوٹ کرے گی۔۔۔"لاریب فوراً سے حارب کی حمایت میں اتری تھی۔"کچھ دیر پہلے تک آپ کیسے چہک چہک کر اس سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔"وہ تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"تم تو ایکسٹر یمیسٹ ہو۔۔یا توں کوئی پسند آتا ہے یاں نہیں بیچ کا کوئی لیول نہیں ہے ناں تمہارا۔۔۔؟"

"یااللہ بھلے قاسم بھائی سے اس کی شادی ہو جائے مگر حارب بھائی سے نہ ہو۔۔۔یااللہ جی پلیز۔۔۔"وہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتی اب اللہ کے سامنے فریاد کرنے لگی۔۔۔

"آمین۔۔۔۔"انزلہ نے بھی قاسم کو شرارت سے زبان دکھائی۔۔۔اس کے اس قدر زور سے آمین کہنے پر قاسم تو منہ کھولے اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

ان کی نوک جھونک کے دوران حارب اور نورین بھی واپس آ گئے تھے،ان کی واپسی کے ساتھ ہی انزلہ کا چہرہ بھی سنجیدہ ہو گیا تھا اور یہ بات قاسم نے بخوبی دیکھی تھی۔

"میں یہاں بیٹھ جاؤں۔۔۔؟"نورین نے لاریب کے پاس آتے ہوئے کہا،لاریب نے بنا کوئی لحاظ رکھے سرعت سے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔وہ حارب کے پاس اپنے علاوہ اگر کسی کو بیٹھنے دے سکتی تھی تو وہ انزلہ تھی،اس کے علاوہ وہ کسی کو نہیں بیٹھنے دے سکتی تھی۔نورین منہ بناتی واپس سے اپنی پہلی والی نشست سنبھال گئی۔اسی اثناء میں ویٹر انہیں کھانا سرو کرنا شروع کر چکا تھا۔

"تمہارے اور حارب کے بیچ کچھ چل رہا ہے۔۔۔؟"نورین نے آہستگی سے انزلہ کے پاس ہوتے ہوئے پوچھا۔

انزلہ نے پہلے اسے حیرانی سے اور پھر سختی سے گھور کر رکھ دیا۔۔۔

"اگر کچھ ہوگا بھی تو تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں تمہیں جواب دہ ہوں۔۔۔"

"خیر میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی، تم نے نہیں بتانا تو مت بتاؤ۔۔۔"نورین نے کندھے اچکا کر سہولت سے کہا اور پھر شرمیلی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔"مگر میں تو تمہیں ضرور بتاؤں گی، ہم دونوں میں کافی انڈرسٹینڈنگ ہوگئی ہے۔۔۔"

"تو کیا مٹھائی بانٹوں۔۔۔؟"لہجہ ستا ہوا تھا۔۔"ویسے تمہیں بانٹنی بھی چاہئے، جس حساب سے تم قدموں میں گری جا رہی تھی فائنلی تمہاری بھی کسی سے انڈرسٹینڈنگ ہو ہی گئی۔۔۔"تضحیک آمیز لہجے سے کہنے کے بعد انزلہ نے خاموشی سے کھانا شروع کر دیا ۔۔۔اس کے بعد اس نے کسی سے بات کرنے میں پہل نہیں کی، باقی چاروں کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی باتوں کے سلسلے شروع کر چکے تھے۔۔۔کہاں کی کڑی کہاں جوڑ رہے تھے کوئی تک نہیں بن رہی تھی ماسوائے اس کہ کے ان کا باتوں کا سلسلہ ٹوٹ نہیں رہا تھا۔۔۔اک بات سے دوسری بات۔۔۔دوسری سے تیسری اور پھر تیسری سے پہلی بات۔۔۔

اک انزلہ تھی جو کسی بات میں حصہ نہیں لے رہی تھی وہ بس خاموشی سے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی۔۔۔ہاں بیچ میں اک آدھ بار لاریب کے بلانے پر وہ محض مسکرا دی

۔۔۔کھانے کی میز پر زیادہ باتیں حارب، لاریب اور قاسم کے بیچ ہی ہو رہی تھیں، مگر نورین اپنا فرض سمجھتے ہوئے حارب کی باتوں کا جواب دینا نہیں بھول رہی تھی۔۔۔

انزلہ کافی سکون کے ساتھ اپنے کھانے کا لطف لے رہی تھی، وہ نہ تو نورین کی حارب کی جانب بے جا اٹھتی نظروں کو خاطر میں لا رہی تھی نہ ہی حارب کی باتوں پر جواب دیتی اس کی شوخ آواز اس کے سکون میں کوئی مخل ڈال رہی تھی۔۔۔نورین کو اس کی خاموشی بھی حسد میں مبتلا کر رہی تھی۔

"تھینک یو حارب تم مجھے اپنے ساتھ لے آئے۔۔۔یہ جگہ بہت خوبصورت ہے اور یہاں کا کھانا تو پوچھو ہی مت۔۔"وہ بڑے بناوٹی انداز سے حارب سے مخاطب ہوئی اور ساتھ میں کنکھیوں سے انزلہ کو بھی دیکھا۔۔۔وہاں ہنوز ٹھہرے پانیوں سا سکون برقرار رہا۔۔۔وہ سر جھکائے اپنا کھانا کھاتی رہی۔۔۔

"کتنی چالاک ہے۔۔۔"لاریب کو نورین کا انداز اک آنکھ نہیں بھا رہا تھا، اس نے انزلہ کے کان میں سرگوشی کی۔

"تمہیں یہ جگہ پسند آئی مجھے اچھا لگا۔۔۔"حارب کا مسکرا کر اس کی داد وصول کرنا لاریب کو مزید سلگا گیا، اس کے پاس بیٹھی بہن کو کوئی پرواہ نہیں تھی مگر اسے اپنی بہن سے بہت پیار تھا وہ کیوں اس کی داد کسی اور کو لینے دیتی۔۔۔

"بائی داوے نورین آپی آپ کو انزلہ باجی کو تھینکس کہنا چاہیئے کیونکہ آج کا کھانا ان کی طرف سے ہے۔۔۔" اگر آج سردار خاموش تھا تو چیلے کی زبان کو سکون نہیں تھا۔

"اوہ۔۔ایکچولی مجھے تو حارب نے دعوت دی تھی اور اس نے کہا میرا بل وہ دے گا۔۔انزلہ ڈینڈنٹ ایون بادر ٹو اینوائٹ می سو وائی آئی شڈ بی تھینک فل ٹو ہر۔۔۔" نورین کا مقصد انزلہ کو اکسانا تھا اور پھر یہی ہوا تھا اس کی حارب حارب کی گردان اسے اکسا ہی گئی تھی۔۔۔انزلہ نے گہری سانس اندر اتارتے ہوئے سر اٹھایا اور پھر مسکرائی۔

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ کسی نے پہلی بار تمہیں یوں انوائٹ کیا ہے۔۔۔کیا اسی لئے تم جذباتی ہو کر بس یہی بات دہرائی جا رہی ہو" حارب اینوائٹڈ می۔۔۔یاں پھر تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں جو کہہ رہی ہو حارب ول پے فار می۔۔۔" اس نے ویسے ہی ہاتھ میں کانٹا تھامے اس کی پشت پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے کہا۔

"یہی سمجھ لو کہ اتنے پیار سے کسی نے پہلی بار ہی انوائٹ کیا ہے۔۔۔" نورین کے "پیار" کو لمبا کرنے پر اک پل کو تو تینوں کی آنکھیں باہر آئیں۔

"اگر ایسی ہی حرکتیں کرتی رہو گی تو اور بھی بہت سارے لوگ اس سے بھی زیادہ پیار سے انوائٹ کریں گے۔۔۔" وہ تحمل سے بولتی لاریب کے سوا ہر بندے کو شاک لگا گئی۔ لاریب

تو اپنی بہن کی زبان درازی پر فخر سے جی ہی اٹھی تھی۔ سامنے بیٹھے قاسم نے نظروں سے ہی اسے خاموش رہنے کی درخواست کی، وہ کندھے اچکا گئی۔

"انزلہ۔۔"نورین کے بولنے سے پہلے ہی حارب نے اسے ٹوک دیا۔۔ لہجہ سختی کے بجائے التجا سے بھرپور تھا پھر بھی انزلہ کو سلگا گیا۔۔ اک تو وہ اسے ساتھ لے آیا تھا پھر اس کا "آئی ول پے فار ہر" کہنا نورین کو اس کے سر پر ناچنے کا موقع دے رہا تھا۔۔ وہ واپس سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"میں انزلہ کے بی ہالف پر تم سے سوری کہتا ہوں۔۔۔ اس کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔" حارب نے معذرت کی۔

"سوری۔۔۔ آپ میرے سپوکس پرسن نہیں ہیں۔۔۔"وہ بنا کسی لحاظ کے بولتی ہوئی حارب کو بھی ساتھ میں رگڑ گئی۔۔۔ ایک تو وہ اسے یہاں لے آیا تھا اور پھر اس کیلئے پے بھی کرنے والا تھا۔۔۔ اور اب اس کے ساتھ باتیں کرنے کے بعد اس سے معذرت بھی کر رہا تھا۔۔

حارب نے اک لمبی سانس کھینچ کر میز پر رکھے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بند کرتے ہوئے ضبط کیا۔"اوکے۔۔۔ آئی ایم سوری نورین کہ میں تمہیں یہاں لے کر آیا۔۔۔ مجھے تمہیں یوں کسی کی دعوت پر نہیں لانا چاہیئے تھا خاص کر وہاں جہاں میں خود بھی ڈائیر کیٹلی

اینوائٹڈ نہیں تھا۔۔۔مجھے تمہیں خود سے کہیں اور لے کر جانا چاہئے تھا۔۔۔میں تمہیں یہاں لایا تھا اور تمہاری عزت کی حفاظت کرنا بھی میری ذمہ درای ہے، اگر تم کہو تو ہم کہیں اور بھی چل سکتے ہیں۔۔۔"اس نے بڑا ٹھہر ٹھہر کر نورین سے کہا۔۔۔انزلہ نے نہ کھانے سے اپنا ہاتھ روکا تھا اور نہ سر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔میز کے نیچے سے وہ مسلسل ٹانگ ہلاتی اپنا کھانا کھاتی رہی۔۔۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو یار۔۔کزنز میں ایسی لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں، اتنی سی بات کیلئے ڈنر کیوں چھوڑنا اور ویسے بھی نورین اور انزلہ کا تو مزاق چلتا ہے۔۔۔"نورین کے کچھ بھی کہنے سے پہلے قاسم نے مداخلت کرتے ہوئے معاملے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"قاسم ٹھیک کہہ رہا ہے میں اور انزلہ مزاق کرتے رہتے ہیں۔۔۔"نورین نے مسکرا کر کہتے ہوئے اک بار پھر سے گیند کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"نہیں ہمارا ایسا کوئی مزاق نہیں ہے۔۔۔آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ کو اپنی اس ان انوائیٹڈ ان ڈیزائیرڈ گیسٹ کو یہاں نہیں لے کر آنا چاہیئے تھا بلکہ وہاں لے کر جانا چاہیئے تھا جہاں صرف یہ اور آپ ہوتے۔۔۔یوں ناں آپ کا مزہ خراب ہوتا ناں ہمارا۔۔۔"اس کے گلے میں خراش بڑھنے لگی تھی، بمشکل اپنی بات مکمل کرنے کے بعد انزلہ نے سامنے سے گلاس اٹھا کر پانی کا گھونٹ بھرا۔۔۔جو بات تیر کی سیدھ سے ماری تھی اسے پھر سے شروع

کیا۔۔۔"اور شاید اس سے آپ کی اس دوست کو کچھ افاقہ بھی ہو جاتا۔۔۔"آخری بار سپاٹ نظر نورین پر ڈال کر بنا وہاں بیٹھے نفوس کی نظروں کو خاطر میں لائے اس نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے ویٹر کو بلایا اور پھر سوفٹ ڈرنک لانے کا کہتی ہوئی اک بار پھر سے اپنا کھانا شروع کر گئی۔۔۔اس کے لہجے،اس کی باتوں اور پھر ڈھول چٹاتی نظر انداز کرتی اس کی شخصیت نے ماحول میں کشیدگی بڑھادی تھی۔۔۔اسے رتی بھر بھی پرواہ نہیں تھی کون اسے کن نظروں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔وہ اتنا شوق سے تیار ہو کر آئی تھی۔۔۔اس کی پسند کے عین مطابق استھیٹک لک دیتا یہ ریستوران،اس نے بہت دل سے لاریب کیلئے اس جگہ کا انتخاب کیا تھا۔۔۔وہ ان سب کے ساتھ تفریح کرنے آئی تھی مگر حارب نے نورین کو اپنے ساتھ لا کر سب کچھ برباد کر دیا تھا۔۔۔

اس کے گلے کی خراش اب مزید زور پکڑنے لگی۔۔۔اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اپنے گلے پر پھیرتے ہوئے اسے سہلایا۔۔۔

"اوکے فائن۔۔۔۔"حارب نے اس کی باتوں کے احتجاج میں قدرے زور سے اپنا نیپکن میز پر پھینکا۔۔۔"تھینک یو آپ نے ہماری وجہ سے اتنا وقت برباد کیا۔۔۔ چلو نورین۔۔۔"وہ کہنے کے ساتھ ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Clubb of Quality Content

"اب تو ہو گیا۔۔۔" انزلہ نے بھی اسی سہولت سے جواب دیا۔۔۔ گلہ بند ھنے لگا تھا مگر وہ انزلہ ہی کیا جو زبان بند کر لے۔۔

"انزلہ۔۔۔" قاسم نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا کہا، جسے اس نے جوتے کی نوک پر بھی رکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔

"یار۔۔۔ کیا بیوقوفی ہے۔۔۔ تم دونوں میں سے کوئی معاملہ فہم نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" ان دونوں کی بحث نے قاسم کو جھنجھلا دیا۔

"معاملہ فہم ہونے میں اور بے عزت ہونے میں فرق ہوتا ہے۔۔ مائی ڈیئر۔۔۔" حارب نے بھنا کر اس کی تصیح کی اور جس پر انزلہ نے اپنی بات سے مہر ثبت کرنی لازمی سمجھی تھی۔

"ایکزیکٹلی۔۔۔۔" وہ بھی کھانا کھاتے ہوئے جواب دینے سے پیچھے نہیں رہی تھی۔۔۔ حارب بنا اس کی جانب دیکھے آگے بڑھ گیا، اگر دیکھ لیتا تو یوں آسانی سے آگے نہ بڑھ پاتا۔۔۔ نورین بھی اس کے پیچھے ہو لی تھی۔۔۔

وہ اتنی دیر سے اس ساری بحث میں اپنے گلے کو اذیت میں مبتلا کرتی اپنی گلے کی خراش کو نظر انداز کئے اپنی کھانسی کو روکے ہوئی تھی۔۔۔ اس نے خود کے ساتھ جو حرکت کی تھی وہ ان دونوں کے سامنے اس کو ظاہر کر کے اپنا مذاق نہیں بنوا سکتی تھی۔۔۔ اس کے گلے کی خراش اب کانٹوں سی ثابت ہونے لگی تھی۔۔۔ تکلیف کے سبب اس کی آنکھیں پانی سے

بھرنے لگیں۔۔۔وہ ہر گز نورین اور حارب کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔اب وہ دونوں جا چکے تھے۔۔۔سانس بند ہونے کی تکلیف کے ساتھ اب اس کے چلے جانے کی تکلیف بھی دل کو جکڑنے لگی تھی۔۔۔سانس لینے کی کوشش میں ہلکان ہوتی ہوئی وہ آہستہ آہستہ کھانسنے لگی۔۔۔سینے پر بھی دباؤ بڑھنے لگا تھا،اس نے دائیں ہاتھ سے اپنا سینا ملنا شروع کر دیا۔۔۔شاید کچھ افاقہ ہو جائے۔۔۔شاید بند ہوتی ہوئی سانس کچھ بہتر ہو۔۔۔

"انزلہ یار۔۔۔"قاسم نے افسوس سے حارب کو جاتے ہوئے دیکھا۔

"پلیز بھائی۔۔۔"لاریب نے اسے ٹوکا۔۔"انزلہ باجی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔اور۔۔"

لاریب کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی جب اس نے انزلہ کو اپنی کرسی سے اک جانب کو جھکتے ہوئے اپنے سینے کو ملتے دیکھا۔۔وہ اک ہاتھ سے میز کا کنارہ تھامے اور دوسرا اپنے سینے پر رکھے سانس کو قدرے زور سے کھینچ کر لینے کی تگ ودو کرنے لگی۔۔۔

اسے یوں دیکھ کر قاسم کے چہرے کا رنگ اڑا تھا، فق ہوتے چہرے کے ساتھ وہ اپنی نشست چھوڑتا اس کی جانب لپکا۔۔۔انزلہ کھانستے ہوئے دہری ہوتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

"انز۔۔۔با۔۔باجی۔۔ٹھ۔۔ٹھیک۔۔۔"لاریب اس کی حالت دیکھ کر گھبرا گئی،اس کی ساتھ والی نشست پر بیٹھی وہ بے ربط جملوں میں بول رہی تھی،خوف نے اسے پنی جگہ سے اٹھنے ہی نہیں دیا۔۔۔

قاسم گھٹنوں کے بل اس کے سامنے آ بیٹھا تھا۔۔۔"انزلہ۔۔۔انزلہ کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ اس کے بازوؤں سے پکڑے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا مگر انزلہ وہ اپنی سانسوں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی کوشش میں جتی ہوئی تھی۔۔۔ قاسم اپنے سامنے میز پر پڑی بوتل کو اٹھاتے ہوئے انزلہ کے منہ کی جانب کئے اسے پانی پلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے سانسوں کے اکھڑ جانے کا اس قدر خوف تھا کہ وہ مسلسل اس کا ہاتھ جھٹک رہی تھی۔۔۔

وہ تنے نقوش لئے وہاں سے اٹھ آیا تھا، اسے انزلہ سے اس رویے کی ہرگز امید نہیں تھی اور اس کی ان ساری باتوں سے کہیں زیادہ اس کے ہاتھ چھڑا کر چلے جانے نے اسے تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔وہ تنے نقوش لئے وہاں سے نورین کو اپنے ساتھ لئے اٹھ آیا تھا۔۔۔اوپری منزل پر چھت سے اندرونی حصے میں داخل ہو کر وہ سیڑھیوں پر پاؤں دھرنے کو تھا جب جانے کیا دل میں سمائی تھی۔۔۔شاید کسی خوف نے دستک دی تھی یاں شاید اسے وہاں یوں چھوڑ آنے کی تکلیف تھی جو دل میں کسک بن کر اٹھ رہی تھی۔۔ وہ وہیں سیڑھیوں کے سرے پر رک گیا اور پھر لاکھ انکار پر بھی انا کو جھٹکتے ہوئے وہ آخری نگاہ ڈالنے کا تہیہ کئے پلٹا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اسے اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ ریستوران کوئی بہت بڑا نہیں تھا اسی سبب اسے انزلہ کو دیکھنے میں، اس کی حالت کو سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی

۔۔۔وہ زمین کی جانب دہری ہوتی ہوئی سینے کو ملتی اپنے قدموں میں بیٹھے قاسم کے پانی والے ہاتھ کو مسلسل جھٹک رہی تھی۔۔۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔ اس کے سارے غصے۔۔۔ساری ناراضی۔۔۔ساری بے عزتی والے منظر دھندلائے تھے اگر کچھ واضح ہوا تھا تو اس کا سانس لینے کی کوشش کرتا وجود۔۔۔وہ وہیں سے بنا ارد گرد دیکھے اس کی جانب بھاگ اٹھا۔۔۔بنا کسی چیز کی پرواہ کئے۔۔۔

قاسم اس کی جانب پانی بڑھا رہا تھا جسے وہ بار بار جھٹک رہی تھی۔۔۔تکلیف بڑھ رہی تھی مگر اس اک تکلیف میں کئی اور غم کہیں جا سوئے تھے۔۔۔گالوں پر مسلسل آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹ کر گر رہی تھیں۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا تھا اور قاسم کے ہاتھ سے پانی کی بوتل کو پکڑتے ہوئے اس نے قاسم کو پیچھے دھکیلا اور پھر انزلہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس نے انزلہ کو بنا کوئی موقع دئے اس کے منہ کو قدرے زور سے دبوچ کر کھولتے ہوئے اس کے لبوں کو پانی کی بوتل لگا دی۔۔۔یہ وقت نرمی کا نہیں تھا، اسے اس کی جان عزیز تھی۔۔۔اس قدر عزیز تھی کہ وہ اس کی انا کو بھی توڑ گئی تھی جس کا احساس حارب کو خود کو بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔انزلہ نے اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں کو جھٹکنے کی کوشش کی مگر اپنے منہ پر سخت ہوتی اس کی گرفت اسے ناکام کر گئی۔۔۔وہ اس کے منہ کو دبوچے اسے قدرے اوپر اٹھائے زبردستی پانی

اس کے منہ میں ڈال رہا تھا۔۔۔انزلہ کی خود اذیتی کی عکاسی کرتی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ٹکرائیں وہ ضبط کرتا اپنے جبڑے بھینچتا نظروں کا ارتکاز توڑ گیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں تحریر تکلیف کو دیکھنا کسی صورت اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔آنکھوں سے بہتے آنسوؤں نے اور بوتل سے چھلکتے پانی نے اسے بھگو کر رکھ دیا۔۔۔

اسے حلق تر ہوتے ہی کچھ افاقہ محسوس ہونے لگا، پانی کی بوتل خالی ہوتے ہی حارب نے اس کا منہ اپنی گرفت سے آزاد کر دیا اور اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔۔وہ ابھی بھی آگے کو جھکی بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اپنی سانسیں ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"پانی۔۔۔اور پانی منگواؤ۔۔۔" حارب نے پاس کھڑے قاسم سے کہا اور ہاتھ میں پکڑی بوتل کو جیسے ہی میز پر رکھنے لگا اس کی نظر سامنے پڑی انزلہ کی پلیٹ پر پڑی۔۔۔اس کی آنکھیں باہر آئیں۔۔۔"شٹ۔۔۔انزلہ۔۔۔" حارب نے پلیٹ پر سے نظریں ہٹا کر بے یقینی سے سر جھکائے بیٹھی انزلہ کو دیکھا۔۔۔وہ ایک بار پھر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔اس کے گلے میں سرسراہٹ بھڑتی جا رہی تھی۔۔۔اسے اک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا تھا سارے معاملے کو سمجھنے میں۔۔۔انزلہ کو جیلفریزی سے الرجی تھی اور وہ باقاعدہ شکم سیر ہو کر اسے نوش فرما چکی تھیں۔۔۔اک بار پھر اس کی کھانسی زور پکڑنے لگی۔۔۔لیکن پانی منہ کو لگانے کیلئے وہ ابھی تک تیار نہیں تھی۔۔۔اس نے اک بار پھر

زبردستی پانی کی بوتل اس کے منہ کو لگائی۔۔۔تکلیف کے باعث آنسو آنکھوں سے کسی آبشار کی طرح بہہ رہے تھے۔۔۔اوندھی ہوئی وہ ابھی تک سینہ مل رہی تھی۔۔۔

"اسے الرجی ہے۔۔میں اسے ہاسپٹل لے کر جارہا ہوں۔۔۔تم ان لوگوں کو لے کر گھر چلے جاؤ۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی حارب نے انزلہ کو بازوؤں سے پکڑ کر اسے کھڑا کر دیا۔

"میں لے جاتا ہوں۔۔۔" قاسم نے آگے بڑھ کر انزلہ کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"اس نے دوٹوک منع کر دیا۔۔اس کی تکلیف کا سبب وہ تھا پھر مداوا بھی اسے ہی کرنا تھا۔۔

اک ہاتھ میں پانی کی بوتل اور دوسرے میں اس کا ہاتھ تھامے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔وہ جانے کتنی ہی بار لڑکھڑائی تھی۔۔۔کتنی ہی بار وہ جھک کر سانس لینے کی کوشش میں رکی تھی۔۔۔فاصلہ بڑھ گیا تھا رفتار کم ہو گئی تھی۔۔۔اس کے کپڑے کہیں کہیں سے بھیگ چکے تھے۔۔۔۔حلق میں اترنے سے زیادہ پانی اس کے کپڑوں پر گر رہا تھا۔۔پانی پینے کے ساتھ ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے۔۔ایک ساتھ اس نے پانی کی بوتل آدھی کر دی۔۔انزلہ نے بوتل کو اپنے ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش کی تو حارب نے بوتل چھوڑ دی۔۔اسے اب احساس ہو چکا تھا کہ اس وقت پانی اس کیلئے کیا اہمیت رکھتا ہے۔۔وہ جیسے ہی پانی کی بوتل لبوں سے دور کرتی تھی گلا پھر سے بند ہونے لگتا۔۔اس کی آنکھوں میں خوف کے سایے واضح ہونے لگے

تھے۔۔۔وہ سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر پھر سے رک گئی۔۔۔سانس پھر سے اکھڑنے لگی تھی ،سانس لینے کی جدوجہد اس کے وجود کی توانائی کا خاصہ حصہ کھا چکی تھی،اس کے جسم میں لرزش واضح محسوس ہو رہی تھی۔۔۔وہ اک بار پھر سے ہمت جٹا کر حارب کا ہاتھ تھامے چل دی،چند زینے اتر کر اس کی ہمت اک بار پھر جواب دینے لگی،ابھی اسے تین فلور نیچے جانا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل حارب نے آگے بڑھ کر اس کا وزن اپنے بازوؤں پر لے لیا تھا،اسے اس وقت کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں تھی،کوئی اسے کن نظروں سے دیکھ رہا تھا یہ بہت بعد کی باتیں تھیں ابھی جو بات اہم تھی وہ اس کی سانسیں تھیں۔۔۔جن کے ہموار اور ناہموار ہونے کے بیچ کا وقفہ کم ہونے لگا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی کے پاس پہنچ کر اس نے بڑی احتیاط سے اسے نیچے اتارتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھا دیا۔۔۔جس زبردستی سے اس نے اسے پانی پلایا تھا اس سبب انزلہ کے کپڑے بھیگ چکے تھے،اک نظر اسے دیکھنے کے بعد اس نے اک گہری سانس خارج کرتے

ہوئے اپنا کوٹ اتار دیا اور پھر اس کے دروازے سے قدرے اندر کی جانب جھکتے ہوئے حارب نے پہلے اپنا کوٹ اس کے اوپر پھیلایا اور پھر اس کو سیٹ بیلٹ لگاتا ہوا وہ اپنی جانب آتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔۔۔گاڑی کو سٹارٹ کرتے ہوئے اس نے انزلہ کی جانب دیکھا، کچھ دیر پہلے وہ ہر چیز کو جوتے کی نوک پر رکھتی اس وقت مرجھائے چہرے کے ساتھ کروٹ لئے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے وقفے وقفے سے کھانس رہی تھی، اس کی آنکھوں سے بہتا سیال اس کی تکلیف کا شاہد تھا مگر تکلیف تھی کس چیز کی وہ اس بات سے انجان تھا۔۔۔اس کو اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا، وہ چاہ کر بھی اس وقت اس پر اپنا غصہ نہیں نکال سکتا تھا۔۔۔اس کی کوئی بات اسے بری لگ سکتی تھی اور اس کی طبیعت بگڑ سکتی تھی، بلا اختیار ہی اس نے دائیں ہاتھ سے سٹئیرنگ تھامے بائیں ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو تھاما اور پھر اس کے یخ ٹھنڈے ہاتھ محسوس کرتے ہوئے وہ گنگ رہ گیا۔۔۔اس نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر بے یقینی سے انزلہ کو دیکھا، وہ خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھ رہی تھی، حارب کے ہاتھ تھامتے ہی اس نے اس کے ہاتھ کو سختی سے تھام لیا، اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی، جب اسے سانس لینے میں دشواری ہوتی وہ زور زور سے سانس لیتی کھانسنے لگتی

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارب نے اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا۔"سب ٹھیک ہے۔۔۔پینک نہیں کرنا،کچھ بھی تو نہیں ہوا۔۔۔پہلے بھی ہوئی تھی ناں ایلرجی اور پھر ٹھیک ہوگئی تھی،اب بھی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔گھبرانے والی بات نہیں ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟"وہ انزلہ کی ڈھارس بندھا رہا تھا، اس کی بات پر انزلہ نے بے ساختہ ہی گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا۔انزلہ کو بچپن میں بھی اک بار یونہی ایلرجی ہوگئی تھی اور اسے وہ بات آج بھی،اتنے سالوں بعد بھی یاد تھی، اس کے متعلق اسے اتنی معمولی و غیر اہم بات بھی یاد تھی۔۔۔وہ حیران تھی،اگر اسے یہ بات یاد تھی پھر اسے یقیناً باقی باتیں بھی یاد ہوں گی۔۔۔وہ بات جو اس کی ذات سے متعلق خود اس کیلئے اہم نہ تھی وہ بات حارب ہمدانی کیلئے اس قدر اہمیت کی حامل تھی کہ اس کے غصے کی لہروں کو سمند کی جھاگ کی طرح بیٹھا گئی جواب جذبات کے تلاطم میں ہچکولے تو کھا رہی تھیں مگر ساحل پر کھڑے ہونے والوں کو نقصان نہیں پہنچا رہی تھیں۔۔۔

"زور لگا کر سانس نہیں لینا،بہت آہستہ سے لینا ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟"وہ اس کو سمجھاتے ہوئے بات کے اختتام پر اس سے سوال بھی کر رہا تھا،وہ اس کے دماغ کو اس وقت کسی خوف کے زیر اثر نہیں آنے دینا چاہتا تھا جبھی بات سوال کی مانند کرتے ہوئے اس سے جواب لے رہا تھا۔انزلہ نے پھر سے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

وہ گاڑی کو اس وقت ایف سولہ کی رفتار سے اڑا رہا تھا، کوئی اور وقت ہوتا تو انزلہ اس کی ڈرائیونگ کی تعریف ضرور کرتی، اسے گاڑی کے سٹئیرنگ پر کمال مہارت حاصل تھی، اس قدر تیز رفتاری کے باوجود بھی انہیں گاڑی میں بیٹھے کوئی جھٹکا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ جس مہارت سے گاڑیوں کو ڈاج کرتا ان میں سے اپنی گاڑی نکال رہا تھا یہ عام بات نہیں تھی۔۔۔

ڈرائیو کرنے کے ساتھ ساتھ وہ بہت محتاط سی نگاہ انزلہ پر بھی ڈال رہا تھا۔۔۔وہ سر کو سیٹ سے ٹیکے اس کی جانب ہی گردن گھمائے ہوئی تھی۔۔۔جیسے ہی وہ اس کی جانب دیکھتا اس کی پانی سے بھری آنکھیں چھلک پڑتیں۔۔۔بے آواز آنسو۔۔اس کی آنکھیں کتنا کچھ کہہ رہی تھیں۔۔۔کتنے شکوے تھے جو سنانا چاہ رہی تھی۔۔۔جو زبان نہیں کہہ پائی وہ کہنے کی آنکھیں جسارت کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔وہاں ان آنکھوں میں مایوسی تھی۔۔۔بے وفائی کا روگ تھا۔۔۔راستہ بدل لینے کی ندامت تھی۔۔۔

"تمہارا یوں دیکھنا تکلیف دہ ہے۔۔۔۔" وہ کہے بنا نہیں رہ سکا۔۔۔وہ بظاہر گاڑی چلا رہا تھا مگر اسے اس کی باتیں سمجھنے کیلئے الفاظ یاں ہم کلام ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔وہ صرف اس کا چہرہ پڑھنا ہی نہیں سیکھ گیا تھا وہ اس کی خاموشی کو الفاظ کی زبان دینا بھی سیکھ چکا تھا۔۔۔

انزلہ نے اس کی جانب سے رخ نہیں پھیرا، البتہ اپنی آنکھوں کو بند ضرور کر لیا۔۔۔

"آنکھیں بند مت کرو۔۔۔پلیز۔۔۔۔"وہ خوف کے زیر اثر اک بار پھر سے بول اٹھا ۔۔۔انزلہ نے آنکھیں کھولتے ہوئے رخ سامنے کی جانب پھیر لیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں مسلسل نمی لہرا رہی تھی، کمال بات تھی جس کی غیر موجودگی آنکھوں میں اشک دیتی رہی تھی آج اس کی موجودگی بھی مسلسل آنکھوں کو نم کئے دے رہی تھی۔

ڈاکٹر نے انجیکشن دینے کے بعد کچھ ادویات کا نسخہ ہاتھ میں تھما کر انہیں رخصت کر دیا تھا۔۔۔وہ اب پہلے سے کافی بہتر محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔واپسی پر ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی، گاڑی میں بیٹھاتے وقت اس نے بس اتنا ہی پوچھا تھا "تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" وہ نڈھال سی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔۔واپسی پر جیسے ہی گاڑی گھر کے سامنے رکی حارب اسے ہاتھ سے انتظار کرنے کا اشارہ کرتا ہوا گاڑی سے نیچے اتر گیا۔۔۔ ٹھیک تھا وہ اس پر غصہ تھا مگر اس وقت اسے سہارے کے بغیر چھوڑنا خود کی جان کو ہی جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔۔۔وہ طوطا تھا اور اس کی جان مینا میں بستی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی گاڑی سے اتر کر بونٹ کے آگے سے ہوتا ہوا انزلہ کی جانب بڑھنے لگا تو اپنے سامنے کھڑے قاسم کو دیکھ کر رک گیا، وہ آنکھیں چھوٹی کئے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

"تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔؟" اس کا تیز لہجہ حارب کے اندر کے غصے کو ہوا دے گیا۔

"مجھے پتا نہیں تھا میں ہسپتال تمہارا فون سننے کیلئے گیا تھا۔۔۔ جاہل۔۔۔" حارب نے تنک کر کہا اور پھر منہ کے زاویے بناتے ہوئے اس نے دائیں ہاتھ سے قاسم کو انزلہ کا دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔۔۔ "آپ اپنی بہن کا دروازہ کھولنا پسند کریں گے یاں یہ فریضہ بھی میں اپنے مقدس ہاتھوں سے انجام دے لوں۔۔۔"

"ہسپتال سے کم اور تندور کی بھٹی سے زیادہ آئے ہوئے لگ رہے ہو۔۔" وہ اس کو جواب دیتا انزلہ کی جانب آیا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھولتے ہوئے اس نے انزلہ کا ہاتھ پکڑتے اسے گاڑی سے باہر آنے میں مدد دی۔

پہلے قاسم اور اب باہر آتے ساتھ ہی اپنے سامنے کھڑی لاریب کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔ "تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" اس کا گلہ قریباً مکمل بند ہو چکا تھا۔۔۔ آواز رندھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

قاسم نے بنا کوئی جواب دئے اسے اپنے گلے سے لگا لیا، وہ کتنا مرجھا گئی تھی، اس کی چہکتی آواز اب مکمل طور پر بند ہونے کو تھی۔۔۔ اس کی حالت پر قاسم کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ "تم

Clubb of Quality Content

نے مجھے ڈرا دیا تھا انزلہ۔۔۔ بہت زیادہ ڈرا دیا تھا۔۔۔" وہ اسے خود کے ساتھ لگائے نم آواز لئے بے بسی سے چور لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔ انزلہ کو ڈھیروں ندامت نے آگھیرا، وہ کیسے اتنی خود غرض ہو گئی تھی محض کسی اک شخص کی محبت کیلئے وہ کیسے اپنے اتنے پیاروں کی محبت کو فراموش کر گئی تھی۔۔۔ اس کے بدلے کی آگ اس کے اپنے پیاروں کو ہی جھلسا گئی تھی

۔۔۔

"آئیم سوری مجھے تم لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے تھا۔۔۔" وہ جس طریقے سے انزلہ کو خود کے ساتھ لگائے ہوئے تھا، انزلہ اس کی پریشانی کو، اس کے خوف کو محسوس کر سکتی تھی۔

"تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں اس گلٹ سے ہی مر جاتا کہ میں اپنی بہن کا خیال بھی نہیں رکھ پایا۔۔۔" اس کی آنکھ کی نمی آنکھ کے کنارے سے گال پر بہی۔۔۔ "تم۔۔۔ تم میری جان کا ٹکڑا ہو انزلہ۔۔۔ تم میرے لئے سب ہو۔۔۔ اپنے بھائی کو چھوڑ کر مت جانا۔۔۔" وہ چاہے کتنی ہی بڑی ہو گئی تھی، بھلے خود کو سنبھالنا سیکھ چکی تھی پھر بھی وہ اس کیلئے ابھی بھی وہی چھوٹی سی انزلہ تھی جسے وہ ہر جگہ اپنے ساتھ رکھتا تھا، جس کا موڈ اچھا کرنے کیلئے وہ گھنٹوں اسے اپنی سائیکل کے پیچھے بیٹھا کر گھوماتا رہتا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جانے قاسم کے الفاظ میں ایسا کیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔وہاں موجود سبھی لوگ اس کے یوں یک دم رو دینے پر پریشان ہو گئے، وہ حارب کے سامنے جتنا بھی روتی آئی ہو مگر قاسم اور لاریب کیلئے انزلہ کو روتا دیکھنا ناممکنات میں سے ایک چیز تھی۔۔۔وہ کبھی یوں نہیں روئی تھی۔۔۔اور آج وہ اپنے بھائی کے گلے سے لگی سسک رہی تھی۔۔۔حارب بھی فکر زدہ سا کچھ آگے بڑھا۔۔۔جب وہ اسے گھر لے کر آیا تب وہ اچھی بھلی تھی اور اب یوں انزلہ کا رو دینا اس کیلئے بھی کسی تشویش سے کم نہ تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔؟" حارب نے قدرے اس کے پاس آتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے اس سے پوچھنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی قاسم نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا۔۔۔

"دور رہو اور کیا کہا ہے تم نے میری بہن کو۔۔۔" قاسم حارب کی جانب دیکھتا ہوا تیز لہجے میں بولا۔اس کا دماغ فوراً سے ریسورنٹ والی بحث کی جانب گیا،اس کا گمان تھا کہ راستے میں ضرور پھر سے حارب نے اس سے کچھ کہہ دیا ہو گا جو وہ یوں رونے لگی ہے۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔؟" وہ بھی واپس سے اس سے تیز لہجے میں بولا، ٹھیک ہے اس کی ریاضت کو بھلے نظر انداز کر دے مگر یوں سر الزام بھی تو نہ دھرے۔۔۔

"نہیں ہے ٹھیک۔۔یہ کیوں رو رہی ہے۔۔۔؟"وہ کسی صورت اپنی آواز نیچی کرنے کو تیار نہیں تھا،لاریب ہونق سی کھڑی کبھی قاسم کو تو کبھی حارب کو دیکھتی۔

"چپ کر جاؤ اس سے پہلے میں اس کا غصہ تم پر نکال دوں۔۔۔" حارب نے بھی اس بار انگشت شہادت کو اٹھا کر سختی سے اسے تنبیہی کی۔۔"میرا دماغ آلریڈی بہت آؤٹ ہے۔۔۔"

"تم اس پر غصہ کر کہ تو دیکھاؤ،ٹانگیں نہ توڑ دیں تمہاری پھر کہنا۔۔۔"اندازِ گفتگو خاصا چیلنجنگ تھا۔

"جتنی محنت تم نے میری ٹانگیں توڑنے پر کرنی ہے اس سے آدھی محنت بھی تم اپنی اس بہن کو عقل دینے پر کر لو تو ہم سب کا کچھ بھلا ہو جائے گا۔۔۔"وہ دونوں اک دوسرے کو دو بدو جواب دے رہے تھے۔۔۔انزلہ بھی قاسم سے الگ ہوتی ہوئی کچھ پیچھے ہو گئی۔

"اسے جتنی عقل ہے وہ پہلے سے ہی کافی ہے،الحمدللہ۔۔۔" قاسم نے "الحمداللہ" پر خاصا زور دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نظر ہی آ رہا ہے۔۔۔ جبھی یوں مرنے مرانے والی حرکتیں کر رہی ہے۔۔۔"پہلے انزلہ کی حرکت اور اب قاسم کی باتیں اس کا دماغ گھما گئیں۔۔۔

"حارب بھئی پلیز۔۔۔پہلے ہی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، آپ ایسی باتیں تو نہ کریں۔۔"لاریب بھی فوراً سے اس کے دفاع میں اتر آئی تھی۔۔۔

"طبیعت خراب تھی جبھی ہسپتال لے کر گیا تھا، مگر ان کے دماغ کا علاج ہونا بھی کافی ضروری ہے۔۔۔ان کو صرف اپنی ضد سے مطلب ہے۔۔۔اٹینشن لینی ہے بس۔۔۔"وہ بھی آخر کو پھٹ ہی پڑا۔۔۔انزلہ اور حارب دونوں کے ہی اک دوسرے کو لتاڑنے کا انداز کافی منفرد تھا۔۔۔لوگ غصے میں جہاں تمیز کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں وہ وہاں مزید ڈھیٹ محسوس کروانے کیلئے اسی قدر تمیز سے مخاطب کرنا شروع کر دیتے۔۔۔اس کو جس قدر انزلہ کی حرکت پر غصہ تھا وہ بیان سے باہر تھا۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ صرف اسے تکلیف پہنچانے کیلئے خود کے ساتھ یہ کر گزرے گی۔۔۔

"میں نے آپ سے نہیں کہا تھا میرے لئے اتنی جان ماریں، اتنی خواری کاٹیں۔۔۔اور اگر آپ کو میرے متعلق اتنا ہی علم ہے تو وہاں مرنے کیلئے چھوڑ دیتے ناں، کم سے کم اس احسان سے تو بہتر ہی ہوتا۔۔۔"اس کی آواز نہ ہونے کے برابر تھی، پھر بھی زبان کسی صورت اپنے جوہر دکھانے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔۔ تیز تیز بولنے کے سبب ایک بار پھر اس کی سانس اکھڑنے لگی۔۔۔وہ وہاں اس کے سامنے ایک بار پھر اپنی بگڑتی حالت کی مشہوری کروا کر

مزید باتیں سننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔انزلہ کو اندر کی جانب بڑھتا دیکھ کر لاریب فوراً اس کے پیچھے لپکی اور اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"تم دفع ہی ہو جاؤ اس وقت۔۔۔۔" قاسم جذباتی ہوا تھا، وہ انزلہ کو لے کر شروع سے ہی حساس تھا۔۔۔

"تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" حارب بھی بنا کوئی لحاظ رکھے اسے جواب دیتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

وہ تھکا تھکا گھر آیا تھا، جسمانی تھکن سے کہیں زیادہ اعصابی تھکن تھی جو اس کے وجود کو جکڑے ہوئے تھی۔۔۔ محمود صاحب کے کمرے کی بتی جلتی دیکھ کر وہ اپنے کمرے میں جانے کے بجائے ان کے کمرے میں آ گیا۔۔۔ وہ اس وقت اپنے بیڈ پر لیٹے استراحت فرمانے کے ساتھ ساتھ کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔۔۔ حارب ان کے سامنے پڑے صوفے پر ڈھ گیا اور آرام دہ انداز میں اپنی ٹانگیں پھیلاتا ہوا اپنا سر صوفے کی پشت پر گرا گیا۔۔۔

محمود صاحب نے اپنی کتاب پر سے نظریں ہٹا کر بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کی حالت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ "لگتا ہے ہماری بہو سے جھگڑا ہو گیا ہے۔۔۔"

"بہو تو ناں کہیں۔۔۔ کبھی نہ ہونے والی بہو کہیں۔۔۔" حارب نے ویسے ہی آنکھیں موندے سر پیچھے کو گرائے ہوئے کہا۔ محمود صاحب ہنس دئے۔

"تو پھر کیا خیال ہے اس کبھی نہ ہونے والی بہو کو ہونے والی میں بدل دیا جائے۔۔؟ کیا میں کمال سے بات کروں۔۔۔؟"

"ڈیڈ۔۔۔ آپ کیسے اسے اپنی بہو بنانے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔۔۔" وہ صوفے کی پشت کو چھوڑتا ہوا اٹھ گیا۔ "مگر ابھی نہیں، ہم دونوں کو ابھی کچھ وقت چاہیئے۔۔۔"

"اب شادی میں کون سا وقت درکار ہے۔۔۔؟ کیا بڈھے ہو کر کرو گے۔۔۔؟"

"آپ جیسا کامیاب تجربہ کرنے سے بہتر نہیں ہے کہ انسان کچھ وقت لے کر سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلے۔۔۔" اس نے اپنے باپ کے پاس پہنچ کر ہمیشہ کی طرح سونے جانے سے پہلے ان کے ماتھے کو چوما، محمود صاحب نے خفگی سے اپنا منہ اس سے چھڑاتے ہوئے اسے گھورا، وہ ان کی اس ادا پر مسکرادیا اور پھر اک تکان سے بھرپور سانس ہوا کے سپرد کرتا ان کے بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی پشت بیڈ سے ٹیک دی، وہاں سے محمود صاحب اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔

"میں جانتا ہوں آپ کو میری باتیں پسند نہیں آتیں، شادی کو لے کر آپ کا اور میرا نظریہ کافی مختلف ہے اسی سبب ہمارا اس اک بات پر ہمیشہ اختلاف رہے گا۔۔۔ آپ محمود ہمدانی تھے، آپ کی بیوی نے طلاق دینے کا کہا آپ نے دے دی مگر میں حارب ہمدانی ہوں میں اپنے سے منسوب لوگوں کو محض ان کی راہ بدل لینے کی خواہش پر چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔ میں موت تک ساتھ نبھانے پر یقین رکھتا ہوں، میرے نزدیک مرد ہو یاں عورت اس کا بیچ راستے میں دل کا بدل جانا اک گالی ہے۔۔۔ اسی لئے میرا ماننا ہے بیچ راستے میں چھوڑ جانے سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ کچھ وقت لے کر اپنے فیصلے پر سوچ بچار کر لیا جائے بجائے اس کہ کے آدھے راستے میں تن تنہا کر دیا جائے۔۔۔" اس نے مڑ کر اک نظر اپنے باپ کو دیکھا پھر واپس سے سیدھا ہو گیا۔

"میری سوچ کے برعکس میری اور تمہاری ماں کی ناکام شادی کا تم پر کافی اثر آیا ہے، مگر کیا یہ اچھا نہیں ہوا بجائے میں اور تمہاری ماں ساری عمر لڑتے رہتے ہم نے خوش اسلوبی سے اپنے راستے الگ کر لئے۔۔۔؟"

وہ ان کی بات پر کچھ پل کو خاموش رہا۔ "اس لحاظ سے آپ کی بات بھی ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن مجھے آپ دونوں کے الگ ہو جانے سے کہیں زیادہ اختلاف اس بات سے ہے کہ آپ دونوں

Clubb of Quality Content

کو شروع دن سے پتا تھا آپ دونوں کے بیچ ہم آہنگی نہیں ہے، نہ ہی وہ آپ کو پسند کرتی تھیں، ناپسند نہیں کرتی تھیں مگر پسند بھی تو نہیں کرتی تھیں، پھر آپ کو فیملی پلین بھی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔ان سب سے پہلے آپ دونوں کو خود کے رشتے کو ٹھیک کرنا چاہیے تھا، خود کے تعلق کو بہتر بنانے پر کام کرنا چاہیے تھا نہ کہ ان سب مسائل کے بیچ آپ ایک وجود کو اس دنیا میں لے آتے۔۔۔شادی کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا، نسل آگے بڑھانا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔شادی کا سب سے پہلا مقصد میاں بیوی کا سکون ہونا چاہیے، گھر کا پرسکون ماحول ہونا چاہیے، پیار، محبت اور احترام ہونا چاہیے اور جب یہ سب ہو جائے تب آپ اپنی فیملی پلین کر لیں۔۔۔یہ سب عنصر ہوں گے تو آپ اپنی اولاد کو اک خوشحال زندگی دے سکیں گے۔۔۔"اس نے رک کر اپنے باپ کی جانب دیکھا وہ کافی سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔"اوہ۔۔۔اب پلیز مجھ سے تھرڈ کلاس موویز، واہیات کامیڈین کی طرح یہ مت کہئے گا کہ محبت تھی تو تم آئے ہو اس دنیا میں۔۔۔ہمارے معاشرے میں ازدواجی زندگی کی تباہ کاری کی اصل تباہی تو انہی باتوں نے لگائی ہے اور ویسے بھی محبت نفسانی خواہش کی تکمیل نہیں ہوتی۔۔۔اتنے اہم موضوع کو واہیات طریقوں سے زیر بحث لا لا کر ہم نے اس کی سنگینی کو ہی نظر انداز کر دیا ہے۔۔۔ہمارے پڑے لکھے خود کو تعلیم یافتہ کہلوانے کا کیا فائدہ جب ہم نے بھی وہی دقیانوس سوچ پر عمل کرنا ہے۔۔۔کوئی کسی کو پسند نہیں کرتا تو کوئی

بات نہیں نکاح کے بعد محبت پیدا ہو جائے گی، میاں بیوی میں بنتی نہیں ہے، لڑائی ہوتی ہے تو بچے پیدا کر لو۔۔۔بچہ نہ ہوا پنچائیت کا سرپنچ ہو گیا جو آتے ساتھ ہی سب کو انسان بنا دے گا۔۔۔"آخری بات اس نے قدرے منہ بگاڑ کر کہی تھی۔

"تمہیں نہیں لگتا تم بائی پولر ہو۔۔۔؟"

اس نے اپنے باپ کو شاک سے دیکھا۔۔۔"اک جانب تم کہتے ہو تم اسے چھوڑ نہیں سکتے اور دوسری جانب کہتے ہو کہ زبردستی نکاح نہیں کروانا چاہیے۔۔۔؟"

"میں ابھی بھی اپنی ان دونوں باتوں پر قائم ہوں۔۔۔میرے جانے کے بعد آپ ان باتوں پر غور کیجئے گا آپ کو خود ہی سمجھ آجائے گی۔۔۔اور ویسے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے آپ میری باتوں سے متفق ہیں۔۔۔"اس نے آنکھ مارتے ہوئے انہیں تنگ کیا اور پھر وہاں سے اٹھتا ہوا دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

"پھر کب تک حارب۔۔۔؟"ان کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

وہ رک گیا، اس نے مڑتے ہوئے اپنے باپ کی جانب دیکھا، وہ اس کی ہی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔حارب کے پاس ان کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔"پتا نہیں۔۔۔شاید کبھی مستقبل میں ایسے اسباب پیدا ہو جائیں اور آپ کی دلی تمنا پوری ہو جائے۔۔یاں شاید کبھی نہ

ہوں۔۔۔ مگر ابھی نہیں ڈیڈ۔۔۔ ابھی کیلئے بس شب بخیر۔۔۔" وہ تکان سے مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ کبھی کبھی ماں باپ کی چھوٹی سی خواہش بھی بچوں کو بڑے امتحان میں ڈال دیتی ہے جیسے اس کے ماں باپ کو ڈالا گیا تھا مگر وہ یہ غلطی نہیں دہرانا چاہتا تھا۔

انزلہ آرام کرنے کی خاطر بیڈ پر لیٹ چکی تھی، کھانس کھانس کر اس وقت اس کی پسلیاں درد سے سکڑ رہی تھیں اور آواز وہ تو اس وقت بند ہو چکی تھی۔۔۔ قاسم اور لاریب بنا وقت کی اور اپنی اماں کی چاولہ کی چپل کی پرواہ کئے اس کے پاس ڈیرہ ڈال گئے۔ لاریب انزلہ کی بائیں جانب بیڈ پر ہی اس کے ساتھ اپنی جگہ سنبھالے ہوئی تھی اور قاسم کرسی کو اٹھا کر اس کے بیڈ کے پاس رکھتا ہوا اس پر ڈھیر ہو گیا۔

لاریب نے کچھ پل یونہی بیٹھے رہنے کے بعد اپنا سر انزلہ کے بازو سے ٹیک دیا۔۔۔ آج سے پہلے اسے انزلہ کی اہمیت کا احساس کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ محبت کا ادراک محبوب کا موت کے دہانے پر کھڑا ہونا ہی کیوں مانگتا ہے۔۔۔ اس کی غیر موجودگی سے پیدا ہو جانے والے خلا کی سنگینی کا اندازہ اسے آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ اکثر اوقات محبت کا ادراک آزمائشوں کے بھنور میں ہی ہوتا ہے۔۔۔ ہر وجدان اپنے ساتھ کچھ لے کر آتا ہے اور محبت کا وجدان

خوف لے کر آتا ہے۔۔۔ محبت کا وجدان کبھی خوف کے بغیر نہیں ہوتا۔۔۔ان دونوں کو بھی اس وقت انزلہ کو کھو دینے کا خوف لاحق ہونے لگا تھا۔۔۔ہر انسان کو زندگی میں کہیں ناں کہیں کبھی اپنی اور کبھی اپنے پیاروں کی اہمیت جاننے کیلیئے اک عدد ٹھوکر کی ضرورت ضرور پڑتی ہے اور ان دونوں کو آج یہ ٹھوکر لگ گئی تھی باقی دونوں کو لگنا ابھی باقی تھی۔۔۔اس سے پہلے ہم کسی بڑے نقصان کے متحمل ہوں قسمت ہمیں چھوٹے چھوٹے جھٹکے دیتی رہتی ہے بالکل ویسے جیسے زلزلے کے بعد زمین آفٹر شاکس کی زد میں آتی ہے، فرق صرف اتنا ہے اللہ کی رحمت کے زیر سایہ ہوتے ہوئے ہماری زندگیوں میں یہ جھٹکے کسی انہونی سے پہلے رونما ہوتے ہیں اور اگر ان پر سنبھلا نہ جائے تو پھر بدقسمتی کا صور پچھتاوں کی قیامت لے آتا ہے۔۔۔وہ دونوں مزید ٹھوکریں کھانے کے متمنی نہیں تھے جبھی پہلی ہی ٹھوکر پر سنبھل گئے تھے۔۔۔

"تم سیدھی ہو کر نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔کیوں تنگ کر رہی ہو اسے۔۔۔" قاسم نے اسے انزلہ کے بازو پر سر ٹیکتے دیکھ کر جھڑکا۔۔۔

"آپ سے تواب میں مشورہ لے ہی نہ لوں۔۔۔ ویسے ہر وقت انزلہ انزلہ کرتے رہتے ہیں اور یہ تک نہیں پتا چل سکا کہ انہیں جیلفریزی سے الرجی ہے۔۔۔" لاریب بھی بگڑا اٹھی تھی۔۔۔

"مجھے پتا تھا اور اگر مجھے نہیں بھی پتا تھا تو تم پتا رکھ لیتی۔۔۔ ویسے تو سارا دن چپکی رہتی ہو۔۔۔" قاسم نے بھی بنا اس کی باتوں کا اثر لئے اسے لتاڑا۔

"پتا تھا تو روکتے ناں۔۔۔ ناں آپ لاپروائی دکھاتے اور نہ یہ سب ہوتا۔۔۔" یہ جانتے ہوئے بھی وہ انزلہ کو لے کر کس قدر حساس ہے لاریب نے پھر بھی بنا پرواہ کئے الفاظ کے نشر داغ دئے۔

لاریب کی اس قدر صاف گوئی سن کر قاسم کے چہرے پر ندامت کا سایہ لہرایا۔۔۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی، قاسم نے سر جھکا لیا۔۔۔ انزلہ نے لاریب کو آنکھیں دکھائیں تو وہ منہ بناتی واپس سے اس کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

انزلہ نے پہلے قاسم کے جھکے ہوئے سر کو دیکھا، اسے آج پہلی بار قاسم کا اس کی ہر غلطی کا نتیجہ اپنے سر لے لینے پر غصہ آیا تھا۔۔۔ وہ اپنا موبائل اٹھا کر کچھ ٹائپ کرنے لگی اور چند سیکنڈ کے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بعد میسج بھیجتے ہوئے وہ ان دونوں کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔اگلے ہی پل دونوں اپنے موبائل پر ہوتی بیل کے سبب حرکت میں آئے تھے اور موبائل کھولتے ہی اس کا میسج پڑھا۔

"تم دونوں یہ ڈرامہ کرتے ہوئے انت قسم کے فیک لگ رہے ہو۔۔۔"آواز بند ہونے کی وجہ سے اس نے میسج بھیجا تھا۔۔۔

"ہم فیک لگ رہے ہیں۔۔۔؟" قاسم نے حیرانی وتاسف کے ملے جلے تاثرات لئے انزلہ کو دیکھا،انزلہ نے ہنسی ضبط کئے تائیدی انداز میں گردن ہلادی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر حارب کو بلالیتے ہیں اس کی قیافہ شناسی کی تو تم دلدادہ ہوناں۔۔۔۔" قاسم نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا۔۔۔انزلہ نے منہ چڑایا اور پھر واپس سے موبائل پر ٹائپ کرتے ہوئے اک اور پیغام ارسال کیا۔۔۔"تم دونوں یہاں سے تشریف کا ٹوکرا خود ہی اٹھالوگے یاں پھر تائی ماں کی خدمات لینی پڑیں گی۔۔۔"

"وہ تو جیسے تمہارے کہنے پر بھاگی بھاگی چلی آئیں گی۔۔۔۔"

"میرے کہنے پر ناں سہی مگر تم دونوں کا میرے ساتھ ہونے کا سن کر ضرور اڑتی ہوئی آجائیں گی۔۔۔"

"آواز چلی گئی مگر زبان بل کھانے سے باز نہ آئی۔۔۔" قاسم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "خیر ہم دونوں آج یہیں رک رہے ہیں۔۔۔"

انزلہ کی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔۔۔ "کس خوشی میں۔۔۔؟"

"تمہاری بیماری سیلیبریٹ کرنے کی خوشی میں۔۔۔" قاسم نے اسے چڑاتے ہوئے اپنے دانت بھی نمائش کیلئے پیش کئے تھے۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی۔۔۔یہی اگر گزر گئی ہوتی تو سب سے زیادہ بین تم نے ہی کرنا تھا۔۔۔" انزلہ کے جواب پر قاسم نے موبائل سے نظریں ہٹا کر خفگی سے اسے گھورا۔۔۔

"اوکے سوری۔۔۔اب میں ٹھیک ہوں تم لوگ اپنے گھر جاؤ۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے مزید لکھنے لگی۔۔۔ "ویسے بھی ابھی تک تو صرف گلہ خراب ہے اگر جو تائی ماں کو پتا لگ گیا بس پھر قسمت اور موڈ بھی خراب ہو جائیں گے۔۔۔اور یہ بھی ممکن ہے گلہ تو ٹھیک ہو ہی جائے مگر ٹانگیں وہ ٹوٹ جائیں۔۔۔۔"

"انزلہ باجی کیا آپ آج اتنی ہی بری باتیں کرنے والی ہیں۔۔۔" اس سے پہلے قاسم مزید کچھ کہتا اور پھر انزلہ بھی اسے مزید جواب دیتی، لاریب نے بیچ میں مداخلت کر دی۔۔۔وہ ان

دونوں سے مختلف تھی،اسے اپنے احساسات کو چھپا کر مضبوط بننے کا جھوٹا بھرم رکھنا نہیں آتا تھا۔۔۔

"ہاں اگر تم لوگ یہاں رکے تو میں اس سے بھی بری باتیں کرنے والی ہوں۔۔۔"اس نے لاریب کو اپنی بانہوں کے حلقے میں لیا۔۔۔

"کیوں ناں تمہاری ان خوبصورت باتوں اور زبان کی چاشنی کا ذائقہ حارب کو بھی چکھایا جائے۔۔۔"قاسم نے بڑی سہولت سے اس سے پوچھا تھا،وہ اچھے سے جان چکا تھا اگر کسی کی زبان انزلہ کی زبان سے زیادہ کڑوی ہو سکتی ہے تو وہ حارب کی ہی تھی۔۔۔ قاسم نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے لاریب کا بازو پکڑتے ہوئے اسے کھینچا۔۔۔"چلو۔۔۔"

"میں ڈیڈ کو بتاؤں گی آپ نے مجھے گھسیٹا ہے۔۔۔"لاریب کی بات پر قاسم کی آنکھیں باہر آ گئیں۔۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔میں نے کب گھسیٹا۔۔۔؟"اس نے فوراً سے اپنا ہاتھ لاریب پر سے ہٹایا۔

"اور یہ بھی کہ آپ نے انزلہ باجی کا دھیان نہیں رکھا۔۔۔"اس نے انزلہ کی جانب دیکھ کر شرارت سے کہا،انزلہ نے بھی اسے انگوٹھا کھڑا کرتے ہوئے سراہ دیا۔

قاسم کچھ پل کو اس کی سیاست سمجھتے ہوئے سر ہلاتا رہا پھر اس نے قدرے آرام سے بنا ابا کے غصے سے ڈرے کہا۔ "گھر صحیح سلامت پہنچ جاؤ تو شوق سے بتانا۔۔۔ جانتی ہو ناں ساتھ والے شاہ صاحب اس وقت اپنے کتے کو کتا خواری کروانے گلیوں میں لور لور پھر رہے ہوتے ہیں۔۔۔" لاریب سے کہنے کے بعد قاسم نے انزلہ کو فسٹ بمپ دیا۔

لاریب نے ڈرتے ہوئے انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"اور اب میں جا رہا ہوں گھر، تم سکون سے سوچ لو صبح اماں کو انزلہ کے ساتھ رکنے پر کیا جواز پیش کرنا ہے۔۔۔" قاسم نے مڑتے ہوئے ہنسی ضبط کی۔

"بھائی جان۔۔۔" لاریب فوراً سے اس کے پیچھے لپکی تھی۔

Clubb of Quality Content

قاسم اور لاریب کے جاتے ہی فرحین صاحبہ اس کے پاس آ گئی تھیں، اس کی خراب طبیعت کے پیشِ نظر وہ اس کے پاس ہی سوئی تھیں۔۔۔ انزلہ کو جیلفریزی سے ایلرجی تھی وہ یہ بات بخوبی جانتی تھیں مگر کسی نے بھی انہیں حقیقت نہیں بتائی تھی، قاسم نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اس نے غلطی سے جیلفریزی چکھ لی تھی اور پھر وہ انزلہ کے گھر آ جانے تک فرحین صاحبہ کے

سامنے بھی نہیں گئے تھے۔۔۔اگر انہیں سب پتا چل جاتا تو وہ یوں انزلہ کی طبیعت ٹھکانے لگائے بغیر سونہ رہی ہوتیں۔۔۔۔

دوسری جانب انزلہ بھی کچھ پل گریہ کرنے کے بعد سو گئی۔۔۔زیادہ رونے کے سبب آنکھیں ہلکی ہو گئی تھیں شاید اسی سبب نیند بھی اس پر جلدی مہربان ہو گئی تھی۔۔۔قدرت کا بھی حیران کن نظام ہے جہاں تکلیف کے بعد نیند نہیں آتی وہی رب سوہنا وہی آنسو بہانے کے بعد نیند کو مہربان کر دیتا ہے۔۔۔

کچھ گھنٹے اچھی خاصی سکون کی نینداس پر مہربان رہی تھی مگر پھر جلد ہی اس کی نیند میں سے چین کو کھینچ لیا گیا تھا بالکل ویسے ہی جیسے شام کے ہوتے ہی روشنی کو اچک لیا جاتا ہے۔۔۔انزلہ نے نیند میں ہی اپنے سینے تک آتی چادر کو دائیں ہاتھ سے خود پر سے اتار دیا۔۔۔شاید کمرے میں گرمی بڑھنے لگی تھی یاں دواؤں کا اثر تھا جس سبب گھٹن کا سا گمان محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ پھر سے گلے میں خراش محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔اس نے آہستہ سے دھیمی سی آواز کے ساتھ کھنکھارتے ہوئے اپنا گلا صاف کیا۔۔۔شاید ساحل سمندر کی ہوا تھی جو اس کیلئے خوشگوار ثابت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔تبھی اس کے ساتھ بیٹھے شخص نے قدرے آگے کو

ہوتے ہوئے سامنے پڑے ٹشو باکس میں سے ٹشو نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔۔انزلہ نے اس کے ہاتھ سے ٹشو پکڑ لیا۔۔۔کھلے آسمان تلے بادِ صبا کے جھونکے اس کے بالوں کے سنگ لہرا رہے تھے۔۔۔"یو آر جسٹ لکنگ گارجئیس۔۔۔" پہلو میں بیٹھے شخص نے ہاتھ آگے بڑھا کر محبت سے اس کے بال کان کے پیچھے کیئے، وہ بلاشبہ آج بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔۔گھٹنوں تک آتی ہلکے آسمانی رنگ کی فراک اور آدھے بالوں کو کیچر لگائے۔۔۔چہرہ ہر قسم کی مصنوئی بناوٹ سے پاک تھا۔۔وہ مسکرائی اور پھر اس کے قریب ہوتے ہوئے اس نے اس کے کاندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

"یو آر سو ہاٹ۔۔۔" کوئی اس کے کان کے قریب آیا تھا۔۔۔اس کے الفاظ کی تپش اور اس کی سانس کی بو۔۔۔انزلہ نے یک دم سے آنکھیں کھول دیں اور پھر جلدی سے پیچھے ہٹتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔یہ کون تھا۔۔روحیل۔۔؟ وہ اس کے ساتھ تو یہاں نہیں آئی تھی۔۔۔وہ تو۔۔۔ہاں وہ کدھر ہے جو کچھ لمحے پہلے تک اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔جس کے الفاظ بدبودار نہیں تھے۔۔۔جس کا لمس تپش زدہ نہیں تھا۔۔۔وہ بے چینی سے اپنے آس پاس نظر دوڑانے لگی اور پھر بلا آخر وہ اسے نظر آ ہی گیا۔۔۔مگر یہ کیا وہ اسے وہاں چھوڑ کر مخالف سمت جا رہا تھا۔۔۔وہ وہیں کھڑی اسے مسلسل پکارتی چلانے لگی مگر وہ نہ

ہی رکا اور نہ ہی پلٹا بس آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ اس کی دسترس سے دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ بنا اپنے جوتے کی پرواہ کئے ننگے پاؤں اس کے پیچھے بھاگ اٹھی۔۔۔ وہ اسے جانے نہیں دے سکتی تھی، اور تیز تیز دوڑتے ہوئے وہ اپنی خوش قسمتی کو پکڑنے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ اس قدر تیز قدم اس کا سانس پھلانے لگے تھے۔۔۔ اپنی پوری قوت سے بھاگنے کے باوجود بھی وہ اس تک نہیں پہنچ پا رہی تھی۔۔۔ یونہی ننگے پاؤں بھاگتے بھاگتے اچانک سے اس کا پاؤں وہاں پڑے نوکیلے پتھر پر آیا اور ساتھ میں ہی وہ پتھر پاؤں میں پیوست ہو گیا۔۔۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا مگر پاؤں میں اٹھتی درد کی ٹیسوں نے اس کے قدم روک لئے۔۔۔ وہ تکلیف کو پس پشت ڈالتی اک بار پھر اس کے پیچھے لپکنے کی سعی میں ناکام ہوئی۔۔۔ وہ جا رہا تھا، اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔۔ وہ محض دسترس سے دور نہیں ہوا تھا جلد ہی وہ بصارت سے بھی اوجھل ہونے والا تھا اور پھر کسک کی صورت دل میں امر ہونے کو تھا۔۔۔ وہ مایوسی کے عالم میں وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔ سب ہاتھ سے نکل گیا تھا، اس کی محنت کو ثمر نہیں لگا تھا۔۔۔ اس کے لبوں سے اک کراہ تھی جو نکلی تھی۔۔۔ وہ زخمی دل بھیگی آنکھوں کے ساتھ وہاں بیٹھی اپنے پاؤں سے بجری کا ٹکڑا نکالنے لگی کہ تبھی کوئی بنا آہٹ پیدا کئے اس کے پاس آ کر زمین پر بیٹھا اور اس نے اس کے ہاتھ بڑی ملائیت سے ہٹاتے ہوئے بجری کا ٹکڑا اس کے پاؤں سے نکال دیا۔۔۔ شاید وہ

اس کے سحر میں تھی جبھی نہ تو اپنے پاؤں سے بجری کا ٹکڑا نکالے جانے کا احساس ہوا تھا نہ ہی کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ اس کی جانب دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ ساتھ بیٹھے شخص کی آنکھوں میں اجنبیت ابھری۔۔۔ اس نے بھنویں سکیڑیں۔۔۔ اگلے ہی لمحے اسے اپنے پاؤں پر کسی کیڑے کے چلنے کا احساس ہوا۔۔۔ اس نے فوراً سے ساتھ بیٹھے شخص پر سے نظریں پھیرتے ہوئے اپنے پاؤں کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اس کے پاؤں کو چھو رہا تھا۔۔۔ اس نے سرعت سے اپنے پاؤں سمیٹے اور گھبراتے ہوئے ارد گرد دیکھا، وہاں منظر بدل چکا تھا۔۔۔ وہ اس وقت کسی کے گھر پر تھی۔۔۔ مگر کس کے۔۔۔ کیا وہ پہلے یہاں کبھی آئی تھی۔۔۔ وہ اس وقت سوئمنگ پول میں اترنے کیلئے بنائی گئی سیڑھیوں پر بیٹھی ہوئی تھی، اس کے پہلو میں وہی شخص پھر سے آ بیٹھا تھا جس کا وجود اک بولتے ہوئے تھا جس کی آنکھیں ہوس آلود تھیں۔۔۔

پہلو میں بیٹھے شخص سے اسے کوفت ہونے لگی۔۔۔ وہ مسلسل اس کے قریب آنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ اس بار اس نے اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تو وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی وہاں سے اٹھتی بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔ وہ بھی اس کو پکڑنے کیلئے اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔ وہ اس سے بچتی گھر کے اندرونی حصے میں آ گئی۔۔۔ پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ وہ بس

خود کو بچانے کی کوشش کرتی اندھا دھن بھاگتی چلی جا رہی تھی۔۔۔بھاگتے بھاگتے وہ کب چھت پر آگئی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔وہاں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔اس قدر کے وہ اپنے ہاتھ تک نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔خوف اور تیز بھاگنے کے سبب اس کا سانس پھول چکا تھا۔۔۔وہ اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے آگے کو جھکتی سانس لینے لگی کہ اسی اثنا میں کسی نے اسے اس کے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے سیدھا کر دیا۔۔۔اک دم سے بادلوں کو چیرتے چاند نے حالہ بناتے ہوئے روئے زمین کو روشنی میں نہلایا تھا۔۔سیاہ رات میں سفید روشنی سے اس کے چہرے کے خدوخال واضح ہونے لگے۔۔۔اس کا چہرہ پہچانتے ہی انزلہ کی آنکھیں خوف کے مارے باہر آئیں۔۔۔

عجیب بات تھی جب وہ آئی تھی وہاں گھپ اندھیرا تھا اور جیسے ہی وہ شخص آیا تھا چاند بادلوں کی اوٹ سے باہر آگیا تھا اور پھر چار سو ہر چیز روشن ہو گئی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا تھا میں تم سے بے خبر ہوں۔۔۔؟"

اس کی گرفت سے نکلتے ہوئے بلا اختیار ہی اس نے قدم پیچھے کی جانب لئے۔۔"کون ہو تم۔۔۔؟"

"کیا تم سچ میں بھول گئی ہو کہ میں کون ہوں۔۔؟" وہ اب عین اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں وحشت زدہ کر رہی تھیں۔۔۔وہ اس کی پہنچ سے دور ہوتی مسلسل پیچھے کی جانب قدم لیتی قریباً چھت کے سرے پر ہی آ پہنچی تھی۔۔۔وہاں جہاں سے محض چند قدم پیچھے لینے کا مطلب موت کو گلے لگانا تھا۔۔اس کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز دھڑکنیں لگیں۔۔۔

"بتاؤ کیا سچ میں بھول گئی ہو۔۔" سامنے کھڑے شخص نے اک اور قدم اس کی جانب بڑھایا۔۔اس کی سانس کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے مڑ کر ایک نظر نیچے زمین پر ڈالی اور پھر واپس سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔موت کی آمد نہ کوئی کھڑکی کھلی چھوڑتی ہے اور نہ کوئی دروازہ۔۔۔گو کہ فرار کے ہر راستے کو وہ اچکتی ہوئی پہنچتی ہے۔۔۔اور اس لمحے قسمت نے وقت کی قلم کو موت کی سیاہی میں ڈبویا تھا۔۔۔اور پھر وہ حیات کے آخری روشن صفحے کی آخری لائن کے اختتام پر ہولناکی اتارنے کو تھی۔۔۔

"پھر دھوکہ کیوں دے رہی تھی۔۔۔" وہ اک قدم اور قریب آیا۔۔۔انزلہ نے اک قدم اور پیچھے لیا۔۔۔قسمت نے وقت کی قلم کو حرکت دیتے دو ہجے جوڑے "مو۔۔۔"

"کیا بے وفائی کر رہی تھی۔۔۔؟" وہ ہر سوال کے ساتھ اک قدم آگے کی جانب بڑھا رہا تھا۔۔۔اک بار پھر سے قلم حرکت میں آیا تھا۔۔۔

"خیانت کرنے جا رہی تھی۔۔۔؟" وہ تنے نقوش لئے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔اس کا دل اسے سینا چیر کر باہر آتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"بد کردار ہے یہ۔۔۔" پیچھے سے کوئی قدرے اونچی آواز میں چلایا۔۔۔اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔۔۔عین اس کے سر پر کھڑے شخص نے گردن گھما کر اپنے پیچھے کھڑے شخص کو دیکھا، اس نے بھی اس کی اوٹ میں سے بلند ہوتی آواز کی جانب دیکھا۔۔۔۔یہ تو وہی تھا جس سے وہ جان بچا کر بھاگی تھی۔۔۔"بد کردار ہے یہ۔۔۔تمہارے حق میں خیانت کی ہے اس نے۔۔۔" اک اور جملہ کسا گیا تھا۔۔۔

سامنے کھڑے شخص نے غصے سے بھرے گردن گھما کر واپس سے اسے دیکھا اور اس کے بازوؤں کو پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھائے۔۔۔وہ ڈر کر اس کی پہنچ سے دور ہوتے ہوئے اک قدم اور پیچھے کو ہوئی اور ساتھ ہی وقت کی نوک نے حیات کے صفحہ کو پر کرتے "ت" پر آخری نقطہ لگا دیا۔۔۔صرف اک قدم۔۔۔ محض اک قدم اس کا انجام طے کر گیا۔۔۔۔وہ فضا میں لہراتی ہوئی سیدھا تیسری منزل سے زمین پر آ کر گری تھی۔۔۔زمین سے ٹکراتے ساتھ ہی

سر کے پچھلی جانب سے خون بہہ نکلا۔۔۔وہ ہاتھ پاؤں مارنے کی کوشش کرتی قسمت سے لڑنے لگی۔۔۔ مگر اب تو جان نکل رہی تھی۔۔۔ جیسے۔۔۔ جیسے جان نکل رہی تھی جسم کا وہ حصہ روح کے جدا ہونے کے درد میں تڑپ رہا تھا۔۔۔آنکھوں کے کناروں سے تکلیف پانی کی صورت بہنے لگی تھی۔۔۔روح کے فراق میں تڑپتا جسم اور بے رنگ ہوتی آنکھوں میں اک آخری رنگ بھرتا کچھ ہی فاصلے پر کھڑا اس شخص کا وجود۔۔۔وہ آنکھیں بند ہونے کو تیار نہیں تھیں، وہ تو ابھی سیراب بھی نہ ہوئی تھیں کیا ان کی قسمت میں پیاسا رہ جانا ہی تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔انزلہ۔۔۔" فرحین صاحبہ اس کے پاس بیٹھی اس کا کندھا ہلاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ماحول میں ٹھنڈ ہونے کے باوجود بھی اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا۔۔۔اب کی بار انہوں نے اسے قدرے زور سے جھنجوڑا۔۔۔"انزلہ۔۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔"

ان کے جھنجوڑنے پر اس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں۔۔۔اس کے دل کی دھڑکن معمول سے تیز تھی اور تنفس پھولا ہوا تھا۔۔۔وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

"کیا ہوا ہے انزلہ۔۔۔"اس کی حالت دیکھ کر فرحین بیگم کا دل بھی خوف کے زیر اثر آگیا۔۔۔وہ بنا کچھ کہے گہرے سانس لیتی یک ٹک ان کی جانب دیکھتی جارہی تھی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"انہوں نے اس کے بازو کو ہلایا۔۔۔

وہ خوفزدہ سی اٹھ بیٹھی،وہ زندہ تھی۔۔۔اس نے ہسٹریائی کیفیت میں اپنے سر کے پچھلے حصے کو چھوا اور پھر اپنے ہاتھ کو سامنے کیئے دیکھا،وہ بالکل صاف تھا۔۔۔اس نے بولنے کیلیئے لب کھولے مگر اس کی آواز۔۔۔؟اس نے اک بار پھر سے بولنے کی کوشش کی مگر نادار۔۔۔اس کا دل خوف کی آندھیوں کی لپیٹ میں آیا۔۔۔اس کی سانس اک بار پھر اکھڑنے لگی۔۔۔وہ بیڈ سے نیچے کی جانب جھکتی کھانسنے لگی۔۔۔اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ڈاکٹر اس کا معائنہ کرنے کے بعد کچھ دوائیں دے کر جا چکا تھا۔۔۔وہ فرحین بیگم کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی غالباً دواؤں کا اثر تھا۔۔۔اس کی پلکیں ابھی تک نم تھیں اور چہرے پر آنسوؤں کے نشان بھی واضح ہو رہے تھے۔۔۔وہ پچھلے کچھ گھنٹوں میں جس تکلیف سے گزری تھی اس کا اندازہ حارب اس کے چہرے سے لگا سکتا تھا۔۔۔وہ اس وقت تک اس کے پاس رہنا چاہتا تھا جب تک اسے کھلی آنکھوں کے ساتھ صحیح سانس لیتے ہوئے دیکھ نہ لیتا مگر

اس کے اختیار میں نہیں تھا۔۔۔کچھ خواہشات کتنی کامل ہوتے ہوئے بھی ادھوری رہ جاتی ہیں۔۔۔

انزلہ کی طبیعت بگڑنے پر ہی فرحین صاحبہ نے اسے کال کر کے بلایا تھا۔۔۔وہ اس کے بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔فرحین صاحبہ آہستگی سے اس کے بال سہلا رہی تھیں۔۔۔

"حارب بیٹا آپ کا بہت شکریہ، آپ میرے یوں کال کرنے پر فوراً چلے آئے۔۔۔آپ کی بھی نیند خراب کر دی۔۔۔"

"اب آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔۔۔"اس نے دھیمی آواز کے ساتھ ان سے کہا۔

"میں انزلہ کو اس حالت میں دیکھ کر خود بھی ڈر گئی تھی۔۔۔پتا نہیں یہ اس قدر لاپراہ کیوں ہو گئی ہیں۔۔۔"انہوں نے جھک کر انزلہ کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

"میں بھی ڈر گیا ہوں۔۔۔"اس نے سر جھکا دیا۔"سب ہاتھ سے سرکتا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔ہاتھ کی ہتھیلیاں بے لکیر ہوتی محسوس ہو رہی ہیں۔۔۔"وہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا یوں جیسے حقیقت میں ہاتھوں کی لکیروں کو منہدم ہوتے دیکھ رہا ہو۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"انزلہ نے بہت لمبی مسافت طے کی ہے۔۔۔اور اکیلے طے کی ہے، اپنے کندھوں پر اہلیت سے زیادہ بوجھ اٹھا رکھا ہے۔۔۔آپ تو سب جانتے ہیں ناں۔۔۔" انہوں نے جملے کے اختتام پر حارب کی جانب دیکھا۔

اس نے سمجھتے ہوئے آہستہ سے سر ہلا دیا، پھر کچھ پلوں کے بعد اس نے کہا۔"اگر آپ اجازت دیں تو میں آج رات آپ کے پاس رک سکتا ہوں۔۔۔؟" اس نے اپنی وہاں رکنے کی خواہش کو بڑے خوبصورت الفاظ میں پرو دیا تھا جس پر چاہ کر بھی اعتراض نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔وہ مسکرا دیں اور پھر انہوں نے تائید میں سر ہلا دیا۔

رات میں اسے دواؤں سے اچھی نیند آ گئی تھی اور اگر اچھی نہیں بھی تھی تو بری بھی نہیں تھی۔۔۔دواؤں کا اثر اترتے ہی غنودگی بھی غائب ہو گئی تھی اور ساتھ میں ہی اس کی آنکھ بھی کھل گئی۔۔۔اس کے کمرے کی کھڑکیوں کے سامنے سے پردے ہٹے ہوئے تھے جہاں سے صبح کی ٹھنڈی روشنی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ماحول کو پر سکون بنا رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھ بھی شیشے کو چیرتی اس روشنی کے سبب ہی کھلی تھی۔۔۔

اسے اپنے ہاتھ پر کسی کا لمس محسوس ہوا تو اس نے اپنی دائیں جانب گردن گھما کر دیکھا، فرحین بیگم وہیں اس سے کچھ ہی فاصلے پر سو رہی تھیں اور انہوں نے اپنا دائیاں ہاتھ انزلہ کے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا کہ اگر وہ اٹھے تو انہیں پتا چل جائے۔۔۔ انزلہ نے ان کا ہاتھ بڑی احتیاط سے اپنے بازو پر سے ہٹا دیا اور پھر ان کے ماتھے کو چومتی ہوئی بیڈ پر سے نیچے اتر آئی۔۔۔ وہ بہت احتیاط سے بہت آہستہ سے دھیمے دھیمے قدم لیتی کھڑکی کے پاس چلی آئی، کھڑکی کے پاس پہنچ اس نے بنا آواز پیدا کئے بلائنڈرز گرا دیئے اور پھر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ فریش ہو کر نکلی تھی اور پھر اپنی شال پکڑ کر کمرے سے باہر آ کر اس نے اپنے پیچھے آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر نیچے چلی آئی۔۔۔ بال باندھنے کی زحمت وہ کم ہی کیا کرتی تھی، جیسے خود آزاد رہنا پسند تھا ویسے ہی اپنے بالوں کو بھی آزاد ہی چھوڑتی تھی۔۔۔ شال کو اپنے ارد گرد لپیٹے وہ لاؤنج میں بنی ڈک کے پاس آ گئی اور شیشے کے دروازے سے سر ٹیکے ڈک کے بیچ رکھے پودوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ چھت سے آتی ہلکی ہلکی دھوپ بھلی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ سیدھے ہوتے ہوئے اس نے اپنا سر اس کے ساتھ ٹیکتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ سورج کی نرم گرم کرنیں اس کے ٹھنڈے وجود کو سکون دینے لگی تھیں۔۔۔ اس کے گلے میں درد ابھی بھی باقی تھا مگر رات کی نسبت خاصا کم ہو چکا تھا۔۔۔

"تم اتنی صبح یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"

اس کی آواز سنتے ہی وہ آنکھیں کھولتی یک دم سیدھی ہوئی۔"آپ اتنی صبح یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟"اسے اتنی صبح یہاں دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

"آپ کی نوازش ہے۔۔۔"اس نے بنا لگی لپٹی کے کہا۔

"آپ یقیناً طنز طنز کھیلنے تو نہیں آئیں ہوں گے۔۔۔"وہ استہزائیہ ہنسی اور پھر سے پلٹ کر ڈک سے باہر دیکھنے لگی۔

"کھیل تو تم کھیل رہی ہو انزلہ۔۔۔"حارب کا لہجہ بہت عجیب سا تاثر لئے ہوئے تھا۔

انزلہ ڈک کی ٹیک چھوڑتے ہوئے سیدھا ہو گئی اور اس کی جانب دیکھنے لگی۔

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو۔۔؟"حارب نے اس کی جانب قدم بڑھائے مگر وہ اطمینان سے وہاں نہ صرف کھڑی رہی بلکہ کمال ڈھٹائی سے اس نے پوچھا۔۔"کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟"

رات گئی تھی تو بات بھی گئی تھی۔۔وقت گزرنے جانے کے بعد ندامت کا مطلب محض شرمندگی ہوتا ہے۔۔۔اور شرمندگی وہ ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر اک پھونک سے اڑا دے۔۔۔

"جو کچھ بھی تم نے کل کیا ہے۔۔۔" وہ اس کیلئے فکر مند تھا مگر سامنے محض سرد مہری تھی ۔۔۔ یاں پھر اس کی باتوں کا مزاق اڑاتی اس کی آنکھیں۔۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے بڑی پر سکون سی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی جب حارب نے بلا اختیار ہی اسے بازوؤں سے تھام کر خود کے قریب کیا۔۔۔ وہ کچھ لمحے اسے تھامے خاموش کھڑا اس کی آنکھوں میں جھانکتا رہا، وہ بھی اسی طرح سر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ حارب کو اس کی بے حسی پر ملال ہوا۔۔۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے تمہاری وجہ سے آنٹی رات بھر کس قدر پریشان رہی ہیں، رات بھر تمہارے سرہانے بیٹھے جاگتی رہی ہیں۔۔۔" وہ اپنا خود کا نام اس معاملے سے نکال گیا، اور ویسے بھی کہنے کا کچھ خاص فائدہ بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ تو جانے کب سے ہر احساس سے ہر جذبے سے انکاری ہو چکی تھی۔۔۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔" انزلہ نے اپنے بازوؤں پر سے اس کے ہاتھ ہٹادئے۔۔۔

"میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔" وہ سر جھٹکتا ہنسا۔۔۔ "یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہیں ایلرجی ہے تم نے پھر بھی محض مجھے تکلیف پہنچانے کیلئے اس زہر کو کھالیا اور اب میرے سامنے کھڑے ہو کر میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہہ رہی ہو کہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔؟"

"آپ ہیں کون۔۔۔؟ آخر اہمیت کیا ہے آپ کی۔۔۔؟" وہ تیز لہجے میں بولی۔

"میں وہ ہوں جس پر تم ہر اذیت کو ترجیح دیتی ہو۔۔۔ اتنا اہم جس کیلئے تم مرنے کو تیار ہو گئی۔۔۔"

"انسان کی اپنی مرضی ہے جتنا چاہے خوش فہمیوں کا مینار بلند کر لے۔۔۔" وہ اس کی بات کو رد کرتی اس کا مذاق اڑاتی ہنس دی۔

"ٹھیک ہے تم میری اس خوش فہمی کے مینار کو گرا دو۔۔۔ اور بتاؤ پھر تم نے کیوں جانتے بوجھتے ایسا کیا۔۔۔؟"

انزلہ بنا اس کی بات کا جواب دیئے اس کی موجودگی کو نظرانداز کرتی واپس سے ڈک کی جانب رخ پھیر گئی۔۔۔ حارب نے اسے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب گھما دیا۔۔۔ "مجھے میری بات کا جواب چاہیئے انزلہ۔۔۔"

"آپ کو جواب چاہیے۔۔۔ ٹھیک ہے دے دیتی ہوں جواب۔۔۔ میں نے وہ جیلفریزی کھائی کیونکہ میں خود کو تکلیف پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔ میں خود کو سزا دینا چاہتی تھی کہ میں نے غلط انسان میں اپنا دوست ڈھونڈنا چاہا۔۔۔ میں دیکھنا چاہتی تھی آخر میری تکلیف کی حد کیا ہے۔۔۔ میری برداشت کا آخری پیمانہ ہے کیا کہ میری تکلیف کسی صورت کم ہو ہی نہیں

رہی۔۔۔" وہ اس کے سامنے کھڑی سر کو اوپر اٹھائے اس کی آنکھوں میں دیکھتے دلائل دے رہی تھی۔۔"مگر دیکھیں کچھ بھی نہیں ہوا، سانس بھی چل رہی ہے اور سر بھی اٹھا ہوا ہے۔۔۔اپنی تکلیف کو کم کر لینا ہمارے اختیار میں ہے ہی نہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں شاید نمی ابھری تھی۔

"تم یہ سب کب تک اور کہاں تک لے کر جانے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔؟" وہ بے بس ہو گیا۔

"مجھے نہیں پتا شاید تب تک جب تک میرا ضبط نہیں ٹوٹ جاتا۔۔۔" وہ شیشے سے پار دیکھ رہی تھی۔

"تم کیوں خود کی دشمن بن گئی ہو۔۔۔" حارب نے بے بسی سے چور لہجے میں کہا۔

انزلہ نے اس کی جانب دیکھا اور پھر بے ساختہ ہی اس کی زبان پھسل گئی۔"کوئی دوست بھی تو نہیں رہا۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی انزلہ نے فوراً سے نظریں چرا لیں۔

"انزلہ۔۔۔" حارب نے توقف کیا۔۔۔کچھ لمحے وہ سوچتا رہا آیا وہ اس کی بے بسی پر ایمان لائے گی بھی یا نہیں اور پھر اس نے انزلہ کے ہاتھ اپنی گرفت میں لے لئے، انزلہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

"تم کچھ بھی کہو مگر میں جانتا ہوں تم نے یہ سب مجھے تکلیف دینے کیلئے کیا ہے اور دیکھو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے اتنی کہ بیان سے باہر ہے۔۔۔دل کی دھڑکنیں اس قدر اشتعال ذدہ ہیں کہ ابھی سینہ پھٹ جائے اور تسلسل اس قدر دھیما کہ کسی بھی لمحے بند ہو جائے۔۔۔"

وہ اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔"اگر تم سر اٹھا کر پل کہ پل بھی میری آنکھوں میں جھانک لو تو تمہیں میری تکلیف کا اندازہ ہو جائے۔۔۔خدارا رک جاؤ۔۔۔"فریاد کرتے ہوئے بے بسی سے اس کی گرفت انزلہ کے ہاتھوں پر مضبوط ہو گئی۔۔۔

انزلہ نے جانے کس خیال کے تحت سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا، سامنے کھڑے شخص کی آنکھیں متورم تھیں۔۔۔اس احساس پر اس نے اپنے دل کو ڈپٹ دیا اور واپس سے اپنے ازلی انداز میں بولی۔۔۔"پھر آپ کو یہ تکلیف بلاوجہ ہو رہی ہے۔۔۔آپ کا ہونا نہ ہونا میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔رہی بات کہ آپ میرے لئے کتنے اہم ہیں۔۔۔؟تو سنیں اگر کھائی میں لٹکتے ہوئے مجھے صرف آپ کے ہاتھ کا سہارا ہو تو میں بنا کسی دوسری سوچ کے اسے جھٹک دوں گی۔۔۔ان سب باتوں کے بعد بھی اگر آپ کو میری تکلیف میں گھلنے کا شوق ہے

تو شوق سے گھلیں۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے نظریں پھیر لی تھیں، اسے سامنے کھڑے حارب کی آنکھوں میں کچھ ٹوٹتا دکھائی دیا تھا، جس کی چبھن اس کی خود کی آنکھوں نے بھی محسوس کی تھی۔۔۔اس نے بھی اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے، اب انہیں تھامے رکھنا بیکار تھا۔۔۔وہ اس کو اداس چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔

وہ یوں ملا کہ بظاہر خفا خفا سا لگا

ناجانے کیوں وہ مجھے پھر بھی باوفا سا لگا

مزاج اس نے نہ پوچھا مگر سلام لیا

یہ بے رخی کا سلیقہ بھی کچھ بھلا سا لگا

غبارِ وقت نے کچھ یوں بدل دیئے چہرے

خود اپنا شہر بھی مجھ کو نیا نیا سا لگا

گھٹی گھٹی سی لگی رات انجمن کی فضا

چراغ جو بھی جلا کچھ بجھا بجھا سا لگا

جو ہم پہ گزری ہے شاید سبھی پہ گزری ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فسانہ جو بھی سنا کچھ سنا سنا سا لگا

مجال عرض تمنا کرے کوئی کیسے

جو لفظ ہونٹوں پہ آیا ڈرا ڈرا سا لگا

میں گھر سے چل کے اکیلا یہاں تک آیا ہوں

جو ہمسفر بھی ملا کچھ تھکا تھکا سا لگا

اسی کا نام ہے شائستگی و پاس وفا

پلک تک آ کے جو آنسو تھما تھما سا لگا

اقبال عظیم

وہ جس وقت انزلہ کے گھر سے واپس آیا اسی وقت محمود صاحب بھی جاگنگ کر کے لوٹے تھے اور اس کے ساتھ ہی گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"خیر تو ہے آج صبح صبح یہ دھواں چھوڑتی بس کہاں سے آ رہی ہے۔۔۔" ان کا اشارہ اس کے ستے ہوئے چہرے کی جانب تھا۔۔۔ وہ خلافِ معمول انہیں واپس سے کوئی جواب دیتا سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

"حارب۔۔۔" انہوں نے اک بار پھر سے اسے پکارا۔ "انزلہ سے مل کر آ رہے ہو۔۔۔؟"

وہ رک گیا اور پلٹ کر جانچتی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔ "آپ کو کیسے پتا۔۔۔"

"کیونکہ تمہارے چہرے کی ہوائیاں اڑانے کا گر صرف ہماری بہو کے پاس ہی ہے۔۔۔" وہ اک بار پھر اس پر چوٹ کرتے بولے تھے۔ اس نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

"آپ اسے بہو کہہ کر مخاطب مت کیا کریں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟ جب کہ مجھے پتا ہے وہ مستقبل قریب میں تمہاری بیوی کے حق سے ہماری زندگیوں میں شامل ہونے والی ہے۔۔۔"

"جب وہ ہماری زندگی میں شامل ہو جائے گی تب جو چاہیں، جس نام سے چاہیں اسے بلا لیجئے گا۔۔۔ اس سے پہلے یوں اسے میرے حوالے سے مخاطب کر کے نہ آپ اس کیلئے الجھن پیدا کریں اور نہ میرے لئے۔۔۔" حارب نے بڑے ٹھہرے لہجے میں کہا اور وہ اس کی بات پر مسکرا دیئے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم نے غور کیا، تم بہت بدل گئے ہو۔۔۔"

حارب کے ماتھے پر الجھن کی شکنیں ابھری تھیں۔۔۔"تم میں گزرے کچھ دنوں میں بہت تبدیلی آگئی ہے۔۔۔تم میں ٹھہراؤ آنے لگا ہے۔۔۔پہلے تم عورت کو مرد کی نظر سے دیکھنے کے عادی تھے اب تم اسے انسان کی نظر سے دیکھنے لگے ہو۔۔۔"وہ بہت پر سکون سے لہجے میں اسے سراہ رہے تھے۔۔۔

وہ کچھ لمحے وہیں ساکت کھڑا رہا، بعض اوقات اپنی شخصیت میں ہونے والی جس تبدیلی کو ہم محسوس نہیں کر پاتے اسے ہمارے ارد گرد رہنے والے لوگ ہم سے پہلے بھانپ لیتے ہیں۔۔۔وہ تب سے اب تک "بائے ہک اور بائے کرک۔۔۔"اپنی چیزوں کو درست میں کرنے کا قائل رہا تھا مگر اب یہ آگ کسی کے سامنے دھیمی پڑنے لگی تھی، مردانگی کی عینک بصارت سے ہٹنے لگی تھی اور رشتوں میں مسلسل بڑھتا خلا واضح دکھائی دینے لگا تھا۔۔۔

محمود صاحب اس کی شخصیت پر اپنا گہرا تجزیہ پیش کرنے کے بعد جا چکے تھے، کچھ پل وہیں خاموش کھڑے رہنے کے بعد وہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

انزلہ ٹانگوں کو موڑے صوفے پر بیٹھی اپنی کہنی ڈھول پر ٹکائے اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی منہ کے نیچے رکھے کھڑکی سے پار دیکھ رہی تھی۔۔۔لان اور اس کے بیچ نسب کھڑکی کے شیشے پر بار بار کسی کی ضبط سے لال آنکھوں کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔۔۔وہ ہر بار سر جھٹکتی پہلے کی نسبت اور زیادہ غور سے باہر لان میں لگے پودوں کو دیکھنے لگتی مگر پھر کچھ ہی سیکنڈز کے بعد اس کا دماغ الجھتا اور واپس سے اس شیشے میں کسی کی آنکھوں کا عکس ابھر پڑتا۔۔۔

"کیا تم مجھے معاف کر پاؤ گے۔۔۔؟" وہ بے آواز خود سے ہم کلام ہوئی تھی۔۔۔"ماما کہتی تھیں مرد تو عورت کو نا کردہ گناہوں پر بھی بھٹی میں جھونک دیتا ہے یہاں تو پھر میرا قصور نکلتا ہے۔۔۔تم بھی تو اسی معاشرے کے مرد ہو۔۔۔اور میں بھی اسی معاشرے کی اک ایسی عورت ہوں جو ٹھوکر لگنے پر ساری دنیا پر سے اعتبار کھوتی اپنا مزید نقصان تو کروا سکتی ہے مگر پھر سے کسی مرد پر بھروسہ کرنے کا رسک نہیں لے سکتی۔۔۔"

سیماب نے اس کے سامنے پڑے میز پر اس کی کافی کا کپ رکھا تو اس کی سوچوں کی دنیا میں ہلچل ہوئی۔۔۔

"یہ لیں آپ کا فون۔۔۔" انزلہ نے سیماب کے ہاتھ سے اپنا فون پکڑ لیا اور پھر دائیں ہاتھ سے سامنے پڑا کافی کا کپ اٹھا کر کافی پیتی اپنے موبائل پر موجود قاسم کے میسج دیکھنے لگی۔۔۔

"ہیلو بڈی۔۔ طبیعت کیسی ہے۔۔" وہ میسج پڑھتے ہوئے مسکرا دی۔

"میں تو ٹھیک ہوں مگر تم بتاؤ تمہارے پاؤں پر لگی مہندی سوکھ گئی۔۔۔؟" انزلہ نے ابھی تک اس کی عیادت کو اس کے وہاں نہ آنے پر چوٹ کی اور اگلے ہی سیکنڈ اس نے دو لائنز پر مشتمل قہقہے بھیجے تھے۔۔۔

"دیکھو تم بھی تو یوں یک دم ایلرجی والا سٹنٹ مار گئی، اور پھر منع بھی کر دیا کہ ڈیڈ کو نہیں بتانا۔۔۔ اب صبح صبح ان سے کیا کہتا کہ آخر کیوں ان کے ساتھ آفس نہیں چل سکتا۔۔۔" قاسم نے آواز ریکارڈ کر کے اسے بھیجی۔۔۔ "کوئی کہہ سکتا ہے میں اپنے باپ کے دفتر میں کام کرتا ہوں۔۔۔؟" اک اور مایوسی سے بھرا میسج انزلہ کو موصول ہوا تھا۔

"میں۔۔ میں کہہ سکتی ہوں۔۔۔ جتنی تم چھٹیاں کرتے ہو کوئی اپنے باپ کے دفتر میں ہی کر سکتا ہے۔۔۔"

قاسم نے پہلے ناراضی والا ایموجی بھیجا اور پھر ساتھ ہی ٹائیپ کیا۔۔ "وریشہ تمہارا پوچھنے کیلئے آنا چاہ رہی تھی۔۔۔"

"نہیں ابھی نہیں یار۔۔ میری آواز بہت بدھی ہو گئی ہے۔۔ جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک نہیں۔۔"

"استغفر اللہ۔۔ تمہیں کس بات کی ٹینشن ہے وہ میری دوست ہے۔۔۔ تمہاری تو بھابھی ہے۔۔۔"اس نے ساتھ میں زبان نکالنے والا ایموجی بھی بھیجا۔

"ایمپریشن ایمپریشن ہوتا ہے۔۔۔ پھر سامنے آپ کا کرش ہو یا کسی اور کا۔۔۔"انزلہ کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"زیادہ ناٹک نہیں کرو۔۔۔ آج ہم تینوں آئیں گے۔۔۔ تم بس تیار رہنا۔۔۔"

"یہ حارب کو ہر جگہ لانا لازمی ہے۔۔۔؟"اس نے برا سا منہ بنا کر فوراً سے جواب لکھ بھیجا ۔۔۔

"حارب۔۔؟ تم کہتی ہو تو لے آتا ہوں اس کو بھی۔۔۔؟"دوسرا پیغام لکھنے سے پہلے قاسم نے اس کے جواب کا انتظار نہیں کیا تھا، وہ جانتا تھا اس سوال پر خاموشی ہی جواب تھی۔۔۔

"میں اپنی، وریشہ اور نورین کی بات کر رہا تھا۔۔ نورین بھی کہہ رہی تھی تم سے ملنا ہے مگر میں نے روک دیا کہیں تم بمباری ہی نہ شروع کر دو۔۔۔"

"جب تم ان سب کو لا کر ہی رہو گے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔"میسج بھیجتے ہی انزلہ نے فون بند کرتے ہوئے رکھ دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انزلہ۔۔ صبح صبح کافی۔۔؟ناشتہ کیا ہے آپ نے۔۔؟"فرحین بیگم نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے ماتھے پر پیار کرتے اس کی سرزنش کردی۔

"آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں جیسے میں آج پہلی مرتبہ منہ نہار کافی پی رہی ہوں۔۔۔آج مجھ پر اتنا پیار آرہا ہے آپ کو۔۔۔"

"پیار نہیں غصہ آرہا ہے آپ کی لاپرواہی پر۔۔۔"انہوں نے خفگی سے اک نظر انزلہ کو دیکھا اور پھر سیماب کو آواز دی تھی۔۔۔"سیماب۔۔زرا حارب کو تو دیکھ کر آؤ، اگر اٹھ گیا ہے تو اس کا ناشتہ لگادو۔۔۔"

"وہ جاچکے ہیں۔۔۔"انزلہ نے سیماب کے جاتے ہی ان کو مطلع کیا۔

"چلے گئے۔۔۔؟ناشتہ کر کے گئے ہیں۔۔؟"وہ انزلہ کے ساتھ ہی صوفہ پر بیٹھ گئیں۔

انزلہ نے ان کی گھوریوں کو بنا کسی خاطر میں لائے کندھے اچکائے۔

"کتنی افسوس کی بات ہے انزلہ۔۔وہ بچہ ساری رات تمہارے لئے خوار ہوتا رہا۔۔اس کا فرض نہیں تھا پھر بھی وہ ساری رات یہاں رکا اور تم نے اسے یونہی بغیر ناشتہ کئے گھر سے جانے دیا۔۔۔"وہ تاسف سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ آپ کے بچے کے ہی فرائض میں شامل تھا،اور آپ کیا چاہتی ہیں مجھ سے اس حالت میں۔۔میں اس کیلئے صبح صبح ناشتہ بناتی۔۔؟کسی کے گھر ٹھہرنے کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔۔یوں نہیں جب دل کیا منہ اٹھا کر چلے آئے اور جب دل کیا چلے گئے۔۔۔"

"اچھا اور مجھے زرا یہ تو بتاؤ تم نے کس حساب کے تحت اس کے فرائض میں اپنی ذمہ داری کا اضافہ کر دیا ہے۔۔؟"

"بھائی چارے کے حساب کے تحت۔۔۔اک مسلمان کا فرض ہے وہ اپنے دوسرے بہن بھائی کا خیال رکھے۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے مسکرا کر جواب دیا۔

"لاحول ولا قوتہ۔۔کتنا اچھا ہو جو آپ اپنی اس زبان کے سامنے کوئی سپیڈ بریکر بنوا لیں۔۔۔"وہ اس کی بات پر بگڑ گئی تھیں۔۔۔انزلہ نے اپنی ہنسی دبائی۔"مسلمان کے فرائض میں گھر آئے مہمان کے ساتھ حسن سلوک نہیں ہے کیا۔۔؟"

"مام میں مینو پلیٹو۔۔ڈبل فیسڈ لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق نہیں دکھا سکتی،اور جو مجھے اچھا نہیں لگتا وہ مجھے نہیں لگتا۔۔میں منافقت نہیں کر سکتی کہ منہ پر اچھی اور دل میں بغض رکھوں۔۔آپ کو پتا بھی ہے اس۔۔۔"فرحین بیگم کے گھورنے پر اس نے فوراً سے تصحیح کی۔۔۔"انہوں نے کل کیا کیا۔۔؟میں نے لاریب کیلئے ڈنر پلین کیا تھا اور جانتی ہیں وہ

نورین کو وہاں لے آئے اور بجائے شرمندہ ہونے یاں احسان ماننے کہ کہہ رہے تھے آئی ول پے فار ہر۔۔۔"اس نے ٹیڑھا منہ کرتے ہوئے اس کی نقل بھی اتاری۔۔۔"اگر اس کیلئے پے ہی کرنا تھا تو ہمارا پلین سپوائل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

"تو آپ کو اس بات کا غصہ ہے۔۔۔؟"وہ بغور انزلہ کی جانب دیکھ کر استفسار کر رہی تھیں، ان کی نظروں کا معنی سمجھتے ہوئے انزلہ نے فوراً سے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔مجھے بس اس کی منافقت پر غصہ ہے۔۔۔"

"جانتی ہیں مجھے اس وقت کون منافق لگ رہا ہے۔۔؟"فرحین بیگم کے سوال پر وہ حیران ہوئی۔

"آپ۔۔۔اگر اس وقت کوئی منافقت کر رہا ہے تو وہ آپ ہیں،اور خود غرض بھی آپ ہی ہو رہی ہیں۔۔کیوں ہو رہی ہیں یاں مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے،میرا نہیں خیال مجھے یہ آپ کو بتانے کی ضرورت ہے۔۔۔"وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔"اور اک بات اپنی اور اپنے بابا کی جنگ میں کسی اور کو نہ گھسیٹیں۔۔میں آپ کے بابا کو آپ کے حق میں زیادتی کرنے سے روک نہیں پائی تھی مگر میں نہیں چاہتی آپ کسی اور کے حق میں زیادتی کریں اور ناں ہی میں آپ کو ایسا کرنے کی اجازت دوں گی۔۔۔یاں تو منزل کیلئے قدم بڑھا دیں یا پھر

واپس پلٹ جائیں مگر یوں بیچ میں کھڑے ہو کر آنے والوں کا راستہ نہ بند کریں۔۔۔" وہ اس کے اندر تلاطم برپا کر دینے والی بات کو بہت آرام سے کہتے ہوئے وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔انزلہ کچھ لمحے تک محض ان کی پیٹھ کو دیکھتی رہ گئی اور پھر اپنے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ واپس سے میز پر رکھ دیا۔۔۔اب چائے کی یا لطف کی کوئی چاہ نہیں رہی تھی،اس کے دماغ میں بس یہ جملہ ٹھہر گیا تھا۔۔"وقت جذبات بدل دیتا ہے۔۔میں نہیں چاہتا میرے انتظار میں تم ساری زندگی گزار دو۔۔۔"اس نے آزردہ سی سانس خارج کی۔۔۔"یاں تو منزل کیلئے قدم بڑھا دیں یا پھر واپس پلٹ جائیں مگر یوں بیچ میں کھڑے ہو کر آنے والوں کا راستہ نہ بند کریں۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

____

فرحین بیگم کی باتوں نے اس کے اندر اک تلاطم برپا کر دیا تھا،اس کا دماغ اک ساتھ کئی خیالات کی زد میں آیا تھا۔۔۔سوچوں کا پہاڑ مسلسل اس کے اوپر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔ان کی باتوں نے اسے آئینہ دکھا دیا تھا،آئینے نے اس کے اندر کو برہنہ کر کے رکھ دیا تھا،اس نے بھی خود کو ڈھانپنے کی کوشش نہیں کی تھی مگر کسی کا یوں خود کو زیر،زبر،پیش کے ساتھ پڑھ لینا اور پھر ازبر کروا دینا بھی کسی تکلیف سے بھی کم نہیں تھا۔۔۔

وہ امید کے اس دئیے پر تکیہ کئیے ہوئے تھی جس کے بجھ جانے کا کامل یقین تھا مگر پھر بھی اس کے جلتے رہنے کی اک آرزو تھی اور آج انہوں نے اسے خود ہی اس دئیے کو بجھا دینے کا کہہ دیا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں،اس کے گلے میں ابھی بھی درد تھا مگر یہ آنسو اس تکلیف کے سبب تو نہیں تھے۔۔۔

انجان یوں کہ ناآشنا ہوں خود کی ذات سے بھی

شناسائی ایسی کہ کوئی پہلو چھپا نہیں

عزہ جاوید

اکثر اوقات ہمیں تکلیف کسی بات کی ہوتی ہے اور ہم روکسی اور بات پر پڑتے ہیں۔۔۔۔کبھی بڑی سے بڑی بات کو بھی ہنس کر پی جاتے ہیں اور کبھی بنا بات ہی رونے لگتے ہیں۔۔۔اس کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا، فیصلے کی ڈور اس کے ہاتھ میں تھی مگر قلم قسمت کے ہاتھ میں تھا۔۔۔زندگی نے شترنج کی بساط بچھائی تو ماضی و حال اپنی اپنی صف سنبھال گئے اور یوں وہ بااختیار ہو کر بھی بے اختیار ہی ٹھہری۔۔۔۔وہ بیڈ پر پیٹ کے بل لیٹتی منہ تکیے میں چھپا گئی اور ساتھ میں ہی لبالب پانی سے بھری آنکھیں چھلک اٹھی تھیں۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا لوگ نادانی میں، ضد میں سرزد ہوئی غلطیوں کو بھول نہیں سکتے۔۔۔کیوں حال میں بار بار ماضی کا عکس دکھائی دیتا ہے۔۔۔جن راستوں کو ترک کر دیا ہے کیوں قسمت بار بار انہی راستوں کے باب سامنے کھولتی ہے۔۔۔"اس نے کشن کو دونوں جانب سے مٹھیوں میں بھینچ لیا۔۔"تم معاف نہیں کر سکتے، تم بھول نہیں سکتے، تمہیں لوگ بھولنے نہیں دیں گے۔۔۔تم کیوں نہیں بھول سکتے۔۔۔"وہ اک بار پھر دل کے کہیں بہت اندر پنپتی خواہش کا اقرار کرتی شدت سے رو دی۔۔۔"آخر مرد کیلئے معاف کرنا اس قدر مشکل کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟ کیا صرف مرد کیلئے ہی معاف کرنا اتنا مشکل ہوتا ہے۔۔۔؟ اگر اس کی جگہ میں ہوتی۔۔۔؟ وہ وہی کرتا جو میں نے کیا، اس صورت کیا میں اس کا اعتبار کر لیتی۔۔۔؟ میں معاف کر دیتی۔۔۔؟ شاید کبھی نہیں یاں شاید۔۔۔زندگی ایسی کیوں ہے جو چیز عطا نہیں کرنی پھر اس کی جھلک کیوں دکھلاتی ہے۔۔۔آخر وہی چیز دل کو کیوں بھاتی ہے جو مقدر نہیں ہوتی۔۔۔"شدت گریہ کے بعد اب آنکھیں ہلکی ہونے لگی تھیں اور کشن بھی اچھا خاصا نم ہو چکا تھا، وہ کمر کے بل سیدھی ہوتی ہوئی لیٹ گئی اور گھپ اندھیرے میں سیاہ چھت کو دیکھنے لگی۔۔۔"کیا یہ اتنا ہی آسان ہے جتنی آسانی سے مام نے کہہ دیا۔۔۔میں کیسے کروں گی یہ۔۔۔کیا تمہیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ دینے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔کیا اب میرے الوداع کہنے کی باری آ گئی ہے۔۔۔"دائیں آنکھ سے آنسو بہتا ہوا گال سے پھسلتا اس کے بالوں میں جذب ہوا

تھا۔۔۔" یہ انا کی جنگ بھی کیا ہی عجب شہ ہے خود کے ہی ہاتھوں خود کے ہی دل کا خون کروا دیتی ہے۔۔۔" وہ چھت کو تکتی کئی سوچوں کی زد میں تھی۔" ہہ۔۔۔ تمہارا ابھی اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے دل کا خون کرنے کا وقت آگیا ہے انزلہ۔۔۔ جیسے اعمال تھے ویسی ہی سزا تو ملنی تھی اب تمہیں غم کس بات کا ہے۔۔۔ تمہارے پاؤں تو ہر قسم کی بیڑی سے آزاد ہیں ۔۔۔" اس نے تکان سے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

\---------------------

حارب اپنی گاڑی سے اتر رہا تھا جب قاسم اس کی جانب بڑھ آیا۔ حارب نے اک ناگوار سی نظر اس پر ڈالی اور گاڑی میں سے لیپ ٹاپ بیگ نکالتا آگے چلنے لگا۔

"حارب۔۔۔" قاسم بھی اس کے ساتھ چلنے لگا تھا۔ "تم انزلہ کو اٹھا کر کیوں لے کر گئے تھے۔۔۔" قاسم کی آواز میں نا صرف سنجیدگی تھی بلکہ دبہ دبہ غصہ بھی تھا۔ حارب نے ملازم کو اپنا بیگ پکڑاتے قاسم کو گھورا۔

"کم سے کم میرا نہیں تو اپنی بہن کی ہی عزت کا خیال کرلو۔۔۔" وہ یوں ملازم کی موجودگی کو بغیر کسی خاطر میں لائے قاسم کے بول جانے پر اسے سنا گیا۔

ملازم چلا گیا تو قاسم نے فوراً سے اپنا سوال دہرایا۔ "تم اسے اٹھا کر کیوں لے کر گئے تھے۔۔۔" وہ اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

حارب نے مڑ کر اسے خفگی سے دیکھا جس سبب اس کے ماتھے پر بل بھی نمایاں ہوئے تھے۔ "تمہارے خیال میں کیوں۔۔۔؟ مجھے لوگوں کو یوں اپنی بانہوں میں بھرنے کا شوق ہے یاں یوں اتنا وزن اٹھا کر اپنے بازو تڑوانے کا۔۔۔" حارب اسے جواب دیتا اپنے کمرے میں آکر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔ قاسم بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔

"میں سنجیدہ ہوں حارب۔۔۔"

حارب کے ہاتھ اک پل کو رکے۔ "اچھا پھر۔۔۔اب مجھ سے کیا چاہتے ہو۔۔۔" اس نے اپنی شرٹ اتاری اور کلوزٹ کی جانب بڑھا، پھر رک کر قاسم کی جانب دیکھا۔ "تمہارے خیال میں اس سے زیادہ اچھا آپشن کیا تھا۔۔۔؟ اسے گھسیٹ کر لے جاتا۔۔۔یاں سیڑھیوں سے دھکا دے دیتا۔۔۔؟ ہمم۔۔۔" اس نے آئیبرو اٹھائی۔ "کیونکہ اپنے پاؤں پر چل کر جانے کے وہ قابل نہیں تھی۔۔۔"

"جو بھی ہے وہ میری بہن ہے۔۔۔" اسے پھر بھی برا لگا۔

"جی شکریہ آپ نے مجھے اتنی اہم بات بتادی۔۔۔میں تو یہی سمجھتا آرہا تھا آپ اس کی بہن ہیں۔۔۔"حارب کہہ کر آگے کی جانب بڑھنے لگا جب قاسم نے اس کا بازو تھام لیا، حارب نے اسے گھورا، اس نے بھی ڈھیٹ بنے اسے پکڑے رکھا۔

"اپنے اس کسرتی جسم کا رعب مجھ پر ڈالنے کی ضرورت نہیں، میں بھی جم جاتا ہوں۔۔۔" اس نے ماحول کی سنگینی کم کرنے کی اپنی سی کوشش کی۔"مجھے صحیح بات بتادو، آخر تم دونوں کے بیچ چل کیا رہا ہے۔۔۔"آخر میں وہ بے بسی سے بول اٹھا تھا۔

وہ ہمیشہ کی طرح آنسو بہانے کے بعد کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرتی پر سکون سی نیند سو گئی تھی۔۔۔ابھی بھی نیند کے زیرِ اثر تھی جب کسی نے اک جھٹکے سے اس کے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچا تھا اور پھر اس کی آنکھیں کھلتا دیکھ کر وہ اس پر تکیہ کی برسات شروع کر چکا تھا۔۔۔ یکے بعد دیگرے اک ساتھ کئی تکیے کھانے کے بعد جیسے ہی اس کا دماغ چلا تھا وہ فوراً سے گھوم کر دوسری جانب کو ہوتی ہوئی بیڈ سے اترتی اس کی پہنچ سے دور ہوئی۔۔۔

"قاسم کے بچے۔۔۔تمہارے ہاتھ آج کل کچھ زیادہ ہی چلنا نہیں شروع ہو گئے۔۔۔"وہ غصے سے اسے گھور رہی تھی۔اس کی آواز سنتے ہی پہلے وہ شاک میں گیا تھا اور پھر بیڈ پر گرتا ہنستا چلا گیا۔۔۔انزلہ بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔"ہو گیا تمہارا۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔۔۔"

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"یہ تو سچ میں استغفر اللہ ہو گئی ہے۔۔۔"وہ شرارت سے کہتا پھر سے ہنس دیا۔"اب حارب کا کیا ہو گا۔۔؟"ہنستے ہوئے افسوس سے قاسم کے دانت یک دم اندر ہوئے تھے۔۔۔

جس کے دل میں چور ہوا سے ہر کہی جانے والی بات تفتیش ہی معلوم ہوتی ہے۔۔۔"کیا مطلب۔۔۔"

"بھئی اب اس کے ساتھ لڑآئی کون کرے گا۔۔۔؟"

"کیوں تائی ماں کہیں جا رہی ہیں کیا۔۔۔"انزلہ نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے قدرے سنجیدگی سے پوچھا، قاسم نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہی اسے گھورا۔

"بدتمیز۔۔۔"

"الحمدللہ۔۔۔"انزلہ نے منہ چڑایا۔

"جب کہ استغفر اللہ کہنا بنتا ہے۔۔۔"

"کس کا۔۔۔تائی اماں کا۔۔۔"

"میری ماں کو مجھ پر بہت فخر ہے۔۔۔"

"اس فخر کا تو اس دن پتا چلے گا جس دن یہ دو گز کی زبان اپنی محبت کا اعتراف کرتی ان کی بھانجی سے شادی کیلئے انکار کرے گی۔۔۔"

"مجھے پتا ہے تم سنبھال لو گی۔۔۔"اس نے اپنے دانتوں کی نمائش کی جس پر انزلہ نے اسے اک بار پھر سے منہ چڑادیا۔"اچھا چلو اب جلدی اٹھو۔۔۔سب نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"قاسم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس کے بازوؤں کو پکڑتے اسے بھی کھڑا کر دیا تھا۔۔۔

\-----------------

قاسم نے صرف تین لوگوں کے آنے کا کہا تھا مگر یہاں تو پوری پلٹون ہی آن وارد ہوئی تھی۔۔۔لاریب، نورین، وریشہ اور حارب۔۔۔وہ قاسم کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوتی

مسکرادی اور پھر سب کو مشترکہ سلام کرتی آگے بڑھ آئی۔ پاس پہنچنے پر وریشہ اس سے گلے ملی تھی۔

"اب کیسی طبیعت ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہوں، آپ کیسی ہیں۔۔۔" باوجود اس کے کہ اسے بولنے میں مشکل ہو رہی تھی پھر بھی وہ رسمی علیک سلیک کے بعد وریشہ کے ساتھ باتیں کرنا شروع ہو گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سبھی گفتگو میں شامل ہوتے گئے اور یوں لاؤنج مچھلی بازار بن گیا۔۔۔ کبھی وہ کچھ لمحوں کیلئے اپنے اپنے موبائل دیکھنے لگتے، کبھی باتیں کرنے لگتے اور پھر کبھی کسی اک کی بات پر قہقہے لگاتے چلے جاتے۔۔۔۔ان سب کے دوران انزلہ کو خیال ہی نہیں آیا تھا کہ مہمانوں کی خاطر تواضع بھی کرنی ہے، بلآخر آدھے گھنٹے کے بعد قاسم نے ہی اس کے پاس ہوتے ہوئے کہا۔ "تم لوگوں کے ہاں اپنی ہونے والی بہو کو کوئی چائے پانی پلانے کا رواج نہیں ہے۔۔۔"

"اس کا تو نہیں پتا مگر اوروں کی بہن بیٹیوں پر نگاہِ غلط ڈالنے کی صورت میں تایا ابا سے چھترول کا رواج ضرور ہے۔۔۔" انزلہ نے مزے سے دھیمی آواز میں جواب دیا۔

"توبہ۔۔۔میں کیوں اپنی ہونے والی بیوی پر غلط نگاہ ڈالنے لگا اور ویسے بھی میری خود کی دو بہنیں ہیں، اتنا بھی کافر نہیں ہوں کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی پر یقین نہ رکھوں۔۔۔" قاسم نے اس کی بات پر تنک کر خاصی واضح صفائی دی۔ انزلہ فخریہ مسکراہٹ لئے وہاں سے اٹھتی کچن میں آگئی۔۔۔سیماب شاید اسی کے انتظار میں تھی۔

"ابھی تک کوئی چائے پانی کا بندوبست نہیں کیا۔۔؟"

"نہیں۔۔۔آپ نے کہا ہی نہیں۔۔۔" سیماب نے بڑے آرام سے کہا۔

"میں نے کہا نہیں۔۔۔؟ کیا ہر بار میرے کہنے پر ہی مہمان نوازی کرتی ہو۔۔۔؟"

"مہمان نوازی قاسم بھائی لوگوں کیلئے۔۔۔؟" سیماب نے حیرت سے انزلہ کو دیکھا۔ "وہ تو خود ہی آکر جو کھانا ہوتا ہے کھا لیتے ہیں بلکہ جو نہیں بھی کھانا ہوتا وہ بھی کھا لیتے ہیں۔۔۔" سیماب نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔ کچھ دن پہلے جب قاسم آیا تھا تو اسے میزبانی کے آداب سکھاتا پورا ایک گھنٹہ اس کا دماغ کھا کر گیا تھا۔ سیماب سے غلطی یہ ہوئی تھی کہ اس نے قاسم کے آنے پر اسے بیٹھنے کا نہیں کہا تھا اور پھر اسے تو موقع مل گیا تھا سیماب کی پرورش کرنے کا۔ "سیماب جب کوئی گھر آئے، پھر چاہے وہ پسند ہو یاں ناں، وہ بیٹھنے کی غرض سے آیا ہو

یاں ناں مگر ایٹیکیٹس یہی کہتے ہیں کہ آنے والے کو بیٹھنے کا کہا جائے۔۔۔"اس اک جملے سے شروع ہوتے ہوئے پھر اس نے ایک گھنٹہ سیماب کو آداب سیکھائے تھے۔۔۔

انزلہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتی ہنس دی۔"ابھی جا کر بتاؤں اسے کہ چند ہی دنوں میں تم اس کا پڑھایا گیا سبق بھول بھی چکی ہو۔۔۔۔"

"اللہ معافی، خدا کو مانیں۔۔۔۔اک تو پہلے ہی پتا نہیں انہیں کیوں لگتا ہے جیسے ساری دنیا کو تمیز، تہذیب سیکھانا ان پر ہی واجب ہے۔۔۔۔"وہ کہتی ہوئی ریفریشمنٹ کا انتظام کرنے لگی تھی۔انزلہ اس کی باتوں کے جواب پر مسکراتی ہوئی کچن سے باہر نکلنے لگی تھی جب نورین کو دیکھ کر رک گئی۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟"

"ٹھیک ہوں۔۔۔۔"کچھ پل کی خاموشی کے بعد انزلہ پھر سے بولی۔۔۔"آئی ایم سوری۔۔"

نورین نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔۔اسے شاید سنائی نہیں دیا تھا، انزلہ اور معافی وہ بھی اس سے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آئی ایم سوری۔۔۔ مجھے تمہیں وہ سب نہیں کہنا چاہئے تھا۔۔" انزلہ نے اس کی حیرانی بھانپتے ہوئے دہرایا۔۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔"

"تم چاہو تو میں سب کے سامنے بھی معذرت کر سکتی ہوں۔۔۔ میں تذلیل سب کے سامنے اور معافی اکیلئے میں مانگنے کی قائل نہیں ہوں۔۔۔ مگر پھر اس سے کچھ لوگوں کو خوش فہمی ہو سکتی ہے کہ یہ سب میں نے ان کی نظروں میں معتبر بننے کیلئے کیا ہے۔۔۔"

انزلہ کی بات پر دروازے کے دوسری پار کھڑا حارب بلا اختیار ہی مسکرایا۔۔۔ وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے والا انسان کمزور کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ لوگوں کی بھرپور کوششیں بھی اس کی خود اعتمادی میں کوئی کمی نہیں لا پائے تھے۔۔۔ وہ مغرور اور جاہل بھی نہیں تھی۔۔۔ صحیح بات کو صحیح کہنا جانتی تھی۔۔ اپنی غلطیوں کو اون کرنا بھی جانتی تھی۔۔۔

وہ جب بھی خود کو اس کے فیصلے کا احترام کرنے کیلئے قائل کرنے لگتا اسی وقت قسمت اسے اس کی شخصیت کے اک نئے اور منفرد پہلو سے روشناس کروا دیتی اور پھر یوں اسے اپنا فیصلہ مزید مشکل لگنے لگتا۔۔۔ وہ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔

"ٹھیک ہے اگر تم ایک فیور دو تو۔۔" نورین نے کچھ سوچتے ہوئے انزلہ سے کہا تھا۔

بلآخر اس کا گلہ بہتر ہو ہی گیا تھا اور اس کی آواز بھی واپس آچکی تھی، وہ اتنے دن سے ادھورے کام کو مکمل کرنے کا ارادہ لئے محمود صاحب کی جانب چلی آئی۔۔۔ خلاف معمول گھر کے اندرونی حصے میں داخل ہوتے ہی اس نے ملازم سے حارب کی بابت پوچھا کہ اسی وقت انزلہ کو وہ کچن سے باہر آتا دکھائی دے گیا۔۔۔ حارب نے اک پل کو رک کر قدرے حیرانی سے اسے دیکھا اور پھر ملازم کو۔۔۔ "کیا ہم دونوں کے علاوہ بھی کوئی تیسرا تمہیں یہاں دکھائی دے رہا ہے۔۔۔" حارب کی بات پر ملازم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ اس کی بات کو سرے سے ہی نظرانداز کرتی مسکرائی تھی۔ "السلام علیکم۔۔۔"

انزلہ کے اس قدر خوشگوار انداز میں سلام کرنے پر حارب نے اس کے پاس کھڑے اپنی گردن کو تھوڑا پیچھے کرتے ہوئے بغور اس کے چہرے کو دیکھا، پھر اس نے کچھ ہی فاصلے پر کھڑے ملازم کی جانب رخ پھیرا۔

"تمہیں سلام کہا ہے۔۔۔"

"وعلیکم السلام بی بی جی۔۔۔" وہ مودبانہ سا جواب دے گیا۔

انزلہ کی بھی زبان پر کھجلی ہوئی تھی اور اگلے ہی لمحے وہ طمانیت سے مسکرائی۔"آپ کہتے ہیں تو پھر میں باتیں بھی انہی کے ساتھ کرلیتی ہوں۔۔۔ہمارے لئے چائے پھر آپ بنا لائیں۔۔۔"وہ اطمینان سے کھڑی حارب کی جانب دیکھنے لگی یوں جیسے پوچھ رہی ہو کہ آیا وہ چائے بنانا پسند کرے گا یاں باتیں کرنا۔۔۔"پتا نہیں مجھ سے ضبط کیوں نہیں ہوتا۔۔۔جتنا بھی کہوں اس انسان سے نہیں لڑنا مگر میری زبان۔۔۔"وہ بظاہر اس کی جانب دیکھتی اندر ہی اندر خود سے کہتی تلملائی تھی۔۔

"تم یہاں کیا کررہے ہو یار۔۔۔ہو گیا ناں سلام بس اب جاؤ۔۔۔"ملازم کو سر نیچا کئے کھی کھی کرتے دیکھ کر حارب نے کہا اور اگلے ہی پل وہ وہاں سے چھو منتر ہو چکا تھا۔۔۔

ملازم کے جاتے ہی وہ انزلہ کی جانب متوجہ ہوا اور پھر نرم سی مسکراہٹ لئے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا اپنا کافی کا کپ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔انزلہ نے تکلفانہ مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلادی۔

"سوچ لو میں اپنی کافی ہر کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرتا۔۔۔"حارب نے پھر سے مسکراتے ہوئے اصرار کیا۔۔۔حیرت کی بات تھی اپنی کافی کبھی کسی سے شئیر نہ کرنے والا آج اپنے سامنے کھڑی لڑکی کے خود کے ہاتھ کی بنائی گئی کافی پی لینے کی خواہش کر رہا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اچھا لگ رہا تھا، اس کی مسکراہٹ اور پھر اس کی مسکراہٹ کا ساتھ دیتیں اس کی چمکتی آنکھیں جو محبت کی کشش لئے ہوئے تھیں سامنے کھڑی لڑکی کا دل نہیں پگھلا پائی تھیں جبکہ یہ چمک کسی کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیتی ہاں اگر یونہی یہ آنکھیں کسی اور کو دیکھتے ہوئے بھی محبت سے تر ہونے لگتیں مگر یہ آنکھیں محض اسی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے یوں نحال ہوتی تھیں۔۔۔۔

انزلہ کچھ پل کیلئے ان آنکھوں میں اپنے صاف شفاف چمکتے ہوئے عکس کو دیکھ کر محو ہو گئی، کیا اسے کبھی کسی نے بتایا ہو گا کہ اس کی آنکھیں سحر زدہ کر دیتی ہیں یوں کہ ان میں اپنا آپ مدغم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔۔۔ اسے جلد ہی ان آنکھوں کو یوں نظروں میں بھرنے کے حق سے دستبردار ہو جانا تھا۔۔۔ حارب نے قدرے آگے کو ہوتے ہوئے بھنویں اوپر کو اٹھا کر اس کے سامنے اپنا کافی کا کپ تھاما ہوا ہاتھ کیا۔ وہ سنبھلتے ہوئے بدقت مسکراتی اک بار پھر سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔ وہ بس جلد سے جلد اپنا کام مکمل کرتے ہوئے وہاں سے جانا چاہتی تھی، اسے جلد سے جلد اس جادوئی جگہ سے دور جانا تھا جہاں مسلسل محبت کا فسوں اس پر حاوی ہونے کی تگ و دو کر رہا تھا۔۔۔

"پھر میرے ساتھ کیوں شئیر کر رہے ہیں۔۔۔"

"تمہاری بات الگ ہے۔۔۔" حارب نے کہتے ساتھ ہی بھانپ لیا وہ اس کی بات پر کچھ سمٹی تھی اور اک بار پھر واپس سے اپنے خول میں اترنے کی تیاری کرنے لگی تھی۔۔۔

"ویسے خیر ہے آج اپنے انکل کی غیر موجودگی میں ہی آگئیں۔۔۔" حارب نے طنزیہ وار داغا۔۔۔

"تو میری شیریں زبانی نے ابھی تک اپنا اثر چھوڑا ہوا ہے۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

"آپ کہتے ہیں تو میں چلی جاتی ہوں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" وہ سرعت سے بولا مبادہ کہیں چلی ہی نہ جائے۔ "تمہیں چلے جانے کا کہنا ممکن نہیں۔۔۔" اس نے کافی کا مگ سائیڈ میز پر رکھ دیا۔۔۔ انزلہ نے منع کر دیا تھا تو اب اسے بھی کافی پینے کی چاہ نہیں رہی تھی۔۔۔

انزلہ نے خاموشی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا پیکٹ اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔ حارب نے سوالیہ انداز میں اپنی بھنویں اوپر کو اٹھائیں۔

"آپ سے جو ادھار لیا تھا وہ لوٹا رہی ہوں۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کتنے ہیں۔۔۔؟" حارب نے اطمینان سے پوچھا اور اگلے ہی لمحے اس کے جواب نے اطمینان غارت کر دیا تھا۔۔۔

"پینسٹھ ہزار۔۔۔"

"تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے۔۔۔" وہ فوراً سے سنجیدہ ہوا۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ آپ کو اپنے پیسے مل رہے ہیں خوشی لیں۔۔۔"

"تم سے وابستہ ہر مسئلہ میرا ہی مسئلہ ہے بالکل ویسے ہی جیسے مجھ سے وابستہ ہر مسئلہ تمہارا ہے۔۔۔ یہی کہا تھا ناں تم نے نورین سے۔۔۔ اب پلیز مجھے بتاؤ آخر تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آتے ہیں۔۔۔" انزلہ کو جواب دینے کیلئے منہ کھولتا دیکھ کر اس نے فوراً سے کہا۔ "ٹوپی مت دینا، میں جانتا ہوں انکل نے تمہاری پاکٹ منی بند کی ہوئی ہے اور قاسم تمہیں اور رباب کو صرف دس ہزار پاکٹ منی دیتا ہے اور لقمان انکل بیس ہزار۔۔۔ یوں تمہارے پاس صرف تیس ہزار آتا ہے جبکہ دوسری جانب تم حد سے زیادہ ہوٹلنگ کرتی ہو، ڈھیروں آرڈرز کرتی ہو، شاپنگ بھی خاصی شہانہ قسم کی کرتی ہو پھر چند ہی ہفتوں میں تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آ گئے۔۔۔"

"آپ کیوں میرے لائف سٹائل سے جل رہے ہیں، محنت کریں حسد نہ کریں۔۔۔"اس نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔مجھے بتاؤ تم کیا کر رہی ہو آخر تمہارے پاس اتنے پیسے کہاں سے آرہے ہیں ورنہ۔۔۔"

"ورنہ کیا۔۔۔؟میرے اوپر نظر رکھیں گے۔۔۔؟یاں میری جاسوسی کرنے کیلئے کسی کو میرے پیچھے لگائیں گے۔۔۔یاں پھر پوری دنیا میں اور مردوں کی طرح ڈھنڈورا پیٹ کر کردار کشی کریں گے۔۔۔؟بتائیں آخر آپ کی ان مردوں میں سے کون سی قسم ہے۔۔۔"وہ تیز تیز لہجے میں کہتی سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگی۔حارب اس کی باتوں پر گنگ رہ گیا۔۔۔"چپ کیوں ہیں،بتائیں آخر کیا کریں گے آپ۔۔۔"

"میں خاموش ہوں کیونکہ میں تمہیں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔سمجھنا چاہ رہا ہوں کہ آیا تم سب کی باتوں کو یونہی غلط رخ دیتی ہو یاں صرف یہ اعزاز مجھے ہی حاصل ہے۔۔۔"حارب نے اک گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔"انز مجھے کیا ضرورت ہے تم پر نظر رکھنے کی۔۔۔؟میں تمہارے لئے فکر مند تھا جبھی قاسم سے پوچھ لیا،تم سے بھی اس وقت اسی لئے پوچھ رہا ہوں کیونکہ تمہارے حوالے سے پریشان ہوں۔۔۔اور رہی بات کردار کشی کی تو

تمہاری کردار کشی کرنا مطلب اپنی خود کی عزت نیلام کرنا ہے،اس صورت میں میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔"

"آپ کو میرے لئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"یونہی اگر کہہ دینے سے چیزیں ہونے لگتیں تو کسی کو کسی سے محبت نہ ہوتی، کوئی کسی کے فراق میں نہ سسکتا۔۔۔جہاں میں کسی کو کوئی غم نہ ہوتا، کوئی ملال نہ ہوتا۔۔۔"

"آپ مجھے میرے حال پر نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔؟"اس نے بے بسی سے کہا تھا۔

"اگر تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دینے کا مطلب تم سے لاپرواہ ہو جانا ہے تو معذرت میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"پہلے بھی تو کیا تھا اب بھی کر لیں۔۔۔"

"ناں پہلے کبھی تم سے لاپرواہ ہوا تھا نہ اب ہوں اور نہ مستقبل میں ہوں گا۔۔۔"اس نے اک اک لفظ پر زور دیتے اسے باور کروایا،انزلہ کا دل اک لمحے کو کسی خدشے کی زد میں آیا تھا۔۔۔"تم ابھی نہیں بتانا چاہتی تو کوئی بات نہیں، میں انتظار کروں گا جب تم خود مجھے آکر بتاؤ گی۔۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔

انزلہ نے مدھم سا کنکھارتے ہوئے اپنا گلا صاف کیا۔"یہ آپ کے پیسے۔۔۔"اس نے ہاتھ میں پکڑا لفافہ حارب کی جانب بڑھایا۔۔۔"پلیز لے لیں۔۔۔"

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"حارب نے اس کا ہاتھ پیچھے کر دیا۔"تمہاری خواہشات پوری کرنا میرا فرض ہے۔۔"وہ معنی خیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ لائن مار رہے ہیں۔۔؟"اس نے اپنی گردن کو زرا سا پیچھے کرتے ہوئے حارب کی جانب دیکھا۔۔۔

"میں لائن مارنے سے کہیں زیادہ کا حق رکھتا ہوں۔۔۔"حارب نے بھی اسی کے انداز میں اپنی گردن کو کچھ آگے کیے کہا تھا۔۔۔

"ہاؤ چیپ۔۔۔"انزلہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی سے اس کو پیچھے دھکیلا۔۔۔

"کسی کو پروفیشنل ایپ پر سٹالک کرنے سے بھی زیادہ۔۔۔"اس کی آواز میں عجیب سی شوخی تھی۔۔۔انزلہ کے چہرے پر شرمندگی کے سائے لہرائے تھے۔۔۔شاید پہلی بار۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارب بے ساختہ ہی مسکرا اٹھا اور پھر اس نے اپنی جیب میں سے والٹ نکال کر اس میں سے اک نوٹ نکالا کر اس کے سر پر سے گھمایا۔۔۔انزلہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔"پتا ہے تم پہلی بار یوں شرمندہ ہوئی ہو تو نظر اتار رہا ہوں۔۔۔اب ہوتی رہنا تمہارے چہرے پر یہ گلابی رنگ اچھا لگتا ہے۔۔۔"اس نے کہنے کے بعد ملازم کو آواز لگائی اور صدقے کے پیسے اسے تھما دیئے۔۔۔

غصے کی زیادتی کے سبب اس کا ناک لال ہو چکا تھا۔۔۔پہلی بار غصہ اتنا سر چڑھا تھا کہ جواب نہیں بن پایا تھا۔۔۔"یو نوٹ تم ڈیزروہی نہیں کرتے کہ تمہیں تمہارا قرض واپس کیا جائے۔۔۔"اس نے خفگی بھری نگاہ اس پر ڈالی اور پھر وہاں سے نکل گئی۔۔۔اسے یوں بھنا کر جاتا دیکھ کر اس نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

"کس بات پر یوں فلک میں شگاف ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔۔۔"اپنے پیچھے سے محمود صاحب کی آواز پر وہ گھوما تھا، وہ کچن کے دروازے میں کھڑے شوخ ہو رہے تھے۔

"آپ کب آئے۔۔۔؟"

"تب جب تم ہماری بہو کا صدقہ اتار رہے تھے۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"خدا کو مانیں اب اگر آپ کی بیوی نہیں ہے تو آپ یوں دوسروں کی ٹو میں لگیں گے۔۔۔"

وہ افسوس سے باپ کو دیکھ کر رہ گیا۔

"تم اسے تمیز سے نہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ تمہیں اچھی لگ رہی ہے جبھی اس کا صدقہ دے رہے ہو۔۔۔"

"ہاں میں کہتا اور وہ مان جاتی جیسے۔۔۔" وہ ان کے پاس سے ہوتا ہوا واپس سے کافی بنانے کیلئے کچن میں گھس گیا۔۔۔

"کیوں۔۔۔ کیا نہیں مانتی۔۔؟" محمود صاحب نے دلچسپی سے سوال کرنے کے بعد اپنا چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے چسکی لی۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔ ابھی جو اسے غصہ آرہا ہے ناں اگر میں اظہار کر دیا تو اس وقت اس کے بجائے میری یہ حالت ہوتی۔۔۔" وہ یاد کرتے ہوئے خود بھی ہنس دیا۔۔۔ "اس کی زبان اللہ کی پناہ۔۔۔ اس کی حاضر جوابی اس سے بھی اللہ کی پناہ۔۔۔" وہ کافی کپ میں انڈیلنے لگا۔

"پیاری لگ رہی تھی ناں۔۔۔" محمود صاحب نے شرارت سے اسے دیکھا۔۔۔

"ڈیڈ میرا خیال ہے اب آپ کی حرکتیں شادی والی ہو گئی ہیں۔۔۔" وہ کافی کا گھونٹ بھرتا اپنا کافی کا کپ تھامے کچن سے نکل گیا۔

"زبان صرف بہو کی ہی نہیں بیٹے کی بھی کافی زہریلی ہے۔۔" وہ بھی اس کے پیچھے سے زور سے بولے تھے۔۔۔

انزلہ کی طبیعت بہتر ہوتے ہی قاسم اور لاریب کو واپس سے سیر و تفریح کا شوق چڑھا تھا، صبح سویرے ہی اس نے انزلہ کو کال ملاتے اپنی تجویز پیش کر دی تھی جس کے بدلے اس نے نورین کی موجودگی سے کچھ یوں پناہ مانگی تھی۔

"اگر تمہاری پیاری کزن بھی ساتھ چل رہی ہے تو میری طرف سے معذرت قبول کرو۔۔۔"

"فکر نہیں کرو آخری بار اس کی وجہ سے تمہارے ساتھ جو ہوا میں اب اسے کہیں لے کر بھی نہ جاؤں۔۔۔" قاسم کے جواب پر وہ مسکرا دی۔ اس دن ڈنر پر نورین کا انزلہ سے کچھ کہنا، پھر انزلہ اور حارب کے بیچ نورین کا آنا اور پھر نورین کا بھیگی بلی بن کر سارے معاملے میں صلح

جوئی کیلئے ہاتھ بڑھا دینا، وہ سب بخوبی محسوس کرتا رہا تھا مگر وہ معاملے کو بگاڑنے کے بجائے سدھارنے کی کوشش میں انزلہ اور حارب کو ہی سمجھاتا رہا تھا۔ آج وہ اک بار پھر سے نورین کو اپنے ساتھ لا کر وہی بدمزگی دہرانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

شام میں اپنے پلین کے عین مطابق اس نے گھر سے نکلنے کیلئے ٹیرس کے راستے گھر سے بھاگنے کا پلین ترتیب دیا تھا اور دوپہر میں ہی اماں سے آنکھ بچا کر لاریب کے کمرے سے اس کا قد آور بھالو لا کر اپنے کمرے میں رکھ چکا تھا۔ اندھیرا ہوتے ہی اس نے اس بھالو کو اپنے بیڈ پر لیٹا کر اس کے اوپر کمبل ڈال دیا اور پھر سلائیڈنگ ڈور کو کھولتا ہوا ٹیرس پر آیا اور پہلے اس نے اپنے اور انزلہ کے ٹیرس کی ملحقہ دیوار پھیلانگی اور اس کے بعد انزلہ اور حارب کے ٹیرس کی ملحقہ دیوار پھیلانگ کر وہ محمود صاحب کے گھر کی حدود میں آ گیا۔ دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے شیشے کے گلاس پر اپنی دونوں ہتھیلیوں کی اوٹ میں اپنا منہ چھپا کر کمرے میں جھانکنا شروع کیا مگر دوسری جانب غالباً پردے ڈلے ہونے کے سبب کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، وہ مزید آگے کو ہوتا ہوا اپنا بوجھ شیشے کے دروازے پر بڑھاتا پہلے سے زیادہ غور سے اندر جھانکنے لگا، اس سے پہلے اسے دوسری جانب کوئی ہلچل محسوس ہوتی یک دم سے ہی دروازہ کھینچا گیا تھا اور وہ دھڑام کمرے کے اندر پردے سے الجھتا زمین پر جا گرا۔۔۔

"شرم نہیں آتی یوں اک نوجوان کے کمرے میں تانکا جھانکی کرتے ہوئے۔۔۔؟" حارب کڑے تیور لیئے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ قاسم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا حارب نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے کھینچ کر کھڑا کر دیا۔

"نوجوان تو دیکھو۔۔۔؟ اور تمہارے کمرے میں ہے ہی کیا کتابیں۔۔۔؟ گھڑیاں۔۔۔؟" قاسم اس کا مذاق اڑا گیا۔

"کیسے آئے ہو۔۔۔؟"

"مت پوچھو، بڑی مشکل سے جان بچا کر آیا ہوں۔۔۔" اس نے ساتھ ہی اک گہری سانس لی۔

"میں پوچھ بھی نہیں رہا، میرا مطلب ہے کس سبب سے آئے ہو۔۔۔"

"ہم سب لوگ ساحل سمندر چل رہے ہیں تم بھی چلو۔۔۔"

"نہیں شکریہ، میں کچھ مصروف ہوں۔۔۔" وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے اپنا موبائل استعمال کرنے لگا۔

"سیدھا سیدھا کہو انزلہ سے ڈر رہے ہو۔۔۔" قاسم بھی اس کے پاس کہنی کے بل لیٹ کر شرارت سے وار کر گیا۔

"ہاں وہ بڑی کوئی ترم خان ہے۔۔۔" وہ استہزائیہ ہنسا۔

"ترم خانی ہونے کا تو نہیں پتا مگر وزیرہ باد کی چھریاں اسی کی زبان سے تیز ہوتی ہیں۔۔۔" قاسم فخریہ انداز میں مسکرایا تھا۔

"زبان تو ماشاءاللہ پورے خاندان نے ہی کافی شیریں پائی ہے۔۔۔۔ مگر بد سے بدنام برا۔۔۔" حارب بھی قاسم کے زبانی جوہر کا حوالہ دے گیا۔

"اچھا چلو ناں یار میں اتنی مشکل سے دیواریں پھیلانگتا ہوا یہاں تک آیا ہوں۔۔۔"

"تو سیدھے راستے سے آجاتے۔۔۔"

"ابے یار نہیں آسکتا تھا ناں، اماں پکڑ لیتیں تو نورین کو بھی ساتھ میں لے کر آنا پڑتا۔۔۔" وہ قدرے بیزاریت سے بولا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو لے آتے اسے بھی، ویسے بھی مستقبل قریب میں آنٹی تمہیں اسی کے ساتھ گھمانے والی ہیں۔۔۔" موبائل استعمال کرتے ہوئے اس کے چہرے پر زچ کرتی مسکراہٹ تھی۔

"نہیں وہ انزلہ کو نہیں پسند۔۔۔اب اٹھ بھی جاؤ۔۔۔" قاسم اسے وہیں بیڈ پر لیٹے موبائل استعمال کرتا دیکھ کر زچ ہو گیا۔

حارب واک ان کلوزٹ کی جانب بڑھ گیا "تو تم صرف انزلہ کی اس کیلئے ناپسندیدگی کے سبب اس سے شادی نہیں کر رہے۔۔۔؟"

"مجھے بھی وریشہ پسند ہے۔۔۔۔" وہ بھی کلوزٹ کے باہر آ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"یوں کہو ناں، خوامخواہ میں انزلہ کے کندھے پر بندوق رکھ کر کیوں چلا رہے ہو۔۔۔" حارب چینج کرنے کے بعد باہر آ گیا۔ "ویسے آج کل تو یوں لڑکیاں بھی گھر سے نہیں بھاگتیں جیسے تم بھاگ کر آئے ہو۔۔۔" وہ شیشے کے سامنے کھڑا ہوتا اپنے بال ٹھیک کرنے لگا تھا۔

"ہاں تو آج کل کے دور میں کوئی لڑکیوں کی بھی یوں زبردستی کی شادی نہیں کرواتا جیسے میرے گھر والے میری کروانے پر تلے ہوئے ہیں۔۔۔" وہ بنا اپنی حرکت پر شرمندہ ہوئے منہ بگاڑ کر جواب دے گیا۔

وہ چھ ہواخوری کرنے ساحل سمندر پر چلے آئے تھے، عین گھر سے نکلتے وقت اماں نے لاریب کو دھر لیا تھا،اس سے پہلے اماں اس کو بھی روکتیں وہ نورین کو ساتھ لے آنے پر رضامند ہو گئی تھی اور اب اک بار پھر سے ناچاہتے ہوئے بھی نورین ان کے منصوبے کا حصہ بن ہی چکی تھی۔

وہ سبھی پانی سے کچھ ہی فاصلے پر لٹکتی ہوا میں جھولتی قمقموں کی جانب آ گئے، حارب اور قاسم نے ہاتھ میں تھامی ہوئی فولڈ ایبل کرسیوں کو وہاں رکھتے ہوئے ایک ایک کر کے کھول دیا۔۔۔ سبھی اپنی اپنی نشست سنبھال گئے اور قاسم اک منٹ میں آنے کا کہتا ہوا پاس ہی کھڑی گاڑی کی جانب آ گیا اور ڈگی کھول کر اس نے اس میں سے سنیکس کی باسکٹ نکالی تھی اور پھر اسے اپنے بازو میں دبائے واپس آیا اور عین ان سب کے بیچ رکھ دی۔

"آج کی سنیکس پارٹی انزلہ کی جانب سے۔۔۔"وہ انزلہ کی سنیک بکٹ چرا کر لایا تھا، اپنی بکٹ کو پہنچانتے ہی انزلہ کی تیوری چڑھی اس نے جیسے ہی لڑنے کیلئے اپنے لب وا کئے لاریب نے اس کا ہاتھ لیا۔"ہم بعد میں حساب برابر کر لیں گے ناں۔۔۔"لاریب نے

نورین کی جانب اشارہ کیا، انزلہ ضبط سے اپنا غصہ پی گئی۔ سبھی بکٹ میں سے اپنے اپنے من پسندیدہ سنیکس اٹھا کر کھاتے ہوئے باتیں کرنے لگے تھے۔

"حارب بھٹے والا۔۔۔" قاسم کی آواز پر سبھی کی نظریں کچھ ہی فاصلے پر موجود بھٹے کے ٹھیلے کی جانب اٹھیں۔

"اچھا۔۔۔" وہ اپنے سنیکس پر توجہ مرکوز کئے ہوئے تھا۔

"حارب ب۔۔۔ وہ دیکھو بھٹے والا۔۔۔ بھٹے والا۔۔۔" اس نے اشارہ کرتے ہوئے اپنے الفاظ پر زور دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو۔۔۔ کیا کروں۔۔۔؟ ان کے ساتھ جا کر بھٹا بنانا شروع کر دوں۔۔۔" وہ عاجز ہوا۔

"نہیں۔۔۔ جاؤ ان سے بھٹا لا کر دو۔۔۔" قاسم نے جھوٹی مسکراہٹ کی نمائش کرتے ہوئے اسے پھر سے سمجھانا چاہا۔

"کیوں تمہارے پاؤں میں مہندی لگی ہے یاں تم نے پائیل پہنی ہے۔۔۔؟" وہ بھی معصومیت کی حدوں کو چھوتا بولا تھا۔۔۔ وہاں بیٹھے سبھی لوگ ہنس پڑے۔

"بھائی نہیں ہو۔۔۔؟" قاسم اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے ملتجائی ہوا۔

اس کے اشاروں کو بھانپتے ہی وہ ہاتھ میں پکڑا پیکٹ اس کی جھولی میں پٹختا اٹھ گیا۔۔۔اس کے جانے کے کچھ ہی لمحوں بعد وریشہ بھی اس کے پیچھے ہولی تھی اور پھر اس کے کچھ لمحوں کے بعد قاسم بھی نکل لیا تھا۔ قاسم کی حرکت سمجھتی انزلہ بھی لاریب اور نورین کو باتوں میں گھیر گئی اور ویسے بھی ان دونوں کی ان جانب پیٹھ تھی تو معاملہ سنبھالنا مشکل نہیں ہوا تھا۔۔۔

باتیں کرتے کرتے انزلہ نے سامنے دیکھا تھا، قاسم اور وریشہ اپنا اپنا بھٹہ پکڑتے چہل قدمی کیلئے نکل چکے تھے جبکہ حارب بھٹے والے انکل کے ٹھیلے کے ساتھ چلتا چلتا ان کے پاس آگیا۔

"میں نے سوچا جس کو جیسا چاہیے وہ اپنی مرضی کا بنوا لے۔۔۔"

"سب سے پہلے میرا بنا دیں۔۔۔" لاریب نے فوراً سے کہا "اور انزلہ باجی کا بھی میرے جیسا ہی زرا تیکھا سا خوب سارے لیموں کے ساتھ۔۔۔" اس کے جلدی مچاتے انداز پر انزلہ نے اس کی جانب تفتیشی نظروں سے دیکھا۔

"منہ میں پانی آرہا ہے۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی لاریب نے بچوں کے جیسے لبوں پر زبان پھیری۔

اگلے تین منٹ میں انکل نے ان دونوں کا بھٹا تیار کر کے انہیں پکڑا دیا تھا اور اب نورین کا بھٹہ تیار کرنے لگے تھے۔

"ہم پانی میں چلیں۔۔۔"لاریب نے انزلہ کا بازو پکڑتے کہا۔"پلیز۔۔۔۔۔"

"آپ لوگ بھٹہ لیں ہم آتے ہیں۔۔۔"وہ کچھ حیرت ذدہ سی لاریب کے ساتھ چل دی ۔لاریب نے اسے انکار کرنے تک کا موقع نہیں دیا تھا۔

" نظروں سے اوجھل مت ہونا۔۔۔"رات کا پہر تھا حارب نے انہیں سمندر کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے احتیاطاً کہا۔۔۔جسے انہوں نے جتنی زور سے سر ہلا کر قبول کیا تھا اتنی ہی شدت سے وہ اس کی نفی کرنے والی تھیں۔۔۔

لاریب اسے لئے قاسم اور وریشہ سے مختلف سمت میں نکل آئی تھی،وہ دونوں چلتے چلتے کافی آگے آچکی تھیں، لیکن فی الحال پاؤں پانی پر نہیں دھرے تھے۔انزلہ پانی میں اترنے کیلئے آگے بڑھی مگر لاریب وہیں کھڑی رہی۔۔۔

"اب آؤ بھی۔۔۔"انزلہ نے لاریب کو رکتا دیکھ کر کہا۔۔۔

"توبہ کریں۔۔۔آپ کو پتا ہے ناں مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔"اس نے سہمی نظروں سے انزلہ کی جانب دیکھا۔

"انسان بنو۔۔اب اتنی دور لے کر آئی ہو تو چلو۔۔۔"انزلہ نے آگے ہو کر اس کا بازو پکڑنا چاہا تو وہ فوراً سے پیچھے کو ہوئی۔۔

"مجھ پر بھروسہ رکھو میں تمہیں اکیلا تھوڑی چھوڑوں گی۔۔۔"

"ہا۔۔۔جیسے آپ کو بڑی سوئمنگ آتی ہے ناں۔۔۔"اس نے انزلہ کی بات ہنسی میں اڑائی۔۔

"مل کر ڈوبیں گے تو ڈر کم لگے گا۔۔۔"وہ اپنی ہنسی کو دبائے بولی تھی۔۔

"جب ڈوب ہی گئے تو کیا فائدہ کون ساتھ ڈوبا کون نہیں۔۔۔"اس نے ہاتھ کھڑے کیئے۔۔۔"مجھے معاف ہی رکھیں۔۔۔"

"لاریب کی بچی پھر تم یہاں لے کر کیوں آئی۔۔۔اچھے بھلے بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر۔۔۔"انزلہ بدمزہ ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا آپ بس دو منٹ یہیں پر رکیں۔۔۔" وہ واپسی کی جانب بھاگی پھر رک کر پلٹی۔۔۔"بس دو منٹ۔۔۔" اور پھر وہ بھاگ گئی تھی۔

وہ لاریب کی بات پر بدمزہ ہوتی پلٹ کر تاحد نگاہ بہتے سیاہ مگر چاند کی مہربان ہوتی سفید روشنی کے زیر اثر آتی رنگ بدلتی نیلی لہروں کو دیکھنے لگی۔۔۔آس پاس گہرا سکوت تھا۔۔۔وہاں آپس میں ٹکراتی لہروں کی آواز کے علاوہ کوئی دوجی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔وہ اپنے ارد گرد چادر لپیٹے پانی کے عین اوپر چمکتے چاند کو دیکھنے لگی جو مسلسل آنکھوں کو خیرہ کئے دے رہا تھا۔۔۔چاند جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔یونہی دور تک دیکھتے دیکھتے وہ ٹھٹکی۔۔۔اسے دور کہیں پانی میں ہلکی سی ٹمٹماتی روشنی نظر آئی۔۔۔وہ پانی کے ساتھ ہچکولے لے رہی تھی۔۔۔اسے یہ لمحہ، یہ فسوں مسمرائز کرنے لگا تھا، دور روشنی کا ہالہ بناتا ہوا چاند اور اس کے ارد گرد مدھم مگر چمکدار روشنی لئے تاروں سے مزین کیا گیا آسمان اور اس آسمان کے تلے جو شیلہ پانی اور اس پانی میں دور ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی جو ٹمٹماتی سی روشنی محسوس ہو رہی تھی۔

اس منظر میں کھوئے کھوئے وہ آنکھیں بند کرتی ٹھنڈی ہوا اپنے اندر بھرنے لگی جب اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے پاس آکر کھڑا ہوا ہو۔۔۔اس کے ساتھ کھڑے ہونے

والے شخص کو حیرانی ہوئی، وہ اس کی آمد پر گھبرائی نہیں تھی۔ گھبرانے کا کوئی جواز بھی نہیں بنتا تھا جب وہ جانتی تھی پاس آنے والا شخص کون ہے۔۔۔ وہ اس کی خُوشبو پہچانتی تھی۔۔ باوجود اس کے کہ وہ آنکھیں بند کئے بڑے سکون سے ٹھنڈی ہوا اندر اتار رہی تھی پھر بھی وہ پہچان گئی تھی کہ وہ اس کے پاس آکر کھڑا ہوا ہے۔۔۔ بلآخر انزلہ نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔ وہ اب بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ جہاں سے وہ دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں براہ راست دیکھ سکتے تھے۔۔۔ اک جانب سے چاند کی کرنیں اس کے چہرے کو چھو کر گزر رہی تھیں۔۔۔ وہ سفید شرٹ جو قدرے اسے ڈھیلی تھی اس کے ساتھ آلیو کلر کی پینٹ پہنے ہوئے تھا۔۔ اسے خود کو یوں تکتا پا کر وہ مدھم سی مسکان چہرے پر سجا گیا ۔۔۔ جانے چاند میں ایسی کیا کشش تھی جو محبت کو دیوانہ کرنے لگتا تھا۔ اس کا چہرہ اسے اپنا اثیر کرنے لگا تھا۔ اگر اک پل کو سب کچھ جھٹلا دیا جائے تو اس کے چہرے میں محبت کی گرہ باندھ دینے کی جاذبیت تو تھی۔

"مجھ سے کسی نے کہا تھا مجھے زرا برابر بھی ڈریسنگ سینس نہیں ہے۔۔۔" حارب نے اسے خود کو یوں دیکھتے دیکھ کر کہا، انزلہ نے فوراً اس کے چہرے سے اپنی نظریں پھیریں۔۔۔

"میں تو چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔۔" اس نے سہولت سے جھوٹ بولا۔

"یہ تو سنا تھا چاند میں محبوب دکھائی دیتا ہے۔۔ یہ پہلی بار سنا ہے محبوب میں چاند دکھائی دے رہا ہے۔۔۔"

وہ اس پر ناگوار سی نظر ڈالتی پلٹنے کو ہی تھی جب حارب نے سرعت سے اس کی کلائی تھام لی۔۔۔"ابھی مت جاؤ۔۔۔"اس نے جذب سے کہا تھا، حکم نہیں تھا بس اک التجا تھی۔۔۔

کتنی سادہ سی بات تھی، کتنی سادہ سی التجا تھی مگر پھر بھی وہ انزلہ کو اک نادر سے جذبے سے روشناس کروا گئی تھی جسے اس نے بخوبی اپنی دل کی دھڑکنوں میں سنا تھا۔۔۔اس نے منت کی تھی یوں کہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی رک گئی۔۔۔اسے محسوس ہوا تھا جیسے پہلی بار۔۔۔پہلی بار وہ سچ میں اسے روکنا چاہتا ہو۔۔۔اسے رک جانے. کا کہتے ہوئے اس کی نظریں ادھر ادھر نہیں بھٹکی تھیں،ان آنکھوں نے کسی دوسری چیز کا عکس اپنے اندر نہیں سمایا تھا اور یہی بات کہیں ناں کہیں سامنے کھڑی لڑکی کے دل کو بھا گئی تھی۔

وہ رک گئی تو وہ جی اٹھا۔۔۔وہ یوں مسکراتے ہوئے سامنے دیکھنے لگا جیسے اسے دو جہان عنایت کر دیئے گئے ہوں۔۔۔اک سرشاری سی تھی جو اس کے وجود میں اتار دی گئی تھی۔۔۔اٹھی ہوئی گردن، مطمئن سا چہرہ، سمندر سے زیادہ گہریں اور چاند سے زیادہ چمکدار آنکھیں

۔۔۔اور لبوں پر جھلکتی زندگی سے بھرپور مسکان۔۔۔وہ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سامنے دیکھنے لگا۔۔۔

اتنی بھی کوئی بڑی بات اس نے نہیں مانی تھی جو اس کے پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔۔۔وہ اس کے یوں یہاں کچھ پل رک جانے پر اس قدر خوش تھا۔۔۔ محض کچھ ہی لمحوں کی رفاقت نے اسے اتنی طمانیت عطا کر دی تھی، وہ اندازہ کر سکتی تھی راستہ الگ کرنے کی صورت میں کیا ہونے والا ہے، کیا ہو سکتا ہے۔۔۔اور پھر وہ مرد تھا، اپنی دسترس میں آئی عورت کو جلا کر راکھ کر سکتا تھا مگر چھوڑ نہیں سکتا تھا۔۔۔سامنے کھڑے شخص کا وجود اس کی ماں کی باتوں کو جھٹلانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔ مگر کیسے۔۔۔؟

انزلہ نے سامنے سے رخ پھیرتے ہوئے لمحے بھر کیلئے اسے دیکھا۔۔۔وہ ابھی تک اسی زعم کے زیر اثر تھا کہ اس کی التجا سن لی گئی تھی۔۔۔اس کے چہرے کو دیکھتے دیکھتے دماغ میں کہیں دور فرحین بیگم کے جملوں کی بازگشت سنائی دی تھی۔۔۔"یوں راستے میں کھڑا ہو کر آنے والوں کا راستہ بند نہ کریں۔۔۔"اک پل کو دل اس کے ظاہر پر ایمان لایا تھا اور اسی پل ملال نے اسے آن گھیرا اور اگلے ہی لمحے بے یقینی نے۔۔۔وہ سامنے سے نظر ہٹاتی الجھی الجھی اسے دیکھنے لگی۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" گویا وہ اس کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کر چکا تھا۔

وہ کچھ لمحے خاموش اسے دیکھتی رہی، حارب نے بھی وہی مسکان سے بھرپور چہرے کا رخ اس کی جانب کر لیا۔ "حیران ہوں۔۔۔ الجھ رہی ہوں۔۔۔"

"کس بات پر۔۔۔" وہ قدرے حیران ہوا۔

"سمجھ نہیں پا رہی سچ کیا ہے۔۔۔؟ کیا آپ سچ میں یہ ہیں جیسے اس وقت مجھے دکھائی دے رہا ہے۔۔ یاں پھر۔۔" وہ رکی۔۔۔ "یاں پھر وہ جو سالوں پہلے میرا ہاتھ جھٹک کر چلا گیا تھا۔۔ یاں یوں کہا جائے کہ بھاگ گیا تھا۔۔۔"

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں آپ کی کس بات پر اعتبار کروں اور کس پر نہیں۔۔۔ کس رویے کو سچ جانوں اور کس کو جھوٹ۔۔ کس بات پر اعتبار کروں؟۔۔ یہ جو باتیں آپ اب کہہ رہے ہیں ان پر یا پھر سالوں پہلے کی گئی نصیحت پر۔۔ سمجھ نہیں پا رہی تب مجھ سے جھوٹ بولا گیا تھا یاں پھر اب بولا جا رہا ہے۔۔" وہ واقعتاً الجھ گئی تھی۔۔۔

"ممکن ہے اگر تم سچ اور جھوٹ کی حد سے باہر نکل کر سوچو تو تمہیں سمجھ آ جائے۔۔۔ شاید سمجھ آ جائے کہ تب کی جانے والی نصیحت تھی اور اب کیا جانے والا اقرار۔۔" حارب نے اس

کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لئے کہا۔۔انزلہ اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹاتی ہنس دی۔۔۔ تلخ ہنسی۔۔یوں جیسے سمجھ نہ آیا ہو۔۔

"لازمی تو نہیں ہر کسی کے اقرار پر ایمان لایا جائے۔۔۔ہر کسی کی بات ایمان لانے کے قابل تو نہیں ہوتی۔۔۔آپ کی خود کی مرضی بھی تو اہمیت رکھتی ہے۔۔۔جیسے سالوں پہلے آپ کی مرضی اہمیت رکھتی تھی، آپ کی سوچ حتمی ہوتی تھی۔۔۔"پتا نہیں کیوں اس نے اپنی مرضی کو اس کی چاہ کا متضاد ٹھہرانا بہتر سمجھا تھا۔۔۔

"تمہیں پتا ہے جب تم مجھے ہر کسی کی فہرست میں ڈال دیتی ہو تو یہاں۔۔۔"حارب نے انگوٹھے کو عین اپنے دل کے اوپر رکھا" یہاں درد ہوتا ہے۔۔۔"اس کے گلے کی گلٹی ابھری ۔۔۔"کتنی عجیب بات ہے ناں انز میں تمہارے لئے ہر کسی ہوں اور تم میرے لئے سبھی کچھ ۔۔۔میری کل کائنات۔۔۔میری انا پر گہری ضرب۔۔۔"وہ پژمردہ سا بولا، انزلہ نے پل کی پل چاند پر سے نظریں ہٹا کر حارب کی جانب دیکھا اور پھر فوراً سے نظریں پھیر لیں۔"تم ٹھیک کہہ رہی ہو اقرار تو مقرر کے جذبات کا عکاس ہوتا ہے سامع کے نہیں۔۔۔۔"وہ ٹھہرا۔۔"تم ٹھیک کہہ رہی ہو لازمی نہیں ہے آپ بھی سامنے والے کیلئے وہی جذبات رکھتے ہوں جو وہ آپ کیلئے رکھتا ہے۔۔ہو سکتا ہے تم بھی میرے لئے یہ سب محسوس نہ کرتی

ہو۔۔۔"اس نے کہنے کے بعد انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں آس کا دیا جلا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی خاموشی نے ایسی بے اعتنائی کا جھکڑ چلایا کہ وہ دیا بجھ کر رہ گیا ۔کاش وہ کہہ دیتی کہ ایسا نہیں ہے۔۔۔

وہ خاموش بنی اس کی بات کا جواب دیے سامنے دیکھتی رہی تو اس نے بھی اپنی نظروں میں سے اس کے عکس کو باہر نکال دیا۔"بائے داوے تھینکس۔۔۔"

وہ سمجھ گئی تھی وہ اس کے وہاں رک جانے پر اسے شکریہ کہہ رہا تھا۔۔۔اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔کاش وہ سب نہ ہوا ہوتا۔۔کاش وہ اس کی جانب قدم لے سکتی۔۔۔کاش وہ اپنی تمام سوچوں کی نفی کر سکتی۔۔۔کاش وہ بھی اوروں کی طرح بنا نفع نقصان کا سوچے انہی لمحوں میں جی جاتی۔۔۔ماضی کو اتنا بھی سیاہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ حال کو بھی داغ دار کرنے لگے۔۔۔

"آپ نورین سے شادی کر لیں۔۔"کچھ دیر کے بعد اس نے ہمت جٹا کر کہا۔۔۔یعنی اس نے اس کی جانب قدم بڑھانے کے بجائے راستے میں سے ہٹ جانے کو فوقیت دی تھی۔

وہ جواب تک اس کی باتوں پر،اس کے رویے پر خلاف عادت تحمل مزاج سا بنا کھڑا تھا اس کی بات پر اک پل کو اس کا دل ڈوب کر ابھرا تھا،اسے چند ہی سیکنڈ لگے تھے سنبھلنے میں۔۔۔جو

لڑکی اس کے پاس کھڑی یہ سب کہہ رہی تھی اس سے کچھ بھی بعید نہیں تھا کب کونسا ذرخیز خیال اس کے دماغ میں سما جائے اور وہ نہ صرف بنا رکے اس کا اظہار کر دے بلکہ اس پر عمل بھی کر گزرے۔۔۔

"مشورہ تو اچھا ہے مگر اتنی زرخیز بات تمہارے اپنے دماغ کی پیداوار ہے؟ یا کسی اور کے سافٹ ویر کا کمال ہے۔۔؟"

وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا اور وہ غصہ نہ دکھاتی ایسا تو ممکن تھا ہی نہیں۔۔"میں سنجیدہ ہوں۔۔اگر آپ بھی بات کو مزاح کا رخ دینے کے بجائے سنجیدہ رہ کر بات کر لیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔۔"

"اچھا۔۔۔ چلو ہو گیا سنجیدہ۔۔۔اب بتاؤ کیا کرنا چاہیے مجھے۔۔۔"اس کے چہرے پر سے پہلے والا نرم تاثر غائب ہو چکا تھا۔۔۔

"آپ نورین سے شادی کر لیں۔۔۔وہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔"اس نے پھر سے بنا کسی جذباتی وابستگی کے کہا۔

"ہم۔۔۔"اس نے سمجھتے ہوئے سر کو جنبش دی۔"وہی اچھی لڑکی ناں جس کا چند دن پہلے تک میرے قریب آنا بھی تمہیں تکلیف دے رہا تھا۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"حارب۔۔۔"وہ اسے ٹوک گئی۔

حارب نے اک قدم اس کی جانب لیا اور وہ بے ساختہ ہی دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔"میری غیر سنجیدگی کو اپنی خوش قسمتی سمجھو یا قسمت کی مہربانی جو ابھی تک مجھے تمہارے معاملے میں میری ضد اور انا کو نہیں ابھار پا رہیں۔۔۔"وہ تنبیہی لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

انزلہ بھی اپنے ازلی باغی انداز میں سر اٹھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ گئی تھی، دو باغی آنکھیں اک دوسرے سے پورے زور سے الجھی تھیں۔"اک بات یاد رکھئے گا ۔۔زندگی میں کبھی بھی۔۔۔ کبھی بھی میرے مقابل اپنی ضد کو ہر گزمت لائے گا۔۔۔اگر کبھی میرے مقابلے میں آپ کی انا آئی تو اس کا اختتام میری زندگی پر ہو گا۔۔۔جب کبھی میری سانسیں کھٹکنے لگیں تو ضدی بن جائے گا۔۔موت خود بخود میرا مقدر بن جائے گی۔۔۔آپ کی انا کو شکست قبول نہیں ہو گی اور میری ضد کو ہار۔۔۔اور رہی بات مجبوری۔۔۔بے بسی کی تو میں نے اب ان سے ڈرنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔کوئی بھی کسی بھی قسم کا خوف میرے پاؤں کی بیڑیاں بن کر مجھے کسی رشتے میں رہنے کیلئے مجبور نہیں کر سکتا۔۔۔رشتہ ہو گا تو محبت۔۔۔احساس۔۔۔، قدر روانی پر ہو گا۔۔نہیں تو جوتی کی نوک پر

بھی نہیں۔۔۔"وہ بہت سہولت سے مطلع کر گئی تھی کہ اس بار مجبوریاں بھی اس کے پیر کی بیڑیاں نہیں بنیں گی۔۔۔

حارب کی سماعتوں نے ان ان گنت باتوں میں سے محض اپنے مطلب کی بات کو رسائی دی تھی "رشتہ ہو گا تو محبت پر ہو گا۔۔۔" حارب نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔ "تو پھر محبت پر نبھالو ناں۔۔۔" اک بار پھر وہ ملتجائی ہو گیا۔

پہلے پہل انزلہ کا دل پسیجا تھا۔۔ مگر اگلے ہی پل اس نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنے ہی دل پر جبر کر گئی۔ "میں نہیں کر سکتی۔۔۔ میرے اختیار میں نہیں ہے۔۔۔"

اس کے کہنے کی دیر تھی حارب نے اگلے ہی سیکنڈ اسے اس کے بازوؤں سے پکڑ کر خود کے عین سامنے کر لیا تھا۔ "میرے معاملے میں اتنی سخت کیوں ہو جاتی ہو۔۔؟ کیوں تمہیں محض مجھ پر رحم نہیں آتا۔۔۔" اس کی آواز میں نمی گھل چکی تھی۔۔۔ "آخر میری ہی تکلیف تمہیں نظر کیوں نہیں آتی۔۔۔ صرف میری ہی آواز کیوں تمہاری سماعتوں تک نہیں پہنچ پاتی۔۔۔ کیوں انزلہ کیوں۔۔۔ تمہیں سب کا درد محسوس ہوتا ہے۔۔۔ میرا کیوں نہیں۔۔۔ محبت نہیں تو رحم ہی سہی۔۔۔ وہی کر لو۔۔۔ مگر یوں مت کرو۔۔۔" انزلہ نے سر جھکا لیا، اس کی باتوں میں کچھ حد تک تو سچائی بھی تھی۔۔۔ حارب نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔ "میں

نے تمہیں کبھی مجبور نہیں کیا تھا نہ پہلے اور نہ بعد میں۔۔۔میں بھی اتنا ہی بے بس تھا جتنی تم تھی۔۔۔پھر یہ حقارت صرف میرے ہی حصے میں کیوں۔۔۔اپنے اور میرے باپ کے حصے میں کیوں نہیں۔۔۔؟"

"آپ کے حصے میں تو میری تذلیل کا ایک حصہ بھی نہیں آیا۔۔۔اور رہی بات میرے باپ کی ان سے مجھے نہ نفرت ہے نہ محبت۔۔نہ شکوہ نہ امید۔۔کچھ بھی نہیں ہے۔۔ان کیلئے میرا دامن بالکل خالی ہے جسٹ لائک ہی ڈزنٹ ایکزیسٹ اینی مور۔۔۔"

حارب نے اپنے منہ پر ہتھیلی رکھتے ہوئے خود پر ضبط کیا اور گھوم کر اس کی جانب سے رخ پھیرتے اس نے سر اٹھائے آسمان کی جانب دیکھتے اک گہری سانس بھر کر خود کو پر سکون کیا اور پھر واپس سے اس کی جانب گھوما۔

"کیا چاہتی ہو۔۔؟"چاند کی کرنوں نے حارب کی آنکھوں کی چغلی کی تھی جو نم ہونے کا عندیہ دے رہی تھیں۔۔

"آپ شادی کر لیں۔۔۔نورین آپ کو پسند کرتی ہے اور مجھے یقین ہے آپ کو بھی وہ بری نہیں لگتی ہو گی۔۔۔ہو۔۔۔"

"اور تم۔۔۔؟"

Clubb of Quality Content

"میں کیا۔۔۔میں تو ویسے بھی آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور۔۔۔" یہ بات انزلہ نے کیسے کہی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی اور یہ بات حارب نے کس دل سے سنی تھی یہ صرف اس کا دل ہی جانتا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو تم بھی قاسم سے شادی کر لو۔۔۔" اس کی چلتی زبان کو بریک حارب کے اس جملے نے لگائی تھی۔۔وہ بے یقینی سے۔۔۔تاسف بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی یوں جیسے اپنی سماعت پر یقین ہی نہ آیا ہو۔۔۔وہ ایسا کہہ سکتا تھا۔۔۔؟

"کیا ہوا۔۔؟ لائف پاٹنر ہی ڈھونڈنا ہے ناں۔۔۔" اس نے کندھے اچکائے سہولت سے کہا۔ "تم نے میرے لئے ڈھونڈا اور میں نے تمہارے لئے۔۔اور مجھے امید ہے تم دونوں کا کپل کافی جچے گا۔۔"

وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہ گئی، یوں جیسے یقین نہ آرہا ہو کہ وہ ایسی بات کہہ سکتا ہے مگر اس نے کہہ دی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھی تھی اور بنا کچھ سوچے سمجھے فرطِ جذبات میں آگے بڑھ کر اس نے حارب کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے قدرے زور سے کھینچا، وہ مرد ہو کر بھی اس کے سامنے بالکل ڈھیلا پڑ جاتا تھا، اسے سامنے کھڑی لڑکی کو صنف آہن کا تاثر دلوانا اچھا لگتا تھا۔غصے کے

زیر اثر انزلہ نے پوری شدت سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا اور وہ عین اس کے سامنے اک قدم سے بھی کم کے فاصلے پر آن ٹھہرا تھا، وہ اپنے پاؤں اٹھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے جس قدر تاسف سے دیکھ رہی تھی اگلے ہی لمحے اسے حارب کی آنکھوں میں دیکھتے خوف محسوس ہوا تھا اور ساتھ میں ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا بالکل ویسے جیسے عام زندگی میں ہمیں ہمیشہ کر گزرنے کے بعد اپنے عمال کی سنگینی کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے انزلہ کی آنکھوں کے سامنے اس رات کا ہی منظر لہرایا تھا جب روحیل لہرا کر اس کے سامنے ڈھیر ہو گیا تھا۔ خوف کے زیرِ اثر تنفس پھولنے لگا، اس سے پہلے اس کے ہاتھ اس کے پہلو میں گرتے حارب نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ اس کے ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں اترنے کی کوشش کر رہا تھا۔ انزلہ نے اپنے ہاتھ کھینچنے چاہے مگر وہ ہنوز ڈھیٹ بنا اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے بناٹس سے مس ہوئے وہیں کھڑا رہا۔۔۔

"میں نے سنا تھا لوگ غیرت کے نام پر قتل کر دیتے ہیں۔۔۔ مگر آج پہلی بار سن رہی ہوں کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں ہونے کے باوجود اسے کسی دوسرے مرد سے شادی کرنے کا کہہ رہا ہے۔۔۔" انزلہ کی آنکھوں میں نمی جھلملانے لگی۔ اس کا دل اس دریا کی مانند

ہو چلا تھا جس کے دو دھارے نکلتے ہوں اک اس کے نہ چھوڑنے پر غصہ ہونے لگتا تھا اور اک اس کے جدا ہونے پر۔۔۔

"جب تم نے مجھے کسی اور سے شادی کرنے کا کہا تھا مجھے بھی یونہی تکلیف ہوئی تھی ۔۔۔۔مجھے بھی یونہی درد ہوا تھا جب تم نے مجھے خود سے بے وفائی کرنے کا کہا تھا۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے اپنے انگوٹھے سے اسے سہلانے لگا تھا۔ وہ اس کے معاملے میں مسلسل اس قدر تحمل مزاجی کیوں دیکھا رہا تھا، کیا جلد ہی اس کی یہ نرم مزاجی اشتعال کی صورت سطح پر آنے والی تھی۔۔۔ "تمہارا خود کو میرے ساتھ منسوب کرتا اقرار کس قدر مسحور کن ہے۔۔۔"

انزلہ نے اس کی آنکھوں میں غصے کے بعد چمک دیکھی تو وہ ٹھٹکی۔۔۔ سنبھلی۔۔۔ اپنے ہاتھ کو چھڑایا۔۔۔ پیچھے ہوئی۔۔۔ فاصلہ پیدا کیا۔۔۔ اور پھر جب بولی تو آواز میں چیلنج تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے اپنے سر کو جنبش دی۔ "بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ اگر آپ کی یہی خواہش ہے تو یہی ہو گا۔۔" وہ کہنے کے ساتھ ہی آگے کی جانب بڑھی۔۔۔ حارب کو چند سیکنڈ۔۔۔ فقط چند سیکنڈ لگے تھے اس کی بات کا پس منظر سمجھنے میں۔۔۔ وہ بھاگ کر اس تک پہنچا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انزلہ۔۔ڈونٹ یوڈیئر۔۔"حارب کی آنکھوں میں غصہ عود آیا،اس نے اسے تنبیہ کی جسے وہ ہنسی میں اڑاتی ہوئی قدرے تیز تیز قدم لیتی وہاں سے قاسم لوگوں کے پاس آگئی۔وہ چاروں سامنے بیٹھے انتاکشری کھیل رہے تھے،انزلہ ان سے کچھ ہی فاصلے پر رک گئی،اس نے اک گہری سانس بھر کر خود کو کمپوز کیااور پھر واپس پلٹ کر اپنے پیچھے آتے حارب کو دیکھا،وہ اسے آنکھوں سے باز رہنے کی تنبیہ کر رہا تھا،وہ بنااس کی پرواہ کئے قاسم کے پاس آکر رک گئی ۔

"آجاؤ،ہم سب انتاکشری کھیل رہے ہیں۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر انزلہ کی جانب دیکھا۔وہ مٹھیاں بند کئے خاموش کھڑی رہی۔قاسم اپنی کرسی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"کیاہواہے۔۔۔"وہ گھبرایا۔

"مجھ سے شادی کروگے۔۔۔؟"انزلہ کے اس قدر اچانک سوال پر وہاں موجود سبھی نفوس کے چودہ طبق روشن ہوگئے تھے ماسوائے لاریب کے۔۔۔وہ سیدھا شاک میں گئی تھی،کیا اسے قاسم کیلئے خوش ہونا چاہئے تھایاں پھر حارب کیلئے دکھی۔

نادل کلب
Clubb of Quality Content

"ہاہا۔۔۔یو ہیو سچ آ ڈارک سینس آف ہیومر۔۔۔" قاسم نے ماحول میں بڑھتے تناؤ کو کم کرنے کیلیئے ہنستے ہوئے اسے پکڑ کر اپنے بازوؤں میں دبوچ لیا۔ "یہ کیا مزاق ہے بیوقوف لڑکی۔۔۔" وہ بدقت مسکراتے ہوئے سرگوشی میں استفسار کر رہا تھا۔

"یہ کوئی مزاق نہیں ہے۔۔آئی ایم ہیل سیرئیس۔۔ول یو میری می۔۔" قاسم نے اسے فوراً سے چھوڑتے ہوئے پیچھے کیا اور بھنویں سکیڑے تفتیشی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔وہ ہاتھوں کی مٹھیاں بند کئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔انزلہ کی بند مٹھیاں دیکھ کر اس نے پر سکون سانس اندر بھری۔۔۔وہ پکڑے جانے کے خوف سے اکثر جھوٹ۔۔۔ٹوپی ڈرامہ دیتے ہوئے چچا کے سامنے بھی یونہی اپنی مٹھیاں بھینچ لینے کی عادی تھی۔

حارب آگے بڑھنے کو ہی تھا جب قاسم بڑے غیر محسوس سے انداز میں ہاتھ اٹھا کر اسے تحمل دکھانے کا اشارہ کر گیا تھا،اس کی آنکھیں شدت ضبط سے لال ہو رہی تھیں۔

"کوئی تمہیں ناں کیوں کہے گا۔۔۔" قاسم نے اس کے سر پر چت لگائی۔ "ویسے مولوی صاحب نہیں دکھائی دے رہے۔۔۔" قاسم نے ارد گرد دیکھتے مولوی صاحب کو تلاشنے کی اداکاری کی۔ سبھی بات کو مذاق کا رنگ دیتے ہنستے چلے گئے۔۔۔وہ اگر دوسروں کو معاملہ فہم

ہونے کی نصیحت کرتا تھا تو وہ خود معاملہ فہم تھا بھی۔۔۔وہ بہت طریقے سے معاملے کو سنبھال گیا تھا۔

حارب وہاں سے جا چکا تھا۔"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

حارب اک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے وہاں سے چلا گیا،اس کے کچھ ہی دیر بعد انزلہ بھی ان قمقموں کی چھاؤں سے نکلتی آگے ساحل سمندر کی جانب بڑھ آئی۔۔۔سب اس کے ڈرامے کے بعد واپس سے اپنا کھیل کھیلنے لگے تھے۔۔ابھی کچھ دیر پہلے اس کی ضد میں آکر اداکاری کا جوہر دکھا تو دیا تھا مگر اب دل بوجھل ہونے لگا تھا۔۔۔کسی کو غلط ثابت کرنے کیلئے اس نے خود کو نیچے گرا دیا تھا۔۔دل نے آنسو بہانے کی ارضی ڈالی جسے اس نے مسترد کر دیا۔۔وہ کیا کر آئی تھی۔۔۔وریشہ۔۔وہ کیا سوچے گی۔۔۔؟

وہ بس سیدھی چلتی جا رہی تھی بغیر اس کی پرواہ کئے کہ پانی مسلسل گہرا ہونے لگا تھا۔۔۔اس کا پیمانہ بڑھ رہا تھا۔۔۔پانی اسے مسلسل اپنی جانب کھینچتا چلا جا رہا تھا اور وہ مزید اس میں اترتی جا رہی تھی۔۔۔وہ مزید آگے بڑھ کر پانی میں لہراتی چاند کی چاندنی میں اتر جانا چاہتی تھی وہاں جہاں اس کی ساری سوچیں اختتام پذیر ہو جاتیں،جہاں نہ مستقبل کا خوف ہوتا نا ں ماضی کی

کسی راہ کا ملال۔۔۔جہاں نہ اس کا ماضی باقی بچتا اور نہ اس کی ماں کا۔۔۔نہ اس کا باپ باقی رہتا نہ اس کی پرچھائی کا عکس کسی کے وجود کو دھندلاتا۔۔۔

وہ اپنی نظریں عین پانی کے بیچ جھلمل کرتے چاند کے عکس پر ٹکائے مزید آگے بڑھنے کو تھی جب کسی نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر واپس اپنی جانب کھینچا۔۔۔وہ یک دم کسی خیال سے باہر آئی تھی۔۔اس نے نیچے دیکھا تو اس کے گھٹنے پانی میں ڈوب چکے تھے۔۔۔وہ آج سے پہلے کبھی پانی میں نہیں اتری تھی۔۔۔قاسم کے لاکھ سمجھانے پر بھی لاریب نے اور اس نے کبھی پانی میں اترنے کا نہیں سوچا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے خوف اس پر حاوی ہوا، اس کی دھڑکن عروج پر پہنچی۔اس نے سختی سے حارب کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا مبادہ کہیں غصے میں یہیں ناں پھینک دے۔۔۔اگر وہ اپنے متعلق اس کے نیک خیالات سن لیتا تو شاید اک آدھ کوشش کر بھی دیتا۔۔۔

اس نے پانی کے اندر اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔جس مضبوطی سے وہ اسے تھامے ہوئے تھی وہ اس کے ڈر کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔اس نے پانی کے اندر اس کا ہاتھ چھوڑ دینا گوارہ نہیں کیا تھا اور ناں ہی انزلہ نے چھڑوایا تھا۔۔۔اور پھر جیسے ہی پاؤں تلے ریت محسوس ہوئی انزلہ نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر حارب نے ہاتھ چھوڑنے کے بجائے اسے خود سے لگا لیا۔۔۔یوں

جیسے آپ کسی اپنی بیش بہا قیمتی چیز کو کھو جانے کے خوف سے سنبھالنے کی تگ ودو کرنے لگتے ہو یاں جیسے کوئی بچہ اپنی پسندیدہ چیز کو چھن جانے کے خوف سے اپنی مٹھی میں دبوچ لیتا ہے۔۔۔ہم اکثر بچپن میں یہی تو کر چکے ہیں۔۔۔پہلے ننھے ننھے چوزوں کو لیتے ہیں اور پھر پیار کے نام پر انہیں آئیسولیٹ کر دیتے ہیں۔۔۔اس قدر آئیسولیشن کے وہ اس محبت کے پنجرے میں دم توڑ دیتے ہیں۔۔۔

"کیا محض میرا تمہارے پاس ہونا تمہیں بار بار یوں اپنی جان لینے کیلئے اکسا رہا ہے۔۔۔؟"

وہ اسے خود میں بھینچے پوچھ رہا تھا۔انزلہ اس کی بے بسی کا اندازہ اس کی آواز سے لگا سکتی تھی۔۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔مجھے اندازہ نہیں ہوا کہ میں اتنا آگے چلی گئی ہوں۔۔۔"وہ تردید اور تصدیق کے بیچ معلق ہونے لگی تھی،اک جانب ہر جذبے کو جھٹلا رہی تھی اور دوسری جانب اسے تکلیف میں دیکھنا ممکن نہیں تھا۔

"ہمم۔۔۔تمہیں واقعی میں اندازہ نہیں ہو رہا کہ تم بہت آگے چلی گئی ہو۔۔۔"

وہ اس کو بہت سختی سے اپنے بازوؤں میں بھینچے ہوئے تھا۔۔۔یوں جیسے آخری بار اس سے مل رہا ہو۔۔۔اس وقت کئی جذبات کے زیر اثر اس نے خود کو محسوس کیا تھا۔۔۔اگر اسے آنے

میں زرا سی بھی دیر ہو جاتی اور وہ آگے جا چکی ہوتی یاں ڈوب گئی ہوتی۔۔"حارب۔۔میرا سانس بند ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ فوراً سے اسے چھوڑتا ہوا پیچھے ہوا۔۔"آئیم سوری۔۔۔مجھے اندازہ نہیں ہوا۔۔۔"

انزلہ نے سر ہلا دیا اور پھر نیچے کو جھکتی ہوئی اپنے گیلے کپڑوں سے پانی نچوڑنے لگی۔۔۔وہ کچھ لمحوں کیلئے بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھتا رہا۔۔۔وہ رنگ پر رنگ بدلنے لگی تھی، یاں ہر رنگ کو چھپانے لگی تھی۔۔۔اس وقت یوں اپنے کپڑے خشک کر رہی تھی جیسے ابھی کچھ دیر پہلے کوئی بڑی بات ہوئی نہ ہو۔۔۔

"تم۔۔۔تمہیں کیا ہو گیا ہے انزلہ۔۔۔تم وہ انزلہ تو نہیں رہی جس کو میں بچپن سے جانتا تھا۔۔۔اس انزلہ کو تو اپنی عزت اور وقار بہت پیارا تھا۔۔۔"وہ تاسف سے کہہ رہا تھا۔۔۔انزلہ کے ہاتھ اک پل کو ہر قسم کی حرکت سے تھمے تھے، اس نے سر اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا اور پھر سے سر جھٹکتے اپنے گیلے کپڑوں کی جانب متوجہ ہو گئی، مگر ساتھ میں اپنا جواب داغنا نہیں بھولی تھی۔۔

"عزت اور وقار۔۔سن کر اچھا لگا۔۔اچھے الفاظ ہیں۔۔۔عزت۔۔۔اور وقار۔۔۔"وہ ہنسی۔۔۔آنکھوں میں اس کیلئے ستائش لئے وہ ہنس رہی تھی۔۔۔یوں جیسے کیا ہی اخیر بات کہہ

دی ہو اس نے۔۔۔پھر وہ سیدھی ہوئی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔"آپ اس عورت سے عزت اور وقار کی توقع کرتے ہیں جس کا شوہر جاتے ہوئے اس کی امیدوں کے دروازے یہ کہہ کر بند کر گیا ہو کہ وہ اس کے آسرے پر نہ رہے وقت جذبات بدل دیتا ہے۔۔۔یاں وہ جس کا دوست اس کی دوستی سے انکاری ہو گیا ہو۔۔۔"آواز ناچاہتے ہوئے بھی نم ہو چکی تھی، وہ اس نمی کو اندر اتارنے کیلئے کچھ پل کو رک گئی۔

"کاش تم آج یہ سب ناں کرتی۔۔۔جو آج سب کے سامنے تم نے کیا ہے کاش تم یہ نہ کرتی۔۔۔تم نے مجھے نیچا دکھانے کیلئے خود کو اتنا گرا لیا۔۔۔"جارب کے الفاظ نے اسے ماضی کے چابک سے مارا تھا۔۔۔اک پل کو اس کی سانس رکی تھی۔۔۔سانس ہی نہیں ارد گرد کی ہر شہ رکی تھی اور ماضی چل کر اس کے سامنے آیا تھا۔۔اس نے یہی کیا تھا۔۔۔وہ آئینہ لئے اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا۔۔۔

"اس کے بدلے تم مجھ سے آزادی بھی مانگ لیتی تو میں دے دیتا مگر تم خود کے وقار کو یوں داؤ پر نہ لگاتی۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے بے بسی سے انزلہ کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیک دیا۔۔۔

"میں نے تو وہی کیا جو آپ کی خواہش تھی۔۔۔ صرف اس کا حقیقی منظر دکھانا چاہا جس بات کی آپ خواہش کر رہے تھے۔۔۔ نہ اب میری مرضی تھی نہ سالوں پہلے۔۔۔ تب بھی کسی کی خواہشات پر عمل کیا تھا اور آج بھی کسی اور کی خواہش کا۔۔"

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے اس کے ماتھے سے ماتھا ٹیکے شکست خوردہ سا کھڑا تھا۔۔"میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا جیسی تمہاری خواہش۔۔۔ جانتا ہوں تمہاری خواہش میں نہیں ہوں۔۔۔ تمہاری خواہش ہر وہ راستہ ہے جو تمہیں مجھ سے دور لے جاتا ہے۔۔ میں کبھی اتنا بے بس نہیں تھا۔۔۔ کبھی اتنا تحمل مزاج نہیں تھا۔۔۔ مگر تمہیں کھونے کا خوف اس قدر جان لیوا ہے کہ تمہاری جدائی کو قبول کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔ اپنے اختیارات سے دستبردار ہونے پر مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔ سمجھ نہیں آتا بے بس عاشق بن کر تم سے اپنی محبت کی بھیک مانگوں یاں مرد بن کر میدان میں اتر آؤں۔۔۔ بتاؤ کیا کروں۔۔؟ کیا کروں ایسا کہ تمہارے آنسوؤں کو بھول کر سخت بن جاؤں اور اپنے حق کا مطالبہ کر دوں۔۔"حارب نے اندھیرے میں ہاتھ بڑھا کر اس کے ان آنسوؤں کو چنا جو دکھائی تو نہیں دے رہے تھے مگر محسوس کئے جا سکتے تھے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں بے بس ہو گیا ہوں۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ تم کیا چاہتی ہو۔۔؟اگر علیحدگی چاہتی ہو تو پھر یہ آنسو کیوں۔۔۔؟یاں پھر میری موجودگی ان آنسوؤں کا سبب ہے۔۔۔؟" وہ اس سے تو کیا ہی بدگمان ہوتا الٹا خود کے وجود کو ہی موردِ الزام ٹھہرانے لگا۔

حارب کی باتوں نے اسے کچھ بھی کہنے کے قابل کہاں چھوڑا تھا۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔خود جانتی ہو تو اسے بتاتی۔۔۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دل کئی حصوں میں بٹ چکا ہو،اک حصہ اس کی تمنا کر رہا ہو۔۔۔اک مستقبل کے خوف سے بھاگنا چاہ رہا ہو۔۔۔اک ماضی کے اندیشوں سے ڈوب رہا ہو۔۔۔اور اک فنا ہو جانا چاہتا ہو جہاں یہ سب سوچیں ختم ہو جائیں۔۔۔

"بتاؤ اگر تمہاری نظروں سے دور ہو جاؤں تو سکون آ جائے گا۔۔۔ان زیادتیوں کا ازالہ ہو جائے گا جو تمہارے حق میں کی گئیں۔۔؟"حارب نے پیچھے ہوتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔انزلہ سر نہیں اٹھا پائی تھی۔۔۔وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسے اس سے شاید بدلہ چاہیے بھی نہیں۔۔۔وہ تو اپنے ماضی کے اژدھے سے بچنے کی تگ و دو میں ہے۔۔۔

"بتاؤ اگر تمہاے روبرو نہ آیا کروں تو سکون آ جائے گا۔۔آزاد ہونے کا خیال دل سے نکال دو گی۔۔؟"

مٹھیاں بھینچے آنکھوں سے بہتے سیال کے ساتھ وہ سر جھکائے مسلسل نیچے دیکتی جارہی تھی۔ ۔۔حارب نے ہاتھ بڑھا کر بہت نرمی سے اس کی مٹھیوں کو کھول دیا اور پھر باری باری دونوں کو بہت احتیاط سے خود کے لبوں سے لگایا۔۔"اتنی خوبصورت ہتھیلیوں پر اس قدر ظلم کیوں کرتی ہو۔۔۔"

وہ صرف اس کے ساتھ ہی نہیں خود کے ساتھ بھی سخت ہو گئی تھی۔۔۔جب کسی چیز پر بس نہ چلتا تو پھر خود کو ہی تکلیف پہنچا جاتی تھی۔

"انزلہ۔۔"یہ تو زبان تھی جانے دل کس قدر ناامیدی میں ہو گا۔۔حارب نے بلا اختیار ہی اسے پکارا۔۔"میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم اس رشتے کو ختم کرنے کا مطالبہ نہ کرو۔۔۔کم سے کم تب تک تو بالکل نہیں جب تک میں تمہارا دل اپنے حوالے سے صاف نہیں کر دیتا۔۔میری صرف یہ ایک بات مان لو میں تمہاری باقی ہر شرط مان لوں گا۔۔"وہ اک بار پھر سے اس کی خاطر بیک فٹ پر آتا مصلحت پر اتر آیا تھا۔"بتاؤ۔۔۔اتنی سی بات تو مان سکتی ہو۔۔۔"

"مگر مجھے نہیں لگتا۔۔۔"وہ رکی۔۔۔وہ اس کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔"مجھے نہیں لگتا کہ ہم ساتھ چل سکیں گے۔۔۔"وہ سر جھکائے کھڑی تھی مگر پھر اس نے آخری جملہ اس کی

جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیا سوچتا ہے۔۔۔زیادہ دکھی تو نہیں ہوتا۔۔وہ جو پہلے اس کو بغور دیکھ رہا تھا اس کی بات سنتے ہی اس نے اپنی گردن دوسری جانب پھیر لی۔۔۔آنکھوں میں اک تکلیف تھی جو محسوس ہوئی تھی۔۔دل تھا جس کی رفتار مدھم ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ ایسا بول کر اس کی امید تو نہ توڑے۔۔۔

اس نے واپس سے پلٹ کر اس کی جانب نرمی سے دیکھا۔"مگر مجھے لگتا ہے ہم دونوں اک دوسرے کیلئے بہت اچھے ہمسفر ثابت ہوں گے۔۔۔۔"اس سے زیادہ خود کو اس نے اس جھوٹی تسلی سے باندھا تھا۔۔۔

"آپ اپنا وقت ضائع کریں گے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔"اس نے اسے سمجھانے کی آخری کوشش کی۔۔۔"مجھے کسی نے کہا ہے کہ میں راستے میں کھڑے رہ کر اوروں کا راستہ بند نہ کروں۔۔۔"انزلہ نے اس کی جانب دیکھا۔

"تم یونہی راستے میں کھڑی رہ کر کسی کو میرے تک آنے مت دو۔۔۔اک بھرم ہے جو رہ جائے گا۔۔۔"وہ فرط جذبات سے اس کے ہاتھ تھام گیا۔

"یہ سراسر بیوقوفی ہے۔۔۔۔"

"تب بھی مجھے یہ بیوقوفی کر لینے دو۔۔۔ تمہارے بدلے میں ہر خمیازہ بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔۔۔" وہ کسی صورت پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔

"حارب۔۔۔" اس نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"جب تک تم نہیں چاہو گی اس رشتے کے متعلق کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔ اور پھر بھی اگر ان سب کے بعد بھی تم خلع لینا چاہو گی تو میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔۔ بتاو منظور ہیں یہ ٹرمز۔۔؟" اس نے بڑے آرام سے ٹھہر کر کہا۔۔۔

وہ بات مکمل کئے اس کے جواب کا منتظر تھا اور پھر کچھ لمحوں کے بعد بالآخر اس نے سر اٹھا کر اثبات میں ہلا ہی دیا۔۔۔ "آئی ول ٹرائے۔۔۔"

بے ساختہ ہی حارب کے لبوں سے پر سکون سی سانس خارج ہوئی۔۔ "تھینکس۔۔۔" وہ دونوں خاموشی سے واپسی کی راہ پر چل دیئے۔۔۔

"میرے جیسا بھی کوئی ہی الو کا پٹھا ہو گا جو اپنی بیوی کو خلع نہ لینے پر شکریہ کہہ رہا ہو گا۔۔۔" اس نے اک نظر اپنے ساتھ چلتی ہوئی منکوحہ کو دیکھ کر سوچا۔۔ "پتا نہیں اس سے نکاح کرنا زیادہ مشکل تھا یاں اسے اپنے ساتھ رہنے پر آمادہ کرنا۔۔۔" اس پر وہ بڑبڑایا تو اس نے بھی پلٹ کر دیکھا۔۔ حارب نے نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

لاریب نورین کی ناک پر دم کرنے کو تلی ہوئی تھی یاں یہ کہنا زیادہ بہتر تھا کہ وہ اپنا سکون تباہ کر کے اپنے دونوں بھائیوں کی لوسٹوری بچانے کی کوشش میں جٹی جا رہی تھی۔۔۔حارب اور انزلہ تو ویسے ہی وہاں سے کہیں دور نکل گئے تھے مگر قاسم اور وریشہ وہ ان سے کچھ ہی دور قمقموں کے نیچے لگی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔وہ نورین کو پکڑے پھر سے بھٹہ لینے آپہنچی۔۔۔بھٹہ لینے کے بعد نورین نے واپس چلنے کا کہا جس پر اس نے اس کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے واپس سے کھینچ لیا اور اسے لے کر اک جانب پتھروں پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

قاسم وریشہ سے باتیں کرتے ہوئے گاہے بگاہے لاریب کی حرکتوں کو دیکھ لیتا تھا۔۔وہ محسوس کر رہا تھا کہ وریشہ آج اس سے قدرے کم باتیں کر رہی ہے۔۔پہلے وہ اس کی خاموشی کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے گمان کا نام دیتے وہ خود سے ہی باتیں کرتا رہا کہ شاید وہ اس طرح اس سے خود ہی باتیں کرنا شروع ہو جائے۔۔۔مگر وہ کرسی کی پشت پر بازو ٹکائے اور اس کے اوپر اپنا منہ رکھے اسکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔" قاسم کے اچانک سوال پر پہلے تو وہ گڑبڑائی مگر اگلے ہی لمحے اسنے کچھ سنبھلتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"تم باتیں نہیں کر رہی۔۔۔"

"پہلے بھی تم ہی باتیں کرتے ہو اور میں صرف سنتی ہوں۔۔۔۔"

"ہاں مگر آج تمہارا میری باتوں کو سننے کا انداز کچھ مختلف ہے۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اچھا۔۔۔اب تم نے میرے انداز بھی پڑھنا شروع کر دیئے ہیں۔۔۔ تو پھر جناب کیا لگتا ہے آپ کو۔۔۔" وہ اس کی بات پر ہنس دی۔

"آپ کے جناب کو لگتا ہے کہ آپ یعنی کے آپ کے جناب کی جو جناب ہیں وہ الجھی ہوئی ہیں یاں شک میں مبتلا ہو رہی ہیں۔۔۔۔" قاسم نے اپنی بھنوں کو سکیڑا یوں جیسے اس کے چہرے پر کوئی تحریر لکھی ہو اور وہ اسے پڑھنا چاہ رہا ہو۔۔۔ وریشہ نے اسے ہلکی سی چت لگائی۔۔ وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہو گیا پھر دونوں آئیبر و کو اک ساتھ حرکت دی۔۔ "بتاؤ۔۔بتاؤ۔۔۔شک کر رہی ہو۔۔۔۔"

"جی نہیں۔۔۔میں شک نہیں کررہی۔۔۔"اس نے کہا پھر پہلو بدلا۔۔۔"آئی جسٹ فیلٹ بٹ ان کمفرٹیبل۔۔۔یو نو۔۔۔جیسے انزلہ اچانک سے آئی اور تمہیں پرو پوز کیا۔۔۔گو کہ تم نے بڑی مہارت سے اسے ٹال دیا۔۔مگر تم جانتے ہو کہ وہ کوئی مزاق نہیں کر رہی تھی۔۔"

"ہاں مزاق تو وہ سچ میں نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔"وہ اس کی بیوقوفی یاد آنے پر پھر سے ہنس دیا۔

"اگر وہ تمہیں کہے کہ تم اس سے شادی کر لو تو کیا تم کر لو گے۔۔۔؟"

"وہ ایسا نہیں کہے گی۔۔۔"اس یقین سے بھرپور لہجے میں بولا۔

"فرض کرو۔۔۔۔"وریشہ اس کا جواب جانے پر مصر تھی۔

"فرض بھی نہیں کیا جا سکتا۔۔۔وہ ایسا کہہ ہی نہیں سکتی۔۔۔اور تم دیکھنا گھر جاتے ہی وہ تمہیں سوری کا میسج کرے گی۔۔۔"

"تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو یہ بات۔۔۔"

"میں اس کا بھائی ہوں۔۔۔اس کی رگ رگ سے واقف۔۔۔"اس نے قدرے فخر سے کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"وہ وہ طوفان ہے جو بڑی شدت سے اک جانب بڑھتا ہے۔۔۔ پھر بڑھتا ہے اور جا کر غلط ڈائیر یکشن میں ٹکرا جاتا ہے۔۔۔" وہ خود ہی کہہ کر ہنس پڑا۔۔۔ "اور یقین کروا گر تب وہاں کوئی اور مچھیرا بھی ہوتا تو وہ اس کو بھی پروپوز کر دیتی۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔" یہ بہن بھائی اس کو پاگل کر دینے کو تھے۔

"ہے اس کا اک سکرو ڈھیلا۔۔۔ مگر اب اس سکرو کا نٹ آ گیا ہے۔۔۔ خود ہی ٹائٹ کر لے گا۔۔۔" غالباً اس کا اشارہ حارب کی جانب تھا۔۔۔ وریشہ اس کی باتوں سے قدرے مطمئن ہو گئی تھی پھر اس نے کہا۔۔۔

"تم سے اک التجا کروں۔۔۔؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وریشہ نے سر کو ہلکے سے جنبش دی۔۔۔

"کبھی بھی اس کے حوالے سے مجھ پر شک مت کرنا۔۔ مجھے تو فرق نہیں پڑے شاید۔۔۔ مگر انزلہ اگر اسے اس بات کا پتا بھی چل گیا کہ تمہارے اور میرے بیچ اس کی وجہ سے کوئی مسئلہ ہو رہا ہے تو وہ خاموشی سے میری زندگی سے نکل جائے گی۔۔۔" وہ رکا۔۔۔ "اور اگر وہ چلی گئی تو۔۔۔ میں بھی اس کے بغیر نہیں رہ پاؤں گا۔۔۔ میں کبھی بھی انزلہ اور لاریب کے بغیر اپنی زندگی تصور نہیں کر سکتا۔۔۔"

"کیا اس کیلئے اتنا آسان ہے تمہیں چھوڑ دینا۔۔۔؟" اسے اب تجسس ہونے لگا تھا۔

"نہیں۔۔۔ مگر وہ اپنوں کی خوشی کے مقابل پلڑے میں اپنے دکھ نہیں ڈالتی۔۔ وہ بنا اپنی تکلیف کا احساس کئے کر گزرتی ہے۔۔۔" وہ پھر سے دھیما سا مسکرا دیا۔۔۔

"اور لاریب۔۔۔ کیا وہ بھی یوں چھوڑ دے گی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ اسے انزلہ نے بہت سپوائل کر رکھا ہے، اسے جو اچھا لگتا ہے وہ اس سے چمٹ جاتی ہے۔۔۔"

"پھر کیا انزلہ نہیں جانتی کہ اس کے چلے جانے سے تمہیں تکلیف ہو گی۔۔۔"

اس نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔۔۔ "جانتی ہے مگر اس سے زیادہ اس کو اس بات کا یقین ہے کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔" اس کی آنکھوں میں ابھرتا احساس دیکھ کر وہ مسکرا دی۔۔

"اک بات بتاؤں۔۔۔" اس نے قدرے آہستگی سے کہا یوں جیسے کوئی بچہ اپنا سیکریٹ بتانے کا پوچھ رہا ہو۔۔

وریشہ نے ہاں میں سر ہلایا اور وہ پھر سے گویا ہوا۔۔

"مجھے اس کا دل دکھانے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔" اس نے کچھ جھجکتے ہوئے کہا۔۔ "مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر کبھی وہ مجھ سے ناراض ہو گئی۔۔ کبھی مجھ سے مایوس ہو گئی۔۔ اس کے پاس تو میرے علاوہ کوئی ہے بھی نہیں جس سے وہ امید لگا سکے۔۔ مجھے لگتا ہے اس ساری دنیا میں اللہ کے بعد میں ہی اس کا سہارا ہوں۔۔ میں ہی اس کی امیدوں کا محور ہوں۔۔ مگر پھر خیال آتا ہے وہ انزلہ ہے۔۔ اسے کسی کی محبت کی کیا ضرورت۔۔ ضرورت تو مجھے ہے اس کی محبت کی۔۔ میں ان لمحوں میں کہیں کھو گیا ہوں۔۔ جب پہلی بار اس نے مجھے مسکرا کر دیکھا تھا۔۔ پھر حیرانی سے۔۔ اور پھر میرے نہ مسکرانے پر وہ ہونٹ بھینچتے رو دی۔۔" اسے یاد آیا تو وہ سر جھٹکتے دھیما سا مسکرا گیا۔۔۔

"میں وہیں بابا کے پاس کھڑا ان کی گود میں لپٹی اس بچی کو بس دیکھ رہا تھا۔۔ بابا آہستہ سے اسے اپنی بانہوں میں جھلاتے ہوئے میری جانب دیکھ رہے تھے۔۔ میں نے الجھ کر بابا کو دیکھا اور پھر اپنے دونوں بازوان کے آگے پھلا دئے۔۔ وہ کچھ پل میری جانب دیکھتے رہے یوں جیسے اندازہ کر رہے ہوں کہ میں اس ننھی گڑیا کو سنبھال تو لوں گا ناں۔۔ اس کا بوجھ اٹھا تو لوں گا ناں۔۔" وہ سامنے اک نقطے پر اپنی نظریں مرکوز کئے ہوئے اسے بتا رہا تھا اور وہ پھر سے ویسے ہی کرسی کی پشت پر اپنے بازو ٹکائے اس پر اپنا منہ رکھے اسے سننے لگی تھی۔۔

"پھر انہوں نے آہستہ سے اس کو میرے بازوؤں میں دے دیا اور کہا۔ "دھیان سے۔۔بہن کو گرانہ دینا۔۔"۔۔تب پہلی بار اسے ہاتھ میں لیتے محسوس کیا تھا "بہن" کی ذمہ داری کتنی بڑی ہوتی ہے۔۔اگر وہ اپنی ناسمجھی سے گرنے لگے گی تو مجھے بھائی ہونے کے ناطے اسے سنبھال لینا ہے۔۔تب احساس ہوا کہ اس کے معاملے میں محض عمر کے مرتبے پر چھوٹ نہیں ملنے والی۔۔" وہ کہتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔"اور میرے خیال سے ملنی بھی نہیں چاہئے۔۔کسی بھی بھائی کو سخت صرف دنیا کیلئے ہونا چاہئے نہ کہ اپنی بہن کیلئے۔۔اپنی بہن کیلئے تو اسے اس کا وہ فیورٹ ٹوائے بننا ہوتا ہے جسے وہ دکھ میں اپنے ساتھ لگائے رو دے اور خوشی میں اسے اپنے ساتھ بٹھائے۔۔جسے اس کے سبھی راز پتا ہوتے ہیں۔۔جسے وہ رات کے اندھیرے سے ڈرتی کبھی خود سے الگ نہیں کرتی۔۔جس کے بنا کچھ کہے ہی وہ سب سمجھ جاتی ہے۔۔اگر کبھی نظروں سے اوجھل ہو جائے تو وہ پریشان سارا دن اسے تلاشنے میں لگا دیتی ہے۔۔"اس نے کچھ دیر کا توقف کیا۔۔

"جانتی ہو تب احساس ہوا تھا میری بے رخی اس کا دل توڑ سکتی ہے۔۔تب اندازہ ہوا تھا میں اس کیلئے کیا ہوں۔۔۔ محض اس کی مسکراہٹ کے جواب میں مسکراہٹ نہ دینے پر وہ رو پڑی تھی۔۔تب میں نے اسے بڑی عجیب نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔شروع شروع میں غصہ بھی

آتا تھا جب اسے ہنستا رکھنے کیلئے مجھے ہر وقت اپنے منہ پر مسکراہٹ کا لیبل لگا کر گھومنا پڑتا تھا۔۔"

"تم اس سے بہت محبت کرتے ہو۔۔اسے کبھی بتایا ہے۔۔"

"نہیں۔۔ کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔۔"اس نے آسانی سے کہا۔۔۔

"مگر تم اس سے اتنی محبت کرتے ہو تمہیں اظہار تو کرنا چاہیے۔۔۔"

"کیا محبت کو بھی اظہار کی ضرورت ہوتی ہے۔۔؟"اس نے سامنے سے نظریں ہٹا کر کہا تو وہ اک دم لاجواب سی ہو گئی۔۔

"یہی تو المیہ ہے۔۔ محبت اک وہ احساس ہے جو آپ کے عمال سے جھلکتا ہے۔۔میں نے اسے کبھی کہا نہیں ہے۔۔ لیکن اگر تم اس سے پوچھو گی کہ کوئی ایسا انسان جو اگر ساری دنیا اس کا ساتھ چھوڑ بھی دے تب بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گا۔۔تو وہ میرا نام لینا کبھی نہیں بھولے گی۔۔"وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے کہا۔۔۔"پتا ہے محبت جتنی جھوٹی ہو گی اظہار کی لفاظی اتنی ہی شیریں ہو گی۔۔۔اور جہاں سچی محبتیں ہوں گی وہاں الفاظ کا ذخیرہ کم اور احساس کا سمندر ہو گا۔۔"

"تم بہت اچھے ہو قاسم۔۔۔"

"تم کتنی عجیب ہو۔۔۔جیلس ہی نہیں ہوتی اپنی نندوں سے۔۔۔میں چاہتا ہوں تم جب اپنے گھر آؤ تو ان کو سیدھا کر کے رکھ دو۔۔۔اگر تم ہلکی پڑ گئیں ناں تو یہ دونوں تمہارا جینا محال کر دیں گی۔۔۔"

"جیسے ابھی نورین کا کر رہی ہے۔۔۔"وریشہ نے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھی نورین اور لاریب کی جانب اشارہ کیا تھا۔وہ اس کے سنگ ہنستا چلا گیا۔اسی اثناء میں اسے حارب اور انزلہ اک ساتھ مگر اک دوسرے سے قدرے فاصلے پر چلتے ہوئے اپنی جانب آتے دکھائی دے گئے، قاسم نے اس جانب وریشہ کو اشارہ کیا۔۔۔"میں اس لڑکی کی رگ۔۔۔رگ سے واقف ہوں۔۔۔"اور اک بار پھر سے ہنسی کے سبب ان کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

Clubb of Quality Content

گھر آتے ساتھ ہی وہ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد ٹیرس پر چلی آئی تھی،اس وقت اسے تنہائی میں اپنے جھولے پر بیٹھ کر بہت کچھ سوچنا تھا،اور پھر عام انسانوں کی طرح ہر عمل کر گزرنے کے بعد اب اس پر کڑھنا تھا۔۔۔اسے اپنی حرکت پر ندامت نے آگھیرا تھا۔۔۔جھولے پر بیٹھتے ہوئے اس نے موبائل کھول کر میسج ٹائپ کرتے ہوئے بھیجا۔۔۔کچھ ہی دیر بعد بیپ پر اس نے موبائل کو پھر سے کھولا۔۔۔وریشہ نے اسے اس کی

معذرت کے جواب میں میسج بھیجا تھا۔۔۔ابھی واٹس ایپ پر اس کے نام کے نیچے ٹائپنگ کا آئی کان نمودار ہو رہا تھا۔۔وہ انتظار کرنے لگی۔۔۔چند ہی سیکنڈز کے بعد اس کا میسج موصول ہو گیا تھا۔۔۔"اگر سب تمہارا ساتھ چھوڑ دیں تو کیا کوئی ایسا شخص ہو گا جو تمہارے ساتھ کھڑا رہے گا۔۔۔؟"انزلہ کو اس کا سوال کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔۔

"اگر تم جواب نہ بھی دینا چاہو تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"وریشہ کی جانب سے اک اور میسج آیا تھا۔

"قاسم۔۔۔"انزلہ نے ٹائپ کر کے بھیجا۔۔فوراً سے وریشہ نے اسے مسکرانے والے ایموجی کے ساتھ اک اور میسج بھیجا۔۔۔"قاسم نے بھی یہی کہا تھا۔۔۔"

انزلہ اس کا میسج پڑھ کر مسکرا دی۔

Clubb of Quality Content

وہ صبح صبح ہی آرفن ایج آ گئی تھی۔۔آج موسم اچھا تھا۔۔۔آسمان کو بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔۔گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی گارڈ نے اسے انعم بیگم کے آرفن ایج میں موجود نہ ہونے کے متعلق آگاہ کر دیا تھا، وہ ان کی بات پر سر ہلاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔سبھی بچے اس وقت تک سکول جا چکے تھے اسی سبب آرفن ایج میں قدرے خاموشی تھی۔۔۔وہ دھیمی چال چلتے ہوئے آرفن ایج کے پچھلے حصے میں بنے برآمدے میں آ گئی۔۔۔جہاں وہ

اکثر آ کر بیٹھنے کی عادی تھی۔۔۔اس نے اپنا بیگ وہاں اک جانب پڑی کرسی پر رکھ دیا۔۔اور خود وہاں نیچے پکی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔جوتے میں سے پاؤں نکال کر اس نے سامنے کچی زمین پر رکھ دیئے۔۔۔جیسے ہی پاؤں نے مٹی کو چھوا تھا اک تازگی کا احساس وجود میں سرائیت کر گیا تھا۔۔۔مٹی کی میٹھی میٹھی خوشبو طبیعت پر چھائی ناسازی کو دور کرنے لگی تھی۔۔۔اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اک لمبی مگر پر سکون سانس اندر کھینچی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔تم پھر یہی پر آ بیٹھی ہو۔۔۔"انعم بیگم کے سوال پر اس نے بے ساختہ ہی آنکھیں بند کیں، وہ اتنی جلدی ان کی آمد کو متوقع نہیں کر رہی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ہاں تو اب تو مغرب کا وقت نہیں ہے۔۔۔"

"خیریت ہے آج اتنی صبح صبح چلی آئی۔۔۔؟"

"ایسے ہی دل کر رہا تھا۔۔۔"اس نے کہا۔۔"یہ اشرف بابا کتنے سست ہو گئے ہیں۔۔۔ابھی تک چائے نہیں لائے۔۔۔"اور ہمیشہ کی طرح اس کے کہتے ہی وہ چائے کی ٹرے تھامے چلے آئے تھے۔۔

"اب نہ آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے ان کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔۔۔انہوں نے اس کے اوپر بقول اس کے "دو ٹانگوں" والے بسکٹ رکھ دئے۔۔۔

"میں آپ کے دو ٹانگوں والے بسکٹ لینے چلا گیا تھا۔۔۔"

"پھر بھی۔۔۔اب آپ کو کام کرنا زیب نہیں دیتا۔۔" بات کرتے ہوئے سارا دھیان ان بسکٹس کی طرف تھا۔۔

"کام نہیں کروں گا تو کھاؤں گا کہاں سے۔۔۔"

"ہاں یہ بات تو آپ نے صحیح کہی۔۔ چلیں کوئی نہیں آپ بھی میرے ساتھ میرے گھر میں رہیئے گا۔۔"اس نے بسکٹ کو چائے میں ڈبویا۔۔

"انزلہ بی بی۔۔۔"انہوں نے ہنستے ہوئے کہا مگر اگلے ہی لمحے انزلہ کی گھوری پر فوراً سیدھے ہوئے۔۔"بٹیا۔۔۔"

اس نے سر کو خم دیا کہ اب ہوئی ناں بات۔۔۔"بٹیا آپ کس کس کو اپنے ساتھ رکھیں گی۔۔۔جس کو آپ دیکھتی ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے آپ اسے اپنے ساتھ رکھنے کا سوچنے لگتی ہیں۔۔۔پرائم منسٹر ہاؤس تھوڑی نہ ہے آپ کا۔۔۔"

"اشرف چاچا نیت ہونی چاہیئے پھر دل ہو یاں مکان جگہ نکل ہی آتی ہے۔۔۔"اس نے چائے کا گھونٹ بھرا اور پھر ہاتھ اٹھا کر سر کو ہلاتے ہوئے داد دینے لگی۔۔"واہ مزہ آگیا۔۔۔مزہ ہی آگیا۔۔۔"وہ خوشی سے داد وصول کرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔

وہ خاموشی کے ساتھ موسم سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنی چائے پینے لگی اور پھر کچھ لمحوں کے بعد اس نے کپ کو لبوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔"آپ کو پتا ہے مجھے اک بہت اچھا پراجیکٹ ملا ہے۔۔۔"

"تم نے ابھی تک یہ کام چھوڑا نہیں ہے۔۔۔"وہ کچھ حیران ہوئیں۔۔۔"مجھے لگا تھا اب جبکہ حارب آگیا ہے تو تم یہ کام چھوڑ دو گی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔میری اس سے کل بات ہوئی تھی۔۔۔"وہ رکی۔۔۔"میں نے اس سے کہا وہ مجھے چھوڑ دے۔۔"وہ اپنے کپ کے گرد اپنے ہاتھ پھیلا گئی۔

"انزلہ۔۔۔ تمہیں عقل کب آئے گی۔۔۔"وہ اس کی حرکتوں پر اب جھنجھلا اٹھی تھیں۔

"میں اس سے یہ بات نہیں کہنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن مما نے کہا بجائے اسے یوں بیچ راستے میں لٹکا کر رکھنے کے مجھے اسے چھوڑ دینا چاہیے۔۔۔اور وہ ٹھیک بھی ہیں۔۔۔جب مجھے اس نکاح کو رکھنا ہی نہیں ہے۔۔۔اس کے ساتھ چلنا ہی نہیں ہے۔۔۔پھر ان سب چیزوں کا مقصد۔۔۔"اس کا لہجہ اس کی بات کا ساتھ دینے میں مسلسل ناکام رہا۔

"اور اس نے کیا کہا۔۔۔؟"

"اس نے کہا کہ ابھی ایسی بات نہ کروں۔۔۔ مگر وہ بیوقوف ہے اسے لگتا ہے کہ اس کے یوں میری ذات کے گرد چکر لگانے سے مجھے اس کی عادت ہو جائے گی یاں میرا فیصلہ بدل جائے گا۔۔۔"

"انزلہ میں علی کے باپ کے نکاح میں دو سال رہی ہوں۔۔۔اس نے میرے ساتھ نہیں بسایا یہ مجھے پہلے دن ہی سمجھ آ گیا تھا۔۔۔ جس مرد نے گھر نہ بسانا ہو ناں عورت کو پہلی نظر ۔۔یاں پہلی ملاقات میں ہی پتا لگ جاتا ہے۔۔۔ہاں اگر وہ نظر انداز کر دے تو الگ بات ہے۔۔۔"

وہ کپ کے کنارے پر انگلیاں پھیرنے لگی۔۔۔

"اس نے تمہارے ساتھ گھر بسانا ہے۔۔۔وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔۔۔نہ رہنا ہوتا تو تمہیں اس رات پارٹی میں دیکھ کر چھوڑ چکا ہوتا۔۔۔یا کم سے کم فیصلہ ہی کر چکا ہوتا۔۔۔"

انہوں نے جھکتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔"دیکھو بیٹا ہم چاہے لاکھ اس بات سے انکار کر لیں مگر ہم رہتے ایسے ہی معاشرے میں ہیں جہاں شوہر طاقت کے زعم میں طلاق۔۔۔ غیرت کو اپنی مردانگی سے تشبیہ دیتا ہے۔۔۔اس نے تمہیں چھوڑنا ہوتا تو اسے کیا کسی کا ڈر۔۔۔ تم اپنے دل سے اس خوف کو نکال دو۔۔۔۔"

"آپ چاہتی ہیں میں ہار مان لوں۔۔۔"اس کے اندر اک بار پھر بغاوت کا ابال اٹھا۔

"اگر رشتے داؤ پر لگے ہوں تو ہار ماننے میں کوئی قباحت نہیں۔۔۔" وہ بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے سر نیچے جھکائے ہی کہا۔۔۔ "وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔ جب اسے سچائی کا پتا چلے گا وہ چھوڑ دے گا۔۔۔ وہ جانتا ہے میں اس دن پارٹی میں صرف اس کیلئے گئی تھی مگر یونیورسٹی میں بہت سے لوگ میرا اور روحیل کا افئیر سمجھتے تھے۔۔۔" وہ سر نیچے جھکائے دیکھتی رہی پھر اس کی آنکھ سے اک آنسو ٹوٹ کر اس کے جھولی میں رکھے ہوئے اپنے ہی ہاتھوں پر گرا۔۔۔ "یہ اللہ ہی ہوتا ہے جو سچائی جاننے کے باوجود بندے کے اقرار پر اسے معاف کر دیتا ہے۔۔۔ میں نے وہ راستہ چھوڑ دیا ہے۔۔ یہ صرف اللہ ہی ہے جو میری ندامت کو بے مول نہیں ہونے دے گا اس کے علاوہ کوئی میری باتوں پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔" اس نے اپنی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے اپنا گال صاف کیا۔

"اگر میں اسے نہ بھی بتاؤں تو اسے کہیں نہ کہیں سے پتا چل ہی جائے گا۔۔۔ اور جب پتا چل جائے گا تو میں کیا کہوں گی۔۔۔ یہ کہ میں نے اس کی عزت کی حفاظت نہیں کی۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔ وہ صرف بچپنا تھا۔۔۔ یا اک غفلت کا لمحہ۔۔۔ سب سے غلطیاں ہوتی ہیں۔۔۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم ہر خواہش۔۔۔ ہر خوشی سے منہ ہی موڑ لو۔۔۔؟"

"یہ آپ سمجھ رہی ہیں ناں۔۔۔ وہ اس کو بے وفائی کہے گا۔۔۔"

"یہ تم نہیں تمہارا خوف بول رہا ہے۔۔۔ تم تو جانتی ہو ناں تمہارے اور روحیل کے بیچ کچھ نہیں تھا۔۔۔ تم نے محض ضد میں آکر اس سے دوستی کرنی چاہی تھی مگر پھر تم نہیں کر پائی ۔۔۔ تم نہیں چلا پائی۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ کیونکہ تم میں خیر تھی۔۔۔ تمہیں اس راستے پر چھوڑتے ہوئے رسوا ہونے نہیں دیا گیا۔۔۔ اگر اس نے تب تمہیں رسوا ہونے نہیں دیا تو بھروسہ رکھو وہ اب بھی نہیں ہونے دے گا۔۔۔"

"آپ اتنا بڑا دعوہ کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔ اگر میری آزمائش اس کے ہی ہاتھوں سے لکھی ہوئی تو میں خود کے پاؤں پر کھڑی نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔ میں دوسری روحین نہیں بننا چاہتی ۔۔۔"اس نے اپنا سر اپنے گھٹنوں پر گرا دیا۔۔۔

اس نے اس راستے پر پاؤں دھرنے سے پہلے ہی واپس لے لئے تھے مگر کہیں ناں کہیں وہ اس بات سے انجان نہ تھی کہ انسان کا ظرف اس قدر وسیع نہیں کیا گیا جس کی چادر دوسرے انسان کی ہر کوتاہی کو، ہر گناہ کو ڈھانپ لے۔۔۔

"میں کیا کروں۔۔۔ میرے ماضی نے میرے دماغ کو جکڑ لیا ہے۔۔۔ میں اس کے وجود کو بابا کی پرچھائی میں کیوں مدغم کرنے لگتی ہوں۔۔۔ میں اس کی باتوں پر اچانک مشتعل ہونے لگی ہوں، پتا ہی نہیں چلتا وہ کب سامنے سے غائب ہو جاتا ہے اور بابا اس کی جگہ آکھڑے ہوتے ہیں۔۔۔ مجھے نہیں سمجھ آرہا میں کیا کروں۔۔۔ میرا دل اسے محسوس کرنا

چاہتا ہے جسے اس نے اتنے سالوں سے دل میں بسا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔اس شخص کیلئے میرے اپنے ہی دل نے میرے ساتھ بے وفائی کر دی۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں پر اپنا سر ٹیک گئی، اس کے آنسو قطار در قطار بہنے لگے تھے مگر ان کا اثر اس کے لہجے پر نہیں آیا تھا، اس کے آنسو اس کے خود کیلئے بھی اتنے ہی بے مول تھے جتنے اوروں کیلئے۔ وہ گھٹنوں پر کہنیاں ٹیکتی اپنے بازوؤں کو کھڑا کیئے ان پر اپنا سر گرا گئی، یوں کے انعم سلطانہ اس کے آنسو نہ دیکھ پائیں۔۔۔

کچھ لمحے حیرت و خاموشی کی نظر ہو گئے، جب انعم سلطانہ نے ہمدردی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا تم پھر سے روحین کی ڈائیریز پڑھ رہی ہو۔۔۔"

ان کی بات پر انزلہ نے حیرانگی کے زیر اثر جھٹکے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ انہیں اس بات کا علم کیسے ہوا تھا۔۔۔

"کب تک اور کتنی بار پڑھو گی۔۔۔ تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ اس کی ڈائیریز کا بار بار پڑھنا تمہیں غلط فیصلوں سے بچا لے گا۔۔۔ کسی اور کی غلطیوں کو رٹا لگا کر تم ان غلطیوں سے بچ نہیں سکتی۔۔۔ تم مستقبل کو کنٹرول نہیں کر سکتی، اگر مستقبل کو جان بھی لو تب بھی نہیں۔۔۔ جو آزمائش آنی ہے وہ آ کر رہنی ہے۔۔۔ تمہاری ماں اس گھر سے نکل آئی تھی ناں

۔۔۔؟وہ تمہارے باپ کے ظلم سے نہیں مری تھی اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔میں یہ نہیں کہہ رہی تمہارا باپ بے گناہ ہے۔۔۔ مگر تمہاری ماں کا یونہی جانا لکھا تھا اور وہ چلی گئی۔۔۔خدا کیلئے اب بس کر دو ان کو پڑھنا۔۔۔میرے خیال سے تمہیں اب ان ڈائیریز کو آگ لگا دینی چاہیے۔۔۔"وہ اب اس کے سامنے خود بھی بے بس ہونے لگی تھیں۔

انزلہ کو ان کی اس قدر سفاکی پر دکھ ہوا۔"وہ میری مام کی ڈائیریز ہیں۔۔۔"اس نے جذباتیت سے کہا۔

"انزلہ جب پرانے خطوط تکلیف دینے لگیں تو انہیں جلا دینا چاہیے۔۔۔بلکہ میرے خیال سے ماضی کے خطوط ویسے ہی جلا دینے چاہیے۔۔۔"وہ بار بار اس کو اک بات بتا کر خود بھی تھکنے لگی تھیں۔"تمہیں اس سے بات کر کے دیکھنی چاہیے۔۔۔"

"میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ بجھے دل سے اعتراف کر گئی۔"انسان کبھی معاف نہیں کرتے۔۔۔"

"پھر تمہیں اس سے اس قدر ظرف کی امید کیوں ہے۔۔۔؟"

"امید نہیں ہے جبھی تو نہیں بتا پا رہی، وہ معاف نہیں کرے گا۔۔۔"وہ سر اٹھا کر سامنے دیکھنے لگی۔

"مجھے لگتا ہے تمہارے حق میں میری کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔۔۔" انہوں نے بجھے دل سے کہا۔

انزلہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

"میں نے دعا مانگی تھی کہ اللہ تمہارے اس کام سے تمہارا دل پھیر دے مگر دیکھو تم تو آگے سے آگے اس دلدل میں دھنستی جا رہی ہو۔۔۔۔ میں نے تمہارے اور حارب کیلئے نجانے کتنی دعائیں کی تھیں۔۔ مگر دیکھو تمہارا دل اس کی جانب سے کتنا سخت ہو گیا ہے۔۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور پھر انزلہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ "اللہ جو بھی کرے تمہارے حق میں بہتر کرے۔۔۔" وہ اس کے حق میں دعا کرتی وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔

انزلہ نے واپس سے اپنا سر اپنے گھٹنوں پر رکھ دیا۔۔۔ "اس کو بھی یہی لگتا ہے کہ میرا دل اس کیلئے سخت ہو گیا ہے مگر ایسا نہیں ہے۔۔۔ انزلہ کا دل انزلہ کیلئے ہی سخت ہو گیا ہے۔۔۔۔" وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔۔۔ اسے حارب کی کل رات کی باتیں یاد آنے لگی تھیں۔۔۔ اس کی آواز میں گھلتی نمی۔۔۔ اس کی بے بس آواز۔۔۔ اس کی بھی آنکھیں نم کر گئی تھیں۔

دوپہر میں اس کا اور انزلہ کا لنچ کا پلین بن گیا تھا اور اس بار وہ نورین سے بچنے میں بھی کامیاب ہو چکی تھی۔ ویسے بھی حارب اور قاسم دونوں تو اپنے آفس میں مصروف تھے اسے پتا چل

بھی جاتا تب بھی وہ انزلہ کے ساتھ نہ جاتی۔۔۔راستے میں انزلہ کو علی کی بھی کال آ گئی،انزلہ نے اسے بھی وہیں بلا لیا تھا اور یہ بات لاریب کی تیوری چڑھا گئی۔

"آپ نے اس لنگور کو کیوں بلا لیا ہے۔۔۔؟"وہ بدمزہ ہوئی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے اس سے۔۔۔؟"انزلہ نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے میں بھی پھر حارب بھائی کو بلا لیتی ہوں۔۔۔"لاریب کو انزلہ نے آنکھیں دکھائیں۔

انہوں نے سٹارٹر آرڈر کر لیا تھا اور مین کورس کیلئے وہ علی کا انتظار کرنے لگیں،وہ پاس میں ہی تھا اسی لئے انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔وہ ہشاش بشاش ان کے پاس آ کر سلام کرتا اپنی نشست سنبھال گیا۔انزلہ نے اس کے سلام کا جواب دے دیا مگر لاریب وہ اپنی ٹانگ جھلاتی گارلک بریڈ پر بٹر لگانے لگی۔انزلہ اور علی دونوں آنکھوں ہی آنکھوں میں مسکرا دئے۔

"واہ انزلہ باجی۔۔۔آپ کام والیوں کو لنچ بھی کرواتی ہیں۔۔۔"

علی نے انزلہ کی جانب اشارہ کیا وہ اپنی ہنسی دبائے کندھے اچکا گئی۔

"تم لوگ بیٹھو میں آرڈر لے کر آتی ہوں۔۔۔" انزلہ کہہ کر اٹھ گئی۔ علی کرسی سے پشت ٹیکتا سینے پر بازو باندھتا اسے دیکھنے لگا۔ وہ بھی انزلہ کو وہاں سے جاتا دیکھ کر فوراً سے آگے ہوئی تھی۔

"سنو، اس سے پہلے انزلہ باجی ادھر آئیں تمہاری بہتری اسی میں ہے تم یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔۔۔" اس نے چشمے کو سیدھا کرتے ہوئے تنبیہ کی۔

جی نہیں۔۔۔ میں تو کہیں نہیں جا رہا۔۔۔" قاسم نے سہولت سے کہا۔

"آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔" غصے کے سبب اک بار پھر سے عینک نیچے آئی اور اس نے واپس سے اسے اوپر کیا۔

"میرا مسئلہ ہے میں اک سینڈریلا کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔" علی نے بھی آگے ہو کر رازداری سے بتایا۔

"تو ڈھونڈو۔۔۔ مگر ہم سے دور رہو۔۔۔" لاریب نے چھری سے اپنے اور اس کے بیچ فاصلے کی لکیر کھینچی۔

"مگر میرا ماننا ہے ایسی ہی مسکین شکلوں میں سے سنڈریلا نکلا کرتی ہے۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"تم کس قدر تھرڈ کلاس لائنیں مارتے ہو اور الحمدللہ میری شکل مسکین ہے بھی نہیں۔۔۔"

اس نے اپنی پونی کو پیچھے کو جھٹکا دیا۔

"تمہیں لائن کے تھرڈ کلاس ہونے سے مسئلہ ہے یا ں لائن مارنے سے۔۔۔" علی نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔

"ویسے تو مجھے تمہارے سے ہی مسئلہ ہے لیکن اس وقت تمہارا لائن مارنا مجھے زہر لگ رہا ہے۔۔۔"

چلو ٹھیک ہے پھر لائن نہیں مارتا۔۔۔ تم نے تو میرا مسئلہ ہی آسان کر دیا ہے۔۔۔" وہ سیدھا ہوا۔ "مس لاریب کیا آپ میری اماں کی بہو بننا پسند کریں گی۔۔۔؟" علی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اوہ۔۔۔ واہ کیا تمہارا ایک اور بھائی بھی ہے۔۔۔" لاریب کی بھی اشتیاق سے آنکھیں باہر آئیں۔

"نہیں فلحال تو ایک ہی ویکنسی ہے۔۔۔" وہ منہ بنا گیا۔

"تو اپنی یہ ویکنسی کہیں اور جا کر فل کرو۔۔۔" اس نے غصے سے ڈپٹ دیا، انزلہ لنچ لے کر آگئی اور وہ دونوں بھی اپنی لڑائی بیچ میں ہی چھوڑتے پیچھے ہو گئے۔ انزلہ نے دونوں کو دیکھا ،دونوں ہی سینے پر بازو باندھے بیٹھے تھے۔

"کیا باتیں ہو رہی تھیں۔۔۔" وہ ماحول کی گرمی محسوس کر چکی تھی۔

"یہ لنگور مجھ پر لائن مار رہا تھا۔۔۔" اس نے تیز نظروں سے علی کی جانب اشارہ کیا۔ "میں نے آپ سے کہا تھا ناں ناولز میں ایسا ہوتا ہے اور دیکھیں پڑ گئی میرے سر مصیبت۔۔۔"

"توبہ استغفر اللہ۔۔۔ نہیں انزلہ باجی۔۔۔" علی نے فوراً سے صفائی دی۔۔۔" جھوٹی چورنی میں نے کب لائن ماری۔۔۔" اس نے اسے لنگور کہا تھا وہ اسے چورنی کہہ کر حساب بے باق کر گیا۔

"تم نے کہا نہیں میں تمہاری اماں کی بہو بنوں گی۔۔۔؟"

"وہ تو میں نے پرپوز کیا تھا۔۔۔" وہ جلدی سے اپنی صفائی میں گویا ہوا، کیسے وہ لڑکی انزلہ سے اس کی درگت بنانے پر تل گئی تھی۔

"آہاں۔۔۔"لاریب نے آگے آکر اسے منہ چڑایا۔"تمہیں کیوں لگتا ہے لاریب کرمانی کو تمہارے پروپوزل کی ضرورت ہو گی۔۔۔"

"لاریب کو نہیں ہے مگر امام علی کو لاریب کرمانی کی ضرورت ہے۔۔۔"کچھ دیر پہلے کے لہجے کی نسبت وہ خاصا سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔اک پل کو انزلہ بھی ساکت ہو گئی،اس نے مڑ کر لاریب کی جانب دیکھا،اس کے تاثرات بتا رہے تھے علی کی بات کچھ کچھ اس کے دل کو لگ چکی ہے۔۔۔علی بھی لاریب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اک دم سے اپنی ڈرنک اٹھاتی ساری توجہ اس کی جانب کر گئی۔انزلہ اور علی بھی مسکراہٹ دباتے کھانا شروع کر گئے۔ہمارے دل بھی عجیب ہوتے ہیں نہیں نرم ہوتے تو بڑی سے بڑی بات پر نرم نہیں ہوتے اور اگر نرم ہونے پر آئیں تو فقط کسی کے اتنا کہہ دینے سے کہ ہمارے سبب ان کی زندگی میں خلا ہے جھٹ سے پگھل پڑتے ہیں بنا سوچے کہ آیا یہ خلاء ہم بھر بھی سکتے ہیں یاں نہیں۔۔۔

شام میں وہ اپنی ہی دنیا میں مگن اپنے ٹیرس پر ٹہل رہی تھی،ہاتھوں میں پکڑے ربڑ بینڈ کو دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلی پر گھما رہی تھی۔۔۔اس کا رخ جیسے ہی اپنے دائیں جانب ہوا تھا اسی لمحے اس کی نظر قاسم پر پڑی،وہ تیز نظریں لئے اس کو اپنی جانب ہی آتا دکھائی دے گیا

،انزلہ کے دماغ نے اک سیکنڈ سے بھی پہلے پراسس کیا تھا۔۔۔وہ اب دونوں گھروں کے ٹیرس کی مشترکہ دیوار کو پھیلانگ رہا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے جوتا سر پر رکھ کر بھاگی ۔۔۔اس کی سپیڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے قاسم نے بھی اپنے اینجن کو فوراً سے تیز کیا اور ایف سولہ طیارے کی رفتار سے اس تک پہنچا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کو کالر سے پکڑ گیا۔۔۔

"کیا ہے یار۔۔۔"انزلہ نے خفگی سے اپنی شرٹ کا کالر ٹھیک کیا جو قاسم کے کھینچنے کے سبب خراب ہو چکا تھا۔۔۔

"شرم نہیں آئی تھی کل مجھ پر لائن مارتے ہوئے۔۔۔؟" قاسم نے اسے شرمندہ کیا۔۔

"لو بھلا شرم کی کیا بات ہے۔۔۔شادی کا پوچھنا کوئی شرم کی بات ہے۔۔۔" وہ بھی ڈھٹائی سے جواب دے گئی۔

"اچھا تو پھر کب کر رہی ہو شادی۔۔؟ کیونکہ نورین نے تو اماں کو بتا کر مسئلہ ہی حل کر دیا ہے۔۔۔کیا کہتی ہو اگلے ہفتے میں ناں رکھ لیں۔۔۔"

"پاگل واگل تو نہیں ہو گئے۔۔۔۔"انزلہ کو اس کے فہم پر شعبہ ہوا۔

"کیوں۔۔۔تم نے کہا ناں شادی کرنی ہے۔۔۔اور تم جانتی ہو کہ میں تمہاری کسی بات کو منع نہیں کرتا۔۔۔"

"قاسم صاحب آپ کو شاید وریشہ سے دھانسو قسم کا عشق تھا۔۔"اس نے اسے یاد کروانے کی کوشش کی۔

"وہ تو اب بھی ہے۔۔۔ مگر تم نے کہا ہے تو شادی تو میں تم سے ہی کروں گا۔۔۔"وہ سنجیدہ تھا۔

"فضولیات نہیں کرو۔۔۔میں انزلہ ہوں جسے تم اپنی بہن کہتے ہو اب شرم نہیں آرہی ایسی باتیں کرتے۔۔۔"وہ اس کی بات پر بھنائی۔

"آرہی ہے۔۔۔اس کا مطلب ہے تمہیں بھی آئی ہو گی۔۔۔۔" قاسم نے بھنویں سکیڑتے ہوئے اسے دیکھا۔

"اچھا بس۔۔بس۔۔۔ہاں آئی تھی۔۔۔"اس نے اعتراف کیا اور اس کے سارے ڈرامے کا مقصد ہی یہ تھا۔۔۔

قاسم نے گھورا۔۔۔"پھر تمہارے دماغ میں یہ خناس کدھر سے آیا۔۔۔"

"تمہارے دوست نے کہا تھا کہ مجھے تم سے شادی کر لینی چاہیئے۔۔۔"اس نے بڑی سہولت سے کہا اور پھر جھولے پر بیٹھتی ہوئی جھولا جھولنے لگی۔۔۔ جیسے کوئی بڑی بات ہو ہی ناں۔۔۔

"کون سے دوست نے۔۔۔"وہ سوچنے لگا۔۔۔

"اتنے زرخیز آئیڈیاز کس کے دماغ میں آسکتے ہیں۔۔۔؟"وہ قدرے بیزاری سے بولی۔۔۔

"حارب۔۔۔حارب نے۔۔۔؟"قاسم نے کچھ بے یقینی کے عالم میں پوچھا۔۔۔وہ ابھی کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے حارب اپنے ٹیرس پر آتا دکھائی پڑ گیا۔۔۔انزلہ آنکھ بچا کر بھاگنے کے چکر میں تھی مگر قاسم اس کا ہاتھ پکڑتا اسے روک گیا۔۔۔"کدھر۔۔؟"ساتھ میں اس نے حارب کو اشارہ کرتے ہوئے بلایا، وہ بھی منڈیر کے پاس آکر رک گیا۔"ادھر آؤ۔۔۔"قاسم نے حکم صادر کیا۔

"وہاں۔۔۔؟"حارب نے انگلی اٹھا کر سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہاں کیوں تمہاری ٹانگوں میں جان نہیں۔۔۔"

"اللہ کے فضل سے ٹانگوں میں بھی جان ہے اور اس سے زیادہ ہاتھوں میں ہے۔۔۔"وہ دیوار پھیلانگتا ہوا ان کی جانب آگیا۔۔۔

"قاسم کے بچے تم پاگل ہو۔۔۔"انزلہ نے اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔"اپنی بہن کا تماشہ بنواؤ گے۔۔۔"

قاسم نے اسے سر سے پیر تک دیکھا جیسے اس کا مزاق اڑا رہا ہو۔۔"چپ کر کے کھڑی رہو۔۔۔"

"یہ اسے اتنا ذرخیز مشورہ تم نے دیا تھا۔۔۔" قاسم سخت تیور لئے اس سے پوچھ رہا تھا مگر دوسری جانب اطمینان ہی اطمینان رہا۔۔اس نے قاسم کی اوٹ میں چھپی انزلہ کو دیکھا جو پول کھل جانے کے ڈر سے اس کے سامنے ہی نہیں آرہی تھی۔۔حارب نے اپنے ہونٹوں پر آتی مسکراہٹ کو روکا۔۔

"بیغیرت انسان تمہیں شرم نہیں آئی ایسا مشورہ دیتے ہوئے۔۔۔؟" وہ بھڑکا۔

"لو شرم والی کیا بات ہے۔۔اک پرپوزل تمہاری بہن نے مجھے دیا اور اک میں نے اسے دے دیا۔۔۔" حارب کے جواب پر قاسم نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔"اچھا تو اس شر انگیزی کی شروعات یہاں سے ہوئی تھی۔۔۔"

"نورین نے کہا تھا وہ ان سے شادی کرنا چاہتی ہے تو میں نے انہیں بتا دیا۔۔۔بس۔۔۔" وہ کندھے اچکا گئی۔

"بس۔۔۔؟" حارب نے بھنویں اٹھائیں۔۔۔

"ہاں بس ناں۔۔اور میرے خیال سے آپ کو بھی وہ ٹھیک ٹھاک پسند ہی ہے۔۔" وہ سر ہلاتی بولی تھی۔

"پسند تو تم بھی قاسم کو کرتی ہو۔۔۔"

"جس وے میں آپ کرتے ہیں اس میں نہیں۔۔۔" وہ دونوں یوں ترکی بہ ترکی جواب دینے اترے تھے جیسے ریپڈ فائر کھیل رہے ہوں، قاسم کی گردن ان کے بیچ پینڈیولم بنی مسلسل گھومنے لگی جب بلآخر اس نے ہاتھ اٹھا دئے۔۔۔ "اک سیکنڈ۔۔۔ تم دونوں کے بیچ کیا چل رہا ہے۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔" دونوں نے یک زبان ہو کر پوچھا۔۔۔

"مطلب یہ کہ تمہیں حارب اچھا لگتا ہے۔۔۔؟" اس کے یوں اچانک سوال پر جہاں انزلہ کو شاک لگا تھا وہیں حارب قدرے محضوظ ہوا تھا۔۔۔ "مجھے ایسا لگتا ہے۔۔ ٹو سائیڈڈ یا ایٹ لیسٹ ون سائیڈ لو تو ہے۔۔۔" قاسم نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"شرم تو نہیں آتی بہن سے ایسی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔" وہ بگڑی۔۔

"لو اس میں شرم والی کیا بات جب اپنی پریم کہانی سنا سکتا ہوں تو تمہاری بھی تو سن ہی سکتا ہوں ناں۔۔۔" مجال ہے جو اسے زرا سی شرمندگی ہوئی ہو۔۔۔ اب کی بار اس نے حارب کی جانب دیکھا۔۔۔

"میں تو کرتا ہوں تمہاری بہن سے محبت۔۔۔" وہ بڑے آرام سے اقرار کر گیا۔

اس نے انزلہ کی جانب دیکھا وہ غصے سے اپنا ہاتھ چھڑواتی، منہ چڑا کر نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ حارب نے کندھے اچکا دیے یوں کہ کیا کر سکتے

ہیں ہم تو کرتے ہیں محبت۔۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ اپنے ٹیرس کی طرف بھاگا تھا اور قاسم کے ہاتھ آنے سے پہلے دیوار کو پھیلانگتا پار ہو چکا تھا۔۔۔

حارب جیسے ہی اپنے گھر سے باہر نکلا تھا سامنے ہی اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے قاسم کو دیکھ کر گاگلز کے پیچھے سے اس کی تیوری چڑھی۔۔۔ وہ اپنے سینے پر بازو باندھے گاڑی سے پشت لگائے ٹانگوں کو کراس کی صورت بنائے اس کی جانب دیکھ کر مسکراتا ہوا گاڑی سے ٹیک چھوڑتا سیدھا ہو گیا۔۔۔ حارب اس کی مسکراہٹ کو نظرانداز کرتا تنے نقوش لئے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

"ویسے میں دیکھ رہا ہوں تمہاری غیرت ویرت مرتی جا رہی ہے۔۔۔" حارب نے اس کے دانتوں کی نمائش پر چوٹ کی۔

"اگر میری غیرت یونہی بات بہ بات کھولتی ناں تو تم رات میں میرے سامنے میری بہن سے اظہار محبت کرنے کے بعد یوں کھلم کھلا نہ گھوم رہے ہوتے۔۔۔" قاسم اس کے ساتھ ہی اس کی جانب گھوما۔ اس کے ذکر پر وہ زیرِ لب مسکرایا اور پھر اپنی نشست سنبھال گیا۔

"ویسے کدھر جارہے ہو۔۔؟" قاسم اس کی گاڑی کی ونڈو پر جھکتے ہوئے اس میں بازو ٹکا گیا

۔۔۔

"تمہاری کزن سے ملنے۔۔۔" اس نے بھنا کر کہا۔

"کون سی والی کزن۔۔؟ وہ جو تمہیں گھاس نہیں ڈالتی یاں وہ جو تمہیں گھاس ڈالنے کے فل موڈ میں ہے۔۔؟"

قاسم نے خاصی صاف گوئی سے حقیقت کو مزاح کا رنگ دیا تو وہ قہقہ لگا گیا۔"یوں تو نمک نہ چھڑکو۔۔ تمہاری پیاری بہن بلاتی تو سر کے بل بھی جانا پڑتا تو پہنچ ہی جاتا۔۔ مگر اب وہ نہیں تو۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قاسم نے اس کے جملے کو اچکتے مکمل کرنے کی کی۔"تو کوئی اور سہی۔۔۔؟"

"نہیں اگر وہ نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں۔۔" وہ بلا کی پختگی سے بولا تھا۔۔۔

"تو پھر کیا آج والی کو بہن بنانے جارہے ہو۔۔؟" قاسم چہرے پر شرارت لئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

"ہاں، میرا بس چلتا تو کب کا بہن بنا چکا ہوتا۔۔۔ خیر اگر مصروف نہیں ہو تو تم بھی آ جاؤ، کمپنی مل جائے گی۔۔۔"

"واہ رے تمہاری فلاسفی کے، تمہاری ڈیٹ پر میں تمہارے ساتھ چلوں کہ تمہیں کمپنی مل جائے۔۔۔؟" قاسم نے اسے یوں دیکھا جیسے اس کی معصومیت پر شک ہو۔

"بکو مت۔۔۔ کہاں کی ڈیٹ۔۔۔ کیسی ڈیٹ۔۔۔ تم بھی آ جاؤ تمہارے سامنے ہی بیٹھ کر بات ہو جائے گی، بلکہ تم خود ہی اس سے بات کر لینا۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ تم جاو۔۔۔ اب اتنا بھی بے غیرت نہیں ہوں کے کوئی میرے سامنے بیٹھ کر میرے بہنوئی کو پرو پوز کرے اور میں تالیاں بجاؤں۔۔۔"

"کیا۔۔۔؟" حارب اک دم سے اس کی جانب گھوما۔ "تم جانتے ہو وہ کیا بات کرنے والی ہے۔۔۔؟"

وہ فوراً سے سنبھلا۔۔۔ "نہیں۔۔۔ مجھے کیسے پتا ہو گا، تمہارا تو سینس آف ہیومر ڈیڈ ہی ہوتا جا رہا ہے۔۔۔"

"یہ آخری فیور ہے جو میں تمہیں دے رہا ہوں۔۔۔ آج پہلی اور آخری بار تمہارے بی ہالف پر بات کروں گا، اس کے بعد اس کے ماننے یاں نا ماننے کا بوجھ میرے سر پر نہیں۔۔۔"

حارب نے شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے باور کروایا۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھتے اس کے سامنے جھکا ۔۔۔

"ویسے یہ بتاؤ تم میری بہن سے دل لگی تو نہیں کر رہے۔۔۔؟"

"تم مرد ہو اور تم سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہو گا مرد دل لگی کیسے کرتے ہیں۔۔۔" وہ تحمل سے جواب دیتا گاڑی آگے بھگا لے گیا۔۔۔اس کے جواب پر قاسم سیٹی بجاتا پیچھے ہٹتا اپنے گھر کی جانب گھوم گیا۔

"اوہ۔۔آج کوئی اکیلا اکیلا گھوم رہا ہے، کیا کسی کا دوست اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر گیا۔۔۔؟"

قاسم اس کے گھر کے باہر سے گزر رہا تھا جب انزلہ کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اوپر اس کے ٹیرس کی جانب دیکھا جہاں وہ ریلنگ پر بازو ٹکائے اس کی گلی اڑا رہی تھی۔

"تمہارے ناقص علم میں اضافہ کرنے کیلئے بتا دوں ڈیٹ پر دوستوں کی پلٹون لے کر نہیں اکیلے ہی جایا جاتا ہے۔۔۔" اس نے آنکھوں کو ہاتھ سے شیڈ دئے اوپر دیکھا۔

"مطلب۔۔؟" وہ بے چینی سے قدرے آگے کو ہوئی، اس کی اس حرکت پر قاسم نے اپنی ہنسی چھپائی۔

"مطلب کے اس کا اور نورین کا آج لنچ کا پلین تھا، میں نے سوچا کیا ہی کباب میں ہڈی بنا۔۔۔"

اس کی موٹی موٹی آنکھوں میں پل کی پل حیرانگی ابھری جسے اگلے ہی پل اس نے لاپرواہی کے جامے تلے چھپا دیا۔۔۔ "گریٹ۔۔۔" خلاف دل اس نے تحمل سے کہا۔

"تم چاہو تو ہم بھی چل سکتے ہیں۔۔۔۔" وہ چوٹ کرنے سے باز نہیں آرہا تھا۔

"نہیں شکریہ۔۔۔ میرے پاس اتنا فضول وقت نہیں تمہارے دوست کی بے بی سیٹنگ کرتی پھروں۔۔۔" وہ وہیں سے جواب دیتی واپس سے اندر چلی گئی۔ قاسم بھی آنے والے وقت کا سوچ کر مزہ لیتے ہوئے اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

Clubb of Quality Content

نورین کے ساتھ ملنے کے بعد وہ اپنے گھر جانے کے بجائے سیدھا قاسم کی طرف چلا آیا تھا، گیٹ پر ہی اسے لاریب مل گئی، حارب نے اس سے قاسم کی بابت سوال کیا اور اس کی اپنے کمرے میں موجودگی کا پتا چلنے پر وہ چہرے پر سخت تاثرات سجائے سیدھا اس کے کمرے میں چلا آیا۔ حارب نے ناب گھاتے ہوئے جیسے ہی دروازہ واہ کیا وہ اک طرف بین بیگ پر ٹانگیں پھیلائے کانوں میں ائیر پیس لگائے بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔۔۔ حارب نے بنا اک لمحے کی دیر کئے

آگے بڑھ کر اسے گلے سے پکڑ لیا۔۔۔ "کمینے انسان۔۔۔ تمہیں پتا تھا ناں وہ مجھ سے کیا بات کرنے والی ہے۔۔۔"

"ایزی۔۔۔" قاسم نے آہستہ سے اپنا گلا چھڑوایا۔۔۔ "اب میں تمہارا سالا بننے جارہا ہوں تم یوں میرا گریبان نہیں پکڑ سکتے۔۔۔"

"گریبان۔۔۔؟ میں تو تمہاری طبیعت صاف کر کے رکھ دوں۔۔۔ اک تو میں تمہارے کہنے پر اس سے ملنے گیا۔۔۔ اور تم۔۔۔" وہ ابھی تک اس شاک سے باہر نہیں آپا رہا تھا۔

"دیکھو میں نے تو تمہیں بتانے کی کوشش کی تھی مگر تم نے ہی سیریئس نہیں لیا۔۔۔" حارب کے برعکس وہ تحمل سے بول رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم۔۔۔" موبائل کی بیپ پر حارب رک گیا، اس نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر کھولا اور پھر میسج پڑھنے لگا، میسج پڑھتے ساتھ ہی اس کی تیوری مزید چڑھ گئی۔ حارب نے اپنے موبائل پر جگمگاتی سکرین اس کے سامنے کر دی۔

"ہیو آ نائس ڈیٹ۔۔۔" انزلہ کا میسج پڑھ کر قاسم کھسیانے سے انداز میں ہنسا۔۔۔ پھر اسنے اپنی ہنسی کو ضبط کیا۔۔۔

"اس کو کیسے پتا چلا۔۔۔؟" قاسم نے اداکاری کی ڈور کو تھاما۔

"یہ تو تم بتاؤ گے۔۔۔" وہ ماتھے پر بل لئے اس سے استفسار کر رہا تھا۔

"ہاں میں تمہیں بتا دوں اور پھر تم میرا ناک توڑ دو۔۔؟" قاسم نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھتے اسے چھپایا۔

حارب کو خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔وہ جیسے ہی قاسم کی جانب جارحانہ انداز میں بڑھا وہ حارب کو ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کرتا اک قدم پیچھے کو ہوا "یوں ڈراؤ گے تو میں بالکل بھی نہیں بتاؤں گا۔۔"

حارب نے ناچار خود پر ضبط کیا، اسے اصل بات جاننی بھی تو تھی۔۔۔"اچھا بتاؤ۔۔"

"تمہیں قسم تمہاری محبت کی جو تم نے اب مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔" اس نے حفظِ ماتقدم کہا۔

"قاسم۔۔۔" حارب کو واپس فارم میں آتے دیکھ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر ہتھیار ڈال دئے۔۔

"ایکچولی۔۔۔وہ تم۔۔۔دیکھو تم آج ڈیٹ۔۔"

"تم یہ ڈیٹ۔۔ڈیٹ کی رٹ بند کر دو ورنہ میں سچ میں تمہاری ناک پھوڑ دوں گا۔۔۔" وہ انگشت شہادت سے اسے تنبیہ کر گیا۔

"اچھا۔۔۔ تمہارا اور نورین کا لنچ۔۔وہ۔۔وہ ناں انزلہ کو پتا چل گیا۔۔۔"

"مگر کیسے۔۔۔؟" وہ جھنجھلایا۔

"میرے منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔" اس نے معصومیت سے کہا اور پھر اگلے ہی لمحے حارب نے بنا اسے اپنا تحفظ یقینی بنانے کا کوئی موقع دیے مکا جڑ دیا۔ "بیہودہ انسان، میں تمہاری کہانی کو بچا رہا ہوں اور تو میری ہی کہانی بگاڑنے میں لگا ہوا ہے۔۔" وہ قاسم کو گردن سے دبوچے بیڈ پر لٹا گیا۔۔۔

"اگر تم نے ابھی کہ ابھی اپنی بہن کی یہ غلط فہمی دور نہ کی تو دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔" وہ دھاڑا تھا، قاسم تائید میں سر ہلا گیا۔

Clubb of Quality Content

"کیا کر رہی ہو۔۔۔؟" وہ اپنے بیڈ پر لیٹی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب اس نے قاسم کی آواز پر گردن گھماتے ہوئے اپنے پیچھے دیکھا، وہ دروازے کو ہلکا سا واہ کیے اس میں سے منہ نکالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔انزلہ بنا کوئی جواب دیے واپس سے اپنی کتاب پڑھنے لگی، وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اندر بڑھ آیا۔۔۔انزلہ بنا اس کی موجودگی کا کوئی اثر لئے اپنی کتاب پڑھتی رہی، وہ اس کے پاس ہی بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔

"واہ۔۔۔تم تو ناولز پڑھنا چھوڑ نہیں چکی تھی۔۔۔؟"

انزلہ نے آہستہ سے اپنی کتاب کو بند کرتے ہوئے اس کا کور پیج قاسم کے سامنے کر دیا، وہ کوئی اردو ناول نہیں اک فلسطینی رائٹر کی دوسرے انتفادہ پر لکھی گئی تحریر پڑھ رہی تھی۔

"پہلے تو تمہیں کبھی ایسی کتابوں میں دلچسپی نہیں تھی۔۔۔"وہ کہنی بیڈ پر ٹکائے اپنی ہتھیلی پر اپنا منہ رکھ گیا۔

"پہلے یوں سرعام دنیا کو گواہ بنا کر انسانیت کا قتل عام بھی تو نہیں ہوا تھا، یاں پھر ہوا تھا تو ہمیں پتا نہیں تھا مگر اب جب پتا چل چکا ہے تو مجھے کبوتر کی طرح آنکھیں بند نہیں کرنی۔۔۔"

انزلہ نے قاسم کی جانب دیکھا وہ سر کھجانے لگا

"تمہیں پتا تو ہے میری ان چیزوں میں زرا برابر بھی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔"

"جب سر پر افتاد پڑ جائے تو شوق نہیں وقت کا تقاضہ دیکھا جاتا ہے۔۔۔"وہ اپنی کتاب پڑھتی پڑھتی اسے اک جملے میں جواب دیتی چپ کروا گئی۔

کچھ لمحے یونہی اس کے پاس لیٹے رہنے کے بعد اس نے پھر سے کہا۔"دکھی ہو۔۔؟"

"کیوں۔۔کس خوشی میں۔۔؟"انزلہ نے کتاب کا صفحہ پلٹا۔۔

"اچھا دکھی خوشی میں ہوا جاتا ہے، مجھے آج پہلی بار پتا چلا ہے۔۔۔" وہ ہنسا۔

انزلہ نے بنا اک سیکنڈ کی دیر کئے اسے منہ چڑا دیا۔۔ "تم یہاں میری اصلاح کرنے تو آئے ہو گے نہیں۔۔۔؟"

"اچھا۔۔بتاؤ ناں دکھی ہو۔۔ غصہ ہو۔۔؟" قاسم نے اس کی کتاب پکڑ کر بند کر دی۔۔۔

"کیوں بھئی۔۔؟" انزلہ نے ستی ہوئی نظروں سے دیکھا اور پھر پہلی نظر پر ہی وہ اس کے چہرے پر نشان دیکھتی فوراً سے پہلے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔ "یہ تمہارے چہرے پر کس نے اپنے نشان چھوڑے ہیں۔۔؟"

"تمہارے شوہر نے۔۔ سالے کا ہاتھ اتنا بھاری۔۔۔" انزلہ کی پھٹی پھٹی آنکھیں دیکھ کر اس کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا۔۔

"افف۔۔۔ کتنی پیچیدہ صورتحال ہے ان دونوں کی۔۔۔ اک چیز کو سلجھانے نکلوں تو دوسری الجھ کے رہ جاتی ہے۔۔" قاسم نے خود سے ہمکلامی کرتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا، پھر وہ بدقت مسکرایا۔ "دیکھو اس پر غصہ مت ہونا میری پیاری بہن۔۔۔ اس نے مجھے بالکل بھی نہیں بتایا بس مجھے خود ہی پتا چل گیا ہے۔۔۔"

"ہاں تمہارے تو موکل ہیں جو تمہیں خبریں دیتے ہیں۔۔۔ مجھے ڈر ہے کسی دن تم اسی زبان کی وجہ سے اپنی یہ بچی کچھی ناک بھی کٹوا لوگے۔۔۔" وہ اس کی جانب رخ کئے بیٹھ گئی اور پھر اس کی جانب دیکھنے لگی جو چھت کو تک رہا تھا۔

"قاسم۔۔۔؟" اس نے دھیمے سے اسے پکارا۔

"ہمم۔۔۔"

"تم ناراض ہو۔۔۔؟" انزلہ کی نظریں اس کے چہرے پر تھیں، وہ اس کی ناراضگی کے پیمانے کو جانچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قاسم نے چھت پر سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔" ناراض ہونا اور تمہارے ساتھ۔۔۔؟ تم جانتی ہو تمہارے اور لاریب کیلئے میرے دل میں اس قدر تلخ جذبہ نہیں پنپ سکتا، ہاں تھوڑا سا شاید دکھ ہوا تھا۔۔۔" وہ دکھ کا اظہار بھی کھل کر نہیں کیا کرتا تھا یاں شاید ان دونوں کو اس بات سے استثناء حاصل تھا، اس نے اپنے دل کو اپنی بہنوں کی نادانیوں پر دکھی ہونے کا بھی اختیار نہیں دیا تھا۔ "مجھے لگتا تھا میں صرف تمہارا بھائی ہی نہیں تمہارا دوست بھی ہوں۔۔۔ ایسا دوست جس سے تم اپنی ہر بات شئیر کر سکتی ہو، مگر میں شاید میں تمہیں وہ بھروسہ ہی نہیں دلا پایا جہاں تم ہر بات مجھ سے کہہ پاتی۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بیٹھ گیا اور سر جھکائے اپنے پاؤں پر نظریں ٹکائے ہوئے اس نے کہا۔انزلہ بیڈ پر سے اتر کر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل آکر بیٹھ گئی اور ہاتھ بڑھا کر اس نے قاسم کے ہاتھ تھام لئے۔"میں نے تمہیں دکھی کر دیا ناں۔۔۔آئیم سوری۔۔۔میرا مقصد کبھی بھی تمہیں دکھی کرنا نہیں تھا،نہ ہی تم سے کوئی بات چھپانا۔۔۔"

"ہم تو دوست تھے ناں انزلہ۔۔۔۔"قاسم نے سر اٹھا کر انزلہ کی جانب دیکھا۔

"ہم دوست ہیں۔۔۔ہیں ناں۔۔۔"انزلہ نے پہلے زور دے کر کہا اور پھر کسی خدشے کے تحت اپنے پر یقین لہجے کی بات کو کھلا چھوڑ دیا،نہ ہی سوالیہ نشان لگا کر جواب طلب کیا اور نہ ہی نقطہ لگا کر بات مکمل کی۔۔۔

"پتا نہیں۔۔۔یہ کیسی دوستی ہے جس میں میں تمہیں کبھی بھروسہ ہی نہیں دلا پایا۔۔۔تم نے تو مجھے وہ اعتماد دلہ دیا جہاں میں اپنی ہر بات تم سے کر سکتا ہوں،مگر میں۔۔۔میں کیوں تمہیں وہ اعتماد نہیں دلا پایا۔۔۔"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔تم تو بہت اچھے بھائی ہو،اور مجھے سب سے زیادہ تم پر ہی بھروسہ ہے۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ تم ناکام رہے ہو،مجھے خود بھی سمجھ نہیں آتی کب میری ذات کے گرد دیواریں اونچی ہو جاتی ہیں اور کب نیچے۔۔۔"اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔"م۔۔میں

جان بوجھ کر نہیں کرتی، پتا نہیں کیسے ہو جاتا ہے۔۔۔اور میں نے تمہیں اس لئے بھی نہیں بتایا تھا کیوں کہ اس رشتے کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔۔۔جب اس کو ختم ہی ہو جانا ہے پھر بتانے کا فائدہ۔۔۔میں تمہیں اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ پکڑے کہہ رہی تھی۔۔۔"پلیز تم ناراض مت ہو۔۔۔میں تمہیں کیسے بتاتی۔۔۔کیا بتاتی۔۔کہ وہ جو چھوڑ کر چلا گیا ہے میرا اس سے نکاح ہوا ہے۔۔۔کیا کہتی۔۔۔؟خالہ کے مجھے لے جانے کے ڈر سے میرے باپ نے میرا نکاح پڑھوا دیا تھا۔۔۔؟میں تمہیں کیسے کہتی۔۔۔کیسے کہتی میرے بچپن کو میرے بابا نے اپنی انا کی بھینٹ چڑھا دیا۔۔۔ہر شہ کو، ہر رشتے کو محض اپنا مقید بنائے رکھنے کیلئے اپنی ہی بیٹی کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔۔۔" انزلہ نے سر اٹھا کر قاسم کی جانب دیکھا، اس کی آنکھوں میں لال ڈورے دیکھ کر اپنی بہن کیلئے تکلیف ہوئی تھی۔ قاسم نے اسے اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیا۔

"تمہیں اور کیا کیا یاد ہے انزلہ۔۔۔؟"

"وہ سبھی کچھ جو کبھی یاد نہیں رہنا چاہئے تھا۔۔۔"اس نے سر جھکائے دکھ سے کہا اور پھر سر اٹھا کر قاسم کی جانب دیکھا۔"میں تمہیں کسی ایسی چیز میں الجھانا نہیں چاہتی تھی جو عنقریب ماضی کا قصہ بننے والی تھی۔۔۔"

"تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے انزلہ۔۔۔" قاسم کا لہجہ پر یقین تھا۔

"کرتا ہوگا۔۔۔بس تم مجھ سے ناراض مت ہو۔۔۔" اسے اس وقت صرف اس کی ناراضگی سے مطلب تھا۔

"تم بھی اس سے محبت کرتی ہو اور میں یہ بات جانتا ہوں۔۔۔" وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے اس کے رد عمل کا انتظار کرنے لگا مگر وہ خاموش بیٹھی رہی۔اس نے اک گہری سانس بھری اور پھر شرارت سے وہ گویا ہوا" مگر اب نورین کا کیا ہوگا۔۔۔"

"فکر نہیں کرو تمہارے بہنوئی کا دل کافی فراخ ہے۔۔۔"اس نے اپنی ناک سیکڑ کر کہا تو دونوں ہی باتوں کی سنگینی کو بھلاتے ہوئے ہنستے چلے گئے۔۔۔

وہ بھائی تھا اور اپنی بہنوں کیلیئے اس کی یہ نرمی شروع سے ہی تربیت کے دوران اس کی شخصیت کا حصہ بنادی گئی تھی،یوں کہ اب اسے محنت سے،اپنے غصے کو دبا کر اپنی بہنوں کیلیئے نرمی دکھانے کیلیئے جتن نہیں کرنے پڑتے تھے بلکہ اسے اب ان پر سختی کیلیئے جتن کرنا پڑتا۔۔۔اسے تب شاک لگا تھا جب حارب نے اسے بتایا تھا، مگر یہ بات کچھ خاص اثر انداز

Clubb of Quality Content

نہیں ہو پائی تھی، کہیں نا کہیں اس کے بابا کی ذو معنی باتیں، حارب کے ساتھ تایا کا رویہ اور پھر وہ اپنے تایا سے کسی بھی چیز کی امید کر سکتا تھا۔۔۔

حارب اور محمود صاحب دونوں اک ساتھ اس وقت ڈنر کر رہے تھے، ڈنر کرنے کے ساتھ ساتھ وہ آپس میں ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے۔ اس کا یہی معمول تھا، وہ کھانا کھاتے وقت انہیں دن بھر کی کار گزاری سنانے کا عادی تھا اور اگر کبھی وہ ان کے ساتھ کھانا نہیں کھاتا تو رات کو سونے سے پہلے ان کے کمرے میں جا کر دن بھر میں پیش آنے والے ہر چھوٹے سے چھوٹے واقع سے لے کر بڑی سے بڑی کار گزاری لازمی سنایا کرتا تھا۔ محمود صاحب اس کی بھی باتیں سنتے تھے اور پھر اپنی بھی سناتے تھے۔۔۔ ان کی باتوں کی کوئی حد نہیں تھی، سیاست سے لے کر کھیل، بزنس سے لے کر معاشیات، کشمیر سے لے کر فلسطین، معاشرے کے تلخ پہلوؤں سے لے کر انسانیت سے بھرپور ذمہ دارانہ محب وطن، معاشرے میں بڑھتی طلاق کے واقعات سے لے کر اس کی شادی تک ہر موضوع زیرِ بحث ضرور آتا تھا۔

"کمال کا فون آیا تھا۔۔۔" وہ اپنا کھانا شروع کر چکے تھے۔

"کیا کہہ رہے تھے۔۔۔"اس نے ہاٹ پاٹ سے روٹی نکالتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

"کہہ رہا تھا کچھ ہی دونوں میں واپس آرہا ہے، کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔"

ان کی بات پر دائیں ہاتھ سے لقمہ توڑتا اس کا ہاتھ تھما، وہ اک ہاتھ سے بہت نفیس طریقے سے کھانا کھانے کا عادی تھا۔اس نے محمود صاحب کی جانب دیکھا، وہ ان کی اہم بات کا سیاق و سباق کافی حد تک جان چکا تھا۔"بابا۔۔۔"اس کے جملے میں خلل موبائل کی بیپ نے ڈالا تھا، حارب نے ان پر سے نظر ہٹا کر سرسری سی نظر اپنے سامنے میز پر اک جانب پڑے موبائل پر ڈالنی چاہی، مگر پھر سامنے انزلہ کا جگمگاتا نام دیکھ کر اس نے بائیں ہاتھ سے موبائل اٹھا لیا۔"مجھے آپ کے ساتھ بات کرنی ہے۔۔۔"میسج پڑھتے ہی دل کی دھڑکن بڑھی تھی۔۔

"خدا خیر کرے۔۔جب بھی یہ دونوں بہن بھائی ساتھ بیٹھتے ہیں کوئی نئی ایجاد ہی دریافت کرتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے میسج کو دیکھ کر بس سوچتا رہ گیا۔

"کیا ہوا۔۔"انہوں نے پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں، آپ کھانا کھائیں۔۔مجھے اک ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا آگے بڑھا۔۔۔

"ہماری بہو کو سلام کہنا۔۔۔" وہ اس کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے پیچھے سے آواز لگا کر شرارت سے کہہ گئے۔۔۔ وہ دھیمی سی مسکراہٹ لئے وہاں سے اپنے کمرے میں چلا آیا۔ انزلہ سے بات کرنے سے پہلے اس نے اپنے کمرے میں آتے ساتھ ہی قاسم کو کال ملائی تھی۔ وہ اس سے ہمیشہ نالاں نالاں رہنے والی نے اگر آج بات کرنے کیلئے بلایا تھا تو یقیناً قاسم کے قدموں کی ہی برکت رہی ہو گی۔۔۔ عام حالات میں انزلہ کا یوں بذات خود اسے میسج کرنا خوشگوار آئند ہونا چاہیے تھا مگر ان کے بیچ کچھ بھی عام نہیں رہا تھا، ناں جذبات۔۔۔ ناں رشتہ۔۔۔ ناں گفتگو۔۔۔

"آہ۔۔۔" قاسم نے کال اٹھاتے ہی اک زوردار جمائی بھری، اس قدر زور سے کے حارب نے بیزاریت سے فون کان سے ہٹایا۔ "کیا ہو گیا یار۔۔ اتنی رات کو کیوں کال کر رہے ہو۔۔؟" قاسم کی اداکاری عروج پر تھی۔۔

حارب نے اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھی جو ابھی صرف ساڑھے نو بجنے کا عندیہ دے رہی تھی اور وہ جانتا تھا ابھی تو کمال ہاؤس میں ڈنر بھی نہیں کیا گیا ہو گا۔۔

"تم انزلہ سے ملنے گئے تھے ناں۔۔؟ کیا بات ہوئی ہے تمہاری اس کے ساتھ۔۔؟ تم نے اسے ساری بات کلئیر کر دی ہے ناں۔۔؟" وہ مضطرب ہوا۔

"کیا تم یہ سوالات وجوابات کا سیشن صبح نہیں کر سکتے۔ میری نیند خراب ہو رہی ہے۔۔"وہ قدرے بے زار ہوا۔۔۔

"سالے اگر ابھی کے ابھی نہ بتایا ناں تو ابھی وہاں آ کر سارا سچ نکلوا لوں گا، اور پھر میں جس انداز سے سچ اگلواؤں گا وہ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔۔اب بتاؤ اسے بات کلئیر کر دی۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ کر دی تھی۔۔۔" قاسم نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"پھر کیا کہا اس نے۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔اس نے کہا یہ تم دونوں کا آپس کا معاملہ ہے اور میں اس سب سے چین کے فاصلے پر رہوں۔۔۔اب میں سو جاؤں۔۔؟" حارب کے جواب سے پہلے ہی اس نے کال کاٹ دی۔۔ وہ جانتا تھا انزلہ کبھی بھی یہ جواب نہیں دے سکتی تھی۔۔۔ ان سب باتوں کے جواب میں صرف اتنی سی بات۔۔۔؟ وہ کبھی بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔ اگر اسے ابھی انزلہ سے ملنا نہ ہوتا، وہ اسی وقت جا کر قاسم کو دو تین اور مکے جڑ دیتا۔۔

وہ حارب کو میسج کرتے ہی ٹیرس پر چلی آئی تھی۔۔۔ اس کا انتظار کرتے ہوئے وہ سر اٹھائے آسمان پر چمکتے چاند کو تکنے لگی۔۔۔ چاند بھی آج پورے جوبن پر تھا، اس قدر جوبن پر کہ اس کا

ہالہ ننھے تاروں کی ٹمٹماہٹ کو اچکنے لگا تھا۔۔۔انزلہ کی نظروں کا ارتکاز حارب کے ٹیرس کے دروازہ کھولنے کی آواز پر ٹوٹا تھا، وہ سر کو نیچا کرتی آکاش پر سے نظریں ہٹاتی اس کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔وہ دھیمی سی چال چلتا ہوا لبوں کو بظاہر مدھم سی مسکراہٹ میں ڈھالے اس کی جانب آرہا تھا، اتنی دور سے بھی وہ اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے اسے پڑھنے کی کوشش میں تھا۔دیوار کے پاس پہنچ کر اس نے بڑی مہارت سے اسے پھیلانگا اور پھر اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس کے سامنے آگیا۔۔۔چاند کی چاندنی اس کے چہرے کے نقوش مزید ابھار نے لگی۔انزلہ بنا کچھ کہے کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی، وہ مسکرادیا مگر یہ مسکراہٹ اس کے اضطراب کو چھپا نہیں پائی تھی۔۔۔

"میں نے آپ کو اپنے راز کا امین سمجھا تھا۔۔۔"وہ اک بار پھر سامنے دیکھنے لگی، تعلق کی بابت شکوہ کرنے کیلئے پہلے اس رشتے کو تسلیم کرنا ضروری تھا جس کے تسلط سے وہ انکاری تھی اور اب یوں اس کی جانب دیکھ کر اسی رشتہ کا حوالہ دے دینا کسی صورت آسان نہیں تھا۔

قاسم سے بات کرنے کے بعد حارب کو صورتحال سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔

"یہ کوئی راز نہیں ہے۔۔۔ حقیقت ہے۔۔۔ایسی حقیقت جس کا آشکار ہونا اسی دن لکھ دیا گیا تھا جس دن ہمارا رشتہ بدلا تھا۔۔۔"وہ اٹل مگر قدرے ٹھہر ٹھہر کر نرم لہجے میں بلآخر اس کے لاکھ جھٹلانے کے باوجود بھی حقیقت بیان کر ہی گیا۔

"وہی حقیقت جس کو جانتے ہوئے آپ کسی اور کو ڈیٹ کر رہے ہیں۔۔۔؟"جانے وہ کس خیال کے تحت دوبدو کہہ گئی اور پھر پچھتائی بھی۔

"تمہارے خیال میں اگر مجھے اس سے شادی کرنی ہوتی تو کیا مجھے کوئی روک سکتا تھا۔۔۔؟ یا مجھے تمہارا ڈر ہوگا۔۔۔اس کا جوہر تعلق کو ماننے سے انکاری ہے۔۔۔"وہ بھی جملے کے اختتام پر اپنے حصے کا شکوہ کر ہی گیا۔وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے اس کی بات کے ٹھیک ہونے کا اعتراف کر گئی،وہ غلط نہیں کہہ رہا تھا،وہ اس کے ساتھ رہنے سے انکار کر چکی تھی وہ چاہے تو اسے چھوڑ کر دوسری اوڑھ قدم بڑھا سکتا ہے۔۔۔پھر بھی جانے کیوں وہ اس سے خفگی، ناراضی کا اظہار کر جایا کرتی تھی۔۔۔اس بات سے انجان دل زبانی انکار کا قائل نہیں ہوتا، اسے جو محسوس ہوتا ہے وہ انسان کو باور کروا کر رہتا ہے کبھی بے ساختہ اور کبھی ہوش و خرد میں۔۔۔

وہ بنا کوئی جواب دئے آگے بڑھنے ہی لگی تھی جبھی حارب سرعت سے اس کے سامنے آتا اس کا راستہ روک گیا۔ انزلہ نے خفگی سے اسے دیکھا مگر وہ پہاڑ بنا سامنے کھڑا رہا۔

"اب جب تم نے میری محبت پر سوال اٹھا ہی دیا ہے پھر تمہیں میری بھی سننا ہی پڑے گی۔۔۔ میں تمہیں اب خود کے متعلق مزید غلط فہمیاں نہیں پالنے دوں گا۔۔۔ اگر میری وضاحتیں میری طرف سے تمہارے دل پر جمے جمود کو ختم کر سکتی ہیں تو میری مردانگی کو اپنی بیوی کو کسی بھی قسم کی وضاحت دینے میں کوئی عار نہیں۔۔۔" حارب کی بات پر وہ لمحے بھر کیلئے نرم پڑی۔ "وہ صرف مجھ سے بات کرنا چاہتی تھی، میں ہر گز نہیں جانتا تھا وہ مجھے پرپوز کردے گی۔۔۔"

انزلہ نے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبایا اور پھر استہزائیہ ہنسی۔۔ "تو اس نے آپ کو پرپوز بھی کر دیا۔۔۔" اس نے ہلکی سی سر کو جنبش دی۔ "پھر کب کر رہے ہیں آپ اس کے ساتھ شادی۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔ میں صرف قاسم کی مدد کر رہا تھا۔۔۔"

"میری طرف سے آپ آزاد ہیں جو چاہیں کریں۔۔۔ جب مجھے آپ کے ساتھ رشتہ رکھنا ہی نہیں ہے پھر بلاوجہ امیدوں کی بیڑیوں میں جکڑنے کا فائدہ۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کاش کہ تمہارے کہہ دینے سے میں آزاد ہو جاتا۔۔۔دیکھو ہماری بات ہو چکی ہے ناں اس پر۔۔۔پھر کیوں تم بار بار رشتہ ختم کرنے کی بات کر کے میرا صبر آزماتی ہو یار۔۔۔"وہ اپنے لہجے کو حتلامکان دھیما رکھے ہوئے تھا۔

"آپ جو بھی کہہ لیں میرا فیصلہ کل بھی وہی ہو گا جو آج ہے۔۔۔"اس کے لہجے کی بڑھتی تلخی حارب کے حواسوں کو جکڑنے لگی تھی۔۔

"انزلہ جس دن میں نے تمہاری طرح بے رخی کا لبادہ اوڑھ لیا ناں اس دن تمہیں میری تکلیف کا اندازہ ہو گا۔۔۔"اس کے جملے پر وہ ٹھہر گئی یوں جیسے اس کی سانس بھی ساکن ہو گئی ہو،اگر وہ سچ میں اس بار چلا گیا۔۔۔"تمہیں میری محبت نظر نہیں آتی۔۔؟"اس نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

وہ اتنے دن گلٹ میں رہ رہ کر تھکنے لگی تھی۔۔۔لوگ اور پھر خود کا دل جو اسے ہر بار حارب کے ساتھ رکھے گئے رویے پر کٹھرے میں لا کھڑا کرتا تھا۔۔۔اس کی زندگی چار اطراف لئے کچھ یوں الجھ گئی تھی جس کی اک جانب اس کی ماں کا مرد کے حوالے سے خوفناک ماضی تھا،دوسری جانب اس کا مرد کے حوالے سے مایوسی بھرا ماضی تھا،تیسری جانب اس کی خالہ کا اس کے باپ سے مجبوری کے پلندے میں جھولتا حال تھا اور چوتھی جانب خوف کے

گھیرے میں سسک سسک کر ڈوبتی امیدوں سے بھرا اس کا خود کا حال تھا جو کسی حد تک مستقبل کے بھی سیاہ ہونے کا اندیشہ لئے ہوئے تھا اور وہ عین ان کے بیچ بے بس کھڑی ہوئی تھی۔

"آتی ہے مگر اس سے پہلے مجھے آپ کا چھوڑ جانا نظر آتا ہے۔۔۔ آپ تو میرے دوست بھی تھے ناں۔۔۔ میرے ساتھ بھی تو زیادتی ہوئی تھی ناں۔۔۔" وہ اک بار پھر اپنی مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

"میں نے کتنی کوشش کی تھی آپ سے بات کرنے کی۔۔۔ مگر آپ نے کیا کیا۔۔۔؟ آپ نے میری طرف سے اپنے کان بند کر لئے۔۔۔ آپ کو میرے سوا سب نظر آتے تھے۔۔۔" ماضی میں اس کے چھوڑ جانے کے ذکر پر آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ "آپ نے جانا تھا تو چلے جاتے مگر مجھ سے میرا دوست تو نہ چھینتے۔۔۔ اتنی تذلیل تو نہ کرتے میری۔۔۔" آنکھوں سے بہتا سیال ناک کو بھی نم کر گیا، اس نے اپنی آستین سے اپنی ناک کو رگڑا۔

"پلیز انزلہ۔۔۔ ایسے مت کہو۔۔۔" وہ تڑپ اٹھا تھا، اس کا خود کیلئے "تذلیل" کا لفظ بولا جانا اسے تڑپا گیا تھا۔

"کیوں ناں کروں۔۔۔؟ کیا آپ دھتکار کر نہیں گئے تھے۔۔۔؟ آپ ویسے بھی انکار کر سکتے تھے، اب بھی تو ہم الگ ہونے ہی والے ہیں ناں۔۔۔ آپ تب بھی کہہ دیتے ہم الگ ہو جاتے مگر یوں نہیں۔۔۔ کسی کے حصے میں دھتکار تو نہ آتی ناں۔۔۔ انتظار تو ناں آتا ناں۔۔۔"

"میں جانتا ہوں میری غلطی ہے۔۔۔ اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہو سکتی۔۔ پھر بھی یار۔۔۔ میں جانتا ہوں میں نے بیوقوفی کی۔۔۔ میں بابا سے غصہ تھا۔۔۔ میں ان سے دور جانا چاہتا تھا۔۔۔ مجھے سمجھنا چاہیئے تھا کہ زیادتی تو تمہارے ساتھ بھی ہوئی تھی۔۔۔۔" وہ رکا۔۔۔ "مجھے بتاؤ۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ کیا کروں ایسا کہ تمہاری تکلیف کا مداوا ہو جائے۔۔۔" وہ بے بسی سے کہتا اس کے ہاتھ تھام گیا۔

"میں بہت آگے نکل آئی ہوں۔۔۔ یاں شاید بہت پیچھے رہ گئی ہوں۔۔۔ اب آپ کے ہم قدم ہونا اک ناممکن سی بات ہے۔۔۔"

"کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی۔۔۔؟" اس کی آنکھوں میں آس کے دیے جلنے لگے۔

"بات میرے معاف کرنے کی نہیں ہے۔۔۔"وہ سر جھکائے دھیمی سی آواز میں اعتراف کر ہی گئی۔"میں نے اپنی زندگی میں اس قدر غلطیاں کردی ہیں کہ آپ تو کیا کسی بھی انسان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ انہیں نظرانداز کردے۔۔۔۔"نادانیوں کا بوجھ اس کا سر جھکا گیا۔

"ہم سب سے غلطیاں ہوتی ہیں۔۔۔"وہ مصر ہوا۔

"نہیں، میرے جیسی غلطیاں کوئی نہیں کرتا۔۔۔وہ محض غلطیاں نہیں تھیں۔۔۔"وہ آزردہ سی بول رہی تھی۔امید کے پردے کے بغیر جب انسان کو آگاہی کی بصیرت عطا کی جاتی ہے تو پھر ماضی کے گناہ بھی آسیب کی مانند حال کو کھانے لگتے ہیں۔۔۔

"پھر تم مجھے مت بتانا۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انزلہ نے سر اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا، وہ یوں کہہ رہا تھا جیسے وہ کوئی دو سال کا بچہ ہو جو اپنے ارد گرد کے ماحول سے قطعی واقف نہ ہو۔۔۔

"ہم ناں بہت عجیب سے معاشرے میں رہتے ہیں۔۔۔یہاں مردوں کے عیبوں پر تو پردہ ڈالا جا سکتا ہے مگر عورت کے عیب کے اشتہار ہم گلی گلی لگانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔۔۔اور میں نہ بھی بتاؤں تو کیا آپ کو پتا نہیں چلے گا۔۔۔؟"اس نے کچھ پل کو توقف کیا۔

"بہتری اسی میں ہے

Rather ending upon something very bad it's better to conclude it at very good"

"بھروسہ تو کر کے دیکھو۔۔۔" وہ ملتجائی ہوا۔

"بھروسہ کر کے ٹوٹ جانے کی تکلیف بھروسہ نہ کرنے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔۔۔ میں اس میں سے بار بار نہیں گزر سکتی۔۔۔" اس کا لہجہ اس کے زخمی دامن کا شاہد تھا۔

"تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا تم مجھے وقت دو گی۔۔۔ میں اپنی جانب سے تمہارا دل صاف کر دوں گا۔۔۔ مجھے پچھتاوے میں نہیں رہنا، مجھے خود سے متعلق تمہارا دل صاف کرنے کی کوشش کرنی ہے۔۔۔ بھلے ناکام ٹھہرے پھر بھی مجھے کوشش کر کے دیکھنی ہے۔۔۔"

"تم مجھے کمزور کرنے لگے ہو۔۔۔" وہ اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں پر نظریں ٹکائے ہارے ہوئے لہجے میں اک اور دھیما سا اعتراف کر گئی۔

"میں تمہیں کمزور کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔"

"مگر میں تمہارے سامنے کمزور پڑنے لگی ہوں۔۔۔ یونہی چلتا رہا تو میں بکھر جاؤں گی۔۔۔ پچھلی مرتبہ میں نے بہت مشکل سے خود کو سمیٹا تھا۔۔۔ ہر بار حیات سے نہیں نوازا جاتا، اس بار ٹھوکر لگی تو حیات مختصر ہو جائے گی۔۔۔"

"تمہاری حیات مختصر ہوئی تو میری حیات بھی طویل نہیں ہو گی۔۔۔"اس کا لہجہ اس قدر پریقین تھا جیسے زندگی کا قلم اس کے ہاتھ میں تھما دیا گیا ہو۔انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا،اس کی آنکھوں میں اس کے بچھڑ جانے پر اپنی حیات مختصر ہو جانے کا عہد تھا۔انزلہ کچھ پل خاموش رہی پھر اس نے اک گہرا سانس لیا۔

"تم ابھی صرف خمار میں ہو حارب۔۔۔محبت ہو جانے کی غلط فہمی کا خمار،یاں شاید خود سے منسلک عورت کو چھوڑ ناں پانے کی انا کے زعم میں،جس دن یہ خمار اترے گا اور یہ زعم ٹوٹے گا اس دن تم سراپائے محبت نہیں سراپائے سوال بنے کھڑے ہو گے۔۔۔"اس نے حارب کی جانب دیکھ کر کہا،اس بار اس کی آنکھوں میں بغاوت نہیں تھی۔

"تمہیں ان سب باتوں کا ڈر کیوں ہے۔۔۔تمہیں چھوڑنا ہے ناں تم چھوڑ دینا۔۔۔ہم کوئی انیسویں صدی میں تو نہیں رہتے جہاں عورت شوہر سے علیحدگی چاہے اور اسے نہ ملے۔۔۔"وہ اپنے تجربے کی بنیاد پر بات کر رہا تھا اور اس کے سامنے کھڑی لڑکی کے پاس اپنا تجربہ تھا۔

"مرد کی انا،ضد زمانے کی مسافت سے آزاد ہوتی ہے۔۔۔انیسویں صدی ہو یاں اکیسویں اسے کسی صورت ٹوٹنا منظور نہیں ہوتا،اسی لئے کہہ رہی ہوں کوئی خواہش مت پالو اور نہ ہی مجھے کسی ایسی خواہش میں مبتلا کرنے کی کوشش کرو۔۔۔۔اب ان آنکھوں کو خواب دیکھنے کی

عادت نہیں رہی۔۔۔"اختتام پر اس کی آواز میں نمی محسوس ہوئی تھی، کبھی یہ آنکھیں خوابوں کے بنا ادھوری تھیں اور اب ان آنکھوں کے سبھی خواب ادھورے تھے۔

"انا اور ضد مرد کی ہو یاں عورت کی دونوں ہی رشتوں کو تباہ کر دینے کی طاقت رکھتی ہیں، محض یہ کہنا کہ عورت کو مرد کی ضد سے نہیں ٹکرانا چاہیے ورنہ وہ سب ہار دیتی ہے غلط ہے، عورت ضد پر آئے تو ہار تو مرد بھی اپنا سب کچھ دیتا ہے۔۔۔"اس کے سامنے اس کی ماں کا چہرہ لہرایا تھا۔"ضد جنسی تفریق سے بالاتر ہوتی ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا میں ہم دونوں کہ اس خوبصورت رشتے کو اس سفاکیت کی نظر کروں۔۔۔"اس نے لمحے بھر کو رک کر وقفہ کیا۔"تم جن لمحوں کی گنجائش نکال سکتی ہو مجھے اتنے ہی لمحے جی لینے دو، ہم دوست بھی تو تھے۔۔۔ہم دوست بھی تو رہ سکتے ہیں۔۔۔"وہ کیوں اک ہی بات پر مصر تھا، انزلہ اس کی بات پر بنا کچھ کہے آگے کی جانب بڑھی پھر کچھ ہی فاصلے پر رک کر اس نے مڑ کر حارب کی جانب دیکھا۔

"کیا مرد کیلئے اپنے ساتھ منصوب عورت کو چھوڑنا اس قدر ہی انا کا مسئلہ ہوتا ہے۔۔۔؟"اس نے اپنی ماں کی کہی گئی بات کے تناظر میں اس سے پوچھا تھا۔

"اگر کبھی زندگی میں ایسا مقام آیا تو تم خود دیکھ لینا مرد کیلئے انا اونچی ہے یا اس کے ساتھ منسوب رہنے والی عورت۔۔۔" وہ پختگی سے کہتا دیوار پھیلا نگتا اپنے ٹیرس پر سے ہوتا ہوا اپنے کمرے میں گم ہو گیا اور وہ سر جھٹکتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

"خدا کبھی کسی پر ایسا وقت ناں لائے جب دو انسانوں کی انا آمنے سامنے آئے، وہاں جہاں محبتوں کے زعم ٹوٹیں۔۔۔" وہ بھی اپنے کمرے میں گم ہو گئی، کہیں نا کہیں حارب کی بات اس کے دماغ میں ٹھہر گئی تھی، اسے لمحوں کے دورانیے سے غرض نہیں تھی، اسے اس کے ساتھ کی طلب تھی جتنی دیر بھی ممکن ہو سکتا۔

آج ہفتہ تھا جس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے قاسم نے موی نائٹ پلین کر لی اور اس کے وینیو کا ذمہ زبردستی حارب کے سر دھر دیا۔ اس کی اک خاص وجہ انزلہ کا تائی سے کسی حد تک کترانہ بھی تھا۔۔۔ وہ سب اس وقت محمود صاحب کے گھر پر اوپر والے پورشن کے لاؤنج میں ڈیرہ ڈال چکے تھے۔ بڑوں کے دیکھا دیکھی ان سب کے دلوں میں بھی دوستی کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی گئی تھیں اور اب مروت، تکلفات جیسا کوئی عنصر ان کو اک دوسرے سے

لحاظ رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ جس کو فلور کشن سمجھ آئے تھے وہ ان پر اور جس کو ان کی نسبت صوفہ سمجھ آیا تھا وہ اس پر بیٹھ گیا تھا۔

"انزلہ باجی کدھر رہ گئی ہیں۔۔۔" انزلہ کے انتظار سے تنگ آتے ہوئے بلآخر لاریب کہہ ہی اٹھی۔ حارب سکرین پر موی ڈھونڈتے ہوئے اس کی حالت پر ہنس دیا۔

"نمبر بڑھوا رہی ہے اپنے سسر کے سامنے۔۔۔" قاسم نے ذرا سی ہلکی آواز میں تبصرہ کیا، حارب نے سکرین پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے گھورا، وہ برا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔۔۔

"کیا کہا ہے آپ نے۔۔۔" وہ قاسم کی بھن بھن سن چکی تھی۔

"میری مجال، میں تم بہنوں کو کچھ کہہ سکوں۔۔۔" وہ ابھی آتے ہوئے فون پر لقمان صاحب سے کلاس لگوا کر آیا تھا، اس نے بھنا کر لاریب سے کہا، وہ گردن کو اٹھائے کندھے اچکا گئی۔

"خیر میں انزلہ باجی کو ابھی بلا کر لاتی ہوں۔۔۔" لاریب صوفے پر سے اٹھنے کو ہی تھی جب قاسم نے ڈپٹ کر اسے واپس سے بیٹھا دیا۔۔

"بیٹھو ادھر تم کیوں جاؤ گی، یہ ہیں ناں میزبان یہ جائیں۔۔۔ ہم تو مہمان ہیں شان سے بیٹھیں گے۔۔۔" اس نے تکیے سے ٹیک لگاتے ہوئے شاہانہ انداز میں کہا تھا۔ حارب نے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

قدرے الجھتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"جاؤ بھئی اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔۔۔"
آخری بات قاسم نے اس کے پاس آ کر آہستگی سے کہی، حارب کی آنکھیں چمک اٹھیں، وہ سر کو خم دے کر اس کا شکریہ کرتا زیرِ لب مسکرایا اور پھر ریموٹ قاسم کی جانب اچھالتا ہوا وہاں سے اٹھ آیا۔۔۔

نیچے آ کر اسے انزلہ کو ادھر ادھر ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا وہ اس وقت کہاں ہو گی۔۔۔وہ ناک کی سیدھ سے کچن کی جانب بڑھ آیا اور پھر وہ اور محمود صاحب اسے سامنے ہی کچن میں نظر آ گئے۔۔۔وہ ایپرن پہنے کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی تھی اور محمود صاحب اس کے پاس کاؤنٹر کے ساتھ رکھی کرسی پر براجمان تھے، دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ وہ اندر بڑھنے کی بجائے دروازے کی اوٹ میں چھپتا دیوار سے ٹیک لگاتا وہیں کھڑا ہو گیا، اس منظر کی تخیلاتی بنائی کرتے ہوئے اسے اس کی حقیقی خوبصورتی کا ادراک نہیں ہوا تھا، اس نے کبھی اسے پورے استحقاق سے اپنے گھر میں دیکھنے کی اک تمنا کی تھی، اپنے شعور میں کبھی اپنے پورے گھر میں گونجتی اس کی ہنسی کی کھلکھلاہٹ سنی تھی، اس کے چہرے پر اڈتی مسکان کی طمانیت کو اپنے وجود میں محسوس کرنے کی دعا کی تھی۔۔۔اسے

احساس نہیں ہوا تھا اس کی تمنا۔۔اس کے شعور۔۔۔اس کی دعاؤں کی تکمیل کا حقیقی عکس اس قدر خوبصورت ہو گا۔۔۔وہ دھیما سا مسکرا دیا،اس کی سنہری آنکھوں کی چمک ابھری۔

"آپ کو کیک بیک کرنا کتنا پسند ہے ناں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ہماری مرحومہ بیوی کو بہت پسند تھا۔۔۔"وہ دھیما سا مسکرائے۔۔۔

"ہاں اور میری محبوبہ کو بھی۔۔۔"دروازے کی اوٹ میں کھڑا وہ بڑبڑایا۔۔۔

"مگر حارب کو نہیں پسند۔۔۔کیک تو کیا اسے میٹھا ہی نہیں پسند۔۔وہ تو چڑتا ہے۔۔۔"انہوں نے اس کے قریب ہو کر سرگوشی کی۔۔۔دروازے میں کھڑے حارب نے تاسف سے سر جھٹکا۔۔۔"شاباش پاپا۔۔۔پہلے وہ مجھے بہت پسند کرتی ہے۔۔۔"

"ان کی شیریں زبان سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہیں میٹھا کتنا پسند ہو گا۔۔۔"وہ بھی ان کے قریب ہوتے ہوئے بولی تھی اور پھر دونوں اک ساتھ قہقہ لگا کر ہنس اٹھے۔۔۔

"ویسے آپ کو پتا ہے آپ کے کیکس آرفن ایج کے بچوں کو بھی بہت پسند آتے ہیں۔۔"اس کی بات کی سچائی کا اندازہ وہ اس کے چہرے سے لگا سکتے تھے جہاں جھوٹ کی کوئی رمق نہ تھی۔

"میں نے آپ کو بتایا تھا ناں جو میری دوست ہے۔۔۔وہ تو آپ کے ساتھ ملنے کو بضد تھی۔۔۔وہ دیکھنا چاہتی ہے کہ آخر کوئی اتنے مزے کہ کیک کیسے بنا سکتا ہے۔۔۔"

"آہاں تو آپ کسی دن اسے لے آئیں ناں، پھر میں اس کو لائیو کیک بیک کر کے دکھاؤں گا۔۔۔"

"توبہ کریں، آپ کو پتا ہے وہ بہت بولتی ہے۔۔۔خود تو بین ہو گی میری اینٹری بھی آپ کے گھر میں بین کروائے گی۔۔۔"

"ارے ایسا کوئی مائی کا لال پیدا ہی نہیں ہوا جو آپ کی اینٹری اس گھر میں بین کروا سکے۔۔۔"

"رہنے دیں انکل، یہ جو آپ کے بیٹے ہیں ناں افف توبہ توبہ۔۔۔ہر وقت تفتیشی نگاہوں سے گھورتے ہاتھ میں تلوار لئے لڑنے کیلئے تیار گھومتے رہتے ہیں۔۔۔"اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔۔

دروازے کی اوٹ میں کھڑے حارب کو اک اور دھچکا لگا تھا۔۔۔وہ تو کبھی خود سے اس کے ساتھ نہیں الجھا تھا۔۔۔اور وہ سارا مدعا اس پر ڈال گئی تھی۔۔۔اور تو اور اس کے مبہوت بھرے انداز کو تفتیشی نگاہ کا نام دے گئی تھی۔وہ بے ساختہ ہی سیدھا ہو گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ کہیں تو ہم اس کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔۔۔" محمود صاحب نے اسے آفریدی، اور آفر بھی کافی سنجیدہ تھی۔۔۔

حارب سے بھی اس سے زیادہ اپنے مخالف یہ اشتراک برداشت نہیں ہوا تھا، وہ کچن کے اندر چلا آیا۔۔۔

"ہاں جی اور یہ بھی بتا دیں اس خادم کو کب اپنا گھر چھوڑنا ہے۔۔۔" وہ افسوس سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔

"میں نے کہا تھا ناں تلوار ہاتھ میں لئے گھومتے ہیں۔۔۔" انزلہ نے جیسے ہی محمود صاحب کے پاس ہوتے ہوئے کہا وہ اک بار پھر ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے قہقہ لگا گئے۔۔۔

وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔"دس از ناٹ فئیر ڈیڈ۔۔۔"

محمود صاحب نے فوراً اپنی ہنسی دبائی۔

"میں تمہیں بلانے آیا تھا، سب اوپر موی دیکھنے کیلیئے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" اس نے انزلہ سے کہا۔

"آپ لوگ دیکھنا شروع کریں میں انکل کی ہیلپ کروا کر آتی ہوں۔۔۔"اس نے ہاتھ گھماتے ہوئے اپنے ارد گرد بکھرے سامان کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"تم یہاں انکل کی ہیلپ کروانے آئی ہو۔۔۔؟"وہ سخت تیور لئے استفہامیہ گویا ہوا۔

"باپ ہوں تمہارا۔۔۔ تمہیں تو شرم نہیں آئی مگر ہماری بیٹی کو لحاظ ہے۔۔۔"انزلہ کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ میدان میں اتر آئے۔

"ہاں جی پانچ منٹ پہلے آپ اسی بیٹے کی برائیاں کر رہے تھے۔۔۔"اک بار پھر اسے اپنے باپ کی باتیں یاد آنے پر افسوس ہوا تھا۔

"اک تو تم ہر بات دل پر لگا کر بیٹھ جاتے ہو۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انزلہ سلیپ سے اترنے لگی حارب نے سہارے کیلئے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھا دیا، اگر اس وقت محمود صاحب وہاں نہ ہوتے تو وہ شاید اس کا ہاتھ جھٹک دیتی، وہ اس کا ہاتھ تھامے سلیپ سے اتر گئی۔ محمود صاحب بھی کچن سمیٹنے میں اس کی مدد کیلئے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"نہیں۔۔۔بہت شکریہ۔آپ رہنے دیں۔۔میں کروا دیتا ہوں پھر کہیں گے بوڑھے باپ سے کام کروایا۔۔۔"اس نے محمود صاحب کو کسی بھی قسم کی مدد کرنے سے روک دیا۔

"بیٹا جی جس چینل پر تم چل رہے ہوناں وہ میں نے ہی ٹیون کیا ہے۔۔۔اب میرے سر پر احسان نہ ڈالو۔۔۔"وہ اس کے باپ تھے مگر جس رفتار سے وہ اسے رگڑتے تھے اسے انزلہ کے باپ زیادہ لگتے تھے۔۔۔چیزیں سمیٹتے ہوئے انزلہ کی ہنسی نکلی۔۔۔

"کیک کو یاد سے نکال لینا۔۔۔ جلا نہ دینا۔۔۔"انہوں نے حارب سے کہا اور پھر انزلہ کے پاس آکر اس کے سر کا بوسہ لیا"چلو بیٹا گڈ نائٹ،اور اس کو تم نظر انداز ہی کرنا۔۔۔"

"ویسے آپ کی نصیحت ضائع ہی گئی ہے،مجھے نظر انداز کرنے کا کام وہ پہلے سے ہی کر رہی ہے۔۔۔"

"اگر ایسا کر رہی ہیں تو بہت اچھا کر رہی ہیں۔۔۔"انہوں نے انزلہ سے کہا اور پھر آگے بڑھے،کچھ قدم آگے جا کر انہوں نے حارب کو دیکھا،وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔انہوں نے واپس آکر اس کے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔"چلو تمہیں بھی اللہ ہی حافظ۔۔۔"

"اللہ حافظ ڈیڈ۔۔۔"وہ ان کے جاتے ہی پلٹا تب تک انزلہ سارے برتن سنک کے پاس اکٹھے کر چکی تھی اور اب اس کی جانب پیٹھ کئے کاؤنٹر پر سے بیکنگ کا سامان سمیٹنے لگی تھی۔۔۔وہ خاموشی سے چلتا ہوا اس کے پاس سے ہوتا ڈرار کے پاس آیا اور اسے کھول کر گلوز نکال کر پہننے لگا۔۔۔انزلہ نے کنکھیوں سے اسے دیکھا اور بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ضبط کیا

تھا۔۔۔"ہائے یہ نازک ہاتھ۔۔۔"وہ گلوز پہننے کے بعد سنک کے پاس جاکر برتن دھونے میں مصروف ہوچکا تھا۔

جب تک انزلہ نے شیلف پر سے چیزیں سمیٹیں تب تک وہ برتن بھی دھوچکا تھا،اور برتن کچھ خاص تھے بھی نہیں۔۔۔حارب نے گیلے گلوز اتار کر لٹکا دئے۔۔۔انزلہ کافی مشین آن کرچکی تھی۔۔حارب نے پہلے قدرے حیرانی کے زیرِاثر آئیبرو کو اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کرلیا۔۔۔

"میں بنادیتا ہوں۔۔۔"اس نے "بنالیتا ہوں کو بنادیتا"ہوں میں ڈھال دیا تھا۔۔۔انزلہ نے اس کے ہاتھ سے کافی بینز پکڑ لئے۔۔۔وہ مزید کافی بینز ڈالنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

"ٹرسٹ می میں بھی بری کافی نہیں بناتی ہوں۔۔۔"

اس نے کہا تو وہ کچھ شرمندہ سا ہوگیا۔۔۔وہ کافی مشین کی جانب منہ کئے کھڑی تھی،حارب نے کاونٹر سے کپ لا کر اس کے سامنے رکھ دیئے اور پھر سلیپ سے ٹیک لگائے اس کی جانب منہ کئے کھڑا ہوگیا۔۔۔یہ کوئی بہت بڑا کام نہیں تھا۔۔۔وہ کپ خود بھی نکال سکتی تھی مگر چھوٹی ہی سہی مدد تو مدد تھی۔۔اس چھوٹی سی مدد میں چھپا احساس قابل ستائش تھا۔۔۔اس کی مدد کیلئے برتن دھلوانے میں،اسے کپ نکال کردینے میں اس کی مردانگی کو کوئی عذر نہیں

Clubb of Quality Content

پہنچ رہا تھا ہاں تب ضرور پہنچتا جب وہ خود کو کسی سلطنت کا بادشاہ سمجھ کر سستی و کاہلی کے ریکارڈ توڑتا کھڑا اسے کام کرتے دیکھتا رہتا۔۔۔

ہمارے معاشرے کا اک بہت المیہ بنتا جا رہا ہے۔۔۔ مرد اور عورت دونوں ہی گھر کے کام کرنے میں اپنی تضحیک سمجھنے لگے ہیں۔۔۔ مرد کو لگتا ہے کہ وہ مرد ہے اگر گھر کے کام کرے گا تو اس کی مردانگی کو ٹھیس پہنچے گی یہ کام تو عورتوں کے کرنے والے ہیں۔۔۔ اور عورتیں وہ گھر کے کام کرنے کو جاہلیت سے مشروط کرنے لگی ہیں۔۔۔ مثال کے طور پر اگر کوئی عورت گھر کے کام کرے گی تو وہ عورت بیچاری ہو گی، اس کی خود کی کوئی شخصیت نہیں ہو گی، اس کی خود کی کوئی سوچ نہیں ہو گی۔۔۔ میں گھر کے کام نہیں کروں گی کیوں کہ میں ماسی نہیں ہوں۔۔۔ ماں بچپن میں اکثر کہتی تھیں کہ کتا بھی جہاں بیٹھتا ہے ناں اپنی جگہ صاف کر کے بیٹھتا ہے۔۔۔ جانے پھر ہم انسانوں میں کب سے اتنا فہم آ گیا کہ ہم اک جانور سے بھی گئ درجہ نیچے آ گئے۔۔۔ گھر کے کام کرنے سے نہ تو مرد کی مردانگی ختم ہوتی ہے اور نہ ہی یہ عورت کی جاہلیت کا ثبوت ہوتی ہے۔۔۔ بلکہ یہ تو انسان کی شخصیت کا نفیس پہلو ہوتا ہے۔۔۔

وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔ انزلہ اس کی نظریں اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی، وہ تذبذب کا شکار ہوتی اپنی سب سے چھوٹی انگلی اور اور انگوٹھے کو آپس میں الجھانے لگی، یہ ٹکراؤ

ٹک ٹک کی آواز پیدا کرنے لگا تھا۔ کچھ لمحے وہ یہ حرکت دھراتی رہی پھر اس نے سر گھما کر اس کی جانب دیکھا، حارب کے لب مزید پھیل گئے، پھر کچھ یاد آنے پر وہ اس کو ابھی واپس آنے کا کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ کچھ ہی پل سرکے تھے جب وہ ہاتھ میں ایک ہینڈ بیگ پکڑے واپس آیا، تب تک انزلہ کپ میں کافی نکال چکی تھی۔۔۔ حارب نے بیگ کو کاؤنٹر پر رکھ دیا اور پھر اس میں سے اک چھوٹا سا باکس نکال کر اسے لئے انزلہ کی جانب بڑھ آیا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ابھرتے تاثرات دیکھ کر وہ ٹھٹھکی، الجھی اور پھر اس کے ماتھے پر حیرت کی شکنیں ابھریں۔۔۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کچھ پل مل جائیں۔۔۔" حارب ڈبیا کھول کر اس کے سامنے کرتا ہوا ملتجیائی ہوا۔۔۔ اس کے انکار پر اس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑ جانے کے خوف نے کچھ لمحوں کیلئے انزلہ کے الفاظ سلب کر لئے تھے، وہ پر سوچ سی اسے دیکھتی رہی، انکار کیلئے مناسب الفاظ تلاشنے میں مزید پل سرکے۔۔۔۔

انزلہ نے لب واہ کئے ہی تھی کہ وہ پھر سے بول اٹھا "پلیز۔۔۔ محض چند پل۔۔۔ جانتا ہوں تم ایسا نہیں چاہتی، پھر بھی یہ چند پل تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں، بنا ماضی کے روگ کے

،بنا مستقبل کے خوف کے، صرف ان پلوں کو جینا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ آس لئے اسے دیکھ رہا تھا اور اس کی آنکھیں انزلہ کو بے بس کرنے لگی تھیں۔ وہ آہستگی سے سر ہلا گئی۔

حارب پائیل کو پکڑتا ہوا زمین پر بیٹھنے لگا، انزلہ نے اس کا بازو تھامتے ہوئے اسے روک دیا۔ وہ اس کی ادا پر مسکرا دیا۔

"محبت کے قدموں میں بیٹھا جا سکتا ہے۔۔۔ تم محبت ہو اور تم سے ہار جانے میں، تمہارے آگے جھک جانے میں مجھے کوئی عار نہیں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا، انزلہ نے اس کا بازو آزاد کر دیا۔

وہ بہت اچھا تھا۔۔۔ اسے نیچے بیٹھ کر اس کے پاؤں میں پازیب پہنانے میں کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ اس سے اک منزل نیچے ہو کر اس کی جانب دیکھنے کیلئے سر اٹھانے میں اسے کوئی دقت نہیں تھی۔

جن سے محبت ہو ان کے سامنے تو جھکا ہی جا سکتا ہے ناں۔۔۔ مگر انزلہ کو اعتراض تھا۔۔۔ جو محبت کرتے ہوں انہیں جھکایا تو نہیں جا سکتا ناں۔۔۔

وہ اس کے ساتھ خود بھی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔ بہت ہی سنبھل کر۔۔۔ چہرے پر مدھم سی مسکان لئے اس نے اپنا پاؤں حارب کے سامنے کر دیا۔۔۔ اس کی اس ادا پر وہ بلا اختیار ہی

مسکرا دیا۔۔"یونہی تو میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔تم محبت کرنے کے ہی قابل ہو۔۔۔سراہے جانے کے ہی قابل ہو۔۔۔"حارب نے کہا تو اس کی ہنسی نے اس کے گرد قوز قزح کے رنگ بکھیر دئے۔۔۔وہ ہنسی تھی تو اس کی آنکھیں بھی مسکرا اٹھی تھیں۔۔۔اس کی آنکھیں مسکرائی تھیں تو وہ بھی جی اٹھا تھا۔۔۔۔

اس کو پازیب پہناتے ہوئے وہ ٹھٹھکا،حارب کے بڑھتے ہوئے ہاتھ تھمے۔۔۔وہ پہلے سے ہی پازیب پہنے ہوئی تھی۔۔۔وہی پازیب جو اس نے لاریب کو کہہ کر اسے تحفہ دی تھی۔۔۔وہ پازیب کسی اور کے پاؤں میں اس قدر خوبصورت نہیں لگ سکتی تھی۔۔۔حارب نے حیرت انگیز نظروں سے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی جانب دیکھا،انزلہ نے اپنی مسکان کو ضبط کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اپنی بھنویں اٹھائیں۔

"بہت خوبصورت ہے ناں۔۔۔؟"انزلہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

"ہمم۔۔۔"حارب بھی سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔۔

"اور محنت بھی کافی لگی ہو گی اس کو مذکورہ شخص تک پہنچانے میں۔۔۔"اس کا لہجہ شرارت سے بھرپور تھا۔

حارب نے اپنی بائیں آنکھ کو قدرے تھوڑا سا بند کرتے ہوئے اپنے سر کو کھجایا"بہت۔۔۔"

اور پھر ان دونوں کی ہنسی نے سما باندھ دیا تھا،اس نے کہا تھا وہ ماضی اور مستقبل بھلائے یہ پل جینا چاہتا ہے اور وہ ماضی اور مستقبل دونوں بھلا گئی تھی۔

حارب نے اسے پائیل پہنا دی،انزلہ نے اپنے پاؤں کو گھماتے ہوئے تھوڑا سا سر آگے کئے دیکھا۔۔۔وہ پازیب بہت اچھی تھی یاں شاید پہنانے والے کا اثر تھا جو اس کی بینائی کو خوبصورتی سے روشناس کروا گیا تھا۔۔۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔"وہ مسلسل اس پازیب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اب مانتی ہو۔۔۔؟"حارب کا لہجہ شریر ہوا۔

"کس کو۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر حارب کو دیکھا۔

"میرے ٹیسٹ کو۔۔۔"اس نے اپنا کالر اٹھایا تھا۔

وہ ہنسی۔۔۔"اتنا برا بھی نہیں ہے۔۔۔"

حارب نے اس کے پاؤں میں پہنی دوسری پائیل کو چھوا"کیسے پتا چلا۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انزلہ نے اپنا پاؤں واپس سے کھینچ لیا۔ "کون بتا سکتا ہے۔۔۔؟ ٹھیک ہے تم سے اس نے رشوت لی ہوگی مگر وہ بہن تو میری ہی ہے۔۔۔" وہ اپنے گھٹنے کو بازو کے حلقے میں لیتی اس پر ٹھوڑی ٹکائے فخریہ آنکھوں کو گھماتے بولی تھی۔

"لاریب نے مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی، وہ تمہیں خوش دیکھنا چاہتی تھی اور میں تمہیں خوش کرنا چاہتا تھا۔۔۔ بس اسی لئے ہم نے الائنس کر لیا کیونکہ ہم دونوں میں کامن تم تھی، تمہاری خوشی تھی۔۔۔" حارب نے شرارت اس کی ناک کو چھیڑا، انزلہ نے اپنے سر کو پیچھے کرتے ہوئے اسے گھورا۔ "مگر مجھے یہ نہیں پتا تھا وہ اتنی جلدی دھوکہ دے جائے گی۔۔۔" وہ کیبینٹ سے اپنی پشت ٹیکتا ٹانگوں کو لمبا بچھائے دائیاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھتا کراس بنا گیا، یوں جیسے گھنٹوں تک یہاں سے اٹھنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا ہو۔

"دھوکے باز نہیں ہے میری بہن، بلکہ اس دن آپ نے اپنی بیسٹ فرینڈ کو پارٹی پر لا کر اس کی امیدیں ہی توڑ دیں اور پھر اس نے مجھے سب سچ بتا دیا۔۔۔" انزلہ نے آنکھوں کو چھوٹا کئے بڑے مزے سے سر ہلاتے اسے بتایا تھا۔

"بابا نے کہا تھا اسے اپنے ساتھ لے جانے کیلئے۔۔۔" اس نے وضاحت کی۔

"اب یہ مت ظاہر کریں جیسے آپ ہر بات انکل کی ہی مانتے ہوں۔۔۔"

"صرف تمہارے معاملے میں میرے اوپر کسی کی نہیں چلتی، ویسے میں مان لیتا ہوں۔۔۔"

حارب اس کے چہرے کی جانب دیکھتا مسکرایا، انزلہ نے نظریں چرائیں۔

"آپ کے چند لمحے اتنے طویل ہوتے ہیں کیا۔۔۔؟" انزلہ نے اس کی بات کے سبب ماحول میں پروان چڑھتے فسوں کو جھٹکنے کیلئے کہا۔

"جبکہ تمہارے ساتھ گزارے جانے والے لمحات مجھے پلک جھپکنے کی مانند محسوس ہوتے ہیں۔۔۔" وہ انزلہ کا ہاتھ تھامتا جذب سے بولا، انزلہ کی نظریں اس کے ہاتھوں پر ٹھہر گئیں، بے ساختہ ہی اس کے لبوں پر دھیمی سی مسکان امڈ آئی۔ حارب بہت غور سے اس کے چہرے پر ابھرنے والے رنگوں کو نا صرف دیکھ رہا تھا بلکہ ان سے آشنا بھی ہو رہا تھا۔ "جو بات دل میں ہو وہ کہہ دینی چاہیے۔۔۔"

انزلہ نے اک گہری سانس لیتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ "کیا فرق پڑتا ہے، میرے یاں تمہارے کچھ کہہ دینے سے کون سا حالات بدل جائیں گے یاں ہماری زندگیاں بدل جائیں گی۔۔۔"

انزلہ کی بات پر وہ پھیکا سا مسکرا دیا، امید کا دیا بجھتا دیکھ کر بھی وہ مسکرا دیا کیونکہ اس کے پاس ناامید ہونے کا آپشن نہیں تھا۔ "ہر بات ہر بار حالات بدلنے کیلئے نہیں کہی جاتی۔۔۔ کچھ

باتیں اپنے دل کی تشفی کیلئے تو کچھ سامنے والے کا دل رکھنے کیلئے بھی کہہ دینی چاہئیں ۔۔۔"اس نے اپنی نگاہوں کا محور عین انزلہ کی آنکھوں کو بنایا تھا۔

انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔"تم پر اللہ کا خاص کرم ہے۔۔۔"اس کی بات نے انزلہ کو جو بات دل میں سما گئی تھی وہ کہنے کی ہمت دی تھی۔

"تم تو مل نہیں رہی۔۔۔"وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بجھے لہجے میں اس کی بات کی تردید کر گیا۔

"میں کہہ رہی ہوں ناں۔۔۔"وہ بضد ہوئی۔

"اچھا کیسے۔۔۔؟"حارب نے اس کے اس قدر اصرار کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

"اپنے ہاتھ دیکھو کس قدر شفاف ہیں۔۔۔"وہ اک بار پھر سے اپنی نظریں اس کے ہاتھوں پر ٹکا گئی تھی۔

"بہت سے لوگوں کے ہوتے ہیں۔۔۔"حارب نے کندھے اچکا دیئے، جو انزلہ کو اس کی ہتھیلیوں میں محسوس ہو رہا تھا وہ ابھی اسے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہوتے ہیں مگر ایسے نہیں ہوتے جیسے تمہارے ہاتھ ہیں، ایسی ہتھیلیاں ہر کسی کی نہیں ہوتیں۔۔۔"اس کا لہجہ اٹل تھا، انزلہ نے اس کی شفاف ہتھیلی کے عین پاس بازو پر نظر آتے تل پر شہادت کی انگلی پھیری۔۔۔"کچھ ہے ان میں کہ جب تم بات کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے ہو تو نظریں ان پر ٹھہر جاتی ہیں۔۔۔ محبت کی نہیں تلاش کی۔۔۔ کچھ ہے جس کو آنکھیں تلاشتی ہیں مگر وہ پوشیدہ ہے ان ہتھیلیوں میں۔۔۔"وہ کچھ کھوئی کھوئی سی محسوس ہو رہی تھی۔

"جس دن تم مل گئی اس دن مان جاؤں گا کہ یہ ہاتھ اور ان میں موجود لکیریں حقیقت میں تلاش کی تھیں۔۔۔"وہ ابھی تک اس کی بات سے انکاری تھا، آخر وہ ہاتھ خوبصورت ہو بھی کیسے سکتے ہیں جن کی لکیروں میں محبوب کا ہی ساتھ نہ ہو۔۔۔

اس کے لہجے میں جو احساس تھا، اس کی بات میں جو معنی تھا وہ انزلہ کی توجہ اپنی جانب کھینچ گیا، وہ مبہوت اسے دیکھنے لگی، اس کی آنکھوں میں اک جہاں بستہ تھا، ہاں محبت کا جہاں جس میں اسے صرف اپنا ہی عکس دکھائی دیتا تھا۔۔۔

ابھی ان خوبصورت لمحوں کا فسوں برقرار ہی تھا جب جلنے کی بو نے سب سے پہلے انزلہ کے نتھنوں کو چھوا تھا، صورتحال کو سمجھتے ہوئے اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے حارب کی جانب دیکھا جو بڑی سہولت سے اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ "حارب۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" اس نے انزلہ کی جانب دیکھتے کہا اور پھر معاملے کی سنگینی سمجھتے ہی وہ وہاں سے اٹھتا ہوا بھاگا تھا اور اک سیکنڈ کی دیر کیئے بغیر اس نے ایگزاسٹ آن کیا۔۔۔ انزلہ بھی فوراً سے اون کی جانب بھاگی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے اون کھولا اور اس سے پہلے وہ جلد بازی میں بیکنگ ٹرے کو اپنے ہاتھوں سے ہی اٹھا لیتی، حارب گلوز لئے اس کے سر پر پہنچا۔۔۔ "دھیان سے۔۔۔" انزلہ کو اک جانب کئے اس نے گلوز کو پہن کر اون میں سے کیک نکال لیا۔۔۔ وہ جل کر خاصا بھن چکا تھا۔۔۔ حارب نے ٹرے انزلہ کے سامنے کی، اس کے کندھے ڈھیلے پڑے۔۔۔ "اب۔۔۔۔؟ انکل کو پتا چلے گا وہ تو بہت افسردہ ہوں گے۔۔۔۔" وہ تاسف سے اپنے دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں اپنے لبوں پر رکھتی سر نفی میں ہلانے لگی۔

"اور کرو میری برائیاں۔۔۔۔" حارب کو ذرا برابر بھی افسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

انزلہ اپنی کمر پر ہاتھ رکھتی سیدھی ہو گئی اور پازیب پہنے والے پاؤں کو کچھ آگے کرتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ "یہ انہی کچھ لمحوں کی کارستانی ہے۔۔۔"

"ویسے اتنا بھی نہیں جلا۔۔۔" وہ اپنی ہنسی ضبط کر گیا مگر ہمیشہ کی طرح اس کی آنکھیں مسکرانے سے باز نہیں آ رہی تھیں۔۔۔

انزلہ نے اسے گھورا "مزاق مت کریں۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے میں ابھی کے ابھی یہاں سے چلی جاؤں اور پھر کبھی ان کے سامنے نہ آؤں۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔

"تمہیں پتا ہے شیطان کی نانی۔۔۔ یہ شرمندہ ہونے والا کیریکٹر تم پر بالکل بھی سوٹ نہیں کرتا۔۔۔"

"میں افسردہ ہوں شرمندہ نہیں۔۔۔ اور ویسے بھی شرمندہ آپ کو ہونا چاہیے۔۔۔ نہ یہ آپ کو کچھ پل کا مزاق سوجھتا۔۔ ناں یہ سب ہوتا۔۔۔ اب آپ جلدی سے اسکو ٹھکانے لگائیں۔۔۔ تب تک میں اوپر جا کر ان کو بتاتی ہوں کہ جو کیک انہوں نے کھایا نہیں ہے وہ بہت مزے کا ہے۔۔۔" انزلہ نے آئیبرو اٹھائی۔ "کیسا آئیڈیا ہے۔۔۔؟"

"بہترین۔۔۔" حارب کا جواب سنتے ہی وہ بھاگنے کو تھی، حارب نے سرعت سے اس کا ہاتھ تھام کر روکا۔ "مگر ان سے کہنا زیادہ لمبی چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے خوامخواہ ڈیڈ کو شک ہو جائے گا۔۔۔۔"

وہ سمجھتے ہوئے سر ہلاتی وہاں سے بھاگ گئی، حارب بھی کیک کو ٹھکانے لگانے کیلئے آگے بڑھ گیا۔

کیک کو ٹھکانے لگانے کے بعد حارب بھی وہاں آ چکا تھا اور اب وہ سب موی دیکھنا شروع کر چکے تھے۔ موی کے دوران جانے کتنی ہی بار انزلہ انہیں اس کیک کے اچھا ہونے کا بتا چکی تھی جو انہوں نے کھایا بھی نہیں تھا۔

انزلہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور لاریب انزلہ کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ انزلہ کی دائیں جانب زمین پر قاسم بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ حارب۔۔۔ نورین کارنر والے صوفے پر کچھ اس طرح بیٹھی ہوئی تھی جہاں سے ٹی وی تو بھلے کم دکھائی دے رہا تھا مگر حارب کو وہ کافی غور سے واضح طورے پر دیکھ سکتی تھی۔۔۔

لاریب نے یونہی اس کی گود میں لیٹے لیٹے قاسم کے ہاتھ میں پکڑے پاپ کارن والے باؤل کی جانب ہاتھ بڑھائے، وہ سکرین پر نظریں ٹکائے بڑے آرام سے باؤل کو زرا سا سائیڈ کو سرکا گیا۔ لاریب نے تھوڑا آگے کو ہوتے ہوئے پھر سے باؤل کی جانب ہاتھ بڑھا کر پاپ کارن لینے چاہے، قاسم نے اک بار پھر سے وہی حرکت دھراتے ہوئے باؤل کو مزید سرکایا۔

"انزلہ باجی۔۔۔" اس نے سر اٹھا کر انزلہ کو دیکھا۔۔۔

"قاسم موی کا مزہ نہ خراب کرو۔۔۔" انزلہ نے آگے کو ہوتے ہوئے قاسم کے ہاتھ سے پاپ کارن والا باؤل پکڑ لیا، تبھی اس کی نظر نورین پر پڑی۔۔۔ وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے اور سر صوفے کی پشت سے ٹیکے حارب کے وجود کو نظروں میں سموئے ہوئے تھی۔۔۔ انزلہ نے اس کو نظرانداز کرتے باؤل لاریب کے آگے رکھ دیا اور اک بار پھر سے اپنی توجہ موی کی جانب مبذول کروائی۔۔۔ مگر پھر کچھ ہی سیکنڈز کے بعد کسی خیال کے تحت اس نے سر گھما کر حارب کی جانب دیکھا، اس کی نظریں سکرین پر ہی تھیں، انزلہ کو قدرے اطمینان ہوا، اس نے اک پر سکون سی سانس لی۔۔۔ وہ بڑی توجہ سے موی دیکھ رہا تھا، اس بات سے انجان کے وہ یوں خاموش بھی کسی کے دل میں مسلسل اترتا جا رہا تھا۔۔۔

عجیب بات تھی نورین بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی اور انزلہ بھی مگر حارب کو اگر اپنے چہرے پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی تھیں تو وہ انزلہ کی تھیں، شاید اس لئے کہ وہ اپنے چہرے پر محسوس بھی انزلہ کی ہی نظروں کو کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اگر وہ چاہتا تھا کہ کسی کی نظریں اس کے چہرے پر بھٹکیں تو وہ صرف انزلہ کی ہوں۔۔۔

وہ پہلے مسکرایا اور پھر خود کو یوں دیکھتا پا کر اس نے قدرے حیرانی مگر سوالیہ نگاہوں سے انزلہ کو دیکھا، وہ بڑے غیر معمولی سے انداز میں اپنا سر نفی میں ہلا گئی۔۔۔

وہ پھر سے اپنی توجہ سکرین پر چلتی موی کی جانب کر چکا تھا، مگر انزلہ اس کی موی میں سے دلچسپی ختم ہو چکی تھی۔۔۔وہ بس اپنی نظریں نورین پر ٹکا گئی تھی۔۔۔اک بار کو نورین نے اس کی گھوریوں کے سبب اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کو بنا کسی خاطر میں لائے واپس سے اپنا شغل شروع کر گئی۔انزلہ نورین کی نظروں کا بار بار بھٹک کر حارب کے چہرے پر جا ٹکنا بخوبی محسوس کر چکی تھی اور اب یہ بات جانے کیوں اسے کھٹکنے لگی تھی۔۔۔حارب کو شاید اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔نہ اس کا کہ وہ کسی کی پیار بھری نظروں کا مرکز ہے اور نہ اس کا کہ کسی کے دل میں اس کو دو تھپڑ لگانے کی خواہش ابھر رہی ہے۔۔۔۔

انزلہ کے موبائل پر بیپ ہوا اور اس کی توجہ نورین سے ہٹی۔۔۔

"بھئی کس کا موبائل ہے اور بیل کیوں نہیں بند کی ہوئی۔۔۔" قاسم نے بیزار ہوتے ہوئے چاروں جانب نظر گھمائی اور پھر انزلہ کے اشارے پر اس نے موبائل اٹھا کر انزلہ کو تھما دیا۔۔۔انزلہ نے بازوؤں کو لاریب کے سر سے قدرے اونچا کرتے موبائل کھولا۔۔"کیا ہوا۔۔۔کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟"تو وہ اس کی نظریں خود پر محسوس کر چکا تھا۔۔۔

"ہاں ہے تو۔۔۔"اس نے ٹائپ کر کے بھیجا۔۔اور ابھی موبائل رکھا بھی نہیں تھا جب اک بار پھر سے موبائل بج اٹھا۔۔۔ قاسم نے تنگ آکر گردن موڑتے ہوئے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا"ہم موی دیکھنے آئیں ہے ناں۔۔۔"انزلہ کے ہاتھ سے موبائل لیتا وہ بند کرنے کو ہی تھا کہ اس کی نظر سامنے کھلے چیٹ باکس پر گئی تھی،اس نے حیرت-زدہ ہو کر سر گھماتے ہوئے انزلہ کو دیکھا،اس نے بڑے آرام دہ انداز سے اپنا بازو صوفے کی پشت پر ٹکائے اپنے بالوں کی لٹوں کو اپنی انگلی پر رول کرتے ہوئے ڈھٹائی سے کندھے اچکائے۔۔۔مجال ہے جو زرا برابر بھی شرم آئی ہو،الٹا اس نے قاسم کو یوں دیکھا تھا جیسے پوچھ رہی ہو پڑ گئی ٹھنڈ۔۔۔

قاسم نے واپس سے موبائل اس کو پکڑا دیا۔۔۔"یہ لو تمہارا کیس زرا بے شرمی کا ہے۔۔۔" وہ خود ہی شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔

دوسری جانب سکرین پر جمی نظروں میں چمک ابھری تھی، قاسم نے مصنوئی خفگی سے اسے گھورا،حارب اپنی مسکراہٹ کو چھپا گیا۔۔۔"بے شرم آدمی۔۔۔میرے سامنے میری بہن پر لائنیں مارتا ہے۔۔۔"

انزلہ میسج کا جواب ٹائپ کرنے لگی۔۔۔اس نے صرف کویسچن مارک بھیجا تھا۔۔۔

اک بار پھر سے حارب کے موبائل کی لائٹ جلی تھی اور اک بار پھر سے قاسم سلگ اٹھا تھا۔۔"یار تم زرا دور ہو کر اپنی عاشقی نہیں کر سکتے۔۔۔"

"آپ زرا اپنی جگہ تبدیل کریں۔۔"حارب نے میسج پڑھنے کے بعد خوش گوار حیرت کے زیر اثر انزلہ کی جانب دیکھا اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا وہ نورین کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔حارب کے خود کو دیکھنے پر نورین مسکرائی مگر اس نے نظروں کا زاویہ نہیں بدلا۔۔حارب کے چہرے پر ناگواری ابھری،اسی ناگوار نظروں سے اس نے قاسم کو دیکھا جو موی کو اس قدر دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اس کا پروڈیوسر ہو۔۔حارب اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔قاسم نے گردن گھما کر اک نظر اس کو دیکھا پھر واپس سے موی کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

وہ نیچے چلا آیا تھا۔۔آج اس کا موڈ جس قدر اچھا تھا اس کا اختتام اسی قدر برا ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔"عجیب لڑکی ہے۔۔چمٹ ہی گئی ہے۔۔۔"وہ کچن میں چلا آیا۔۔اس نے لائٹ نہیں جلائی تھی۔۔لاؤنج کی جلتی لائٹ کچھ حد تک کچن میں بھی روشنی کر رہی تھی۔۔اس نے فریج کھولا اور جھکتے ہوئے اس میں سے پانی کی بوتل اٹھائے ہوئے کاؤنٹر کے پاس آگیا۔۔اس وقت اندر اٹھتے غصے کو بجھانے کا اک یہی طریقہ تھا۔کاؤنٹر پر سے اس نے

گلاس اٹھاتے ہوئے اس میں پانی ڈالا پھر اس سے ٹیک لگائے وہ پانی پینے لگا۔۔۔وہ رک رک کر پانی پی رہا تھا۔۔۔ تین گھونٹ۔۔۔ دوسرے گھونٹ میں اس نے گلاس آدھا کیا تھا اور گلاس کو پکڑے اسے انزلہ کی ناگواری کی جھلک دیکھائی دی۔۔۔اس نے تھکے تھکے انداز میں گلاس دوبارا منہ سے لگایا اور پھر گلاس میں موجود سارا پانی حلق سے اندر اتار لیا۔۔۔پانی نے اندر اترتے ہی حواس بحال کر دئے تھے،اسے انزلہ کا میسج یاد آیا "آپ زرا اپنی جگہ تبدیل کریں۔۔۔"وہ دھیما سا مسکرا دیا۔"نہ اون کرتی ہو اور نہ ڈس اون کرتی ہو۔۔۔میں جانتا ہوں تم ہم سے متعلق ہر چیز کو اون کرو گی،مجھے بھی۔۔۔۔"اس نے اک گہری پر یقین سی سانس اندر اتاری۔اسی اثنا میں کوئی کچن میں آیا تھا۔۔۔آہٹ پر اس نے مڑ کر دیکھا،آنے والی نورین تھی۔وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کے پاس چلی آئی۔۔حارب جواباً مسکرایا نہیں تھا۔۔۔

"کیا مجھے بھی پانی ملے گا۔۔۔۔افف بہت گرمی ہے۔۔۔"اس نے بیزاریت سے کہتے ساتھ ہی اپنا دوپٹہ اتار کر سلیپ پر رکھ دیا۔۔۔حارب نے کاؤنٹر پر پڑی بوتل اٹھا کر اس کے سامنے پٹخنے والے انداز میں رکھی دی اور پھر ریکس میں لگے گلاسز کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔

"کیا ہوا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔؟"وہی بھول پن کا ڈرامہ۔۔

"نہیں۔۔۔" وہ کہہ کر نکلنے لگا، وہ اس کے سامنے آتی اس کا راستہ روک گئی۔۔

"آپ کو میری محبت کو دھتکارنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔" وہ آہستہ سے اس کی جانب بڑھنے لگی۔

"نورین۔۔" حارب نے اپنے قدم پیچھے کی جانب لئے اور انگلی اٹھا کر اس نے اسے فاصلہ رکھنے کی تنبیہ کی۔۔۔ "اگر تم چاہتی ہو کہ ہم اچھے دوستوں کی طرح رہیں تو تمہیں اس پر بات نہیں کرنی چاہیے۔۔۔" وہ معاملے کی سنگینی کو کسی حد تک بھانپنے لگا تھا، اس کے ماتھے پر بل نمودار ہونے لگے۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ صرف دوستی نہیں رکھنی۔۔ مجھے آپ کی بیوی بننا ہے۔۔۔ آپ سے شادی کرنی ہے۔۔" نورین نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا، حارب نے اپنا ہاتھ سرعت سے پیچھے کر لیا۔۔۔ وہ ابھی تیش میں آکر معاملہ خراب نہیں کر سکتا تھا، اس نے اک سانس لے کر پل کہ پل آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو سنبھالا پھر بہت آرام سے ٹھنڈے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"دیکھو کسی کا اچھا لگ جانا بری بات نہیں ہے۔۔۔ کسی کو پسند کرنا بھی بری بات نہیں ہے۔۔۔ مگر پسند ناپسند میں ضد کا آملنا غلط ہے۔۔۔"

"ضد نہیں ہے محبت ہے۔۔۔اور بے انتہا محبت ہے۔۔۔اتنی کے میں آپ پر گواپ نہیں کرسکتی۔۔۔"نورین نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے پیچھے ہٹنے سے انکار کر دیا۔

"آئی تھنک یو ہیو لاسٹ یور مائنڈ۔۔"وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔"ہٹو راستے سے۔۔۔"درشتی سے وہ دھاڑا۔

"آپ اتنا قریب آنے کے بعد اب میرے ساتھ نکاح سے انکار کر رہے ہیں۔۔"یہ سوال نہیں تھا چیلنج تھا اور وہ یہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

"میں کبھی تمہارے قریب نہیں آیا۔۔۔مجھے راستہ چاہیئے۔۔۔"اس نے سپاٹ چہرے سے ہاتھ اٹھائے کہا۔

"آپ میرے بلانے پر لنچ پر آئے تھے۔۔۔"

"ہم ہزاروں لوگوں کے کہنے پر لنچ پر جاتے ہیں۔۔۔اک لنچ۔۔۔اک ڈنر سے آپ کسی کی محبت کو مشروط نہیں کر سکتے۔۔۔۔"اسے نورین کی عقل پر افسوس ہوا۔"پھر بھی اگر تمہیں لگتا ہے یہ غلط تھا تو میں تم سے اس کیلئے معذرت کرتا ہوں۔۔۔"اس نے مصلحتاً معافی نامہ پھینکا۔

"مگر میں نے تو کر دیا۔۔۔" وہ اٹل انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔ حارب کو آج اپنی لاپرواہی پر رج کے غصہ آیا تھا۔۔ وہ بنا دوپٹے کے اس کے بہت پاس کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس کا دوپٹہ سلیپ سے ہوتا ہوا زمین کو چھو رہا تھا۔۔ اک لمحے کو وہ اپنی لاپرواہی پر ماتم کرتا اپنی سوچ میں غرق ہوا تھا اور نورین نے ہاتھ بڑھا کر اس قدر تیزی کے ساتھ اس کی گردن پر اپنے ناخن گڑھ دئے کہ اسے کچھ سجھائی ہی نہ دے سکا۔۔

"یو بلڈی بچ۔۔" حارب جیسے ہی اسے پکڑنے کیلئے آگے بڑھا وہ پیچھے ہوئی اور پھر اس کی دسترس سے نکلتی ہوئی وہ وہاں سے بھاگتی سیڑھیاں پھیلانگتی چلی گئی۔۔ حارب بھی اس کے پیچھے لپکا تھا اور پھر اس کے قدم سیڑھیوں سے اترتی انزلہ کو دیکھ کر تھم گئے۔۔۔ یوں جیسے اسے اس طرح انزلہ کا دیکھ لینا قیامت کے منظر کو دیکھ لینے کے مترادف ہو۔۔۔ وہ شل سی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ ڈھیروں حیرانی لئے۔۔۔ اور حارب وہ نظریں نہیں ملا سکا تھا۔۔۔ مگر اک سیکنڈ کو جو نظریں مل چکی تھیں وہ ایک ساتھ کئی جزبات کی عکاسی کر گئی تھیں ۔۔۔ غصہ۔۔۔۔ بے بسی۔۔۔ یاں شاید شرمندگی۔۔۔ افسوس۔۔۔۔ بے یقینی۔۔۔ ڈر۔۔۔

نورین کی اوپر سے آتی رونے کی آوازوں نے ان دونوں کو ہلایا تھا، اک ساتھ ہی دونوں پر خوف کا سایہ لہرایا تھا اور پھر دونوں کی باغی فطرت نے خوف کے سایہ کو جھٹک دیا۔ اگلے ہی

پل حارب اک ساتھ کئی سیڑھیاں پھیلا نگتا اوپر پہنچا، وہ بھی اس کے پیچھے ہی بھاگی تھی اور اس کے قدم عین حارب کے ہمقدم ہو کر رک گئے۔۔۔نورین اس وقت صوفے پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی، اس کے اک جانب لاریب بیٹھی ہوئی تھی اور اک جانب

قاسم۔۔۔انزلہ کی نظر نورین کے کانپتے ہاتھوں پر گئی، انزلہ نے گردن گھما کر حارب کو دیکھا ، وہ رنج سے گردن نفی میں ہلا گیا۔اگر انزلہ نے کچھ دیر پہلے کا منظر نہ دیکھا ہوتا تو۔۔۔؟ نورین کی حالت دیکھتے ہی انزلہ کے سامنے کچھ دیر پہلے کا منظر لہرایا تھا جب اس نے محض شور برپا کرنے کیلئے سیڑھیوں کے پاس پڑے گلدان کو جان بوجھ کر ہاتھ مار کر گرادیا تھا۔۔

محمود ہمدانی کے گھر اس وقت بالکل ویسا ہی تماشہ لگا تھا جیسا اس نے لگانا چاہا تھا۔۔۔وہاں گھر کے سبھی بڑوں کی سلیپنگ سوٹس میں موجودگی بتا رہی تھی انہیں نیند سے جگایا گیا ہے۔۔۔ بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن پر لگے بہتان کے بدلے اللہ اپنے مخلوق کے دل میں اس شخص کی محبت ڈال دیتا ہے۔۔ سبھی اپنی اپنی جگہ پر یشان، بے یقینی کی حالت میں ہونق بنے بیٹھے تھے، کسی کی بھی کچھ بھی پوچھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔سوال کا

مطلب تھا حارب پر شک جس کیلئے کسی کا دل راضی نہیں تھا۔۔ناں پوچھنا مطلب اک لڑکی۔۔گھر کی بیٹی کو رسوا کرنا۔۔

بلآخر محمود صاحب نے ہی بات کو کسی نتیجے پر پہنچانے کیلئے جراح شروع کی۔"نورین بیٹا آپ بتائیں کیا ہوا تھا۔۔۔"

سبھی بڑے صوفوں پر براجمان تھے۔۔۔نورین اپنی خالہ کے ساتھ لگی سمٹی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔اور اس کے دوسری جانب فرحین بیگم بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔لاریب اور قاسم خاموشی سے اک جانب کھڑے ہوئے تھے۔۔۔انزلہ صوفہ کے پیچھے کھڑی تھی، وہاں جہاں سے وہ براہ راست حارب کے چہرے کے اتار چڑھاؤ پڑھ سکتی۔۔۔وہ کمال مہارت سے اپنے غصے کو ضبط کئے ہوئے تھا۔۔۔اس کا اس قدر پرسکون ہونا انزلہ کو تیش دلانے لگا تھا۔۔نورین بولتی جا رہی تھی مگر اس کی سماعتیں ہر وہ بات سننے سے انکاری تھیں جس میں سامنے کھڑے شخص پر بہتان بازی کا عنصر شامل تھا۔۔اس کی نظریں اس کے چہرے پر سے ہوتے ہوئے اس کی گردن پر ٹک گئیں جہاں نورین کے ناخنوں کے لمبے لمبے نشان دکھائی دے رہے تھے۔۔۔کہیں صرف کھروچ آئی تھی اور کہیں پر خون کی ننھی ننھی بوندیں جم چکی تھیں۔۔۔انزلہ نے ضبط سے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔اگر اس وقت حارب

کی جگہ وہ ہوتی، اور اس کا کردار اس قدر شفاف ہوتا اور کوئی اس پر یوں بہتان لگاتا تو وہ اس کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتی۔

"حارب کیا یہ سچ کہہ رہی ہے۔۔؟" محمود صاحب کی آنکھوں میں نہ تو بیٹے کیلئے شفقت تھی اور نہ ہی رحم دلی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے ڈیڈ۔۔؟ میں ایسا کچھ کر سکتا ہوں۔۔؟" وہ بے یقینی سے ان کے سامنے گھٹنوں کے بل آ بیٹھا۔۔۔

"اگر تمہارا باپ بن کر جواب دوں تو بالکل نہیں، میرے خون میں اس قدر شر نہیں ہو سکتا۔۔۔ مگر میں اس وقت تمہارا باپ بن کر نہیں کسی کی بیٹی کا امین بن کر سوال کر رہا ہوں۔۔؟" وہ بنا کوئی لحاظ دکھائے اس سے استفسار کر رہے تھے۔

"میرے پاس اپنی صفائی میں انکار کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔ نہ ہی تو میں نے ایسی کوئی حرکت کی ہے اور نہ ہی کرنے کا سوچ سکتا ہوں۔۔" اپنے باپ کے لہجے میں کوئی مروت نہ پا کر اس کا لہجہ بھی تلخ ہو گیا۔

"تو وہ پھر تم پر یہ الزام کیوں لگا رہی ہے۔۔۔" وہ اب کی بار غصے سے غرائے۔۔۔

"یہ آپ اس سے پوچھیں مجھ سے نہیں۔۔۔" وہ بنا ان کے غصے کو خاطر میں لائے جواب دے گیا۔

"کوئی انسان کسی پر اتنا بڑا الزام کیوں لگائے گا۔۔؟ محمود بھائی معزرت۔۔آپ کے ساتھ ہمارا تعلق ایک طرف مگر یہاں سوال میری بھانجی کی عزت و آبرو کا ہے۔۔۔ جس کو میں قطعی نظرانداز نہیں کر سکتی۔۔۔" تائی اماں بھی آج آگ بگولہ ہی بنی بیٹھی تھیں۔

حارب نے اپنی بات کہنے کیلئے صبر کے ساتھ ان کی بات کے مکمل ہونے کا انتظار کیا اور پھر جب وہ بولا تو لہجہ ٹھہرا ہوا تھا۔۔"اس نے یہ سب کیوں کیا اس کا جواب تو آپ کو یہی دے سکتی ہے۔۔میں بھی آپ کی بھانجی ہونے کا ہی لحاظ کر رہا ہوں۔۔ورنہ ایک سیکنڈ سے بھی پہلے اس محترمہ کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیتا۔۔۔" اس کی آنکھیں ضبط کے مارے خون چھلکا رہی تھی۔

"پھوپھو۔۔بابا کو جب پتا چلے گا ان کا کیا ہو گا۔۔میں ان کا سامنا کیسے کروں گی۔۔؟" حارب کا پلڑا بھاری نہ ہو جانے کے خوف سے اس نے فوراً جذباتیت بھرا ڈرامہ رچایا۔۔

"محمود بھائی میں نے ہمیشہ آپ کو اپنے بھائیوں کی طرح سمجھا ہے۔۔میں نے اپنی بھتیجی کا فیصلہ آپ پر چھوڑا۔۔۔امید ہے آپ زیادتی نہیں کریں گے۔۔"وہاں موجود شاید وہی اک تھیں جو نورین کی جانب کھڑی تھیں۔

"بھابھی میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں اور شرمندہ بھی ہوں کہ میری اولاد کے سبب آپ کو یہ سب سہنا پڑ رہا ہے۔۔میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔معاف کر دیں مجھے۔۔۔"

"معافی تو میری بھتیجی کے دامن پر لگا داغ نہیں دھو سکتی ناں۔۔۔"

"آپ بتائیں آپ کے دکھ کا مداوا کیسے ہو سکتا ہے، میں ضرور کروں گا۔۔"

"اگر یہ بات باہر نکل گئی تو کوئی بھی اس سے شادی نہیں کرے گا۔۔الٹا طعنہ زنی اور جگ ہنسائی الگ کریں گے۔۔۔"وہ رکیں۔۔انزلہ کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔اسے زرا مشکل نہیں ہوئی تھی ان کا اگلا مطالبہ سمجھنے میں۔۔۔"آپ حارب اور نورین کا نکاح پڑھوا دیں۔۔۔"

"بھابھی آپ ہوش میں تو ہیں۔۔؟ یہ کیا فضول بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔"فرحین صاحبہ نے فوراً سے مداخلت کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم تو بیچ میں نہ ہی بولو۔۔ میں تب دیکھتی جب تمہاری خود کی بیٹی اس جگہ ہوتی۔۔" انہوں نے تنفر سے کہا۔۔

حارب نے اپنے باپ کی جانب دیکھا، وہ خاموش بیٹھے فرحین صاحبہ کی جانب دیکھ رہے تھے جو کسی صورت اپنی بیٹی کے حق میں کوئی بھی زیادتی برداشت کرنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔

"بتائیں محمود بھائی کیا فیصلہ ہے آپ کا۔۔۔" تائی ماں نے پھر سے سوال کیا۔

"بھابھی مجھے حا۔۔۔"

"ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔" وہ اپنے باپ کے اگلے جملے کو سمجھ کر فوراً سے اچک گیا، اس کا لہجہ نا صرف قطعی تھا بلکہ ترش بھی ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں۔۔ کیوں ممکن نہیں ہے۔۔؟ یہ سب کرنے سے پہلے نہیں یاد تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔"

"کیوں کہ مجھے یہ قبول نہیں ہے۔۔۔ آپ اس کے علاوہ جو بھی فیصلہ کریں گی میں مان لوں گا جبکہ میرا ماننا بنتا بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ محمود صاحب کے قدموں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا، اس کی آنکھوں میں بغاوت اتر آئی تھی۔۔۔ "مگر پھر بھی آپ کے احترام میں قبول کر لوں گا

۔۔ لیکن اس نکاح کی امید نہ رکھئے گا مجھ سے۔۔ وہ بھی اک جھوٹی لڑکی کے ساتھ۔۔" اس نے مٹھیاں بھینچ کر خود کے قدم نورین کی جانب بڑھانے سے خود کو روکا۔

"یہ جھوٹی ہے تو تم بڑے سچے ہو۔۔ اتنے سچے ہو تو اپنی صفائی میں کچھ کہتے کیوں نہیں ہو۔۔؟ کوئی گواہ ہے تمہارے پاس۔۔"

"معزرت آنٹی۔۔۔ مگر گواہ مجھے نہیں آپ کی اس بھانجی کو پیش کرنا چاہئے جس نے مجھ پر بہتان لگایا ہے۔۔ جو اپنے رونے دھونے سے آپ کو اس جھوٹ پر قائل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔" وہ اور انزلہ دونوں ہی اک جیسے تھے، بنا کسی بات میں آئے اپنی کہہ دینے کے حق میں۔

"جھوٹ میں نہیں تم بول رہے ہو۔۔ اگر میں جھوٹی اور تم سچے ہو تو بتاؤ یہ تمہاری گردن پر کھروچیں کہاں سے آئیں۔۔؟" وہ کہہ کر اک بار پھر اپنی خالہ کے ساتھ جا لپٹی۔۔۔" خالہ آپ کو نہیں پتا میں نے کتنی مشکل سے خود کو بچایا ہے۔۔۔"

نورین کے کہنے پر سب کی نظریں حارب کی گردن کی جانب اٹھی تھیں، وہ خود بھی جو اپنے زخموں کو بھلا چکا تھا اس کے یاد کروانے پر اس نے بے ساختہ ہی اپنے زخم کو چھوا۔۔۔ اسے گردن کو چھونے پر تکلیف کا احساس ہوا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یو آر سچ آشٹ لیڈی۔۔۔"پہلی بار اس کی زبان بے قابو ہوئی تھی۔۔

"حارب کیا بیہودگی ہے۔۔؟"محمود صاحب بھی دھاڑ اٹھے۔۔

"ڈیڈ بیہودگی یہ نہیں وہ ہے جو یہ رچا رہی ہے۔۔یہ نشان اس کے نوچنے کے سبب آئے ہیں۔۔اس نے اپنی بات کو سچ ثابت کرنے کیلیئے یہ سب کیا ہے۔۔۔"اس کی آواز بھی بلند ہوئی۔

"تم یہ کہانی کس کو سنا رہے ہو۔۔؟ایک لڑکی نے تمھیں نوچ ڈالا اور تم اسے قابو بھی نہیں کر سے۔۔؟ محمود بھائی یاں تو آپ اپنے بیٹے سے کہیں وہ کوئی گواہ پیش کرے نہیں تو آپ ابھی اپنے بیٹے کا نکاح میری بھانجی کے ساتھ پڑھوائیں۔۔دوسری صورت میں ہم اس پر ابھی پرچہ کٹوائیں گے۔۔۔اک لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کا۔۔"

ان کے جملے کے اختتام نے جہاں حارب کا فشارِ خون بلند کیا تھا وہیں اسے وہاں انزلہ اور لاریب کی موجودگی میں خود کیلیئے یہ الفاظ سننا ندامت کی اتھا گہرائیوں میں دھکیل گیا تھا۔۔ حارب نے انزلہ کی جانب دیکھا،اس کی آنکھوں میں بھی اتنی ہی تکلیف تھی،حارب نے اپنی نظروں کا زاویہ پھیرتے ہوئے لاریب کی جانب دیکھا جو سہمی سی کھڑی اس کو ہی دیکھ رہی تھی۔وہ بے بسی سے نظریں چرا گیا۔

Clubb of Quality Content!

تائی ماں کتنی بڑی بات کتنے آرام سے کہہ گئی تھیں۔۔۔کچھ لمحوں کیلئے لاؤنج میں سناٹا چھا گیا ۔۔۔

اب جو ہو چکا تھا سو ہو چکا تھا، ندامت مقدر میں لکھی تھی تو اس نے آہی لیا تھا۔اب کوئی لحاظ، کوئی مروت رکھنے کا فائدہ نہیں تھا۔جب بات عزت پر آجائے تو لحاظ کو دامن سے جھٹک دینا چاہیے۔

"آخری بار کہوں گا کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔اب کسی کو پولیس بلوانی ہے یا فوج۔۔۔ماننا ہے یاں نہیں۔۔۔جو کرنا ہے شوق سے کر کے دیکھ لے۔۔۔"وہ چیلنج کرتا نورین کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔"اور تم بھی سن لو، یہ زبردستی کا نکاح۔۔۔یہ تو کسی کا باپ بھی نہیں کروا سکتا۔۔۔"حارب نے بات کے اختتام پر تاسف سے اپنے باپ کو دیکھا۔

"ٹھیک ہے پھر لاؤ پیش کرواپنا گواہ۔۔۔ہے یہاں کوئی بھی اک انسان جو تمہاری گواہی دے سکے۔۔۔؟"تائی ماں بس نکاح اور گواہ پر اٹک گئی تھیں۔

"اچھا تو آپ کی بھتیجی کے پاس ہے کوئی جو اس کی پاکدامنی کی گواہی دے سکے۔۔۔"وہ سینے پر ہاتھ باندھتا ڈٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"وہ کیوں دے۔۔۔وہ لڑکی ہے۔۔وہ کیوں اپنی عزت کے ساتھ ایسا ویسا کچھ کرے گی۔۔۔"

"تو میں کیوں کروں گا اپنی عزت کے ساتھ ایسا۔۔۔؟ محض اس لئے کہ میں مرد ہوں۔۔۔"وہ تلخ سا ہنسا۔۔۔"معاف کیجئے گا آنٹی مگر مجھے اپنے کردار کی شفافیت بہت پسند ہے۔۔۔کم سے کم آپ کی اس بھتیجی سے تو زیادہ ہی پسند ہے۔۔۔"

"بحث نہیں کرنی ہمیں۔۔۔قاسم تم پولیس کو فون کرو۔۔۔"انہوں نے عین سہمی ہوئی لاریب کے ساتھ کھڑے قاسم سے کہا،اس نے انزلہ کی جانب دیکھا،وہ نفی میں گردن ہلاتی اسے ایسی کسی بھی حرکت سے باز رہنے کا کہہ گئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھابھی رکیں۔۔۔"محمود صاحب نے التجا کی۔"حارب ادھر آؤ۔۔۔"

"نہیں ڈیڈ۔۔۔میں کسی صورت آپ کی یہ بات نہیں مانوں گا۔۔۔"وہ قطعی انداز میں انکار کر گیا۔

"انزلہ آپ میری بات سنیں۔۔۔"محمود صاحب نے انزلہ کی مدد لینی چاہی تھی۔وہ صوفہ کے پیچھے سے نکلتے ہوئے محمود صاحب کی جانب بڑھنے لگی،حارب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔

"میں اس معاملے میں اس کی بھی نہیں سنوں گا ڈیڈ،اور جب آپ کو مجھ پر اعتبار ہی نہیں تو پھر مجھے بچانے کی بیکار کوشش کیوں کر رہے ہیں۔۔۔آپ انہیں کرنے دیں جو یہ کرنا چاہتی ہیں پھر میں بھی وہ کروں گا جو میں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

"قاسم۔۔۔ تمہیں اثر نہیں ہو رہا میری بات کا۔۔۔؟"تائی ماں حارب کو گھٹنے نہ ٹیکتا دیکھ کر پھر سے قاسم کے پیچھے ہو لی تھیں۔ قاسم نے پھر سے بے بسی سے انزلہ کی جانب دیکھا،وہ اسے ہی دیکھتے ہوئے اشاروں میں منع کر رہی تھی۔

"اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ذرا شرم نہیں ہے تم میں۔۔۔میں نے کہا ہے فون لگاؤ پولیس کو۔۔۔"وہ اس پر بھڑک اٹھیں۔۔۔ قاسم اثبات میں سر ہلاتا اپنی جیب سے موبائل نکالنے لگا،لاریب نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنا چاہا مگر قاسم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹا دیا اور پھر نمبر ملانے لگا۔۔۔انزلہ نے اس پر سے نظریں ہٹا کر حارب کو دیکھا۔۔۔وہ ذرا تائی ماں کی دھمکی کے زیر اثر نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ اطمینان سے کھڑا قاسم کو دیکھ رہا تھا یوں کہ اگر وہ فون نہ کریں تو وہ خود پکڑ کر پولیس کا نمبر ملا دے۔۔۔ مگر اس اطمینان کے ساتھ کچھ تھا حارب کی آنکھوں میں جو اس کو خود کو تکلیف دے رہا تھا اور انزلہ کو بھی۔۔

"ہیلو۔۔۔" قاسم کی آواز نے خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں ہوں حارب کی گواہ۔۔۔ نورین جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔" اس کے لہجے میں زرا برابر لرزش نہیں تھی۔۔

کوئی بھی اس کے بولنے کی امید نہیں کر رہا تھا، حارب بھی نہیں۔۔۔ اس کی آواز سب کو ہی سکتے میں ڈال گئی۔ اس کی بات حارب پر سے ان کی توجہ ہٹاتی اس کو کٹھرے میں لا کر کھڑا کر گئی تھی مگر اسے اس کی پرواہ نہیں تھی جس کی تھی وہ شاک کے عالم میں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی گواہی پر حارب کو بچپن میں کسی کی جانب سے کی گئی نصیحت یاد آگئی۔۔۔ کسی نے اک دفعہ اس سے کہا تھا جو انسان بے گناہ ہوتے ہوئے الزام تراشی کا جواب نہیں دیتا تو پھر اللہ تعالٰی اس کیلئے اک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کی جگہ لوگوں کو جواب بھی دیتا ہے اور گواہی بھی۔ اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو فرشتے کی صورت بھیج کر اس کی مدد کرواتے ہیں۔۔۔ اور اسے آج ان کی بات اپنی آنکھوں کے سامنے حقیقت کا روپ دھار کر سامنے آتی دکھائی دے گئی تھی۔ اس کی مدد کیلئے اللہ نے آج انزلہ کو بھیجا تھا، اس لڑکی کو جو کچھ دن پہلے تک اس کی ذات سے ہی انکاری تھی اور آج وہی اس کے کردار کی گواہی دے رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم کیسے گواہ ہوا اس کی۔۔؟ کیا تم وہاں تھی۔۔؟" ان کی نفرت انزلہ کیلئے اور بڑھی۔۔

"جی میں وہیں تھی۔۔۔"

"یہ جھوٹ بول رہی ہے خالہ۔۔۔یہ نہیں تھی وہاں۔۔۔" نورین کی آواز کی نمی غائب ہوئی
۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو ناں انزلہ۔۔۔؟" تائی ماں نے سوال سے زیادہ یقین سے بتایا تھا۔

"نہیں۔۔۔میں کیوں جھوٹ بولنے لگی۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔اگر تم جھوٹ بولو تو میری بددعا ہے کہ تمہیں خوشی کا اک پل بھی نصیب نہ ہو۔۔۔"

تائی ماں کی بددعا پر فرحین بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا۔۔"بھابھی کوئی خدا کا خوف کریں۔۔۔"

وہ تائی ماں کی بددعا پر استہزائیہ مسکرا دی" مجھے آخر کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔۔۔" اس نے بڑے عام سے انداز میں کہا۔۔۔اس کا اس قدر پر سکون لہجہ حارب کی ڈھارس بندھا نے لگا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔بیٹا پوری بات بتائیں۔۔۔" محمود صاحب نے اسے کہا تو وہ لحظہ بھر کو رکی۔۔۔وہ قاسم کی ناراض نظروں کو خود پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔آج پہلی بار دل نے حارب کے حق میں آواز بلند کی تھی،اس قدر بلند جس میں کسی اور کا شور سنائی دینا ممکن نہیں تھا۔وہ بھی ہر چیز کو پس پشت ڈالتی بولنا شروع ہو گئی

"میں نورین کے پیچھے گئی تھی۔۔ہم لوگ موی دیکھ رہے تھے جب میں نے محسوس کیا یہ حارب کو مسلسل دیکھ رہی ہے۔۔پھر جب حارب کچن میں گیا تو یہ بھی وہاں سے اٹھتی ہوئی اس کے پیچھے چلی گئی۔۔اگر میں جھوٹ بول رہی ہوں تو آپ اپنی بیٹی سے پوچھیں اس نے دو دن پہلے حارب کو ریسٹورینٹ بلا کر کیا کہا تھا۔۔کیا اس نے حارب کو پروپوز نہیں کیا تھا۔۔پوچھیں اس سے۔۔" کہنے کے بعد اس نے اپنے بازو سینے پر باندھتے ہوئے اپنی گردن اکڑائی۔۔۔نورین اپنی جگہ سے اٹھتی انزلہ کی جانب لپکی۔۔۔اس سے پہلے اس کے ہاتھ انزلہ تک پہنچتے حارب انزلہ کے سامنے آگیا۔

"جھوٹ بول رہی ہے یہ۔۔"وہ چیخی تھی۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔اوہ ریئلی۔۔۔؟"انزلہ حارب کی اوٹ سے نکل کر آگے آئی۔۔۔"میں سچ بول رہی ہوں اس کی گواہی قاسم دے گا۔۔۔"سب کی توجہ اب کی بار قاسم کی جانب ہو گئی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔۔۔اک وہی تھی جو قاسم کی جانب نہیں پلٹی تھی۔۔۔اس کی نظریں نورین پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ قاسم وہاں پر نہیں تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ بھی وہاں نہیں تھی۔۔۔ مگر اس وقت سچ۔۔۔ جھوٹ سے زیادہ اہم اس کی پکار پر جواب دینا تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔سچ کہہ رہی ہے یہ۔۔۔"اس نے "انزلہ "نہیں کہا تھا۔۔۔اسے "یہ" کہہ کر مخاطب کیا تھا۔۔۔شاید زندگی میں پہلی بار۔۔۔ کسی تیسرے شخص کی طرح۔۔۔

قاسم کا کہنا تھا کہ انزلہ نے اک قدم آگے کو لیا اور پھر پوری شدت سے اک زوردار تھپڑ سامنے کھڑی نورین کے منہ پر جڑھ دیا۔۔۔ تھپڑ کی گونج کئی لوگوں کے ہوش اڑا گئی ۔۔۔اس قدر زوردار تھپڑ۔۔۔سب کی ہی آنکھیں باہر آئی تھیں۔۔۔اس قدر طاقت۔۔۔وہاں موجود نفوس میں سے کسی کو بھی اس کی توقع نہیں تھی، مگر یہ محض طاقت نہیں اس کے اندر ابلتے غصے کا زور تھا جو یوں شدت اختیار کر گیا تھا۔۔۔نورین زمین پر جا گری، حارب نے شاک کے عالم میں انزلہ کو دیکھا،اس کے غصے کا گراف ابھی بھی اوپر سے اوپر ہو رہا تھا۔اس سے پہلے وہ مزید کوئی حملہ کرتی حارب نے انزلہ کو پکڑ لیا۔اس قدر زور آور تھپڑ کے بعد تو اس سے کسی بھی چیز کی امید کی جا سکتی تھی۔۔۔ کوئی اور موقع ہوتا تو وہ اسے سراہتا۔۔۔حارب کے خود کو یوں پکڑنے پر انزلہ نے اسے ناراضی سے دیکھا، حارب کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھوں میں مدھم سی ستائش کی رمق ابھری تھی اور لب ان حالات میں بھی ہلکے سے پھیل گئے۔۔۔انزلہ کے غصے کے گراف کو تھوڑا ہی سہی نیچے لے آئے تھے۔۔۔

"اب اور نہیں۔۔۔۔"وہ اس کی جانب دیکھتے بہت نرمی سے بولا۔۔۔انزلہ نے ہلکا سا سر ہلا دیا۔۔۔وہ آگے سے ہٹ گیا۔۔۔وہ اس کے پاس نیچے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔"امید ہے تمہیں یہ تھپڑ بھولے گا نہیں۔۔۔"وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے انزلہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ جب کوئی لڑکی کہتی ہے کہ اس کے ساتھ غلط ہوا ہے تو لوگ یقین کیوں نہیں کرتے۔۔اب پتا چلا ہے کہ تمہارے جیسیوں کے سبب۔۔۔۔"اس کے بعد وہ اپنی تائی کی جانب ہوئی۔۔۔"اب آپ کو بھی یقین آ ہی گیا ہو گا کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔۔۔"

Clubb of Quality Content!

وہاں موجود نفوس میں سے کچھ کا سر جھکا تھا تو کچھ کا سینہ قدرے کشادہ ہوا تھا۔۔۔اور کوئی تھا جس کی امید کا دیا جلنے لگا تھا۔وہ ڈرامے کا کافی خوب اختتام کر چکی تھی، فلاپ سین ہوتے ہی سب سے پہلے حارب وہاں سے گیا تھا اور پھر گھر کے بڑے بھی اپنی اپنی راہ ہو لئے تھے۔ محمود صاحب نے انزلہ کے پاس آکر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔"اگر ہو سکے تو جانے سے پہلے اک بار حارب کو دیکھ لی جئے گا۔۔۔"انزلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ آزردہ

سی مسکراہٹ لئے وہاں سے چلے گئے۔ان کے جاتے ہی لاریب فوراً سے انزلہ کے پاس آگئی۔"انزلہ باجی۔۔۔"اور کہنے کے ساتھ ہی وہ اک دم سے اس کے گلے سے لگی رودی ۔۔۔وہ ایسی ہی تھی۔۔نازک سی۔۔۔اس کے حساب سے دنیا میں برائی کا کوئی وجود نہیں تھا۔۔۔تھا بھی تو کم سے کم اس کی دنیا میں نہیں تھا مگر آج جو ہوا تھا وہ اس کی خوبصورت سی دنیا میں بھونچال مچا گیا تھا۔۔۔

انزلہ نے اپنے بازوؤں سے اس کے گرد حلقہ بنالیا۔۔۔"لیبی۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اس کو زور سے خود میں بھینچ گئی۔۔۔

"حارب بھائی ایسے نہیں ہیں ناں۔۔۔؟"انزلہ سمجھ نہیں پائی آیا یہ سوال تھا یاں پھر اس کی گواہی۔۔

انزلہ نے لاریب کو خود سے دور کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔"تمہارا دل کیا کہتا ہے۔۔۔؟"لاریب نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔"لڑکیوں کی چھٹی حس کبھی غلط نہیں کہتی۔۔۔"اس نے اس کے بالوں کو بہت پیار سے پیچھے کیا۔۔۔"تو بتاؤ تمہارا دل کیا کہتا ہے۔۔۔؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"حارب بھائی ایسا نہیں کر سکتے میں جانتی ہوں۔۔۔میرا دل نہیں مانتا۔۔۔" وہ واپس سے انزلہ سے لپٹ گئی۔

"میرا دل بھی یہی کہتا ہے وہ ایسا نہیں ہے لاریب۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔" انزلہ نے سامنے کھڑے قاسم کو دیکھتے ہوئے پر یقین لہجے میں کہا تھا۔

"چلو لاریب۔۔۔ماں انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔" اس نے بنا انزلہ کو جواب دئے لاریب کا بازو پکڑتے اسے دور کیا اور پھر اس کا ہاتھ تھامے اسے لئے باہر نکل گیا۔وہ اک گہرا سانس بھرتی لاؤنج سے نکل کر لان کی جانب چل دی، محمود صاحب نے جانے سے پہلے اسے یہی بتایا تھا کہ حارب لان کے دوسرے پار بنے حصے میں ہو گا۔وہ باہر آئی تو اندھیر خاصا پھیل چکا تھا اور پھر کچھ اثر سرد راتوں کی آمد کا بھی تھا۔۔۔وہ ٹھنڈی ہوا اندر بھرتے متوازن قدموں کے ساتھ اس کی جانب بڑھ رہی تھی،اس لمحے اس کے خیال کے علاوہ کوئی دوجہ خیال دماغ میں نہیں سما رہا تھا،وہ تکلیف میں تھا یہی اک بات تھی جو ذہن نشین ہو گئی تھی،وہ یہ چاہتی تھی یا نہیں۔۔۔؟وہ اس کو چھوڑنے والی تھی۔۔۔؟ان دونوں کا کتنی مسافت کیلئے اک دوجے کے ہم قدم ہونا مقصود تھا۔۔۔؟ایسے سبھی خیالات،ایسے سبھی اندیشے کہیں بہت پیچھے جا سوئے تھے۔۔۔اگر کچھ اہم تھا تو اسے اس کے بکھرنے سے پہلے سنبھالنا تھا۔۔۔

کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے اک لمبی سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور پھر آہستہ سے دروازہ کھول دیا۔۔۔دروازہ کھولتے ہی اس نے متلاشی نظریں پورے ہال میں دوڑائیں۔ہال کا زیادہ تر حصہ اندھیرے میں ہی ڈوبا ہوا تھا، جس کے سبب کمرے کی حدود کا تعین کرنا مشکل تھا، مگر شروع کا آدھا حصہ پیلی مدھم روشنی کے تلے قدرے واضح ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس کو ڈھونڈنے کی غرض سے آگے بڑھ آئی، تو یہ اس کا جم خانہ تھا، گھر کے اندر اپنی ضرورت کے مطابق بنایا گیا جم، جہاں ہر چیز بڑے سلیقے سے رکھی ہوئی تھی۔وہ وہاں رکھی گئی مشنری پر اک ستائشی نظر ڈالتی جیسے ہی تھوڑا سا آگے بڑھی، اسے اپنی دائیں جانب شیشے کی دیوار کے پار بنے چھوٹے سے کمرے میں حارب دکھائی دے گیا۔۔۔وہاں سے اس کا وجود واضح نہیں ہو رہا تھا مگر وہ اس کے خدوخال سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ حارب ہی ہے۔وہ وہاں سے صرف اس کی پشت دیکھ سکتی تھی جس سبب وہ اس وقت کیسا محسوس کر رہا ہو گا اس کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔۔۔وہ ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھامے اندر چلی آئی اور پھر اک جانب دیوار کے ساتھ نصب بینچ پر اس نے فرسٹ ایڈ باکس رکھ دیا۔وہاں روشنی کی کمی اور اندھیرے کی زیادتی دیکھ کر انزلہ کو اندازہ ہوا تھا اس میں کچھ عادتیں ابھی تک بچپن والی ہی تھیں۔ غم و غصے میں کہیں اندھیرے میں جا کر چھپ جانا اور اس وقت بھی وہ یہی کئے ہوئے تھا، بچپن میں غصہ آتا تو گھٹنوں جینز کی بال کو ہاتھوں میں تھامے دیوار پر اچھالتا رہتا اور اس وقت وہ

اپنا سارا غصہ سامنے لگے پنچنگ بیگ پر اتار رہا تھا۔۔۔ٹراؤزر کے اوپر سفید بنیان پہنے،ہاتھوں کو سفید پٹی میں مقید کئے ننگے پاؤں وہ اپنے غصے کی بلندیوں کو طے کر رہا تھا۔۔۔پہلے وہ بنا ضبط کئے پنچنگ بیگ پر اک ساتھ کئی مکے داغتا اور پھر ہمت جواب دے جانے کے بعد اسے پکڑ لیتا مگر چند سیکنڈز سے زیادہ وقت کیلئے نہیں۔۔۔پھر چند لمبے سانس لینے کے بعد وہ دوبارہ سے اس پر مکے برسانا شروع ہو جاتا۔۔۔وہ خود کو اس قدر تھکا چکا تھا کہ ماحول میں ٹھنڈ ہونے کے باوجود بھی اس کا چہرہ پسینے سے تر ہونے لگا تھا اور اس کے ہاتھ دکھنے لگے تھے۔۔۔گلے پر بہتا پسینہ تھوڑی دیر پہلے بے دردی سے کھروچے جانے والی جلد پر جلن کرنے لگا تھا مگر یہ سب اس تکلیف سے زیادہ نہیں تھا جو اس کے باپ کی بے اعتباری نے دی تھی۔۔۔نہ ہی لاریب کے انزلہ سے اس کے کردار کی بابت کئے جانے والے سوال سے زیادہ۔۔۔اس کی سماعتوں میں مسلسل تائی کا جملہ گونج رہا تھا۔۔۔"پرچہ کٹوائیں گے۔۔۔زیادتی کا۔۔۔"۔۔۔۔۔"تم جھوٹی گواہی دو تو تمہیں اک پل بھی خوشی کا نصیب نہ ہو۔۔۔۔"اسے سب سے زیادہ تکلیف ان کے اس ہی جملے نے دی تھی۔۔۔اس کے وار میں یک دم سے تیزی آ گئی۔۔۔وہ ضبط کھوتے پھولے تنفس کے ساتھ اک بار پھر سے اس بیگ پر ٹوٹ پڑا۔۔۔مضبوط کسرتی مگر متوازی بازوؤں سے پسینہ کسی آبشار کی طرح بہنے لگا تھا۔۔۔بازوؤں پر نسیں مزید واضح ہوتی چلی گئیں۔۔۔۔وہ جنون کی آخری حدوں کو چھوتا بنا تکلیف کے احساس کو محسوس کئے پے در پے

مکے جڑھنا شروع کر گیا اور پھر کچھ ہی ثانیوں کے بعد اس نے پوری قوت سے پنچنگ بیگ کو ہٹ کیا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس سے پہلے بیگ دوسری جانب کو جھولتا وہ اس پر لپکتا اسے روک گیا۔۔۔وہ یک دم ہوش میں آیا۔۔۔حارب نے پنچنگ بیگ کو ہاتھ سے اک جانب کئے سامنے دیکھا، وہ اس کے سامنے اپنے منہ پر بازوؤں کا کراس بنائے کھڑی تھی۔۔۔وہ فوراً سے اسے چھوڑتا ہوا انزلہ کی جانب آیا۔۔۔اس نے آہستہ سے انزلہ کے بازوؤں کو اس کے چہرے پر سے ہٹادیا اور پھر اس کے منہ کو نرمی سے پکڑتے ہوئے دائیں بائیں گھما کر اس کا معائنہ کرنے لگا۔۔۔

"اُف خدایا۔۔۔مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔آئیم سو سوری۔۔۔" شکر اس کے منہ پر نہیں لگی تھی، پھر حارب نے انزلہ کے اپنے دفاع میں چہرے کی ڈھال بنانے والے بازوؤں کو تھام لیا اور ان کا جائزہ لینے لگا۔۔۔"مجھے تمہاری موجودگی کا احساس کیوں نہیں ہوا۔۔۔آئیم سو سوری۔۔۔زیادہ زور سے تو نہیں لگی ناں۔۔۔" وہ یونہی دیکھتا جا رہا تھا جب انزلہ کہ کچھ نہ بولنے پر حارب کے ہاتھ تھمے اور اس نے پریشانی سے سر اٹھا کر انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔زیادہ کیا مجھے تو لگی ہی نہیں۔۔۔" وہ پرسکون سی بولی۔۔۔"اور ویسے بھی انزلہ کو ہٹ کرنا آسان نہیں ہے۔۔۔" اس نے گردن اکڑائے کہا، وہ پھیکا سا مسکرادیا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"

انزلہ نے خاموش نظروں سے اسے دیکھا،وہ نظریں چرا گیا۔۔۔اس کو یوں پہلی بار نظریں چراتا دیکھ کر انزلہ کو دکھ ہوا تھا۔۔۔اس کا یوں اس کی جانب دیکھنے سے کترانا انزلہ کو کھلنے لگا۔۔۔وہ نظریں اس لئے نہیں چرا رہا تھا کہ اس نے یہ جرم کیا تھا مگر جو کچھ بھی ہوا تھا وہ اس کی ہی لاپرواہی کا نتیجہ تھا۔۔۔اسے ملال تھا،اس کی اک لمحے کی غفلت اس کو وہاں دھکیل گئی تھی جہاں سے نکالنے کیلئے انزلہ کو اس کی جھوٹی گواہی دینی پڑی تھی اور جس کی قیمت وہ بددعا کی صورت وصول کر آئی تھی۔

وہ یونہی اس سے نظریں ملانے سے احتراز برتتے تھا جب انزلہ نے اس سے پوچھا۔"میں چلی جاؤں۔۔۔؟"

وہ اپنے ہاتھوں پر سے لپٹی پٹی اتارنے میں مصروف تھا۔۔۔انزلہ کے سوال پر اس کے ہاتھ رکے مگر اس نے سر نہیں اٹھایا بس نفی میں سر ہلا کر واپس سے پٹی اتارنا شروع ہو گیا۔۔۔ایسا نہیں تھا وہ اس کے سوال کا پس پشت مطلب سمجھ نہیں پایا تھا مگر اس نے انزلہ کو وہ جواب بھی نہیں دیا تھا جس کی وہ مطلوب تھی،وہ کچھ پل خاموش کھڑی اسے دیکھتی رہی پھر توقف کے بعد اس نے کہا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"تمہارا میری طرف نہ دیکھنا مجھے تکلیف دے رہا ہے۔۔۔" انزلہ نے دکھ سے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔۔" حارب نے اس پر سرسری سی نگاہ ڈالتے ہوئے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔ آج پہلی بار وہ کچھ لمحوں کیلئے بھی اس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

انزلہ نے اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کر لیا۔۔ وہ عین اس کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے حارب کا یوں اس سے نظریں چرانا حقیقت میں تکلیف دے رہا تھا، اس کی آنکھوں میں یہ تکلیف واضح دیکھی جا سکتی تھی۔۔۔ تکلیف تو خود اسے بھی تھی مگر انزلہ کا حق اس پر زیادہ تھا۔۔۔ آج کہ بعد تو اور زیادہ ہو گیا تھا۔۔ وہ خود بددعا لے کر اسے سرخرو کروا آئی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔۔۔ گواہی جھوٹی نہیں تھی۔۔۔ آنکھیں بند کئے کسی پر یقین کرنا کسے کہتے ہیں وہ اسے آج انزلہ کو دیکھ کر سمجھ آیا تھا۔۔۔ اس کی گواہی دینے کیلئے اللہ نے اس کے دل میں اس کی سچائی ڈالی تھی تو کیا وہ محبت۔۔۔ محبت نہیں ڈال سکتا تھا۔۔؟ وہ اس کی خاموش افسردہ آنکھیں دیکھتے ہوئے کہاں سے کہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم نے جھوٹی گواہی دی ہے۔۔۔" اس نے اک بار پھر سے نظریں اس کے چہرے پر سے ہٹا لیں۔۔۔ "میں نہیں جانتا تم اور باقی سب اس واقع کے بعد میرے متعلق

کیسا گمان کرو گے۔۔۔"وہ رکا۔۔۔"باقی سب میرے متعلق کیا سوچتے ہیں مجھے اس کی پرواہ ہے بھی نہیں۔۔۔"وہ وہاں سے ہٹتا اک جانب لگے بینچ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔وہ بھی وہیں اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"میں نہیں جانتا میری بات سننے کے بعد تم اس پر کتنا ایمان لاؤ گی۔۔۔میں یہ بھی نہیں جانتا میری وضاحت مجھے تمہاری نظروں میں واپس معتبر بنا سکے گی یاں میں بد کردار ہی رہ جاؤں گا۔۔۔"وہ سر جھکا گیا۔

"حارب۔۔۔۔"انزلہ نے اسے ٹوکنا چاہا۔۔وہ اپنے لئے ایسے الفاظ کیوں استعمال کر رہا تھا۔۔۔حارب نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ہاں بات مکمل کر لینے دینے کی التجا۔۔۔۔وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مگر پھر بھی میں اپنی صفائی دینا چاہتا ہوں اور اپنے کردار کی صفائی صرف تمہیں دینا چاہتا ہوں۔۔۔میں نے ہر گز ویسا کچھ نہیں کیا جیسا وہ کہہ رہی تھی۔۔۔میں دنیا کا گھٹیا ترین مرد بھی ہوں تب بھی اپنے دوست کے گھر میں نقب نہیں لگا سکتا۔۔۔مجھے لگتا تھا اتنا تو قاسم بھی مجھے جانتا ہو گا،ہم اتنا وقت ساتھ رہے ہیں۔۔۔"اسے قاسم کا نورین کی بات سن کر اپنی طرف لپکنا اور پھر حملہ کرنا یاد آیا تو چہرے پر درد کی لہر لہرائی۔۔۔"قاسم کے کمرے میں اس

کی غیر موجودگی میں آکر مجھ سے ملنے سے لے کر ریسٹورنٹ میں بلا کر شادی کی پیشکش کرنے تک قاسم کو ہر چیز کا پتا تھا۔۔۔ان فیکٹ اسی نے مجھ سے کہا تھا مل لینے کا، بات سن لینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور پھر تب تک وہ تمہیں اپنے اور وریشہ کے متعلق انکل سے بات کرنے کیلئے بھی منا ہی لے گا۔۔۔ہم دونوں ہی اس کی بے تکلفی کو بچکانہ حرکت سمجھ کر نظر انداز کر رہے تھے۔۔۔" وہ اب اپنا سر جھکائے اسے صفائی دے رہا تھا۔۔۔اگر انزلہ کسی مرد سے کوئی آخری امید کرتی تھی تو وہ یوں سر جھکائے خود کی صفائی دینا تھا، اور وہ یہ کر رہا تھا۔۔۔

حارب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔انزلہ کو اس کی آنکھوں میں خوف کے سایے محسوس ہوئے، ایسے خوف کے اثر تو اس کی آنکھیں تب بھی نہیں آئیں تھیں جب نورین نے اس پر الزام لگایا تھا، کیا تہمت سے بڑا کوئی خوف ہو سکتا تھا۔۔۔؟ ہاں اپنے سامنے بیٹھی اس لڑکی کو کھو دینے کا خوف۔۔۔اپنی منکوحہ کو کھو دینے کا خوف۔۔۔یہ خوف ہر خوف پر بھاری تھا۔۔۔محبوب کو کھو دینے کا خوف ہر چیز پر سبقت لے جاتا ہے۔۔۔

"اگر یہ بات ہمارا رشتہ ٹوٹنے کا سبب بنتی ہے تو میں زندگی میں کبھی بھی خود سے نظریں نہیں ملا پاؤں گا۔۔۔" انزلہ کو اس کی آواز رندھی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔اس کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔۔۔کاش کے اس کا اختیار بااختیار ہوتا تو وہ اس کا ہاتھ تھام لیتی۔۔۔انزلہ کی خود کی

آنکھیں بھی نم ہوئیں۔۔۔اس نے بینچ پر رکھا اپنا ہاتھ بھینچنا چاہا مگر حارب کے ہاتھ تھامے ہونے کے سبب وہ مٹھیاں بھینچ نہیں سکی تھی۔۔۔

"تمہیں میرے حق میں جھوٹی گواہی نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔خاص کر تب جب انہوں نے میرے حق میں تمہاری گواہی کے مخالف پلڑے میں تمہاری خوشیوں کو رکھ دیا تھا۔۔۔"

"یہ کوئی جھوٹ نہیں تھا۔۔۔"وہ قطعیت سے بولی۔

"ہاں مگر انہوں نے تمہیں بد دعا دی تھی۔۔۔"وہ رنجیدہ ہوا۔۔۔

یہ گزرے سالوں میں پہلی بار ہوا تھا جب ان دونوں نے اتنی لمبی بات کی تھی۔۔۔جب اس نے اپنے دل کی کہی تھی اور اس نے سنی تھی۔۔۔شاید برف پگھل رہی تھی۔۔۔واپسی کا راستہ کھلنے کی امید بڑھنے لگی تھی۔۔۔یا شاید حالات کی تپش کے سبب سالوں کے فاصلوں سے بدگمانیوں کے پہاڑوں پر منجمد جذبات کی برف پگھلنے لگی تھی۔۔۔

"مجھے لوگوں کی زبانوں سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔وہ کیا بولتے ہیں، کیا کہتے ہیں آئی ڈونٹ گیو آ۔۔۔"وہ رکی پھر حارب کی جانب دیکھا"وہ کیا کہا تھا تم نے اس لیڈی کو۔۔۔؟بیپ۔۔۔؟آئی ڈونٹ گیو آ بیپ۔۔۔"وہ جانتے بوجھتے اس لفظ کو کھا گئی اور کندھے

اچکا کر بولتے ہوئے حارب کی جانب دیکھا۔۔اس کے لب مسکرانے سے عاری تھے۔۔۔ وہ اس کے کچھ قریب ہوئی۔۔"اگر یونہی بددعائیں لگنی ہوتی تو کیا وہ میرے سامنے بیٹھی مجھے بددعادے رہی ہوتیں۔۔۔"حارب کو جیسے ہی اس کی بات کا مطلب سمجھ آیا تھا وہ مسکراہٹ کو روک نہیں سکا۔۔۔اس کی بات سے زیادہ اس کا انداز دلچسپ تھا جو اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔"میں نے اک وقت میں نورین کو بہت بددعائیں دی تھیں۔۔۔"وہ کہہ کر اپنے پاگل پن پر ہنسی۔۔۔"میری اک ٹیچر کہتی ہیں اگر یونہی بددعائیں لگتیں تو سب سے پہلے کفار کو لگتیں، ہر اس ریاست کو لگتی جو مسلمانوں پر ظلم ڈھاتی ہے۔۔۔"

"تمہیں ڈر نہیں لگتا اپنی خوشیوں کے چھن جانے سے۔۔؟"حارب نے اس کی اس قدر بے فکری پر سوال کیا۔

انزلہ نے نفی میں گردن ہلادی۔"انسان خود اپنے ساتھ جس قدر برا کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔۔۔انسان کے خود کے نفس کے شر سے زیادہ کوئی دوسرا شر اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔مجھے سب سے زیادہ خوف خود سے آتا ہے اور پھر۔۔۔"وہ جذبات کے زیر اثر بولتے بولتے رکی، وہ اسے کیسے بتا سکتی تھی اسے اس سے بھی خوف آتا ہے، اسے اس کا دوست

سے شوہر اور شوہر سے معاشرے کا انا پرست مرد بن جانے سے خوف آتا ہے۔حارب اس کے بولنے کا منتظر تھا۔

"آپ کی خصلت میں بدکاری نہیں ہے۔۔۔ناں تھے ناں ہو سکے ہیں اور دعا ہے کبھی ہوں بھی ناں۔۔وقت انسان کے جزبات تو بدل سکتا ہے مگر نیت نہیں۔۔۔"اس کے لہجے میں اعتماد ہی اعتماد تھا۔

"تم اتنی پر یقین کیسے ہو سکتی ہو،وہ بھی اس صورت جب تم اتنے سالوں سے میرے ساتھ نہیں رہی۔۔۔ڈیڈ تک نے میرا یقین نہیں کیا پھر تم۔۔۔تم میرا یقین کیسے کر سکتی ہو۔۔۔"

"بس دل نہیں مانا کہ آپ کسی عورت کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔رہی انکل کی بات ان کے معاملے میں آپ غلطی پر ہیں۔۔۔وہ وہاں آپ کے باپ کی حیثیت سے نہیں تھے کسی لڑکی کی عزت کیلئے لڑ رہے تھے اینڈ یو شوڈ بی پراؤڈ آف ہم۔۔۔"

وہ اس کی بات سننے کے بعد آنکھیں بند کرتا اپنی گردن پیچھے دیوار کے ساتھ ٹیک گیا۔خود کی تضحیک کی تکلیف تھی کہ جا کر ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"میرا دل کر رہا ہے میں اسے شوٹ کر دوں۔۔کچھ نہ کرنے کے باوجود بھی میں کسی سے نظریں نہیں ملا پا رہا۔۔۔"اس نے قدرے بے بسی سے کہا۔۔۔"لاریب وہ کیا سوچے گی

Clubb of Quality Content

جس کو وہ بھائی کہتی ہے وہ اتنا گھٹیا ہے۔۔۔اور قاسم۔۔۔؟وہ تو یہی سمجھ رہا ہو گا میں نے اس کے گھر میں نقب لگائی ہے۔۔۔لعنت ہو اس پر بھی اور میری غفلت پر بھی۔۔"وہ افسوس سے آہستہ آہستہ اپنا سر دیوار پر مارنے لگا۔۔۔

"کوئی کچھ نہیں سوچے گا اور قاسم۔۔۔؟اس کی اتنی ہمت وہ اپنے بہنوئی کے متعلق۔۔۔" روانی میں کہتے وہ رکی اور پھر زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

حارب نے سرعت سے آنکھیں کھولتے ہوئے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"مگر تم تو بہت جلد مجھے اس منصب سے اتارنے کا سوچ رہی ہو۔۔۔"وہ التجائی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

انزلہ اس کی بات پر خاموش ہی رہی،اس نے واپس سے گردن سیدھی کر لی۔۔۔اس کے گردن پر کھروچ کے نشان اک بار پھر واضح ہونے لگے۔۔۔انزلہ کا ہاتھ بے ساختہ ہی اس جانب بڑھا تھا اور اس نے بڑی ملائیت سے اس کے زخموں کو چھوا۔۔۔اس کے ہاتھ لگانے سے زخم پر درد کا احساس تو ہوا تھا مگر جو سکون اس کے لمس نے دیا تھا وہ اس تکلیف سے کہیں زیادہ تھا۔۔۔

"کچھ لگایا اس پر؟"وہ ویسے ہی احتیاط سے اس کے زخموں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں۔۔۔ضرورت نہیں ہے۔۔۔" حارب نے بند آنکھوں کے ساتھ ہی کہا۔

"ضرورت تو اور بھی بہت ساری چیزوں کی نہیں تھی۔۔۔کی ناں آپ نے۔۔؟" اس نے اپنا ہاتھ واپس ہٹاتے ہوئے اپنے پیچھے رکھا فرسٹ ایڈ باکس اٹھانا چاہا مگر حارب نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے روک دیا۔۔۔اس کا لمس اسے سکون دے رہا تھا۔۔۔اس کے زخموں پر مرہم کا کام کر رہا تھا۔۔۔کچھ پل کو وہ ٹھہر گئی۔۔۔وہ آج کل بہت سی ایسی چیزیں کرنے لگی تھی جو وہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اکثر ان راہوں پر سفر کرنے لگی تھی جن پر اس نے نو گو ایریا کے بورڈ لگا رکھے تھے۔۔۔

"مرحم لگانا ہے۔۔۔۔" بلآخر اس نے دلیل دی۔

"لگ رہا ہے۔۔۔" وہ ویسے ہی آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔

"ایسے ہی مرحم لگتے ناں تو ہسپتال میں ڈاکٹر نہیں لوگوں کے محبوب ہوتے۔۔۔" انزلہ نے حس مزاح میں اپنی خفت چھپائی۔۔۔

"میرے تو یوں لگتا ہے مرحم۔۔۔دیکھو زرا بھی تکلیف نہیں ہو رہی۔۔۔" وہ گردن اس کی جانب گھماتا بڑے مزے سے بولا تھا۔

حارب کے کہتے ہی انزلہ نے بہت احتیاط سے بہت نرمی سے ہلکا سا اپنے ہاتھ کا زور بڑھا دیا، اس کے منہ سے بلا اختیار ہی "سی۔۔۔" کی آواز نکلی۔۔۔حارب نے فوراً سے آنکھیں کھولتے

ہوئے بے یقینی کے عالم میں انزلہ کی جانب دیکھا،اس نے ڈھٹائی سے اپنی بھنویں اوپر کی جانب اٹھائیں۔۔۔"کیسا رہا پھر پروگرام۔۔۔؟"

"تم بہت عجیب ہو انزلہ۔۔۔۔"وہ ناراض ہونے کے بجائے ہنس پڑا۔۔۔"میں اللہ سے دعا کروں گا تمہیں بھی زندگی میں کبھی مجھ سے محبت ہو۔۔۔ تمہیں بھی میرا لمس یونہی سکون دے۔۔۔پھر پوچھوں گا بچو ہسپتال میں لوگوں کے محبوب کیوں نہیں ہوتے۔۔۔۔"

وہ واپس مڑ کر فرسٹ ایڈ باکس اٹھا چکی تھی۔۔۔اور پھر ایک ٹانگ کو موڑے بینچ پر بیٹھے اس نے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے روئی نکال لی اور اینٹی سیپٹک لکویڈ لگایا۔۔۔۔۔وہ اس کی اس ساری کاروائی کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔انزلہ نے اپنا دوا لگی روئی والا ہاتھ حارب کے سامنے کرتے ہوئے لہرایا اور ساتھ میں اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کیا یوں جیسے اسے ڈرا رہی ہو۔۔۔۔وہ سچ میں عجیب تھی۔۔۔حارب نے اس کی حرکت پر ہنستے ہوئے اپنی تھوڑی سی گردن ٹیڑھی کر لی تو زخم واضح ہوتے چلے گئے۔۔۔وہ بڑی احتیاط سے اس کے زخموں پر مرہم رکھنے لگی۔۔۔

"آؤچ۔۔۔انزلہ۔۔۔"اس کے ہاتھ لگاتے ہی حارب نے ناگواری سے اسے گھورا۔۔۔

"کیا زیادہ زور سے لگ گیا۔۔۔؟"وہ پریشان ہوئی تھی جبکہ اس کے ہاتھوں کا لمس گو کہ روئیں سے بھی نرم تھا۔۔۔اک بار پھر سے اس نے بڑی احتیاط سے روئیں کو اس کے زخم پر

رکھا، وہ پھر سے تکلیف کے سبب کراہ اٹھا۔۔۔اور دیکھتے ہی دیکھتے کب انزلہ کی آنکھیں نم ہوئیں اور پھر کب وہ نمی گالوں پر پھسلنے لگی تھی وہ محسوس نہیں کر پایا۔۔۔

"بہت برے سے نوچا ہے ناں اس نے۔۔۔" وہ نرمی کو ملحوظ خاطر رکھے اس کے دوا لگا رہی تھی۔حارب نے گردن گھما کر اس کے اور اپنے بیچ بینچ پر دھرے اپنے ہاتھ کو دیکھا۔اس کے یوں گردن موڑنے پر انزلہ مرہم لگاتی رک گئی۔حارب کی نظریں اپنے ہاتھ پر ٹھہریں جس کی پشت اس کے آنسوؤں کے سبب نم ہوئی تھی، پھر اس نے واپس سے انزلہ کی جانب دیکھا، اس کی آنکھوں کی باڑ پر ابھی بھی کچھ آنسو تھمے ہوئے تھے۔۔۔"انزلہ۔۔۔۔۔" حارب نے ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

وہ نفی میں سر ہلا گئی، خود کے رونے پر تھوڑی سی خفت بھی ہوئی۔۔۔

"پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟" وہ پریشان ہو گیا۔

"میں بہت احتیاط کر رہی ہوں۔۔۔" اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی مزید کچھ لڑیاں ٹوٹیں

۔

"ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔" حارب نے اک بار پھر سے اس کے گال اپنے ہاتھ سے صاف کئے۔۔۔

"مگر تمہیں پھر بھی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔" وہ اپنا سر جھکا گئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں ہو رہی ہے۔۔۔ بھلا تمہارے ہاتھوں کے لمس سے مجھے کیسے تکلیف ہو سکتی ہے۔۔۔" حارب نے اس کا سر اوپر اٹھایا، انزلہ کو فوراً سے اس کے کراہنے والی شرارت سمجھ آگئی تھی۔۔۔

"مگر میری زبان سے بڑی تکلیف ہو گی۔۔۔" اس نے خفگی سے گھورا۔۔۔

"ہاں خیر اس سے تو اللہ کی پناہ۔۔۔" حارب نے اپنی ہنسی ضبط کئے اعتراف کیا اور پھر اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ "اب دوا لگادو۔۔۔ پلیز۔۔۔"

"اب کی بار دوا لگائی ناں تو میرے ہاتھوں کا لمس سکون نہیں البتہ مرچیں ضرور لگائے گا۔۔۔"

"تم لگاؤ۔۔۔ میں سہہ لوں گا۔۔۔" حارب نے اس کا چیلنج قبول کیا۔

انزلہ نے تنبیہی انداز میں اپنا سر ہلایا یوں جیسے کہہ رہی ہو "ابھی نکالتی ہوں ساری عاشقی۔۔۔" وہ دوبارہ سے روئی کو ہاتھ میں لئے اس کی جانب بڑھی، حارب نے آنکھیں بند کرتے ہوئے بینچ پر اپنی گرفت سخت کی۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ انزلہ ہے باز آجائے۔۔۔؟ ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔ دل ہی دل میں وہ اس کی ہدایت کی دعائیں مانگتا ہوا خود کو درد سہنے کیلئے تیار کرنے لگا تھا۔۔۔ کچھ لمحے گزرنے کے بعد جب اسے گردن پر دوا کی جلن محسوس نہ ہوئی، اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا، اس کی آنکھیں شرارت سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں،

وہ اسے تنگ کر رہی تھی۔حارب کے آنکھیں کھولتے ہی اس نے روئیں والا ہاتھ آگے بڑھایا، وہ پھر سے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔اب کی بار انزلہ نے اسے مزید تنگ نہیں کیا تھا اور پھر اس کے ہاتھوں کے لمس سے تکلیف پہنچنے کے بجائے سکون وجود میں سرائیت کرتا چلا گیا۔۔۔

حارب نے سرعت سے آنکھیں کھولتے ہوئے حیرانی سے دیکھا۔۔۔"بس۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"انزلہ نے مرہم لگاتے ہوئے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟"

"تمہیں تکلیف دینے کو دل نہیں مانتا۔۔۔"اس نے دھیمی سی آواز میں اعتراف کر لیا۔

"پھر بھی چھوڑ دینے پر بضد ہو۔۔۔"

"بتایا تو تمہیں تکلیف دینے کو دل نہیں مانتا۔۔۔۔"

"مگر تمہارے چھوڑ دینے سے بہت تکلیف ہو گی۔۔۔۔"اس کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی،اس کی آنکھوں میں دنیا کے چھن جانے کا خوف سمایا تھا،اس کے الفاظ میں وقت نزاع کی تکلیف در آئی تھی۔انزلہ نے اپنی نظریں چرا لیں،اس سے کوئی جواب نہیں بن پایا تھا۔اس کے پاس اس کی تکلیف کا مداوا کرنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ خاموشی سے روئیں کو اپنی مٹھی میں بند کرتے چیزیں واپس سے فرسٹ ایڈ باکس میں رکھنے لگی۔۔۔حارب تلخ سا ہنس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیا۔۔۔انزلہ فرسٹ ایڈ باکس اٹھاتے ہوئے وہاں سے جانے لگی تھی، حارب فوراً سے بول اٹھا۔۔۔

"تمہیں باکسنگ آتی ہے ناں۔۔۔؟" وہ بینچ پر بیٹھے سر اوپر کو اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

انزلہ نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا۔۔۔وہ جانتی تھی اس نے کیسے اندازہ لگایا ہو گا۔۔۔جیسے اس نے خود کو باکسنگ بیگ کے ہٹ کرنے سے بچایا تھا وہ کسی اناڑی کا سا انداز نہیں تھا۔۔۔اور جس شدت سے اس نے نورین کو طمانچہ رسید کیا تھا وہ بھی کسی صنف نازک کے ہاتھ کی بات نہیں تھی، وہ حارب کی جانب مڑی۔۔۔

"ٹوپی مت دینا، میں جانتا ہوں تمہیں آتی ہے۔۔۔" حارب نے آنکھیں چھوٹی کئے اس سے کہا، وہ دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلا گئی۔ حارب نے بینچ پر سے اٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس سے بینچ پر رکھ دیا اور اس کا ہاتھ تھامے اسے پنچنگ بیگ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا اور پھر پنچنگ بیگ کے نچلے حصے پر لگی زپ کو کھول کر اس میں سے گلوز نکال کر انزلہ کو پہنانے لگا۔

"آؤ اک راؤنڈ لگاتے ہیں۔۔۔" حارب کے کہتے ساتھ ہی انزلہ کی آنکھیں اشتیاق سے پھیلی تھیں۔۔۔وہ گلوز کو ٹھیک کرتے ہوئے اپنی پوزیشن سنبھال گئی، اس نے اپنا اینگل سیٹ کئے ہوا میں مکے لہرائے، حارب سر کو جنبش دے کر اسے سراہتا ہوا ہنس دیا اور پھر وہ

دونوں اک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے باری باری پنچنگ بیگ کو دھونا شروع کر چکے تھے۔۔۔اس نے محض اک راؤنڈ لگانے کا کہا تھا اور پھر وہ وقت کی قید سے آزاد ہوتے ہوئے کھیلتے چلے گئے یوں کہ انہیں راؤنڈز کا شمار کرنا بھی یاد نہیں رہا۔۔۔ہال کبھی پنچنگ بیگ پر پہ در پہ برستے مکوں سے گونجنے لگتا اور کبھی ان دونوں کی ہنسی ہمقدم ہوتی ہر قسم کے تناؤ کو جھٹکتی چلی جاتی۔وہ دونوں جانے انجانے میں بھی اک دوسرے کا کمفرٹ زون بن چکے تھے، جس کا ادراک انہیں خود بھی نہیں ہوا تھا۔جب اک ساتھ ہوتے تو ناصرف وہ دونوں بلکہ ان کے ارد گرد ہر چیز ٹھہر جاتی۔۔۔ہر خوف ساکن ہو جاتا، نا پیچھے رہ جانے کا غم بچتا نا آگے بڑھ جانے کا پچھتاوا، ناں کوئی کشمکش رہتی ناں کوئی الجھن، اگر کچھ باقی رہتا تو خود وہ دونوں اور اک دوسرے کی موجودگی سے محسوس ہوتا طمانیت کا احساس۔۔۔

بلآخر قریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ان دونوں کی بس ہو ہی گئی تھی۔۔۔راؤنڈ مکمل کرتے ہی انزلہ پنچنگ بیگ کا سہارا لئے اس پر گر گئی اور حارب اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جھک گیا

۔۔۔دونوں کی ہی حالت اس وقت غیر ہو رہی تھی اور تنفس اچھی خاصی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔حارب نے ویسے ہی گھٹنوں پر ہاتھ رکھے سر اٹھا کر انزلہ کی جانب دیکھا، وہ پسینے کے سبب چہرے کے ساتھ چپکتی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کر رہی تھی، کندھوں تک آتے لانگ باب میں کٹے بالوں کو وہ کم ہی پونی میں باندھنا پسند کرتی تھی لیکن اس وقت اسے احساس ہوا تھا چاہے

انسان پونی پہنے یاں ناں مگر جس کو بھی اللہ نے بال دئے ہوں اس کے پاس ہر وقت اک ہئیر بینڈ لازمی ہونا چاہئے۔۔۔اس نے اک بار پھر سے ناکام سی کوشش کرتے ہوئے ہاتھوں پر چڑھے گلوز کی مدد سے بال پیچھے کئے جو ناں ہونے کے برابر ہی ہوئے تھے۔حارب مسکراتا ہوا سیدھا ہوتا اس کے پاس آگیا۔اس نے آہستگی سے اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اس کے بال چہرے پر سے ہٹا دئے اور پھر اس کے ہاتھوں کو گلوز سے آزاد کروا دیا۔اس نے اس قدر اہم عمل کو بھی اس عام انداز میں کیا تھا کہ انزلہ کو زرا برابر بھی غیر آرام دہ محسوس نہیں ہوا تھا۔

وہ دھیما سا مسکرائی "تھینکس۔۔۔"اس نے پرسکون سی سانس بھری۔

وہ سر ہلا کر شکریہ وصول کر گیا۔

"چلیں اب میں چلتی ہوں۔۔۔"

"میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"اس نے بھی اپنے گلوز اتارتے ہوئے بینچ پر اک جانب کو اچھال دیئے اور پھر دروازے کے پاس پہنچ کر سٹینڈ پر لٹکتا اور کوٹ پہن لیا جو جم میں داخل ہوتے ہی اس نے اتار دیا تھا۔

وہ دونوں اک دوسرے کے ساتھ چلتے ہال سے باہر نکل آئے۔حارب جان بوجھ کر چھوٹے چھوٹے قدم لے رہا تھا اور انزلہ اس کے ساتھ کچھ پل پہلے گزارے جانے والے لمحوں کے

خمار میں تھی جبھی اس کی یہ شرارت محسوس نہیں کر پائی تھی۔اس کا ساتھ خوشبو کی طرح تھا ،وہ ہوتی تو ہر چیز معطر ہو جاتی۔یہ اس کی سنگت ہی تھی جس سبب دل اس سفر کے اختتام پذیر ہو جانے سے گریزاں تھا۔اس کا دل چاہتا ہی نہیں تھا یہ سفر کبھی ختم ہو۔۔۔

"آج۔۔۔بلکہ نہیں،ابھی بہت مزہ آیا۔۔۔"وہ تصحیح کرتے ہوئے خوشگوار لہجے میں بولی۔۔۔

حارب نے لب پھیلائے اقرار میں سر ہلایا۔

"تمہیں پتا ہے میں نے باکسنگ بابا سے چھپ کر سیکھی تھی۔۔۔"

وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے بڑے آرام سے اس کے ساتھ چلتا اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔حارب نے حیرانی سے انزلہ کی جانب دیکھا۔

"ہاں ناں۔۔۔شروع تو میں نے بابا کی ضد میں آکر کی تھی مگر پھر ایسا مزہ آیا کہ پوچھو مت۔۔۔بس پھر میں سیکھ کر ہی نکلی۔۔۔"وہ چلتے چلتے مڑتی ہوئی اپنا چہرہ اس کی جانب کرتی اس کے ساتھ الٹے قدم چلنا شروع ہو گئی۔۔۔"اگلی بار ناں ہم ٹینس کورٹ چلیں گے۔۔۔"

"اگلی بار۔۔۔؟"اس نے شاک سے پوچھا۔۔۔مطلب کیا یہ پھر آج جیسا ڈرامہ لگنے کی امید کئے بیٹھی ہے۔۔۔

وہ اس کی حیرت بھانپتی ہنس اٹھی۔۔۔"ارے میرا مطلب ہے کبھی چلیں گے۔۔۔بہت مزہ آتا ہے۔۔۔"

اس کا گھر آگیا تو انزلہ رک گئی۔۔"تم ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہو۔۔۔"وہ کہہ کر آگے بڑھی۔ انزلہ کی بات پر وہ یک دم شاک کے زیرِ اثر آیا تھا اور اس کی آنکھوں میں حیرانی نے ڈیرہ ڈالا۔۔۔انزلہ اسے سراہ رہی تھی۔۔۔؟حارب نے اس کے پیچھے اپنے قدموں کی رفتار تیز کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔وہ گردن گھماتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"شکریہ۔۔۔شکریہ مشکل وقت میں میری طرف سے نظریں نہ پھیرنے کیلئے۔۔۔"

حارب نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔"عموماً شوہر بیوی کی ڈھال بنتا ہے۔۔۔"اس نے بات مکمل کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ڈھال ضرورت کے وقت بنا جاتا ہے سو اس لئے ڈھال کوئی بھی بن سکتا ہے۔۔۔میاں بھی بیوی بھی۔۔۔"

حارب نے اس کی بات سے متفق ہوتے ہوئے تائید میں سر ہلا دیا۔۔۔"اب جاؤ۔۔۔بہت سردی ہے۔۔۔"

وہ ہنستی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔"اور تم بھی زیادہ سوچتے مت رہنا۔۔۔"اس نے بنا پلٹے کہا تھا۔۔۔

قاسم جیسے ہی اس کا ہاتھ تھامے اسے وہاں سے لے کر نکلا تھا لاریب نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا۔وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے گھر آ گئے۔گھر آتے ہی لاریب کا رخ نورین کے کمرے کی جانب ہو گیا۔

"لاریب۔۔۔کدھر جا رہی ہو۔۔۔" قاسم اسے نورین کے کمرے کی جانب بڑھتا دیکھ کر پوچھ گیا۔

لاریب نے مڑ کر قاسم کی جانب دیکھا۔" بھئی۔۔۔آپ نے آج اچھا نہیں کیا،آپ کیسے میرا ہاتھ انزلہ باجی کے ہاتھ سے چھڑوا کر لے آئے۔۔۔"اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔"انہیں کتنا دکھ ہوا ہو گا۔۔۔"

"یہ میرا اور انزلہ کا معاملہ ہے تم اس میں مت پڑو۔۔۔۔"

"آپ کا مسئلہ تھا تو آپ نے پھر مجھے کیوں اس میں گھسیٹا۔۔۔؟مجھے کیوں وہاں سے لے کر آئے۔۔۔"

"نہیں دل تھا تو مت آتی،رک جاتی۔۔۔"

"انزلہ باجی آپ کے مخالف جا کر مجھے رکنے دیتیں۔۔۔؟وہ کبھی آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتیں۔۔۔"

"اس سب پر ہم صبح بات کریں گے، ابھی تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔خوامخواہ جذباتی ہو رہی ہو اور مجھے بھی جذباتی کر کے رکھ دو گی۔۔۔" اس کی دونوں بہنیں اس کی کمزوری تھیں، وہ باہر والوں کیلئے جس قدر بھی مضبوط انسان تھا مگر اس کی بہنیں اس کا بریکنگ پوائنٹ تھیں۔

"نہیں۔۔۔میں نہیں جا رہی اپنے کمرے میں۔۔۔" وہ آج ہر لحاظ بالائے طاق رکھ کر بول اٹھی۔

"پھر کہاں جاؤ گی۔۔۔؟"

"نورین کے پاس۔۔۔اس کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے ناں۔۔۔"

"اور اس کے پاس جا کر کیا کرو گی۔۔۔؟"

"وہی جو آپ کو کرنا چاہیے تھا۔۔۔" قاسم کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر اس نے فوراً سے کہا "اگر آپ نے اب مجھے کچھ کہا ناں تو میں ابھی بابا کو کال کر کے سب بتا دوں گی۔۔۔یہ بھی کہ آپ انزلہ باجی پر چیخیں ہیں۔۔۔"

"ارے میں کب چیخا۔۔۔؟" وہ بھونچکا رہ گیا۔

"یہ تو آپ ڈیڈ کو ہی بتائے گا۔۔۔"

"تم نہیں مانو گی ناں۔۔۔؟ ٹھیک ہے جاؤ، پھر اس نے چماٹ وماٹ لگا دی تو مجھ سے کچھ مت کہنا اور تمہیں پتا ہے ناں ماں اس کی کتنی بڑی حمایتی ہیں۔۔۔"

"پھر آپ مجھے انزلہ باجی کی ہی بہن سمجھیں، اک لگائے گی تو دو کھائے گی بھی۔۔۔اور اماں کی جوتی کا ڈر آپ کو ہی مبارک ہو، اس نے میری بہن کا دل دکھایا ہے، اور میں اپنی بہن کا دل دکھانے والوں کو یونہی نہیں جانے دوں گی۔۔۔" قاسم آج اس کے روپ پر حیران رہ گیا تھا، کچھ دیر پہلے وہ کس قدر سہمی ہوئی تھی اور اب انزلہ کیلئے وہ جلاد بن گئی تھی۔۔۔وہ اکثر انزلہ سے کہتا تھا وہ اسے اپنی چھتر چھایا میں رکھ کر اسے نازک بنا دے گی، اور وہ اس سے کہتی تھی " محبت کرنے والے زمانہ شناسی کی غرض سے اپنوں کو دھوپ میں نہیں کھڑا کر دیتے، ہم اسے چھاؤں میں رہتے ہوئے دھوپ سے لڑنے کے گر سکھائیں گے۔۔۔" اور انزلہ کی محبت حقیقت میں اسے آہن بنا گئی تھی، اسے اب سمجھ آیا تھا ہر محبت جڑیں کھوکھلی نہیں کرتی، خود غرض، خود انحصاری پر مربوط محبت جڑیں کھوکھلی کرتی ہے۔۔۔

وہ لاریب کو نورین کے کمرے کی جانب بڑھتا دیکھ کر رہ گیا اور پھر " ٹھک " کی آواز پر وہ اچھلا

۔

لاریب نے نورین کے کمرے کا دروازہ بجانے کی زحمت نہیں کی تھی، وہ دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر آ گئی۔ نورین سامنے ہی آرام دہ انداز میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے لاریب۔۔۔"

"لک ہو از آسکنگ۔۔۔" وہ تنفر سے ہنسی۔

"تم بد تمیزی کر رہی ہو۔۔۔"

"ہاں کر رہی ہوں۔۔۔ میری انزلہ باجی کا اک اصول ہے جیسا منہ ویسی چماٹ، اور آپ کو تو ابھی تک ویسی چماٹ پڑی بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ نورین کے پاس آئی۔ "کس قدر گھٹیا عورت ہیں آپ، یہ اس تربیت پر خالہ اتنی لمبی چھوڑتی تھیں۔۔۔" اسے اپنی خالہ کی اپنی اولاد کے لمبے لمبے قصیدے یاد آ گئے۔

"یہ جو ابھی تم انزلہ کے بل بوتے پر اتنا اچھل رہی ہو ناں اسے تو میں سبق سکھا کر رکھوں گی، حارب خود اسے چھوڑے گا۔۔۔ نا صرف چھوڑے گا اس پر تھوکے گا بھ۔۔۔" لاریب نے آگے بڑھ کر نورین کے منہ پر چماٹ دھر دی۔

"اک گال میری بہن نے اپنے شوہر کی خاطر لال کیا تھا اور دوسرا میں نے اپنی بہن کی خاطر کر دیا۔۔۔" وہ پہلی بار اتنا اونچا بول رہی تھی جس سبب اس کی آواز رندھی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔ نورین کو لاریب کے انکشاف پر سنبھلنے کیلیۓ اک سیکنڈ لگا تھا، اگلے ہی لمحے وہ لاریب کو مارنے کی خاطر اس کی جانب بڑھی اور جس شدت سے وہ ہاتھ اٹھائے لاریب کو مارنے والی تھی اسی شدت سے وہ کراہ اٹھی۔ لاریب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے قاسم کو دیکھا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔" وہ دھاڑا،اس کی دھاڑ لقمان ہاؤس میں پہلی مرتبہ گونجی تھی۔دھاڑ تو بہت دور کی بات لقمان ہاؤس کے درودیوار تو اس کی اونچی آواز سننے کے بھی متحمل نہیں رہے تھے،ان کے گھر میں اگر بھولے سے کسی کی آواز کبھی گونجی تھی تو وہ نسوانی آواز تھی،مردانہ آواز کو یہاں اونچا ہو جانے کی اجازت نہیں تھی۔

"قاسم۔۔۔"نورین کراہی۔

"تم نے میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی جرات کیسے کی۔۔۔؟"وہ اس کا بازو اس کی پشت پر لگا گیا،تائی ماں بھی قاسم کی آواز پر بھاگتی ہوئی وہاں پہنچی تھیں۔

"قاسم۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔۔۔"انہوں نے آگے بڑھ کر نورین کو آزاد کروانے کی کی۔

"آپ اس کو اپنی زبان میں سمجھا دیں اگر آئندہ اس نے میری بہن پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو میں ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔آپ کی بھانجی ہے آپ اسے شوق سے رکھیں،مگر یہ مجھے اپنی بہنوں کے آس پاس نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

"یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے ہو۔۔۔"تائی ماں کے مقدر میں تو آج بس حیرانی ہی حیرانی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

قاسم نیچے ان کے قدموں میں بیٹھ گیا اور ان کے پاؤں سے جوتا اتارنے لگا، تائی ماں نے گر جانے کے ڈر سے فوراً سے جوتا اتار دیا، وہ جوتا پکڑے کھڑا ہو گیا۔ "آپ کی اولاد ہیں اور جوتے مارنے کا حق بھی صرف آپ کے پاس ہی ہے، کسی اور کے پاس نہیں۔۔۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا جوتا تائی ماں کی جانب بڑھایا۔

"قاسم بھائی اماں کے ساتھ جذباتی نہیں ہونا تھا، سچ میں ٹھکائی کر دیں گی۔۔۔" لاریب نے آہستہ سے قاسم کے پاس ہوتے ہوئے کہا۔ وہ مذاق مذاق میں اماں کو للکارنے کا مذاق کر آئی تھی مگر وہ تو حقیقت میں ہی پورا ہو گیا تھا۔

قاسم اس کی بات کو نظر انداز کرتا پھر سے تائی ماں سے مخاطب ہوا۔ "آپ ماں ہیں آپ کی باتیں، آپ کے جوتے سر آنکھوں پر لیکن اگر کوئی اور اس حق کا استعمال کرے گا تو ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔ کسی اور کو اپنی ماں بننے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔۔۔ آپ کا دل ہے یہ آپ کا جوتا ہے۔۔۔" اس نے تائی ماں کے ہاتھ میں جوتا تھمایا۔ "آپ ٹھکائی کر دیں لیکن لاریب کی نہیں ماں۔۔۔ میں اب اپنی بہنوں پر کسی کی تہمت، کسی کی بھی بہتان تراشی برداشت نہیں کروں گا، اگر اس نے آئندہ ایسی کوئی غلطی کی تو میں اس کی زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔۔ آپ نے پہلے ہی اس کی وجہ سے انزلہ کے ساتھ بہت زیادتی کر دی ہے

۔۔۔"وہ توزبردستی تائی ماں سے جوتا کھانے کے موڈ میں تھا،لاریب نے آگے بڑھ کر جوتا پکڑ لیا۔

"آپ اس جھوٹی کی خاطر میرے بھائی کو نہیں مار سکتیں۔۔۔"لاریب یہ بات کہہ سکتی تھی اس کے پاس ابا کی سپورٹ تھی۔

"تمہارے بابا یہاں نہیں ہیں تو کیا تم عورتوں سے بات کرنے کا طریقہ بھی بھول جاؤ گے۔۔۔؟"تائی ماں تندو تیز نگاہوں سے گویا بھسم کر دینے کو ہوئیں۔

"عورت۔۔۔یہ عورت ہے۔۔۔؟عورت اور اس کی تکریم سر آنکھوں پر بشر طیکہ وہ اصل میں عورت ہو نا کہ عورت کا لیبل لگا کر مفاد پرور بن کر سر بازار اپنی عزت کی بولی لگواتی پھرے۔۔۔"اس نے بنا کسی لحاظ کے کہا۔"کتنی عجیب بات ہے ناں اماں، آج سب کو پتا ہے اس نے غلط کیا ہے آپ پھر بھی اسی کی بات پر یقین کرنے پر مصر ہیں اور انزلہ۔۔۔؟اس کا سب کو یقین ہے کہ وہ اچھی ہے مگر آپ محض اس کے کہنے پر اس کیلئے اپنے دل میں بدگمانی پالے ہوئے ہیں۔۔۔"

"خالہ۔۔۔ان سب کی آنکھوں پر انزلہ کے پیار کی پٹی بندھی ہوئی ہے اور ہو بھی کیوں ناں وہ انہی کا خون ہے مگر ہم،ہم دونوں ہی اک دوسرے کا آسرا ہیں۔۔۔"

"نہیں اماں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔"لاریب نے فوراً بیچ میں آکر مداخلت کی۔"آپ اک بار قاسم بھائی کی بات سن لیں انہیں سب معلوم ہے۔۔۔اوروں کی اولاد پر اتنا اعتماد کرتی ہیں اک بار اپنی اولاد کی بھی سن کر دیکھ لیں۔۔۔اتنا بھروسہ تو رکھیں کہ آپ کی اولاد کسی کی محبت میں آکر اک عورت پر الزام نہیں لگا سکتی۔۔۔"لاریب جو بولنا شروع ہوئی تو پھر بولتی ہی چلی گئی۔

"خالہ۔۔۔میری بات سنیں۔۔۔"نورین نے آگے آکر تائی ماں کو روکنا چاہا مگر وہ نظرانداز کرتی کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئیں۔"قاسم تم کمرے میں آؤ۔۔۔"انہوں نے جانے سے پہلے اتنا ہی کہا تھا اور قاسم اماں کے پاؤں میں چاولا کی چپل دیکھ کر سہم گیا۔وہ لاریب کا ہاتھ تھامتا نورین کے کمرے سے باہر نکل آیا۔

"لیبی۔تم بھی چلو ساتھ۔۔۔"

لاریب نے بہت پیار سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا۔"ناں،اماں نے صرف آپ کو بلایا ہے۔۔۔"

"تم مجھے اکیلے اماں کے پاس بھیج دو گی یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس وقت اماں نے پاؤں میں چاولا کی چپل پہنی ہوئی ہے۔۔۔"لاریب نے تسلی سے قاسم کی بات سن کر نفی میں سر ہلا دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی بھلا زبان تم نے چلائی،جھوٹ نورین نے بولا اور چھتر مجھے پڑنے ہیں۔۔۔"

"قاسم۔۔۔"تائی ماں کی آواز پر وہ دونوں ہی سہمے تھے۔

"سنو تم زرا ڈیڈ کا نمبر نکال رکھو اور جیسے ہی میری پہلی چیخ سنائی دے تم ڈیڈ کو کال کر دینا، اب وہی ہیں جو مجھے بچا سکتے ہیں۔۔۔" وہ لاریب کو پلان بتاتا تیز تیز قدموں سے تائی ماں کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

وہ قریباً ساڑھے بارہ بجے کے قریب گھر پہنچی تھی، فرحین بیگم لاؤنج میں ہی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔ وہ بھی ان کے پاس صوفے پر بیٹھتی ان کی جھولی میں اپنا سر رکھ گئی۔۔

"اب کیسے ہیں وہ۔۔۔؟"

"ٹھیک لگ رہا تھا۔۔۔"

"لگ رہا تھا۔۔۔؟ مطلب ہے نہیں۔۔۔"

"پتا نہیں۔۔۔ شاید ہاں یاں شاید نہیں۔۔۔" اس نے الجھن آمیز انداز میں کہا۔ "لوگوں کے چہروں سے آشنائی ہو جانا۔۔۔ ان کے چہروں کو پڑھنے کا گر آ جانا کسی آزمائش سے کم نہیں ہے اور اگر پھر یہ آشنائی اپنے پیاروں کے چہروں سے ہو جائے تو پھر امتحان پر امتحان ہوتا ہے۔۔۔" فرحین بیگم اس کے بال سہلا رہی تھیں اور وہ اپنی کہتی جا رہی تھی۔ "اس کا چہرہ کہتا ہے وہ تکلیف میں ہے مگر اس کے الفاظ اس کے چہرے کی نفی کرتے ہیں۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ پریشان نہیں ہوں وہ سنبھل جائیں گے اور پھر ویسے بھی جس کے ساتھ میری انزلہ ہو وہ ٹوٹ نہیں سکتا۔۔۔میں جانتی ہوں میری بیٹی اسے بکھرنے نہیں دے گی۔۔۔"

انزلہ ان کی ذو معنی بات پر خاموش ہی رہی۔

"انزلہ۔۔۔آپ نے حارب کی جھوٹی گواہی تو نہیں دی ناں۔۔۔؟آپ نے سچ بولا تھا ناں نورین نے ہی حارب کو ٹریپ کیا تھا۔۔۔؟"انہوں نے خوف سے پوچھا۔

"جی ماما۔۔۔"

فرحین بیگم نے اس کا ماتھا چوما۔"شکر،بھابھی بھی ناں بولتے ہوئے زرا لحاظ نہیں رکھتیں ۔۔۔۔"

انزلہ نے محسوس کیا تھا وہ بھی تائی ماں کی بددعا سے ڈری ہوئی تھیں۔وہ ان کی گود سے اٹھ گئی۔

"آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں۔۔۔؟دیکھیں اگر کوئی سب سے زیادہ بددعاؤں کا حقدار ہے تو وہ بابا ہیں۔۔۔اگر بابا اتنا سب کچھ کرنے کے بعد یوں عیاشی والی زندگی جی سکتے ہیں پھر ہم کم سے کم زندگی گزارنے کا تو حق رکھتے ہی ہوں گے ناں۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔مجھے آپ کیلئے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔کیا میں نے آپ کو یہاں روک کر غلطی کردی ہے۔۔۔؟"انہوں نے اس کے چہرے کو دکھ سے دیکھا۔

"اوہو اناں۔۔۔جب آپ ایسی باتیں کرتی ہیں تو کہیں سے بھی اک مضبوط خاتون نہیں لگتی ۔۔۔"وہ عموماً ان کو مام کہتی تھی مگر پھر دل میں کبھی کبھی کچھ سما جاتا تو انہیں اناں بھی بول دیا کرتی تھی۔

"مضبوط لوگ میرے جیسے تو نہیں ہوتے۔۔۔"وہ مایوسی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگیں۔

"آپ کو پتا ہے جب آپ ایسی باتیں کرتی ہیں ناں تو ایسا لگتا ہے جیسے آپ میں ماں کی روح آگئی ہو۔۔۔اتنا مت سوچا کریں جو ہوا اسے یونہی ہونا لکھا تھا، جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔کوئی ماں کتنے بھی ہاتھ پاؤں مار لے اگر خدا نے اس کی اولاد کا فرعون کے گھر میں پرورش پانا لکھا ہے تو وہ وہیں پرورش پائے گا۔۔۔وہ اس کو وہاں سے نکال کر نہیں لے جا سکتی ۔۔۔"

"تو پھر آپ اپنے اور حارب کے معاملے میں بھی یہ مان لیں ناں یہ سب یونہی ہونا لکھا تھا۔۔۔"

"اناں۔۔۔آزمائش کو قسمت کا لکھا مان کر صبر کیا جا سکتا ہے مگر ظلم پر نہیں اور نہ ہی ظلم پر صبر آتا ہے۔۔۔دلاسوں سے وقتی طور پر تو آپ کے اندر مظلومیت کی چنگاری مدھم پڑ سکتی ہے مگر یہ کبھی بجھائی نہیں جا سکتی، اس کو جب کبھی بھی ہوا ملے گی یہ سلگ اٹھے گی۔۔۔"

Clubb of Quality Content!

"مگر حارب نے تو آپ کے ساتھ زیادتی نہیں کی ناں۔۔۔اس کو بھی اس کے باپ نے مجبور کیا تھا۔۔۔"

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا میں راستے میں کھڑے رہ کر اوروں کا راستہ بند نہ کروں۔۔۔"

"مگر میں نے یہ تو نہیں کہا تھا آپ اس کی جانب قدم بڑھانے کی بجائے واپسی کی جانب قدم لے لیں۔۔۔"انہوں نے حیرت سے انزلہ کو دیکھا، وہ کیسے یہ بھول گئی تھیں وہ اب جذباتیت میں آنا چھوڑ چکی ہے۔۔۔"انزلہ۔۔۔میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا آپ اپنے ہر فیصلے میں آزاد ہیں مگر میں آپ کو اپنی زندگی میں بلاوجہ کی الجھنیں پیدا کرنے کی ہر گز اجازت نہیں دوں گی۔۔۔ سمجھ رہی ہیں آپ۔۔۔"

"اللہ۔۔۔اک تو پتا نہیں اچھی، پیاری، بھولی بھالی معصوم سی ماں کے اندر یہ جلالی روح کہاں سے آجاتی ہے۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر ان کے گال پر پیار کیا۔"ابھی آپ کے داماد کے ساتھ ناں دو گھنٹے دماغ کھپا کر آئی ہوں اور صبح مزید دماغ خراب کروانے کے آثار نظر آرہے ہیں۔۔۔آپ سو جائیں۔۔۔"وہ ان کے پاس سے صوفے پر سے اٹھتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

"قاسم سے زیادہ ناراض مت ہوئے گا۔۔۔"انہوں نے انزلہ کے پیچھے سے آواز لگائی تھی وہ بنا مڑے اوپر کو ہاتھ اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی۔

کمرے میں پہنچ کر وہ بنا لائٹ جلائے اپنے بیڈ کے پاس چلی آئی اور پھر ٹانگیں لٹکائے چھت کی جانب منہ کئے پیچھے کو اپنے بیڈ پر گر گئی۔۔۔اندھیرے میں اوپر کی جانب تکتے چھت پر ان دونوں کے کچھ وقت پہلے کے عکس لہرائے، وہ مسکرا دی۔اسے حارب کا خود کے ساتھ کیا جانے والا مقالمہ یاد آنے لگا تھا۔

"جتنی زور سے تم نے اسے ہٹ کیا تھا مجھے تبھی سمجھ جانا چاہیے تھا تم میں اک باکسر بھی ہو سکتی ہے۔۔۔"پنچنگ بیگ پر زور آزمائی کے دوران اس کی اک بہترین ہٹ پر حارب نے ستائش سے اس سے کہا۔کیا کوئی مرد اپنے مقابل آئی کسی عورت کیلئے ستائش زدہ ہو سکتا ہے۔۔۔؟

"تھینک یو۔۔۔اتنی زور سے اس جھوٹی کو ہٹ کرنے کیلئے۔۔۔"اس نے پنچنگ بیگ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے روک کر اک جانب سے منہ نکالے انزلہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"اک کام کرتے ہیں اگر مستقبل میں کوئی لڑکی کچھ کہے گی تو تم ہٹ کر لینا اور اگر کوئی لڑکا کچھ کہے گا تو میں اسے دھو کر رکھ دوں گا۔۔۔"اس نے معاہدہ کرنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا تھا۔آج اس کی باتیں یاد آنے پر لب مسلسل مسکرائی جا رہے تھے۔۔۔اس سے پہلے کوئی اور خوبصورت یاد دماغ پر دستک دیتی،اس کے ٹیرس کے دروازے پر دستک ہوئی

۔انزلہ نے ویسے ہی لیٹے لیٹے سر گھما کر پیچھے دیکھا، وہاں کوئی اس کے شیشے کے دروازے پر اپنے ہاتھوں کا حلقہ بنائے دروازے سے منہ ٹیکے اندر جھانک رہا تھا۔ وہ اسے نظر انداز کرتی بنا کوئی چاپ پیدا کئے واپس سے گردن سیدھی کرتی لیٹ گئی۔

اک بار پھر اس کے دروازے پر دستک ہوئی اور اک بار پھر وہ ڈھیٹ بنی لیٹی رہی۔

"انزلہ کی بچی میں جانتا ہوں تم اندر ہو میں نے تمہیں خود گھر آتے دیکھا ہے۔۔۔" اس کے پر یقین لہجے پر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اور میں یہ بھی جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔۔ تم تو کھڑکیوں کے آگے پردے گرا کر نہیں سوتی۔۔۔ اور اگر تم۔۔۔" اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے، وہ دروازہ کھولتی باہر آگئی۔

"ٹائم دیکھا ہے۔۔؟ کیا کرنے آئے ہو اس وقت۔۔۔" اس نے بھی تو آخر کو اپنی ناراضگی دکھانی ہی تھی۔۔۔

"پہلے تو کبھی ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔" وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔

"تم نے بھی تو آج سے پہلے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔۔۔" انزلہ کی بات پر وہ سر کھجا گیا

۔

"اور ویسے بھی اتنی رات ہو گئی ہے۔۔۔ نو ونڈر تمہاری کزن میرے اور تمہارے اوپر کوئی نئی کہانی لکھ دے۔۔۔"

"اتنی ہی رات ہو گئی ہے تو تم اس وقت حارب کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔۔۔؟" وہ بھی اس کے سامنے آتا بولا۔

"وہی جو ہر بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کرتی ہے۔۔۔" اس نے بھی بنا کسی لحاظ کے کندھے اچکا کر کہہ دیا۔

"ہاں وہی شوہر جس کیلئے تم نے جھوٹی گواہی دی ہے؟" انزلہ کو جواب دینے کیلئے منہ کھولتا دیکھ کر وہ فوراً سے دوبارہ بول اٹھا۔ "اب مجھے پاگل بنانے کی کوشش مت کرنا، مجھے اچھے سے یاد ہے تم نورین کے واپس آنے سے چند سیکنڈ پہلے ہی اٹھ کر گئی تھی۔۔۔ جب تمہیں پتا نہیں تھا پھر کیوں دی گواہی؟" قاسم کے ماتھے پر خفگی کی شکنیں پڑیں۔۔۔ "اور تو اور مجھے بھی اپنے ساتھ لپیٹ لیا۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ تو تمہیں اپنے لپیٹے جانے کا افسوس ہے۔۔۔"

"ہاں تو کیوں ناں ہو۔۔۔ اپنے شوہر کو بچانے کے چکروں میں تم مجھے جوتے پڑوانے والی تھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ اور تم تو جیسے میرے کہنے پر کھا ہی لیتے۔۔۔" انزلہ نے اس کی جانب گردن گھمائے افسوس سے کہا۔

"فضول بحث نہیں کرو۔۔۔ یہ بتاؤ کیوں دی تم نے جھوٹی گواہی۔۔۔؟"

Clubb of Quality Content

"یہ بات تم بھی اچھے سے جانتے ہو وہ جھوٹ نہیں تھا۔۔۔اور ویسے بھی تمہیں کس نے کہا مجھے پتا نہیں تھا؟۔۔۔ایک بات اور میں تمہاری طرح اندھی نہیں ہوں اگر ساری دنیا بھی کہے کہ حارب بد کردار ہے یا اس کی نیت میں کھوٹ ہے تب بھی میں یقین نہیں کروں گی۔۔۔"وہ سر اکڑائے بولی تھی۔۔۔ قاسم نے تھوڑا سا پیچھے ہو کر اس کا جائزہ لیا۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔اللہ کی شان۔۔۔یہ وہی حارب ہے ناں جس سے پچھلے سالوں میں تم نے کوئی رابطہ نہیں رکھا اور نہ ہی مستقبل میں رکھنا چاہتی ہو؟ جسے تم جانتی تک نہیں اس کیلئے میدان میں اتر پڑی۔۔۔؟واہ۔۔۔"

"تم نے تو اس سے رابطہ رکھا تھا ناں۔۔؟ تم تو اسے جانتے تھے ناں۔۔؟ پھر کیا کیا۔۔؟ تم جانتے تھے نورین اس سے بے تکلف ہو رہی ہے۔۔۔اگر اس کی نیت خراب ہوتی تو وہ نورین سے ملنے تمہیں بتا کر نہیں جاتا اور تمہیں اپنے ساتھ چلنے کا نہیں کہتا۔۔۔وہ تمہاری غیر موجودگی میں اس کے آنے کا ذکر تم سے نہ کرتا۔۔۔"وہ روانی میں بنا سانس لئے اس کے دفاع میں بولتی چلی گئی۔ قاسم منہ کھولے اس نئی جغل بندی پر حیران ہوتا چلا گیا۔

"اور جانتے ہو اس نے مجھ سے کیا کہا؟اس نے کہا وہ جتنا بھی بے غیرت ہو جائے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے دوست کے ہی گھر میں نقب لگا ڈالے۔۔"

"ہنہ نقب۔۔۔؟ دوست۔۔۔؟ سالے نے چھپ کہ میری بہن سے نکاح کر لیا اور اب کہتا ہے نقب نہیں لگائی۔۔" وہ تنفر سے کہہ اٹھا تھا۔

"آہاں۔۔۔اور غالباً اس نکاح کا تمہیں بتایا بھی خود اسی نے تھا۔۔۔"

"شوق سے نہیں بتایا تھا۔۔۔ مجبوراً اپنی بیوی کی صفائی میں بتانا پڑا تھا۔۔۔اور نقب تو اس نے لگائی ہے۔۔۔"

"قاسم۔۔۔" انزلہ تو اس کے جملے پر ہی بگڑ اٹھی۔۔۔ "تم مجھے گالی دے رہے ہو یا اسے۔۔۔؟"

اس کے سوال پر وہ زرا دھیما پڑا۔۔۔ "میں نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا۔۔۔"

"اگر تمہارے خیال میں کسی مرد نے غلط حرکت کی ہے اور تم اس کے ساتھ اپنی بہن کا نام منسوب کر رہے ہو تو بتاؤ زرا یہ گالی نہیں ہے تو پھر کیا ہے۔۔۔؟" انزلہ کی آنکھو میں افسوس اُمڈ آیا تھا، وہ خاموش ہو گیا۔

"نقب لگانے میں اور نکاح ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے، اگر تمہاری بہن کے اس کے نکاح میں ہونے کے اور موقع ملنے کے باوجود بھی اس نے تمہاری بہن کے ساتھ کوئی نازیبا حرکت نہیں کی تو وہ شریف آدمی ہی ہے۔۔۔اور نکاح اس نے نہیں تمہارے پیارے

چچانے پڑھوایا تھا۔۔اپنی محبتوں کے واسطے دے کر۔۔۔اپنی انا کی پگڑی اونچی رکھنے کیلئے۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا اور گلے میں کرواہٹ گھل گئی تھی۔۔۔

"یہ آج تم اس کی اتنی وکالت کس خوشی میں کر رہی ہو۔۔۔؟کس خوشی میں اتنی محبتیں جاگ رہی ہیں۔۔۔؟"وہ وہاں آیا تو اسے راضی کرنے تھا لیکن اسے مزید سلگا گیا۔

"زیادہ فری ہونے کی کوشش نہ کرو۔۔۔"انزلہ نے تنبیہی کی۔

"انزلہ بدتمیزی نہیں کرو۔۔۔۔"وہ اس کے پاس جھولے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"تم نے حارب پر ہاتھ کیوں اٹھایا۔۔۔؟"

"اتنی بھی کوئی نازک کلی نہیں ہے وہ۔۔اک زرا سا ہاتھ کیا لگا دیا جو تم یوں بگڑ ہی بیٹھی ۔۔۔"

"جو بھی ہو۔۔۔تم نے اسے صرف ہٹ نہیں کیا ہے۔۔۔تم نے اس کی تذلیل کی ہے۔۔۔تم نے سب کے سامنے اس پر ہاتھ اٹھا کر اس بات پر مہر ثبت کی ہے کہ وہ گنہگار تھا اور جو تکلیف تم نے اسے دی ہے ناں میں اس کیلئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

قاسم اسے ہونقوں کی طرح بس دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"اچھاناں۔۔۔غلطی سے غیرت جاگ گئی تھی،اور پھر اماں کی چاولا کی چپل کا پریشر الگ ۔۔۔"

"تمہیں پتا بھی ہے وہ واپسی پر ہاتھ اٹھا دیتا تو تمہارا بھرتہ بھی نہیں ملنا تھا۔۔۔آج اسے باکسنگ کرتے دیکھ کر آرہی ہوں۔۔۔ شکر ہے جو وہ لحاظ کر گیا۔۔۔اگر جو اک دو مکے وہ تمہیں جڑ دیتا تو تمہاری یہ غیرت ناک کے ذریعے نکل آتی اور پھر تائی اماں مجھے نورین کی نہیں تمہاری بد دعائیں دے رہی ہوتیں۔۔۔"

"اور تم اپنے شوہر کو مجھے مار لینے دیتی۔۔۔؟"

"تمہیں بھی تو اسے مارنے دیا ہے ناں۔۔۔"

قاسم کو اس کا جواب سن کر شاک ہی لگ گیا تھا۔۔۔"تم اسے میرے مقابل لا رہی ہو۔۔۔؟"

"تو کیا تم اپنی اس کزن کو میرے مقابل نہیں لائے۔۔۔"انزلہ نے بھرپور وار داغا۔۔۔اسے حقیقت میں دکھ ہوا تھا، قاسم سب جانتے ہوئے بھی کیسے اس پر ہاتھ اٹھا گیا تھا۔۔۔وہ دونوں آج تک اک دوسرے سے منسلک چیزوں کو بھی عزت و محبت دیتے آئے تھے یہاں تو پھر سامنے اک شخص تھا۔"تم وہ آخری شخص بھی نہیں تھے جس سے میں یہ امید کر سکتی تھی وہ مجھ سے منسلک کسی چیز کو یاں مجھ سے منسوب کسی شخص کو ضرر پہنچا سکتا ہے۔۔۔"

"کیا تم اس سے اتنی محبت کرتی ہو۔۔۔؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بات اس سے محبت کی نہیں ہے، بات اس مان کی ہے جو تم ہمیشہ سے مجھے دیتے آئے ہو ۔اب اگر یوں اس مان کو اک دم سے توڑ دو گے تو بہت تکلیف ہو گی۔۔۔"

"چلو شکر۔۔۔وہ حارب تو بیچ میں سے نکلا، نہیں تو میں اس کے اور نورین کے بیچ میں خوامخواہ پس جاتا، اب وہ میری کزن ہے اس کو تو نہیں چھوڑ سکتا ناں۔۔۔"اس نے پر سکون سی سانس اندر کرنے کے بعد شرارت سے انزلہ سے کہا۔وہ جانتا تھا انزلہ کو اس کی معذرت نہیں چاہیے، بہن بھائیوں کہ رشتے کی یہی خوبصورتی ہے یہاں محض غلطیوں کے احساس پر ہی دل صاف ہو جایا کرتے ہیں، اور پھر کسی معافی کی ضروت نہیں رہتی۔۔۔کسی ماضی کی اہمیت نہیں رہتی۔۔۔

اتنا سمجھانے کے بعد بھی قاسم کی وہی گردان سن کر انزلہ اس کو متاسفانہ نظروں سے دیکھ کر رہ گئی۔

"قاسم اگر تم نے اپنی اس جھوٹی کزن کی خاطر حارب سے بگاڑی ناں تو آئی سوئیر وہ ہماری دوستی کا آخری دن ہو گا، اور یاد رکھنا تم نے آج جو اس پر ہاتھ اٹھایا ہے میں اس کیلئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

انزلہ قدرے اٹل انداز میں کہتی اسے حیران چھوڑتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی۔۔۔روم کے دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے پیچھے مڑ کر قاسم کو دیکھا، وہ مرے

مرے قدموں سے اپنے ٹیرس کی جانب جارہا تھا۔۔۔اسے دکھ ہوا تھا۔۔۔ناراضگی کا اظہار کرنے کے چکر میں وہ اسے کچھ زیادہ ہی بول آئی تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے کے دروازے سے بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے آئی اور اس کے کندھوں پر کچھ اس انداز سے ہاتھ دھر دئے جیسے وہ دونوں بچپن کے لنگوٹیۓ یار ہوں۔۔۔ان کا سگنیچر سٹائل۔۔۔

"میں اسے تمہیں ہٹ کرنے کیسے دے سکتی ہوں۔۔۔تم تو میرے بھائی ہو۔۔۔"

انزلہ کی بات پر قاسم نے گردن گھما کر اسے دیکھتے ہوئے اندازہ لگانا چاہا، آیا وہ سچ بھی کہہ رہی ہے یاں نہیں۔۔۔وہ سچ کہہ رہی تھی، وہ مسکراتے ہوئے اپنی فارم میں واپس آگیا۔"میں تو سمجھا تھا اب ہماری دوستی گئی۔۔۔"

انزلہ پیچھے کو ہوئی۔۔۔"وہ تو بیٹا گئی۔۔۔اگر تم نے حارب کے ساتھ یہ اپنے مسئلے مسائل حل نہیں کئے تو دوستی تو گئی۔۔۔۔"دوٹوک انداز میں کہتی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ آئی۔۔۔

"تم دونوں میاں بیوی ہو ہی بدتمیز۔۔۔۔"وہ اتنی زور سے چلایا تھا کہ محلے والوں کو بھی پتا چل جائے۔۔۔۔

"تمہاری شان کے قصیدے بھی میں نے سن رکھے ہیں۔۔۔"اس نے بھی سلائیڈنگ ڈور میں سے منہ نکالے کہا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پچھلی رات محمود صاحب نے حارب سے کوئی بات نہیں کی تھی، بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا اس نے انہیں بات کرنے کا کوئی موقع دیا ہی نہیں تھا۔ صبح اٹھتے ساتھ ہی انہوں نے ملازم سے حارب کا پوچھا تھا، وہ سمجھ رہے تھے رات والے واقع کے بعد وہ کہیں کمبل میں منہ دئے جلا بھنا بیٹھا ہو گا مگر ملازم کے بتانے پر انہیں پتا چلا تھا وہ انزلہ کے جاتے ہی گھر سے نکل گیا تھا۔ وہ جب سے اٹھے تھے تب سے حارب کو کال کرنے کی کوشش کر رہے تھے، مگر ہر بار مسلسل بیل بجتی اور پھر اپنی دھن کھو دیتی۔۔۔ انہوں نے اک بار پھر اسے کال ملائی، اس بار بھی اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔ "کھوتا۔۔۔" وہ غصے سے بڑبڑاتے اپنا فون میز پر پٹخ گئے اور ریموٹ اٹھا کر چینل سرفنگ کرنے لگے۔ چند لمحوں کے بعد وہ اس سے بھی تھک گئے۔ ان کا دماغ بار بار حارب کی جانب جا رہا تھا۔ آخر وہ رات میں کس کے پاس رکا ہو گا، اب تو وہ قاسم کے گھر بھی نہیں جا سکتا ہو گا۔۔۔ انہوں نے ملازم کو اک بار پھر سے آواز لگائی، وہ بھی دوڑا چلا آیا۔

"حارب کوئی پیغام تو نہیں چھوڑ کر گیا۔۔۔؟" ملازم نفی میں سر ہلا گیا۔

"گدھوں کا سردار۔۔۔" انہوں نے اپنی بھڑاس نکالی۔

"السلام علیکم۔۔۔" انزلہ نے آتے ساتھ ہی انہیں سلام کیا، ان کے چہرے پر تناؤ دیکھ کر وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ "اوہو۔۔۔ مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کوئی پریشان ہے۔۔۔"

"جس کیلئے آپ یہاں آئی ہیں وہ گدھا گھر پر نہیں ہے۔۔۔"وہ بھنا کر بولے۔

"کون گدھا۔۔۔؟"اس نے انجان بننا ہی مناسب سمجھا تھا۔

"وہی گدھا جو آپ کے جاتے ہی بوڑھے باپ کو اس گھر میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ گیا۔۔۔"

"ہیں کیا وہ بھاگ گئے۔۔۔؟ مگر کس کے ساتھ۔۔۔"اس نے مصنوئی فکر مندی کے ساتھ کہا۔ محمود صاحب اسے گھورتے ہوئے پہلو بدل کر رہ گئے۔

"ویسے کیا آج اپنی بیٹی کو چائے، پانی کا نہیں پوچھیں گے۔۔۔؟"اس کے یاد دلاتے ساتھ ہی وہ ملازم کو آواز لگا گئے تھے اور پھر اس کے آتے ہی اسے کافی لانے کا کہہ دیا۔

"آپ ہماری طرف کب آئیں گے۔۔۔؟"

"کیا کمال آگیا ہے۔۔۔؟"

"اوہ۔۔۔"انزلہ نے ہونٹوں کو گول کیا۔"مطلب آپ جب بھی آئیں گے صرف اپنے دوست کی ہی خاطر آئیں گے۔۔۔"

"آپ بھی اس گدھے کے ساتھ رہتے رہتے باتوں کے اپنی ہی مرضی کے مطلب نکالنے لگی ہیں۔۔۔آپ کی والدہ گھر پر اکیلی ہوتی ہیں، آپ کے ڈیڈ کی غیر موجودگی میں وہاں آنا مناسب بات نہیں۔۔۔"

نادلز کلب
Clubb of Quality Content

انزلہ ان کی بات پر پراسرار سی مسکراہٹ چہرے پر سجا گئی۔ محمود صاحب نے بغور اس کے چہرے کا جائزہ لیا۔

"بعض دفعہ قسمت ستم ظریفی دکھاتے بڑے غلط جوڑ بنا دیتی ہے۔۔۔" اس نے گہری سانس بھر کر کہا تھا۔

"آپ سچ میں اس گدھے کی طرح ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔" انزلہ کی اس صاف گوئی پر انہیں بلا اختیار ہی اپنے سامنے حارب کی فراٹے بھرتی زبان یاد آئی۔

"ویسے یہ جن کا آپ اتنا ذکرِ خیر کر رہے ہیں وہ ہیں کدھر۔۔۔"

"پتا نہیں بس بغیر بتائے کہیں نکل گیا ہے اور اب کھوتا میرا فون بھی نہیں اٹھا رہا۔۔"

ان کے القابات پر وہ ہنس اٹھی۔

"اک کام کریں آپ زرا اس کو فون تو کریں، پتا چلے آخر وہ ہے کدھر۔۔" ملازم نے انہیں چائے پکڑائی، وہ اپنے کپ کو میز پر رکھ گئے۔

"جب آپ کی کال نہیں اٹھا رہے تو میری کیسے اٹھائیں گے۔۔؟" وہ ناچار مسکرائی۔ خدانخواستہ اگر اس نے کال اٹھالی، خوامخواہ میں شرمندگی ہوگی۔ وہ ویسے بھی ہرگز اسے یہ تاثر نہیں دینا چاہتی تھی کہ وہ اس سے ملنے آئی ہے۔

Clubb of Quality Content

"پتا چل جائے گا، آپ کال تو ملائیں۔۔۔" وہ نیا بہانہ گڑھنے کا سوچ ہی رہی تھی جب وہ پھر سے بولے۔۔ "ملائیں بھی۔۔ چلیں جلدی شاباش۔۔"

انزلہ بدقت مسکراتے ہوئے دل ہی دل میں اس کے کال نہ اٹھانے کی دعا کرتی اسے کال ملا گئی۔ محمود صاحب کو اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اپنی ہنسی چھپانا خاصا مشکل کام لگ رہا تھا۔

ایک، دو، تین بیل گئی مگر اس نے کال نہیں اٹھائی۔انزلہ کو اک گوشہ اطمینان حاصل ہوا۔اس سے پہلے وہ کال اٹھالے انزلہ نے کال بند کرنے میں ہی عافیت جانی تھی، اس نے جیسے ہی فون بند کرنے کیلیئے ہاتھ کان سے دور کیا دوسری جانب سے ابھرتے سلام پر اس نے بے ساختہ ہی آنکھیں بند کر کے کھولیں۔

"وعلیکم السلام۔۔۔انکل نے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔" اس نے اک سانس میں کہہ کر فون محمود صاحب کی جانب بڑھادیا۔

محمود صاحب بالکل دیسی والدین کی طرح فون پکڑتے ہوئے کھنکھارے، ٹھیک ہے ناراض ہونے کا حق ان کی اولاد کا تھا مگر وہ تھے تو والد، پہل تو اولاد کو ہی کرنی چاہیے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"السلام علیکم۔۔۔"اس نے خاصی ناراض آواز میں سلامتی بھیجی،دوسری جانب وہ اس کی اس سلامتی کو بالکل ہی نظرانداز کر گئے۔۔۔

"صدقے جاؤں میں تمہارے جیسی ناہنجار اولاد کے۔۔۔باپ کب سے کال کر رہا ہے اس کی کال نہیں اٹھائی گئی تم سے اور بیوی کی پہلی ہی کال پر فون اٹھا لیا۔۔۔"آج پہلی بار کسی نے اس گھر میں اتنی صاف گوئی سے کام لیا تھا۔۔ان کے انزلہ کو اس کی بیوی کا کا حوالہ دینے پر جہاں انزلہ نے پہلو بدلا تھا وہیں دوسری جانب وہ اپنے باپ کی اس حقیقت پسندانہ سوچ کے اظہار پر انزلہ کے بگڑتے زاویے سوچ کر محظوظ ہوا۔

"ہاں تو مشکل وقت میں میرے ساتھ کھڑے ہونے والی بھی میری بیوی ہی تھی۔۔۔" محمود صاحب بھی اپنے نام کے ایک ہی تھے،اپنے بیٹے کی گل فشانی سے بخوبی واقف تھے جبھی فون کو سپیکر پر ڈال چکے تھے اور اس بات کا اندازہ انزلہ کو حارب کی فون میں سے ابھرتی آواز سن کر ہوا تھا۔

"اور گویا اس کو تمہاری بیوی بنانے والا بھی تمہارا باپ ہی تھا۔۔۔"

"آپ نے اس ایک اچھے کام کے بدلے میں بیس سال مجھ سے اچھی خاصی وصولی کی ہے۔۔۔"وہ منہ بگاڑ کر بولا۔

"گھر کب آ رہے ہو۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔۔دیر ہو جائے گی۔۔یا شاید آج آؤں ہی ناں۔۔"اس بات سے انجان کہ دوسری جانب اس کے والد ماجد فون کو سپیکر پر لگائے ہوئے ہیں وہ جذباتیب کا تیر داغ گیا۔

"یہ تمہاری ناراض ہو کر کھڈے میں گھسنے والی بچپن کی عادت گئی نہیں ناں ابھی تک۔۔۔"

"آپ کی بھی میرے اوپر اپنی مرضی تھوپنے والی بچپن کی عادت گئی نہیں ناں۔۔۔"

"بیٹے جی اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کی بیوی کو رخصت کروانے کا فیصلہ نہ بدلوں تو عشاء سے پہلے گھر آجائیے گا۔۔"انہوں نے اک بار پھر سے بات کو تحمل سے حل کرنے کے بجائے عام والدین کی طرح الٹا اسے ہی دھمکی لگادی تھی۔ صحیح کہتے ہیں، والدین دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں ان میں سے اپنی مقامی وراثتی گر کہیں نہیں جاتے۔

"جب میری بیوی ہی رخصت ہو کر نہیں آنا چاہتی تو آپ کیا خاک اسے رخصت کروائیں گے۔۔۔ خیر میں آج اپنے اک دوست کے ہاں ہی رکوں گا۔۔۔آپ اپنی انسانیت کے پرچم کو بلند رکھیں اور بھولئے گا نہیں آپ نے کل رات جو میرے ساتھ کرنے کی کوشش کی ہے ناں ممی قیامت والے دن آپ کو بخشیں گی نہیں۔۔۔"اس نے کہہ کر کال کاٹ دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ تو سچ میں دل پر بات لے گیا ہے۔۔۔" محمود صاحب نے فون بند کرتے ہوئے انزلہ کی جانب دیکھتے کہا اور پھر ہنس دیے۔

حارب کی باتیں سن کر انزلہ کے دل میں جاگے سارے ہمدردی کے جذبات اڑن چھو ہو چکے تھے۔۔۔ اگر وہ اس وقت اس کے سامنے ہوتا تو وہ اسے اپنے ناخنوں سے نوچنے میں زرا دریغ نہ کرتی۔۔۔ اس سے پہلے محمود صاحب حارب کی باتوں پر غور و فکر کرتے ہوئے اس سے کوئی سوال پوچھتے وہ انہیں خدا حافظ کہتے وہاں سے نکل گئی تھی۔

وہ اس وقت اپنے اک دوست کی جانب ٹھہرا ہوا تھا، اور آج رات وہیں گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ ابھی بھی صوفے پر لیٹا ٹی وی کا ریموٹ سینے پر رکھے وہ سکرین پر چلتے فٹبال کے میچ کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا وہ میرا پوچھنے کیلئے گھر آئی ہو گی۔۔۔؟" کچھ دیر پہلے انزلہ کی اپنے گھر موجودگی کے سبب اک اچھی سوچ نے دماغ کا احاطہ کیا۔ "کیا اسے میری فکر ہو رہی ہے۔۔۔؟" اک نیا سوال۔ "مگر اسے کیوں میری فکر ہونے لگی۔۔۔ ناممکن۔۔۔" اس نے سوچ کو جھٹکا۔

"کیا اللہ پاک اس کے دل کو میرے لئے نرم کر رہے ہیں۔۔۔؟" وہ شش و پنج کی کیفیت میں امید کی آمیزش لئے دھیما سا مسکرایا۔ "کیا سچ میں اللہ پاک نے اس کے دل میں میری محبت ڈال دی ہے۔۔۔؟ اور اگر محبت ڈال دی ہے تو کیا وہ مجھے مل بھی جائے گی۔۔۔؟ وہ محبت کے باوجود بھی تو انکار کر سکتی ہے۔۔۔" وہ اپنی انہی سوچوں میں غرق آلود تھا جب اس کی سوچوں کا تسلسل انزلہ کے میسج پر ٹوٹ گیا۔

"کیا آپ گھر نہیں آئیں گے۔۔۔؟"

"خیریت۔۔۔؟" وہ بلاوجہ کیوں ناں کہہ دیتا۔۔۔اس کے کہنے پر جا بھی سکتا تھا۔۔۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔میں نے سوچا تھا آپ کو اک خاص جگہ پر لے کر چلوں گی۔۔۔" وہ ابھی پرانا میسج پڑھ ہی رہا تھا کہ اک اور میسج آیا۔۔۔ "لیکن کوئی بات نہیں۔۔۔اگر آپ نہیں آ رہے تو بھی ٹھیک ہے۔۔۔" حارب مسکرایا۔۔۔وہ بھی اس کی نبض پڑھنے لگا تھا۔۔۔گھر واپس آنے کیلئے کہنے کا یہ اچھا طریقہ تھا۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔کہاں جانا ہے۔۔۔؟" مسکراہٹ اب اس کے چہرے پر مستقل پڑاؤ ڈال گئی تھی ۔اس کے قدم بڑھانے پر سارا تناؤ کہیں غائب ہو گیا تھا۔

"یہ تو سرپرائز ہے، جا کر ہی پتا چل سکتا ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے ان فیفٹین منٹس آئی ول بی ڈیئر۔۔۔" وہ میسج کرتے ہی وہاں سے اٹھ گیا اور سامنے پڑے میز پر سے چابیاں اٹھائیں۔۔۔

"کدھر تم تو رات رک رہے تھے۔۔۔" شہیر نے اسے گیٹ کی جانب بڑھتے دیکھ کر کہا تھا۔

"تم تو سیریئس ہی ہو جاتے ہو، مزاق کر رہا تھا۔۔۔" وہ کہہ کر نکل آیا تھا اور پھر قریباً بیس منٹ پر وہ انزلہ کے گھر کے باہر پہنچ چکا تھا۔۔۔انزلہ گھر کے باہر ہی کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہ گاڑی کے رکتے ہی اس کی پچھلی سیٹ کی جانب چلی آئی اور دروازہ کھول کر اس نے سلام کیا۔۔حارب نے کافی اور ضرورت سے زیادہ بشاشت سے اک ہاتھ سٹئیرنگ پر رکھے گردن کو پیچھے موڑے اس کے سلام کا جواب دیا۔۔۔انزلہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑے بیگز اندر رکھ دئے اور پھر اگلی سیٹ پر اپنی نشست سنبھال گئی تھی۔۔۔۔۔

قریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہ لوگ وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔اس وقت ہلکا ہلکا اندھیرا چھانا بھی شروع ہو چکا تھا۔۔۔وہ گاڑی سے اتر گئی اور اس نے پچھلی سیٹ سے بیگز اٹھانے کی مجال ہے جو زرا سی بھی سعی کی ہو۔۔۔اس کی ایسی حرکتوں پر جانے کیوں حارب کے لب خود بخود پھیل جاتے تھے۔۔۔حارب نے پچھلی سیٹ سے بیگز اٹھا لئے اور پھر دونوں اک ساتھ آرفن ایج کے دروازے کی جانب بڑھ آئے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چچا۔۔۔"اس نے بند گیٹ کے اس پار سے آواز لگائی،اور بس پھر اگلے ہی لمحے وہ اپنے دائیں بازو پر بندوق لٹکائے گیٹ کھول کر باہر آ گئے۔۔۔"آج تو میڈم جی آئی ہیں۔۔۔" اور پھر قدرے انزلہ کے پاس ہوئے۔۔۔"میڈم جی اس لئے کہا ہے یہ آپ کے ساتھ ہیں۔۔"ان کا اشارہ حارب کی جانب تھا وہ کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔"اوہو چچا۔۔۔یہ حارب ہے۔۔۔"

"حارب کون۔۔۔؟"ان کے سوال پر حارب کا اشتیاق بڑھا۔۔۔

"میرا دوست۔۔۔"اس نے سہولت سے کہا۔

"تم لڑکوں سے دوستیاں بھی رکھتا ہے۔۔۔"وہ ناراض ہوئے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں۔۔بس اس سے ہے۔۔۔"انزلہ کا جواب سن کر انہوں نے آگے بڑھ کر حارب سے مصافحہ کیا۔

"تم ہمیں اچھے مرد لگتے ہو۔۔۔یہ ہماری بیٹی ہے ایسا ویسا کچھ سوچنا بھی مت۔۔۔"انزلہ اپنی ہنسی دبا گئی۔۔اس نے گردن کو خم دیا۔۔۔اور پھر دونوں اندر بڑھ آئے۔۔۔

"آج میں آپ کو ایسی چائے پلواؤں گی ناں کہ آپ کافی کا ذائقہ بھول جائیں گے۔۔۔"وہ چلتے چلتے اس سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔"اور اپنی دوست سے بھی ملواؤں گی۔۔۔بس

بولتی بہت ہے۔۔۔"وہ ہنسی۔۔۔پھر وہ رکی اور اس نے مڑ کر حارب کو دیکھا۔۔"امید ہے آپ کو یہاں آنا برا نہیں لگا ہو گا۔۔۔"

"برا کیوں لگے گا۔۔۔؟تم لے کر آئی ہو اور تمہارے سنگ ہونا مطلب بادلوں پر پاؤں دھرنا۔۔۔اور ہاں ہم دوست ہی ہیں۔۔۔"اس نے انزلہ کے مزاج بگڑ جانے کے سبب فوراً وضاحت دی۔

"جی بالکل ہم دوست ہی ہیں۔۔۔"وہ مسکرائی۔"پتا ہے قاسم یہاں نہیں آتا وہ کہتا ہے اسے زندگی کی یہ حقیقت دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔۔۔مجھے لگا شاید آپ کو بھی پسند نہ ہو۔۔۔"وہ پھر سے چلنا شروع کر چکے تھے۔۔۔"اس وقت بچے ٹی وی ہال میں ہوں گے۔۔یو ناؤ کارٹونز کا ٹائم۔۔۔"

"اور غالباً یہ چیزیں مجھے انہیں دینی ہیں۔۔۔"حارب نے اپنے ہاتھ میں پکڑے تھیلے قدرے اوپر کیئے۔۔۔انزلہ نے سر ہلا کر داد دی،وہ سمجھ چکا تھا۔۔۔حارب سر ہلا کر مسکراتا اس کے پیچھے ہو لیا۔۔۔

ہال میں داخل ہوتے ہی اس نے ویسا ہی ماحول پایا جیسا انزلہ نے اسے بتایا تھا۔۔۔وہ سب ٹی وی کے گرد جمع تھے اور پورے حال میں کارٹونز کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔اور ہاں

Clubb of Quality Content

وہاں اک ریموٹ کنڑولر بھی تھا۔۔۔ مگر قدرے ننھی سی۔۔ حارب اس کو دیکھ کر ہنسا۔۔۔ وہ اک صوفے پر جو اس سے کئی گنا بڑا تھا اس پر یوں ریموٹ پکڑے بیٹھی تھی جیسے یہ ٹی وی کا ریموٹ نہیں بلکہ اس کی سلطنت کا ہو۔۔۔اسے کارٹونز میں کچھ خاص دلچسپی لگتی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ پھر اسی ریموٹ کنڑولر کی نظر ان دونوں پر پڑی تو اس کی آنکھیں خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے بڑی ہوئیں۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ریموٹ سے ٹی وی بند کر دیا اور اگلے ہی لمحے پورا ہال بچوں کے احتجاج سے لرز اٹھا۔۔۔ وہ غالباً یوں ٹی وی بند کئے جانے پر اظہار رائے کا حق استعمال کر رہے تھے۔۔۔اس ننھی بچی نے مڑتے ہوئے پیچھے کی جانب اشارہ کیا جہاں وہ دونوں اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ سبھی بچوں نے اک ساتھ پلٹ کر پیچھے دیکھا اور پھر حارب کو محسوس ہوا کہ زمین تھی جو لرزی تھی۔۔۔ وہ سبھی دگڑ دگڑ کرتے بھاگتے ہوئے انزلہ کی جانب آئے تھے۔۔۔

وہ جیسے ہی نیچے بیٹھی سب اس کے اوپر چڑھ دوڑے۔۔۔ کم سے کم حارب کو تو یہی محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر نہیں وہ سب اس سے مل رہے تھے۔۔اور اب سب اپنی اپنی زبان میں اسے اپنے مسئلے بتانا شروع کر چکے تھے۔۔۔ پتا نہیں اس سب چی پیں چی پیں میں اسے کیا ہی کسی

کی بات سن رہی ہو گی اس کے باوجود بھی وہ ان کی باتیں سمجھتے ہوئے سر ہلاتی رہی، پھر انزلہ نے پاس کھڑے حارب کی جانب اشارہ کیا تو وہ سب اس کی جانب ہو لئے۔۔۔ مگر آگے نہیں بڑھے تھے، کچھ فاصلے پر رک گئے۔۔۔ "یہ آپ کے دوست ہیں۔۔۔؟" اک بچے کے سوال پر انزلہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔ اب کی بار وہ بھی انزلہ کی طرح گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا اور سب اسی کے انداز میں اس سے آ کر لپٹ گئے۔۔۔ سب سے مل لینے کے بعد اس کی نظر تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑی ریموٹ کنٹرولر مافیا پر گئی۔۔۔ جب سب مل کر پیچھے ہو گئے تب وہ آگے آ گئی۔۔۔ انزلہ ابھی تک اٹھی کیوں نہیں تھی اسے تب سمجھ آیا جب وہ ننھی آگے بڑھ کر انزلہ کے گلے لگ گئی۔۔۔ "یہ ہے میری دوست۔۔۔" انزلہ کے کہنے کے ساتھ ہی حارب کو شاک لگا تھا۔۔۔ اس نے اتنی چھوٹی دوست تصور نہیں کی تھی۔۔۔

"انزلہ باجی سب سے زیادہ اس سے پیار کرتی ہیں۔۔۔" ننھے ننھے چنٹوؤں میں سے اک نے اسے بڑی اطلاع دی۔۔۔ اگلا شاک اسے تب لگا جب وہ بچی اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے حرکت کرتے ہوئے اسے کچھ اشارے کرنے لگی۔۔۔ بدلے میں انزلہ نے بھی اپنے ہاتھوں کو کچھ حرکت دیتے ہوئے اشارہ کیا تھا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پایا مگر اتنا ضرور جان گیا تھا وہ دونوں سائن لینگوئج میں باتیں کر رہی تھیں۔۔۔

پھر وہ مافیا آگے بڑھ کر حارب کے گلے لگ گیا۔۔۔اس نے بلا اختیار ہی اسے اپنی بانہوں میں تھام لیا۔۔۔وہ باقی بچوں سے یوں نہیں ملا تھا۔۔۔ پھر اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے سائن لینگو یج میں کچھ کہا۔۔۔

"وہ کہہ رہی ہے یہ تم لائے ہو ان کیلیئے۔۔۔" انزلہ نے اسے بتانے کے ساتھ سائن لینگو یج میں اسے جواب بھی دیا۔۔ پھر بچی نے کچھ کہا تو وہ ہنسی۔۔ مگر اس نے انگلیوں کی مدد سے دل بنایا تھا۔۔۔اتنی بات وہ سمجھ چکا تھا۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہے۔۔۔؟"

"کچھ نہیں۔۔ کہہ رہی ہے اب دے بھی دو چیزیں دیکھ کر دل للچا رہا ہے۔۔۔۔"

حارب نے وہ تھیلے بچوں کی جانب بڑھائے ہی کہ انزلہ نے اسکے ہاتھ کو تھامتے روک دیا۔۔

"یاد ہے ناں شئیرنگ از کئیرنگ۔۔۔۔" اک بچے نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔۔" سب اک ساتھ بولے تھے اور حارب نے اپنا ہاتھ اپنے کان پر رکھا تھا۔۔۔ تھیلے بچوں کو دینے کے بعد اس نے سائن لینگو یج میں کچھ دیر اپنی دوست سے باتیں کی تھیں اور پھر حارب کو لئے وہاں سے اپنی مخصوص پسندیدہ جگہ پر آ گئی۔۔۔۔وہاں پہنچ کر اس نے ہنسی روکتے ہوئے حارب کی جانب دیکھا۔۔ "زمین پر بیٹھ جائیں گے۔۔۔؟" وہ جس

حساب سے اپنے کپڑوں کی احتیاط کرتا تھا اس نے پوچھنا ہی مناسب سمجھا جبکہ خود وہ بیٹھ چکی تھی۔۔

"نہ بھی ہوتا تو تمہارے ساتھ کیلئے بیٹھ جاتا۔۔۔" حارب اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔وہ دونوں اک جانب بنی کینال میں بہتے پانی کو دیکھنے لگے۔۔۔سردیوں میں غروب آفتاب اک الگ سا ہی منظر پیش کرتا ہے اور پھر ان درختوں کے بیچ ننھے پتوں کی سرگوشیوں کے ساتھ بہتے پانی کا گیت۔۔۔اکیلی ہوتی تو شاید طبیعت پر افسردگی چھوڑتا مگر آج وہ جس کے ساتھ تھی ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔۔۔پہلے جو چیزیں اس کو افسردہ کر دیتی تھیں آج فطرت کی وہی چیزیں اسے اک الگ ہی احساس سے روشناس کروا رہی تھیں۔۔۔

"تم مجھے روز بروز حیران کر رہی ہو۔۔۔" وہ سامنے سے گردن ہٹا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔"تم کیا ہو انزلہ۔۔۔؟"

انزلہ ہنس دی۔۔۔

"مجھے یہ دیکھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ تمہیں سائین لینگوئج بھی آتی ہے۔۔۔۔"

"اتنی بھی حیران ہونے والی بات نہیں ہے۔۔۔"

"میرے لئے تو ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایسا کرتے ہیں میں آپ کو بھی سیکھا دیتی ہوں پھر آپ کی حیرانی کم ہو جائے گی۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی دوست کیلئے سیکھی ہے۔۔۔؟"کتنا عجیب لگ رہا تھا اس چھوٹی سی بچی کو دوست کہنا۔۔۔

اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔"پہلے جب وہ آئی تھی تو مجھے اس کی سمجھ نہیں آتی تھی۔۔ مگر وہ پھر بھی مجھے اشارے کرتے ہوئے اپنی باتیں سمجھانے کی کوشش میں لگی رہتی تھی۔۔۔" وہ رکی۔۔۔"پھر اک دن اس کے ساتھ سکول میں کچھ مسئلہ ہو گیا۔۔ تھوڑا۔۔۔"اس نے جملے کو ادھورا چھوڑ دیا۔۔اور حارب کو بھی بات سمجھنے کیلئے اس کے الفاظ کی ضرورت نہیں محسوس ہوئی تھی۔۔۔"وہ کسی سے بات بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔بیمار بھی ہو گئی تھی کافی۔۔۔مجھے سمجھانے کی کہنے کی کوشش کرتی تھی مگر مجھے سمجھ ہی نہیں آتی تھی۔۔۔بس پھر تب مجھے سیکھنی پڑی۔۔۔ مگر اب لگتا ہے سب کو آنی چاہیے، ہمارا کم عقل ہونا نہیں احساس محرومی میں مبتلا کر دیتا ہے۔۔۔جب وہ بات کرتے ہیں تو ہمیں سمجھ نہیں آتی اور ہم ہونقوں کی طرح منہ کھولے انہیں دیکھتے رہتے ہیں اور پھر اپنی شرمندگی مٹانے کیلئے انہیں ہی برا بھلا بولنے لگتے ہیں۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ اسے خاموش سنتا رہا۔۔۔ مگر دماغ کے پنوں پر وہ اسے الجھا گئی تھی۔۔۔ اس کا یہ رخ تو کبھی اس کے سامنے نہیں آیا تھا۔ وہ کیا تھی۔۔۔ وہ کیا بن گئی تھی۔۔۔ بچپن میں وہ اسے بات بہ بات رونے والی۔۔۔ اک بگڑی۔۔ نک چڑی دوست کہتا تھا۔۔ اور اب وقت نے اس کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہیں رہنے دیا تھا۔۔۔

انزلہ نے اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ سے چٹکی بجائی۔۔۔ "کدھر۔۔۔؟" وہ اک دم سے اپنے خیالوں سے باہر آیا اور اس کی حرکت پر منہ کھولے اسے دیکھا اور پھر ہنس دیا۔۔۔

قدموں کی آہٹ پر دونوں نے گردن گھما کر پیچھے دیکھا، اشرف چچا چائے والی ٹرے تھامے آرہے تھے۔۔۔ وہ وہاں اک جانب پڑے میز کو اٹھانے لگے تو انزلہ نے ہاتھ سے انہیں اشارہ کیا۔۔ "ارے ایسے ہی۔۔۔ ایسے ہی لے آئیں۔۔۔ اپنا ہی بندہ ہے۔۔۔"

"تو آپ لے آئیں انہیں۔۔۔" انہوں نے انزلہ کو ٹرے پکڑا دی۔۔ انزلہ نے ٹرے پکڑتے ہوئے اپنے اور حارب کے بیچ رکھ لی۔۔ حارب نے اٹھتے ہوئے ان سے مصافحہ کیا۔۔ "آپ مجھے جانتے ہیں۔۔۔؟"

"ہاں جی انزلہ بیٹی نے کہا تھا وہ کسی کو یہاں چائے پلوانے لے کر آئیں گی۔۔۔"

وہ اپنے دو ٹانگوں والے بسکٹ کھول چکی تھی اور اب بھرپور لطف اٹھا رہی تھی۔۔

"آپ یقیناً بہت خاص ہیں۔۔۔جبھی انزلہ باجی آپ کو ادھر لے کر آئی ہیں۔۔۔"انہوں نے جانے سے پہلے مسکراتے ہوئے کہا اور انزلہ کہ منہ میں رکھا بسکٹ اس کے گلے کی ٹکور کر گیا۔۔۔وہ اک دم ہی کھانسی تھی۔۔۔حارب نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔"آپ کہہ رہے ہیں تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔"

"آپ کی میڈم جی کدھر ہیں۔۔۔؟"انزلہ نے بات بدل ڈالی۔۔۔

"وہ جی۔۔۔لیں آ گئیں۔۔۔۔"ان کو آتا دیکھ کر انہوں نے کہا اور پھر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

وہ دونوں ان کے احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔انہیں سلام کرنے کے بعد دونوں واپس سے اپنی نشست سنبھال گئے۔۔۔انزلہ نے ان کی جانب بسکٹ بڑھائے۔۔۔انہوں نے اسے گھورا اور پھر سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔"دیکھو زرا مغرب کا وقت ہو گیا ہے اور تم پھر یہاں آ کر بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔۔"

"ہاں تو آج حارب ہے ناں ساتھ۔۔۔۔"

"اس کو تو سب سے پہلے چڑیلیں چمٹنے کا خطرہ ہے۔۔۔"

Clubb of Quality Content

انزلہ نے گردن گھما کر بغور جائزہ لیتے ہوئے حارب کو دیکھا اور پھر سنجید گی سے کہا۔۔۔"ہاں چانسز تو ہیں۔۔۔"

"بیٹا تم برا مت منانا اس کا دماغ کا تھوڑا مسئلہ ہے۔۔۔ یہاں کھڑے تو اچھے بھلے بندے کو وحشت ہوتی ہے۔۔۔ چلو اٹھو لڑکی اندر چلو۔۔۔"

انزلہ نے حارب کو دیکھا وہ اس کا اشارہ سمجھ گیا۔۔۔"اگر آپ اجازت دیں تو ہم بس تھوڑی دیر میں آجاتے ہیں۔۔۔"

انعم صاحبہ نے آگے بڑھ کر انزلہ کا کان مروڑ ڈالا۔۔۔"تمہاری یہ موٹی موٹی آنکھیں جدھر کو گھومتی ہیں ناں سب نظر آتا ہے۔۔۔"انہوں نے انزلہ کی سرزنش کرنے کے بعد شفقت بھری نگاہوں سے حارب کو دیکھا"آپ ان کو اندر لے آئے گا،ان کا بس چلے تو پری رات کھلے آسمان تلے بیٹھی رہیں۔۔۔"ان کی بات پر حارب حامی بھر گیا،وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتی اندر چلی گئیں۔

"تم بور تو نہیں ہو رہے۔۔۔؟"کچھ لمحوں کے بعد انزلہ نے خاموشی کے ساز کو توڑا۔

"اگر تم کوئی سنجیدہ حرکت کرتی تو شاید میں ہو جاتا بور۔۔۔"وہ شرارت آمیز طریقے سے چوٹ کر گیا۔

وہ اس کی بات کو سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔طنز تھا یاں سراہ رہا تھا مگر اس نے سراہنا ہی لیا تھا۔۔۔

"سنو۔۔۔" حارب اس کی جانب گھوما۔۔۔

"ہمم۔۔۔۔"

"تمہاری دوست نے تم سے کیا کہا تھا۔۔۔؟" وہ جانتا تھا انزلہ نے اسے آدھی بات بتائی ہے۔۔۔

"کب۔۔۔؟" وہ انجان بنی جبکہ یاد اسے بھی تھا لیکن اگر بتانا ہوتا تو تب ہی بتا دیتی۔۔۔

حارب نے آہستہ سے اپنی گردن دائیں بائیں ہلائی۔۔۔"تم اچھے سے جانتی ہو میں کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔"

"پھر کبھی سہی۔۔۔" انزلہ کے کہنے پر وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ مگر کچھ ہی پلوں کے بعد پھر سے اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"انزلہ۔۔۔"

انزلہ نے اس کی جانب دیکھا۔۔"کیا ہوا۔۔۔؟"

حارب نے اپنی آنکھوں کو چھوٹا کیا۔۔۔"تم سے محبت ہے۔۔۔"اس نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا تھا۔۔۔یوں کہ کیا کروں بس ہے محبت۔۔۔"مگر اختیار نہیں ہے نہ محبت پر اور نہ ہی تمہیں روک لینے پر۔۔۔پر تم سے محبت ہے۔۔۔"

اتنا سادہ سا اظہار۔۔۔بجائے انگریزی کے تین الفاظ کہ اردو کے چار الفاظ۔۔۔وہ بھی اتنے سادہ۔۔ مگر اس کے کہنے کا انداز اس اظہار کو بہت خاص بنا گیا تھا۔۔۔کچھ پل کیلئے وہ بھی ساکت ہو گئی تھی۔۔۔اسے اس پر بہت پیار آیا تھا۔۔۔اختیار ہوتا تو کیا ہی خوب اختیار ہوتا۔۔۔کچھ تھا ان چار الفاظ میں یا اس کے لہجے میں۔۔۔یاں شاید پھر اس کہ یوں دیکھنے میں کہ انزلہ کی آنکھوں میں یک دم ہی نمی ابھرنے لگی۔۔۔وہ اپنی نظریں نہیں پھیرنا چاہتی تھی۔۔۔لیکن آنکھیں بھرتی چلی جا رہی تھیں۔۔۔بلاآخر حارب نے ہی اپنی نظروں کا رخ موڑ لیا۔۔۔"تم اذیت پسند ہوتی جا رہی ہو۔۔۔"وہ اس کہ یوں تکلیف ہونے کے باوجود نظریں نہ پھیرنے پر اس سے کہہ اٹھا۔۔۔

"تم مجھے کمزور کر رہے ہو۔۔۔۔"وہ ابھی تک اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہی تھی لیکن آنسوؤں کو عرضی نہیں ہوئی تھی اپنی دہلیز چھوڑنے کی۔۔۔

حارب کیلئے اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹائے رکھنا مشکل ہو گیا تھا، وہ واپس سے اسے اپنی نظروں کا مرکز بنا گیا۔۔۔"پھر مت چھوڑو ناں۔۔۔"وہ اپنی درخواست کی اہمیت جتاتا اس کے ہاتھ تھام گیا۔

انزلہ نے اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹا لیں۔۔۔اب کی بار آنسو سننے والے نہیں تھے۔وہ اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔

"اندر چلیں۔۔۔؟"انزلہ نے بہت نرمی سے کہا مگر اپنے ہاتھ نہیں چھڑوائے تھے۔۔۔چھڑواتی بھی تو وہ نہیں چھوڑتا۔۔۔کچھ پل کا ساتھ ہی سہی۔۔۔چلو یہی سہی۔۔۔وہ اتنی جلدی وہاں سے چل دینے پر راضی نہیں تھا۔۔۔وہ بھی ضبط کرتی بیٹھی رہی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"وہ دھیما سا مسکرا دیا۔۔۔

"کس لئے۔۔۔۔"

"مجھے بکھرنے نہ دینے کیلئے۔۔۔مجھے تھامنے کیلئے۔۔۔"کہنے کے بعد وہ خود ہی ہنسا۔۔۔"اگر کبھی ہمارا کپل بنا تو کتنا یونیق بنے گا ناں۔۔۔۔"

"اچھا وہ کیسے۔۔۔۔؟"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"جو جملے میں کہہ رہا ہوں عموماً بیویاں ایسے کہتی ہیں۔۔۔" وہ دونوں ہی ہنس دئے۔۔۔

"سنو اک کام کرتے ہیں۔۔۔" وہ آج خاموشی اختیار کرنے کے موڈ میں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"وہ کیا۔۔۔؟"

"اگر کوئی لڑکی مجھے کچھ کہے گی تو تم دو چار لگا دیا کرنا اور اگر کبھی کوئی لڑکا تمہیں تنگ کرے گا تو میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گا۔۔۔"

"ہاں مگر تم قاسم پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے۔۔۔" اک بار پھر واپس سے "تم" کا داخلہ ہوا تھا۔

"یہ تم مجھے پہلے بھی کہہ چکی ہو اور میں مان بھی چکا ہوں۔۔۔" وہ واپس سے سامنے دیکھنے لگی، حارب پھر اسے پکار گیا۔۔ "سنو۔۔۔" کہنے کے بعد وہ رکا۔۔۔ انزلہ نے واپس سے گردن گھما کر اسے دیکھا۔۔۔

"تمہارا یہ آپ جناب سے حارب۔۔۔ حارب سے آپ جناب بھی اچھا لگتا ہے۔۔۔" وہ بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ انزلہ مسکرائی اور پھر سے سامنے دیکھنے لگی۔۔

Clubb of Quality Content!

"ایک بات بتاؤں۔۔۔"اس نے چہرے پر ناچتی شرارت کو حتلامکان کوشش کرتے ہوئے روکا۔۔۔

انزلہ نے رخ اس کی جانب نہیں نہیں پھیرا۔۔۔"بتائیں۔۔۔"

حارب کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔انزلہ نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔"تمہارا یوں دیکھنا بھی اچھا لگتا ہے۔۔۔"

وہ سمجھتی تھی کہ وہ کیوں بار بار "بھی" کا اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

"محبت نہیں ہے یہ تو سمجھ آتا ہے۔۔۔مگر کیا تمہیں کچھ اچھا بھی نہیں لگتا مجھ میں۔۔۔"

اسے اپنی ناکامی پر افسوس نے گھیرا۔

وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ اچھا لگ جانا تو بہت ادنٰی سا احساس ہے جو کسی کے حصے میں آتا ہے۔۔۔وہ بتانا چاہتی تھی کہ جب وہ نہیں تھا تو اس کی ذات بے سکونی کی دلدل میں دھنستی جا رہی تھی۔۔۔وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ وہ ماضی کے بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک گئی ہے۔۔۔وہ اس کے کندھے پر سر رکھے بہت سا رونا چاہتی ہے۔۔۔اپنا دل ہلکا کرنا چاہتی ہے۔۔۔وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ وہ اسے کبھی نہ چھوڑ کر جائے۔۔۔اب جائے گا تو یہ دکھ سنبھالا نہیں جائے گا۔۔۔مگر اس نے سبھی جذبات کو پس پشت ڈال دیا۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"اب اندر چلتے ہیں ناں۔۔۔اگر دوبارہ سے خالہ آ گئیں تو اب کی بار میرے نہیں آپ کے کان کھینچیں گی۔۔۔"انزلہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

حارب اس وقت انعم صاحبہ کے پاس ان کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا،انزلہ اسے وہاں چھوڑ کر اک بار پھر اپنی پلٹون کے پاس چلی گئی تھی۔وہ ان کے کمرے میں عین ان کی میز کے سامنے پڑے سنگل سیٹر صوفوں میں سے اک پر براجمان تھا اور وہ جس نے شاید ہی زندگی میں چائے جیسے مشروب کا کبھی ذائقہ چکھا ہو وہ آدھے گھنٹے میں اس وقت دوسرا چائے کا کپ پی رہا تھا۔انزلہ نے صحیح کہا تھا اشرف چچا کے ہاتھ کی چائے میں کچھ خاص بات تھی یاں شاید انزلہ کہ کہہ دینے نے ہی اس میں ذائقہ دار تاثیر رکھ دی تھی اور اس کے دل نے اس تاثیر کو چھک لیا تھا۔

انعم صاحبہ کام کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ باتیں بھی کر رہی تھیں،وہ آج قدرے مصروف تھیں لیکن اس مصروفیت میں بھی وہ اسے نظر انداز نہیں کر رہی تھیں۔انہوں نے سر اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا اور پھر مسکرائیں۔

"معذرت بیٹا تم آئے ہو اور میں تمہیں ٹھیک سے وقت نہیں دے پا رہی۔۔۔اصل میں یہ اک یونیورسٹی کے بچوں کا گروپ ہے جو اپنے کسی پراجیکٹ کے سلسلے میں آنا چاہ رہا ہے، مگر آج کل کے بچے بس یہ نہیں سمجھتے کہ ہر جگہ کہ کچھ وزیٹنگ پروٹوکولز ہوتے ہیں۔۔۔اب پہلے انہوں نے سیکیورٹی چیک کی ڈیٹیلز نہیں دیں اب کہہ رہے ہیں کہ کل آنے دیا جائے انہیں۔۔۔"انہوں نے اپنی عینک کو درست کیا۔۔"اصل میں ان میں سے اک بچہ میری اک جاننے والی کا بیٹا ہے۔۔۔بس وہ چاہتی ہیں میں لحاظ کروں۔۔۔ مگر ان بچوں کی بھی تو ذمہ داری ہے ناں مجھ پر۔۔۔"

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔ہم بتا کر بھی تو نہیں آئے۔۔۔"وہ کچھ شرمندہ ہوا۔۔۔

"بتا کر آنا بھی نہیں چاہیے، بھلا بچوں کو والدین سے ملنے آنے کیلئے کسی اجازت کی ضرورت تھوڑی ہوتی ہے۔۔۔جب دل کرے بس آجانا چاہیے۔۔۔"وہ اس کی بات سمجھتے ہوئے مسکرا دیں۔۔

"آپ پراجیکٹ کا ذکر کر رہی تھیں۔۔ کس قسم کا پراجیکٹ ہے یہ۔۔۔؟"

حارب نے غور کیا ان کے چہرے پر ہمہ وقت مسکان کی اک رمق رہتی تھی۔۔۔"یہ کارستانی انزلہ کی ہی ہے۔۔۔اصل میں انزلہ کی یونیورسٹی میں اس کے اک سر تھے۔۔۔ بڑی اعلیٰ

سوچ کے مالک ہیں۔۔۔اللہ جزائے خیر دے انہیں۔۔۔وہ اپنے ہر سیشن کے شروع میں سٹوڈنٹس کو اک پراجیکٹ دیتے ہیں "آچائلڈ بلڈز آنیشن۔۔۔" کے نام سے۔۔۔جس میں بچوں نے کسی اک ڈیزرونگ بچے کو ڈھونڈ کر اس کی مدد کرنی ہوتی ہے۔۔" انہوں نے توقف کے بعد پھر سے کہا۔۔۔"اور پھر اس پراجیکٹ کی شفافیت کو برقرار رکھنے کیلیئے وہ بچوں سے ہفتہ وار رپورٹ بھی لیتے ہیں۔۔۔جس میں تصاویر اور ویڈیو کی مدد سے وہ دیکھتے ہیں کہ آیا بچوں نے کام کیا بھی ہے یاں نہیں۔۔اور پھر وہ باقائدہ کال کر کے بچوں سے بھی پوچھتے ہیں۔۔۔اس پراجیکٹ کے نمبران کے پورے سمیسٹر کے نمبرز میں اک خاص حصہ رکھتے ہیں۔۔۔بس اسی لئے اب بچے چاہتے ہیں کہ یہ سب فٹافٹ ہو جائے۔۔۔مگر یوں تو ان کے اس پراجیکٹ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔۔۔یہ پراجیکٹ انہوں نے ہماری نوجوان نسل میں احساس ذمہ داری جگانے کیلیئے رکھا ہے۔۔۔اگر یہ کام بھی یوں ریفرنسز سے کرنا ہے تو کرنے کا فائدہ۔۔۔"

"مجھے حیرت ہوئی۔۔۔میں تو سمجھتا تھا کہ اب کون کہاں اتنا سوچتا ہو گا۔۔۔کم سے کم اپنے ارد گرد دیکھ کر تو یہی محسوس ہوتا ہے۔۔۔جس جانب بھی دیکھ لیں، مین سٹریم میڈیا سے لے کر سوشل میڈیا تک ہر جانب برائیوں کا انبار ہے۔۔۔"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔یہی ہمارا مسئلہ ہے یہاں بہت سے لوگ اچھا کام کر رہے ہیں مگر ہماری قوم نے سراہنا سیکھا ہی نہیں ہے۔۔۔ہاں عزتیں اچھالنا نہیں بہت اچھے سے آتا ہے پھر وہ کوئی اک غیر معمولی انسان ہو یاں کوئی پولیٹیشن۔۔۔یاں سلیبریٹی۔۔۔جبھی انہیں اپنے ملک میں خامیاں ہی نظر آتی ہیں۔۔۔ کبھی اچھائی دیکھنے کی کوشش جو نہیں کی۔۔۔نہ ہی کسی نے دیکھانے کی کوشش کی۔۔۔حیرت کی بات ہے اگر اس قدر برائی ہے اور سب برا ہے تو یہ رات کو اپنے گھروں میں پر سکون نیند کیسے سو جاتے ہیں۔۔۔ہمارے ملک میں بہت سے لوگ ہیں جو فلاح و بحبود کا کام کر رہے ہیں، جو اپنے ملک کو سنوارنے کے عمل میں پیش پیش ہیں مگر ہماری نوجوان نسل شاید اب اہل بصیرت نہیں رہی، ہم بھینسوں کا وہ جھنڈ بن گئے ہیں جسے جدھر سے ہانک پڑتی ہے وہ ادھر کو چل پڑتا ہے اور افسوس کے ساتھ یہ ہانک محض شکوہ شکایات، مایوسی، نکتہ چینی، بہتان تراشی کی پڑتی ہے۔۔۔"

"میں آپ کی بات سے اختلاف نہیں کروں گا، ہمارے ملک میں بہت خیر ہے اور بہت سے اچھے کام ہو رہے ہیں، یہاں کی فیملی سپورٹ، یہاں کی میڈیکل فسیلیٹیز، کسی بھی مصیبت کے وقت میں ہر گلہ بھلائے اک دوجے کی مدد کو چلے آنا، راہ چلتے کسی مسافر کو پریشان دیکھ کر اپنے سفر کو بیچ میں چھوڑتے اس کی منزل آسان کرنے آن پہنچنا۔۔۔یہ سب خیر ہی تو ہے مگر

ہمیں شاید اب اچھی چیزوں کو سراہنے کی عادت نہیں رہی، ہمیں شکر گزاری کی عادت نہیں رہی۔۔۔ ہمیں ہر وقت الزام دھرنے کیلئے کوئی اور چاہیے اور یہ اور ہمیں ہمارا وطن ہی لگتا ہے۔۔۔"

"تمہاری سوچ جان کر مجھے اچھا لگا، انزلہ اور تمہاری سوچ میں کافی مماثلت ہے۔۔۔" وہ انعم صاحبہ کی بات پر جواباً مسکرا دیا۔

"انزلہ کو پسند کرتے ہو۔۔۔؟" انہوں نے اپنے رجسٹر پر جھکے ہوئے پوچھا۔۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟" وہ کرسی کی پشت چھوڑتا سیدھا ہو گیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تم اسے کبھی جان بوجھ کر دکھ نہیں دو گے۔۔۔" انہوں نے اپنی عینک کے اوپر سے حارب کو دیکھا۔

"میری بھی یہی خواہش ہے۔۔۔" اس نے مسکراہٹ لئے کہا۔

"اسے چھوڑ تو نہیں دو گے۔۔۔؟"

"وہ مجھے چھوڑ دے گی۔۔۔" اس کو یہ بات کہتے ہوئے گلے میں تکلیف کا احساس ہوا تھا اور یہ تکلیف انعم بیگم نے اس کے الفاظ میں بھی محسوس کی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اسے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔"ان کی بات پر حارب نے سر اٹھا کر نا سمجھ انداز میں انہیں دیکھا۔۔۔

"اسے لگتا ہے تم اس سے محبت نہیں کرتے۔۔۔"وہ رکیں۔۔۔"یاں پھر اتنی نہیں کرتے کہ اسے اس کی کمیوں سمیت قبول کر سکو۔۔۔"

"مجھے لگتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔اور شاید کبھی کر بھی نہ سکے۔۔۔"کہنے کے بعد وہ کچھ پل خاموشی سے ان کے ٹیبل پر پڑے پیپر ویٹ کو دیکھتا رہا پھر اس نے دھیمے لہجے میں کہنا شروع کیا۔۔۔"اس سے محبت نہ کرنا میرے اختیار میں نہیں ہے۔۔۔اور مجھ سے محبت کرنا اس کے اختیار میں نہیں ہے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم اسے چھوڑنا مت۔۔۔۔"ان کی آواز میں اک پیغام تھا۔

"وہ کہے تب بھی نہیں۔۔۔؟"اس نے پیپر ویٹ سے نظریں ہٹا کر ان کی جانب دیکھا۔

"نہیں۔۔۔وہ کہے تب بھی اسے مت چھوڑنا۔۔۔"

"یہ میں نہیں کر سکتا۔۔۔میں اسے اپنے ساتھ زبردستی کیسے باندھ سکتا ہوں۔۔۔"

"باندھنے کا نہیں کہہ رہی۔۔بس تنہا نہ کردینا اسے۔۔۔"وہ حارب کے چہرے پر الجھن کی شکنیں دیکھ کر مسکرا دیں۔۔۔"تم آئے ہو تو اس کا چہرہ کھل اٹھا ہے۔۔۔اس کی زندگی میں بہت کچھ بدلنے لگا ہے۔۔۔"وہ ہنسی۔۔۔"اس مہینے تین بار شاپنگ پر گئی ہے خود کیلئے۔۔۔" انہوں نے اس کو چھیڑا۔۔۔"اب اپنی ذات پر خرچ کرنے لگی ہے۔۔۔ ٹھہرنے لگی ہے۔۔۔تم نے محسوس نہیں کیا۔۔؟"

اس نے تو ایسا کچھ محسوس نہیں کیا تھا سو نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔

"کچھ محبتوں کا اظہار سنائی نہیں دکھائی دیتا ہے،اور اس کی محبت ایسی ہی ہے۔۔۔دیکھو گے تو محبت ہی محبت نظر آئے گی۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور سننا چاہوں تو۔۔۔؟"

"پھر ان اللہ تمہاری سماعتوں پر۔۔۔۔"انہوں نے کہا تو دونوں کی ہنسی نے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آتی انزلہ کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔وہ علی کا بازو پکڑے اندر آئی۔۔۔انعم صاحبہ اور حارب دونوں کے کھلے چہرے دیکھ کر اس نے آئیبرو سکیڑ کر دونوں کو دیکھا۔۔۔دونوں ہی بیک وقت نفی میں سر ہلا گئے۔۔۔

علی آگے بڑھ کر حارب سے مصافحہ کرتے ہوئے اس کے گلے سے لگ گیا، حارب بھی گرم جوشی سے اس کے ساتھ بغل گیر ہو گیا تھا۔"کیسے ہو جینٹل مین۔۔۔؟"

علی کو اس کی اس قدر گرم جوشی دیکھ کر شاک لگا، اس نے انزلہ کی جانب دیکھا پھر بدقت مسکرایا۔۔۔

"میں ٹھیک۔۔۔ آپ کیسے ہیں۔۔۔"

"میں تو مزے میں ہوں۔۔۔"حارب نے انزلہ کی جانب اشارہ کیا، علی اس کے اشارے کا پس منظر سمجھتے ہوئے قہقہ لگا گیا۔۔

"آپ پہلے انسان ہیں جو انزلہ باجی کے ساتھ ہونے پر مزے میں ہیں۔۔۔"

انزلہ نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے علی کی داد وصول کی۔۔۔ علی کو اس بات سے بھی چین نہیں پڑا تو اس نے اک نیا راز فاش کرنے کی کی۔۔۔"ویسے آپ اتنا بھی روڈ نہیں ہیں جتنا انزلہ باجی کہہ رہی تھیں۔۔۔"

"جھوٹے تم نے کہا تھا کہ بندہ ہینڈسم ہے اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ بداخلاق ہو جائے۔۔۔"انزلہ نے بھی سرعت سے حساب چکتا کرنے کی کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور جو آپ نے کہا تھا ہینڈسم کہاں سے ہے۔۔۔؟ بس ڈریسنگ سینس اچھا ہے۔۔۔ ہائیٹ اچھی ہے۔۔۔اور بس شکل اچھی ہے۔۔۔ بول اچھا لیتا ہے۔۔۔ آواز اچھی ہے بس۔۔۔؟ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہینڈسم ہے۔۔۔" علی نے اک اک لفظ باقاعدہ اس کی نقل اتارتے ادا کیا تھا۔۔۔ "اور یہ بھی کہ اب محبت ہے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ بندہ اندھا ہی ہو جائے۔۔۔ اور یہ بھی کہ بیوٹی اینڈ بیسٹ ہے یہ تو۔۔۔" اس نے حارب کو آنکھ مارتے ہوئے دو کی چار۔۔۔ چار کی آٹھ کی تھیں۔۔۔ اس کا آنکھ مارنا انزلہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

انزلہ فوراً سے حارب کی جانب بڑھی۔ "اب ہم چلتے ہیں۔۔۔" اس سے پہلے علی مزید گوہر فشانی کرے انزلہ نے حارب کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔۔۔

"ارے کدھر۔۔۔ آج تم لوگ ڈنر ہمارے ساتھ کرو ناں۔۔۔" انعم صاحبہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

حارب نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے ہی تھے جب وہ اس سے پہلے ہی بول اٹھی۔۔۔ "نہیں ناں۔۔۔ اصل میں انکل اکیلے ہوتے ہیں، اسلئے یہ ڈنر اپنے ڈیڈ کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔۔۔"

"بہت اچھی بات ہے۔۔۔پھر کل لنچ۔۔۔؟" علی اس کے جھوٹ کو پکڑ چکا تھا۔

"تمہارے ساتھ تو اب کچھ بھی نہیں۔۔۔اب جس دن یہ آپ کا بیٹا گھر پر نہیں ہو گا ہم اس دن آئیں گے۔۔۔" وہ حارب کو لئے باہر نکل پڑی۔۔۔

"حارب بھائی یہ چاہتی ہی نہیں ہیں کہ آپ کو سچائی پتا چلے۔۔۔محبت کرتی ہیں آپ سے۔۔۔" وہ اس کے پیچھے سے چلایا تھا۔۔۔انزلہ حارب کا بازو تھامے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر گئی، وہ بھی مدھم سی مسکراہٹ لئے اس کی رہنمائی میں چلتا گیا، جہاں وہ لئے جا رہی تھی وہ چلتا جا رہا تھا۔

وہ دونوں اس وقت گاڑی میں بیٹھے واپسی کے راستے پر تھے، انزلہ نے محسوس کیا تھا حارب کا چہرہ بلاوجہ کی مسکراہٹ کے آثار لئے ہوئے تھا اور آنکھیں ان میں ایسی چمک تھی جو کسی کو بھی سحر زدہ کر لیتی۔ وہ گاڑی بھی قدرے پر سکون انداز میں چلا رہا تھا یوں جیسے کہیں بھی پہنچنے کی کوئی بھی جلدی نہ ہو۔۔۔وہ رات والے واقع کے بعد حقیقت میں اس کیلئے پریشان ہو گئی تھی، اختلافات اپنی جگہ مگر وہ اچھے وقتوں میں اس کا دوست رہا تھا اور اب دل کا ایسا

Clubb of Quality Content

مکین جس کی موجودگی وہ خود بھی محسوس نہیں کر پائی تھی یاں شاید جھٹلانے کے مرحلے میں تھی۔

انزلہ نے ہلکی سی کھنکھار سے اپنا گلا صاف کیا۔"اگر اس حساب سے ڈرائیو کرو گے تو ہم کل صبح ہی گھر پہنچیں گے۔۔۔۔"

حارب نے ہاتھ بڑھا کر سٹیریو آن کر دیا۔۔۔"کوئی بات نہیں۔۔۔ چلو کچھ اچھا سنتے ہیں۔۔۔"

"حارب۔۔۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر سٹیریو کی آواز کم کر دی۔۔۔"دیکھو علی جو بھی الول جلول بول رہا تھا میں نے ایسا ویسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔"وہ شرمندہ ہوئی۔۔۔

"کیا۔۔۔؟"حارب نے اک نظر کو اسے دیکھا۔۔۔"کہ میں ہینڈسم نہیں ہوں۔۔۔۔؟"

اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔ ٹھیک ہے وہ خوبصورت تھا سو مان لینے میں کوئی قباحت نہیں تھی۔

وہ خاموش تذبذب کا شکار اک بار پھر سے اپنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کے ناخنوں کو آپس میں ٹکرانے لگی تھی۔

"پھر۔۔۔؟" چہرے پر مسکراہٹ لئے وہ ونڈ سکرین کے پار دیکھ رہا تھا،اس کی آواز میں بھی جذبات کی چھنکار تھی۔

"محبت والی بات۔۔۔۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"جانتا ہوں۔۔۔ تمہیں مجھ سے محبت تھوڑی ناں ہو سکتی ہے۔۔۔" وہ قدرے تحمل سے بولا تھا، مگر اب آواز میں وہ جذبات کی رعنائی نہ رہی تھی۔۔۔ شکوہ نہیں کیا تھا۔۔۔ حقیقت کو مان لیا تھا۔۔۔۔

"پھر تم اتنا خوش کیوں ہو۔۔۔؟" وہ الجھ گئی۔۔۔

"تو تمہیں میرے خوش ہونے سے مسئلہ ہے۔۔۔؟" حارب نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں۔۔۔ بس میں تمہیں کسی غلط فہمی میں نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔۔" وہ اس کی جانب سے رخ پھیرتی اپنے شیشے سے باہر دیکھنے لگی، وہ اس کو نہیں خود کو کسی قسم کی بھی خوشفہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

حارب نے اک گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔"تم مجھے اس زعم میں رہنے دو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔ جب راستہ جدا کرنا ہوا بس تب مجھے بتا دینا۔۔۔ میں منظر سے غائب ہو

جاؤں گا، یوں جیسے کبھی منظر پر تھا ہی نہیں۔۔۔" وہ گاڑی کو آخری لائن میں ڈالتا مزید دھیمی رفتار پر لا چکا تھا، وہ اپنی آخری بات پر انزلہ کے تاثر جاننا چاہتا تھا اور وہی ہوا تھا اس کے چلے جانے کی بات پر انزلہ نے بے یقینی کی کیفیت لئے اسے دیکھا تھا، وہ یہ بات کہہ گیا تھا۔۔۔؟ کیا وہ زادِ سفر باندھے بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اپنی خواہش لئے جذبات دیکھ کر حارب کی آنکھیں مخمور ہوئی تھیں۔۔۔

"پہلے تو تم مجھے ایسے مت دیکھا کرو۔۔۔" وہ اسی پر برہم ہو گئی۔

"کیسے۔۔۔؟" وہ ہنسی کو ضبط کئے انجان بن گیا۔

"یہ جیسے بھی دیکھتے ہو۔۔۔۔" اس نے ساتھ میں ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔

"کم سے کم یہ حق تو رہنے دو۔۔۔" اس کی آواز میں لاچاری در آئی تھی۔۔۔ ان سب کے دوران پہلی بار اس کے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔

اور اس سب کے دوران پہلی بار ہی انزلہ کو ادراک ہوا تھا اس کے چہرے پر چمکتی مسکراہٹ سب سے زیادہ اچھی بھی اسے ہی لگتی تھی اور اس کا غائب ہو جانا سب سے زیادہ افسردہ بھی اس ہی کو کرتا تھا "سوری۔۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی نادم ہو گئی۔

وہ واپس سے باہر دیکھنے لگی، حارب نے بھی اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر لی۔ کچھ لمحے یونہی سرک گئے جب وہ اک بار پھر سے حارب کی بات پر متوجہ ہوئی تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نہیں رہنے والی۔۔۔ تمہارا ساتھ میرے نصیب میں ہے ہی نہیں۔۔۔ ایک ناں ایک دن مجھے تمہیں چھوڑنا ہی ہے۔۔۔ مگر جب تک الگ نہیں ہو جاتے تب تک یہ احساس میرے پاس رہنے دو کہ تم میرے ساتھ ہی ہو۔۔۔" وہ رکا۔۔۔ "تم اس کو میر اسراب کے پیچھے بھاگنا کہہ لو یاں اک ڈیلوژنل سنکی آدمی جس کو محض تمہارے ساتھ ہونے کا وہم بھی دوام بخشتا ہے۔۔۔ مگر جو بھی تمہارے ساتھ ہونے کا تصور دیتا ہے اس احساس کو میرے پاس رہنے دو۔۔۔"

"تم ایسے کیسے مجھے چھوڑو گے۔۔۔؟ تم میرے لئے دور جانا مشکل کر دو گے۔۔۔" وہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ "میں جانتی ہوں میں تمہاری کہانی میں اچھا کردار نہیں ٹھہروں گی۔۔۔"

"چھوڑ دوں گا۔۔۔ جب تم کہو گی تب ہی اسی وقت چھوڑ دوں گا۔۔ یہ حارب ہمدانی کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔ پھر وہاں سے کیسے جانا ہے۔۔ کس اطراف جانا ہے یہ تم دیکھو گی۔۔۔ سمجھوں گا یاں میں نہیں رہا یاں تم نہیں رہی۔۔۔ مگر ہماری کہانی کے اختتام پر تم

کبھی براکردار نہیں ہو گی۔۔۔میری کہانی میں تم براکردار ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔"وہ ایسا کیوں تھا۔۔۔وہ احتجاج کیوں نہیں کرتا تھا۔۔۔کیا وہ اپنے سبھی حقوق سے اس کے حق میں دستبردار ہو گیا تھا۔۔۔اس نے کہا تھا وہ کبھی اپنے حق سے دستبردار نہیں ہو گا،ماں نے کہا تھا مرد خود کے نکاح میں آئی عورت کا قبر تک پیچھا کرتا ہے مگر وہ اس کو اتنی آرام سے چھوڑ دینے پر کیسے رضامند ہو گیا تھا۔۔۔کیا یہ کوئی دھوکہ تھا یاں کوئی جال جو وہ بن رہا تھا۔۔۔انزلہ نے اس کے ہاتھ پر سے نظریں ہٹالیں جو مضبوطی سے سٹئیرنگ کو تھامے ہوئے تھے۔۔۔۔

"لیکن میں تم سے اک عہد چاہتا ہوں،تم علیحدگی کا فیصلہ تب تک نہیں کرو گی جب تک میں تمہارا دل اپنی جانب سے صاف نہیں کر دیتا اور دوسرا تم جب بھی مجھے چھوڑو گی مجھے اس رشتے کو ختم کرنے کی وجہ ضرور بتاؤ گی۔۔۔اتنا حق تو رکھتا ہی ہوں ناں۔۔۔"

وہ اس سے علیحدگی کی وجہ جاننا چاہتا تھا،اور وہ اسے کیسے بتا سکتی تھی اسی اک وجہ کے سامنے آجانے کے ڈر سے وہ اس سے علیحدگی چاہتی ہے۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں خالہ تم سے کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔"انزلہ کا تجسس ابھرا،اس نے بات کو بدل دیا۔

"تم نے بھی تو نہیں بتایا تمہاری دوست نے تم سے کیا کہا تھا۔۔۔" حارب نے بھی گیئر بدلتے ہوئے گاڑی کی رفتار بڑھادی۔۔۔

"اچھا تو اب یہ بات ہمارے بیچ ٹسل پکڑنے والی ہے۔۔۔۔" انزلہ نے آنکھیں چھوٹی کئے اس سے پوچھا، وہ بھی زرا سا سر کو خم دیا کہ ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔

وہ بھی منہ بناتی اپنا فون اٹھا گئی جس پر قاسم کال پر کال کئے جارہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔۔۔؟" انزلہ نے پہلے اس کے دے دھنا دھن بھیجے گئے میسجز اور پھر اب کال کی بابت پوچھا۔

"ہاں تم بس جلدی سے حارب کی طرف آجاؤ۔۔ میں بھی ادھر ہی ہوں۔۔۔" اس نے اندھیرے میں تیر پھینکا۔

"تم وہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" انزلہ نے حارب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"بھئی اپنے دوست سے باتیں کر رہا ہوں۔۔۔" وہ بھی چھوڑنے پر آتا تو چھوڑتا ہی چلا جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا مگر تمہارا دوست تو اس وقت میری ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ڈرائیو کر رہا ہے۔۔۔" انزلہ نے اپنی ہنسی بمشکل روکی تھی۔۔۔ "اب یاں تو جو تمہارے پاس ہے وہ بھوت ہے یاں جو میرے ساتھ ہے وہ۔۔۔"

"بات کرواؤ زرا میں پوچھوں اس سے آخر یہ میری بہن کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔۔۔" وہ بھی کہاں اپنے پاؤں پر پانی پڑنے دیتا تھا۔

انزلہ نے حارب کی جانب دیکھا، اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں، حارب مسکرایا۔

"کیا۔۔۔؟ آپ قاسم سے بات نہیں کرنا چاہتے۔۔۔" کیا اداکاری تھی۔۔۔ حارب نے اس کی جانب دیکھا جواب قاسم سے کہہ رہی تھی۔۔ "ہو گئی تسلی وہ بات نہیں کرنا چاہتے ۔۔۔ اوکے بائے۔۔۔" اس نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔

"تم لوگوں سے اتنے اڑ کے کیوں لیتی ہو۔۔۔؟"

"کیونکہ اگر میں انہیں چین سے جینے دوں تو پھر وہ مجھے چین سے جینے نہیں دیتے۔۔۔"

حارب دل کھول کر اس کی بات پر مسکرا اٹھا تھا۔ انزلہ نے موقع کو غنیمت جانا اور فوراً سے پھر وہی سوال دہرایا۔ "پھر آپ نے نہیں بتانا انہوں نے آپ سے کیا کہا ہے۔۔۔؟"

حارب نے بھی ٹکا کر نفی میں سر ہلا دیا تھا اور وہ منہ بسور کر رہ گئی۔

آج شام فرحین صاحبہ نے اسے کمال صاحب کے واپس آنے کا بتایا تھا، اور اب حارب بھی واپس آچکا تھا جس سبب وہ اندازہ کر سکتی تھی آنے والے دن اس کیلیئے مشکل ثابت ہونے والے ہیں۔۔۔ وہ وقت اب دور دکھائی نہیں دے رہا تھا جب اس کی اور اس کے باپ کی انا ٹکرانے والی تھی اور کئی رشتے اس کی بھینٹ چڑھنے والے تھے۔ اسے ہارنا نہیں تھا، اب اسے اپنے اعصاب کو پر سکون رکھنے کی ضرورت تھی۔ وہ آج لمبی اور پر سکون نیند لینے کا ارادہ کئے ہوئے تھی۔ رات بھر اس کا دماغ کئی قسم کی سوچوں میں الجھا رہا تھا، کبھی حارب، کبھی اس کی ماں اور کبھی باپ کی انا کو توڑنے کی ضد دماغ کو الجھاتی رہی تھی۔ کبھی کسی سوچ پر وہ مسکرا دی تھی اور پھر کبھی کوئی سوچ افسردہ کر گئی تھی۔۔ آج تہجد پر اس نے اللہ سے کتنی ہی باتیں کر ڈالی تھیں۔۔۔ خوف۔۔۔ احساسات۔۔۔ بس اک اپنی خواہش کا اظہار نہیں کر پائی تھی نہ آج نہ پہلے کبھی اور پھر صبح فجر پڑھ کر وہ دوبارہ سو گئی تھی۔۔۔ ہاں صبح نیند غالب آنے سے پہلے جن دو شکلوں کو دماغ نے گڈمڈ کیا تھا، وہ اس کی ماں کی اور حارب کی تھی۔

نیند کے زیر اثر اسے محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے کمرے کا پنکھا چلا دیا ہو، اس نے اپنے کمبل کو کھینچ کر خود پر تانا۔۔۔ اگلے ہی لمحے پنکھے کی رفتار مزید تیز ہو گئی۔۔۔ اک تو ویسے ہی

اتنی ٹھنڈ تھی اور پھر کسی نے اس کے کمبل کو کھینچ کر اس کے اوپر سے سر کا دیا۔۔۔انزلہ نے پھر سے کھینچ کر اسے اپنے منہ تک کرنا چاہا مگر ناچار۔۔۔اس نے جھنجھلاتے ہوئے اک بار پھر قدرے زور سے کھینچا۔۔۔افف کہاں اٹک گیا تھا۔۔۔اس نے ویسے ہی ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے دیکھا۔۔۔سامنے کا منظر کچھ دھندلا سا تھا۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھیں مسلیں اور پھر واپس سے کھولیں۔۔۔سامنے قاسم کو کھڑے دانتوں کا اشتہار دیتا دیکھ کر وہ بدمزہ ہوئی۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟" وہ بیزاریت لئے اپنے ساتھ پڑا تکیہ اٹھا کر منہ پر رکھ گئی۔۔۔قاسم نے آگے بڑھ کر تکیہ اس کے منہ پر سے ہٹا دیا۔۔۔انزلہ نے آنکھیں بند کئے ہی اپنے ہاتھ سے اپنے بیڈ کے نیچے کی جانب اشارہ کر دیا۔۔۔قاسم بھی گھٹنے ٹیکتا وہیں زمین پر بیٹھ گیا اور نیچے کو جھکتے اس نے بیڈ کے نیچے جھانکا، وہاں اک ٹوکری پڑی ہوئی تھی۔اس نے بیڈ کے کنارے سے منہ لگاتے اپنے بازو کو لمبا کئے اس ٹوکری کو کھینچ کر باہر نکال لیا۔۔۔بکٹ کو کھولتے ہی اس کی آنکھیں حیرانی سے پھیل گئیں۔۔۔اتنا مال۔۔۔وہ تو پورا خزانا چھپائے بیٹھی تھی۔اوہ اچھا تو وہ سمجھ رہی تھی وہ ان چیزوں کیلئے وہاں آیا ہے۔۔۔چلو بیٹھے بیٹھائے رزق مل گیا کیا ہی برائی، وہ اپنی اس بنا محنت کی کمائی پر خوش ہی ہو گیا۔۔۔قاسم نے بکٹ کو اک جانب رکھتے

ہوئے اس کا ڈھکن بند کر دیا اور پھر واپس سے کھڑے ہوتے ہوئے انزلہ کے پاس آگیا۔۔۔ آہستہ۔۔۔ اس نے پہلے آہستہ سے انزلہ کا بازو سہلایا۔۔۔ پھر خیال آیا کیا یہ آہستہ سے اٹھ جانے والی مخلوق ہے۔۔۔؟ اور اگلے ہی پل وہ اسے اس کے بازوؤں سے تھامتا ہوا نیند میں ہی تارے دکھا گیا تھا۔

"قاسم م م م۔۔۔۔۔۔" وہ چیخ اٹھی۔ "اب کیا ہے۔۔۔۔ بتا تو دیا ہے۔۔۔" انزلہ نے اپنی بائیں جانب کو جھکتے ہوئے بکٹ کو گھسیٹ کر اس کے سامنے کر دیا۔

"یہ نہیں چاہیے۔۔۔"

"پھر۔۔۔ کیا چاہیے۔۔۔" وہ ستے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

"تم تیار ہو جاؤ۔۔ پھر بتاتا ہوں۔۔۔"

وہ واپس سے بستر پر ڈھیر ہونے کو تھی، قاسم نے اس سے پہلے ہی اس کے بازو کو پکڑ کر اسے واپس سے سیدھا بیٹھا دیا۔۔۔ "اٹھو۔۔۔" قاسم نے اسے بازو سے کھینچا۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔" وہ بمشکل اک آنکھ کو کھولے ہوئے تھی۔

"بہت بڑی مصیبت ہے۔۔۔" قاسم نے پاؤں کے ساتھ اس کی جوتی اس کے سامنے کی۔۔"فٹافٹ اٹھو۔۔۔"

انزلہ نے اک آدم بیزار نظر اس پر ڈالی اور پھر باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔اس کے جاتے ہی وہ آکر بیڈ پر بیٹھ گیا اور جھکتے ہوئے باسکٹس میں سے سنیکس نکال لئے۔۔۔

وہ قریباً دس منٹ کے بعد باہر آچکی تھی۔۔۔آج نیند خراب ہوئی تھی تو کھلے بالوں پر دل رضامند نہیں ہوا، وہ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بالوں کو پونی میں قید کرنے لگی۔

"تھوڑا منہ کو بھی ہاتھ لگالو۔۔۔ہم نے تمہارے شوہر کو منانے جانا ہے ڈرانے نہیں۔۔۔" اس نے چپس کا ٹکڑا منہ میں رکھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب تم مجھے وہاں لے کر جاؤ گے۔۔۔؟" انزلہ نے مڑتے ہوئے تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھا۔ "میں نے کہا تھا اس کے ساتھ ہاتھا پائی کرو۔۔اب شرمندہ ہونا ہے تو بہن کو ساتھ لے جاؤ۔۔۔" انزلہ نے بیڈ کے پاس آکر اپنا کمبل تہہ کیا۔

"اوہ ہیلو تم سے کس نے کہا میں شرمندہ ہو رہا ہوں۔۔۔میں تو کوئی شرمندہ ورمندہ نہیں ہو رہا۔۔۔"اور یہ اک اور ٹکڑا منہ میں گیا تھا۔

"تو یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے جو یوں دھڑلے سے بتا رہے ہو۔۔۔"

"اچھا بس بس۔۔۔ لڑکوں میں ایسے ہو جاتا ہے۔۔۔ دو کھا بھی لیتے ہیں اور دو کھلا بھی دیتے ہیں۔۔۔" وہ ٹوکری کو اٹھاتا کھڑا ہو گیا۔۔۔ "اب چلو۔۔۔"

انزلہ نے اسے روکتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹوکری کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ "کدھر۔۔۔؟"

"اللہ۔۔۔ اتنی پاکٹ منی دیتا ہوں۔۔ اتنی سی چیزیں نہیں دے سکتی۔۔۔"

"جتنی پاکٹ منی دیتے ہوں ناں اس سے ڈبل کے سنیکس کھا لیتے ہو۔۔۔" کہتے ساتھ ہی انزلہ نے اس کے ہاتھ سے باسکٹ پکڑ لی۔۔۔ قاسم نے اس کے ہاتھ بندھے ہونے کا خوب فائدہ اٹھایا اور جھٹ سے باسکٹ کھول کر اس میں سے سنیکس نکال لئے۔۔۔ وہ گہری سانس لیتی باسکٹ واپس سے اپنی جگہ پر رکھتی اس کے ساتھ آگے بڑھی۔ "میں کہہ رہا تھا اک بار سوچ لیتی۔۔۔ وہ ڈر ہی نہ جائے۔۔۔" قاسم نے شرارت سے چپس کا پیکٹ اس کے آگے کیا، وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔ وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر نیچے چلے آئے۔۔ فرحین بیگم لاونج میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں، ان دونوں کو اک ساتھ آتا دیکھ کر وہ مسکرا دیں۔ "لگتا ہے معافی تلافی ہو گئی ہے۔۔۔"

انزلہ نے پاس جا کر انہیں اپنی بانہوں کے حلقے میں لیتے ہوئے پیار کیا۔۔۔

"نہیں چچی ابھی کہاں، میڈم نے کہاہ۔۔۔"

"میں اس۔۔ قاسم کے ساتھ جا رہی ہوں۔۔۔" اس نے سرعت سے قاسم کی بات کو بیچ میں ٹوک دیا۔ فرحین بیگم نے اپنی ہنسی کو ضبط کئے سر ہلا دیا۔ وہ جانتی تھیں "اس۔۔" کہہ کر مخاطب کرنا انزلہ کا کوئی پسندیدہ عمل نہیں تھا۔۔ وہ قاسم کو بازو سے کھینچتے ہوئے وہاں سے نکل رہی تھی جب دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے گردن پیچھے کو کرتے ہوئے فرحین بیگم سے کہا۔ "چچی یہ کھانا ہمارے ساتھ کھائے گی۔۔۔" اور اگلے ہی لمحے وہ باہر نکل آئے۔

"شرم کرو۔۔۔ معافی مانگنے جا رہے ہو۔۔ اب کھانا بھی انہی سے کھاؤ گے۔۔۔" قاسم نے جواب دینے کیلئے لب واہ کرنے ہی چاہے تھے، وہ فوراً سے اک اور جملہ کس گئی۔ "اور اب یہ بھی تم لڑکوں میں چلتا ہی ہو گا۔۔۔"

قاسم بنا شرمندہ ہوتے ہوئے ہنس دیا۔۔۔

"اچھا سنو۔۔" وہ تیز تیز قدم لیتے ہوئے اس تک آیا۔۔۔ غصے کے سبب وہ ویسے ہی تیز چلتی تھی۔۔۔ آج تو اس نے نیند بھی خراب کر دی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ اور بنج ٹرین۔۔۔ تم میں میٹرو کا انجن نہیں ہے۔۔۔؟"

انزلہ نے خاموشی سے آگے بڑھ کر گھر کی بیل بجا دی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار سنو تو۔۔سیریس ہوں میں۔۔۔"

ملازم کے گیٹ کھولنے پر وہ دونوں اندر کی جانب چل دیئے۔۔"معافی تو مانگنے جارہے ہیں مگر اس سے کہنا کیا ہے۔۔۔؟"

انزلہ نے حیرانی سے بھنویں اٹھائیں "معافی مانگنے جارہے ہیں۔۔۔؟"

"میرا مطلب ہے میں معافی مانگنے جارہا ہوں اور تم میرے ساتھ معافی دلوانے جارہی ہو۔۔۔آخر کو تمہارا شوہر ہے اتنا تو لحاظ کرہی لے گا۔۔۔" قاسم نے اس کے کندھے سے اپنا کندھا ٹکرایا۔ "بتاؤ اب کہنا کیا ہے اس سے۔۔۔؟ تم تو جانتی ہو ہم نے کب اک دوسرے سے معافی مانگی ہے جو مجھے معافی مانگنی آتی ہو گی۔۔۔"

اب کی بار وہ رکی تھی اور تیز نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔"کیوں تمہاری ڈیئر کزن نے یہ نہیں بتایا۔۔؟"

"اب تم بدتمیزی کررہی ہو۔۔۔"

"نہیں۔۔نہیں میری اتنی مجال۔۔۔"

"اچھا بتاؤ ناں۔۔۔" قاسم نے اسے گھر کے اندرونی دروازے پر روکا۔۔۔

"اب مجھے کیا پتا کہ تم لڑکوں میں معافی کیسے مانگی جاتی ہے۔۔۔"

"تو تم لڑکیوں کا بتا دو۔۔۔ کیا پتا کچھ کام کا مل جائے۔۔۔" اس نے ڈھٹائی سے چپس کا اک اور ٹکڑا منہ میں رکھا۔

"اگر کوئی لڑکی ہوتی تو تم اسے پھول دے سکتے تھے۔۔۔ چاکلیٹس دے سکتے تھے۔۔۔ شاپنگ کروا دیتے۔۔۔"

"جھوٹی ساری اپنی باتیں بتا دیں۔۔۔" قاسم کے جملے پر انزلہ نے ضبط کیا۔۔۔

"اچھا دیکھو۔۔۔ پھول تو دیئے نہیں جا سکتے۔۔۔ شاپنگ۔۔۔ وہ تمہارا شوہر کافی مہنگی کرتا ہے۔۔۔ اور چاکلیٹس۔۔۔ وہ اب میں لینے نہیں جا سکتا۔۔۔" قاسم نے سہولت سے ہر بات کو ناممکن بتایا تھا اور پھر اگلے ہی پل اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی چپس انزلہ کے سامنے لہرائی۔۔۔ "کیا اس سے تمہارا شوہر مان جائے گا۔۔۔؟"

انزلہ نے اسے گھورا۔۔۔ "قاسم۔۔۔ تم پہلے تو شوہر۔۔۔ شوہر کی گردان بند کرو۔۔۔" وہ انگلی اٹھا کر تنبیہی کرتی ناراض ہوئی تھی، پھر اس نے قاسم کے ہاتھ میں پکڑے چپس کے پیکٹ میں جھانکا اور ضبط کرتی اک نظر اس پر ڈالتی اندر بڑھ گئی۔ قاسم بھی ہنسی ضبط کرتا اس کے ساتھ اندر بڑھ آیا تھا۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر پہلے اٹھا تھا۔۔۔کچن میں آکر وہ اپنے لئے کافی بنانے لگا۔۔۔کافی مشین آن کرتے ہوئے وہ کاؤنٹر سے پشت ٹیک گیا،اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار ابھی بھی تھا۔وہ اپنی شہادت کی انگلی کو بند کئے اپنی آنکھ کو مسلنے لگا اور پھر ٹھٹھکا۔۔۔اس کے سامنے چاکلیٹس کا باکس آیا۔۔۔حارب نے اپنے دائیں ہاتھ سے چاکلیٹ باکس کو اک جانب کو ہٹایا۔۔وہ مسکراتے ہوئے معذرت خواہانہ نظروں سے اک ہاتھ سے اپنے کان کو پکڑے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"لاریب تم۔۔۔؟"حارب نے خوشگوار حیرت کے زیرِ اثر کہا۔

"جی ہاں میں۔۔۔اور یہ آپ کیلئے۔۔۔"لاریب نے چاکلیٹس کا ڈبہ اس کی جانب بڑھا دیا۔۔۔"ویسے مجھے تو کوئی اور چاکلیٹس پسند تھیں مگر وہ بائیکاٹ پر ہیں۔۔۔"

"مگر یہ ہیں کس لئے۔۔۔؟"حارب نے انہیں تھام لیا۔۔

"ایسے ہی۔۔"وہ وہاں سے ہٹتی کاؤنٹر کے ساتھ لگی کرسیوں میں سے اک پر بیٹھ گئی۔۔"کافی ملے گی۔۔؟"

حارب مسکراتا ہوا سر کو خم دے گیا۔۔۔"جی بالکل۔۔۔"

"آپ کو اک بات بتاؤں۔۔۔؟"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔ "یو آر دی ورلڈز بیسٹ بردر۔۔۔" حارب اس کی بات پر کچھ پل کیلئے ساکت ہوا تھا۔۔۔ جانے اسے کیوں لگا تھا کہ وہ وہاں بھیجی گئی تھی۔۔۔ وہ کافی کو کپ میں انڈیلنے کے بعد اس کی سامنے والی سائیڈ پر سے کاؤنٹر کے پاس آیا اور اس کا کپ سلیپ پر سے اس کی جانب بڑھایا۔۔۔ "میں تم سے اس دن کیلئے معذرت کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔"

"آپ کیوں معذرت کر رہے ہیں۔۔۔ آپ نے تھوڑی کچھ کیا تھا۔۔۔"

"تمہیں بھروسہ ہے مجھ پر۔۔۔؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ میرے سب سے اچھے بھائی ہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں کہ آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے اور انزلہ باجی نے بھی کہا ہے آپ ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔"

حارب ہنس دیا، وہ لاریب تھی جو ہر چیز انزلہ کی عینک سے دیکھتی تھی۔

"تم کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔؟" وہ دونوں کچن میں داخل ہوتے قاسم کی آواز پر متوجہ ہوئے، اس کے ساتھ انزلہ کو آتا دیکھ کر وہ دونوں مسکرا دیئے۔۔۔

"جو آپ کرنے آئے ہیں۔۔۔"لاریب نے ٹک سے جواب دیا تھا۔

قاسم انزلہ کے کچھ پاس ہوا تھا۔۔۔"یہ تو اکیلی ہی آگئی ہے۔۔۔"

"ہر کسی کو معافی مانگنے کیلئے تمہاری طرح لشکر کی ضرورت نہیں پڑتی ناں۔۔۔"

حارب واپس سے کافی مشین کی جانب پلٹ گیا اور پھر کچھ ہی سیکنڈز میں وہ دو کپ ہاتھ میں تھامے مڑا اور سامنے رکھ دئے۔۔۔لاریب اور انزلہ قاسم کو مسلسل اپنی نظروں کے حصار میں لئے ہوئے تھیں، وہ نروس ہونے لگا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تم دونوں کے ساتھ۔۔۔"ان دونوں سے زچ ہوتا وہ کاؤنٹر کی اک جانب سے گھوم کر حارب کی جانب آگیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ دھر دیا۔۔۔"دیکھو اک بار تم نے میرا ناک توڑا اور اک بار میں نے ہٹ کر دیا، حساب برابر۔۔"قاسم نے ہاتھ بڑھا کر اس کا منہ پکڑنا چاہا تھا، حارب نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔یہ بھائی چارہ دیکھ کر انزلہ اور لاریب دونوں نے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

"ویسے دیکھو۔۔۔کس قدر ہلکا ہاتھ رکھا تھا میں نے تمہارے چہرے پر تو کوئی نشان بھی نہیں پڑا۔۔۔"

"تم اگلی مرتبہ بھاری ہاتھ رکھ کر دیکھ لینا، پھر میں بھی بتاؤں گا چہرے پر نشان کیسے چھوڑتے ہیں۔۔۔" اس کی آنکھوں میں واضح چیلنج تھا۔

"اچھا ناں اب کیا میں بھی اس لیبی کی طرح چاکلیٹس لا کر دوں گا تبھی مانوں گے۔۔۔ اک زرا سا ہٹ کیا کر دیا تم تو محبوبہ کی طرح روٹھ ہی بیٹھے ہو۔۔۔" وہ سہولت سے اس کے کندھے پر اپنا بازو رکھے کھڑا تھا۔

حارب نے قدرے نیچے کو جھکتے ہوئے اپنا کندھا اس کے حصار سے نکالا۔۔۔ "تم ہٹ کرتے تو تکلیف نہیں ہوتی۔۔۔ تم نے ہماری دوستی کو گالی دی ہے۔۔۔" حارب کی بات سے ماحول میں سنجیدگی پیدا ہو گئی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لاریب نے سب سے بچا کر اسے انگھوٹا دکھا کر شاباش دی۔۔۔

قاسم نے سر کھجایا اور پھر انزلہ کی جانب دیکھا۔۔۔ "یہ تمہارا شوہر اتنا بھاؤ کیوں کھا رہا ہے۔۔۔" انزلہ نے کندھے اچکا دئے۔۔۔ اگر وہ اس کو بتا دیتی کہ اس نے ہی اپنے شوہر کو بھاؤ کھانے کا کہا ہے تو وہ حیرت کے سمندر میں نجانے کتنے ہی غوطے لگاتا۔۔۔

وہ حارب کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔ "تمہیں اپنی بیوی سے بھی ڈر نہیں لگتا۔۔۔؟ میں کتنی بڑی سفارش لے کر آیا ہوں تمہارے پاس۔۔۔" وہ چہرے پر ڈھیروں بیچارگی لئے بولا۔

"قاسم بھائی کتنے شاطر ہیں۔۔۔"لاریب نے انزلہ کے کان کے پاس آکر کہا تھا۔

حارب نے انزلہ کی جانب دیکھا وہ مان بھری مسکان چہرے پر سجائے اس کی ہی جانب دیکھ رہی تھی اور پھر اس نے قاسم کو گلے سے پکڑ کر خود سے لگالیا۔۔۔

کافی کے ساتھ خوش گپیاں کرنے کے بعد وہ سب کو لئے اپنے گھر کیلئے نکل آیا۔۔۔حارب وہاں جانے سے انکار کرنا چاہتا تھا مگر انکار تو وہ تب کرتا جب وہ اس سے پوچھتا۔وہ چاروں اک ساتھ لقمان ہاؤس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔اتنے سالوں میں شاید پہلی بار حارب اور انزلہ اک سے احساسات لئے ہوئے تھے۔۔۔دونوں ہی وہاں جانے کیلئے کچھ خاص رضامند نہیں تھے، یہاں آکر وہ دونوں اک دوجے سے مختلف ہوجاتے تھے،انزلہ کی خاموشی بھی اک شور لئے ہوتی تھی جبکہ حارب کی خاموشی ٹھہری ہوئی، منجمد کرتی خاموشی تھی۔۔۔ ابھی بھی وہ خاموشی سے قدم بڑھا رہا تھا اور انزلہ اس کا ہر بڑھتا قدم بتا رہا تھا وہ وہاں جانے کیلئے رضامند نہیں ہے۔۔۔

وہ جیسے ہی اپنے گھر کے سامنے سے گزرنے لگے قاسم نے اس کی آنکھوں کو گھومتا دیکھ کر سرعت سے اس کا بازو پکڑلیا۔۔۔اگر جو وہ اس کا بازو نہ پکڑتا تو وہ بھاگ جاتی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انزلہ نے کندھے سے پکڑ کر اپنا اپر ٹھیک کیا جو قاسم کے کھینچنے پر لٹک ہی گیا تھا۔"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"

قاسم بنا جواب دئے چلتا رہا۔

"آپ ان کی طرف دھیان مت دیجئیے۔۔۔میں بھی نہیں دیتی۔۔۔"لاریب نے آہستگی سے حارب کو تسلی دی۔

"تم نے کہا تھا تمہارے ساتھ حارب کے پاس چلوں۔۔۔چلی گئی ناں اب چھوڑو۔۔۔"

"شرافت سے سیدھا چلتی رہو۔۔۔"

"میری امی میرا گھر پر انتظار کر رہی ہیں۔۔۔"انزلہ نے بیچارہ سا منہ بنایا،اس کی بھیگی آواز پر سبھی ہنس دئے۔

"میری اماں بھی تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔۔۔"قاسم نے دانت دکھائے تھے۔

"اب تو ساس بننے کے آپشن بھی ختم ہو گئے ہیں۔۔۔اب تو مجھ سے بالکل بھی کسی لحاظ کی امید مت کرنا۔۔۔"اس نے ہاتھ کی انگلی اٹھا کر قاسم کو وارن کیا۔۔۔ان دونوں کی تکرار پر

لاریب اور حارب ہنستے چلے جا رہے تھے۔۔۔انزلہ نے مدد طلب نظروں سے حارب کی جانب دیکھا۔۔

"دیکھو یہ تمہاری بیوی کو اغواء کر کے لے کر جا رہا ہے۔۔۔"وہ قدرے زور سے بولی تھی، تینوں پہلے تو کچھ لمحوں کیلیئے شاک کے زیرِ اثر آئے اور پھر سب کے قہقے فلک تک گونجتے چلے گئے۔۔۔

"یہ ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنانا تو سنا تھا مگر کسی کو اپنا شوہر بنانا یہ پہلی بار دیکھا ہے۔۔۔" قاسم کے کہنے کی دیر تھی حارب نے آگے بڑھ کر انزلہ کا بازو اس سے آزاد کروا دیا۔۔۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ہاتھ چھوڑئے میری بیوی کا۔۔۔"وہ اپنی ہنسی کو دبائے مصنوعی خفگی لئے بولا۔۔۔ قاسم نے بھی قدرے جھوٹا سا ڈرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر گیو اپ کر دیا۔۔۔

اس ساری صورتحال میں جس کو سب سے زیادہ سکون ملا تھا وہ لاریب تھی،اس کے قاسم سے جب بھی بدلے پورے ہوئے تھے وہ حارب کی جانب سے ہی ہوئے تھے۔وہ قاسم کے قریب آگئی۔"ہاں جی کیسا رہا پھر پروگرام۔۔۔"قاسم کے گھورنے پر وہ سیدھا ہو گئی۔

"سنو۔۔۔تایاابا گھر پر ہی ہیں ناں۔۔۔؟"انزلہ نے سہمے لہجے میں پوچھا،تائی ماں سے کیا بعید نورین کا غصہ اس پر نکال جائیں۔۔۔ قاسم نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا۔وہ بھی اپنا سامنہ لے کران کے ساتھ ہولی۔

"اورتائی اماں بھی گھر پر نہیں ہوں گی۔۔۔؟"اور پھر کچھ لمحوں بعد اس نے دربارہ آس لئے پوچھا۔

قاسم کو ہاں میں سر ہلاتا دیکھ کر انزلہ کا دل کیا اس کی درگت بناڈالے۔۔۔اسے اس وقت قاسم پر جتنا غصہ آتا کم تھا۔۔۔پہلے نیند خراب کی اور پھر اب تائی کی جلی کٹی سننے کیلیئے اسے ان سب کے ساتھ کھینچ لایا تھا۔۔۔باقی سب آگے بڑھ گئے مگر وہ دروازے پر ہی رک گئی۔۔۔

"آجاؤاب یہاں سے تو نہیں بھاگ سکتی۔۔۔" قاسم نے کہنے کے ساتھ ہی لقمان صاحب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

انزلہ نے مٹھیاں بھینچ کر اک لمبی سانس اندر کھینچی اور پھر اپنے ازلی انداز میں اپنی پونی کو جھٹکتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ آئی۔۔۔"اتنا ذلیل ہوئے ہیں تھوڑا سا اور سہی۔۔۔"قدم آگے کی جانب لیتے جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی تھی سامنے صوفے پر بیٹھے لقمان صاحب کو دیکھ کر

اچھلی پڑی اور ان کی جانب بھاگتے ہوئے ان کے گلے سے لگ گئی۔۔۔"تایا ابا آپ گھر پر ہی ہیں۔۔۔ یا اللہ۔۔۔"اس کے اتنی زور سے شکر کرنے پر وہ ہنستے چلے گئے۔۔۔

"یہ قاسم کے بچے نے مجھے اتنا ڈرایا ہے تایا ابا۔۔"وہ روہانسی ہوئی۔۔"کہہ رہا تھا آج اماں تمہیں نانی یاد کروادیں گی۔۔۔"

انزلہ کی شکایتوں پر باقی دو نفوس کے چہرے تو اس کی دو غلے بازی پر دنگ رہ گئے تھے۔۔۔ہاں لاریب قدرے پر سکون سے انداز میں چلتی ہوئی آکر لقمان صاحب کی دوسری جانب بیٹھ گئی۔۔۔

"اور آپ کو پتا ہے تایا ابا۔۔اس نے میرے سارے سنیکس بھی کھا لئے۔۔۔"وہ پھر سے ان کے ساتھ لگ گئی۔۔۔"آپ جانتے ہیں ناں آپ کے چھوٹے بھائی نے میری پاکٹ منی بند کی ہوئی ہے۔۔۔"انہوں نے اسے ساتھ لگائے لگائے ہی اپنی جیب میں سے والٹ نکالا اور اس میں سے چند نوٹ نکال کر تھمائے۔۔۔لیکن وہ اتنی وصولی کرنے کے بعد بھی ان سے دور نہیں ہٹی تھی گو کہ ابھی شکایات اور بھی تھیں۔۔۔"تایا ابا لاریب۔۔۔"اس نے ان کے ساتھ لگے لگے کہا۔۔۔لاریب نے فوراً سے اپنا ہاتھ اپنے باپ کے سامنے کر دیا۔۔۔تایا ابا مسکراتے ہوئے اپنے والٹ میں سے لاریب کیلئے بھی پیسے نکالنے لگے تھے۔

"میں تو اب بھی کہتا ہوں اگر یہ تمہیں خوشی خوشی سے جان چھوڑنے کا کہہ رہی ہے تو بیٹا چھوڑ دو۔۔۔ہے تو میری بہنیں مگر ڈائنیں ہیں۔۔۔ڈائنیں۔۔۔"اس نے حارب کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی۔۔

"اللہ رحم کرے وریشہ پر۔۔۔"وہ بھی مسکراتے ہوئے اسے انکار کر گیا۔۔۔

"تایا ابا۔۔۔آپ کو پتا ہے اس نے حارب کو ہٹ بھی کیا تھا۔۔۔"وہاں کھڑے وہ دونوں اس سے کسی بھی صورت یہ امید نہیں کر رہے تھے۔۔۔قاسم نے پہلے سامنے بیٹھے ابا کو اور پھر پریشان ہو کر حارب کو دیکھا۔۔۔انزلہ کی بات پر سبھی کو شاک لگا تھا سوائے لاریب کے۔۔۔

"جھوٹ۔۔۔جھوٹ بول رہی ہے ابا۔۔۔"لقمان صاحب کی ٹھکائی کا سوچ کر ہی اس کی زبان لڑکھڑائی۔

"قاسم بھائی۔۔۔آپ انزلہ باجی کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟"لاریب نے بھی اس کے سامنے آتے آنکھیں مٹکا مٹکا کر کہتے سبھی اداکاریوں کے ریکارڈ توڑ ڈالے۔۔۔اوہ حارب کا بدلہ لینے کو سبھی میدان میں اتر آئے تھے۔۔۔وہ انزلہ کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا سو لاریب کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جانب لپکا، وہ فوراً اسے بھاگ کر حارب کے پیچھے ہو گئی۔۔۔"ابا سچ کہہ رہی ہیں انزلہ باجی۔۔۔"

"قاسم۔۔۔ یہاں آؤ۔۔۔"تایا ابا کے غصے کا گراف بھی یک دم ہی اوپر چلا گیا، ویسے بھی ان کا سارا کا سارا غصہ لڑکوں پر ہی نکلتا تھا۔۔۔

"ابا۔۔۔"اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

"یہ ہاتھا پائی کب سے شروع کر دی ہے۔۔۔؟"

"سوری ابا۔۔۔ غصہ آ گیا تھا۔۔۔"وہ ان کے سامنے ہاتھ باندھے مودبانہ کھڑا ہو گیا۔

"مجھے بھی اس وقت غصہ آ رہا ہے۔۔ کیا کروں پھر۔۔؟ لگا دوں دو چار ہاتھ آپ کو۔۔۔"قاسم کو سر جھکائے کھڑا دیکھ کر ان کی آواز کچھ نرم ہوئی۔

"انزلہ سے پوچھ لیں۔۔۔"اس نے خفگی بھری نگاہ انزلہ پر ڈالی۔۔۔

"نہیں تایا ابا رہنے دیں۔۔۔ اینویں دل پر لے لے گا۔۔۔"اس نے بغیر پوچھے خود سے ہی انکار کر دیا۔۔۔ لقمان صاحب انزلہ کو خود کے ساتھ لگاتے ہنس دیئے۔۔۔

"حارب بیٹا اس کی طرف سے میں معذرت کرتا ہوں۔۔۔"

"انکل آپ شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔ہمارے بیچ اب سب ٹھیک ہے۔۔۔" حارب نے قاسم کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے لگا لیا تھا۔

وہ لوگ ڈائیننگ ٹیبل کے ساتھ لگی کرسیوں پر اپنی اپنی نشست سنبھال چکے تھے۔۔۔تائی اماں ابھی تک کہیں نہیں دکھائی دی تھیں۔۔۔اک تو پہلے ہی ان کی خاصی بگڑی ہوئی تھی پھر اس دن والے واقع کے بعد۔۔۔خدا خیر کرے۔۔۔وہ وہاں بیٹھی ہر تھوڑی دیر بعد گلاس اٹھاتی اور پانی کا گھونٹ بھرنے لگتی۔۔۔

"بس کرو اماں تمہیں کھا نہیں جائیں گی۔۔۔" کوئی چھٹی سے ساتویں بار اس نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا تو قاسم کھیرا اٹھاتے ہوئے اس کی حالت سے محظوظ ہوتا اسے ٹوک ہی گیا۔۔۔سب کی اک ساتھ ہی ہنسی چھوٹ پڑی تھی اور وہ بھی فلک شگاف۔۔

"کیا ہو گیا۔۔۔؟" تبھی تائی اماں کچن میں سے ہاتھ میں بریانی کی ٹرے پکڑے آن وارد ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ کام والی بوا بھی سالن کا ڈونگا پکڑے آئی تھیں۔۔۔تائی اماں انزلہ کی جانب سے ہوتے ہوئے ٹرے میز پر رکھنے لگی، انزلہ نے انہی لمحوں میں اپنا سانس روکا یوں جیسے تائی ماں کو پتا ناں چلے کہ وہ یہاں ہے۔۔۔

"اب قابو آئی ناں تمہاری بیوی۔۔۔" قاسم نے شرارت سے حارب کے قریب ہوتے ہوئے کہا، وہ اس کا بازو اتنے زور سے پکڑے بیٹھی تھی کہ وہ کیا ہی لطف اٹھاتا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔۔" حارب نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"شش۔۔۔ تمہیں نہیں پتا۔۔۔ ابھی دیکھنا کچھ ہی دیر میں میری آنکھوں سے دھواں نکلے گا۔۔۔" انزلہ نے اس کا بازو چھوڑتے ہوئے میز کے نیچے سے دعا کیلئے اپنے ہاتھ جوڑ لئے۔۔۔ "یا اللہ۔۔ بس آج کے دن میری تائی ماں کو شیریں زبان عطا کر دے۔۔۔"

حارب کی بے ساختہ ہی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ سب نے بیک وقت گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا، جس پر اسے اندازہ ہوا تھا کہ اس منظر سے صرف اس کی ہی آنکھیں لطف اندوز ہوئی تھیں۔

سب اپنی اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنا شروع کر چکے تھے۔۔ انزلہ نے پھر سے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔۔۔ حارب ہنسی ضبط کئے ٹرے اٹھاتے ہوئے اس کی پلیٹ میں بریانی نکالنے لگا۔۔۔

"ویسے پتا ہے لڑائی اپنی جگہ مگر تائی ماں بریانی بڑی اچھی بناتی ہیں۔۔۔" اب کی بار حیران ہونے کی باری انزلہ کی تھی۔۔۔ وہ اپنے اونچا بول جانے پر شرمندہ ہوئی۔

"مجھے پتا تھا تمہیں میرے ہاتھ کی بریانی بہت پسند ہے اسی لئے تو آج بنائی ہے۔۔۔" تائی ماں نے کہا۔۔۔ وہ بھونچکا انہیں دیکھے گئی۔۔

"ہیں کیا اللہ اتنی جلدی دعا سن لیتے ہیں۔۔۔" اس نے پھر سے ہمکلامی کی کوشش کی اور اک بار پھر سے سب ہنس پڑے۔۔۔

"انزلہ تم بھی اک شگوفہ ہو۔۔۔" قاسم نے تجزیہ پیش کیا۔۔۔

"حارب بیٹا۔۔۔ میں تم سے بھی معذرت کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔" وہ رکیں۔۔۔ "میں سوچ نہیں سکتی تھی نورین ایسا کر سکتی ہے۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے آنٹی۔۔۔ مجھے کسی نے کہا ہے کہ تب آپ لوگوں کا ری ایکشن عین صورتحال کے مطابق تھا۔۔ اگر میرے بابا مجھ پر سوال اٹھا سکتے ہیں تو آپ تو پھر مجھے جانتی نہیں ہیں۔۔۔"

"بہت شکریہ بیٹے۔۔۔ مجھے سچ میں بہت شرمندگی ہے۔۔۔"

انزلہ تو بس سر جھکائے اپنی بریانی کھانے میں مگن رہی۔۔۔ کتنے عرصے بعد ایسی بریانی ملی تھی۔۔۔ خیر تائی کہ ہاتھوں میں اللہ نے ذائقہ تو رکھا ہے۔۔ پتا نہیں پھر کب ایسی بریانی ملے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انزلہ کے ساتھ بھی میں نے زیادتی کی ہے۔۔اس کیلئے اپنے دل میں جانے کب کتنی ہی بدگمانیاں پال لیں پتا ہی نہیں چلا اور پھر کب وہ نفرت میں بدلنا شروع ہو گئیں اندازہ ہی نہیں کر سکی۔۔" اپنے نام پر وہ چونکی تھی اور پھر ان کی بات شروع ہوتے ہی وہ لقمے کو چبانا بھولی تھی۔۔۔ ہیں یہ کیا ہو رہا تھا۔۔کیسے ہو رہا تھا۔۔۔وہ بھولی تھی کہ اس کے منہ میں کھانا ہے جسے نگلنا بھی ہے۔۔اور پھر وہ یک دم گلے سے جا لگا۔۔اس کے یک دم بری طرح کھانسنے پر سب ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ قاسم اپنی نشست سے بھاگتا آیا تھا اور حارب کو ہٹاتا اس کی کمر کو تھپکنے لگا۔۔۔ ٹھیک ہے وہ شوہر ہے مگر بہن تو وہ میری ہی ہے۔۔۔

"انزلہ تم پاگل ہو۔۔۔" قاسم نے حارب کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے اسے تھمایا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" کھانسنے کے سبب اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔

"یار اماں آپ بھی ابھی اتنی ایموشنل باتیں کیوں کر رہی ہیں۔۔پہلے اسے کھانا کھانے دیں ناں۔۔۔" وہ اپنی ماں سے ناراض ہوا۔۔۔اسے اس رات کا واقع یاد آ گیا تھا جس رات اس کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔۔

"مجھے معاف کر دو انزلہ۔۔۔میں سمجھی تھی نورین تم سے متعلق جو بھی مجھے کہتی ہے سچ ہی کہتی ہو گی۔۔۔وہ میرا خون ہے میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کر سکتا۔۔۔میں بھول گئی تھی کہ

تم بھی تو میرے ہاتھوں میں کھیلی ہو۔۔۔ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہو تم کیسے میرے متعلق ایسی باتیں کر سکتی ہو۔۔۔"

وہ اپنی کرسی سے اٹھتی تائی اماں کے پاس آگئی اور جھکتے ہوئے ان کے گلے سے لگ گئی۔۔۔ "میں نے اپنی پہلے والی تائی ماں کو بہت مس کیا ہے۔۔۔۔" اس نے انہیں قدرے زور سے تھاما۔۔۔ "بہت مس کیا۔۔۔ اور بد تمیزی بھی بہت کی ہے۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ ضد میں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"

"تم تو میری پیاری انو تھی۔۔۔ پھر میں نے تمہیں کیسے سمجھنے میں غلطی کر دی۔۔۔" تائی ماں افسوس سے کہہ رہی تھیں، ان سے انزلہ کو سمجھنے میں غلطی تو ہوئی تھی۔ "مجھے روحین کے بارے میں غلط بولنے سے پہلے احساس ہونا چاہیئے تھا کہ وہ تمہاری ماں تھی، میں جو تم سے کہتی رہتی تھی تمہاری ماں بھاگ گئی ہے، میں اس پر بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"

"جانے دیں جو گزر گیا سو گزر گیا۔۔۔ اور میں بھی تو آپ سے جواباً کہتی رہی ہوں کہ میں تایا ابا سے کہوں گی وہ بھی بھاگ جائیں۔۔۔" اتنی جذباتی صورتحال میں بھی انزلہ کے پرانی بات یاد دلانے پر سبھی ہنس پڑے، اس نے خجل سی ہو کر تائی ماں کو دیکھا "آئیم سوری۔۔۔" انزلہ نے ان سے کہا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں میں اس کے چہرے کو لیتے ہوئے اس کے ماتھے کو

چوم لیا تھا۔۔۔انزلہ نے سیدھا ہوتے ہوئے اعلان کرنے کیلیئے اپنا ہاتھ اٹھایا۔۔۔"آج سے سیز فائر کا اعلان کیا جاتا ہے۔۔۔" پھر اس نے قاسم کو دیکھا اور پھر لاریب کو۔۔۔"جوان کا دشمن وہ ہمارا دشمن۔۔۔۔"اس نے ان دونوں کو بھی تنبیہی کردی تھی۔

"قاسم بھئی آپ تو گئے۔۔۔"لاریب کھسیانی سا ہنسی۔۔۔

"ہاں تم لوگوں کیلیئے میں ہی آسان ٹارگٹ ہوں۔۔۔"

انزلہ واپس سے اپنی نشست پر بیٹھ گئی،اس نے ٹرے اٹھانے کیلیئے جونہی ہاتھ بڑھایا حارب نے اس سے پہلے ٹرے اٹھالی اور اس کی پلیٹ میں چاول نکالنے لگا۔

"یہ تمہاری تیسری پلیٹ ہے۔۔۔" قاسم نے اپنے کھانے سے ہاتھ روک کر انزلہ کو دیکھا۔۔۔

"اور تم چوتھی پلیٹ کھا رہے ہو۔۔۔"وہ حارب کا شکریہ کرتی واپس سے اپنا کھانا شروع کر گئی۔

"تم میری پلیٹیں گن رہی ہو۔۔۔۔؟"

Clubb of Quality Content

"تم بھی تو گن رہے ہو۔۔۔اب چپ کر کے کھانے دو گے یاں پیک کروا کر گھر لے جانی پڑے گی۔۔۔"اس نے منہ میں چمچ ڈالتے ہی آنکھیں بند کئے اپنا سر دائیں بائیں ہلایا۔۔۔"افف بڑی ماں۔۔کیا ہی مزے کی بریانی ہے۔۔۔"اس کے انداز پر تائی ماں کا چہرا کھل اٹھا تھا۔۔۔اس نے آج "بڑی ماں۔۔۔" کہہ کر بلایا تھا جیسے بچپن میں بلاتی تھی۔۔۔مطلب اس کا دل صاف ہو گیا تھا۔۔۔بس اتنا سا کہہ دینے پر۔۔۔؟انزلہ باجی بغض رکھنے والوں میں سے نہیں ہے کل رات لاریب نے اپنی ماں سے کہا تھا جب انہوں نے پوچھا تھا کہ وہ انہیں معاف کر دے گی۔۔۔؟

"چلو اب اس کا اور کھانے کا رومینس شروع۔۔۔"اسے جھوم جھوم کر کھانے کا مزہ لیتے دیکھ کر قاسم منہ میں بڑبڑایا تھا۔۔۔

"اک بار پھر سوچ لو۔۔۔کہہ رہی ہے کہ جان چھوڑ دو تو چھوڑ دو۔۔۔"اس نے اک بار پھر سے حارب کو تنبیہ کرنا اپنا فرض سمجھا۔

اس بار اس کی بات حارب کے چہرے پر سختی لے آئی تھی۔"اگر وریشہ تم سے کہے کہ جان چھوڑ دو تو کیا چھوڑ دو گے اس کی جان۔۔۔؟"

"توبہ کرو۔۔۔"اس نے سرعت سے انکار کیا۔

Clubb of Quality Content

"تو پھر میری طرف سے بھی توبہ ہی کرو۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے لہجے میں ٹکا سا جواب دے گیا۔

کھانا تناول کرنے کے بعد تایا ابا نے اس کے ہاتھ کا قہوہ پینے کی فرمائش کر دی تھی، انہیں آج اتنے دنوں بعد اپنے گھر میں ہوتی چہل پہل بھا رہی تھی۔ بھلے ان کا اپنے گھر میں جتنا بھی رعب و دبدبہ تھا اس کے باوجود بھی وہ کبھی اپنی بیوی کو انزلہ کی جانب سے دل صاف کرنے کیلئے مجبور نہیں کر پائے تھے۔ وہ دونوں ہی انہیں عزیز تھیں اور دونوں ہی اک دوسرے سے کھنچی رہتی تھیں، ماں باپ جن سے محبت کرتے ہوں اولاد کا ان سے محبت کرنا فطری چیز ہے اور شاید یہی وجہ تھی لاریب اور قاسم کو بھی وہ بہت عزیز تھی۔۔۔

انزلہ کے قہوہ بنا کر دینے پر اسے سراہنے کیلئے تایا ابا نے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر اسے تھما دیا، لاریب نے بھی انزلہ کے ساتھ کچن میں کھڑے رہنے کی وصولی کر ہی لی تھی۔ قاسم اور حارب پہلے سے ہی ٹیرس پر تھے، لاریب اور انزلہ بھی ٹیرس پر چلی آئیں۔ وہاں قاسم اور حارب دونوں کے بیچ بال ٹیپنگ کا مقابلہ چل رہا تھا۔

"واہ بھئی یہ کیا چل رہا ہے۔۔۔؟" لاریب نے قاسم کی کرسی پر بازو ٹکایا۔

"بچپن کی یادیں تازہ کر رہے ہیں۔۔۔" حارب کے ہاتھ تیزی سے بال پر ٹیپ لپیٹ رہے تھے، بس اک آخری بل تھا جو اس نے دیا اور پھر ساتھ میں ہی قاسم نے بھی آخری بل دے دیا۔ ان دونوں کے بیچ اک بار پھر میچ ٹائی رہا۔ وہ دونوں اب اپنی اپنی بال کر اس کی صورت سامنے دیوار پر اچھالنے لگے۔

"تم دونوں نے جو آج حرکت کی ہے ناں میں اسے معاف نہیں کروں گا۔۔۔" قاسم نے حارب کی بال کو پکڑتے انزلہ اور لاریب کی جانب دیکھتے کہا۔

انزلہ نے اس کی ناراضگی کو ہنسی میں اڑا دیا۔۔ "چلو پھر میری طرف سے تو اللہ حافظ۔۔۔" وہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی، اس کے اٹھتے ہی حارب بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں تم تو اب اپنی بیوی کے گرد ہی چکر کاٹو گے۔۔۔" قاسم نے سر کو حرکت دیتے کہا۔

وہ دونوں بنا اس کی بات کا نوٹس لئے آگے بڑھنے لگے، قاسم فوراً سے انزلہ کے سامنے آ گیا۔ "سنو۔۔ بیٹھو تو سہی۔۔۔"

"نہیں شکریہ۔۔۔" اس نے ہاتھ اٹھا کر معذرت کی اور آگے بڑھ گئی۔

"حارب اپنی بیوی سے کہو شرافت کے ساتھ واپس بیٹھ جائے۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ حقیقت صرف قاسم ہی اسے بتا سکتا تھا۔۔حارب نے مسکرانے کی جسارت نہیں کی ۔۔انزلہ ایڑیوں کے بل اس کی جانب گھومی۔اس کی آنکھوں میں ابھرتا غصہ دیکھ کر قاسم نے مصالحت کیلئے ہاتھ اٹھادئے۔۔"بہن نہیں ہو بیٹھ جاؤ۔۔"وہ منت سماجت پر آگیا۔ انزلہ نے گردن اکڑائی اور اسی لمحے کسی کا دل اس کی ادا پر فدا ہوا تھا۔۔کسی کے دل نے بے اختیار ہونے کی خواہش کی تھی۔۔

وہ واپس چلتی ہوئی آکر اپنا جگہ سنبھال گئی۔"بتاؤ۔۔؟"کسی سلطنت کی ملکہ جیسے اس نے کہا۔

"میری پیاری بہن وریشہ کی بات کرو ناں بابا سے۔۔۔"وہ جیسے اس کی منت کر رہا تھا سب سے پہلے لاریب کا اور پھر انزلہ کا قہقہ گونجا۔

"بدلے میں ہمیں کیا ملے گا۔۔؟"انزلہ کے ہامی بھر لینے سے پہلے لاریب نے فوراً سے معاملے میں کودتے معاوضے کا مطالبہ کر دیا۔۔۔قاسم نے انزلہ کی جانب دیکھا،وہ لاریب کی بات کا جواب چاہ رہی تھی۔

"میں تمہاری تمہارے شوہر سے جان چھڑوا دوں گا۔۔"اس نے بنا اک پل کی دیر کئے کہا۔بھلا اس سے زیادہ اچھی آفر انزلہ کیلئے کوئی ہو سکتی تھی۔۔۔

"لوگوں کے گھر خراب کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔۔۔"لاریب نے انزلہ کی کرسی کے دونوں جانب ہاتھ رکھے اپنا منہ آگے کو کیا اور قاسم کی جانب دیکھتے قدرے زور دے کر کہا

تھا۔ قاسم اس کی بات سمجھتے جیسے ہی اس کی جانب لپکا وہ لومڑی کی چال سے وہاں سے بھاگ اٹھی تھی۔۔

"پکا۔۔اس کے بدلے میں تمہارے شوہر سے تمہاری جان چھڑوا دوں گا۔۔"اس نے واپس سے اک بار پھر انزلہ کو لالچ دیا۔۔

کچھ ہی فاصلے پر کھڑے حارب کے نقوش تن گئے،اسے قاسم کا بار باریوں کہنا ہرگز اچھا نہیں لگا تھا۔اگر انہیں علیحدہ ہونا بھی تھا تو یہ ان کے بیچ کی بات تھی،اس بات کو منظر پر نہیں آنا چاہیے تھا۔وہ ان دونوں کے پاس چلا آیا۔

"یہ تمہارے شوہر کا تم سے وعدہ رہا،وہ خود ہی تمہاری جان چھوڑ دے گا۔۔ہرگز اس کی باتوں میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"انزلہ نے اس کے چہرے پر سختی محسوس کی تھی۔۔

"تم کتنے بڑے ڈیش انسان ہو۔۔؟میں نے تمہاری کتنی مدد کی ہے اور تم میرا ہی توا لگار ہے ہو۔۔"قاسم نے افسوس سے کہا۔۔

"بہت مدد کی ہے۔۔میرے خلاف میری بیوی کے کان تم ہی بھرتے رہے ہو ناں۔۔اور جو مدد کی ہے وہ میں پچھلے دنوں میں دیکھ چکا ہوں۔۔"اس سب کے دوران اس نے انزلہ کی جانب نہیں دیکھا تھا،وہ اسے نظر انداز کرتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

"میں بات کرلوں گی تایاابا سے۔۔۔"وہ حارب کی پشت کو دیکھ رہی تھی۔

"چلو اٹھو پھر۔۔۔"قاسم نے اٹھتے ہوئے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

"ابھی۔۔؟"وہ حیران ہوئی۔

"ہاں نیک کام میں دیر کیسی۔۔۔"وہ اس کو بازو سے پکڑتا اپنے ساتھ لئے نیچے چلا آیا۔

ٹی وی لاؤنج کے باہر اس نے انزلہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔"دیکھو میری بہن تم نے ہر صورت آج ابا کو راضی کر کے رہنا ہے۔۔۔"کہتے ساتھ ہی اس نے انزلہ کو اندر دھکا دے دیا۔وہ گرتے گرتے سنبھلی۔تایاابا نے آہٹ پر ٹی وی پر سے نظریں ہٹا کر انزلہ کی جانب دیکھا،وہ مسکرائی اور پھر چلتی ہوئی ان کے پاس آ کر صوفے پر بیٹھ گئی۔قاسم بھی اس کے پیچھے چلا آیا تھا،اب آگے ہونے والی کاروائی کو اپنی آنکھوں سے بھی تو دیکھنا تھا۔

انزلہ نے اپنے بازو تایاابا کی جانب پھیلا دئے،تایاابا نے گھور کر قاسم کو دیکھا کہ ہو نہ ہو اس نے ہی کچھ کہہ دیا ہوگا۔۔۔قاسم نے فوراً سے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔وہ ان سے دو ہی صورتوں میں یوں لپٹتی تھی۔۔۔اک کسی کی شکایت کے وقت دوسرا فرمائش کے وقت۔۔۔اب اگر کسی کی شکایت نہیں تھی تو یقیناً اس کی کوئی فرمائش ہی تھی۔

"ہماری بیٹی کو کوئی فرمائش کرنی ہے۔۔۔؟"تایاابا نے محبت سے کہتے ہوئے اس کی ہمت بندھائی۔انزلہ نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا اور پھر دھیمی سی مسکراہٹ لئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تایاابا۔۔۔آپ قاسم بھائی کی شادی کب کریں گے۔۔؟بہت دل کر رہا ہے ان کی شادی ہنجوائے کرنے کا۔۔۔"

"ارے اپنی تائی ماں سے کہو ناں اس کیلیئے لڑکی ڈھونڈے۔۔۔"

چلو جی تایاابا نے بھی کتنی چالاکی سے ساری بات تائی ماں پر ڈال دی تھی۔قاسم پہلو بدل کر رہ گیا۔

"آپ مجھے ویسے ہی منع کر دیتے مجھے برا تھوڑی لگنا تھا۔۔۔"اس نے منہ بناتے کہا،لقمان صاحب ہنس دیئے۔۔۔

"ویسے آپ کو اک راز کی بات بتاوں۔۔؟"انزلہ نے کچھ ہی فاصلے پر بیٹھے قاسم کو دیکھا۔۔

"قاسم بھائی نے لڑکی پسند کر لی ہے۔۔۔"انزلہ کے کہنے پر قاسم کے ہاتھ میں پکڑا موبائل گرتے گرتے بچا تھا۔

لقمان صاحب انزلہ کو دیکھ کر پہلے مسکرائے اور پھر آواز کو بھاری کرتے ہوئے انہوں نے قاسم کو پکارا۔"قاسم۔۔۔"

وہ وہاں سے لقمان صاحب کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ سکتا تھا۔ابا کی پکار پر اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑے "مارے گئے۔۔۔انزلہ کی بچی اللہ کرے تمہاری قسمت حارب کے ساتھ ہی پھوٹے۔۔"وہ خود سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھتا لقمان صاحب کے پاس آگیا۔

"جو انزلہ کہہ رہی ہے کیا وہ سچ ہے۔۔۔؟"

"ڈیڈ۔۔۔ایکچولی۔۔۔"

"قاسم۔۔۔مجھے ایکچولی۔۔۔بیسیکلی۔۔۔یہ۔۔۔وہ۔۔میں۔۔۔کے بغیر صاف بات چاہئے۔۔۔"انہوں نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

"جی ڈیڈ۔۔۔انزلہ سچ کہہ رہی ہے۔۔۔"وہ مری مری آواز میں اعتراف کر گیا۔

"او ہو تایا ابا اتنا غصہ نہیں کرنا تھا۔۔آپ نے تو بچہ ہی ڈرا دیا۔۔۔"وہ تایا ابا کے ساتھ مل قاسم کی حالت کا بھرپور لطف لے رہی تھی۔

قاسم کا دل چاہا تھا اسے ابھی اسی وقت حارب کے ساتھ رخصت کروادے۔۔اسے مروا کر اب کیسے بن رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو نہیں ڈانٹتا۔۔ورنہ میں اس الو کے پٹھے کو بتاتا عاشقی کیسے کرتے ہیں۔۔۔"لقمان صاحب کی بات پر وہ سر جھکائے انزلہ کو گھور کر رہ گیا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔"تائی اماں نے اندر آتے سامنے قاسم کی پنچائیت لگے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"اس ہفتے تمہارے سپوت کا رشتہ لے کر جانا ہے۔۔۔ خیر سے برخوردار نے لڑکی پسند کر رکھی ہے۔۔۔"انہوں نے اپنی بیوی کو بتایا تو قاسم نے سر اٹھا کر بے یقینی سے انہیں دیکھا۔۔اور پھر آگے بڑھتے ہوئے بے ساختہ ہی ان کے گلے لگ گیا۔تایا ابا نے بھی شفقت سے اسے اپنی بانہوں میں لے لیا تھا۔

اس قدر پیار دیکھ کر انزلہ کی زبان پر کھجلی ہوئی۔" قاسم بھائی آپ اینوی تایا ابا کو ظالم کہہ رہے تھے۔۔میں نے کہا تھا ناں تایا ابا بہت اچھے ہیں۔۔۔"اس نے معصومیت سے قاسم کی جانب دیکھا، قاسم کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کچا نگل جاتا۔۔۔

"تمہیں بھی اب بھائی بھائی کی گردان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میں جانتی ہوں قاسم تمہارے لئے صرف بھائی ہی ہے۔۔۔"تائی ماں انزلہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے بولی تھیں۔بلآخر تائی ماں بھی اس کی بھائی کی گردان سے تنگ آ ہی گئی تھیں جب کہ اس بار تو اس نے انہیں تنگ کرنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اور اب جب نورین کا قصہ کھل کر سامنے آگیا تھا تو انہیں قاسم کے کسی کے ساتھ بھی شادی کرنے پر کوئی اعتراض نہ رہا تھا۔انہیں بخوبی احساس تھا کہ انہوں نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کتنے حسین لمحوں کو بدگمانی کی نظر کر دیا تھا۔

آج فرحین بیگم نے خاص طور پر اسے فیملی کے ساتھ ڈنر کرنے کی تلقین کی تھی اور وہ بھی پر سکون رہتے ہوئے۔۔۔شاید اسی سبب وہ اس وقت ڈائننگ میز پر بیٹھی اپنی پلیٹ پر جھکی خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔نہ وہ اوپر دیکھے نہ اس سے کوئی غلطی سرزد ہو اور نہ اس کا کوئی تماشہ بنے۔۔۔مگر میز کے نیچے اس کی ٹانگیں مسلسل ہل رہی تھیں۔۔۔وہ وہاں بیٹھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہیں کیا اس کا بس چلتا تو وہ کسی ایسی جگہ نہ ٹھہرتی جہاں اسے اپنے باپ کے ساتھ رکنا پڑتا اور پھر اک دستر خوان پر بیٹھنا، اس کیلئے کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔۔۔

"محمود گھر آنا چاہ رہا ہے۔۔۔"اس کے باپ نے کھانا کھاتے بڑے سرسری سے انداز میں بتایا۔۔۔"تم زرا کھانے کا اہتمام کر لینا۔۔۔"انہوں نے فرحین بیگم سے کہا۔

"دعوت ہے۔۔؟"وہ حیران ہوئیں۔

"نہیں۔۔۔شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آ رہے ہیں۔۔۔"کمال صاحب کی بات نے انزلہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔وہ جو اتنی دیر سے خود کو پر سکون ظاہر کرتی کھانا کھا رہی تھی اپنے باپ کی بات پر ہاتھ میں لقمہ تھامہ منہ کی جانب بڑھتا اس کا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔اس نے روٹی کا لقمہ واپس سے پلیٹ میں رکھ دیا اور حیرانی سے پہلے اپنی ماں کو پھر اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے تو یہ فار میلٹی ہی ہے۔۔۔ میں نے سوچا ہے ان کی شادی کیلئے اگلے مہینے کا پہلا اتوار ٹھیک رہے گا۔۔ کوئی بزنس ٹوئر بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ کھانا کھانے کے ساتھ بہت عام سے انداز میں بتا رہے تھے۔۔۔

"کس کی شادی کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟" اس نے ضبط سے کہا۔۔۔

"کیا مطلب کس کی۔۔۔ آپ کی اور حارب کی۔۔۔ نکاح ہوا ہے تو اب رخصتی بھی تو ہو گی ناں۔۔۔"

"نہیں ہو گی۔۔۔" وہ تحمل سے بولی۔۔۔ جیسے کوئی بڑی بات نہ کہی ہو۔۔۔

"انزلہ۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔" فرحین بیگم بھی اس کے جواب پر متعجب ہوئیں۔۔۔ وہ انہیں نظر انداز کر گئی۔

"پہلی بات ڈیڈ۔۔۔ یہ آپ کی کوئی بزنس ڈیل نہیں ہے کہ آپ نے سوچا اور پھر اسی دن اس ڈیل پر سائن ہو گئے۔۔۔" اس نے کھانے سے ہاتھ روکتے میز کے کناروں پر اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بند کیں۔

"انزلہ۔۔۔" فرحین بیگم نے اسے ڈپٹا جسے وہ ذرا خاطر میں نہ لائی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں مام۔۔۔اب اور نہیں۔۔۔" اس نے اپنی ماں کو جواب دیا اور پھر کمال صاحب کی جانب دیکھا جن کی آنکھیں خون سی لال ہو رہی تھیں۔۔۔" یہ میری زندگی ہے اور اس کا فیصلہ بھی میرا ہی ہو گا۔۔۔" وہ گردن کو اٹھائے ہوئے تھی۔

انزلہ کی بات مکمل ہونے کے اگلے ہی لمحے کمال صاحب نے اپنی دائیں جانب پڑے گلاس کو غصے سے ہاتھ مارتے ہوئے زمین بوس کر دیا۔۔اک دم سے پہلے وہ سہمی مگر اگلے ہی پل وہ خود کو سنبھال گئی۔۔۔

"میں اسے زبان دے چکا ہوں اور ہاں بھی کر رہا ہوں۔۔۔۔" انہوں نے اٹل لہجے میں اپنا حتمی فیصلہ سنایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ان کی بات پر دھیما سا ہنس دی، ہاں مذاق اڑاتی ہنسی۔۔۔" آپ ہاں کریں یاں ناں۔۔۔اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔یہ میرا حق ہے جس سے میں اس بار کسی بھی صورت دستبردار نہیں ہوں گی۔۔۔۔" کہہ کر وہ اپنی کرسی سے اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔کمرے کی جانب جاتے ہوئے وہ انہیں سن رہی تھی جو اب اپنی بیوی پر برس رہے تھے، مگر اس بیوی پر وہ برس سکتے تھے، تربیت کی گالیاں دے سکتے تھے لیکن ہاتھ اٹھانے کی

فاش غلطی نہیں کر سکتے تھے، اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے اسے اس بات کی تسلی رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آکر اپنے بیڈ پر لیٹ گئی اور اپنے سے تھوڑے سے فاصلے پر پڑے ٹیڈی بیر کو اٹھا کر اپنی بانہوں میں بھینچے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔اس نے اک بار کہا تھا کہ اس کے دل میں ان کیلئے کوئی جذبات نہیں ہے اور اس نے آج محسوس کیا تھا وہ بات یونہی جذبات میں نہیں کہی گئی تھی اس کے دل میں اب ان کیلئے حقیقت میں کچھ نہیں تھا۔۔۔کوئی احساس۔۔۔کوئی جذبہ نہیں بچا تھا۔۔۔عجیب بات تھی آج اسے ان کے رویے پر نہ کوئی افسوس ہو رہا تھا اور نہ ہی غصہ آ رہا تھا۔۔۔

فرحین بیگم آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر آ گئیں اور آکر اس کے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔اس نے اپنا سر اٹھا کر ان کی گود میں رکھ دیا۔۔۔وہ آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگیں۔۔۔

"آپ کو بھی یہی لگتا ہے ناں کہ میں غلط ہوں اور آپ کے شوہر ٹھیک۔۔۔"

"نہیں۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔مگر مجھے اب آپ بھی غلط لگنے لگی ہیں۔۔۔"

اس نے ان کی گود میں ہی سر رکھے آنکھیں کھول کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔"حارب بہت اچھا ہے۔۔۔وہ تمہارے بابا جیسا بالکل نہیں ہے۔۔۔"

"نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے واپس سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

"پھر کیا مسئلہ ہے انزلہ۔۔۔۔؟"وہ اس کے انکار کی وجہ جاننا چاہ رہی تھیں۔

"اس کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ اس کا انتخاب آپ کے شوہر نے کیا ہے اور مجھ پر زبردستی مسلط کیا گیا ہے۔۔۔۔"

"صرف اس وجہ سے۔۔۔؟"وہ اس کے جواز پر حیران رہ گئیں۔

"یہ صرف نہیں ہے میرے لئے ماما۔۔۔انہوں نے اپنی انا،اپنا سر اونچا رکھنے کیلئے بنا یہ سوچے کہ میں ان کی اولاد ہوں مجھے کسی کے ساتھ بھی باندھ دینا چاہا۔۔۔کیوں۔۔۔؟ صرف اس لئے کہ آپ کہیں مجھے اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔۔؟لیں بھی جائیں تو گھوم پھر کر میں ادھر ہی آؤں۔۔۔کیوں۔۔کیوں کہ میرے گلے میں بندھا پٹا مجھے کہیں جانے ہی نہیں دے گا۔۔۔"وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"آپ کو یاد ہے ناں انہوں نے قاسم سے میرا نکاح کروانا چاہا تھا۔۔تایا ابا کے انکار پر اپنے دوست کے بیٹے سے پڑھوا دیا۔۔کوئی باپ ایسا کرتا ہے۔۔۔؟کہ کوئی بھی ملے اس کے ساتھ اپنی بیٹی کو نتھی کر دو،بس اپنی انا کا سر اونچا رہنا چاہیے۔۔۔۔"وہ رکی اور اک پل کا وقفہ لیا۔۔۔"انہیں اب یہ بات سمجھنی پڑے گی کہ اب ہم لڑکیوں کو کمانے والا،دو وقت کی روٹی

دینے والا، نام نہاد چھت کا تحفظ دینے والا شوہر نہیں چاہیے، یہ سب اب ہم لڑکیاں خود بھی کر سکتی ہیں۔۔۔ ہمیں اب رفاقت چاہیے ہے۔۔۔۔ایسی رفاقت جو احسان مندی کے زیرِ سایہ نہ نبھانی پڑے۔۔۔ ہمیں ساتھی چاہیے، پرووائیڈر نہیں کیونکہ وہ صرف اللہ کی ذات ہے۔۔۔ یہ باتیں دقیانوسی ہو چکی ہیں کہ عورت مرد کے بغیر کیا کرے گی، وہی کرے گی جو مرد کے ساتھ کرتی ہے۔۔۔رسوائی لکھی ہو تو مرد کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی تو اپنے ہی مرد کے ہاتھوں عزت کے پرخچے اڑا دیئے جاتے ہیں۔۔۔۔ جیسے ماں کی رسوائی ہوئی بھی تو اپنے شوہر کے ہاتھوں۔۔۔" اس نے گردن جھکا کر اپنے ہاتھوں کو دیکھا، فرحین صاحبہ بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں۔۔۔جو اس پر بیتی تھی اس حساب سے اس کی باتیں ہرگز غلط نہیں تھیں۔"آئی سوئیر ماما اگر آپ نہ ہوتیں تو میں نے کب کا اس گھر سے بھاگ جانا۔۔۔" اس نے بات مکمل بھی نہ کی تھی اس سے پہلے ہی فرحین بیگم نے فوراً سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ایسے مت کہیے۔۔۔۔مجھے ڈر ہے آپ کے ساتھ بھی وہی کچھ نہ ہو جو آپ کی ماما کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔" ان کی آنکھوں میں یک دم ہی خوف کے سایے گہرے ہو گئے۔

"میرے ساتھ وہ نہیں ہو سکتا ماما۔۔۔امی نے اپنے رشتوں میں اپنی بیساکھیاں ڈھونڈی تھیں۔۔۔میں۔۔۔مجھے خود سب کرنا آتا ہے۔۔۔مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں نے بچپن سے آج تک نہ کسی کے سہارے کی آس کی ہے نہ ہی مجھے ایسی کوئی امید رہی ہے۔۔۔" جہاں اس کے لہجے میں بلا کا اعتماد تھا وہیں خود سری کا عنصر بھی تھا۔

"انزلہ یہ دنیا بہت سفاک ہے۔۔۔عورت اگر جائز مطالبے پر بھی علیحدگی کا مطالبہ کرے تب بھی یہ اسے سانس نہیں لینے دیتی۔۔۔آپ تو پھر۔۔۔۔"

"یہ دنیا انزلہ کے جوتے کی نوک پر۔۔۔جو ساتھ چلے گا سر آنکھوں پر۔۔۔جو نہیں تو پھر انزلہ کی نگاہوں میں اس کا وجود خاک کے برابر بھی نہیں۔۔۔" وہ اسے کیا ہی سمجھاتیں۔۔۔وہ اپنی جگہ شاید ٹھیک تھی۔۔۔اگر نہیں بھی ٹھیک تھی تو وہ اس وقت ان کی سننے والی نہیں تھی۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا اور پھر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔اس نے ان کی پشت کو دیکھا تھا جیسے ہی وہ دروازہ پار کرتے دروازے کو بند کر گئیں، اس نے تکان سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

اگر جو حارب کہتا تھا کہ وہ ایسی نہیں تھی تو وہ سچ کہتا تھا، وہ بہت بدل گئی تھی۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کا بدلہ اپنے باپ سے لے رہی تھی اور اس بساط میں اس کا مہرہ اس کی

خود کی ذات تھی، عجیب بات تھی اس کی خود کی ذات ہی اس کے خود کیلئے بے وقعت ہو چکی تھی، اسے ہر حال میں یہ جنگ اپنے باپ سے جیتنی تھی، اپنے باپ کو گھٹنوں کے بل لانا تھا جہاں انہیں باکردار عورتوں کو دیکھنے کیلئے اپنا سر اٹھانا پڑتا، جہاں انہیں اپنا آپ کمزور اور ناکام دکھائی پڑتا۔۔۔ جہاں ان کا غرور ٹوٹتا، جہاں انہیں احساس ہوتا کہ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہاں مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔۔۔ جہاں انہیں عورت اپنے ہم پلا نظر آتی، اسے اپنے باپ کو مات دے کر یہ بات باور کروانی تھی کہ عورت کی خاموشی مروت ہو سکتی ہے مگر اس کی کمزوری نہیں، اگر وہ اپنی کرنی پر آئے تو ہر چیز داؤ پر لگا جاتی ہے۔۔۔ مرد کی انا، اس کا بھرم، اس کی مردانگی عورت کی اندھی محبت و قدر روانی کی بنیاد پر قائم ہے جسے عورت جب چاہے منہ کے بل گرا سکتی ہے۔۔۔

اگلی صبح وہ دیر تک سوتی رہی تھی اور دوپہر کیلئے اس نے بہت سوچ سمجھ کر الارم لگا رکھا تھا۔ جیسے ہی پہلا الارم بجا تھا وہ اٹھ گئی تھی اور تیار ہوتے ہی بنا کسی کو بتائے فرحین بیگم سے آنکھ بچا کر گھر سے نکل آئی تھی اور پھر ساری دوپہر، ساری شام گزار کر وہ قریباً ساڑھے نو بجے گھر واپس لوٹ آئی تھی۔۔۔ اپنے بیگ کو تھامے اس نے لیونگ روم کے دروازے پر رک کر

Clubb of Quality Content

اک گہرا سانس لیا۔۔۔وہ جانتی تھی اس وقت اک نیا محاذ اس کے انتظار میں ہو گا۔۔۔اب جنگ میں اترنے کا وقت آن پہنچا تھا جہاں دو لوگوں کی ضد آمنے سامنے آنے والی تھی۔۔۔وہ اپنے بالوں کو پیچھے جھٹکتی متوازی قدم لیتے اندر آگئی۔۔۔اس کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی مگر اسے اپنے باپ کو کسی صورت اپنے خوف کا پتا چلنے نہیں دینا تھا۔۔۔یہ جنگ انا کی جنگ تھی جو بنا خوف ہو کر ہی جیتی جا سکتی تھی،اور مرد ذات کے خوف سے آزاد ہونے کیلئے اس نے کئی سال لگا دیئے تھے، کئی غلطیاں کر دی تھیں اب پیچھے ہٹنا ممکن نہیں رہا تھا۔
اس کی توقع کے عین مطابق گھر میں جون کی سی حبس کا ماحول تھا۔سامنے ہی کمال صاحب کمر پر ہاتھ باندھے غصے سے لاؤنج میں چکر لگا رہے تھے۔فرحین بیگم فکر مند سی اک جانب پڑے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ سرے سے ہی ان کو نظر انداز کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھنے کو تھی جب اس کے قدم کمال صاحب کی دھاڑ پر تھم گئے۔"رکو۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔"اس کی گرفت اس کے بیگ کی سٹریپس پر مضبوط ہوئی۔۔۔وہ خاموشی سے چلتی ہوئی ان کے پاس آگئی،فرحین صاحبہ بھی اٹھ کر ان کے پاس آگئی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"میں نے آپ کو بتایا تھا ناں آج محمود آرہا ہے۔۔۔" وہ غصے سے بپھرے استفسار کر رہے تھے۔

"جی۔۔۔" اس نے یک لفظی جواب دیا وہ بھی ٹھہری ہوئی آواز میں۔۔۔

"پھر آپ باہر کیوں گئیں۔۔۔۔؟" وہ چیخ اٹھے۔۔۔

"میں نے بھی آپ کو بتایا تھا مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔۔۔۔" وہ بھی بضد ہوئی۔

"کیا آپ بھول گئیں ہیں اپنے نکاح کو۔۔۔" وہ دھاڑے۔

"میں کچھ بھی نہیں بھولی ہوں سب یاد ہے۔۔۔" وہ بھی تیز لہجے میں بولی تھی۔ "یاد ہے کیسے میری قربانی دے کر آپ نے اپنی انا کے پتلے کو سربلند رکھا۔۔۔" انزلہ عین ان کی آنکھوں میں دیکھتے چلا اٹھی۔ "مجھے آپ کا ماما کو گالی دینے سے لے کر انہیں م۔۔۔ما۔۔۔مارنے تک کا ہر اک لمحہ یاد ہے۔۔۔ مجھے ان کا آپ سے جان بچانے کیلئے گھر سے جانا بھی یاد ہے۔۔۔ آپ کیسے ان کو زدوکوب کرتے تھے مجھے یاد ہے۔۔۔" وہ ان کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی اور آج، اب کس وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے اسے پرواہ نہیں تھی، وہ نم آواز لئے چیختے ہوئے اپنے باپ کو آئینہ دکھانے لگی تھی۔

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے سب یاد ہے ڈیڈ۔۔۔مجھے سب یاد ہے۔۔۔مجھے آپ کا ان کو گالی دینا،ان کے کردار پر جملے کسنا سب یاد ہے۔۔۔مجھے آپ کے تھپڑوں سے میری ماں کے ہونٹ پھٹنا یاد ہے۔۔۔"اس نے اک لمحے کو آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو سنبھالنا چاہا،اس کی ہچکی گونجی۔"ان کے چہرے سے رستا خون بھی یاد ہے۔۔۔ان کا اپنے پھٹے ہونٹوں سے میرے گال چومنا۔۔۔مجھے خود میں بھینچ لینا۔۔۔ان کے۔۔۔"اسے بہتے آنسوؤں کے ساتھ الفاظ ادا کرنے میں مشکل ہو رہی تھی،اس کی سسکی نکلی۔۔۔اس نے اک بار پھر سے آنکھیں بند کئے ضبط کیا،اپنے گال بے دردی سے رگڑ کر صاف کئے یوں جیسے ان پر لڑھکتے آنسوؤں پر بھی اسے غصہ ہو۔"ان کے ہونٹوں سے رستے خون کا اپنے گال پر ٹھہر جانا بھی یاد ہے۔۔۔آپ نے اپنی بدکر دا۔۔۔"وہ ابھی اور بھی کہنا چاہتی تھی مگر چٹاخ کی آواز کے سامنے ساری آوازیں ماند پڑ گئیں۔۔۔ان کے تھپڑ کی شدت پر وہ لڑکھڑا گئی مگر اس نے خود کو گرنے نہیں دیا،وہ اتنے نقصان کے بعد ان کے سامنے قدم جمانا سیکھ چکی تھی۔فرحین بیگم اس کی جانب لپکیں۔۔۔

وہ دوبارہ سے سیدھی ہوتی ہوئی ان کے سامنے تن کر کھڑی ہو گئی اور پھر مسکرائی۔۔۔"آپ چاہیں تو جان سے مار دیں۔۔۔مگر اب جو آپ کہیں گے وہ نہیں ہو گا۔۔۔پہلے میں اپنی ماں کی

طرح کمزور تھی، مجھے لگا ماں کے ساتھ آپ ایسا کر سکتے ہیں مگر میں تو آپ کی اولاد ہوں، شاید آپ میری خاطر بدل جائیں مگر میں غلط تھی بالکل ویسے جیسے میری ماں غلط تھی۔۔۔ شاید ہم عورتوں کے خمیر میں ہی بار بار موقع دینا ہے، پھر بھلے اس کی قیمت ہمیں اپنی زندگی دے کر چکانی پڑے۔۔۔ لیکن اس بار میں یہ غلطی نہیں دہرواؤں گی۔۔۔ میں بتاؤں گی وقت کا ہاتھ سے نکل جانا مرد اور عورت کیلئے اک جیسا ہوتا ہے۔۔۔ انا اور ضد چاہے مرد کی ہو یاں عورت کی نقصان دونوں کا ہوتا ہے۔۔۔" وہ انگشت شہادت اٹھائے اپنے باپ کو تنبیہ کر رہی تھی ،اس کی آنکھیں متورم تھیں مگر اس سے کہیں زیادہ ان بھوری آنکھوں میں بغاوت تھی ،اک آگ تھی جو ہر چیز کو راکھ کر دینے کا عہد لئے ہوئے تھیں۔ اس نے اپنی آنکھیں صاف کرنے کی ذحمت تک نہیں کی، اپنی بات کہنے کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

"اگر آپ نے اس شادی سے انکار کیا تو میں آپ کی ماں کو طلاق دے دوں گا۔۔۔" وہ اس کے پیچھے سے گرج دار آواز میں بولے، انزلہ کے قدم تھم گئے۔۔۔ وہ مڑی اور اک نظر اپنی ماں کو دیکھنے کے بعد اپنے باپ کی جانب دیکھا۔۔۔ اس کے لب مسرت سے کھل اٹھے۔۔۔ اس کے لبوں کو کھلتا دیکھ کر اس کے باپ کے نقوش مزید تن گئے۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔بصد شوق دیں اور یقین جانیں یہ پہلا نیکی کا کام ہوگا جو آپ اپنی زندگی میں کریں گے۔۔۔"انزلہ کے چہرے پر اس قدر مسرت دیکھ کر انہوں نے بے ساختہ ہی اپنے سے کچھ ہی فاصلے پر کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا۔"ویسے بھی جہاں شوہر آپ جیسا ہو، جو اپنے مفاد کیلئے ہما وقت اپنی بیوی کے پاؤں تلے سے زمین، سر کے اوپر سے آسماں کھینچ لینے کیلئے تیار رہتا ہو وہاں طلاق کسی نعمت سے کم نہیں۔۔۔"ان کو بنا کوئی موقع دیئے وہ اپنی کہتی آگے بڑھ گئی۔وہ ہونق بنے اسے دیکھتے رہ گئے، یہ۔۔۔یہ نہ تو فرحین تھی نہ ہی روحین۔۔۔

"ارے آپ نے ابھی تک دی نہیں طلاق۔۔۔؟"اس نے سیڑھیوں کے اوپری سرے پر پہنچتے نیچے کو جھک کر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر بھیگی آنکھوں سے تمسخر اڑاتی ہنسی اچھال کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

"تم۔۔۔"وہ فرحین صاحبہ کی جانب مڑتے کچھ کہنے لگے تھے جب انہوں نے ہاتھ اٹھائے تنبیہ کرتے انہیں روک دیا۔۔۔"یہ آج دوسری بار ہوا کہ آپ نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔اب اگر ہوا تو آپ اپنی بیوی کو نہیں انزلہ کی ماں کو اپنے سامنے پائیں گے۔۔۔اور بھولئے گا مت ہم نے یہ شادی صرف انزلہ کی وجہ سے کی تھی۔۔۔"

"تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سب کہنے والی۔۔۔" وہ چلائے۔

"میں اس کی ماں ہوں۔۔۔وہ ماں جس نے اسے تب سنبھالا جب اس کا باپ دنیا کی رنگینیوں میں گم تھا۔۔۔میں آج تک اپنی بیٹی کیلئے چپ تھی اور اگر میری بیٹی کو ہی سکون نہیں تو مجھ سے کسی قسم کے سکون کی امید مت کیجئیے گا۔۔۔اب اگر میری بیٹی کی زندگی میں آپ کی وجہ سے اتنی سی بھی۔۔۔۔"انہوں نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو باہم ملایا۔"اتنی سی بھی ہلچل ہوئی تو میں آپ کی زندگی کو بپھرے سمندر کی موجوں کے زیرِ اعتاب لے آؤں گی۔۔۔" وہ درشتی سے کہتی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ گاڑی گھر کے اندر روکتا ساتھ والی سیٹ سے اپنا لیپ ٹاپ بیگ اٹھاتا جیسے ہی باہر نکلا سامنے محمود صاحب کو اپنی جانب دیکھتا دیکھ کر متعجب ہوا۔وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پر اپنی کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

"واہ۔۔۔کہیں آپ نے قیلولہ کرتے وقت خواب میں مام کو تو نہیں دیکھ لیا جو شام ہوتے ہی میرے استقبال کو گیٹ پر ہی پہنچ گئے۔۔۔" وہ ہاتھ میں بیگ تھامے مسکراتا ہوا ان کے پاس آگیا۔

"السلام علیکم۔۔۔" اس نے آگے بڑھ کر ان کے سر پر پیار کیا تھا۔

"آج اتنی دیر لگا دی۔۔۔"

"مجھے پتا نہیں تھا آپ یوں کسی محبوبہ کی طرح دروازے پر کھڑے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔" وہ ان کے ساتھ گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ آیا۔ گھر کے اندر آکر محمود صاحب نے ملازم کو پانی لانے کا کہا تھا، کچھ ہی سیکنڈز کے بعد ملازم ٹرے میں پانی کا گلاس تھامے اس کے سامنے کر گیا۔ وہ اچھنبے سے پانی کا گلاس پکڑتا صوفے کے بازو پر بیٹھ گیا۔

"خدا خیر کرے، آج اولاد پر کوئی طنز کے تیر نہیں چلا رہے۔۔۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔۔۔" اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

"انزلہ کی کال آئی تھی۔۔۔" وہ ویسی ہی سنجیدگی سے بولے۔

"تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے، وہ آپ کو کال تو کرتی ہی رہتی ہے۔۔۔" وہ پانی میں ایک سانس لینے کے بعد دوبارہ سے گلاس لبوں کو لگا گیا۔

"ہاں اس بار اس کی کال خیر کی نہیں تھی۔۔۔"

"کیوں اس بار کسی نئے کیک کی فرمائش کر دی ہے۔۔۔" وہ ان کی بات کا مذاق اڑا گیا۔

"نہیں۔۔۔میں محمود کے گھر گیا تھا تم دونوں کی شادی کی بات ک۔۔۔"

حارب کو ان کی بات پر پانی پیتے اچھو لگتے لگتے بچا تھا۔وہ منہ کھولے انہیں دیکھتا رہ گیا۔

"اس میں اتنی حیران ہونے والی کیا بات ہے، نکاح کیا ہے تو اب رخصت کروا کر بھی تو لاؤ گے ناں اسے۔۔۔؟ کمال نے کہا وہ اب انزلہ کی رخصتی چاہتا ہے تو میں نے کہا نیک کام میں دیر کیسی۔۔۔"

"پہلے کمال صاحب کے کہنے پر نکاح پڑھوایا تھا۔۔۔؟"وہ گلاس کو سائیڈ میز پر رکھ گیا۔"پہلے جس کے کہنے پر نکاح پڑھوایا تھا اس سے بھی پوچھ لیتے۔۔۔۔"

"بکواس نہیں کرو۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بکواس۔۔۔آپ نے میرا سارا کام بگاڑ دیا ہے ڈیڈ۔۔۔خیر انزلہ نے کیا کہا ہے آپ سے۔۔۔"اس نے بے ساختہ ہی اپنی تین انگلیوں سے ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کیا۔

"اس نے کہا ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اور میں تم سے کہوں تم اسے طلاق دے دو۔۔۔"

"بس آپ کی جانب سے یہی اک احسان میرے سر ہونا رہتا تھا وہ بھی آپ نے آج ہی کر دیا۔۔۔" وہ اٹھ کر ان کے پاس آگیا۔ "جب میں نے آپ سے کہا تھا میں ابھی رخصتی نہیں چاہتا تو پھر آپ کو کیا ضرورت تھی وہاں جا کر بات کرنے کی۔۔۔ میں دیکھ لیتا، سنبھال لیتا لیکن آپ نے سب خراب کر دیا۔۔۔" اسے انزلہ کے سامنے اپنا ہر قول جھوٹا پڑتا دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا۔ "آخر آپ والدین ایسے کیوں ہیں۔۔۔؟ آپ کو کیوں نہیں سمجھ آتی کہ اولاد بھی انسان ہوتی ہے اسے اللہ نے اس کا خود کا دل بھی دیا ہے اور دماغ بھی، ہمیں ہمارا دماغ ہمارے وقت کے مطابق دیا گیا ہے پھر آپ ہم سے زمانہ قدیم کے فیصلوں کی توقع کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟ آپ نے آخر اپنی شادی سے کچھ تو سیکھا ہوتا ڈیڈ۔۔۔" وہ لاچاری سے بول اٹھا۔ "کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آپ میں اور انزلہ کے باپ میں کچھ خاص فرق نہیں ہے، آپ دونوں کے ہی نزدیک اولاد سب سے آخر پر آتی ہے۔۔۔"

"اپنی ناکامی کا ملبہ میرے سر دھرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ برہم ہوئے۔

"میری ناکامی کا نہیں۔۔۔ آپ لوگوں کی جذباتیت اور غلط فیصلوں کا ذمہ۔۔۔"

"تو تم کہہ رہے ہو تمہارا انزلہ کے ساتھ نکاح کا میرا فیصلہ غلط تھا۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ڈیڈا گراللہ انسان کے غلط فیصلوں کے نتائج سیدھے کر دے ناں تو انسان کو ان پر اترانا نہیں بلکہ شکر گزار ہونا چاہیے اور آئندہ کیلئے ایسے کسی بھی عمل سے باز رہنا چاہیے۔۔۔ مگر آپ تو والدین ہیں، آپ کے غلط فیصلے بھی غلط کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔ میں سب ٹھیک کر لیتا مگر اب آپ نے سب خراب کر دیا ہے۔۔۔"اس کے چہرے پر پریشانی کے واضح آثار تھے۔

"تو کیا اب تم اسے چھوڑ دو گے۔۔۔؟"

"میں اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"اس کا لہجہ بے بسی کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا۔

"پھر۔۔۔؟"

اس نے کندھے اٹھائے۔۔۔"پتا نہیں۔۔۔ میں اسے چھوڑنا نہیں چاہتا۔۔۔ میں اس سے علیحدگی نہیں چاہتا مگر آپ لوگ ہماری علیحدگی کروا کر رہیں گے۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے آپ ہمارے معاملے میں دخل اندازی کرنا بند کر دیں۔۔۔"وہ مرے مرے قدم لیتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

اس نے جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولا وہاں ہر سو چھائے ہوئے اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔اس وقت اس کے دل کی جو حالت تھی اس نے لائٹس آن کرنے کی کوشش

نہیں کی۔۔۔بس یونہی اندازے سے چلتی ہوئی وہ اپنے ڈریسنگ میز کے پاس رکھی کرسی کے پاس آگئی اور اپنا بیگ اس پر رکھ دیا۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے اک مخصوص قسم کی مہک محسوس کی تھی۔۔۔ہاں اس کے ہونے کی مہک۔۔۔کمرے میں اندھیرا ہونے کے باوجود بھی وہ اس کی خوشبو سے جان گئی تھی، وہ وہیں تھا۔۔۔اس کی آنکھیں اک بار پھر سے اس کے گال نم کرنے لگیں، وہ وہاں سے دھیمے بوجھل قدم لیتی ٹیرس کے دروازے کی جانب بڑھ آئی اور پھر اک ساتھ قد آور پردوں کو اک جانب کھسکا دیا۔۔۔یک دم ہی پورا کمرا چاند کی روشنی میں نہا گیا۔۔۔

انزلہ نے نظر اٹھا کر شیشے کے دروازے سے پار اپنی دسترس سے بہت دور چمکتے چاند کو دیکھا، اک فلک پر چاند تھا جس کے دسترس سے دور ہونے کا کوئی ملال نہیں تھا اور اک اس کے پہلو میں چاند تھا جس کے دسترس سے باہر ہو جانے پر ملال ہی ملال تھا۔۔۔اس چاند کے منظر سے غائب ہو جانے پر کوئی غم نہیں تھا، وہ اپنی منازل طے کرتا پھر سے آفاق پر ابھر آتا مگر پہلو میں کھڑے شخص کا اک بار منظر سے غائب ہو جانے کے بعد دوبارہ ابھر آنے کا کوئی تصور نہیں تھا، اس کے بعد زندگی میں محض خسارہ ہی خسارہ ٹھہرنا تھا۔۔۔

آج غالباً ماہ تمام تھا جبھی دور آکاش پر چمکتے چاند نے روئے زمین پر موجود اس کے کمرے کے اندھیرے کو بھی اچک لیا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیرس کا دروازہ کھول دیا اور پھر باہر جانے کیلئے قدم بڑھانے ہی چاہے تھے جب وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آتا اس کی کلائی تھامتا اسے باہر جانے سے روک گیا۔

"کدھر۔۔۔؟"

"یہاں سے کہاں ہی جایا جاسکتا ہے۔۔۔" وہ مایوس سی بولی۔

"تم روئی ہو۔۔۔" حارب نے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھوں کو چھونا چاہا، وہ سرعت سے اپنا چہرہ پیچھے کر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"رونے کیلئے کوئی وجہ ہونی چاہیے، کیا میرے پاس رونے کا کوئی جواز ہے۔۔۔؟" وہ اس کے پاس کھڑی سینے پر ہاتھ باندھے فلک پر موجود چاند کو دیکھنے لگی۔ باہر سے آتی ٹھنڈی ہوا دونوں پر گراں گزر رہی تھی۔

"تم جانتی تھی ناں کہ میں یہاں ہوں۔۔۔؟" حارب نے اس کی جانب منہ کئے کہا۔

"نہیں۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔" وہ آرام سے جھٹلا گئی۔ حارب کو اس کے لہجے میں اک بار پھر سے وہی اجنبیت محسوس ہونے لگی تھی۔

"میں مان ہی نہیں سکتا کہ میں تمہارے آس پاس ہوں اور تمہیں پتا ہی نہ چلے۔۔۔" اس کا لہجہ اعتماد سے بھرپور تھا۔۔

وہ کیسے مان لیتی کہ اس کے احساس کو محسوس کرنے کیلئے اس کے وجود کا ہونا ضروری تھا۔۔۔ اس کا احساس تو سالوں سے اس کے ساتھ سفر کرتا آرہا تھا۔۔۔ نہ ہی اس کی موجودگی کا یقین کرنے کیلئے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی ضرورت تھی۔۔۔ اس کی خوشبو اس کے آنے کی خبر دے دیا کرتی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے کیوں بتا دیتی۔۔۔؟ اپنے ساتھ اسے کیوں اس محبت کے روگ میں اتار لیتی جس کا انجام جدائی تھا۔۔۔ اسے اگر پتا چل جاتا کہ وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے تو پھر کون تھا جو اسے اس کے حق میں دستبردار کروا سکتا تھا۔۔؟ کوئی بھی نہیں، وہ خود بھی نہیں، اتنا تو وہ اسے جانتی ہی تھی۔۔۔ ہمیں جو اک بار محسوس ہو جائے کہ ہمارا کوئی چاہنے والا جذباتی طور پر خود کو آگ میں جھونک رہا ہے تو ہم ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اسے اس آگ سے محفوظ رکھنے کے پہ درپہ ہو جاتے ہیں۔۔۔ اسے پتا چل جائے گا تو وہ بھی یہی کرے گا۔۔۔

"آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔۔۔؟" اس نے حتی الامکان اپنے لہجے کو جذبات سے عاری بنائے پوچھا۔

"آٹو گراف لینے آیا ہوں۔۔۔" وہ بھنا کر بولا۔

"میں مزاق نہیں کر رہی۔۔۔" انزلہ نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔

"تم نے بابا کو فون کیا تھا۔۔۔؟"

"جی۔۔۔"

"اور تم نے ان سے کہا ہے تمہیں ڈائیورس چاہیے۔۔۔؟" وہ اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"جی۔۔۔" اک بار پھر سے یک لفظی جواب۔۔۔

"جی۔۔۔؟" حارب نے حیرانی سے اس کے الفاظ دہرائے۔۔۔ "جی۔۔۔ تمہیں لگتا ہے تمہارا بس یہ جی کہہ دینا کافی ہے۔۔۔ کیا میں اس سے زیادہ وضاحت کا حقدار نہیں ہوں۔۔۔؟" اس کی بھنوؤں کے بیچ جگہ سمٹی۔

"میں ڈائیورس لینا چاہتی ہوں اور میں نے ان سے کہا کہ مجھے ڈائیورس دلا دیں۔۔۔" اس کا لہجہ ہر قسم کے جذباتی عنصر سے پاک تھا۔

حارب نے اسے بازوؤں سے تھامتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔"مگر کیوں۔۔۔؟جب میں نے تم سے کہا تھا تھوڑا وقت دے دو پھر جب تم کہو گی چھوڑ دوں گا۔۔۔"وہ اپنی جگہ بے بس ہوا تھا۔

"نہیں ہے میرے پاس وقت۔۔۔"وہ چیخ اٹھی۔۔۔"آپ مجھے چھوڑ دیں یا میں آپ کو چھوڑ دوں گی۔۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔وہ نہیں جانتی اس نے طلاق کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا۔۔۔اس نے کیوں نہیں کہا تھا وہ اس کے مقابل اپنا حق استعمال کر لے گی۔۔۔

حارب نے بلا اختیار ہی بے بسی کے زیرِ اثر اپنے ہاتھ کو اپنی گردن پر رکھتے اسے اوپر اٹھایا، پھر کچھ لمحوں کے بعد اس نے سر کو تائیدی انداز میں ہلایا۔۔"ٹھیک ہے ہو جاتے ہیں الگ۔۔۔دے دیتا ہوں تمہیں طلاق۔۔۔"وہ اتنی آسانی سے مان گیا تھا۔۔۔"تم مجھے کوئی ایک جواز دے دو ساتھ نہ رہنے کا۔۔۔میں تمہیں ابھی کہ ابھی چھوڑ دوں گا۔۔۔"

"کوئی جواز نہیں ہے۔۔۔بس نہیں رہنا ساتھ تو نہیں رہنا۔۔۔۔"وہ ہٹ دھرمی سے بولی۔

"کل تک کا وقت لے لو۔۔۔آرام سے کوئی بہانہ گڑھ لو اور مجھے بتا دو۔۔۔"

حارب آگے بڑھنے لگا، وہ اس کا بازو تھامتی اسے روک گئی۔

"آپ نے کہا تھا جب میں کہوں گی آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔"

"ہاں کہا تھا اور تم نے کہا تھا تم مجھے وقت دو گی۔۔۔ کیا تم نے مجھے وقت دیا۔۔۔؟ میں نے کہا تھا مجھے علیحدگی کا اک جواز چاہیے، کیا تمہارے پاس ہے کوئی جواز۔۔۔۔؟" وہ بھی تلخ ہو گیا ۔"تمہیں اک بات بہت اچھے سے سمجھ لینی چاہیے کسی دوسرے کے ساتھ میں زیادتی کرتا نہیں ہوں اور خود کے ساتھ میں زیادتی ہونے نہیں دیتا۔۔۔"

"آپ اپنے وعدے سے مکر رہے ہیں۔۔۔" وہ لاچار سی بولی۔

"ہاں کیوں کہ مجھے لگتا ہے تم بھی جدائی نہیں چاہتی۔۔۔ مگر یہ سب کس لئے کر رہی ہو وہ مجھے نہیں پتا اور میرا خیال ہے میں کم سے کم اتنا جاننے کا حق تو رکھتا ہی ہوں۔۔۔" اپنی بات کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ اسے اس کے احتجاج میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

اگلے دن اس نے ٹیرس کے دروازے کو وقت سے ہی لاک کر دیا تھا اور باہر جانے کا ہر ارادہ بھی ترک کر دیا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اگر اس نے کہا ہے وہ جواب لینے آئے گا تو وہ ضرور آئے گا اور اس کے پاس اس وقت اسے دینے کیلئے کوئی جواز نہیں تھا، کوئی بہانہ نہیں تھا۔۔۔ جواز تو تب دیتی جب خود اس کے پاس کہنے کو کچھ ہوتا۔۔۔ وہ اپنے بیڈ پر لیٹی اپنے بھالو کو بازوؤں

میں لئے گلاس ڈور سے نظر آتے دور آسمان پر اپنے گرد روشنی کا ہالا کئے چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔وہ آج پھر جوبن پر تھا۔۔۔اس کی اداسی مزید بڑھی۔۔۔اس نے خود کیلئے اک ساتھ کتنے ہی محاظ کھول لئے تھے۔

وہ چاند کو دیکھنے میں اس قدر محو تھی کہ اسے قاسم کا اپنے دروازے پر آنا بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔گلاس ڈور پر ٹک ٹک کی ہوتی آواز پر انزلہ نے آسمان پر سے نظریں ہٹا کر ٹیرس کی جانب دیکھا،وہ گلاس ڈور سے منہ لگائے اور اپنے منہ کے دونوں جانب ہاتھ رکھے اندر جھانک رہا تھا۔۔۔

"انزلہ کی بچی دروازہ کھولو۔۔۔۔"

انزلہ نے حرکت نہیں کی۔۔۔جیسے۔۔۔جہاں تھی وہیں کی ہو کر رہی۔۔۔

"جھوٹی میں نے دیکھ لیا ہے تم جاگ رہی تھی۔۔۔"وہ پھر بھی ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔"اور تم اتنے انسانوں والے انداز میں سوتی بھی نہیں ہو۔۔۔"

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔"وہ اٹھ بیٹھی۔

وہ اپنے اندازے کے ٹھیک ہونے پر ہنسا"باہر آؤ۔۔۔"

"نہیں مجھے نہیں آنا۔۔۔"

"کیوں۔۔۔یار مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"

"صبح کر لینا۔۔۔"وہ چوکڑی مارے بیٹھی وہیں سے بولی۔

"تو تم نے نہیں آنا۔۔۔"وہ بھی ابھی تک منہ شیشے کے دروازے سے لگائے ہوئے تھا۔

"نہیں۔۔۔"

"رکو پھر میں چابیاں لے کر آتا ہوں۔۔۔"وہ کہتے ساتھ ہی پلٹا۔

"قاسم۔۔۔۔"وہ چلائی اور پھر اپنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کرسی کے پاس آکر اس نے اپنی شال اپنے ارد گرد لپیٹی اور پھر ٹیرس کا دروازہ کھول دیا۔۔۔ قاسم نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔۔۔

"اف۔۔۔"انزلہ نے قدرے پیچھے کو ہو کر اپنا کندھا جھٹکا۔۔

"باہر کیوں نہیں آرہی تھی۔۔۔؟"

"تم نے کیوں بلایا ہے۔۔؟"وہ اپنے جھولے پر بیٹھ گئی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ نہیں یہ حارب کو لگ رہا تھا کہ تم نہیں آؤ گی۔۔۔میں نے کہا ایسا ہو ہی نہیں سکتا میں بلاؤں اور تم نہ آؤ۔۔" قاسم نے اس کے جھولے کے پیچھے کھڑے حارب کی جانب اشارہ کیا۔۔۔اسے اپنی غائب دماغی پر رج کر غصہ آیا تھا اور اس سے زیادہ قاسم پر۔۔۔اسے اجازت ہوتی تو وہ اس وقت اسے کچا چبا جاتی۔۔۔"بیوقوف۔۔۔قاسم کے بچے۔۔۔"وہ بڑبڑائی۔۔۔

قاسم اس کی بڑبڑاہٹ سن کر ہنستا چلا گیا، وہ اس کو گھورتی رہ گئی۔

"اب تم کہنے سے ہی ہم دونوں کو پرائیویسی دو گے۔۔۔؟" حارب جھولے کی پشت سے نکل کر سامنے آگیا۔۔ قاسم نے انزلہ کے بازو پر ہاتھ جڑا تھا۔۔۔"بیسٹ آف لک۔۔بڈی۔۔" انزلہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا غصہ ضبط کیا۔۔

قاسم کے وہاں سے جاتے ہی حارب اس کے پاس آکر اس کے ساتھ جھولے میں بیٹھ گیا۔۔۔انزلہ کو اٹھ کر جانے کا قصد کرتے دیکھ کر حارب نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اسے روکنا چاہا، وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر گئی۔۔۔وہ ہر اس شہ سے خود کو دور کر لینا چاہتی تھی جو اس کے اس سے دور جانے کی راہ میں حائل ہو سکتی تھی پھر بھلے ہی وہ اس کا لمس ہوتا۔۔حارب نے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو بند کرتے ہوئے پیچھے کر لیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں کیا لگتا ہے یوں ٹیرس کا دروازہ لاک کر لینے سے مجھ سے بھاگ سکتی ہو۔۔۔؟"

"میں آپ سے کیوں بھاگنے لگی۔۔۔" وہ آج کل اس کی جانب دیکھنے سے بھی احتراض برتنے لگی تھی۔

"ہاں تم تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جدا ہونے کی باتیں کر لیتی ہو۔۔۔" اس کی آواز میں اک رنج تھا اور یہ انزلہ نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔ "بتاؤ کیوں علیحدگی چاہتی ہو۔۔۔"

"مجھے آپ زرا بھی پسند نہیں۔۔۔" اس نے سامنے اندھیرے میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

حارب نے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔۔۔ "اگر سچ بولنا ہے تو آنکھوں میں دیکھ کر بولو۔۔۔ میں پسند نہیں ہوں۔۔۔؟"

Clubb of Quality Content

انزلہ نے اس کے ہاتھ کو دور کرتے ہوئے پھر سے اپنے چہرے کا رخ سامنے کی جانب کر لیا، جہاں کچھ نہیں تھا محض گھپ اندھیرے کے۔۔۔ اتنا اعتراف مشکل نہیں تھا مگر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر جھٹلانا مشکل تھا۔۔۔ وہ کیسے ان خوبصورت آنکھوں میں جن میں اک جہاں بستا تھا دیکھتے ہوئے کہہ سکتی تھی کہ یہ آنکھیں اسے پسند نہیں۔۔۔ یہ چہرہ اسے پسند نہیں جو محض اس کے ساتھ ہونے پر کھل اٹھتا تھا۔۔۔ جس کی مسکان اس کی باغی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی تھی۔

"آپ کو بابا نے میرے لئے منتخب کیا ہے۔۔۔" بلآخر اس نے قدرے آہستہ آواز میں کہہ ہی دیا۔۔۔

حارب حیرت ذدہ سا اس کے چہرے کو دیکھتا رہ گیا، وہ اس کی بات کو سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"اسی لئے۔۔اسی لئے آپ مجھے قبول نہیں۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔" وہ شاک کے زیر اثر چند لمحوں کیلئے کچھ نہیں بول پایا۔ "تم۔۔۔ تم صرف انکل کی وجہ سے ہمارے رشتے سے انکار کر رہی ہو۔۔۔" اسے لگا اسے شاید سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔۔

"میں ان سے ہار نہیں مان سکتی۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم محض ان سے ہار نہ ماننے کیلئے ہمارے رشتے کو ختم کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔؟" اسے اک اور شاک لگا۔۔۔ "انزلہ۔۔۔"

"اوہ کم آن۔۔۔ آپ کو اور مجھے یہ پہلے دن سے ہی پتا تھا یہ اک ذبردستی سے باندھا گیا رشتہ ہے جو اک ناں اک دن ختم ہونا ہے۔۔۔" اس کی آواز تیز ہو گئی۔

"نہیں۔۔میں نے کبھی یہ نہیں سوچا تھا۔۔"وہ اس کی آواز کی تیزی کا بنا کوئی اثر لئے ویسے ہی تحمل سے بولا۔

وہ ہنسی۔۔۔"پھر چھوڑ کر دھتکار کر کیوں گئے تھے۔۔۔؟"اسے گلے میں کچھ چبھنے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"انزلہ میں نے تمہیں دھتکارا نہیں تھا۔۔۔میں کیسے دھتکار سکتا تھا تم تو میری دوست بھی تھی ناں۔۔۔"

"دوست۔۔دوست تھی تو یوں منہ کیوں موڑ لیا تھا۔۔۔کوئی اپنے دوستوں سے یوں منہ موڑتا ہے۔۔۔؟کیا دوست یوں دنیا میں تنہا کر دیتے ہیں۔۔۔؟نہیں دوست کبھی ایسا نہیں کرتے۔۔۔مگر آپ نے کر دیا۔۔۔آپ کی دھتکار شاید میں سہہ ہی لیتی مگر آپ جاتے جاتے میرا دوست بھی لے گئے۔۔۔"اس نے مٹھیاں بھینچ کر ضبط کیا۔۔۔

"زیادتی تو ہم دونوں کے ساتھ ہوئی تھی ناں حارب پھر تم کیوں فرار ہو گئے۔۔۔؟اور اگر مفرور ہونا ہی تھا تو کم سے کم میرا دوست تو نہ مجھ سے چھینتے۔۔۔"

"مجھے وقت چاہیے تھا اور میں تمہیں کسی امید میں بیٹھا کر نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔میرے بابا اور تمہارے بابا کی ضد کی وجہ سے یہ نکاح ہوا تھا۔۔۔مجھے ڈیڈ پر غصہ تھا۔۔۔تب ہم سکول

گو ئنگ تھے۔۔۔میری بات شاید تمہیں اب بھی غلط لگے مگر میں تمہیں کسی بھی ان چاہے رشتے کی بیڑی میں نہیں باندھنا چاہتا تھا۔۔۔اور پھر میں ڈیڈ سے دور جانا چاہتا تھا۔۔۔"

"پھر اب کیوں باندھ کر رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔؟"

"میں تمہیں باندھ کر نہیں رکھنا چاہتا، میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم۔۔۔ تم اپنے متعلق مجھے الجھا رہی ہو۔۔۔تم اک ساتھ کئی مختلف باتیں کہتی ہو۔۔۔ کبھی کہتی ہو تم رہ نہیں سکتی، کبھی کہتی ہو تم رہنا نہیں چاہتی، اور اب۔۔۔اب صرف انکل کی ضد میں آکر انکار کر رہی ہو۔۔۔"وہ واقعتاً خود بھی الجھ گیا۔

"آپ بھی تو بہت مختلف باتیں کرتے آئیں ہیں، پہلے کہہ کر گئے تھے کسی امید میں مت رہنا اور اب آئیں ہیں تو چاہتے ہیں میری ساری امیدیں آپ سے وابستہ ہو جائیں۔۔۔۔؟"اس نے حارب کی جانب اپنی گردن گھمائی۔"ہم دوست تو تھے ناں۔۔۔آپ چاہتے تو ہم دوست تو رہ سکتے تھے ناں۔۔۔اب بھی تو سب ختم ہو جائے گا ناں۔۔۔تب بھی ختم ہو سکتا تھا مگر یوں دوستی کا بھرم نہیں ٹوٹتا۔۔۔انزلہ نہیں ٹوٹتی۔۔۔۔"اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

"یہاں مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور اس دوران ہونے والے تمہارے ہر عمل کا ذمہ میں خود کے سر لیتا آیا ہوں۔۔۔ اگر میں یوں نہیں جاتا تو یہ سب ناں ہوتا۔۔۔ ہمارے بیچ یہ فاصلہ ناں آتا۔۔۔ میں ماما بابا کی ناکام شادی دیکھ چکا تھا، وہ دونوں بھی زبردستی اک رشتے میں باندھے گئے تھے، میں خود اپنے لئے اور تمہارے لئے کبھی ویسی زندگی تصور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ وہ ہم دونوں کا بچپن تھا، ہمارے بڑوں کو ہمارے ساتھ یہ نہیں کرنا چاہیے تھا، ہمارا بچپن ان تلخ راہوں پر نہیں ڈالنا چاہیے تھا۔۔۔ کچھ لوگوں کا بچپن تاعمر نہیں جاتا اور کچھ لوگوں کا بچپن پلک جھپکنے کی دیر تک بھی نہیں رہتا۔۔۔ ہمارے ساتھ زندگی نے ستم ظریفی کی ہے ہمیں بچپن میں ہی ان تلخ حقیقتوں سے روشناس کروا دیا اور ہم بچپن کی دہلیز پر ٹھہر ہی نہیں پائے۔۔۔" اس نے توقف کرتے ہوئے اک گہرا سانس لیا۔ "مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا میں تمہارا دوست بھی تو تھا۔۔۔" وہ اسے روکنے کی خاطر ہر الزام اپنے سر لینے کو تھا۔ جہاں رشتے اہمیت رکھتے ہوں وہاں بحث معنی نہیں رکھتی۔ وہاں یہ ثابت کرنا اہم نہیں ہوتا کون غلط ہے اور کون صحیح، وہاں رشتہ اہم ہوتا ہے۔۔۔ محبوب کے سامنے جھک جانا بے عزتی نہیں محبت ہوتی ہے اور وہ محبت نبھا رہا تھا۔

"لیکن آپ نے نہیں رکھا۔۔۔وہ دوست۔۔۔میری آنکھوں نے اس دوست کو ہر انسان میں، ہر چہرے میں ڈھونڈا ہے۔۔۔اور اتنی ٹھوکروں کے بعد بھی وہ کہیں نہیں ملا۔۔۔آپ نے مجھ سے میرا دوست بھی چھین لیا۔۔۔وہ دوست جس نے مجھے دوستی پر اعتبار کرنا سکھایا تھا۔۔۔اگر آپ کو میرا ساتھ چاہیے تھا تو تب کیوں اکیلا کر گئے تھے۔۔۔میرے ساتھ بھی تو زبردستی ہوئی تھی میں تو نہیں بھاگی تھی کیونکہ میں بیوقوف تھی۔۔۔مجھے اپنی دوستی پر اندھا اعتماد تھا۔۔۔مجھے لگا اگر آپ ساتھ ہیں تو کوئی نہ کوئی راہ نکل آئے گی۔۔ مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ میرا دوست مجھے ہجوم کے سامنے چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیئے۔۔۔

"میرے لئے چیزیں اور مشکل نہ بنائیں۔۔۔میں کسی صورت بابا کے سامنے شکست تسلیم نہیں کر سکتی۔۔۔آپ ضد کہیں یاں جو بھی۔۔۔ مگر اب ایسا ہی ہے۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہیں اپنی جیت میری محبت سے بھی پیاری ہے۔۔؟"وہ بھی ساتھ ہی کھڑا ہوا تھا۔

"مجھے اپنی جیت ہر چیز سے۔۔۔ہر جذبے سے پیاری ہے۔۔۔"

"اک سوال کا سچ سچ جواب دے دو۔۔۔"وہ کہہ کر کچھ دیر کیلئے خاموش ہو گیا پھر اس نے ہمت جتا کر کہا۔۔۔"تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔؟"

"اگر محبت ہوتی تو کیا میں آپ کو یوں چھوڑ دیتی۔۔۔"وہ جھٹلا نہیں پا رہی تھی سو سوال در سوال جواب دینے لگی۔

"پتا نہیں کیوں انزلہ تمہارے لہجے میں سچائی محسوس نہیں ہوتی۔۔۔نہ ہی تمہاری آنکھوں میں۔۔یاں شاید یہ میری تم سے جذباتی وابستگی ہے جو تمہارے انکار کو جھوٹ دکھا رہی ہے۔۔۔"وہ مرجھائے لہجے میں کہہ کر آگے بڑھا۔

"پھر آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔؟"اس کی آواز میں کچھ تھا جس نے حارب کو پلٹنے پر مجبور کر دیا۔۔کچھ ایسا جس میں پختگی نہیں ملال تھا۔۔۔ملال تھا اسے کے چھوڑ دینے کا۔۔۔

"انزلہ میں تم پر اعتبار کر لوں ناں۔۔۔؟ تمہیں سچ میں مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔؟"وہ اسے اک بار پھر بتا گیا تھا کہ وہ اس سے الگ نہیں ہونا چاہتا۔۔۔انزلہ کو اس کی آنکھوں میں تکلیف کے سوا کوئی دوسرا احساس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔

وہ ابھی تک اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی، رات نیند بھی کچھ خاص مہربان نہیں ہوئی تھی ۔دماغ تا عمر رہ جانے والے خسارے پر ساری رات کو ستارہا تھا۔۔۔حارب کا کہا جانے والا آخری جملہ کہیں اس کے دماغ میں ٹھہر سا گیا۔۔۔"میں تم پر اعتبار کرلوں ناں۔۔۔؟ تمہیں سچ میں مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔"وہ کرسی پر ٹانگیں اوپر کئے بیٹھی اپنا سر پیچھے کو گرائے چھت کو تکتی مسلسل اسے ہی سوچ رہی تھی۔۔۔اس کے ساتھ رہنا ممکن نہیں تھا تو کیا اس کے بغیر رہنا ممکن تھا۔۔؟ پچھلی بار وہ گیا تھا تو اک نام ساتھ چھوڑ گیا تھا۔۔۔کمزور ہی سہی اک ڈور تھی۔۔۔اب جائے گا تو سب ٹوٹ جائے گا۔۔۔ہر تعلق۔۔۔کوئی چیز کوئی احساس کچھ بھی نہیں جو انہیں دوبارہ جوڑ سکے۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔؟ وہ لاکھ انکار کردے، دوستی ہو یاں محبت وہ آج بھی اسی مرتبے پر فائز تھا۔۔۔

وہ سر کو پیچھے گرائے یک ٹک چھت کو دیکھتی جارہی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہہ کر اس کی گردن میں جذب ہونے لگیں۔۔۔"کیا تمہیں اپنی جیت میری محبت سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔؟"وہ کیوں ایسے سوالوں میں اسے الجھا گیا تھا۔۔۔کیوں۔۔۔؟

"نہیں۔۔۔نہیں ہے عزیز۔۔تم سے زیادہ کچھ عزیز نہیں۔۔۔"اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں پر گرادیا۔۔۔"مگر تم کبھی مجھے معاف نہیں کرپاؤگے حارب ہمدانی۔۔۔مرد اتنے ظرف

والا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔مرد کیا کوئی انسان اتنے ضرف والا نہیں ہو سکتا۔۔۔مجھے احساس ہے میں جو غلطیاں۔۔۔"وہ رکی۔۔۔اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔"غلطیاں نہیں گناہ۔۔۔انہیں نظرانداز کرنا کسی انسان کیلیئے ممکن ہے۔۔۔؟"اس نے سر اٹھا کر اپنے دائیں جانب قدآور شیشے میں دیکھا۔۔"وہ چلا جائے گا۔۔ہمیشہ کیلیئے۔۔۔"اس کی آنکھوں نے دل کی چغلی کی تھی۔۔۔"اک بار کہہ کر دیکھو کیا پتا وہ ظرف میں۔۔۔یاں محبت میں کسی اعلیٰ مقام پر ہو۔۔۔"

"کیا تم معاف کر دیتی اسے۔۔۔؟"کہیں پگھل نہ جائے دل کی جذباتیت میں دماغ نے فوراً کہا۔۔۔"بے وفائی کو کیسے معاف کیا جا سکتا ہے۔۔۔سب سامنے آ کر رہے گا، جو مجھ سے ہوا اور جو بابا سے ہوا۔۔۔سب سامنے آ کر رہے گا۔۔۔"وہ خالی خالی نظروں سے اپنے بازوؤں پر سر ٹکائے اک جانب لگے شیشے میں خود کو دیکھنے لگی۔"مجھے کوئی خوف نہیں تھا، میں باغی بن گئی ہوں پھر کیوں تمہاری نظروں میں سے گر جانے کا خوف مجھ میں سرائیت کر رہا ہے۔۔۔"

اس کے دروازے پر ناک ہوا تو اس نے ہاتھ سے اپنے گال اور پھر اپنی آنکھیں صاف کیں ۔۔جو رات سے جانے کتنا گریہ کر چکی تھیں۔۔"آ جائیں۔۔۔"

"آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"سیماب نے فکر مندی سے کہا۔انزلہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

"آپ کو صاحب جی بلا رہے ہیں۔۔۔"

"اچھا میں آتی ہوں۔۔۔ماما بھی نیچے ہیں۔۔؟"

"نہیں وہ گراسری کرنے گئی ہیں۔۔۔"

انزلہ کرسی سے اٹھتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

"سنیں۔۔۔"وہ جاتے جاتے رک گئی۔۔۔"وہ بہت غصے میں ہیں۔۔۔"

انزلہ مسکرا دی۔۔۔"کوئی بات نہیں۔۔۔"سیماب کے جاتے ہی وہ خود بھی باتھ روم کا رخ کر گئی تھی۔۔۔کچھ ہی دیر بعد وہ منہ دھوئے باہر آ گئی اور پھر نیچے چلی آئی۔۔۔سیڑھیاں اترتے ہی اسے وہ سامنے ٹہلتے نظر آ گئے تھے،انزلہ نے اک لمبی سانس کھینچ کر خود کو آنے والے وقت کیلئے تیار کیا۔۔۔

اس نے انہیں اپنی آمد کا بتانے کی ذحمت نہیں کی تھی۔۔۔جب وہ آخری سیڑھی پر تھی وہ خود ہی اسے دیکھ چکے تھے اور اس کی جانب بڑھ آئے۔۔۔وہ آخری سیڑھی پر رک گئی۔

"کیا بکواس کی ہے آپ نے محمود سے۔۔؟"وہ دھاڑے۔

"وہی جو آپ سے کہا تھا۔۔۔"اس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"آپ کو میری عزت کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

"آپ کو ہماری عزت کی پرواہ ہے۔۔۔؟آپ کو پرواہ ہے آپ کی اک جوان بیٹی ہے ۔۔۔؟آپ نے کبھی سوچا ہے آپ کا کیا اس کے سامنے آسکتا ہے۔۔۔؟آپ نے کبھی اپنی راتوں کو رنگین کرتے سوچا ہے آپ کے دوست،ان کے بچے آپ کی بیٹی کو کس نظر سے دیکھتے ہوں گے۔۔۔سوچا ہے آپ نے کبھی ڈیڈ۔۔۔"اس کی آواز میں بھی شدت آگئ تھی۔

"تمہیں احساس ہے تم اس وقت اپنے باپ کے سامنے کھڑی کیا کہہ رہی ہو،یہی یہی تمہاری ماں کی بھی زبان درازی تھی جس نے اسے رسوا کیا اور میں اسی لئے تمہیں اس سے دور رکھنا چاہتا تھا۔۔۔"

"کاش آپ نے مجھے خود اپنے آپ سے دور رکھ لیا ہوتا۔۔۔کاش آپ کا سایہ مجھ پر کبھی نہ پڑا ہوتا اور نہ ہی مکافات عمل کا خوف میری راتوں کو ویران کرتا۔۔۔"

"ٹھیک ہے تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا مت رہو،حارب کے ساتھ رخصت ہو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔"

"بھول ہے آپ کی۔۔۔مجھے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔مجھے طلا۔۔۔"اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ان کا ہاتھ اٹھ چکا تھا اور وہ جو قدرے غیر آرام دہ انداز میں سیڑھی پر کھڑی تھی توازن خراب ہونے کے سبب نیچے جا گری اور اس کا ماتھا ریلنگ سے جا ٹکرایا۔۔۔آج تیسری مرتبہ انہوں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔اس کے دماغ میں اس کی ماں کے الفاظ گونجے "اگر اک بار مرد کا ہاتھ اٹھ جائے تو پھر وہ اٹھتا ہی رہتا ہے۔۔۔اس کا ہاتھ اس لچک دار رسی کی طرح ہوتا ہے جو اک بار کھل جائے تو پھر کھلتی جاتی ہے۔۔۔"اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

"آپ کبھی نہیں بدل سکتے۔۔۔آپ جانتے ہیں آپ کے میرے اوپر ہاتھ اٹھانے سے مجھے خود سے زیادہ اپنی ماں کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔۔۔اگر میرا آپ کی اولاد ہونے کے باوجود بھی آپ کا میرے اوپر ہاتھ اٹھانا میرے دل کو نچوڑ دیتا ہے تو میری ماں جو اللہ رسول کو گواہ بنا کر آپ کے نکاح میں آئی تھی اس کے دل کا کیا ہی کرتے ہوں گے۔۔۔میری اللہ سے دعا ہے آپ کو کبھی ہدایت نہ ملے۔۔۔"وہ باآواز بلند رو دی۔۔۔"یہ اک بیٹی کی بددعا ہے۔۔۔مجھے آپ کو بددعا دیتے ہوئے ذرا سی تکلیف نہیں ہو رہی اور مجھے یہ بات بہت تکلیف

دے رہی ہے۔۔۔" وہ ریلنگ کو پکڑے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔"کیا کوئی بیٹی مجھ جیسی بدنصیب ہو گی جس کو اپنے باپ کو بددعا دینی پڑی ہو۔۔۔"

وہ انزلہ کی جانب بڑھے تھے اور اس کے منہ کو پکڑ لیا۔"تم عورتیں ہو ہی اس قابل، میں نے تم پر کس قدر پیسا ضائع کیا، جہاں میرے دوستوں کے بیٹے پڑھے میں نے تمہیں وہاں بھیجا اور تم۔۔۔ تم رہی ناں وہی اپنی ماں کی وفادار۔۔۔ جاتے جاتے بھی وہ تمہارے دل میں میرے لئے نفرت بھر ہی گئی۔۔۔ دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔" انہوں نے تنفر سے کہتے ہوئے اس کا منہ چھوڑ دیا۔۔

"انزلہ۔۔۔" حارب اور فرحین صاحبہ اک ساتھ دروازے سے اندر داخل ہوئے تھے اور دونوں ہی اس کے باپ کو اس کا منہ پکڑے دیکھ کر چیخے تھے۔۔۔ وہ انزلہ کو نیچے گرا دیکھ کر اس کی جانب لپکا۔۔۔"تم ٹھیک ہو۔۔۔" اور پھر بنا اس کا جواب سنے وہ وہاں سے اٹھتا ہوا کمال صاحب کے سامنے آ کھڑا ہوا۔"دماغ ٹھیک ہے آپ کا۔۔۔" وہ ان پر دھاڑا۔۔۔"یہ ۔۔یہ بیٹی ہے آپ کی۔۔۔"

"تم ہوتے کون ہو میرے اور میری بیٹی کے بیچ بولنے والے۔۔۔" وہ اسی ہٹ دھرمی میں تھے۔

"میں اس کا شوہر ہوں۔۔۔" وہ کہہ کر پلٹا۔۔۔

"ہاں جس سے وہ طلاق لے رہی ہے۔۔"

وہ رک گیا اور واپس سے ان کے سامنے آگیا" لے رہی ہے۔۔۔لی نہیں ہے۔۔۔آئندہ اگر آپ نے میری بیوی کے اوپر ہاتھ اٹھایا یا ہلکا سا ضرر بھی پہنچایا تو آپ خود کو سلاخوں کے پیچھے پائیں گے۔۔۔" اس نے شہادت کی انگلی اٹھا کر انہیں تنبیہ کی، اس کی آنکھوں میں ننھی لال ڈوریاں نمایاں ہونے لگی تھیں۔۔۔" مجھ میں اپنے دوست کی چھوی کو ڈھونڈنے کی غلطی مت کیجیئے گا۔۔۔میں محمود نہیں حارب ہمدانی ہوں، آپ باز نہیں آئیں گے تو پھر مجھے اپنے طریقے سے آپ کو باز رکھنا پڑے گا۔۔۔آپ میرے لئے تب تک احترام کے قابل ہیں جب تک میری بیوی آپ کو احترام کے قابل سمجھتی ہے۔۔۔" وہ طیش کے عالم میں ان کے سامنے تن کر کھڑا تھا۔

"تمہاری ہمت میرے گھر میں کھڑے ہو کر مجھ سے بکواس کرنے کی۔۔۔؟" وہ دھاڑے۔۔ "میری بیٹی نے بالکل درست فیصلہ کیا ہے تمہارے ساتھ نہ رہنے کا۔۔۔"

انزلہ نے سر اٹھا کر تاسف سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔اسے حیرانی نہیں ہوئی تھی۔۔۔بہت پہلے۔۔۔بہت پہلے اس نے اپنا دل ان کی جانب سے پھیر لیا تھا۔۔۔ کیا اتنا آسان ہوتا ہے دل

پھیر لینا۔۔؟ نہیں۔۔ مگر اس کی ماں پر جو ظلم انہوں نے ڈھائے تھے وہ کب اپنے مقام سے اتر گئے نہ وہ محسوس کر سکے نہ انزلہ۔۔۔

"تم طلاق دو گے میری بیٹی کو۔۔۔" انہوں نے حکم سنایا۔اس کی ماں نے اپنے شوہر کے بارے میں جو کچھ اپنی ڈائیریز میں لکھا تھا اس میں سے کچھ بھی غلط نہیں تھا۔۔ کوئی بھی شخص ان کا صرف تب تک پسندیدہ رہ سکتا تھا جب تک وہ ان کی ہاں میں ہاں ملا سکتا اس کے بعد ہر لحاظ، ہر مروت بھاڑ میں۔۔۔

"بھول ہے آپ کی۔۔۔۔" اس نے بھی ٹکا کر کہا۔

انہوں نے حارب کو کالر سے پکڑ لیا۔"تم نکلو میرے گھر سے۔۔۔"

حارب نے مضبوطی سے ان کے ہاتھ کو محض پکڑا ہی تھا ان کی گرفت اس کے کالر سے خود بخود ہی ڈھیلی ہو گئی اور پھر وہ اپنا ہاتھ اس کے کالر سے ہٹا گئے۔"میرے ساتھ رہنا یاں نہ رہنا یہ فیصلہ تو آپ کی بیٹی کا ہی ہو گا مگر خود کو ضرر پہنچانے کا اختیار اس کے خود کے پاس بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ ان کو جواب دیتا انزلہ کے پاس آ گیا اور اس کا ہاتھ تھامے اسے لئے اس کے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں آکر اس نے انزلہ کو بیڈ پر بیٹھا دیا، وہ مسلسل اس بات کو جھٹلا رہی تھی مگر درحقیقت وہ اعصابی طور پر تھکنے لگی تھی۔۔۔ بظاہر خود کو مضبوط دکھانے والے لوگ درحقیقت زیادہ حساس اور زیادہ کمزور ہوتے ہیں۔۔۔ قاسم اس سے کہتا تھا وہ بہت مضبوط ہے مگر کوئی نہیں جانتا تھا اس مضبوطی کی اس نے کیا قیمت ادا کی تھی۔

"فرسٹ ایڈ باکس۔۔؟" حارب نے متلاشی نظروں سے ارد گرد دیکھتے کہا۔

"لیفٹ تھرڈ ڈرار۔۔۔" اس نے اپنے ماتھے کو چھوا، سر میں ٹیس اٹھی۔۔۔ اس نے ہاتھ ہٹائے دیکھا، اس کی انگلی پر خون کا دھبہ لگ گیا۔۔۔

"ہاتھ مت لگاؤ۔۔۔" حارب اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔ "درد ہوگا تھوڑا۔۔۔" اس نے فکرمندی سے انزلہ کو دیکھا۔۔۔

انزلہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔ "نہیں ہوگا۔۔۔"

"ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔" وہ روئیں والا ہاتھ وہیں روک گیا۔ "مجھے لگتا ہے تمہیں تکلیف ہوگی۔۔۔"

"اس سے زیادہ تکلیف کیا ہی ہوسکتی ہے۔۔۔" وہ پھیکا سا مسکرا دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارب بہت نرمی سے احتیاط برتتے دوا لگی روئی اس کے ماتھے پر رکھنے لگا۔۔۔وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔وہ اس کے باپ جیسا تو نہیں لگتا تھا۔۔۔وہ اس کے بغیر کیسے رہنے والی تھی۔۔۔اس کے دل میں درد اٹھا تھا۔۔۔

"تم کیوں اذیت پسند ہوتی جا رہی ہو انزلہ۔۔۔" وہ فرسٹ ایڈ باکس میں چیزیں رکھتا بنا اس کی جانب دیکھے اس سے استفسار کر گیا۔۔۔انزلہ جو اپنے ہاتھوں کو باہم ملائے اسے دیکھ رہی تھی یوں اچانک اس کے کہنے پر سر جھکائے رو دی۔۔۔ بالکل بچوں کی
طرح۔۔۔ باآواز۔۔۔وہ ضبط کرنا چاہ رہی تھی۔۔ مگر آنکھیں ضبط کے ہر اختیار سے بالاتر ہوتی چلی گئیں۔۔۔جانے ایسا کون سا غبار تھا جو اس قدر گریہ کر لینے کے باوجود بھی کم ہو کر نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔" حارب وہاں سے اٹھتا اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اسے خود کے ساتھ لگا لیا۔۔۔"میں نے تم سے کہا تھا تم ان سب میں مت الجھو۔۔۔میں خود ہی تمہیں چھوڑ دوں گا۔۔۔"

"تم نے بابا سے کہا نہیں چھوڑو گے۔۔۔"اس کے دل میں درد اٹھا، کتنا ہی اچھا ہو وہ نہ چھوڑے۔

Clubb of Quality Content

حارب اک آہ بھر کر رہ گیا۔ "میں نے ان سے اس لئے کہا کہ وہ جان لیں، کوئی بھی مجھے میرے حق سے دستبردار ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا نہ سیدھے طریقے سے نہ الٹے سے۔۔۔ہاں تم کر سکتی ہو۔۔۔ تم چاہو تو میری نگاہوں کا رخ اپنی جانب سے پھیر سکتی ہو۔۔۔ کہو گی حارب آئندہ میری جانب مت دیکھنا تو میری نظریں تمہاری طرف اٹھنا بھول جائیں گی، مگر صرف تب جب تم کہو گی، کوئی دوسرا تیسرا نہیں، نہ میرے بابا اور نہ تمہارے بابا۔۔۔اور اگر بلاؤ گی تو سر کے بل بھی چل کر آنا پڑا تب بھی آ جاؤں گا مگر صرف تب جب تم بلاؤ گی۔۔۔"

وہ اس کو مطمئن کرنا چاہ رہا تھا مگر اس کی باتیں اس کے دل کا بوجھ مزید بڑھانے لگی تھیں۔۔۔وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے بغیر نہیں رہ پائے گی۔۔۔وہ اسے نہ چھوڑے۔۔۔وہ بتانا چاہتی تھی کہ یہ تکلیف اسے اس چوٹ کی نہیں تھی یہ اس سے دور جانے کے خوف کی تھی۔۔۔

"بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔" وہ اس کے ساتھ لگی نم آواز سے کہنے لگی۔۔۔وہ خاموش اس کے بال سہلاتا رہا۔۔۔

"معاف کردیں گے۔۔۔؟" وہ سسکیاں لیتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔ "نہیں کریں گے ناں معاف۔۔۔ نہیں کریں گے۔۔۔ جو بابا نے کیا ہے وہ بھی سامنے آئے گا۔۔۔"

"انزلہ کیا ہوا ہے۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔" حارب نے اسے خود سے ہٹاتے ہوئے اپنے سامنے کرلیا۔۔۔ وہ سر جھکائے بیٹھی آنسو بہاتی رہی۔ "مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔"

چند لمحوں بعد اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔ اس سے سر نہیں اٹھایا گیا۔۔۔ "م۔۔ میں آپ کے کندھے پر سر رکھ لوں۔۔۔؟" وہ سسکیوں میں بولی تھی۔۔۔ حارب نے واپس سے اسے خود کے ساتھ لگالیا۔۔۔ مگر اس کی سسکیاں۔۔۔ اس کا یوں رونا اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا شاید اس کے یوں تھامنے پر وہ چپ ہو جائے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ بہت غبار تھا جو اندر تھا۔۔۔ بہت تکلیف تھی جو اتنے عرصے سے کوئی محسوس نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ قریباً آدھا گھنٹہ اس سے لگی یونہی روتی رہی۔۔۔ اور وہ یونہی اس کا سر اپنے کندھے پر رکھے اس کے بال سہلاتا رہا۔۔۔ جب اس کا دل ہلکا ہو گیا تو وہ خود ہی پیچھے ہوئی۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے حارب کی جانب دیکھا۔۔۔ حارب نے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھیں صاف کیں ۔۔۔

"کیوں روکتی ہو ان آنسوؤں کو۔۔ پھر یہ ان آنکھوں کو ذخمی کر دیتے ہیں۔۔۔اور میرے دل کو بھی۔۔۔"آخری بات اس نے قدرے آہستہ آواز میں کہی تھی۔۔"بچپن میں تو بات بہ بات رو دیا کرتی تھی اور دل ہلکا کر لیا کرتی تھی۔۔۔اب کیوں ضبط کرنے میں خود کو ذخمی کر لیتی ہو۔۔۔"

"تب آپ پاس تھے۔۔۔"اک ساتھ پھر کئی آنسو بہے۔

"اک میرے نہ ہونے کے سبب تم نے خود کو اتنی تکلیف دے دی ہے انزلہ۔۔۔"اس نے اک بار پھر سے اس کے گال کو بہت نرمی سے صاف کیا۔۔۔

"اب کیا کرنا ہے۔۔؟"انزلہ کی نا سمجھ نظروں کو پہچانتے ہوئے اس نے وضاحت کی۔۔۔"تمہارے ڈیڈ نے جو آج کیا ہے۔۔۔"وہ مصلحتاً فقرے کو ادھورا چھوڑ گیا۔۔۔

"کچھ نہیں کریں گے وہ اب۔۔۔"فرحین بیگم کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔

"آپ یہ کیسے کہہ سکتی ہیں۔۔۔"وہ کسی صورت اب ان پر اعتبار کرنے کیلئے تیار نہیں تھا۔

"وہ جا رہے ہیں۔۔۔آپ پریشان نہیں ہوں، میں انزلہ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"انہوں نے انزلہ کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔""میں بوا سے کہہ کر آئی ہوں۔۔۔وہ بس ہلدی والا دودھ لا رہی ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔مجھے کچھ دیر کیلئے سونا ہے۔۔۔"اس نے اپنا سائیڈ ڈرار کھول کر میڈیسن نکالی اور پھر بنا پانی ہی اسے نگل لیا۔۔

"چلیں آپ سو جائیں۔۔کچھ چاہیے ہو تو کال کر لی جئیے گا۔۔۔"فرحین صاحبہ کو دیکھ کر حارب بھی جانے کیلئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔انزلہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔"کچھ پل کو میرے پاس رک جائیں گے۔۔۔بس تب تک جب تک نیند نہیں آتی۔۔۔"وہ کہہ نہیں رہی تھی۔۔۔پوچھ رہی تھی۔۔۔التجا کر رہی تھی۔۔۔

فرحین بیگم نے اثبات میں سر ہلایا اور باہر چلی گئیں۔۔۔وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور حارب زمین پر اس کے پاس بیٹھتا آہستہ سے اس کے بال سہلانے لگا۔۔۔"میں تمہارے پاس کیوں نہیں رکوں گا۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کے نیچے رکھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"تم یوں التجامت کیا کرو۔۔۔حکم دیا کرو۔۔۔"حارب نے ماحول کی سنجیدگی کو کم کرنے کیلئے اس کی ناک دبائی۔۔۔"اب آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ۔۔۔"حارب نے محسوس کیا تھا دوا اس پر کچھ زیادہ ہی جلدی اثر کر گئی تھی،اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور وہ انہیں کھلا رکھنے کی تگ و دو کر رہی تھی۔

"نہیں۔۔۔جب نیند آئے گی یہ خود ہی بند ہو جائیں گی۔۔۔" وہ اس کے سامنے تھا۔۔۔آنکھیں کیونکر بند کر لیتی۔۔۔وہ اس کی بات پر اس قدر اعصاب شکن ماحول میں بھی دھیما سا ہنس دیا۔

انزلہ نے مندی مندی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا، وہ بغور اس کی ہی جانب دیکھ رہا تھا، اس نے واپس سے آنکھیں بند کر لیں اور سو گئی۔

انزلہ کے سو جانے کے بعد وہ اس کے ٹیرس سے ہوتا ہوا اپنے ٹیرس پر آگیا، وہ نہیں جانتا تھا کمال صاحب گھر سے جا چکے ہیں یاں نہیں، لیکن وہ کسی بھی صورت انہیں یہ تاثر نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ وہاں سے جا چکا ہے۔۔۔اپنے ٹیرس پر پہنچ کر اس نے قاسم کو اپنی طرف آنے کا میسج کیا اور پھر اپنے موبائل کو منڈیر پر رکھتا دیوار سے پشت ٹیکتا ایک ٹانگ کو کھڑا کئے اور دوسری کو بچھاتا وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔

اسے انزلہ کے رویے نے بہت الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔اگر وہ اس رات نہ کہتی کہ اسے اس سے محبت نہیں ہے تو وہ اسے روکنے کیلئے اپنی جان لگا دیتا۔۔۔آگ کا ہر وہ دریا پار کر جاتا جس پر سے اس کا گزرنا انزلہ کے قدم روک دیتا۔۔۔مگر اس نے اس سے کہا تھا اسے اس سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

محبت نہیں ہے اور آج پھر وہ کس قدر روئی تھی۔۔۔کیا اس کے چلے جانے نے اسے اس قدر اکیلا کر دیا تھا،اس قدر نقصان کر دیا تھا کہ چیزوں کا اب بہتر ہونا ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔زبردستی باندھ لوں تو کیا۔۔۔؟کب تک۔۔؟کس لئے۔۔۔؟انجام تو علیحدگی پر ہی ہونا تھا۔۔۔پھر سب تباہ کر کے کیوں۔۔۔عزت احترام کے ساتھ کیوں نہیں۔۔۔کم سے کم یوں اگر دوبارہ کسی موڑ پر سامنا ہو بھی گیا تو اک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیرنے کے بجائے حال احوال کا پوچھنا ہی سہی۔۔۔تو ڈیڈ سہی کہتے تھے ہم کسی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ اگر اس کو بتا دے کہ وہ صرف اس کیلئے سب کچھ چھوڑ کر آیا ہے تو کیا وہ رک جائے گی۔۔۔؟رک گئی تو کیا محبت ہو جائے گی۔۔۔؟نہ بھی ہوئی مجھے تو اس سے محبت ہو گی۔۔۔؟ محبت نہیں ضد۔۔۔اس نے سر پیچھے کو دیوار سے ٹیک دیا۔۔۔جذبات کا اک طوفان تھا جو اس کے دل و دماغ میں تلاطم برپا کر گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی الجھ کر رہ گیا تھا،دماغ میدان میں کھڑے رہنے پر بضد تھا اور دل گھٹنے ٹیک دینے پر مصر۔۔۔

"ارے بھئی کدھر ہو۔۔۔" قاسم کی آواز پر اس نے ہاتھ اوپر کو اٹھائے اشارہ کر دیا اور اگلے ہی لمحے وہ دیواریں پھیلانگتا اس تک آپہنچا۔

"خیریت ہے سب۔۔۔؟" قاسم نے دیوار پھیلانگنے کے بعد ہاتھ جھاڑے۔۔۔

"تم انسانوں کی طرح سیدھے راستے سے نہیں آسکتے۔۔۔؟"

"سیدھے راستے سے آتا ناں تو اماں نے دیکھتے ہی کچھ نہ کچھ لانے کو کہہ دینا تھا۔۔۔" وہ بھی اس کے ساتھ دیوار سے پشت ٹیکتا وہیں بیٹھ گیا۔

"یہاں فرش پر کیوں بیٹھے ہو۔۔۔؟"

"کپڑے گندے کرنے کا دل کر رہا تھا۔۔۔؟" وہ بھنایا۔

قاسم ہنس دیا۔ "میں نے سنا تھا انسانوں کی دم نہیں ہوتی مگر مجھے لگتا ہے ناں صرف تمہاری دم ہے بلکہ اس پر کسی کا پاؤں بھی آچکا ہے۔۔۔"

"میرے ساتھ آج کوئی فضول بات مت کرنا، اگر کسی لائیر کا نمبر ہے تو بس وہ دے دو۔۔۔"

قاسم کو اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی اسے آخر نمبر کس لئے چاہیے۔۔۔

"تم اسے چھوڑ دو گے۔۔۔" اس نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

حارب کہہ نہیں پایا ہاں چھوڑ دوں گا۔۔۔اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"مگر کیوں۔۔۔تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔تم نے کہا تھا تم اس سے محبت کرتے ہو۔۔۔"

"میں نہیں وہ ایسا چاہتی ہے۔۔۔"

"تم جانتے ہو وہ جذباتی ہو کر سوچ رہی ہے۔۔۔کچھ وقت کیلئے رک جاؤ۔۔۔"وہ ملتجائی ہوا۔

"کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔اتنے عرصے سے کچھ بدلا ہے۔۔؟وہ جیسے بھی سوچ رہی ہو۔۔۔ساتھ رہنا یا نہ رہنا اس کا فیصلہ ہونا چاہئیے۔۔۔"

"مت کرو ایسا۔۔۔تم دونوں کل کو بہت پچھتاؤ گے۔۔۔"

"کل کا نہیں پتا۔۔۔مگر میں آج پچھتا رہا ہوں اسے اتنی تکلیف میں دیکھ کر۔۔۔"

"یہ تکلیف وقتی ہے۔۔۔ابھی وہ ضد کے ٹوٹ جانے کے خوف میں ہے"

"تکلیف تکلیف ہوتی ہے قاسم۔۔۔بڑی چھوٹی۔۔۔وقتی۔۔۔؟"اس نے حیرانی سے دیکھا۔۔۔"مجھے تکلیف کا تجزیہ کرنا نہیں آتا۔۔وہ تکلیف میں ہے۔۔۔اور میں اس کی تکلیف کا باعث بننے والوں میں سے نہیں ہونا چاہتا۔۔۔"

ہم انسانوں میں اک چیز بہت عجیب ہے۔۔۔ہم چاہتے ہیں ہمارے فیصلوں کا تو اختیار ہمارے پاس ہو مگر ہم اوروں کے فیصلوں کا اختیار ان سے چھین لیتے ہیں۔۔ہم اپنے جس حقوق کیلئے آواز بلند کرتے ہیں اوروں کا وہی حق ہم بڑی آسانی سے سلب کر لیتے ہیں۔۔ہمیں اپنی تکلیف تکلیف لگتی ہے اور سامنے والے کی محض۔۔۔اگر ہم پل صراط پار کر کے آئے ہوں لازمی نہیں ہے کہ سامنے والا بھی پل صراط پر سے گزرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔۔وہ بھی پل صراط سے گزرے گا تو ہی اک مضبوط انسان مانا جائے گا۔۔۔اس کا اور آپ کا پل صراط ایک نہیں ہو سکتا۔۔۔اس کی اور آپ کی برداشت کا پیمانہ ایک نہیں ہو سکتا۔۔۔نہیں بنایا اللہ نے کسی اک انسان کو بھی اک جیسا۔۔۔

ہم اکثر اپنے بچوں سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو معمولی تکلیف ہے۔۔معمولی تکلیف کیا ہوتی ہے۔۔؟ یہ کہہ کر ہم اس کے اندر سے تکلیف کو محسوس کرنے کا احساس مار دیتے ہیں۔۔وہ پھر کبھی یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ کونسی تکلیف بڑی ہے کونسی نہیں۔۔۔کونسے درد کو بیان کرنا ہے کونسے کو نہیں۔۔۔کس درد پر رونا ہے اور کس پر نہیں۔۔۔ہم بچوں کی زبانوں پر خود قفل لگاتے ہیں پھر وہ چپ کی چادر اوڑھ لیتے ہیں تو ہم کہتے ہیں یہ اپنا درد اپنی تکلیف بتاتا

نہیں ہے۔۔۔وہ نہیں بتائے گا۔۔۔وہ درد اس کے کہیں بہت اندر جا سویا ہے جہاں محسوس تو ہوتا ہے مگر لفاظی سے بیان نہیں۔۔۔

"تم میرے ساتھ ڈیٹیلز شئیر کر دینا۔۔۔"اس نے کہا۔۔پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔"اور ہاں انزلہ کو ابھی یہ بات مت بتانا۔۔۔"وہ وہاں سے اٹھتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔

قاسم نے اس کی پشت کو قدرے دکھ سے دیکھا تھا۔۔۔وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔۔۔

اگلی صبح جیسے ہی وہ نیچے آئی سیماب کو فرحین بیگم کو چائے تھماتا دیکھ کر اس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اٹھائیں۔

"تم ادھر کدھر۔۔۔؟ تمہیں تو آج سے ہاسٹل جانا ہے ناں۔۔۔"انزلہ کی بات نے تو گویا فرحین صاحبہ کے سر پر بم ہی پھوڑا تھا۔وہ چائے کا کپ میز پر رکھتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔

"چلو شاباش جاؤ۔۔۔جلدی سے تیاری پکڑو میں اک دوست کی جانب جا رہی ہوں جاتے ہوئے تمہیں بھی چھوڑ دوں گی۔۔۔"وہ بلی کی طرح سر جھکائے وہاں سے نکل گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ مجھے بتانا پسند کریں گی آخر یہ سب چل کیا رہا ہے۔۔۔"

انزلہ آہستہ سے ان کے پاس بیٹھتی ان کا ہاتھ تھام گئی۔"ایک شرط پر اگر آپ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گی۔۔۔"

"آپ کو میری ناراضگی کی پرواہ ہے۔۔۔مجھے تو لگتا ہے آپ کو میری ہی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

انزلہ نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا۔"آپ کی ہی پرواہ ہے۔۔۔"اس کا لہجہ شریر تھا۔فرحین صاحبہ نے اس کا کندھا اس کے سر کے نیچے سے نکال کر اسے دیکھا۔

"ابھی مجھے سیماب والے قصے کا بتائیں۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"سیماب کا یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو گیا ہے۔۔۔"

"ایڈمیشن ہو گیا ہے۔۔۔؟کب۔۔۔؟کیسے۔۔۔اور اب کہاں جا رہی ہیں۔۔۔آپ مجھے بات کی تفصیل دینا پسند کریں گی۔۔۔"انہوں نے اسے گھور کر دیکھا۔

"جیسا کہ آپ جانتی ہیں اس کا انٹر کا رزلٹ آگیا تھا،پھر ہم نے یونیورسٹی میں بھی اپلائے کر دیا اور خیر سے ماشاءاللہ اس کو وہاں داخلہ بھی مل گیا۔۔۔پھر میں نے سوچا اس سے پہلے

ڈیڈ کو پتا چلے اور وہ اسے گھر سے نکالیں اس سے بہتر ہے اس کا داخلہ ہاسٹل میں کروا دیا جائے۔۔۔ کم سے کم ہم میں سے کسی کے سر پر تو چھت ہو گی۔۔۔" اس نے آخری بات ہنستے ہوئے کہی۔

"بہت شکریہ آپ نے سب کچھ کر لینے کے بعد مجھے اس قابل سمجھا کہ مجھے بتایا جائے۔۔۔"

"اگر میں آپ کو بتا دیتی تو آپ کبھی مجھے اس سب کی اجازت نہیں دیتیں۔۔۔"

"ہاں نہیں دیتی اجازت۔۔۔ میں نہیں چاہتی آپ اوروں کی مصیبتیں اپنے سر لیں۔۔۔ آخر آپ کیوں چیزوں کو نظر انداز کر کے اپنے کام سے کام نہیں رکھ سکتیں۔۔۔ آپ اپنی زندگی پر دھیان کیوں نہیں دے سکتیں۔۔۔ پوری دنیا کو ٹھیک کرنے کی، ان کیلئے آسانی کرنے کی ذمہ داری آپ کی نہیں ہے۔۔۔" وہ بنا رکے بولتی چلی گئیں۔ "میں صرف اتنا چاہتی ہوں آپ اوروں کی جنگیں لڑنا چھوڑ دیں۔۔۔ خدارا خود پر، خود کی زندگی پر دھیان دیں۔۔۔"

جب وہ بول چکیں تو انزلہ نے نرمی سے ان کا ہاتھ تھام لیا۔ "آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں ہم ساری دنیا کو ٹھیک نہیں کر سکتے مگر ہم اپنے ارد گرد کی چھوٹی سی دنیا کو تو ٹھیک کر ہی سکتے ہیں ناں ماما۔۔۔ ہم سب ایک جیسے ہیں جب ہمارے سر پر افتاد پڑتی ہے، ہمارے ساتھ ظلم ہوتا

ہے تو ہمارا دل کرتا ہے اس روئے زمین پر بسنے والا ہر جاندار اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائے۔۔۔"انزلہ نے ان کے ہاتھ کو چوما۔"آپ جانتی ہیں میں ماما کو یاد کرتے ہوئے اکثر سوچتی ہوں کیا اس بھری دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جو اس ظلم پر ان کا ساتھ دے دیتا۔۔۔ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ماما، ہمیں دنیا میں تنہا کیا گیا تھا ہم کسی اور کو تنہا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔میں نہیں چاہتی ہمارا اشمار بھی انہیں عورتوں میں سے ہو جو مردوں سے زیادہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کرنے کی قصوروار ہوتی ہیں۔۔۔"اس کی باتیں فرحین صاحبہ کی آنکھوں میں بھی نمی دے گئی تھیں۔جس طرح غم ہر انسان پر مختلف طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے اسی طرح ظلم بھی ہر انسان پر مختلف طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے، کوئی ہاتھ میں تلوار لئے ہر انسان کا سینا چیرنے نکل پڑتا ہے، اور کوئی اپنے زخمی ہاتھوں سے اوروں کے زخم سینے لگتا ہے۔۔۔کوئی انسانیت کیلئے آفتاب بن جاتا ہے اور کوئی قمر۔۔۔کوئی آگ کی تپش دینے لگتا ہے اور کوئی پر سکون سی سفید روشنی۔۔۔

"آپ جانتی ہیں ہمارے معاشرے میں مرد اس بگاڑ کے اتنے قصوروار نہیں ہیں جتنی ہم خود عورتیں ہیں۔۔۔آپ نے دیکھا ہے ناں کبھی کوئی مرد کسی مرد کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا، وہ غلط بھی ہو تب بھی نہیں۔۔۔ان کی عین ممکن کوشش ہوتی ہے عورت اس سے صلح کر لے

جیسے ماموں لوگوں کی تھی، لیکن ہم عورتیں کیا کرتی ہیں۔۔۔؟ ہم جانتی بھی ہوں کوئی عورت بری نہیں ہے پھر بھی ہم مرد کے مقابلے میں اسے ہی برا کہتی ہیں۔۔۔ مرد عین ممکن اپنے تسلط کو قائم رکھنے کیلئے دوسرے مردوں کا ساتھ دیتا ہے مگر ہم عورتیں۔۔۔ ہم بھی مردوں کا ہی ساتھ دیتی ہیں۔۔۔ پھر یہ مردوں کے غلط تسلط کا شکوہ کیسا۔۔۔"

فرحین صاحبہ اس کے چہرے کو دیکھتی رہ گئیں، ان کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔"آپ جانتی ہیں باجی مجھ سے کہتی تھیں میں بہت بہادر ہوں اور میں آپ کو بھی اپنے جیسا بناؤں، لیکن مجھے آج اندازہ ہو رہا ہے مضبوطی محض اپنے حق میں آواز اٹھا لینے کا نام نہیں ہے، اصل مضبوطی اوروں کے حق کیلئے صدا بلند کرنے کا نام ہے۔۔۔ اصل مضبوطی اپنی ذات سے باہر نکل کر سوچنے میں ہے۔۔۔ اور صد شکر ہے آپ نہ مجھ پر گئیں اور نہ باجی پر۔۔۔ مجھے خوشی ہے آپ کا دائرہ ہماری طرح محض خود کی ذات پر محدود نہیں رہا۔۔۔"

"اب سیماب جا سکتی ہے۔۔۔؟" اس نے آنکھوں میں معصومیت لئے التجا کی۔

وہ اثبات میں سر ہلا گئیں۔ انزلہ ان کے گلے سے لگ گئی تھی۔

"میں ایک بات سوچ رہی ہوں۔۔۔ ابھی تو آپ نے ڈیڈ کو اس گھر سے جانے کا کہہ دیا ہے مگر یہ گھر تو انہی کا ہے ناں۔۔۔ تو کیوں ناں ہم اپنا خود کا آشیانہ بنا لیں۔۔۔"

ناولز کلب
Club of Quality Content

"یہ گھر ان کا نہیں آپ کا ہے اور مجھے نہیں لگتا وہ اب کبھی آئیں گے۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟آپ اتنی پر یقین کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔؟"انزلہ نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

"کیونکہ آپ کے بابا سے نکاح کرتے وقت بہت سی شرائط میں سے ایک شرط یہ گھر آپ کے نام لگوانے کی بھی تھی۔۔۔آپی نہیں چاہتی تھیں آپ سے یہ ساری آسائشات چھینی جائیں،اسی سبب وہ بہت بار آپ کے بابا سے صلح کرتی آئی تھیں۔۔۔"

"اور آپ نے بھی پھر یہی کیا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔میں آپ کو یہ لائف سٹائل نہیں دے سکتی تھی۔۔۔مجھے تب یہی مناسب لگا تھا۔۔۔میں آپ کو آپ کے بابا کے ہاتھوں میں نہیں دینا چاہتی تھی اور آپ کے بابا آپ کو میرے ہاتھوں میں۔۔۔میں چاہتی تو آپ کو لے کر جا سکتی تھی،مجھے باجی نے اپنے ایکسیڈنٹ سے پہلے آپ کے بابا کے خلاف ثبوت فراہم کر دیئے تھے،کچھ ویڈیوز اور پھر تشدد کی میڈیکل رپورٹ۔۔۔ویڈیوز شاید اتنا کوئی اہم ثبوت ثابت نہ ہوتیں لیکن پھر ہم نے ان کی میڈیکل رپورٹ بنوالی تھی۔۔۔"

"محمود انکل کی مدد سے ناں۔۔۔؟ جیسے وہ اس دن گھر سے نکلیں بھی انہی کی مدد سے تھیں۔۔۔"

فرحین بیگم نے سر ہلا دیا۔ "میں ان سب میں آپ کو نہیں الجھانا چاہتی تھی، شاید یہ میری بیوقوفی تھی۔۔۔ جب باجی تھیں میں چاہتی تھیں وہ اپنے شوہر کے خلاف کیس کریں لیکن پھر ان کی وفات کے بعد میرا سارا فوکس آپ تھیں۔۔۔"

"ڈیڈ نے آپ کی بات مان کیسے لی۔۔۔؟"

"ثبوت۔۔۔ میں نے انہیں بتادیا تھا میرے پاس ان کے خلاف ثبوت ہیں، ایسا نہیں تھا وہ دب گئے تھے، لیکن آپ کے ڈیڈ جیسے مردوں کو اپنی نام نہاد ریپوٹیشن بہت عزیز ہوتی ہے۔۔۔" اس نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"آپ نے اپنے اور حارب کے متعلق کیا سوچا ہے۔۔۔؟" وہ خاموشی سے ان کے ساتھ لگی رہی۔

"انزلہ انہیں اپنے بابا کی ضد میں آکر گنوا نہ دیجئے گا۔۔۔ ایسے مرد قسمت والوں کو ملتے ہیں جو اپنی خواہش پر اپنی عورت کی خواہش کو ترجیح دیتے ہیں اور وہ تو آپ کے کہنے پر آپ کو چھوڑنے تک تیار ہو گئے ہیں۔۔۔" انزلہ ان سے دور ہو گئی۔

"اور ایسے مرد بھی کم ہوتے ہیں جو عورت کے انکار پر پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔" اس نے ان کے ساتھ لگے اپنی مسکراہٹ دبائے کہا تھا۔ فرحین بیگم نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"میں جانتی ہوں وہ کسی زمانے میں آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتے تھے، اور مجھے لگتا ہے اب آپ کو بھی اپنی زندگی کے بارے میں سنجیدگی کے ساتھ سوچنے کی ضرورت ہے۔۔۔ اب تو میں چھوٹی بھی نہیں رہی۔۔۔"

"یا میرے خدایا۔۔۔ آپ کے دماغ میں آخر ایسی باتیں آتی کہاں سے ہیں۔۔۔" وہ ان کی باتوں پر جھنجھلا گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ یہ سب چھوڑیں، مجھے بتائیں کریں گی آپ ان سے شادی۔۔۔؟"

"بھابھی بالکل ٹھیک کہتی تھیں آپ میری طلاق کروا کر رہیں گی۔۔۔"

"ایسی لولی لنگڑی شادی سے بہتر ہے طلاق ہی ہو جائے۔۔۔" اس نے منہ بگاڑے کہا۔

"آپ فلحال یہاں سے جائیں۔۔۔"

"مجھ سے یہ مت کہئے گا آپ ہمیشہ ڈیڈ کے ساتھ رہنے کا سوچ رہی ہیں۔۔۔" وہ خاموشی سے اپنی ٹھنڈی چائے کا گھونٹ بھرنے لگی تھیں۔ "اناں۔۔۔ کیا آپ سچ میں ایسا سوچ رہی ہیں۔۔۔؟ وہ آپ کو ڈیزرو نہیں کرتے اور میں آپ کو ان کے ساتھ رہ کر اپنی زندگی برباد کرنے نہیں دوں گی۔۔۔" اس کا لہجہ حتمی تھا۔

"اچھا۔۔۔ پھر کیا میں بھی آپ کو حارب سے طلاق لینے سے روک سکتی ہوں۔۔۔؟" فرحین بیگم نے بھی عین اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا، وہ نظریں چرا گئی۔

"یہ دونوں باتیں الگ ہیں۔۔۔" انزلہ نے ان کا ہاتھ تھاما۔۔۔ "آپ ان کے ساتھ نہیں رہنے والی ناں۔۔۔"

فرحین صاحبہ نے نفی میں سر ہلا دیا۔ "میری شادی میں پہلے دن سے یہ طے تھا جس دن سے آپ کو ان کی ضرورت نہیں رہے گی اس دن سے میں ان سے الگ ہو جاؤں گی۔۔۔ شاید اسی لئے ان کے ایکسٹرا میریٹل افیئرز نے مجھے کبھی ویسے رنج نہیں دیا۔۔۔"

"آپ جانتی تھیں۔۔۔؟" انزلہ نے شاک سے پوچھا، وہ ہنس دی۔

"کون سی بیوی نہیں جانتی ہو گی۔۔۔؟ میاں بیوی بھلے مشرق و مغرب کے فاصلے پر رہتے ہوں مگر وہ کسی تیسرے شخص کے سبب ہونے والی بے وفائی کی بدبو کو بہت دور سے سونگھ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیتے ہیں۔۔۔"ان کی بات پر انزلہ کا دل دھڑکا تھا، اسے اپنی تین تکون پر مشتمل بے وفائی یاد آئی تھی۔

انزلہ ان کے ساتھ لپٹ گئی۔

"کوئی بات نہیں، آپ کو پتا ہے محمود درویش کیا کہتا ہے۔۔۔

"Be grateful you slipped through the hands of people who had no clue how to hold you"

فرحین صاحبہ اس کی بات پر مسکرادیں۔

"But Harib knows how to keep his love alive, he knows how to hold you. I know him he would spend his whole life to protect you because he knows your worth..."

اسے محبت کا مان رکھنا آتا ہے۔۔۔"انہوں نے رسانیت سے اسے سمجھایا تھا۔

"مجھے اس کی محبت پر شک نہیں ہے۔۔۔اناں۔۔۔بس وقت کی بے رحمی سے ڈر لگتا ہے۔۔۔مکافات عمل سے ڈر لگتا ہے" اس نے ان کے سامنے اعتراف کیا۔ "کیا غلطیوں پر ناراض ہو جانے کا مطلب محبت کا نہ ہونا ہوتا ہے۔۔۔؟" انزلہ نے خود سے دل میں سوچا تھا۔

"انزلہ مکافات عمل ظالم کے ساتھ ہوتا ہے مظلوم کے ساتھ نہیں۔۔۔کسی ظالم شخص کو سزا دینے کیلئے اللہ کو کسی مظلوم کو ذریعہ بنانے کی ضرورت نہیں اور پھر آپ تو کبھی اپنے باپ کے ظلم پر خاموش بھی نہیں رہیں۔۔۔آپ نے ان کے ہر غلط کام کے خلاف آواز اٹھائی ہے پھر آپ ان کے مکافات عمل کی چکی میں کیسے پس سکتی ہیں۔۔۔اگر جو آپ آواز نہ اٹھاتیں تو آپ کو ڈرنا چاہئے تھا اب سچ کا ساتھ دے کر خوفزدہ ہونے کی کیا تک۔۔۔۔"

اس نے اک گہری سانس اندر کھینچی۔ "آپ نے اپنے متعلق کیا سوچا ہے۔۔۔؟"

"مگر میں نے دوسری شادی کا کبھی نہیں سوچا اور شاید میں کبھی کروں بھی ناں۔۔۔۔کچھ کام اپنے وقت پر ہی ٹھیک لگتے ہیں۔۔۔" انزلہ کو ان کی باتیں سن کر اک اطمینان تو ہوا تھا، کم سے کم وہ اپنی زندگی اس بے جوڑ شادی میں رہ کر خراب کرنے والی نہیں تھیں۔

صدیوں سے بیڑیوں میں جکڑے ہوئے پاؤں کو قدم دھرنا سیکھانا آسان نہیں ہوتا، آج کی نسل کے پاؤں سے بیڑیاں اتریں گی تو کل والی نسل کے دل میں قدم اٹھانے کی چاہ پیدا ہو گی

اور اس کے بعد والی نسل قدم دھرنا شروع کرے گی اور پھر اس سے بعد والی نسل اڑنے کی خواہش کرے گی۔۔۔ گو کہ سفر لمبا ہے مگر منزل یقینی ہے۔۔۔ان بیڑیوں کو توڑنے میں اک نسل ہے جس کو اپنے وجود کی قربانی دینی ہو گی، جس کو بغاوت کا ذمہ اپنے سر رکھنا ہو گا ، جس کو آنے والی نسل کی سوچ کے دائرے کو وسیع کرنے کیلئے تنہا معاشرے کے رسم و رواج کے نشتر اپنے سینے پر لینے ہوں گے۔۔۔فرحین صاحبہ نے بھی یہی کیا تھا، بے شک ان کی بنیاد اک پرانے خیالات والی عورت نے رکھی تھی پھر بھی جہاں تک ممکن ہو سکا تھا انہوں نے اپنے فہم کے دائرے کو وسیع کیا تھا مگر پرانی سوچ کی بیڑیاں اتر جانے کے بعد بھی ان کے نشانات کہیں نہ کہیں رہ گئے تھے شاید یہی سبب تھا کہ ان کی اور انزلہ کی سوچ میں اک واضح فرق محسوس ہوتا تھا۔۔۔

وہ آج ڈرائیور کے ساتھ آئی تھی، سیماب کو اس کے ہاسٹل چھوڑنے کے بعد وہ اپنے آخری فوٹو شوٹ کیلئے سٹوڈیو چلی آئی۔۔۔اب زندگی میں بہت سے باب بند ہونے کو تھے جن میں سے اک باب یہ بھی تھا۔۔۔کہیں نہ کہیں دل میں اک آخری کوشش کر لینے کی اک مغموم سی امید بھی پنپنے لگی تھی۔۔۔انعم صاحبہ کی نصیحتیں اور اناں کی باتیں اس کی کہیں نہ کہیں

Clubb of Quality Content

ہمت بندھانے لگی تھیں، اک خوف تھا جس پر چادر پڑنے لگی تھی اور سب سے اہم اس کا دل تھا جو دماغ کے سامنے ڈٹنے لگا تھا۔۔۔وہ سٹوڈیو میں بیٹھی حساب کتاب کرنے لگی تھی، کہیں محبت کی جانب قدم بڑھا دینے کا جوش تھا اور کہیں اس محبت کے ہاتھ جھٹک دینے کا ہلکا سا ڈر، مگر اب جو بھی تھا اسے کر گزرنا تھا، بیچ میں معلق نہیں رہنا تھا۔۔۔اس نے بھی کہا تھا وہ آخری کوشش کرنا چاہتا ہے، پھر میں کیوں نہیں۔۔۔

آخر انسان کے خوابوں میں اتنی وسعت تو ہونی چاہیے کہ دنیا کا کوئی خوف، کوئی شہ اس کو پورا ہونے سے نہ روک پائے۔۔۔اس نے خود سے عہد کیا۔

"تو پھر میں اب بے روزگار ہونے جا رہا ہوں۔۔۔؟" وسیم اس کے پاس آ کر اس سے کچھ ہی فاصلے پر بینچ پر بیٹھ گیا۔

انزلہ نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔"اس بار میں بلیک میل نہیں ہونے والی۔۔۔میں جانتی ہوں آج کل تم کئی اور چینلز پر چلنا شروع ہو گئے ہو۔۔۔" وہ تیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

اس نے حیرانی سے انزلہ کو دیکھا۔۔۔

"معتصم کے ساتھ تم نے پچھلے مہینے ہی کانٹریکٹ سائن کیا ہے ناں۔۔۔"وہ انجان نہیں تھی۔

وہ سر کھجا گیا۔۔۔"ہاں تو۔۔۔؟ مجھے تو پچھلے مہینے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ تم بس اب یہ کام چھوڑنے والی ہو۔۔۔"پھر کچھ پل کے بعد اس نے دوبارہ سے کہا۔۔۔"کیا تم سچ میں کام چھوڑ رہی ہو۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"انزلہ نے ہلکے سے سر ہلا دیا۔

"اچھا ہے۔۔۔ تمہیں یہ کام کرنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔"وہ بینچ کو دونوں جانب سے تھامے اس کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔

انزلہ نے قدرے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔

"ہاں۔۔ صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔ تمہاری پرسنیلٹی اس کام کے ساتھ سوٹ نہیں کرتی۔۔۔"

انزلہ نے آئبرو اچکائے۔۔۔

Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے تم کام میں اچھی ہو اور اس کام میں تمہاری لک بھی اچھی ہے۔۔۔ تمہیں بہت آسانی سے پراجیکٹس بھی مل جاتے ہیں۔۔۔" وہ انزلہ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ "مگر تم اچھی انسان ہو۔۔۔ تمہیں یہ کام زیب نہیں دیتا۔۔۔"

"اچھا پھر کیا زیب دیتا ہے۔۔۔ گھر میں بیٹھ کر اپنے شوہر کے ٹینٹرمز برداشت کرنا۔۔۔" وہ جان بوجھ کر اسے سلگانے کیلئے چوٹ کر گئی۔

"نہیں اور بھی اتنے کام ہیں۔۔۔ تم اپنی سٹڈیز کے حساب سے اپنا کریئر بنا سکتی ہو۔۔۔ مگر یوں خود کی نمائش کر کے نہیں۔۔۔"

"اچھا تو پھر تم کیوں کر رہے ہو یہ کام۔۔۔" وہ اس کے سامنے اس بات کا اقرار نہیں کر سکتی تھی، انسانوں کے سامنے نہ تو اپنے گناہوں کی نمائش کی جاتی ہے اور نہ ان کا اقرار۔

"میں مرد ہوں۔۔۔" اس نے غلط ہی صحیح مگر بات ٹھیک کی تھی۔

"ہاں یہ اچھا ہے تم لوگوں کا کہ ہم مرد ہیں تو ہر کام جائز ہے۔۔۔" وہ چوٹ کرتی مسکرا دی۔

"کیا کر سکتے ہیں مگر یہی ہمارا معاشرہ ہے۔۔۔ اور لوگ بھی ایسے ہی ہیں۔۔۔"

"چلو پھر میں تمہیں بتادوں کہ میں یہ کام لوگوں کیلیئے نہیں چھوڑ رہی۔۔۔"اس کی اٹھی مغرور ناک اور گردن دونوں پر یہ بات جمی تھی۔

"ہاں جانتا ہوں۔۔دنیا انزلہ کے جوتے کی نوک پر۔۔۔"اس نے کہا تھا اور پھر وہ دونوں ہی ہنس دیے۔۔۔

وہ آج اپنے دوست کی طرف آیا ہوا تھا۔۔۔اس کے دوست کی ایڈ ایجنسی تھی،وہ اپنے کسی آفیشل کام کے سلسلے میں اس کے آفس چلا آیا۔۔۔اس کے دوست کی پی اے اس کی رہنمائی کرتی اسے آفس تک لے آئی تھی اور اس نے اک جانب کو ہوتے ہوئے حارب کیلیئے دروازہ کھول دیا،وہ اس کا شکریہ ادا کرتا کمرے کے اندر داخل ہو گیا،اس کا دوست بھی اسے اندر آتا دیکھ کر مسکراتا ہوا اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے پاس پہنچ کر مصافحہ کیلیئے ہاتھ بڑھانے کے ساتھ ہی اس کے گلے سے لگ گیا۔

"لگتا ہے میں غلط وقت پر آگیا ہوں۔۔۔مصروف ہو۔۔۔"حارب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کی بھری میز کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بس آج زرا فوٹو شوٹ تھا ماڈلز کا۔۔۔ تمہیں تو پتا ہے یہ برینڈز والے جان کو آجاتے ہیں اگر زرا سا بھی کچھ آگے پیچھے ہو جائے۔۔اور پھر ماڈلز کے الگ نخرے۔۔۔"اس نے انٹر کام اٹھایا۔۔۔"کافی۔۔؟"اس نے حارب سے پوچھنے سے زیادہ اسے بتایا تھا۔۔۔حارب مسکرا دیا۔۔۔حارب اور اس کے کافی کے نیکسٹ لیول لو سے ہر کوئی آشنا تھا۔۔۔

"تم تو کافی ستائے ہوئے لگ رہے ہو۔۔۔"حارب نے مسکراتے ہوئے چوٹ کی۔

"نہیں یار۔۔۔بس یہ ہے اک برینڈ۔۔۔اس کی اک مخصوص ماڈل کی ڈیمانڈ تھی مگر ماڈل زرا موڈی ہے۔۔۔بس پھر مت پوچھو، کلائنٹ بھی بڑا ہے مگر نہ برینڈ مان رہا تھا اور نہ وہ ماڈل۔۔۔"وہ اپنے سامنے پڑے میگزین کو کھولنے لگا۔۔۔"پہلے بھی یہ ماڈل ہمارے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔۔دراصل اس کی فیزیک اچھی ہے اور اوپر سے خدا نے بھی خوبصورتی دے کر چار چاند ہی لگا دئے ہیں۔۔۔رہی صحیح کسر اس کی ناک پر ہر وقت کا غصہ پوری کر دیتا ہے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے اک عام سا تبصرہ کر رہا تھا۔۔۔"اور اسی بات کا اسے لیور یج حاصل ہے۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارب سرسری سا سنتا رہا۔۔بظاہر اس فیلڈ کے کسی بندے کیلئے یہ بات۔۔یہ الفاظ۔۔یہ بحث شاید بری نہیں ہو گی۔۔۔یہ ان کا کام تھا۔۔۔ماڈلز کو بھی شاید ایسی باتیں بری نہیں لگتی تھیں یہ ان کا بھی تو کام تھا۔۔

"یہ کافی مختلف ہے۔۔۔شروع سے ہی کانفیڈنٹ ہے۔۔۔اس کا پہلا پراجیکٹ بھی میرے ساتھ ہی تھا۔۔۔جو میرے لئے کافی حیران کن رہا تھا۔۔۔باقی ماڈلز کے مقابلے میں یہ خاصی پراعتماد تھی۔۔۔سالے لڑکے تک کیمرے کے سامنے گھبرا گئے تھے مگر اس نے سارا شوٹ بڑی کمال مہارت سے کروا دیا۔۔"

اس کے تبصرے میں خلل دروازے پر ہونے والی دستک نے ڈالا، آفس بوائے ہاتھ میں ٹرے تھامے اندر آیا تھا اور پھر وہ ٹرے حارب کے ساتھ پڑی میز پر رکھ کر چلا گیا۔

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے، میں تم سے اپنی کمپنی کی بات کرنے آیا ہوں اور تم سے تو پرانے کلائنٹس ہی ہینڈل نہیں ہو رہے۔۔۔"اس نے شرارت سے کہا۔

"نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے تم حکم تو کرو۔۔۔"

"بتاتا ہوں مگر تم تو پہلے بتاؤ تمہارا مسئلہ حل ہوا یا نہیں۔۔؟ پھر دیکھتا ہوں تم میری کمپنی کیلئے کام کرنے کے اہل ہو بھی یہاں نہیں۔۔۔" حارب نے مزے سے کہتے ہوئے کافی کا گھونٹ بھرا۔۔۔

"مسئلہ۔۔۔ وہ تو ایسا ویسا حل ہوا۔۔ پتا نہیں پہلے وہ خود ہی منع کر رہی تھی پھر اک دن اس کے مینجر کی خود ہی کال آگئی کہ اس نے ماڈل کو منا لیا ہے بس زرا فیس زیادہ ہو گی۔۔۔" وہ ساتھ ساتھ میں اپنی کافی پینے لگا۔۔۔ "اب سنا ہے اپنا کوئی بوتیک کھول رہی ہے۔۔۔"

"چلو گڈ فار ہر۔۔۔" حارب نے کافی کا گھونٹ بھرا۔

"ہاں گڈ تو ہے، مگر حیران کن بات ہے اتنے سالوں سے ابھی تک کسی کے ہاتھ نہیں آئی۔۔" کافی کا کپ رکھتے ہوئے وہ اپنے سامنے پڑا میگزین کھولنے لگا۔۔۔ "کچھ عرصے تک اس کا افئیر رہا تھا اک لڑکے کے ساتھ۔۔۔ مگر پھر اس نے چھوڑ دیا۔۔۔ زرا کھر دماغ کی ہے۔۔۔" اس نے کافی کا مزید اک گھونٹ بھرا اور پھر کہا۔۔۔ "میں نے بھی کوشش کی تھی۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارب اس کی بات پر چونکا۔ "مگر تمہیں تو اپنی بیوی سے خاصا قسم کا عشق تھا ناں۔۔۔" اس نے مزاق اڑایا۔۔۔

"وہ تو اب بھی ہے۔۔۔ مگر اس طرح کی خوبصورتی کے ہوتے ہوئے ریزسٹ کرنا زرا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔" اس نے میگزین پر بنی تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ "ویسے بھی میں کون سا شادی کرنے جا رہا تھا۔۔۔" اس نے میگزین کو ہلکا سا اس کی جانب سرکا دیا۔۔۔ "آہ۔۔۔ چلو کوئی نہیں ہم دور سے ہی اس کی خوبصورتی کو سراہ دیں گے۔۔۔" وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولا تھا۔

"میں اس مقصد۔۔۔" حارب نے میگزین کو پیچھے دھکیلنے کیلئے ہاتھ بڑھایا اور پھر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ اس کا میگزین کو پیچھے دھکیلتا ہاتھ وہیں رک گیا۔۔۔ چند لمحوں کیلئے وہ سکتے میں آگیا اور پھر اس نے میکانکی انداز میں سر اٹھا کر سامنے کرسی پر بیٹھے شخص کی جانب دیکھا، وہ حارب کے چونکنے پر مسکرا دیا۔۔۔ وہ جو میگزین کو پیچھے دھکیل رہا تھا اس نے میگزین اٹھا لیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کہا تھا ناں اس کی خوبصورتی کے آگے ریزیسٹ کرنا مشکل ہے، اچھے خاصے بندے کا ایمان ڈول جاتا ہے۔۔۔"

وہ تبصرہ کر رہا تھا اور حارب وہ اس ماڈل کی تصویر کو محویت سے دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ ماڈل بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔ وہ سفید بلاکس جو کسی سیڑھی کو تشبیہ دینے کیلئے پراپ کے طور پر استعمال کئے گئے تھے وہ ان پر بڑی ادا سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ ڈیپ بیک نیک ساڑھی۔۔ ساڑھی شاید اتنی خوبصورت نہیں تھی۔۔ مگر پہننے والے وجود نے اسے خوبصورت بنا دیا تھا۔۔۔ ساڑھی کا فال اک جانب نیچے کو ڈھلکا ہوا تھا۔۔ لال اور کالے رنگ کے امتزاج کی ساڑھی اس کی گوری رنگت اور اٹھی ہوئی ناک دیکھنے والے پر قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ سامنے بیٹھے شخص کے اس کی خوبصورتی میں کہے گئے قصیدے غلط نہیں تھے۔۔۔ فوٹو گرافر کا سارا فوکس اس کی ساڑھی اور اس کی برہنہ گردن کی جانب معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"دیکھا کہا تھا ناں۔۔ خوبصورت ہے۔۔" اس کے دوست نے اسے میگزین میں محو دیکھ کر کہا۔

Clubb of Quality Content!

"ہاں بہت خوبصورت ہے۔۔۔"اس کی آواز میں کچھ عجیب سا احساس تھا۔۔شکست خوردہ آواز۔۔

"تم نے کہا تھا آج اسی کا فوٹو شوٹ ہے۔۔؟"وہ میگزین پر نظریں ٹکائے بولا،وہ سر اٹھا کر اسے اپنے اندر ابھرنے والے تاثرات سے آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔

"ہاں۔۔دیکھنا چاہو گے۔۔۔؟"

"کیوں نہیں۔۔۔"وہ میگزین کو واپس رکھتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اسے اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔اک شکست تھی جس پر دل ڈوب گیا تھا۔آسمان تھا جو سر پر آن گرا تھا۔۔۔سانس تھی جس میں گھٹن بڑھنے لگی تھی۔۔۔اس نے زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا اس کی رسوائی یوں لکھی ہو گی،اس کے ہاتھوں لکھی ہو گی جس سے وہ بے پناہ محبت کے باوجود بھی محض اس کی خوشی کی خاطر اس سے دستبردار ہونے کو تیار ہو بیٹھا تھا۔

"چلو آؤ پھر۔۔۔اب تک تو شاید فوٹو شوٹ شروع بھی ہو چکا ہو گا۔۔۔یا شاید ہونے والا ہو گا۔۔۔"وہ دونوں اک ساتھ آفس سے نکل گئے۔۔۔

____

فوٹو شوٹ کی سب تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔۔۔وہ بھی اپنا مذکورہ لباس پہن کر تیار ہو چکی تھی اور اب اس کے ساتھ چلتی سیٹ کی جانب بڑھنے لگی۔

"مجھے سب سے برا یہ لہنگے کا فوٹو شوٹ کروانا لگتا ہے۔۔۔پتا نہیں کون پہنتا ہے اتنے بھاری بھر کم کپڑے" وہ آہستہ سے اپنا لہنگا اٹھائے ہوئے چلنے لگی۔۔۔"ویسے برینڈ والوں کو بھی اب عقل نہیں رہی۔۔۔"

"ہاں تم کھول رہی ہو ناں اپنا بوتیک، بنانا اچھے اچھے کپڑے۔۔۔"

"تم کسی خوش فہمی وہمی میں تو نہیں ہو۔۔۔؟" انزلہ نے چلتے چلتے رک کر اس کی جانب دیکھا۔وہ بھی سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"میں تمہیں کوئی سیلز مین کی جاب نہیں دینے والی، ابھی بتا دوں میرے بوتیک پر سارا اسٹاف بڑا اہل ہو گا۔۔۔"

وہ جھکتے ہوئے اسے فوٹو شوٹ کی مطلوبہ جگہ پر جانے کیلئے اشارہ کر گیا۔۔انزلہ نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔وہ آگے بڑھنا چاہ رہی تھی مگر جانے کون سا خدشہ تھا جو اس کے پاؤں کی بیڑی بن رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ چلو ناں۔۔۔"

انزلہ نے اس کی آواز پر سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھنے لگی مگر پھر اس کے قدم رک گئے۔۔۔ اس کے چہرے پر بلا اختیار ہی ناگواری در آئی۔۔۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔" اس نے تنفر بھرے لہجے میں وسیم کی جانب دیکھا۔

"تم دونوں کا اک ساتھ کپل شوٹ ہے ناں۔۔۔" وہ بڑی سہولت سے بتا گیا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔ میں اس کے ساتھ۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔" وہ اس پر چلا اٹھی تھی۔ یہ اس کا آخری فوٹو شوٹ تھا مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا وہ کسی کے ساتھ بھی کیا جا سکتا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔ یہ آخری فوٹو شوٹ ہے۔۔ اک بار کرنے میں کیا مسئلہ ہے۔۔۔" وہ منمنایا، اسے اس کے ہاتھوں سب کے سامنے اپنی درگت بنتی نظر آ رہی تھی۔

"آخری بار ہے تب بھی۔۔۔ اس کے ساتھ تو کبھی نہیں۔۔۔" وہ حتمی لہجے میں بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہیں کانٹریکٹ بریچ کرنے کی کاسٹ پتا ہے ناں۔۔۔؟" وہ آہستہ سے اسے پیچھے ہٹنے کے نتائج بتانے لگا۔

"تم جانتے تھے ناں یہ۔۔۔ تم نے دھوکہ دیا ہے مجھے۔۔۔" اس کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔

"نہیں میں بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ مجھے بھی آج صبح ہی پتا چلا ہے۔۔۔ اور تب کوئی فائدہ بھی نہیں تھا بتانے کا۔۔۔ ہم پہلے ہی کانٹریکٹ کر چکے تھے۔۔۔"

"تمہیں مجھے بتانا چاہیے تھا، میں کچھ کر لیتی۔۔۔ کچھ بھی کر لیتی مگر یوں، یہاں، اس کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکنے پڑتے۔۔۔" وہ کچھ پل کو بلینک ہو گئی۔۔۔

"انزلہ مائی ڈیئر۔۔۔ تمہاری یہ بھول ہے کہ تم یوں سب چھوڑ سکتی ہو۔۔۔" اسے روحیل کی آواز کہیں ماضی بعید سے سنائی دی تھی۔۔۔ تو اس نے ہار نہیں مانی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔ تم اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتے ہو۔۔۔" انزلہ نے اک قدم وسیم کی جانب لئے اس کا گلہ پکڑا۔

"مجھ لگا تم نے پڑھ کر ہی سائن کیا ہو گا۔۔۔" وہ ارد گرد دیکھ کر شرمندہ ہوا۔

"تم نے کہا تھا تم نے پڑھا ہوا ہے۔۔۔میں نے تم پر اعتبار کیا تھا، یہ تمہارا کام تھا۔۔"اس نے مٹھیاں بھینچی۔"تم اور مزاک جیسے ہو، وہ اندھیروں میں چھوڑ گئی تھی اور تم نے واپس سے اندھیرے میں دھکیل دیا۔۔"اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔آخر اس نے بھروسہ کر کیسے لیا تھا، اسے وسیم سے زیادہ خود پر غصہ آنے لگا۔۔۔خوبصورتی سے تیار ہوئے چہرے پر اب غصے، جھنجھلاہٹ کی لکیریں واضح ہونے لگی تھیں۔۔۔

"انزلہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، تم جانتی ہو میں تمہیں دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔"وہ منمنایا۔

"مگر تمہاری غفلت مجھے منہ کے بل گرا گئی۔۔۔تم سبھی مرد اک جیسے ہو۔۔۔گھٹیا، جہاں موقع ملتا ہے عورت کو ڈس لیتے ہو۔۔۔صرف اپنے گھر کی عورت کو عورت سمجھنے والے۔۔۔"وہ زہر خند لہجے میں غرائی۔

"تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم لوگ انزلہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتے ہو۔۔۔؟"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔"بھول ہے تم لوگوں کی۔۔۔۔تم سبھی مرد مل کر اک جانب بھی ہو جاؤ تب بھی انزلہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی دھاڑی تھی بالکل ویسے

جیسے شیر دھاڑتا ہے اور محض اس کی اک دھاڑ ہی سننے والوں کے دلوں پر لرزہ طاری کر دیتی ہے۔ وسیم نے جھرجھری لی۔

"آئیم سوری، مجھ سے سچ میں بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔۔۔" وہ پشیمان تھا۔

اس نے معافی مانگنی چاہی مگر انزلہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ "یہ کام ہو جائے تو اس کے بعد مجھے اپنی شکل نہ دکھانا۔۔۔"

اس نے انگشت شہادت سے اسے تنبیہ کی اور پھر کچھ لمحوں کو رکی۔۔۔ چند پل، محض چند پل لئے تھے اس نے خود کو کمپوز کرنے میں۔۔۔ اور پھر اپنی گردن اپنے ازلی انداز میں اٹھائے آگے بڑھ آئی۔۔۔

Clubb of Quality Content

"Welcome my dear..."

"ویلکم مائی ڈیئر۔۔۔" روحیل اس کے پاس آنے پر اپنے چہرے پر کمینی سی مسکراہٹ سجا گیا۔

"Just go to hell..."

"جسٹ گو ٹو ہیل۔۔۔" وہ دھاڑتے ہوئے فوٹو شوٹ کیلئے اپنی جگہ سنبھال گئی۔

“Not without you my dear...”

"ناٹ ود آوٹ یو مائی ڈیئر۔۔۔"

روحیل نے کہنے کے ساتھ ہی ماڈلنگ گائیڈ لائنز کے مطابق اپنا ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے خود سے قریب کرنا ہی چاہا مگر اگلے ہی سیکنڈر یفلیکسز میں انزلہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور پھر اس کے تھپڑ کی آواز جانے کتنی ہی بار سٹوڈیو میں گونجتی چلی گئی۔۔۔۔روحیل کا چہرہ ذلت سے سرخ ہو گیا۔۔۔دونوں کے مینجر فوراً ان دونوں کی جانب لپکے۔۔۔

"یوں سلٹ۔۔۔"وہ غصے سے چیخ اٹھا۔۔۔

"یو لاؤنج لزرڈ۔۔۔"وہ اس سے زیادہ شدت سے چیخی تھی۔۔۔کچھ لمحوں کیلئے پورا اسٹوڈیو اس کے منہ سے نکلنے والی گالی سن کر شاک میں چلا گیا،اس نے آج سے پہلے وہاں کسی سے یوں بات نہیں کی تھی، مگر ابھی سب کو سمجھ آگیا تھا وہ سنائی پڑنے والی زبان میں جواب دینا بھی جانتی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تم یوں میرے قریب آجاؤ گے۔۔۔؟کپڑوں پر لگی گندگی کو سنبھال کر نہیں رکھا جاتا،اور تمہاری حیثیت میرے نزدیک اسی گندگی کی سی ہے، میں اس کپڑے کو پھاڑ کر

پھینک دینا زیادہ پسند کروں گی کجا کہ اس گندگی کو اپنے ہاتھوں سے دھونے تک کا بھی تردد کروں۔۔۔" وہ اک اک لفظ چبا کر بولی تھی۔

"اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح، تم اسی گندگی میں آؤ گی۔۔۔" اس کی آنکھوں میں غصہ عود آیا۔ "میں تمہیں اس گندگی میں لا کر دکھاؤں گا۔۔۔"

انزلہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "انزلہ کرمانی خاک ہو جائے گی مگر تم تک چل کر کبھی نہیں آئے گی۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔"

"دادا کا نام لگانے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔۔۔" اس کے باپ کے کردار پر چوٹ کرتے ہوئے وہ ہنس اٹھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، جہاں تینوں نسلیں غلاظت کا ڈھیر ہوں وہاں سچ میں حقیقت نہیں بدلتی۔۔۔" روحیل نے اسے صرف اس کے باپ کی گالی دی تھی اور وہ اس کی تین نسلوں کو لپیٹ گئی تھی۔

"تم۔۔۔" روحیل اس کو اپنا مزاق اڑاتی ہنسی ہنستا دیکھ کر اس کی جانب بڑھنے لگا۔

"یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو۔۔۔" کاسٹنگ ایجنٹ فوراً آگے آیا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"اپالو جیز۔۔۔ریفلیکسز میں ہاتھ اٹھ گیا۔۔۔"انزلہ نے بڑے آرام سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔اس کا خیال تھا اس تھپڑ کے بعد روحیل خود ہی شوٹ کیلئے منع کر دے گا مگر وہاں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔

"چلو اب دوبارہ سے کریں گے۔۔۔"وہ کہہ کر اپنی جگہ کی جانب بڑھا۔۔۔اور پھر رکا۔۔۔"انزلہ اب اور نہیں۔۔۔"یہ اس کا انزلہ کے ساتھ پہلا فوٹو شوٹ نہیں تھا، وہ اسے جانتا تھا۔

اس چھوٹے سے مرحلے کے بعد ان دونوں کا فوٹو شوٹ شروع ہو چکا تھا۔۔۔اسے روحیل کے لمس سے مسلسل الجھن ہو رہی تھی۔۔۔جس کے سبب اس کا فوکس بار بار آوٹ ہونے لگا تھا۔۔۔اسے بلا اختیار ہی انعم بیگم کی باتیں یاد آنے لگیں۔۔۔وہ اس سے کہہ رہی تھیں کہ آخری بار بھی کیوں۔۔۔

"انزلہ۔۔"فوٹو گرافر نے اسے آواز دی۔۔۔اس کی خیالات سے واپسی ہوئی۔۔۔

"اب تم لوگوں کا یہ والا پوز ہے۔۔۔"فوٹو گرافر سکرین سامنے کرتے ہوئے دیکھانے لگا تو روحیل نے بھی اس کے ساتھ ہوتے ہوئے دیکھنا چاہا، وہ پیچھے کو ہو گئی، پھر ان دونوں نے

باری باری دیکھا تھا۔۔۔اس پوز کو دیکھتے ہوئے انزلہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو کمپوز کیا۔۔۔اس پوز میں اسے روحیل کی بانہوں کا سہارا لینا تھا۔۔۔اس نے اس کے بازو کے سہارے پیچھے کو گرنا تھا اور روحیل نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے سہارا دینا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامنا تھا۔۔۔یہ ویڈنگ کلیکشن کا شوٹ تھا۔۔۔

"فائن۔۔۔؟" فوٹو گرافر نے پوچھا۔۔۔وہ دونوں اپنی پوزیشن لے گئے۔۔۔انزلہ نے اک بار پھر اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو سنبھالا۔۔۔اور اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس کے قریب ہوئی۔۔۔اور پھر اس نے پیچھے گرنے کیلئے سہارا دیا تھا۔۔۔وہ پیچھے کو ہوتے ہوئے اس کی بانہوں میں گری اور آنکھ کے کنارے سے دو نفوس سٹوڈیو میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی دیئے۔۔۔مگر مہک۔۔۔یہ مہک جیسے ہی اس کے نتھنوں سے ٹکرائی اس کی دھڑکن نے رفتار پکڑلی۔۔۔یہ مہک اس کے حواس جکڑنے لگی تھی۔۔۔اندر آتے قدموں کی چاپ صور کی سی وحشت لئے ہوئے تھی۔۔۔اس کا فوکس مسلسل آؤٹ ہونے لگا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔فوکس۔۔۔" اک بار پھر سے فوٹو گرافر کی آواز ابھری،اس نے روحیل کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔کلک۔۔۔اور پھر یکے بعد دیگرے اک ساتھ کئی کلک ہوئے

Clubb of Quality Content

تھے۔۔۔"ڈن۔۔۔نیکسٹ پوز۔۔۔" فوٹو گرافر نے کہا۔۔وہ سیدھا ہوئی اور پھر اس کے قدم وہیں کے وہیں جم گئے۔۔۔اسے کچھ پل کیلئے محسوس ہوا جیسے سانس اٹک گئی ہو، دل کی دھڑکن ساکن ہو گئی ہو اور ارد گرد کی ہر چیز ساکت۔۔۔اس کی آنکھیں جھپکنا بھول چکی تھیں۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔وہ اتنے سالوں سے یہ کام کر رہی تھی اور کسی کو پتا نہیں چلا تھا۔۔۔اور پھر آج وہ یہاں۔۔۔وہ بھی تب جب وہ یہ کام چھوڑنے جا رہی تھی۔۔۔جب وہ اسے سب بتانے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔جب وہ اک آخری کوشش کی نیت کر چکی تھی۔ماضی بھی کیسا آسیب ہے، یہاں انسان محض پشیمان ہی ہوتا ہے اور ادھر وہ وہ کسی اژدھا کی سی صورت لئے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔

اس کی نظریں اس پر ٹھہر چکی تھیں، ارد گرد کی ہر چیز وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔کچھ رہا تھا تو وہ خود اور اس کے سامنے کھڑا وہ۔۔۔وہ سامنے ہی اپنے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا بڑے اطمینان سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔نہیں وہ اطمینان میں نہیں تھا۔۔۔پوز کر رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔۔۔

اس کے ساتھ کھڑے مرد نے انزلہ کی جانب دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔۔۔ان لمحوں میں ماسمیت اس کے وجود کے سبھی ساکت ہو چکا تھا۔۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

اس نے یونہی بڑے اطمینان سے اپنے اک بازو کو کھولتے ہوئے انزلہ کو واپس سے شوٹ کروانے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ جانتی تھی یہ ہر گز اسے سراہنے کیلئے نہیں تھا، بلکہ وہ کہہ رہا تھا کہ آپ کریں اتنی ہی ڈھٹائی کے ساتھ جتنی کے ساتھ پہلے کر رہی تھیں۔۔۔

"انزلہ کیا ہو رہا ہے آج تمہیں۔۔۔"فوٹو گرافر اس کے پاس آ گیا۔۔۔انزلہ نے حارب پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔۔۔"کیا ہوا ہے، تم ٹھیک ہو ناں۔۔۔؟"فوٹو گرافر نے اس کی اجڑی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر ہمدردی کے زیر اثر پوچھا۔۔۔میک اپ کے باوجود بھی اس کے چہرے کا بے رنگ ہو جانا بخوبی محسوس کیا جا سکتا تھا، اس کا چہرہ بالکل ان رسیدہ پتوں کی مانند ہو چلا تھا جو کبھی بہار میں شاخوں پر جھولنے کے بعد زمین پر بکھرے محض داستان خزاں سنانے کیلئے رہ جائیں۔۔۔وہ سر جھٹک گئی۔۔۔اور پھر واپس سے فوٹو شوٹ کیلئے بڑھ گئی۔۔تو

یوں راز افشاں ہونے لکھے گئے تھے، یوں اسے پتا چلنا تھا۔۔۔"انزلہ تم اس سے بات کرو۔۔۔"اسے انعم بیگم کے الفاظ سنائی دیئے۔۔۔

"میں نہیں کر سکتی۔۔۔"اس نے کہا تھا۔۔۔اسے معلوم ہوتا کہ یوں اس کی ذات کے راز آشکار ہونے والے تھے تو وہ اس سے بات کر لیتی۔۔"انزلہ غلطیاں سب سے ہوتی ہیں۔۔ بچپنے میں ہو جاتا ہے۔۔۔"

"غلطیاں نہیں گناہ۔۔۔بے وفائی کا گناہ۔۔۔"

"یہ تم اسے طے کرنے دو کہ بے وفائی تھی یا نہیں۔۔۔"تو پھر آج سب طے ہو چکا تھا۔۔۔ جھوٹ۔۔ فریب سب آشکار ہونے والا تھا۔۔۔اور آج ہو گیا تھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"فوٹو گرافر نے اسے اپنے حواسوں میں نہ دیکھ کر اک بار پھر آواز لگائی، وہ ہوش میں آتی لڑکھڑائی لیکن پھر اگلے ہی لمحے خود کو سنبھال گئی۔ جانے کب تک اس کا وجود اب ان ٹھوکروں کی ذد میں رہنے والا تھا اور اب اسے سہارے کی خواہش نہیں رہی تھی، جن ہاتھوں کے تھام لینے کی آرزو تھی وہ اب اس کی بے وفائی کی زنجیر میں مقید ہو چکے تھے۔

روحیل نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔انزلہ نے تھام لیا۔۔۔اس کے ہاتھوں میں ہلکی ہلکی لرزش تھی۔۔۔۔وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسے خود کے قریب کر گیا اور وہ خلاف معمول مزاحمت کیئے بغیر اس کے قریب ہو گئی، اس قدر قریب جس قدر حارب کو ہونا چاہیے تھا۔۔۔اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر روحیل نے عین اپنے دل کے اوپر رکھ لیا، وہاں جہاں حارب کے دل کو ہونا چاہیے تھا۔۔۔اس کے لمس کے نیچے اس کی دھڑکنیں رقص کرنے لگی تھیں جبکہ اس لمس پر حارب کی دھڑکنوں کو بے قابو ہونے کا حق تھا۔۔۔ضبط کے سبب حارب کی آنکھیں لال انگارہ ہوئیں۔۔۔۔انزلہ نے بے ساختہ ہی اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا سمیٹا، یوں کہ اس کی ہتھیلی اور روحیل کے دل کے مقام کے بیچ فاصلہ پیدا ہو گیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

فوٹو گرافر اپنا کیمرا سیٹ کیئے کھڑا تھا۔۔"گو۔۔۔"اس نے کہا انزلہ نے سر اوپر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

حارب۔۔۔انزلہ نے اپنی آنکھیں زور سے بند کیں اور پھر واپس سے کھولیں۔۔۔وہ حارب نہیں روحیل تھا۔۔۔اک ساتھ کتنے ہی کلک ہوئے۔۔۔"نیکسٹ۔۔۔"

اس نے اپنا سر تھوڑا سا پہلے کی نسبت نیچے کیا، روحیل اس کی جانب جھکا۔۔۔دور کھڑے شخص نے اپنی مٹھیاں ضبط سے بھینچی۔۔۔اس کی آنکھیں خون آشام ہوئیں۔۔۔اس کے ہونٹ آپس میں پیوست ہو گئے۔۔۔اس کا تنفس بڑھ گیا۔۔۔وہ انسان۔۔۔اس کی بیوی۔۔۔وہ اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔ضبط تھا کہ ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔وہ تنے نقوش لئے وہیں کھڑا رہا، کچھ لمحے پہلے اس کی بیوی کے قدم جمے تھے اور اس وقت اس کے قدم جم گئے تھے۔وہ آگے بڑھ کر اسے روکنا چاہتا تھا مگر وہ برف کا ہو چکا تھا۔۔۔اس کی شہزادی نے اسے برف کا کر دیا تھا۔

"ریڈی۔۔۔"فوٹو گرافر نے کہا۔۔۔

حارب کا دل کیا وہ وہاں سے بھاگ جائے، ایسی جگہ جہاں حقیقت تو بہت دور اس عکس کے خیال کا بھی گزر نہ ہو مگر اس کے قدم منجمد ہو چکے تھے۔۔۔

روحیل جھکا اور اس سے پہلے مذ قورہ شارٹ لیا جاتا وہ اس سے پہلے ہی نیچے گر چکی تھی۔۔۔گھٹنوں کے بل۔۔۔ہاتھوں کی مٹھیاں بند کئے۔۔۔۔سر جھکائے۔۔۔اپنے ارد گرد کو بھلائے، بکھر جانے کے خوف کو بھلائے، بھرے ہجوم کے سامنے اپنی مضبوطی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کے زعم کے ٹوٹ جانے کا کوئی ملال، کوئی خوف باقی نہیں رہا تھا۔۔۔دنیا ہمیشہ ہی اس کی جوتی کی نوک پر تھی اور جو اس کی جوتی کی نوک پر کبھی نہیں رہا تھا آج وہ اس کے جوتے کی نوک پر آ گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟" سبھی اس کی جانب لپکے۔۔۔وہ بہت بااعتماد تھی۔۔۔آج اس کا یوں ڈھ جانا، سبھی کو حیران کر گیا۔۔۔

وہ کچھ بول ہی نہیں پائی۔۔۔سب کچھ اپنے سامنے ریت کی طرح ہتھیلی سے پھسلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔اس نے سر اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔۔ناآشنائی تھی۔۔۔افسوس تھا۔۔۔

"اٹھو۔۔۔" روحیل نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔انزلہ نے نظریں پھیر کر خالی خالی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ اس کی جانب ہاتھ بڑھائے جھکا ہوا تھا۔۔۔اس میں سکت نہیں تھی کہ اپنی مٹھیاں کھول پاتی۔۔۔کھول پاتی تو کسی کا ہاتھ تھام لیتی۔۔۔نہیں تھامتی۔۔۔تھام ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔کسی اور کا ہاتھ تھاما ہی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

روحیل نے تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے اسے اس کے کندھوں سے پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی حارب وہاں آن پہنچا۔۔۔اس کی آنکھوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے فشارِ خون کے انتہاؤں کو چھونے کے سبب اس کی آنکھوں میں موجود ننھی ننھی رگیں پھٹ پڑی ہوں اور اب ان سے رستہ خون پوری آنکھوں میں پھیل چکا ہو۔۔۔چہرے پر جو ضبط کی داستان رقم تھی اس کا ذکر کسی لفظ میں، کسی جملے میں نہیں ملتا تھا۔۔۔

اس نے روحیل کو گریبان سے پکڑ کر پیچھے کھینچا اور پھر اپنے ضبط کو توڑتے ہوئے اک مکا اس کے منہ پر جڑ دیا۔۔۔وہ توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے نیچے جا گرا۔۔۔

"اپنے ہاتھ دور رکھو میری بیوی سے۔۔۔"وہ شہادت کی انگلی اٹھائے درشتی سے بولا ۔۔۔"دوسری صورت تمہارے دونوں ہاتھوں کی اک اک انگلی کی اک اک پور پر ابھرتی اک اک نس کو ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔"وہ اسے دونوں اطراف سے اپنے پاؤں کے گھیرے میں لیتے ہوئے اس پر جھکا۔"جب یہ دوست تھی تب تمہیں نہیں بخشا تھا اور اب بیوی ہے میری۔۔۔اس کے تحفظ کیلئے مجھے جانور بھی بننا پڑا، میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔۔۔"

وہ وہاں سے ہٹتا اپنے دوست کی جانب آیا اور بنا اسے اپنے تحفظ کا موقع دیئے اس کے گھٹنے کی پچھلی جانب وار کرتے ہوئے اسے نیچے گرا گیا۔"میری بیوی کی مرضی کے بغیر اس کے آس پاس بھٹکنا تو بہت دور، اس کی مرضی کے خلاف کسی کو اس کے عکس کو آنکھوں میں بھرنے تک کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔"

وہ کچھ لمحے پہلے اپنے دوست کی حریص نگاہوں کی بابت بولا تھا۔اس کے دوست نے اٹھتے ہوئے مزاحمت کرنی چاہی، حارب نے انگلی اٹھائی۔"ورنہ بیویاں تو سب کی ہیں۔۔۔"وہ استہزاء سے ہنسا۔"اور میں ہر گز برائی کو اچھائی سے بدلنے کا قائل نہیں۔۔۔"

حارب کے الفاظ سبھی کے چہروں سے خون نچوڑ گئے، خصوصاً اس کے دوست کے چہرے سے۔۔۔وہ سب کو کیا باور کروا گیا تھا کسی کو بھی سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔کم سے کم اس کے دوست میں تو کچھ کہنے کی ہمت نہیں رہی تھی، وہ پرانے وقت میں اسے بحیثیت دوست اپنی ہر بات بتاتا آیا تھا بنا اس بات پر توجہ دیئے کہ حارب نے خود کبھی اس سے کام کے سوا کوئی دوجی بات نہیں کی تھی۔

روحیل غصے میں اٹھتا اس کی جانب لپکا، حارب کے دوست نے بیچ میں آتے ہوئے اسے روک دیا۔۔۔اسے روحیل کی یا اس سمیت کسی بھی شخص کی پرواہ نہیں تھی، جو بھی آتا اپنی ناک تڑوا کر ہی جاتا۔۔۔ وہ آہستہ سے اپنے گھٹنے کو موڑتے ہوئے زمین سے ٹیکتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ کچھ پل زخمی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔اس کی آنکھیں کچھ بیان کرنا چاہتی تھیں مگر اب وہ سننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اسے بہت آرام سے بازوؤں سے تھامتے ہوئے کھڑا کر دیا۔۔۔

آخری سپاٹ سی نظر اس نے اپنے دوست اور روحیل پر ڈالی اور پھر انزلہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ آیا۔۔۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر اس نے انزلہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ "گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔"

وہ خاموش کھڑی رہی۔۔۔ حارب نے ضبط کرتے ہوئے اک لمبی سانس لی اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے گاڑی میں بیٹھا دیا، دروازہ بند کرتے ہوئے وہ انزلہ کا خود کی جانب دیکھنا محسوس کر سکتا تھا۔۔۔اس کا خود کا دماغ اس وقت کئی الجھنوں کی ضد میں آیا ہوا تھا، اس کی جانب سے ضد میں اٹھائے جانے والے اقدام میں یہ سب سے غیر متوقع

قدم تھا، ایسا عمل جس کی توقع وہ زندگی میں کبھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہ وہاں سے ہٹتا ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آگیا اور خاموشی سے اپنی نشست سنبھالتے ہوئے اس نے دروازہ بند کیا۔

"اک سیکنڈ۔۔۔کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ انزلہ کو۔۔۔۔" وسیم نے حارب کی جانب گاڑی کی ونڈو پر جھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔حارب نے تنفر بھری نظروں سے اسے گھورتے ہوئے مٹھی بند کئے شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی۔۔۔"کیا چاہتے ہو جو ناک اندر میں اس خبیث کی نہیں توڑ پایا وہی تمہاری توڑ دوں۔۔؟" وہ فوراً سے پیچھے ہوا تھا اور حارب نے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔وہ انزلہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ نہیں سکتا تھا اور سڑک پر آتے کسی بھی شخص پر تنفر بھری نگاہ ڈالنا بھول نہیں رہا تھا۔۔۔

ان دونوں کے بیچ موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا، محض اک خاموشی تھی جس کی موجودگی یقینی تھی۔۔۔وہ اتنی کمزور تو نہیں تھی۔۔۔اگر پہلے کبھی اس سے ڈر نہیں لگا تھا۔۔۔کوئی مروت نہیں نبھائی تھی تو پھر آج کیوں۔۔۔کیوں اس کے سامنے آتے ہی اس کے حواسوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔۔اس نے گردن گھما کر حارب کو دیکھا وہ بائیں ہاتھ سے سٹئیرنگ

Clubb of Quality Content

تھامے، دائیں بازو کو گاڑی کی کھڑکی میں ٹکائے انگشت شہادت کو اپنے لبوں پر رکھے خاموش تھا۔۔۔ بالکل ویسی خاموشی جو سمندر اختیار کرتا ہے۔۔۔ ویسی ہی خاموشی جو کسی طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔۔۔

اس دوران اس نے اک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اک بار بھی نہیں۔۔؟ سٹئیرنگ پر دھرے ہاتھ کی گرفت قدرے مضبوط تھی، اس قدر کہ اس کے بازوؤں کی رگیں بھی تنی ہوئی تھیں۔۔۔ بالکل اس کے چہرے کے نقوش کی طرح۔۔ کن پٹی کی نس بار بار ابھر کر معدوم ہو رہی تھی اور گردن کی بائیں جانب کی رگ بھی واضح ہونے لگی تھی۔۔۔ دوسرے ہاتھ کی مٹھی کو وہ بند کئے ہوئے تھا۔۔۔ شاید ضبط کیلئے۔۔۔ زبان سے اک لفظ نہیں مگر وجود کا رواں رواں اس کے اندر ابھرتے اشتعال کا گواہ تھا۔

وہ کچھ پل اس کو دیکھتی رہی۔۔۔ اس آس کے ساتھ شاید وہ بھی پلٹ کر اسے دیکھ لے مگر نہیں۔۔ وہاں اب انزلہ کا اس کی جانب دیکھنا نہ دیکھنا برابر تھا۔۔۔ اس نے ونڈو کی جانب سر موڑ لیا اور واپس سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔ "یوسلٹ۔۔۔" انزلہ نے آنکھیں بند

کرلیں۔۔۔"وہ دیکھو روحیل کی گرل فرینڈ۔۔۔۔"اس نے سسکی لی۔۔۔اس کے سر میں درد اب زور پکڑنے لگا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہو کر بیٹھو۔۔۔"یہ اک بات تھی جو اس نے اس سارے دوران کہی تھی۔۔۔وہ اپنے پاؤں سیٹ کے اوپر رکھے سمٹی سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔انزلہ نے یک دم گاڑی کی رفتار کا بڑھنا محسوس کیا۔۔۔وہ گرتے گرتے بچی۔۔۔حارب نے ہاتھ آگے ناں کیا ہوتا تو اس کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرا چکا ہوتا۔۔۔انزلہ نے کچھ پریشان ہو کر حارب کی جانب دیکھا۔۔۔وہ پہلے قدرے آرام سے ڈرائیو کر رہا تھا اور اب سیدھا ہو کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔اس کی نظریں سامنے سڑک پر دیکھنے کے بجائے بار بار بیک ویو مرر کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔انزلہ نے ڈرتے ڈرتے پیچھے دیکھا۔۔۔وہ روحیل تھا جو مسلسل ان کی گاڑی کو کراس کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔انزلہ نے گھبراہٹ کے عالم میں حارب کو دیکھا وہ کسی بھی صورت ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

وہ اس وقت شام کے بڑھتے سایوں میں شہر کی مصروف ترین شاہراہ میں سے ایک پر تھے، جہاں اس وقت ٹریفک معمول سے زیادہ ہوتی تھی، کارپیٹڈ روڈ پر نہ رکنے والی ٹریفک

۔۔۔روحیل مسلسل اس سے آگے نکلنے کی کوشش کررہا تھا اور حارب وہ اسے کسی صورت اپنے سے آگے نکلنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ دونوں اپنی اپنی ضد میں روڈ پر سفر کرتے دوسرے لوگوں کو بھی مشکل میں ڈالنے لگے تھے۔۔۔حارب نے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا، تبھی ٹریفک کی رفتار مدھم ہوئی اور اس کے سامنے والی گاڑی نے بریک پر پاؤں رکھا اور اس کی لال بتیاں جلیں۔۔۔

"حارب۔۔۔"انزلہ چلائی، اس نے فوراً سے سامنے دیکھتے ہوئے بریک لگانی چاہی مگر جس رفتار پر وہ تھا وہ فاصلے سے کہیں زیادہ تھی، اک لمحے کو انزلہ کو اپنے سامنے موت دکھائی دی۔

"بائیں جانب کچھ ہے۔۔۔؟"اس نے گاڑی کو نچلی لین میں کرتے ہوئے کہا۔

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔"وہ سپیڈ کم کرنے کے بجائے مزید بڑھاتا گاڑی کو بائیں لین میں ڈال گیا۔۔۔روحیل بیک وقت ڈپر اور ہارن کا استعمال کرتا اس کے پیچھے راستہ نکالنے لگا۔۔۔روحیل کو پچھاڑ دینے پر جو مسکراہٹ آج حارب کے چہرے پر آ رہی تھی ویسی مسکراہٹ انزلہ نے آج سے پہلے کبھی اس کے چہرے پر نہیں دیکھی تھی۔

روحیل اپنی گاڑی کو عین اس کے اوپر چڑھائے ہوئے تھا، ہلکی سی بھی رفتار کم کرنے کی صورت میں وہ دونوں گاڑیاں خود ہی اک دوسرے پر چڑھتے ہوئے کچلی جاتیں۔۔۔اس لین میں گاڑیوں کا ہجوم بڑھنے لگا، حارب اک ساتھ دو لائینیں بدلتا روڈ کے اختتام پر آیا اور پھر گاڑیوں کو ڈاج کرتا واپس سے پہلی لائین میں آگیا۔روحیل کی گاڑی بھی سانپ کی طرح لہراتی اس کے پیچھے آئی۔

روحیل نے حارب کو نیچے سے اورٹیک کرنے کی کوشش کی اور پھر انزلہ کا دل حلق میں آیا تھا۔۔۔لیفٹ سے اورٹیک کرتے ہوئے وہ اپنے سامنے آتے ٹرک سے کیسے بچا تھا یہ اک موجزے سے کم نہیں تھا۔۔۔

انزلہ نے سنبھلتے ہوئے حارب کو دیکھا وہاں فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔اسے یوں پچھاڑنے کے بعد وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔انزلہ کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔وہ ایسا تو نہیں تھا۔۔۔حارب نے اسے پیچھے کر دیا تو وہ یکے بعد دیگرے ڈیپر مارتا ہوا اس کی بینائی کو چیلنج کرنے لگا۔۔۔حارب نے ڈرائیو کرتے ہوئے اپنی سائیڈ کے شیشے کو بٹن دباتے ہوئے نیچے

Clubb of Quality Content

کیااور اپناہاتھ ہوامیں کسی گانے کی دھن جیسالہرایااور پھر روحیل کوہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیچھے آنے کیلئے پھر سے چیلنج کیا۔۔۔

"تمہیں دوسروں کی عورتوں کو چیز کرنے کا سبق توسیکھناپڑے گا۔۔۔"انزلہ نے اپنی آنکھیں بند کیں اور پھر اگلے ہی پل وہ اپنی بائیں جانب سے پڑتی ہارن کی آواز پر اچھلی ۔۔۔دونوں گاڑیوں کے سائیڈ مرر آپس میں ٹکرائے تھے۔۔۔حارب اسے اپنے بائیں بازو کے حلقے میں لیتاخود کی جانب کر گیا۔

"She is such a whore..."

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"شی از سچ آ ہور۔۔۔"

روحیل نے اپنی کھڑکی سے منہ باہر نکالے کہا،اک سیسہ تھاجواس کے کانوں میں انڈیلا گیا تھا ۔اس نے اپنے باپ کی گالی کھائی تھی اور اس کے ساتھ بیٹھے شخص نے اپنی بیوی کی۔روحیل نے کہتے ساتھ ہی گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ان سے آگے نکلنا چاہامگر مقابل بھی حارب تھا۔۔۔حارب ہمدانی۔۔۔اس نے بھی اگلے ہی لمحے ایکسیلیٹر پر پاؤں دیا۔۔بغیر دیکھے ۔۔۔بغیر سوچے کہ انجام کیا ہو سکتا ہے۔۔۔انزلہ محسوس کر سکتی تھی وہ دونوں آج اک

دوسرے کو کچل دینے کے درپر تھے۔۔۔دونوں پوری روڈ کو باپ کی جاگیر سمجھ کر اندھا دھن گاڑی بھگا رہے تھے۔۔۔اک لائن سے دوسری اور دوسری سے تیسری۔۔۔سگنلز توڑتے ہوئے۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم میری بیوی کو گالی دے کر اپنے گھر میں چھپ جاؤ گے۔۔۔" حارب گاڑی اس کے پاس کرتے ہوئے کھڑکی سے چلایا۔۔۔"میں تو تمہیں قبر سے بھی نکال لاؤں گا۔۔۔"

روحیل اس پر ہنسا۔۔۔"یہ کسی کی نہیں ہے۔۔۔تمہاری بھی نہیں۔۔۔" سامنے موڑ تھا۔۔۔نچلی جانب ہونے کے سبب وہ فائدے میں رہا تھا اور اک بار پھر آگے نکلا۔۔۔

دونوں گاڑیاں اب مین روڈ سے نیچے اتر چکی تھیں۔۔۔حارب کی گاڑی کی سپیڈ قدرے تیز تھی جس کا اندازہ کرتے ہوئے روحیل نے بائیں جانب نظر آتی سوسائٹی کی گلی میں اپنی گاڑی ڈال دی۔۔۔وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔۔۔جب تک حارب کو سمجھ آیا وہ کچھ گلیاں آگے آچکا تھا۔۔۔اگر انزلہ نے سیٹ بیلٹ نہ پہنی ہوتی تو اس قدر زور سے بریک لگانے سے عین ممکن تھا کہ اس کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرا جاتا۔۔۔حارب نے غصے سے اپنا ہاتھ سٹیئرنگ پر

مارا۔۔۔یہ پہلی مرتبہ تھی جب وہ اسے اس قدر غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔مگر ابھی وہ سکون کا سانس لیتی ہی کہ اس نے اک بار پھر گاڑی کی ریس بڑھاتے ہوئے گاڑی کو اک گلی میں ڈال دیا۔۔۔گویا وہ اس کو حقیقت میں قبر سے نکال لانے کے درپہ تھا۔۔۔اس کے سر پر جنون سوار تھا، اک بار پھر اس کی گاڑی ہواؤں سے باتیں کرتی سڑک پر دھول اڑانے لگی تھی۔اس کے نقوش پتھر کی مانند سخت ہو چکے تھے، لب آپس میں پیوست تھے اور سٹئیرنگ پر گرفت کا اندازہ اس کے بازوؤں میں ابھرتی رگوں کو دیکھ کر لگایا جاسکتا تھا۔وہ یونہی اندھا دھن گاڑی بھگا رہا تھا جب اس کی نظر اک گلی میں ریورس آتی گاڑی پر پڑی، اس سے پہلے وہ اک بار پھر سے اس کے ہاتھ سے نکلتا حارب نے فوراً سے ہینڈ بریک لگاتے سٹئیرنگ کو گھمایا اور ڈرفٹ مارتے کار کا رخ سیدھا اس گلی کی جانب پھیر دیا۔۔۔گاڑی کے پہیوں کی چرچراہٹ پر انزلہ کو جھرجھری ہوئی۔

روحیل کا خیال تھا وہ گلیوں کے اندر سے ہوتا ہوا بچ نکلے گا مگر وہ غلط تھا۔وہ جس گلی میں داخل ہوا تھا وہ سامنے سے بند تھی۔۔۔ڈیڈ اینڈ۔۔۔"لعنت ہو۔۔۔" وہ چیخا، اضطراب نے اسے جکڑا، اس نے گردن گھما کر بیک سکرین سے پیچھے دیکھا۔وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔اس

نادر کلب
Clubb of Quality Content

نے گاڑی کے شیشے سے گردن باہر نکالے گاڑی کو فوراً تیز رفتاری سے ریورس کیا اور پھر سیدھا کرتے ہوئے آگے بڑھایا مگر گلی کے کونے تک پہنچنے سے پہلے ہی حارب کی گاڑی کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر اس کے چہرے پر پریشانی کی لکیریں کھینچ گئیں۔۔۔اس کے پسینے چھوٹے تھے۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ کرتا حارب اپنی گاڑی لئے اس کے سر پر آن پہنچا اور بنا روحیل کو سوچنے کا کوئی موقع دئے وہ روحیل کی جانب سے اس کی گاڑی کو ہٹ کرتے رگڑتا چلا گیا۔۔سیٹ بیلٹ نہ پہنے ہونے کے سبب روحیل کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا۔اس نے گاڑی جان بوجھ کر اپنی جانب سے اس کی کار سے ہٹ کی تھی،یوں کے اب اس کی گاڑی روحیل کی گاڑی کا راستہ روک چکی تھی۔۔۔

"حارب۔۔۔"انزلہ نے اس کا بازو پکڑ کر روکنا چاہا۔۔مگر پھر اس کی اک نظر تھی اور انزلہ اس کا بازو چھوڑ گئی۔۔۔

"تم کیا اسے جان سے مارو گے۔۔۔"اس بار بھی وہ کچھ نہیں بولا تھا مگر اس کی نظریں بہت کچھ کہہ گئی تھیں۔۔۔وہ دوسرے سیکنڈ سے پہلے سیٹ بیلٹ کو کھینچ کر اتارتا غصے سے بھرا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی سے اترا تھا اور پھر شیر کی طرح روحیل کی گاڑی کے پاس پہنچ کر اس کی گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے اسے گریبان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے باہر نکالا لیا۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں بکواس کرنے کی۔۔۔ہاں کیسے ہمت ہوئی۔۔" وہ دھاڑا،اور روحیل کو کالر سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے خود کے پاس کیا ۔۔۔"بولو۔۔۔تمہاری زبان نے اسے رنج دینے کی جسارت کی بھی کیسے۔۔۔میں نے آج تک اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور تمہاری زبان اسے زک دے گئی۔۔۔"وہ خون آشام نگاہوں سے اس پر برستا اس کے منہ پر مکا رسید کر گیا،روحیل اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے گاڑی کے ساتھ جا لگا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

حارب کو یوں غصے سے پاگل ہوتا دیکھ کر انزلہ بھی بھاگتے ہوئے گاڑی سے باہر آئی تھی۔۔۔روحیل نے اپنے بازو کی کھلی آستینوں سے لبوں میں سے بہتے خون کو صاف کیا اور پھر حارب کے پیچھے کھڑی انزلہ کو دیکھ کر تمسخرانہ ہنسی ہنسا۔۔۔حارب نے پلٹ کر اپنے پیچھے دیکھا وہ عین اس کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔یہاں اک پل کو وہ چونکا تھا اور روحیل نے اپنی پوزیشن سنبھالتے ہی اس پر حملہ کر دیا۔۔۔وہ اپنا توازن برقرار رکھنے میں بری طرح ناکام

ہوتا ہوا زمین پر جا گرا۔۔۔اس سے پہلے روحیل جھک کر اس پر اور حملہ کرتا وہ فوراً سے اک جانب کو گھومتا خود کو اس کی پہنچ سے دور کرتے ہوئے خود کو سنبھال گیا اور پھر روحیل کو قابو کرتے ہی اس نے اس بار روحیل کو دھو کر رکھ دیا۔۔۔آخر باکسنگ محض اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنے کیلئے تو نہیں سیکھی تھی۔۔۔

"Trust me she is not even yours..."

"ٹرسٹ میں۔۔۔شی از ناٹ ایون یورز۔۔۔" اس نے اپنا منہ حارب سے بچا کر کہا اور اگلے ہی لمحے حارب کا مکا اتنا جاندار اور شدت سے بھرپور تھا کہ وہ روحیل کی ہمت توڑ گیا۔۔۔ جب اسے احساس ہو گیا کہ وہ اس کی اتنی ٹھکائی لگا چکا ہے کے وہ اب اس پر وار نہیں کر سکتا تو وہ اسے چھوڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"you better stay away from my wife..."

"یو بیٹر سٹے آوے فرام مائی وائف۔۔۔"

وہ اسے چھوڑتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔

"یہ یہاں ختم نہیں ہوگا بیوی کے شوہر جی۔۔۔" روحیل اپنا سر گاڑی کے ٹائر سے ٹیکے چلایا۔۔۔

"بیڈ فاریو۔۔۔" اس نے بنا مڑے کہا تھا۔۔۔

"تم جانتے ہو تمہاری بیوی کا یونیورسٹی کے زمانے میں میرے ساتھ افئیر رہ چکا ہے۔۔۔؟" وہ ابھی بھی باز نہیں آیا تھا۔ حارب کے قدم تھمے نہیں تھے۔ وہ اپنی گاڑی کی جانب چلتا رہا، گاڑی کے پاس پہنچ کر اس نے اپنی جانب کے دروازے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انزلہ کی جانب دیکھا۔ "آئندہ میرے اور اس خبیث کے بیچ میں مت آنا۔۔۔" وہ دوٹوک انداز میں کہتا گاڑی کے اندر بیٹھ گیا۔۔۔ "تمہارا اس کے ساتھ جو بھی تھا وہ یہاں پر ختم ہوا۔۔۔ اور میرا شروع۔۔۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھائے درشتی سے بولا۔۔

"حارب۔۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا مگر حارب کا جملہ اسے خاموش کروا گیا۔

"کیا ابھی بھی کچھ ہے جو باقی رکھنا چاہتی ہو۔۔۔؟"

وہ خاموش ہو گئی۔۔ یہ اتنے سالوں میں پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اس کے ساتھ یوں بات کر رہا تھا۔۔ بنا کسی جذباتی وابستگی کے۔۔۔ منہ پر مار دینے والے انداز میں۔۔۔

جیسے ہی گاڑی گھر کے سامنے رکی وہ بنا کچھ کہے خاموشی سے گاڑی سے اتر گئی۔۔۔وہ گاڑی پارک کرنے لگا تھا۔۔۔انزلہ وہیں کھڑی اس کے اترنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ اپنی سیٹ پر تھوڑا جھک گیا۔۔۔یہاں سے انزلہ کو یہی دکھائی پڑ رہا تھا مگر اس نے محسوس کیا وہ محض اس کے چلے جانے کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔تو کیا وہ اس کی نظروں سے اتنا گر چکی تھی کہ وہ اب اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

انزلہ نے آنکھیں زور سے بند کرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں ابلتے پانی کو روکا۔۔۔"وہ مجھے چھوڑ دے گا۔۔۔" اسے اپنے ہی الفاظ کی بازگشت سنائی دی۔۔۔انعم بیگم کے سمجھانے پر اس نے انہیں کہا تھا۔۔۔"تو یوں۔۔۔اس طرح وہ اس سے تعلق ختم کرنے جا رہا تھا۔۔۔" وہ اپنے بازو لٹکائے ہاتھوں کی مٹھیاں بند کئے اسے دیکھتی وہیں کھڑی رہی۔۔۔وہ بھی بنا اپنی کہے اندر جانے کو تیار نہیں تھی۔

انزلہ کو گھر کی جانب نہ جاتا دیکھ کر بلآخر وہ گاڑی سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔گاڑی سے نکلتے ہی اس نے انزلہ کو دیکھا۔۔۔انزلہ کو اس کی آنکھوں میں اس وقت تکلیف کے علاوہ کوئی دوسرا

احساس دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔بہت تکلیف۔۔۔وہ اس سے کچھ کہنے کیلئے ایک قدم آگے بڑھی۔۔۔

"گھر جاؤ۔۔۔"وہ اس پر سے نگاہیں ہٹاتا ہاتھ کے اشارے سے اسے قطعیت سے منع کر گیا۔۔۔

"حار۔۔۔"اس نے اسے اپنا نام بھی پورا لینے نہیں دیا تھا اور ہاتھ اٹھا کر بیچ میں ہی روک دیا ۔۔۔

"ابھی نہیں۔۔۔ابھی کچھ بھی نہیں۔۔۔"انزلہ کو اس کے شکست خوردہ لہجے سے تکلیف ہوئی۔۔۔

"خدا کیلئے اس وقت چلی جاؤ۔۔۔ تمہیں تو گنوا چکا ہوں اب دوستی کو نہیں گنوانا چاہتا۔۔۔"اس کے لہجے کی آنچ انزلہ کی آنکھوں کو جلا رہی تھیں،وہ سر جھکاتی گھر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

وہ خاموش کھڑا اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا،اس کیلئے۔۔۔اس کے خود کیلئے بھی اسے وہاں سے یوں بھیج دینا تکلیف دہ تھا،کچھ لمحوں کے منظر سے غائب ہو جانے نے دونوں کی ہی زندگی

میں بھونچال برپا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔ کیا اس کا اس کی زندگی سے کچھ عرصے کیلئے غائب ہو جانا اسے اس قدر توڑ گیا تھا۔۔۔

کبھی کبھی ہماری محض کچھ لمحوں کی ہی خاموشی صدیوں کا فاصلہ پیدا کر دیتی ہے۔۔۔ کیا ان کے درمیان بھی کبھی نا ختم ہونے والا فاصلہ در آیا تھا۔۔۔ وہ شکست خوردہ سا چلتا ہوا اپنے کمرے میں آگیا۔۔۔ ہاتھ میں پکڑی چابیاں اس نے سائیڈ میز پر پھینک دی، وہ جیسے ہی شیشے سے ٹکرائیں اس کی سطح میں دراڑیں پیدا کر گئیں۔۔ عجیب قسم کی بے بسی تھی، عجیب قسم کا غصہ تھا جو اس کے اندر سے ساری شدت کو نچوڑ لے گیا تھا، وہ آج اپنا غصہ پنچنگ بیگ پر بھی نہیں اتار سکتا تھا۔۔۔ اسے اپنا آپ خالی خالی سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے بائیاں ہاتھ اپنے پہلو پر رکھتے ہوئے دائیاں ہاتھ اپنے سر کی پچھلی جانب رکھے سر کو اوپر اٹھائے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی۔۔۔ ایسا انجام تو اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

اس نے جھک کر سائیڈ دراز کھول کر اس میں سے لفافہ نکال لیا، وہ اس کی تکلیف کا مداوا کرنے کی غرض سے یہ کاغذات بنوا تو چکا تھا مگر پھر خود کے دل کا کیا، وہ اک امید لئے اسے اپنے پاس ہی سنبھال گیا۔۔۔ لیکن اگر اس کی جانب سے ہوئی غفلت کا یہی خمیازہ تھا، انزلہ کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تکلیف کا یہی مداوا تھا پھر اسے یہ کر دینا چاہیے۔۔۔اگر وہ اس کے دل کا خون کرنا چاہتی تھی تو وہ کر سکتی تھی۔۔۔۔اسے حق تھا۔۔۔

وہ لفافہ پکڑتا کرسی پر ڈھ گیا۔۔۔ہاتھ میں پکڑے طلاق کے کاغذات کا بوجھ اسے اپنی استطاعت سے زیادہ محسوس ہونے لگا،اس نے انہیں سائیڈ میز پر رکھ دیا اور اپنا سر کرسی کی پشت پر گرا دیا۔۔۔اجڑی آنکھوں کے ساتھ وہ چھت کو تکنے لگا،آنسو ضبط کرنے کے چکر میں اس کے گلے کی گلٹی بار بار ابھرتی اور پھر معدوم ہو جاتی۔۔۔اس نے زندگی میں کبھی شکست کا تصور بھی نہیں کیا تھا اور پھر شکست بھی ایسی،جہاں ساری ریاضتیں چند سالوں پہلے کی جانے والی بے اعتنائی کے منہ پر ماری گئی تھیں۔۔۔اس کا دماغ اس سے ہو جانے والی کوتاہیوں کو جانچنے لگا تھا،وہ حال سے ماضی میں پہنچتا اک اک لمحے کی چھانٹی کرنے لگا۔۔۔

وہ کالج بیگ کندھے کے پیچھے ڈالے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے کو تھا جب محمود صاحب کی آواز پر رک گیا۔

"آج تم نے کالج سے آنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے آج ہم نے اک نیا سبق سیکھا ہے۔۔۔" اس نے شرارت کو چہرے پر نہیں جھلکنے دیا۔

"کیا۔۔۔؟" انہوں نے بڑی غور سے پوچھا۔

"سب سے پہلے سلام کرتے ہیں۔۔۔"

"یہ سبق ماں باپ پر ہی فرض ہے یاں اولاد بھی کر سکتی ہے۔۔۔"

وہ ہنستا ہوا ان کے پاس آ گیا۔ "آپ آج گھر پر ہی ہیں۔۔۔" وہ کمرے کی جانب بڑھتا انہیں دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔ وہ بیگ کو صوفے پر رکھتا ان کے پاس بیٹھ گیا۔

Clubb of Quality Content

"ہاں بس کچھ کام تھا، تم بتاؤ کہاں آوارگی کرتے آئے ہو۔۔۔"

"توبہ کریں ڈیڈ۔۔۔" اس نے ملازم کے ہاتھ سے پانی پکڑ کر گھونٹ بھرا۔ "انزلہ کے ساتھ تھا۔۔۔"

"اور قاسم۔۔۔ وہ نہیں تھا ساتھ۔۔۔؟" ان تینوں کی جوڑی مشہور تھی۔

"نہیں۔۔۔ڈنڈی ماری ہے اس نے۔۔۔اصل میں آج اک لڑکے نے انزلہ کو وین سے دھکا دے دیا تھا۔۔۔"

"پھر۔۔۔؟اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔۔۔؟"وہ پریشان ہوتے ہوئے فوراً سے سیدھا ہوئے۔

"نہیں۔۔۔وہ خود کو بچانا جانتی ہے۔۔۔بس سامنے والے کو دھونا نہیں جانتی۔۔۔"وہ کہتے ساتھ ہی بیگ اٹھاتا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

محمود صاحب کی آنکھیں اس کے انکشاف پر باہر آئیں۔۔۔"تم نے اسے مارا ہے۔۔۔؟"

"نہیں تو۔۔۔میں کیوں ماروں گا۔۔۔مجھے کون سا اس نے دھکا دیا تھا۔۔۔"وہ سہولت سے کہتا آگے بڑھ گیا۔

سیڑھیوں کے بیچ اس نے رک کر پیچھے اپنے باپ کو دیکھا جو ابھی تک شکی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔"میں نے تو صرف اس کے ہاتھ پاؤں پکڑے تھے مارا تو انزلہ نے تھا۔۔۔"

محمود صاحب نے وہی سے اپنا جوتا اٹھا کر اس کی جانب پھینکا تھا جو ہمیشہ کی طرح نشانہ خطا کرتا شینڈلیئر کو ہلا گیا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔وائیلنس از ناٹ آلاوڈ۔۔۔"اس نے بیچارہ سا منہ بنایا۔

"تمہارا اپنے کالج میں فساد کر کر کے دل نہیں بھرتا۔۔۔ تمہیں پتا ہے ناں کسی پر ہاتھ اٹھانا غلط ہے۔۔۔"

"ایوری تھنگ از فیئر ان فرینڈ شپ۔۔۔"وہ مزے سے کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کمال ہاؤس کی لان والی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔آج صبح ہی اس کے باپ نے اس کے سر پر نکاح والا بم پھوڑا تھا۔۔وہ کالج کے پہلے سال میں تھا،اور اپنی آنکھوں میں آزاد لڑکپن کے خواب لئے اپنی نگاہیں آسمان پر ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔اور انہوں نے اس پر آج اتنی بڑی ذمہ داری ڈالنے کا فیصلہ کر دیا تھا۔۔۔اس کے انکار، حیران، ضد کے باوجود بھی وہ بار بار اسے

قطعیت مگر پیار بھرے انداز میں درخواست کر کے مناہی گئے تھے،اور پھرابھی کچھ دیر پہلے اس کا نکاح بھی پڑھوا چکے تھے۔۔۔

اس وقت وہ غصے میں بپھرا سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا تھا،اس کا بس نہیں چل رہا تھااپنے ارد گرد موجود ہر چیز کو آگ لگا دے۔۔۔ جبھی انزلہ اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔اس نے گردن گھما کراس کی جانب دیکھا،اس کے چہرے پر نہ ویسی ناراضگی تھی،نہ خوف،نہ ہی کوئی اور جذبہ،نہ ہی خوداستحصالی پر ابھرتا باغی پن۔۔۔وہ ایسی ہی تھی،چیزیں اس پر ویسے اثرانداز نہیں ہوتی تھیں یاں پھر وہ نظرانداز کر دیا کرتی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھتا باہر کی جانب بڑھا،وہ بھی اس کے پیچھے ہی لپکی۔

"کہاں جارہے ہو۔۔۔؟"

حارب نے مڑ کراس کی جانب دیکھااور پھر بنا کچھ کہے آگے بڑھا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ناراض ہو۔۔۔؟"

"ہاں ہوں۔۔۔"وہ چلتے چلتے بول رہا تھا۔

"کس سے۔۔۔؟"

"سب سے۔۔۔ ہر انسان سے۔۔۔ دنیا کی ہر چیز سے۔۔۔ میرا بس چلے تو میں ہر چیز کو آگ لگا دوں۔۔۔" اس نے غصے سے کہا۔

"مجھے بھی۔۔۔؟" انزلہ کو دکھ ہوا۔

وہ ٹھہر گیا۔۔۔ وہ اس کی دوست تھی۔۔۔ "تم نے منع کیوں نہیں کیا۔۔۔؟"

"بابا نے کہا وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔"

"جو کوئی بھی تمہیں آ کر کہے گا اسے تم سے پیار ہے تم اس کی بات مان لو گی۔۔۔؟" وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔ "تم پاگل ہو۔۔۔؟"

"انا نے کہا اگر تمہارے ساتھ نکاح سے انکار کیا تو وہ کسی اور کے ساتھ کروا دیں گے۔۔۔ تم تو میرے دوست ہو میں نے کہا یہی ٹھیک ہے۔۔۔"

"ہاں دوست ہوں اور تم نے مجھے ہی قربان کر دیا۔۔۔ واہ۔۔۔"

"تم ایسے کیوں کہہ رہے ہو۔۔۔"

"خیر جو ہوا سو ہوا۔۔۔ میں تمہیں ایک بات بتادوں جو میں خود بھی کرنے والا ہوں۔۔۔ یہ محبت وحبت کی پٹی آنکھوں سے اتار دو ورنہ یہ لوگ یونہی ہمیں ایکسپولائٹ کرتے رہیں گے۔۔۔اوراب اپنی خود کی عقل استعمال کرنا شروع کردو نہیں تو یونہی کبھی کسی جانب دھکیلی جاؤ گی تو کبھی کسی جانب۔۔۔"

"تم کہیں جارہے ہو۔۔۔؟"اسے اس کی باتوں سے بس یہی سمجھ آیا تھا۔

"ہاں۔۔۔میں مام کے پاس جارہاہوں۔۔۔ تم مجھ سے کبھی کوئی امید مت رکھنا۔۔۔ تمہیں ابھی میری باتیں بری لگے گیں، مگر وقت حالات جذبات بدل دیتے ہیں۔۔۔میں نہیں چاہتا تم اس خوامخواہ کے ذبردستی کے رشتے میں خود کو الجھائے رکھو جس کا انجام ہم دونوں میں سے کسی کو اچھا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔ابھی ہم کچھ کر نہیں سکتے لیکن جیسے ہی ہمارے ہاتھ میں اختیارات آئیں گے ہم سب سے پہلے اپنے فیصلے خود کریں گے۔۔۔میں کسی اور کی شرطوں پر زندگی نہیں گزار سکتا، تمہیں بھی نہیں گزارنی چاہئے۔۔۔"وہ اس وقت جذباتیت کی انتہا پر تھا۔

"تم مجھے اس سب کے بیچ چھوڑ کر بھاگ رہے ہو۔۔۔ تم ہماری دوستی ختم کر کے جا رہے ہو۔۔۔؟" وہ شاکڈ تھی۔

"ہر کسی کو اپنی بقا کی جنگ خود لڑنی ہوتی ہے۔۔۔ تمہیں بھی لڑنی چاہیے۔۔۔ میں بھی لڑوں گا۔۔۔ اور رہی بات دوستی کی وہ ہمارے والدین کی نظر کھا گئی۔۔۔" وہ دکھ سے کہتا اسے اپنے پیچھے چھوڑتا چلا گیا۔

ماضی میں یہی اس سے اک غلطی ہوئی تھی اور جس کی سزا شاید اب زندگی بھر اسے بھگتنی پڑنی تھی۔ وہ آگے بڑھنے لگا جب اس کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی، حارب نے گردن گھما کر ٹیرس کے دروازے کی جانب دیکھا، شیشے کے دوسری پار متورم آنکھوں میں فریاد لئے وہ وہاں تھی۔۔۔ وہ وہیں کھڑی تھی۔۔۔ وہ اس کی دہلیز پر کھڑی تھی وہ کیسے اسے دیکھ کر اپنا باب قفل ذدہ رکھ سکتا تھا۔۔۔

حارب نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔ وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اندر آ گئی۔

وہ کرسی پر بیٹھتا اپنا سر پیچھے کو گراتا آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

"تم مجھے کچھ کہنے بھی نہیں دو گے۔۔۔۔؟"اس نے ڈبڈباتی آنکھوں کے ساتھ پوچھا۔۔۔

"کیا کہنے دوں تمہیں انزلہ۔۔۔کیا۔۔۔؟"وہ آنکھیں بند کئے اپنی کرسی پر جھولتا رہا۔۔۔بند آنکھوں نے نجانے کتنے ہی آنسو مقید کر رکھے تھے۔۔۔۔

"میں تمہیں کیا صفائی دے سکتی ہوں۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتی ندامت ذدہ ہوئی۔

"ہاں۔۔۔تم مجھے کیوں صفائی دو گی۔۔۔دنیا کی طرح حارب بھی تمہارے جوتے کی نوک پر۔۔۔"حارب نے آنکھیں کھولتے ہوئے رنج سے اسے دیکھا،اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔ہر وقت چاند سی چمکتی آنکھوں میں لال شام کی سی وحشت تھی۔۔۔وہ کیا کہنا چاہتی تھی اور وہ کیا سمجھ رہا تھا۔۔۔

"ایسے مت کہو۔۔۔"وہ تڑپ اٹھی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آگیا۔"کیوں ایسا نہیں ہے کیا۔۔۔؟تم نے کیا کہا تھا انزلہ۔۔۔؟تم کسی کو بھی جوابدہ نہیں ہو۔۔۔میں گزرے سالوں میں تمہارے ہر عمل کا ذمہ خود کے سر لیتا آیا ہوں لیکن اب تو میں آگیا تھا ناں۔۔۔؟"وہ متورم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔انزلہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔وہ اس

Clubb of Quality Content

کیلئے اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا جو خود سے منسلک عورت کی بے وفائی پر رو رہا تھا، زدو کوب کرنے کے بجائے وہ ماتم کناں تھا۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ایسے کیسے ہو گیا تھا۔۔۔

"تم اس تکلیف سے آشنا ہی نہیں ہو۔۔۔اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی معتبر چیزوں کو بے وقت ہوتے دیکھنا کس قدر تکلیف دہ ہے۔۔۔ جس انسان کو آپ نے دل کی مسند پر بٹھایا ہو اس کا عکس کسی اور کی آنکھوں میں ابھرتا دیکھنا کس قدر صبر طلب ہے۔۔۔۔اور ان دونوں احساسات نے میرے دل کا خون کر دیا ہے۔۔۔"اس نے نم آنکھوں سے انزلہ کی جانب دیکھا۔

Clubb of Quality Content!

"اک مرد میرے سامنے میری بیوی کو گالیاں دیتا ہے۔۔۔اور دوسرا کافی کے کپ کے ساتھ اس کی خوبصورتی کے قصے بتاتا ہے۔۔۔۔"اک آنسو تھا جو اس کی آنکھوں سے گرا تھا اور وہ اسے نظر انداز کر گیا۔۔۔"اور وہ مجھے بتاتا ہے کہ وہ کیسے۔۔۔۔"اس نے بے بسی سے ہاتھ اٹھائے۔۔۔وہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کیلئے وہ الفاظ جو اس کے دوست نے کہے تھے۔۔۔"جانتی ہو اس کی نظریں۔۔۔اس کی خواہشات۔۔۔سب میرے لئے گالی تھا۔۔۔وہ میری بیوی

سے ناجائز تعلقات رکھنا چاہتا تھا۔۔۔وہ تمہارے بارے میں وہ سب سوچ رہا تھا جو میں نے بھی کبھی تمہارے بارے میں نہیں سوچا۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ کی پشت کو اپنے ہونٹوں پر رکھے ضبط کیا۔۔۔"وہ تمہارے لئے یہ سب سوچ رہا تھا۔۔۔تمہارے لئے یہ سب کہہ رہا تھا۔۔۔تمہارے لئے انزلہ۔۔۔تمہارے لئے۔۔۔ہمارے بیچ یہ تعلق نہ بھی ہوتا تب بھی مجھے اتنا ہی برا لگتا۔۔۔تم۔۔۔تم ایسی نہیں تھی۔۔۔تمہیں یہ سوٹ نہیں کرتا۔۔۔تمہارا وقار۔۔۔"اک غم توناں تھا جو جاں کو لاحق تھا، کہیں محبت کا خون ہو جانے کی آزردگی تھی تو کہیں محبوب کے وقار کی آزمائش لے ڈوبنے کو تھی۔۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگلے ہی لمحے اس نے شدت جذبات سے اس کے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اسے جھنجھوڑ ڈالا۔

"پتا ہے میرا دل کیا کر رہا ہے۔۔۔؟میرا دل کر رہا ہے میں اک گولی اس کو ماروں اور اک۔۔۔۔"وہ رکا۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کچھ پل کو خاموش ہوا، انزلہ نے خوف سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔وہ اس کے بازو چھوڑ گیا۔۔۔"اور دوسری گولی میں خود کو

مارلوں۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ پاس پڑے صوفے پر ڈھ گیا۔۔۔"میں کیسے ضبط کروں۔۔۔بتاؤ مجھے۔۔۔تم ایسی تو نہیں تھی انزلہ۔۔۔"

"حارب۔۔۔"وہ نیچے اس کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

"بتاؤ۔۔۔میں تمہیں کیسے ڈیفینڈ کروں۔۔۔؟یوں جب دوسرے لوگ مجھے تمہارے بارے میں آکر بتارہے ہیں۔۔۔یاں یوں جب وہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تمہاری بھی نہیں ہوگی۔۔۔"انزلہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔حارب نے اپنے گھٹنے پر رکھے اپنے ہاتھ کے اوپر اس کے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔"تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔تم بھی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔"اس نے کڑی سے کڑی ملانے کی کوشش کی۔۔۔"کیا تم اب۔۔۔اب بھی۔۔۔اسے۔۔۔"وہ اپنا سر گرا گیا۔۔۔اس میں ایسا سوال اس کی جانب دیکھ کر کرنے کی سکت ہر گز نہیں تھی،اگر اس نے ہاں کہہ دیا۔۔۔آخرابھی بھی اگر کیوں تھا۔۔۔؟کیوں وہ سب کچھ دیکھ کر بھی یقین پر گمان کو ترجیح دے رہا تھا۔۔۔دیکھے پر ان دیکھے کو ترجیح دیتے ہوئے اپنی ہی بینائی پر شک کر رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے لگا تھا۔۔۔" وہ کچھ پل کو کچھ بھی نہیں بول سکا۔۔ سامنے بیٹھے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر نیچے ماربل کے فرش پر گرتے بے وقت ہوا۔۔۔ اگر اس کے قدموں میں بیٹھی لڑکی رو رہی تھی تو اس کی خود کی آنکھیں بھی گریہ کر رہی تھیں۔

"مجھے لگا تھا تمہارے اور اس کے بیچ جو کچھ تھا وہ ختم ہو چکا ہے۔۔۔ ہو گیا تھا ناں۔۔۔؟ تمہاری محض اس سے دوستی تھی ناں۔۔۔؟" حارب نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اس کو کیوں نہیں بتا رہا تھا کہ جب سے اس نے اس کے اور روحیل کے بارے میں سنا تھا اس کے بعد کا عرصہ اس نے انگاروں پر گزارا تھا۔۔۔ اس کے چھن جانے کے خوف سے وہ سب کچھ سمیٹتا یہاں چلا آیا تھا اور یہاں آکر پتا چلا سب کچھ بہت پہلے ہی بکھر چکا ہے۔۔۔

"کیا کچھ لمحوں کیلئے منظر سے غائب ہو جانے پر دوستی۔۔۔، محبت یونہی اپنا رخ بدل لیا کرتی ہے۔۔۔ ایسا ہے تو پھر میری دوستی، میری محبت کیوں نہیں بدلی انزلہ۔۔۔ کیوں میرے دل میں تم ابھی تک وہیں ہو جہاں پہلے دن سے تھی۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے اپنی الجھنوں کو سلجھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔"ہاں پر تمہیں مجھ سے محبت بھی تو نہیں تھی۔۔۔"وہ ٹوٹ چکا تھا۔

"مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔"وہ اس کے سامنے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی سر جھکا گئی۔۔"مگر اسے محبت مت کہو۔۔۔"اس نے بہت آہستہ آواز سے التجا کی۔۔۔

"کس کو کہوں پھر محبت۔۔۔؟خود کو جس کے ساتھ تم رہنا نہیں چاہتی۔۔۔اس۔۔۔"وہ رک گیا۔۔اسے اس کا نام تک لینا گوارا نہیں تھا۔۔۔"اس کمینے کو جس کے ساتھ۔۔۔تم میرے۔۔۔میرے نکاح میں۔۔۔وہ محض دوستی تھی ناں۔۔۔؟"وہ جملے کو ترتیب نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔اس کے اندر کیا کیا سوال پنپ رہے تھے،کون سے پوچھنے والے تھے،کون سے نہیں وہ خود بھی جان نہیں پا رہا تھا۔۔۔دل کا اک حصہ اس کے خسارے پر غمگیں تھا اور اک حصہ خود کی حق تلفی پر رنجیدہ۔۔۔"اور مجھے اک بار۔۔۔اک بار تم نے اس کے متعلق مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔۔"اس نے اس کا ہاتھ اپنے گھٹنے پر سے ہٹا دیا۔۔۔"اور تم بتاؤ گی بھی کیوں۔۔۔تمہیں کون سا میرے ساتھ رہنا ہے۔۔۔اس حساب سے ٹھیک ہی ہے۔۔۔"وہ

کب تک اس کے بولنے کا منتظر رہا تھا اور وہ خاموش رہی تھی، وہ کبھی اس کے بولنے کی خواہش مند نہیں تھی اور وہ کہتا چلا جا رہا تھا۔

"وہ اچھا انسان نہیں ہے۔۔۔" وہ یونہی سر جھکائے بولا۔۔۔ انزلہ کو سینے میں تکلیف محسوس ہوئی۔۔۔ "تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہیں ڈائیورس دے دوں گا۔۔۔" حارب نے ملول چہرہ لئے سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ دل میں ٹیسیں اٹھیں۔۔۔ یہ خوبصورت آنکھیں کبھی اس کی نہیں ہو سکتی تھیں۔۔۔ "مجھے اندازہ ہو گیا ہے آپ کسی کو زبردستی خود سے محبت نہیں کروا سکتے۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھتا بیڈ کے پاس آ گیا اور سامنے پڑے لفافے کو اٹھاتے ہوئے واپس سے انزلہ کی جانب آیا۔ انزلہ نے اس کی جانب دیکھا، وہ لحظہ بھر وہاں کھڑا رہا پھر بے بسی سے لبوں کو بھینچے اس نے ہاتھ میں پکڑے لفافے کو اس کے سامنے صوفے پر اچھال دیا۔

"سائن کر کے ڈیڈ کو دے دینا۔۔۔" اس کا لہجہ ہر تاثر سے پاک ہو چکا تھا، شاید وہ اپنی شکست تسلیم کر گیا تھا۔

انزلہ کانپتے ہاتھوں سے لفافہ کھولنے لگی "تمہیں لگتا ہے مجھے اس سے محبت ہے۔۔۔؟"اس نے ہاتھ میں پکڑے پیپر کو ہلایا۔

"تم مجھ سے محبت نہیں کرتی اور میرے لئے یہیں ہر بات ختم ہو جاتی ہے۔۔۔"وہ برف سے ٹھنڈے لہجے میں کہتا آگے بڑھا۔

انزلہ وہاں سے اٹھتی ہوئی بھاگ کر اس کے سامنے آئی۔۔۔"تم مجھے چھوڑ کر جارہے ہو۔۔۔؟"

وہ ہنسا۔۔۔"تم کب کا مجھے چھوڑ چکی ہو۔۔۔میں تو بس اس۔۔۔"حارب نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے اپنی شرٹ کو پکڑا۔۔۔"میں اس کی آخری رسومات ادا کر رہا ہوں۔۔۔"وہ دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں نگاہیں ٹکائے ہوئے تھے، محبت کی نہیں رنج کی۔۔۔

جب وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کی آنکھوں میں اترے تو وہ کبھی ان کی گہرائی میں نہیں اتری تھی اور اب۔۔۔خواہش کو بھی خواہش کے خواہش نہ رہنے پر ہی دوام ملتا ہے۔۔۔

"بہر حال جتنی جلدی یہ سائن کر کے ڈیڈ کو دو گی اتنی جلدی یہ سب ختم ہو جائے گا۔۔۔پھر نہ کوئی حارب رہے گا نہ کوئی شکوہ۔۔۔"وہ بنا اس سے نظریں ملائے بولا اور اک جانب سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔انزلہ فوراً سے آگے آئی۔۔۔وہ بنا اس کی جانب دیکھتے ہوئے دوسری جانب سے آگے بڑھ گیا۔

"تم اب میری جانب دیکھنا تک۔۔۔مجھ سے ملنا تک گوارہ نہیں کرو گے۔۔۔؟"اس نے نم آواز میں اس کے پیچھے سے کہا۔

وہ رک گیا۔۔۔دل نے کہا اک بار پلٹ کر دیکھ لے،جاتے جاتے اک آخری بار اس سے مخاطب ہو جائے۔۔۔مگر وہ کیا کہتا۔۔۔کس حق سے کہتا۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر اپنی چابی اٹھالی۔۔۔دل کو ہزار بار ڈپٹنے کے باوجود بھی وہ اک آخری بار اس کو استحقاق سے دیکھنے کیلئے پلٹ ہی گیا۔"میں نے تمہیں اپنا ہر حق معاف کیا۔۔۔"اس نے اک گہری سانس بھری۔"الوداع انزلہ۔۔۔کبھی نہ ملنے کیلئے۔۔۔"کہتے ساتھ ہی وہاں سے نکل گیا۔

"پھر دعا کرو کہ یہ دل بند ہو جائے۔۔۔" وہ بھی اس کے پیچھے سے چلائی تھی مگر اس کی بات سنی ان سنی رہ گئی تھی۔ وہ جا چکا تھا۔۔۔ ہاں وہ چلا گیا تھا۔۔۔ ایک بار پھر۔۔۔ کبھی دوبارہ نہ ملنے کی دعا کرتے ہوئے۔۔۔ اسے آزاد کرتے ہوئے۔۔۔

وائے آوارگی، وائے نادانی یا وائے بخت ناکارہ

مانند ریت پھسل گیا ہر وہ شخص جس کو تھا چاہا

فضہ جاوید

____

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ بڑے دل کے ساتھ علیحدگی کا فیصلہ تسلیم کرتا یاں سناتا وہاں سے آتو گیا مگر کمرے سے باہر نکلتے ہی اس کے قدم بوجھل ہونے لگے۔۔۔ اس کا دل بھی یک دم بھر آیا۔۔۔ اتنے دنوں کی امید بلآخر آج ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ اک لمحے کو دل چاہا وہ ابھی وہاں سے بھاگتا ہوا واپس چلا جائے اور اس کے ہاتھ سے وہ کاغذات لے کر انہیں پھاڑ دے۔۔۔ وہ ضبط کرتا سیڑھیاں اترنے لگا۔۔۔ "تو یہاں سفر تمام ہوا۔۔۔" اس نے قدم بڑھائے۔۔۔ "تمہاری محبت کو ثمر نہیں لگا۔۔۔" اک اور زینہ اس نے عبور کیا۔ "تمہارا واپس آجانا چلے جانے کے دکھ کا مداوا

نہیں کر پایا۔۔۔"اس کی رفتار مدھم پڑھ گئی۔۔۔"میں آپ کی طرح نہیں ہوں محبوب کہے طلاق اور میں کہوں سرکار اک ساتھ تین باریاں باری باری۔۔۔"اس کے کانوں میں اپنا ہی قہقہ گونجا۔۔۔"یہ کسی کی نہیں ہو سکتی۔۔۔"وہ زینہ اترنے لگا اور پھر اس کا پاؤں سیڑھی کے کنارے پر پھسلا تھا،اس کا ہاتھ میں پکڑا موبائل اور چابی آخری تین زینوں سے ہوتی ہوئیں زمین پر جا گریں،وہ ہارا ہوا ریلنگ کو تھامتا وہیں زینے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"بس مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔"وہ اپنے گھٹنوں پر اپنی کہنیاں ٹکائے اپنے بازوؤں پر اپنا سر ٹکا گیا۔۔۔

اس کی چیزوں کے گرنے کی آواز پر محمود صاحب فوراً سے کچن سے باہر آئے،انہوں نے سامنے سیڑھی پر اپنے ہاتھوں میں سر گرائے حارب کو دیکھا۔۔۔وہ انہیں ٹھیک نہیں لگا،وہ اس کے پاس بڑھ آئے۔۔۔

"تم کیا یہ عاشقوں کی طرح سر گرائے بیٹھے ہو۔۔۔"انہوں نے اس کے پاس پہنچ کر کہا۔حزبِ اختلاف اس کی جانب سے نہ کوئی حرکت ہوئی اور نہ ہی کوئی جواب آیا تھا۔۔وہ فکرمندی سے اس کی پاس آکر بیٹھ گئے۔۔۔وہ خاموش تھا،ضرور کچھ بڑا ہوا تھا۔۔۔وہ جس

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قدر صاف گو تھا وہیں کچھ باتوں پر وہ بات نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔انہوں نے آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، اور یہاں اس کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔وہ بنا ان کی جانب دیکھے ان کی ٹانگوں پر سر رکھتا رو دیا۔۔۔بنا یہ سوچ کہ وہ مرد ہے۔۔۔بنا اس بات کی جانب توجہ دئے کہ معاشرہ مرد کے رونے پر کیا کہتا ہے۔۔۔اس کا دل تکلیف میں تھا، امید کی رسی ہر گزرتے پل کے ساتھ ٹوٹ رہی تھی اور اسے یہ وقت گزارنا تھا، قطرہ قطرہ یہ تکلیف اس کے اندر اتاری جانی تھی۔۔۔

"حارب کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ اس کے یوں یک دم ہی رو دینے پر پریشان ہو گئے۔۔۔وہ ہمیشہ اپنے والدین کے فیصلے سے ناخوش رہا تھا اور جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتا آیا تھا، مگر کبھی یوں رویا نہیں تھا۔۔۔اپنی ماں کے چلے جانے پر بھی نہیں۔۔۔شاید ان کے دور ہونے کے سبب اس کی ان سے اس قدر جذباتی وابستگی بھی نہیں ہو پائی تھی، اس نے بہت پہلے ہی ان کا بچھڑنا قبول کر لیا تھا مگر یہاں تو امید تھی اور جواب ٹوٹ رہی تھی اور اسے بھی توڑ رہی تھی۔۔۔اس نے اک واحد ہستی کیلئے خود کو تین سو ساٹھ کے اینگل پر بدلا تھا، اپنی انا، اپنی ضد، اپنی محبت سب کو اس کی جیت کے پس پشت ڈال دیا تھا۔۔۔وہ اس کی جیت کا تاج اس کے

Clubb of Quality Content

سر پہناتا خود مات کا دھبہ اپنے ماتھے پر لگوا آیا تھا۔۔۔اس کا ماتم بنتا تھا۔۔۔وہ ان کی گود میں سر رکھے آنکھوں کو زور سے بند کئے روتا چلا گیا۔۔۔

"کیوں بوڑھے باپ کو پریشان کر رہے ہو۔۔۔مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔"

"ڈیڈ میں نے سب کھو دیا۔۔۔سب کھو دیا ڈیڈ۔۔۔"وہ ان کی گود میں اپنے سر کو رکھے رنج سے دائیں بائیں ہلانے لگا۔

"کیا کچھ چھن گیا ہے۔۔۔؟"

"سب چھن گیا ڈیڈ۔۔۔میں خالی ہاتھ رہ گیا۔۔۔"اس کی نم آواز میں موجود ملال کا احساس محمود صاحب کے دل کو بھی رنجیدہ کرنے لگا تھا۔

"ارے مرد بنو۔۔۔چھوٹی موٹی چوریاں تو ہوتی رہتی ہیں شکر کرو جان بچ گئی۔۔۔"وہ جانے کیا ہی سمجھ بیٹھے تھے، انہیں یہ تو معلوم تھا وہ گھر سے باہر گیا ہے مگر وہ واپس آ چکا تھا انہیں معلوم نہیں تھا۔

"اسی بات کا ملال ہے ڈیڈ۔۔۔دل چلا گیا اور جان بچ گئی۔۔۔ڈیڈ۔۔۔میں اس جان کا کیا کروں۔۔۔"اس کی سسکی ابھری۔۔۔

"کیسی بیوقوفی والی باتیں کر رہے ہو،اور تم کب سے یوں دنیاوی چیزوں پر ہلکان ہونے لگے۔۔۔"انہوں نے اس کی پیٹھ کو سہلایا۔۔۔اس کے رونے میں کوئی وقفہ نہیں آیا تھا۔۔۔

"نہ جان جارہی ہے نہ تکلیف۔۔۔ مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہورہی۔۔۔"وہ روتے روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"کیا انہوں نے تمہیں مارا بھی ہے۔۔۔؟"وہ پریشان ہوئے۔۔۔"حارب مجھے بتاؤں کیا انہوں نے تمہیں مارا ہے۔۔۔؟"انہوں نے اس کو اٹھاتے ہوئے سیدھا کیا،وہ اپنا رخ دوسری جانب کر گیا۔

"حارب۔۔۔مجھے بتاؤ،کیا کہا ہے انہوں نے تم سے۔۔۔؟"انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔وہ کچھ پل دوسری جانب کو منہ کیئے خاموش سر جھکائے بیٹھا رہا پھر اس نے شکست خردہ آواز میں کہا۔

"میں انزلہ کی بات مان رہا ہوں۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھ کی پشت کو ناک پر پھیرتے ہوئے رہ جانے والے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔۔وہ خود کو پہلے کی نسبت سنبھال چکا تھا۔۔۔

"تم اس کی بات کیوں مان رہے ہو۔۔۔؟"وہ خفا ہوئے۔۔۔

"کیونکہ میرا اس کی بات نہ ماننا اسے تکلیف دے گا۔۔۔" وہ ان سے نہیں کہہ پایا وہ پہلے ہی بہت آگے نکل چکی ہے۔

"اور اس کی ماننا۔۔۔؟ وہ بڑا سکون دے گا۔۔۔؟" وہ مزید بگڑے۔

حارب نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔ "وہ تو سوہان روح ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں یہ تکلیف برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔" اس نے توقف کیا تھا۔ "آپ نے صحیح کہا تھا جسے میں محبت کہتا تھا وہ محبت تھی ہی نہیں اور اب جب محبت ہوئی ہے تو جینا محال ہونے لگا ہے۔۔۔ کیا محبت اتنی ہی تکلیف دیتی ہے جتنی اس وقت مجھے دے رہی ہے۔۔۔؟" اس کی آنکھوں کی سفیدی میں لالی گھل چکی تھی۔

"تمہیں محبت تکلیف نہیں دے رہی۔۔۔" انہوں نے اس کی تصحیح کی۔

حارب نے ان کی جانب دیکھا، پھر کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا۔ "آپ شاید صحیح کہہ رہے ہیں مجھے سچ میں محبت تکلیف نہیں دے رہی۔۔۔ مجھے وہ خواب تکلیف دے رہے ہیں جن میں میں نے صرف اسے تصور کیا تھا۔۔۔ میری آنکھوں میں چبھن اس سراب کی ہے جو مجھے

Clubb of Quality Content

اور اسے اک ساتھ دکھاتا تھا۔۔۔میرا دل اس خواہش کے ماتم میں افسردہ ہے جس میں میں نے اپنی پوری زندگی اس کی سنگت میں گزارنے کی چاہ کی تھی۔۔۔"

"تم بیوقوفی کر رہے ہو۔۔۔"انہوں نے اسے تنبیہ کی۔

وہ ذخمی سا ہنس دیا۔"آپ کہہ رہے ہیں۔۔۔؟جبکہ آپ تو ہمیشہ کہتے آئیں ہیں جانے والوں کو روکنا نہیں چاہیے،ان کا رکنا آپ کے قدم اکھاڑ دیتا ہے۔۔۔"وہ انہیں ان ہی کی کی گئی نصیحتیں یاد دلاتے ہوئے بولا۔

"ہر بات ہر کسی کیلئے نہیں ہوتی۔۔۔میں نے محبت کے کیس میں نہیں کہا تھا۔۔۔"

"پھر آپ نے ادھوری بات کہی تھی۔۔۔جانے والا دوست ہو،محبوب ہو یاں کوئی اور اسے نہیں روکنا چاہیے۔۔۔"

"میں تمہیں ایسی کوئی غلطی کرنے نہیں دوں گا۔۔۔"وہ اس کو سیڑھی سے اٹھتا دیکھ کر بولے تھے۔وہ ان کی بات کو نظرانداز کرتا سیڑھیاں اترنے لگا۔

"میں تمہیں اس قدر جوتے لگاؤں گا ناں حارب تمہاری ساری عقل ٹھکانے لگ جائے گی۔۔۔"وہ بھی اس کے پیچھے ہوئے تھے۔

"آیئم سوری ڈیڈ، آپ دادی کا جوتا دکھائیں یاں اپنا مگر ازدواجی زندگی رضامندی پر ہوتی ہے ناکہ ماں باپ کی قسموں پر۔۔۔"اس نے جھک کر اپنی کار کی چابیاں اٹھائیں اور باہر نکل گیا۔

اعتبارِ چشم نم بھی نہ کیا۔۔۔

وائے قسمت جو یوں بے آبرو کیا۔۔

عزہ اقبال

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اس کے چلے جانے کے بعد جانے کتنی ہی دیر اس کے کمرے میں بیٹھی رہی تھی، صوفے پر پڑے طلاق کے کاغذات پر سر رکھے، اس کے جاتے ہی آنکھیں بھی ویران ہو گئی تھیں، جاتا جاتا اپنے ساتھ وہ ہر احساس بھی لے گیا تھا۔۔۔بجھے بجھے دل سے وہ ان کاغذات کو پکڑتی وہاں سے نکل آئی، گھر سے نکلنے سے پہلے اس کا ٹکراؤ محمود صاحب سے ہوا۔ انہوں نے اسے پکارا

مگر وہ میکانکی انداز میں آگے بڑھ آئی بنا انہیں کوئی جواب دیئے۔۔۔اپنے گھر میں جیسے ہی وہ داخل ہوئی سامنے ہی لاؤنج میں قاسم، لاریب اور فرحین بیگم خوش گپیوں میں مصروف دکھائی دیئے۔۔۔آہٹ پر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"آجاؤ۔۔۔آجاؤ بچو۔۔۔تمہاری کچھ خاص اچھی رپورٹس نہیں مل رہیں۔۔۔" قاسم نے پلٹ کر اس سے کہا پھر انزلہ کو دیکھ کر اسے کچھ غلط ہونے کا گمان ہوا۔۔۔یوں جیسے وہ سانس نہیں لے رہی ہو۔۔اس کی رنگت آہستہ آہستہ سفید پڑ رہی ہو۔۔۔کچھ ہی فاصلے پر وہ اپنے ہاتھ پہلو میں گرائے جانے کہاں دیکھ رہی تھی۔وہ سرعت سے اپنی نشست چھوڑتا تیز تیز قدموں سے اس کی جانب بھاگا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"انزلہ کیا ہوا ہے۔۔۔تم ٹھیک نہیں۔۔۔" قاسم نے اس کے بازوؤں کو پکڑا اور وہ کسی بے جان چیز کی طرح اس کے ہاتھوں میں جھول گئی۔۔۔یوں جیسے ریت سے بلند و بانگ عمارت ہوا کے اک۔۔اک ہلکے سے جھونکے سے زمین بوس ہو جائے۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑا کاغذ کا ٹکڑا زمین پر جا گرا تھا اور اس کی بہن اس کے بازوؤں میں بے وجود ہو گئی تھی۔۔وہ اتنا کمزور تو نہیں تھا مگر بہن کے بے سدھ وجود کو اٹھانا۔۔۔وہ بہت کمزور تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اس نے انزلہ کو اس کے کمرے تک کیسے پہنچایا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے اسے ڈرپ لگادی تھی۔۔۔وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھی۔۔کچھ تھا جو وہ برداشت نہیں کرپائی تھی۔۔۔اور وہ کیا چیز تھی۔۔۔؟وہ گرتے وقت اس کے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کے رنگ سے ہی پہچان چکا تھا۔۔۔اس نے وہ کاغذ کسی اور کے ہاتھ لگنے نہیں دیا۔۔۔

اس نے حارب کو منع کیا تھا، وہ نہیں مانا تھا۔۔۔اس نے حارب کو کتنی ہی بار کال ملائی مگر اس نے نہیں اٹھائی۔۔۔اگر اٹھالیتا یا اس کے سامنے آجاتا تو وہ مار مار کر اس کی درگت بنادیتا۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ حارب کا پوچھنے محمود صاحب کے گھر چلا آیا۔۔۔ محمود صاحب کو بھی اس کے بارے میں لاعلم دیکھ کر اس کے غصے کا گراف مزید بڑھ چکا تھا۔

وہ شکست خوردہ چال چلتا جس وقت اپنے فلیٹ میں داخل ہوا اس وقت پورے فلیٹ میں ہو کا عالم تھا، ہر جانب اندھیرا تھا، اس قدر اندھیرا کے اپنا دوسرا ہاتھ بھی دکھائی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔اسے اب روشنی کی خواہش بھی کہاں رہی تھی، اب تلاشنے کو کوئی چہرہ بھی تو نہیں رہا تھا۔۔۔اسے لگتا تھا اگر وہ اس کے ساتھ ہے تو سب ٹھیک ہے۔۔۔اس کے ساتھ کی امید تھی

گویا دونوں جہانوں کے مل جانے کی آس تھی، اب جب وہ ساتھ نہیں تھی تو اس کا غم بھی دو جہانوں کے چھن جانے سا تھا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں آگیا اور زمین پر بیٹھتے بیڈ کے ساتھ پشت ٹکائے سر پیچھے کو گرا گیا۔۔۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس کی دائیں آنکھ سے آنسو بہہ گیا۔

اس کے باپ نے کبھی اس کی ماں کا تاثر اس کے سامنے برا بننے نہیں دیا تھا، وہ ہمیشہ سے اسے سمجھاتے آئے تھے کہ اس کی ماں نے اپنا حق استعمال کیا تھا پھر آیا وہ یاں اس کے شوہر اس سے متفق تھے یاں نہیں یہ معنی نہیں رکھتا تھا، مگر اس کے خیال سے اک ماں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے تھا کہ اس کی زندگی کے فیصلے اس کی اولاد پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں اور باپ کو بھی۔۔۔ اس کے باپ نے تو کبھی اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا مگر ماں وہ اسے اس کے باپ کے حوالے کر کے چلی گئی تھی یوں جیسے کوئی انسیت ہو ہی ناں۔۔۔ پہلے اس کے ماں باپ کے بے جوڑ رشتے نے اور پھر اس بے جوڑ رشتے کی ضد میں لئے گئے فیصلوں نے اس کی زندگی پر کچھ اس طرح اثر کیا تھا کہ وہ خود بھی محسوس نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اس کی طبیعت میں شدت

پسندی اور کہیں ناں کہیں باغی پن بھی عود آیا تھا مگر انزلہ کے مقابل وہ سبھی عناصر گھٹنے ٹیکتے چلے گئے۔۔۔

وہ خود بھی خود کیلیئے اتنا اہم نہیں رہا تھا جتنی وہ اس کیلیئے اہم ہو چکی تھی۔۔۔اسے ابھی اس وقت سمجھ آرہا تھا محبت سب سے پہلے انا پر وار کرتی ہے، وہ ہار گیا تھا اور اسے ہرانے والی اس کی محبت تھی۔۔۔اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی پشت سے بائیں آنکھ کو رگڑا، کیا ابھی تک "میں" باقی تھی جو اس کی آنکھوں کو نم کیئے دے رہی تھی یاں پھر یہ اس کے چھن جانے کی تکلیف تھی۔۔۔نہیں شاید اس کے نزدیک خود کی ذات کے بے وقت ہونے کا ادراک تھا۔۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اپنی ہتھیلی کے آسرے سے اٹھتا اندھیرے میں چلتا آگے بڑھا اور اگلے ہی لمحے اسے ٹھوکر لگی۔۔۔اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ضبط کیا، یہ ٹھوکر کچھ وقت پہلے لگنے والی ٹھوکر سے کہیں معمولی تھی۔۔۔اسے اک بار پھر سے اپنا منہ کے بل گرایا جانا یاد آگیا۔ وہ بوجھل قدم لیتا واشروم میں چلا آیا۔ بنا لائٹ آن کیئے شاور کے نیچے کھڑے ہو کر اس نے نل کھولتے ہوئے پائپ کے گرد اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے سر جھکا دیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں

تکلیف امڈ آئی تھی اور وہ پانی میں ان آنسوؤں کو چھپانا چاہتا تھا۔۔۔پانی اس کے وجود سے تیز رفتاری کے ساتھ بہنے لگا تھا اور آنسو اس کی آنکھوں سے۔۔۔

ہر پل زندگی کوستی ہے اس مانندہ جسم کو

جس نے ہر خواب اس کلی کا روندڈالا

فضہ جاوید

وہ اس قدر کمزور کیوں پڑ گیا تھا۔۔۔؟ کیا چیز اسے توڑ گئی تھی۔۔۔۔؟ کیا خود سے منسلک عورت کا کسی اور کے ساتھ ہونا۔۔۔؟ یاں اس کی دوست کا کسی غلط انسان کا انتخاب کر لینا۔۔۔؟ یاں ریاضتوں کے ضائع ہو جانے کی۔۔۔؟ یاں پھر محبت کے نامرادرہ جانے کی۔۔۔۔؟

اگر تو اپنی عورت کا خود کے نکاح میں ہوتے ہوئے کسی اور کی طرف مائل ہو جانے کی تکلیف تھی، پھر تو اسے اس علیحدگی پر خوش ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔وہ کھڑے رہ رہ کر تھک گیا تھا، اس مرد میں اب کھڑے رہ کر اور بوجھ اٹھانے کی ہمت نہیں بچی تھی، وہ وہیں پھسلتا دیوار سے پشت ٹیکتا نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔پھر اسے خوشی، سکون کیوں نہیں مل رہا تھا۔۔۔؟ متورم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھوں سے وہ شکست خردہ سامنے دیکھتا رہا۔۔۔یہ سب چیزیں کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھیں،اک انزلہ کا اس کی زندگی سے نکل جانا زندگی کے ہر خسارے پر بھاری آگیا تھا اور اس بات کا احساس ہوتے ہی اس کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ سر تھامے روتا چلا گیا۔۔۔پانی مسلسل اس کے آنسوؤں کے سنگ بہتا گیا۔۔۔

اسے آج اپنے فیصلے کے غلط ہو جانے کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس کے سامنے کیوں گھٹنے ٹیک گیا تھا۔۔۔وہ تو کہتا تھا وہ محبت کا بھرم رکھنے کیلیئے اپنے حق سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا پھر کیسے۔۔۔کیوں۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں میں سر گرائے سسک اٹھا۔۔۔

"محبت اپنے حق سے دستبردار ہونے کا ہی نام ہے۔۔۔" بالآخر اس کے ذہن نے تسلیم کر ہی لیا تھا۔

وہ خود کو سنبھال چکی تھی، کم سے کم گھر والوں کو یہی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔قاسم اور لاریب صبح و شام کیلیئے اس کے پاس ڈیرہ ڈال گئے تھے۔تایا ابا بھی صبح آفس جانے سے پہلے اور آفس سے آنے کے بعد بھی اس کی جانب ضرور آتے تھے۔۔۔قاسم انہیں کمال صاحب اور انزلہ

کے بیچ ہونے والی کشیدگی کا بتا چکا تھا، لیکن اس نے فرحین بیگم کو انزلہ اور حارب کی طلاق کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔ان کے ہزار بار پوچھنے پر بھی اس نے یہی کہا تھا وہ نہیں جانتا۔۔۔شاید چچا کی وجہ سے پریشان تھی۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس پڑے صوفے پر بیٹھے اس کی ڈھول پر اپنے بازو پر اپنا سر رکھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ہر چیز کتنی رنگین ہو کر بھی کتنی بے رنگ تھی۔۔۔انسان کو کیسے کسی ایسے شخص کی عادت ہو سکتی ہے جس سے وہ ساری عمر بغض پالتا آیا ہو۔۔کیسے کسی ایسے شخص سے محبت ہو سکتی ہے جس کیلئے دل میں ہمیشہ بدگمانی رہی ہو۔۔۔کیسے کسی اک شخص کے جانے سے دنیا تاریک ہو سکتی ہے۔۔؟ایسا کیسے ممکن ہے محض اک شخص کے چلے جانے سے گردش کائنات تھم جائے۔۔؟سب کی تو نہیں مگر محب کی ضرور تھم جاتی ہے۔۔۔

جب وہ بچپن میں جدا ہوا تھا تو دل کو بہلا لیا تھا۔۔بہلا لیا تھا کہ وقت کبھی نا کبھی اسے اس سے ملوا دے گا اور وہ اسے ویسے ہی چھوڑ دے گی جیسے اس نے اسے چھوڑا تھا۔۔۔ویسے ہی اس سے فاصلہ کر لے گی جیسے اس نے اس سے فاصلہ کر لیا تھا۔۔۔کس لئے۔۔۔؟اس سے بدلہ

لینے کیلئے۔۔۔؟کیا اسے سچ میں اس سے بدلہ لینا تھا۔۔اس کی نظروں میں خود کو گرنے سے بچانے کیلئے۔۔۔؟یاں محض اپنی انا کیلئے۔۔؟اپنا سر اونچا رکھنے کیلئے۔۔۔؟

"اگر میں تمہاری نظروں سے دور ہو جاؤں تو کیا جدائی کا خیال دل سے نکال دو گی۔۔۔"اس نے انزلہ کے علیحدگی کے مطالبے پر اس سے کہا تھا۔۔۔روبرو آنے کی صورت میں جدائی کی دھمکی پر وہ اپنا راستہ موڑ لینے پر تیار ہو گیا تھا۔۔۔اس کی انا کے بدلے وہ اپنے دل کا سودا کرنے پر بھی تیار ہو گیا تھا۔۔۔اور اب جب وہ اپنے قدم واپس لینا چاہتی تھی وہ منظر سے غائب ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی اپنی سوچوں میں غرق ہوتی اک بار پھر سے ماضی میں اتر گئی۔

وہ اس کو اپنی سنا کر جا چکا تھا،انزلہ کو محسوس ہوا شاید وہ بھی اسی کی طرح شاک کے عالم میں تھا جبھی ایسی باتیں کہہ گیا۔وہ اک وقت ایسا تھا جہاں پہلے کبھی دل پر چوٹ نہیں لگی تھی،چوٹ نہیں لگی تھی تو اپنے چاہنے والوں کے قدموں میں پڑ کر روکنے کی عادت بھی تھی۔اس کو بھی روکنے کیلئے وہ اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی،اور پھر اس کے فون نہ اٹھانے پر وہ

ہمدانی ہاؤس آگئی۔انزلہ کو وہ لاؤنج میں ہی بیٹھا دیکھائی دے گیا،وہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا ہے یار۔۔؟تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔؟"وہ اب اس کے موڈز سے خاصی بیزار دکھائی دے رہی تھی۔

"مجھے کسی کے ساتھ کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"اس نے نروٹھے پن سے کہا۔

"مگر کیوں۔۔؟"وہ جھنجلا گئی، عجیب ضد تھی۔

"مجھے تمہارے جیسے ڈپلومیٹ لوگ نہیں پسند۔۔"وہ بغیر اس کی جانب دیکھے کہہ رہا تھا جبکہ وہ۔۔۔وہ تو اس کی کی بات پر منہ کھولے اسے دیکھتی چلی گئی۔۔۔

"تم۔۔۔تم کب سے ایسی ہو گئی۔۔۔؟تمہیں تو خود مختار ہونا تھا۔۔۔تمہیں بلیک میلنگ سے سخت نفرت تھی۔۔۔کیا تم نے اپنی مام کی زندگی سے یہی سب سیکھا۔۔۔؟"اس کا لہجہ ترش ہو گیا،وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ استفسار کر رہا تھا۔اپنی مام کے حوالے پر اس کے اندر درد کی ٹیس اٹھی، جس اک چیز کی وہ کسی سے امید نہیں کرتی تھی وہ حارب کے منہ سے اپنی ماں کا حوالہ تھا۔

"پسند تو تمہیں بھی بہت کچھ تھا۔۔۔ پھر۔۔۔ گھٹنے تو تم نے بھی ٹیکے ناں۔۔۔؟" انزلہ نے طنزیہ کہا۔

"میں تمہارے ساتھ ابھی کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ اپنی توجہ واپس سے سکرین پر چلتے فٹبال میچ کی جانب کر گیا۔

"کسی اور کو پسند کرتے ہو۔۔۔؟"

حارب نے سخت تیور لئے اس کی جانب دیکھا، جیسے وہ اس سے اس سوال کی توقع نہ کر رہا ہو مگر وہ کوئی بہت پرانی نسل تو نہ تھی جو کوئی سوال کرنے سے پہلے جھجھکتی اور پھر بچپن ساتھ گزارنے کے سبب کسی قدر بے تکلفی بھی رہی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اس لئے پریشان ہوں گا۔۔۔؟ اوہ کم آن۔۔۔"

"پھر۔۔۔؟"

"بس میں نہیں چاہتا تم میرے انتظار میں رہو اور کل کو میری ترجیحات بدل جائیں۔۔ میں آج تمہارا دوست ہوں ہو سکتا ہے کل کو نہ رہوں۔۔ اور وہ بھی تب جب تم پاس بھی نہیں

ہو گی۔۔۔ بعض اوقات بچپن کی دوستیاں بچپن کے ساتھ ہی رخصت ہو جاتی ہیں۔۔ بہت غلط فیصلہ کیا ہے ہمارے بڑوں نے۔۔۔ بہت غلط۔۔۔۔"

انزلہ کچھ پل خاموش کھڑی رہی۔ "تو کیا وہ وہاں جا کر اس سے کوئی رابطہ رکھنے والا نہیں تھا۔۔۔ کیا وہ جانے سے پہلے اس کی اور اپنی دوستی ختم کر کے جا رہا تھا۔۔۔" وہ خود ہی سب سوچ کر رہ گئی۔

"تمہیں میرے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جب انسان بدلتے ہیں تب وقت اور حالات بھی بدل جاتے ہیں، اور مجھے بھی امید ہے تب تک میرے حالت اتنے بہتر تو ہو ہی چکے ہوں گے کہ مجھے نہ تمہاری۔۔ نہ بابا کی اور نہ کسی اور مرد کی ضرورت رہے گی۔۔۔ میں تب تک خود کفیل ہو چکی ہوں گی۔۔۔ اگر نہ بھی ہوئی تو اتنی قابل ضرور ہو گئی ہوں گی کہ اپنا خیال رکھ پاؤں اور میں نے یہی اپنی ماں کی زندگی سے سیکھا ہے۔۔۔ تمہیں اپنی ترجیحات کے بدلنے کا بھی انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہارا جب دل چاہے تم ہمارے رشتے سے، ہماری دوستی سے انکاری ہو سکتے ہو۔۔۔"

"تمہارے لئے یہ اتنی چھوٹی بات ہے۔۔۔؟" حارب حیران ہوا تھا۔

"اتنی بڑی بھی نہیں ہے جتنی تم بنا رہے ہو۔۔۔ ہیو آ سیف فلائٹ۔۔۔"

وہ اپنی کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور جاتے جاتے وہ آسان لفظوں میں اسے بتا گئی کہ وہ اسے الوداع کرنے بھی نہیں آئے گی۔۔۔ حارب نے اس کے پیچھے سے جانے کون کون سی چیز پٹخی تھی جو انزلہ نے اپنے پیچھے سے دھڑادھڑ چیزوں کے ٹوٹنے کی آوازیں سنی تھیں مگر وہ پلٹی نہیں تھی بلکہ آگے بڑھتی چلی گئی تھی۔ وہ دونوں ہی زندگی کی اس منزل پر تھے جہاں جذبات پر کچی عمر کا جوش غالب آجاتا ہے۔۔۔

پھر وہ چلا گیا تھا، وہاں جا کر جب وہ سنبھلا تھا اس نے جانے کتنی بار انزلہ سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر جانے سے پہلے جو ہوا تھا اس نے انزلہ کے دل میں گرہ باندھ دی تھی۔ اسے حارب کی مام کے انتقال کا بھی پتا چلا تھا، جانے پھر بھی کیوں وہ اس سے بات نہیں کر سکی تھی، اسے کسی صورت یہ تاثر نہیں دینا تھا کہ وہ اب بھی کسی آس پر ہے، یاں اسے وہ یاد بھی ہے۔۔۔

قاسم اس کے صوفے پر اس قدر زور سے آکر گرا کہ وہ جو ماضی میں پہنچی ہوئی تھی صوفے سے اچھل ہی پڑی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟"

وہ دھیما سا مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی۔

"جبکہ تمہیں دیکھ کر لگ رہا تھا تم جلد ہی نیوٹن کی طرح کوئی نئی تحقیق پیش کرنے والی ہو۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ انزلہ کے بالوں کو پکڑتے ہوئے اچھالا۔"لیکن مشکل ہے تمہارے بال خاصے کالے ہیں اور پیارے بھی۔۔۔"

"ہائے انزلہ باجی۔۔۔ جلدی سے کچھ کھلا دیں۔۔۔"لاریب بے حال ہوتی ان کے سامنے والے صوفے پر ڈھ گئی۔"بڑی مشکل سے اماں سے جان چھڑوا کر آئی ہوں۔۔۔"

"کہیں تم پھر سے اماں کو اپنی اون والی چائے تو نہیں پلا آئی۔۔۔؟"قاسم کے پوچھنے پر وہ ہنستے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔

"بتائیں ناں کیا کھلا رہی ہیں۔۔۔؟"وہ پھر سے انزلہ کے گرد ہوئی۔"ایک کام کرتے ہیں آئسکریم کھانے چلتے ہیں وہ بھی قاسم بھائی کی طرف سے۔۔۔ موسم بھی اتنا اچھا ہو رہا ہے۔۔۔"

"ہیں۔۔۔ہیں۔۔۔ کس خوشی میں۔۔۔"وہ فوراً سے بولا۔

"نہیں لیبی آج نہیں پھر کسی دن۔۔۔ تم بتاؤ شاہی ٹکڑے بنائے ہیں کھاؤ گی۔۔۔؟"

"ارے واہ۔۔۔ یہ تو حارب بھائی کو پسند ہیں ناں۔۔" لاریب نے جوش سے ہاں میں سر ہلایا۔

"اب حارب کو پسند ہے اس کا مطلب یہ ہے کے کسی اور کو پسند نہیں آ سکتے۔۔۔" قاسم نے تنک کر کہا۔

"تم بیٹھو میں لے کر آتی ہوں۔۔۔" انزلہ اپنا جوتا پہنتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔ قاسم نے پیچھے سے لاریب کو گھورا۔۔۔ اس نے سوالیہ انداز میں اپنے سر کو جنبش دی۔۔۔

"تم سے کس نے پوچھا ہے حارب کو کیا پسند ہے کیا نہیں۔۔۔؟ آئندہ فضول میں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

"آپ نے کہا اور میں نے مان لیا۔۔۔" وہ اس کا مذاق اڑاتی وہاں سے انزلہ کے پاس بھاگ گئی۔

\-

وہ گھر سے نکلتا فلیٹ پر چلا تو آیا تھا مگر نکلتے وقت وہ جذباتی تھا اور جذباتیت میں اپنا لیپ ٹاپ اٹھانا بھول گیا تھا۔۔۔اس کا ابھی گھر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، اگر اس نے پیپرز پر سائن کر دئے ہوئے تو۔۔۔؟ نہیں وہ ابھی نہیں جا سکتا۔۔۔اس نے گھر جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے محمود صاحب کو کال کر کے اپنا لیپ ٹاپ بھیجنے کی درخواست کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ تو جانے کیوں مسلسل اس کی کال کاٹ رہے تھے۔۔۔وہ بھی اپنے نام کا اک ہی تھا، تب تک کال ملاتا رہا جب تک انہوں نے اٹھا نہیں لی۔۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" انہوں نے قدرے زور سے کہا، کیا معلوم ہلکی آواز میں کہا گیا ہمم تاروں میں ہی اٹک جائے۔

"کب سے آپ کو کالز کر رہا ہوں۔۔۔آپ فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔"

"میں تمہارا نوکر ہوں کہ جب تم کال کرو گے فوراً اٹھانی پڑے گی۔۔۔"

حارب نے فون کو کان سے ہٹاتے ہوئے دیکھا۔ "کیا ہوا ہے ڈیڈ۔۔۔"

"جس کی اولاد تمہارے جیسی ہو اسے کچھ ناں کچھ ہوا ہی رہتا ہے۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس سے اچھا تھا آپ فون نہ ہی اٹھاتے۔۔۔"اس نے کہا ہی تھا اور سامنے سے فون رکھ دیا گیا۔۔۔حارب نے تپ کر موبائل کو دیکھا اور پھر سے کال ملائی۔۔۔

"افف ڈیڈ۔۔۔آپ نے کال کیوں کاٹی۔۔۔"

"تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ میں تمہیں جوابدہ ہوں۔۔۔میرا فون،میری مرضی۔۔۔"

"اوکے اوکے۔۔۔جیسا آپ کا دل کرے۔۔۔"اس نے کہا اور پھر فوراً سے بول اٹھا۔"فون نہ بند کیجئے گا۔۔۔"

"جلدی کہو میں بہت مصروف ہوں۔۔۔"

"میرا لیپ ٹاپ وہاں رہ گیا ہے،مجھے آفس کی ایمیلز دیکھنی ہیں۔۔۔آپ وہ تو کسی سے بھجوا دیں۔۔۔"

"کیوں تمہارے پاؤں میں مہندی لگی ہے جو خود نہیں آ سکتے۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔۔آپ بھیج رہے ہیں یا ں نہیں۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔" اور پھر ٹھک سے فون اک بار پھر سے بند کر دیا گیا تھا۔۔۔وہ بس حیران ہوتا رہ گیا۔۔۔

وہ اس کی کسی صورت مدد کرنے کو تیار نہیں تھے اگر وہ خود کسی کو اپنا لیپ ٹاپ گھر سے لینے بھیج بھی دیتا تو کون ہی اسے وہ لیپ ٹاپ پکڑاتا۔۔۔وہ خود کو مضبوط کرتا اپنے فلیٹ سے گھر کیلئے نکل آیا۔۔۔اس کا بس چلتا تو وہ اپنی گاڑی کو گدھا گاڑی کی رفتار پر ڈال لیتا مگر افسوس نہ کہیں وقت سے پہلے پہنچا جا سکتا ہے اور نہ کہیں بعد میں۔۔۔آج سے پہلے کبھی اس کا دل اپنے گھر سے اس قدر اچاٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔

ٹریفک کے رش کی وجہ سے اسے اپنے گھر والے سگنل کے پاس رکنا پڑا، اک تو عجیب مسئلہ ہے جب بھی انسان باہر نکلتا ہے سارا شہر باہر نکل آتا ہے۔۔۔وہ سٹئیر نگ کو بجاتا بیزاریت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا اور اگلے ہی پل اس کی بیزاریت اڑن چھو ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں باہر آئیں۔۔۔

اس نے آنکھوں پر مزید زور ڈالتے ہوئے سامنے موجود دکان کے شیشے پر لگے پوسٹر کو دیکھا۔۔اسے محسوس ہوا وہ شاید صحیح سے دیکھ نہیں پایا۔۔۔اس نے اپنی آنکھوں کو

مسلا۔۔۔ مگر تصویر اسی کی رہی۔۔۔ جس کے نیچے موٹے موٹے الفاظ میں اک تحریر درج تھی۔۔۔ "اس کو جہاں کہیں دیکھیں اس نمبر پر اطلاع دیں۔۔۔" اور نمبر۔۔۔ نمبر وہ قاسم کا تھا۔۔۔ پوری کی پوری فیملی ہی عجوبہ تھی۔۔۔ مزید حیرانی اسے قاسم کے نمبر کے سامنے اپنے باپ کا نمبر لکھا دیکھ کر ہوئی۔۔۔ سگنل کھلنے پر گاڑیوں نے ہارن سے زمین و آسمان ہلا دئے تھے۔۔۔ وہ بھی غصے سے گاڑی آگے بڑھا گیا۔ گھر پہنچتے ہی وہ تیز تیز قدموں سے اندر آیا۔

محمود صاحب سامنے بیٹھے بڑے مزے سے ٹی وی پر کوئی ٹاک شو دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ڈیڈ یہ کیا حرکت ہے۔۔۔؟"

"کونسی۔۔؟"

"آپ جانتے ہیں۔۔۔ آپ نے میری گمشدگی کے اشتہار دیئے ہیں۔۔۔؟" وہ ہونق بنا کھڑا تھا۔

"جب اولاد لاپتہ ہو گی تو والدین اشتہار ہی دیں گے۔۔۔۔" وہ ریموٹ اٹھاتے آواز بڑھا گئے۔

"آئی کانٹ بیلیو یو جسٹ ڈڈ دس۔۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آئی آلسو کانٹ بیلیو یو جسٹ ڈائیورسڈ انزلہ۔۔۔"

وہ کرسی کی پشت سے اپنا سویٹر اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔اتنے دنوں میں کسی نے اس کے سویٹر کو بھی اٹھانے کی ذحمت نہیں کی تھی۔۔۔

"انکل کدھر ہے آپ کا بیٹا۔۔۔؟" قاسم اسے گھر کے اندر داخل ہوتا دیکھ کر ہی وہاں آن پہنچا تھا۔

"اپنے کمرے میں ہے۔۔۔"

"دو دو ہاتھ ہو جائیں تو آپ کو برا تو نہیں لگے گا۔۔۔"اس نے ان کی اجازت چاہی۔

انہوں نے بڑی سہولت سے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔"اگر قابو آجائے تو میری طرف سے بھی لگا دینا۔۔۔"

اس نے سر کو خم دیا اور حارب کے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔وہ اک ساتھ دو دو زینے عبور کرتا اوپر پہنچا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حارب اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا، قاسم نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ بس آگے بڑھ کر اسے مکا جڑ دیا۔۔۔وہ مصروف نہ ہوتا تو خود کو سنبھال جاتا مگر وہ خود کو سنبھال نہیں پایا تھا اور بیڈ پر جا گرا ۔۔۔ قاسم اس کے اوپر چڑھ دوڑا اور اسے ایک ہاتھ سے گریبان سے پکڑتے ہوئے اک اور مکا اسے دے مارا۔۔۔

"کمینے انسان۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن کو تکلیف دینے کی۔۔۔"

حارب اسے اپنے اوپر سے اٹھانے کی کوشش میں تھا پھر جانے کیوں اس کی بات پر اس نے اس کے اطراف سے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور واپس سے سر گرا دیا۔۔۔

"میں نے تمہیں کہا تھا انزلہ کو دکھ نہیں پہنچنا چاہیے۔۔۔" اس نے اک بار اور ہٹ کیا اور واپس سے اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔ "تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ کیسے ہوئی اسے ڈائیورس کرنے کی۔۔۔۔"

"قاسم۔۔۔۔" حارب نے لیٹے لیٹے اپنی ناک کو چھوا۔۔۔اس میں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

"کیا قاسم۔۔۔؟" وہ چیخا "تم نے اگر اسے چھوڑنا تھا تو اس سے جھوٹی محبت کے دعوے کیوں کیے۔۔۔"

جھوٹی محبت۔۔۔؟ وہ اس کی بات پر تیش میں آیا" انزلہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا تمہیں ہاتھ نہ لگانے کا۔۔۔ تم مجھے مجبور مت کرو میں تم پر ہاتھ اٹھاؤں۔۔۔"

قاسم نے اسے گریبان سے پکڑے اس کے سر کو واپس سے بیڈ پر مارا۔۔۔" وہ انزلہ جس کو ہمیشہ چھوڑ کر تم بھاگ جاتے ہو۔۔۔"

اور پھر یہاں اس کی برداشت جواب دے گئی تھی، اگلے ہی سیکنڈ حارب نے اسے اپنی ٹانگوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بازوؤں سے پکڑ کر گھمایا تھا یوں کہ قاسم اب نیچے آچکا تھا اور حارب اوپر۔۔۔ حارب نے اس کے گلے پر اپنی کہنی رکھی۔۔۔" میں اگر کہہ رہا ہوں مجھے اس سے کیا وعدہ نبھانے دو تو نبھانے دو۔۔۔" اسے سختی سے کہتا وہ اس کو چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور شیشے کے سامنے آکر اپنے منہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ اچھے خاصے منہ کا نقشہ بگاڑ دیا تھا۔۔۔

" تم جیسا بیغیرت انسان میں نے نہیں دیکھا۔۔۔ اور اپنی بہن جیسا عقل کا اندھا۔۔۔" قاسم نے تاسف سے کہا اور آگے بڑھ کر اس کی ٹانگوں کے بیچ اپنی ٹانگ ڈالتے ہوئے اسے گرایا دیا۔۔۔ وہ بمشکل اپنا سر ٹکرانے سے بچا پایا تھا۔۔۔" جاہل انسان۔۔۔ پاگل ہو گئے ہو۔۔۔؟" حارب اس کی جانب لپکا۔۔۔ قاسم بھاگ کر اک سائیڈ کو ہوا تھا۔۔

"کیا چاہتے ہو اب۔۔۔؟" حارب نے اک گہری سانس بھر کر اس سے پوچھا۔

"تم اس سے دور رہو گے۔۔۔ میں تمہیں اس کے پاس نہ دیکھو۔۔۔"

"تم اپنی بہن سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ مجھ سے دور رہے۔۔۔"

"حارب۔۔۔ میں مزاق نہیں کر رہا۔۔۔ جس دن اس کی حالت بگڑی تھی اگر تم مجھے اس دن مل جاتے تو آج اپنی شکل کو نہ پہچان پاتے۔۔۔ اب اس سے دور رہنا۔۔۔ اور تمہارا اب اس کے پاس آنا بنتا بھی نہیں ہے۔۔۔" اس نے انگلی اٹھا کر کہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔؟" وہ اس کی جانب بڑھا۔

"دور رہو گے اس سے۔۔۔" قاسم نے دہرایا۔۔۔

"میں نے پوچھا ہے اسے کیا ہوا ہے۔۔؟" حارب نے اس کا گریبان پکڑ کر درشتی سے کہا۔ وہ اپنا گریبان اس کے ہاتھ سے چھڑا گیا۔

"تم اس کے متعلق کچھ بھی جاننے کا حق کھو چکے ہو۔۔۔" وہ کہتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا۔

حارب بھی اس کے پیچھے ہی بھاگتا سیڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

و"ڈیڈ۔۔۔؟ڈیڈ۔۔۔"اک کمرے سے دوسرے میں جاتے ہوئے وہ چلارہا تھا۔۔۔"ڈیڈ۔۔۔؟"

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔"وہ لان سے اندر آئے۔۔۔

"آپ کو انزلہ نے کوئی پیپرز بھی دیئے ہیں۔۔۔؟"

"کیسے پیپرز۔۔؟"وہ حیران ہوئے۔

"ڈائیورس پیپرز۔۔۔سائن۔۔۔سائن کر کے دینے تھے اسے۔۔۔"وہ بے ربط جملوں میں بولا۔

"نہیں۔۔"وہ واپس سے اپنے کمرے کی جانب بڑھے اور پھر رک کر اس کی جانب پلٹے۔۔۔

"تم نے اسے ڈائیورس نہیں دی۔۔۔؟"

"میں نے آپ سے کہا تھا وہ چھوڑے گی تو چھوڑ دوں گا۔۔۔خود کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" وہ سکون سے کہتا واپس سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔اس کے پیچھے سے پہلی بار انہیں اس کی ناک کا دکھ ہونے لگا تھا۔۔۔خوامخواہ اس کی ناک تڑوادی تھی۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس نے ڈیڈ کو پیپرز کیوں نہیں دیئے۔۔۔" یہ اک سوال تھا جو دن بھر اس کے دماغ میں اٹک گیا تھا۔۔۔وہ دن بھر آفس کا کام کرتے ہوئے اس پہلو پر بھی غور کرتا رہا تھا۔شام ہوتے ہی وہ انزلہ کی تاک میں لگ گیا۔۔۔اسے اس سے ملنا تھا، وہ کیوں بیمار پڑ گئی تھی۔۔۔وہ تو یہی چاہتی تھی۔۔۔

وہ انتظار میں اپنے کمرے میں ٹہلنے لگا۔۔۔اور اس بیچ جانے کتنی ہی بار وہ گھڑی پر وقت دیکھ چکا تھا، کتنی ہی بار وہ ٹیرس پر جا کر اس کے کمرے کو دیکھتا پھر لائٹس آن دیکھ کر واپس پلٹ آتا۔۔۔

اس نے ٹہلتے ٹہلتے اپنے ہاتھ پر بندھی گرٹھی دیکھی، سوا بارہ ہو چکے تھے اور پھر بس۔۔۔وہ بہت آہستہ سے اپنے ٹیرس کی دیوار پھیلانگ کر اس کے ٹیرس پر آ گیا۔۔۔اس کے کمرے کی بتیاں بجھی ہوئی تھیں، اس وقت قاسم کے وہاں ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔۔۔اس نے آہستہ سے ٹیرس کا دروازہ کھولا اور پھر دروازے کے سامنے پڑے پردوں میں سے راستہ بنایا

مگر انہیں ہٹانے کی ذحمت نہیں کی تھی۔۔۔گلاس ڈور کھلا ہونے کے سبب ہوا پردوں کو چیرتی اندر آنے لگی تھی اور ساتھ میں چاندنی نے بھی اپنا راستہ بنانا شروع کر دیا تھا۔۔

وہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آ کر بیڈ کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔اور آہستہ سے اس کے بال سہلانے لگا۔۔۔

قاسم نے اسے جب سے بتایا تھا وہ اسے دیکھنے کیلئے بے چین تھا پھر اس نے لاریب کو کال کی تھی۔۔۔اور اسے سن کر یہ اندازہ ہوا تھا کہ وہ انزلہ تھی جو غصہ اوروں پر نکالنے کے بجائے خود پر نکالتی تھی۔۔۔اس نے اس سے یہ امید کیسے نہیں کی تھی۔۔۔

"تم کیا چاہتی ہو انزلہ۔۔۔نہ ساتھ رہتی ہو اور نہ چھوڑتی ہو۔۔۔"اس نے بہت نرمی سے اس کی خشک آنکھوں کو صاف کیا۔۔۔یوں جیسے تب اس کے پاس نہ ہونے کے ملال کا ازالہ اب کرنا ہو۔۔۔"یاں تو مجھے ہمیشہ کیلئے اپنی محبت سے باندھ لو۔۔۔نہیں تو ہر گرہ کھول دو۔۔۔مجھے آزاد کر دو۔۔۔"اس نے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا۔۔۔اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

"جب کہتی ہو کہ چھوڑ دیا ہے پھر کیوں اپنی جانب کھینچتی ہو۔۔۔" وہ اپنے بال سہلانے پر کسمسائی وہ فوراً سے پیچھے ہوا۔۔۔

"حارب۔۔۔؟" اس نے بند آنکھوں سے پکارا۔۔۔ سوتے میں شاید لمس پہچان چکی تھی۔۔۔ یاں شاید اک امید تھی اس کے آنے کی۔۔۔

"ہمم۔۔"

"تم نے مجھے چھوڑ دیا۔۔۔؟" اس کے گال پر رکھے ہاتھ پر حارب کو نمی محسوس ہوئی۔۔۔

"میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔؟" اس نے رنجیدگی سے کہا۔

"پھر تم کیوں چلے گئے۔۔۔۔"

اس نے اپنا سر جھکا دیا، وہ کس قدر بے بس تھا۔ "تم اک بار کہہ دو کہ میں نہ جاؤں۔۔۔ میں نہیں جاؤں گا۔۔۔۔ مگر تم کہہ دو۔۔۔ جیسے جاگتے ہوئے علیحدگی کی باتیں کرتی ہو ویسے ہی کھلی آنکھوں سے رکنے کا کہہ دو۔۔۔ کبھی دل کرتا ہے تمہارے بن کہے آگے بڑھ کر تمہارا ہاتھ تھام لوں مگر پھر تمہارے خفا ہو جانے کا خوف سارے حق سارا فہم مار دیتا ہے۔۔۔"

اس نے چند ثانیے انتظار کیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔ وہ پھر سے اک بار گہری نیند کی وادی

میں اتر چکی تھی۔۔۔"میں تمہاری دوستی کے بغیر۔۔۔تمہاری رفاقت کے بغیر کیسے جی پاؤں گا۔۔۔"اس نے اک گہری سانس بھری اور اک آخری بار اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر بہت آہستہ سے وہاں سے چلا آیا۔۔۔

وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔۔۔ایسی گہری نیند جو اس دنیا کے عام مکینوں پر نہیں اتاری جاتی تھی، ہاں ان کے جن کے پیارے عالمِ برزخ کے مکین پذیر ہوتے ہیں۔۔۔اسے اپنے بازوؤں پر نرم سا لمس محسوس ہونے لگا تھا، وہ لمس جس نے بچپن کے بعد کبھی اسے معتبر نہیں کیا تھا مگر اس کا احساس ہمیشہ کیلئے اس کے دل میں بس گیا تھا۔۔۔

"انو۔۔۔میری جان۔۔۔"کوئی بہت آہستہ سے اس کا بازو سہلا رہا تھا۔۔اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے کھولا۔۔۔

"شش۔۔۔۔"وہ بہت آہستگی سے اسے خاموش رہنے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔

"ماما۔۔۔"اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

انہوں نے اس کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔وہ بھی ان کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔اس کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔اسے ماں کے کندھے کے ساتھ لگے لگے اونگھ آئی ۔۔۔

"انزلہ۔۔۔"انہوں نے اس کو خود سے ہٹاتے ہوئے جگایا۔۔۔

"میری بہادر بیٹی ہو ناں۔۔۔؟"

اس نے اپنے ننھے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔انہوں نے بہت محبت سے اس کے سر میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

"پھر آپ ماما کی بات دھیان سے سنیں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"وہ بہت احتیاط سے الفاظ کو ترتیب دے رہی تھیں۔۔۔"آپ کو اچھا نہیں لگتا ناں جب بابا ماما کو ہٹ کرتے ہیں۔۔؟"

اس کی ماں کے سوال پر اس کی ننھی آنکھوں میں بے ساختہ ہی آنسو بھر آئے تھے،وہ نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

"آپ کو یہاں رہنا اچھا بھی نہیں لگتا ناں۔۔۔؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں ماما۔۔۔"

"اب ماما یہاں سے جا رہی ہیں۔۔۔" کہنے کے بعد انہوں نے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔اس نے بات سے پہلے سوال نہیں کیا تھا۔۔۔وہ واقعی میں ان کی سمجھدار بیٹی تھی۔۔"میں ابھی یہاں سے جا رہی ہوں۔۔ مگر بہت جلد آ کر میں آپ کو لے جاؤں گی ۔۔۔ٹھیک ہے۔۔؟"

وہ بے ساختہ ماں سے لپٹی۔۔۔"ماما۔۔۔مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے۔۔۔"

"رہیں گے ساتھ مگر ابھی نہیں بیٹا۔۔۔ماما آپ کو اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتیں۔۔۔"

"مگر کیوں ماما۔۔۔میں آپ کو تنگ نہیں کروں گی۔۔۔" وہ ضبط کے بعد ہچکیوں سے رو دی ۔۔۔

"میری گڑیا ابھی ماما کو خود نہیں پتا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔ مگر ماما واپس آئیں گی اور آپ کو لے جائیں گی۔۔۔" وہ چپ نہیں ہوئی۔۔۔"انو۔۔۔میری ننھی بہادر پری۔۔۔" انہوں نے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔

"پھر ماما یہاں رک جائیں۔۔؟ بابا کے ساتھ۔۔۔"

"وہ آپ کو پھر ہٹ کریں گے۔۔۔؟"اس نے پوچھا نہیں بتایا تھا۔۔۔"اور پھر سے وہ ان کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔"آئی ول مس یو ماما۔۔۔"انہوں نے اس کو جی بھر کر پیار کیا پھر اس سے پوچھا۔۔۔

"آپ کے پاس موبائل ہے ناں۔۔۔؟"

اس نے اک بار پھر سے اپنا سر ہلایا۔۔۔"اگر کچھ بھی ہو آپ کو پتا ہے ناں آپ نے سب سے پہلے کس کو کال کرنی ہے۔۔۔؟"

"ماسی کو۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور۔۔۔اگر وہ نہ اٹھائیں تو۔۔۔؟"

"انعم آنٹی کو۔۔۔"

"میری سمجھدار بیٹی۔۔۔"

"آپ آئیں گی ناں۔۔۔؟"اس نے اپنی ماں کی جانب دیکھا، وہ اس کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر اس سے نظریں چرا گئیں۔۔۔"میں آؤں گی۔۔۔۔"ان کی اس کو خود سے دور کرنے

کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔"انزلہ۔۔ماما بری نہیں ہیں۔۔۔ مجبور ہیں۔۔۔"اس نے پیچھے ہوتے ہوئے اپنے ننھے سے ہاتھوں سے آنسو صاف کئے تھے۔۔۔

"روئیں مت انزلہ کو برا لگتا ہے۔۔۔"وہ مسکرا دی۔۔۔"کاش میری بیٹی تمہاری ماں اتنی مضبوط ہوتی تو تمہیں ان سب سے گزرنا نہ پڑتا۔۔۔تمہاری ماں کی بیوقوفیوں نے تمہارے بچپن کو تمہارے لئے جہنم بنا دیا، کاش۔۔۔کاش میں معاشرے کی روایات پر نہ چلی ہوتی۔۔۔کاش میں تمہارے باپ پر اندھا اعتماد نہ کرتی۔۔۔مجھے اللہ نے فہم دیا تھا، عزت دی تھی میں نے کیوں کسی کے کہنے پر اسے صلب ہونے دیا۔۔۔اگر تمہاری ماں آج اپنے پاؤں پر کھڑی ہوتی تو آج میری بیٹی کو ان سب سے نہ گزرنا پڑتا۔۔۔"

"ماما میں ٹھیک ہوں۔۔۔دیکھیں۔۔۔"اس نے قدرے ہشاش لہجے میں کہا۔۔۔

"میری گڑیا اپنا خیال رکھنا۔۔۔"اک یہی وعدہ تھا جو اس نے نہیں نبھایا تھا۔۔۔انہوں نے کہا اور پھر اس نے دیکھا تھا انہیں جاتے۔۔۔وہ اپنا بھالو ہاتھ میں تھامے بھاگ کر ان کے پیچھے آئی تھی۔۔۔اور پھر یخ سردی میں ننگے پاؤں اس نے اپنی ماں کو ساتھ والی دیوار پھیلانگتے دیکھا تھا۔۔۔دوسری جانب پہنچ کر انہوں نے ہاتھ ہلایا۔۔۔ان کا ہر قدم انہیں اس کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نظروں سے اوجھل کر رہا تھا اور اس کے ننھے دل کو وحشتوں کی لپیٹ میں دے رہا تھا۔۔وہ بچی تھی پھر بھی اپنی ماں کی خاطر اپنے آنسوؤں پر ضبط کئے رہی، جیسے ہی اسے یقین ہو گیا اب اس کی ماں کے قدم واپسی کا رخ کبھی نہیں کریں گے، وہ سہمی ہوئی رو دی، آنکھوں سے آنسو قطار در قطار اس کے گال بھگوتے گئے، اس نے اپنے بھالو کو بانہوں میں بھینچے اس پر اپنا سر ٹکا دیا۔۔۔یخ بستہ فرش اس کے پاؤں کے تلوے سن کرنے لگا مگر وہ ابھی وہاں سے ہٹنا نہیں چاہتی تھی۔اس راستے سے اس کی ماں گئی تھی، یہاں سے آگے وہ تنہا رہ جانے والی تھی۔نہ باپ کی شفقت ملنے والی تھی نہ ماں کی گود کی ٹھنڈک۔۔۔

"ماں۔۔۔" وہ یک دم بیڈ سے چیختے ہوئے اٹھی۔۔۔اس کا جسم ہانپ رہا تھا۔۔۔اور دل قدرے تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے لرزش پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔

"انزلہ۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔" فرحین بیگم اس کی آواز پر قدرے بھاگتے ہوئے اس کے کمرے میں آئیں۔۔۔وہ ان کے دونوں جانب سے ان کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچتی ان کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔

"کیا کوئی برا خواب دیکھ لیا ہے۔۔۔؟" وہ بھی اس کو اپنے بازو میں سما گئیں۔

"وہ رات میں آیا تھا۔۔۔" اس کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"کون۔۔حارب۔۔۔؟" انہوں نے حیرانی کے زیرِ اثر پوچھا۔

"ام ہم۔۔۔" وہ پیچھے ہٹتی کسی بچے کی طرح سر ہلا گئی۔

"پھر کیا کہا۔۔۔؟" انہوں نے اس کے چہرے پر سے اس کے بال ہٹائے۔

"کہہ رہا تھا کہ تم کہو تو لوٹ آؤں گا۔۔۔" اس نے ان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"پھر۔۔۔؟"

"پھر۔۔۔۔" وہ ان کے چہرے کی جانب کچھ پل دیکھتی رہی۔ "پھر۔۔۔آگے کا خواب تحلیل ہو گیا۔۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں کی نمی گالوں پر پھیلتی چلی گئی۔۔۔

"ماما بھی آئی تھیں۔۔۔" اس نے اپنا منہ ان کی گود میں چھپا لیا۔۔۔ "اور پھر وہ دونوں چلے گئے۔۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔مت کریں خود کے ساتھ ایسا۔۔۔"

"میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔میں نے کھو دیا سب۔۔۔میں نے اپنے ہی ہاتھوں سے سب گنوا دیا۔۔۔"وہ باآواز رونے لگی۔"کیا یہ ہاتھ یونہی خالی ہیں۔۔۔ان میں کچھ نہیں ہے۔۔۔؟اگر نہیں ہیں تو پھر یہ محض لکیریں بھی کیوں۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھا یوں جیسے حقیقت میں وہ خالی ہوں۔۔۔

"آپ خود کو اذیت دے رہی ہیں۔۔۔ان سے بات کرلیں۔۔۔"

"وہ نہیں سنے گا۔۔۔اس نے نہیں سنا۔۔۔مجھ سے بہت زیادتی ہو گئی ہے۔۔۔"اس کے رونے میں شدت آگئی۔۔"اک زیادتی ڈیڈ نے مام کے ساتھ کی تھی اور۔۔۔اور اک زیادتی میں نے حارب کے ساتھ کردی۔۔۔"وہ ہزار کوششوں کے باوجود بھی اپنے آنسوؤں پر ضبط نہیں رکھ پارہی تھی۔۔۔"میں کسی جانے والے کو روک نہیں پائی۔۔۔اناں کیوں انزلہ کسی جانے والے کو روک نہیں پائی۔۔۔"وہ ان سے لپٹی بلک اٹھی۔

"آپ ان سے بات تو کرکے دیکھیں، وہ آپ کے بچپن کے دوست بھی تو ہیں۔۔۔"انہوں نے جھک کر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا تھا۔

وہ گہرے نیلے اور جامنی رنگ کی شرٹ کے ساتھ کالے رنگ کی پینٹ زیب تن کئے ہوئے تھا، بازو آج گھڑی سے مفقود تھے۔ آج شاید پہلی مرتبہ اس نے اپنی ڈریسنگ موقع کی مناسبت سے نہیں بلکہ اپنے مزاج کے حساب سے کی تھی۔ وہ خاصی بددلی سے آج آفس آیا تھا، اس کے ماتھے پر ابھرتے بل اور آنکھوں کی لالی بلاشبہ اس بات پر مہر ثبت کر رہی تھی۔ اگر جو آج اس کے پراجیکٹ کی ڈیڈ لائن سر پر نہ کھڑی ہوتی اور اس کی ٹاپ آفیشلز کے ساتھ میٹنگ نہ ہوتی تو وہ گھر سے ہی جل بھن کر اپنی سرگرمیاں انجام دیتا رہتا۔۔۔ شاید یہی دنیا کا نظام ہے بقا کی خاطر ہر انسان کو غم کو ہنستے ہوئے سہہ کر چلنا پڑتا ہے، گردشِ ایام غموں سے ماوراء ہوتی ہے، اسے کسی کے ٹھہر جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہاں جو ٹھہر جاتا ہے وہ کچلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد وہ سنجیدہ سا چہرہ لئے جیسے ہی بورڈ روم سے نکلتا اپنے آفس کی جانب بڑھنے لگا ریسیپنسٹ کی آواز پر رک گیا۔

"سر مسٹر وسیم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" وہ اپنی نشست سے کھڑی ہو گئی۔

"آفس میں ہے۔۔۔؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں میں نے ویٹنگ ایریا میں بیٹھا دیا تھا، آپ کی غیر موجودگی میں آپ کے روم میں نہیں بھیجا۔۔۔" حارب نے اس کی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے آپ انہیں میرے آفس میں بھیج دیں۔۔۔" وہ اسی سنجیدگی کے ساتھ کہتا ہوا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا۔

آفس میں داخل ہو کر اس نے لیپ ٹاپ سامنے میز پر رکھ دیا۔ اپنی نشست پر بیٹھتے اس نے اپنی شرٹ کے دو اوپری بٹن کھولے اور پھر ریموٹ اٹھا کر اے سی کا درجہ حرارت مزید کم کرتے ہوئے اپنے کف کھول کر اس نے سڈز سامنے میز پر رکھے۔۔۔ تبھی اس کے دروازے پر ناک ہوا، حارب نے ہاں میں سر ہلا دیا، اندر آتے وسیم کو اس نے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا کہا اور اپنے کف فولڈ کرنے لگا۔۔۔ وہ دشمنوں سے ہاتھ ملانے کا روادار نہیں تھا۔۔۔

"انزلہ کو ان سب میں پھنسانے والے تم ہی ہو ناں۔۔۔" اس نے سر اٹھا کر بنا کسی رسمی علیک سلیک، بنا کسی تمہید کے سیدھا کہا۔ اک پل کو اس کی لال آنکھیں دیکھ کر وسیم کچھ حیران ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content

"ن۔۔ نہیں نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے، مجھے تو اس نے خود جاب آفر کی تھی۔۔۔" وسیم اپنی کرسی پر کچھ ٹھیک ہو کر بیٹھا۔

"اچھا۔۔۔" حارب کچھ پل سوچتا رہا۔۔۔ "تمہاری منگیتر کا نام غالباً۔۔۔" اس نے سوچنے کی اداکاری کرتے ہوئے اپنی ٹھوڑی کھجائی۔۔۔ "مز۔۔ ہاں انزلہ نے یہی بتایا تھا۔۔۔ مز ہے ناں۔۔۔" حارب اس کی جانب دیکھتا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

یہ انزلہ کتنی ڈیش ہے اسے سارا بتا گئی، اس نے دل میں سوچا۔۔۔

"اس نے مجھے بھی اک آفر کی ہے۔۔۔" حارب نے تحمل سے کہا۔

وسیم سیدھا ہوا۔۔ "ک۔۔ کیسی آفر۔۔۔"

"وہی جو انزلہ نے تمہیں کی تھی۔۔۔ وہ ماڈلنگ کرے گی اور میں اس کا مینجر بن جاؤں۔۔۔" اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے بڑے اطمینان سے کہا۔

"مز ایسی نہیں ہے۔۔۔" وسیم نے فوراً سے نفی کی۔

"تو کیا انزلہ ایسی ہے۔۔۔؟" حارب وہاں سے اٹھتا کرسی کو گھسیٹتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔وسیم کی حالت اس وقت آگے کنواں پیچھے کھائی والی تھی۔۔۔اس نے تھوک نگل کر نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

"اس میں پوٹینشل تھا، میں نے اسے یونیورسٹی کی کیمپین میں دیکھا تھا۔۔۔دیکھیں مجھ سے صرف اتنی غلطی ہوئی ہے کے میں بے روزگار تھا اور میری ڈگری بھی میڈیا سے ریلیٹڈ تھی۔۔۔میں نے صرف اسے بتایا تھا کے وہ یہ بھی کر سکتی ہے۔۔۔"

"تم لوگ بھی صحیح ہو۔۔۔اک جانب ہونے والا شوہر عورتوں سے نمائش کروا کر پیسے وصول کرتا ہے اور دوسری جانب بیوی اسلام پر لیکچر دے کر دوستیاں توڑتی ہے۔۔۔"

"میں مجبور تھا۔۔۔"اس نے کمزور سی دلیل گھڑی۔

"اور اس مجبوری میں تم اپنی عورت کو سر بازار کیوں نہیں لائے۔۔۔؟"حارب کی بھنوؤں کے بیچ فاصلہ مزید سمٹ گیا۔

"وہ خود یہ کام کرنا چاہتی تھی۔۔۔"اس نے آہستہ سے اپنے حق میں دلیل پیش کی۔

"تم اس کے دوست تھے، چاہتے تو اسے روک سکتے تھے مگر تم نے اسے اپنے مفاد کیلئے استعمال کیا۔۔ تم جانتے تھے یہ کام غلط ہے جبھی تم نے کبھی انزلہ کی جانب سے مزکا دل صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ تمہیں ڈر تھا کہیں وہ بھی انزلہ کی طرح اس کام میں نہ الجھ جائے۔۔۔"

اک پل کو وسیم حارب کا اس قدر مفصل بیانیہ سن کر دنگ رہ گیا، کیا انزلہ اسے اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں بتاتی تھی۔ "آپ کو لگتا ہے انزلہ کو ڈکٹیٹ کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔"

"دوست چاہے تو کیا نہیں کروا سکتا۔۔۔ دوست دلدل میں دھکیل بھی سکتا ہے اور نکال بھی سکتا ہے۔۔۔" ندامت نے اس کے دل کو جکڑا مگر اس نے اس کا اثر اپنے لہجے پر ظاہر ہونے نہیں دیا تھا۔ "میری دعا ہے تمہاری عورت یوں سر بازار نہ آئے۔۔۔ خیر مجھے کنڑیکٹ بریچ کی کاسٹ بتاؤ۔۔۔ اور آئندہ کوئی بھی نوٹس آتا ہے تو تم مجھے دو گے۔۔۔" حارب نے درشتگی سے کہا۔

"انزلہ کو پتا چلا تو وہ بہت ناراض ہو گی۔۔۔" وہ بھی کہاں پھنس گیا تھا، دونوں جانب چھترول ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ حارب نے آگے ہوتے ہوئے اس کے کالر کو جھٹکے سے پکڑ کر خود کے قریب کیا۔

"اور ہاں تم اس سے دور رہو گے، جب تک وہ تم سے خود کانٹیکٹ کرنے کی کوشش نہیں کرتی تم مجھے اس کے آس پاس بھٹکتے ہوئے بھی نظر نہ آؤ۔۔۔" اس نے اس کی شرٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سلوٹیں نکالیں۔۔۔ "ورنہ تم تو جانتے ہو میں اپنی عورتوں کے معاملے میں کس قدر سفاک ہوں۔۔۔" وہ کہتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا اور واپس سے اپنی اصل نشست پر آکر براجمان ہو گیا۔ وسیم کو ابھی تک نہ تو اس کا اس دن والا دنگل بھولا تھا اور نہ ہی اس کی دھمکی، وہ اس کی بات سمجھتا اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا۔

انزلہ کے دل میں اک عجیب سی ویرانی ڈیرہ ڈال گئی تھی، اس کے دل اور دماغ میں مختلف سوچوں کے جھکڑ چل رہے تھے۔ اس نے کال پر انعم صاحبہ سے بات کی وہ گھر پر ہی

تھیں، انزلہ ان کی طرف چلی آئی۔اک وہی تھیں جو اس کے متعلق تقریباً سب کچھ ہی جانتی تھیں، نہ صرف اسے بلکہ اس کے ظاہر کے ساتھ ساتھ اس کے باطن کو بھی جان لیتی تھیں۔

پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اپنا سر صوفے پر گرائے ہوئے خاموش بیٹھی تھی، آنکھوں میں اک عجیب سا خالی پن تھا یوں جیسے اب اس کی آنکھیں ہر خواب سے روٹھ چکی ہوں، انعم صاحبہ بھی خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئیں۔انہوں نے ہرگز اسے بات کرنے کیلئے نہیں اکسایا بلکہ تحمل سے انتظار کرنے لگیں۔جانے ایسی کون سی سوچیں تھی جنہیں وہ ترتیب دے رہی تھی۔

"کبھی کبھی مجھے بہت حیرانی ہوتی ہے۔۔۔علی کی طبیعت میں اس قدر نرم مزاجی دیکھ کر میرا دل مجھ سے شکوہ کرتا ہے کہ میں نے کیوں اسے اتنا سخت کر لیا۔۔۔علی کا باپ بھی تو اچھا نہیں تھا۔۔۔اس نے تو اپنے باپ کا اثر نہیں لیا۔۔۔کتنی نرمی ہے اس کی طبیعت میں۔۔۔مگر میں نے۔۔؟میں نے کیوں اپنے باپ کا اثر لے لیا۔۔۔"بلآخر بیس منٹ بعد وہ بولنے کیلئے تیار ہو چکی تھی۔

"کیونکہ اس کے باپ نے نہ اس پر نہ اس کی ماں پر اثر چھوڑا ہے اور ویسے بھی اس نے کب معاف کیا ہے اپنے خونی رشتوں کو۔۔؟"انہوں نے اپنا چشمہ صحیح کرتے ہوئے اپنے خشک لبوں پر ہاتھ پھیرا۔۔"سچ پوچھو تو مجھے بھی تمہاری طبیعت کی سختی نہیں پسند۔۔۔تمہاری یہ سختی زیادتی کرنے والوں کو نہیں تمہارے چاہنے والوں کو امتحان میں ڈال دیتی ہے۔۔۔" انہوں نے توقف کے بعد پھر سے کہنا شروع کیا۔۔۔"میری بیٹی اپنی جان پر اتنا ظلم نہ کرو کہ وہ سہن نہ کر پائے۔۔۔کیوں خود کو اس قدر ازیت دے رہی ہو۔۔۔؟"آخر میں بے ساختہ ہی وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر گئیں۔

"اب عادت نہیں رہی، آسانی ہوتی ہے تو گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔۔۔"اس کی آنکھ سے آنسو پھسلا۔۔"ڈر لگتا ہے اگر اس دل کے ساتھ آسانی کی تو یہ خوشیوں کی آرزو کرنے لگے گا۔۔۔"اک اور آنسو آزاد ہوا تھا یوں کے اپنے ساتھ کئی اور آنسو بہا لے گیا تھا۔۔۔"پھر کبھی دل کرتا ہے اک خوشی ہو جو یہاں۔۔۔یہاں۔۔۔"اس نے دل پر ہتھیلی رکھتے ہوئے اشارہ کیا۔"اس جگہ سے محسوس ہو۔۔۔ایسی خوشی جو میری ذات کلیم کرے۔۔۔جس کے چھن جانے کا کوئی خوف نہ ہو۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو وہ خوشی ڈھونڈتی کیوں نہیں ہو بلکہ ڈھونڈنا کیسا تمہارے سامنے ہی تو ہے بس ہمت کر کے، بھروسہ کر کے ہاتھ بڑھا کر تھامنا ہی تو ہے۔۔۔"

ان کی بات پر اس کے آنسو بے آواز قطار در قطار بہنے لگے۔

"انزلہ وہ غم ہوتے ہیں جو انسان کو ڈھونڈ ہی لیتے ہیں۔۔۔خوشیاں کبھی خود چل کر نہیں آتیں۔۔۔ہمیشہ خود ان کے پاس چل کر جانا پڑتا ہے۔۔۔انہیں تھامنا پڑتا ہے جیسے جگنو کو تھامنا پڑتا ہے نہیں تو وہ اڑتا چلا جاتا ہے اور آپ وہیں خالی ہاتھ کھڑے رہ جاتے ہو۔۔۔"

اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔"میں تھک گئی ہوں۔۔میں کہہ بھی نہیں سکتی مگر اس زندگی نے مجھے تھکا دیا ہے۔۔۔میرا دل مسلسل مجھ سے احتجاج کرتا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے اب یہ بند ہو جائے گا۔۔۔میں ہارنا نہیں چاہتی۔۔۔مگر میں اب لڑنا بھی نہیں چاہتی۔۔اور ان سب کے بیچ جو اک چیز ہے وہ موت ہے۔۔مگر دیکھیں مجھ سے مرا بھی تو نہیں جا رہا۔۔۔میرا دل اس شخص کو محسوس کرنا چاہتا ہے جس کے سبب اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی ہے۔۔۔"وہ سسکیوں کے ساتھ رو دی،اس کی آواز اس قدر رنجیدہ تھی کہ انعم صاحبہ جیسی مضبوط خاتون کا دل بھی رنجیدہ ہو گیا۔۔۔

"کیوں اس سے یہ سب نہیں کہہ دیتی ہو۔۔۔؟ تمہارے لئے سچ بولنا کب سے اتنا مشکل ہونے لگا۔۔۔"

"سچ بولنا مشکل نہیں ہے۔۔۔اس بات کا اعتراف زیادہ مشکل ہے کہ وہ میرے جذبات کنڑول کرنے لگا ہے۔۔۔ آپ کو پتا ہے ماما نے کیا لکھا تھا اپنی ڈائری میں۔۔۔؟"اس نے انعم صاحبہ کی جانب دیکھا۔"جب میں بے پرواہ تھی تو سبھی اپنی اپنی محبتیں اپنی اپنی جھولیوں میں ڈالے میرے منتظر رہتے تھے۔۔جب سے اعترافِ محبت کیا سبھی اپنی اپنی محبتوں کا کھاتہ لئے وصولی کرنے چلے آئے۔۔۔ مجھے محبتوں نے جینے نہیں دیا۔۔۔"

"آپ کو پتا ہے جب وہ آخری بار ملنے آیا تھا۔۔"وہ کہہ کر چپ ہو گئی۔۔۔آنکھیں بند کیں اور آنسو بہتے چلے گئے۔"اس کی آنکھیں بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔۔۔ خالہ بہت کچھ کہہ رہی تھیں اس کی آنکھیں۔۔وہ جب چپ تھا تب بھی اس کی آنکھیں بول رہی تھیں۔۔۔ میرا دل کر رہا تھا میں آنکھیں بند کر لوں یاں اپنا رخ پھیر لوں کہ ان میں موجود تکلیف مجھے دکھائی نہ دے۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے رہنا۔۔۔اس کے بعد سے میرا دل مجھ سے ہی روٹھ گیا

ہے۔۔۔کچھ محسوس ہی نہیں کر رہا۔۔میرا دل مر گیا ہے۔۔۔" وہ بلکتی ہوئی ان سے لپٹ گئی۔

"وہ چلا گیا۔۔۔وہ چلا گیا۔۔اس نے کہا اب وہ کبھی روبرو نہیں آئے گا۔۔اگر کبھی آ بھی گیا تو یونہی نظریں پھیر لے گا جیسے میں نے اس وقت اپنا دل اس سے پھیر لیا تھا۔۔" انزلہ نے ان کے بازوؤں کو زور سے تھام رکھا تھا، جیسے ان کی آغوش میں چھپ جانا چاہتی ہو۔

"کیوں انزلہ۔۔۔کیا تمہاری تمہارے باپ سے نفرت اس کی محبت سے زیادہ بھاری تھی۔۔۔؟"

"اس نے بھی یہی کہا تھا۔۔" وہ ان سے دور ہوتی آگے کو جھکتی منہ کو ہاتھوں میں چھپا گئی۔

"مجھے نہیں پتا اس کی محبت کیا تھی۔۔۔مجھے نہیں پتا میرے باپ کی نفرت کیا تھی۔۔۔مجھے بس اتنا پتا ہے انزلہ یہ نہیں تھی۔۔اس کے معاملے میں تو کبھی سخت نہیں تھی جب اس نے بے رخی دکھائی تھی تب بھی نہیں۔۔۔انزلہ کبھی ایسی نہیں تھی۔۔۔" وہ روتے ہوئے خود سے خود کے بچھڑ جانے کا ماتم کرنے لگی تھی، پچھلے کچھ دنوں میں ہی اس کی آنکھوں سے ہر وقت تڑپتے دل کا احوال معلوم پڑنے لگا تھا۔ "مجھے لگتا تھا میرے اندر اب کسی قسم کا کوئی خوف باقی

نہیں رہا مگر درحقیقت میرے اندر محض خوف ہی باقی رہ گیا ہے۔۔۔" اس نے واپس سے آنکھیں بند کرلیں۔

ہر کسی کو وہ بے خوف محسوس ہوتی تھی مگر اس کے ماں باپ کی لڑائی، اس کی ماں کی موت کا خوف اس میں ہمیشہ کیلیئے سرائیت کر تا زندگی بھر کا روگ بن چکا تھا۔ جس سبب وہ پہ در پہ غلطیاں کرتی چلی گئ تھی۔

آخر کیوں میاں بیوی میں مصالحت کرواتے وقت بچوں کا پہلو کہیں بہت پیچھے چلا جاتا ہے، کہنے کو تو وہ بچوں کی خاطر ہی صلح جوئی کرواتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے ان دو دلوں کو زبردستی جوڑتی معاشرے کی دڑاڑ ہمیشہ کیلیئے وہیں رہ جاتی ہے جو بچوں سے زیادہ کسی اور کو واضح محسوس نہیں ہوتی۔

وسیم کے جاتے ہی وہ بھی اپنے والٹ، کیز اور لیپ ٹاپ کو ہاتھ میں پکڑے ہی آفس سے نکل آیا تھا، آج خلاف معمول اس کی ڈریسنگ کسی حساب سے اس کی پوزیشن اور میٹنگ کے ساتھ میل نہیں کھا رہی تھی۔۔۔ اپنی شرٹ کے بازوؤں کو بھی وہ کہنیوں تک یوں موڑے

ہوئے تھا جیسے ابھی اینٹیں اٹھانی ہوں، اور شرٹ کے اوپر والے دو بٹن بھی یوں کھول رکھے تھے جیسے آفتاب کو گویا اس کے سر پر ہی رکھ دیا گیا ہو۔۔۔ چہرا اس قدر ستا ہوا تھا کہ ابھی کوئی منہ سے فضول بات نکالے اور وہیں وہ اس کو ٹھوک ٹھوک کر لسوڑا بنا دے۔۔۔۔ لفٹ سے باہر نکلتے ہی وہ بلڈنگ کو پار کرتا پارکنگ کا ایریا مرے مرے قدموں سے طے کرنے لگا تھا جب سامنے ہی کچھ ہی فاصلے پر قاسم کو کھڑے دیکھ کر اس کی چال مزید دھیمی ہو گئی۔۔۔ وہ آخری ملاقات کے برعکس ہشاش بشاش مسکراتا ہوا اسے دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا تھا۔۔۔ حارب اسے نظرانداز کرتا آگے بڑھتا اس کے پاس سے گزرنے ہی لگا تھا جب قاسم نے اسے بازو سے پکڑ کر روکنا چاہا اور اگلے ہی لمحے حارب اسے دیوار سے لگاتا اس کی گردن پر اپنا لیپ ٹاپ رکھ گیا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں خفگی عود آئی۔

"اب کیا لینے آئے ہو۔۔۔؟" وہ ہلکی سی آواز میں غرایا۔ "اگر اب تم نے میرے اوپر ہاتھ اٹھایا تو میں کسی بات کا لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔ اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

"تمہیں لینے آیا ہوں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ملتجائی ہوا۔۔۔

Clubb of Quality Content

"آپ کیوں لینے آ گئے۔۔۔؟ کیا اشتہار والی کمپنیاں بند ہو گئی تھیں۔۔۔" حارب نے طنز کیا۔

"حارب۔۔۔ پلیز میرے ساتھ چلو۔۔۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

"کیوں اس دن مار کر دل نہیں بھرا تھا۔۔۔؟" حارب نے منہ بنایا۔ "اب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔" وہ اس کو تنبیہ کرتا آگے بڑھا۔

"انزلہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" قاسم نے دکھ سے کہا تھا اور حارب کے آگے کی جانب بڑھتے قدم تھم گئے تھے۔۔۔ اس نے واپس پلٹ کر قاسم کی جانب دیکھا، وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟" وہ واپس اس تک آیا۔

"وہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔"

"مگر وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔" اس کا لہجہ مرجھایا ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content!

"جھوٹ بولتی ہے وہ۔۔۔اگر ہم سب یہ محسوس کر سکتے ہیں تو تمہیں کیوں یہ محسوس نہیں ہو رہا۔۔" قاسم اس کی بات پر جھنجھلایا۔

"ہم دونوں ہی زبردستی کے فیصلوں کی اچھی خاصی قیمت چکا چکے ہیں۔۔۔۔میں اب آگے اس پر زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

"تم دونوں ہی اک دوسرے کی جانب بھاگ رہے ہو مگر مختلف سمت میں۔۔۔"

حارب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتے اور وہ۔۔۔پتا نہیں کیوں اس بات کا اقرار نہیں کر پا رہی مگر وہ خوش نہیں ہے۔۔۔۔وہ ٹوٹ رہی ہے۔۔۔" قاسم کی آواز نم ہو گئی۔ "ہم دونوں میں سے کوئی بھی اس کا کھونا سہن نہیں کر پائے گا۔۔۔" وہ سر جھکائے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتا کہہ رہا تھا۔ "میں غلط تھا جو سمجھتا تھا تم سے دور رہ کر وہ زندہ رہ سکتی ہے، تمہارے جانے کے بعد میں اسے سنبھال لوں گا مگر میں بھول گیا تھا اب نہ تو وہ بچپن والی انزلہ رہی ہے جس کے فریب سے بھرپور قہقہے ہمارے گرد گونجتے رہیں اور نہ ہی میں بچپن والا قاسم رہا ہوں جو اس کے چہرے کی مسکان سے دھوکہ کھا جاؤں۔۔۔وہ اب اوروں کو دھوکہ دینے

کیلئے مسکراتی نہیں ہے۔۔۔بغاوت کرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔۔۔وہ بکھر رہی ہے یار۔۔۔وہ زندگی سے دور ہو رہی ہے۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر حارب کی جانب دیکھا، دونوں کی ہی آنکھیں نم تھیں۔"یقین جانو اس کی زندگی میں حارب کی ریپلیسمنٹ کوئی نہیں ہے۔۔۔وہ منکر ہے مگر اس نے تمہارا بہت انتظار کیا ہے۔۔۔۔"حارب کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا، ان سب باتوں کی گواہی تو اس کا دل بھی دے سکتا تھا مگر۔۔۔۔مگر۔۔۔۔اس نے خاموشی کے ساتھ آگے بڑھ کر اس کی گردن سے پکڑتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

وسیم کے گھر پہنچتے ہی منزہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا، وہ جو سمجھ رہا تھا اسے ساری تفصیلات انزلہ نے بتائی ہیں در حقیقت وہ منزہ نے بتائی تھیں۔۔۔جیسے منزہ کے بتانے پر حارب کو بہت کچھ نیا پتا چلا تھا وہیں حارب کے بتانے پر منزہ کو بھی بہت کچھ نیا پتا چلا تھا۔۔۔اس نے انزلہ سے دوستی روحیل جیسے انسان کی دوست ہونے کے سبب اور پھر ماڈلنگ میں چلے جانے کے سبب ختم کی تھی، وسیم کو بھی عورتوں کا ورکنگ ومن ہونا کچھ خاص پسند نہیں تھا، اور اب جب یہ چیز پتا چلی تھی وہ اس سے ناراض ہوتی اپنی رخصتی کو ٹال گئی تھی۔

وسیم تو حارب کی اس حرکت پر تاؤ کھا کر رہ گیا۔اس سارے معاملے سے انزلہ ہی اسے نکال سکتی تھی،اس نے فوراً سے انزلہ کو کال لگائی جو نہیں اٹھائی گئی۔وہ اس کو ارجینسی کا میسج کرتے ہی دوبارہ کال ملانے لگا،اور پھر اس نے کال اٹھالی تھی۔

وہ اب ٹیرس پر جانا چھوڑ چکی تھی،یاں تو وہ اپنے کمرے میں رہتی تھی یاں پھر نیچے والے پورشن میں فرحین صاحبہ، قاسم لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتی۔۔۔اب نہ تو کلیوں میں وہ بات رہی تھی جن سے اس نے اپنالان بھر رکھا تھا اور نہ ہی ان کی خوشبو میں کسی کی یاد جو باب دل پر دستک دیتی ہو۔۔۔

وہ کچھ پل اسی الجھن میں کہ آیا وہ اسے کال کرے یاں ناں اپنے ہاتھ میں فون پکڑے اپنے کمرے میں ٹہلتی رہی،پتا نہیں وہ اس کی کال اٹھائے گا بھی یاں نہیں، مگر اس سے بات کرنی بھی ضروری تھی۔۔۔اس نے اک پل کو آنکھیں بند کر کے کھولیں اور پھر اس کا نمبر ملاتے فون کان سے لگائے انتظار کرنے لگی۔ بیل جاتی رہی مگر اس کی کال نہیں اٹھائی گئی۔۔۔اب شاید کبھی وہ اس کی آواز سننے والی نہیں تھی۔۔۔وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے بیڈ پر ڈھ

گئی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھوں سے سب خود برباد کر دیا تھا۔۔۔انعم ٹھیک کہتی تھیں۔۔۔"ٹھیک ہونے کے لئے لازمی نہیں ہے باغی ہوا جائے۔۔۔بغاوت کا مطلب ہرگز ٹھیک ہونا نہیں ہوتا۔۔۔"اس نے سر جھکا لیا،وہ سچ میں بہت آگے نکل آئی تھی۔"کیا اسے واقع میں پرانے خطوط جلا دینے چاہیے تھے۔۔۔؟"اس نے سر گھما کر اپنے دائیں جانب پڑے میز پر اپنی ماں کی ڈائری دیکھی۔"آپ کی آپ بیتی بھی مجھے نقصان سے نہیں بچا پائی۔۔۔آپ نے بابا کی محبت میں اپنا آپ گنوا دیا اور میں نے ان کی نفرت میں۔۔۔"اس نے اک گہری سانس اندر کھینچی۔"اور دیکھیں اختتام پر ہم دونوں ہی خالی ہاتھ رہ گئیں۔۔۔آپ نے نفرت،تضحیک کے بدلے میں محبت کی انتہاؤں کو چھوا اور میں نے محبت ،مان کے بدلے نفرت کی پستیوں کو۔۔۔"بلآخر آج اعتراف کا دن تھا،آج آئینہ ہم کلام ہو رہا تھا۔آج اس نے اعتراف کیا تھا ظلم،زیادتی،حق استحصالی جنس کے ساتھ مشروط نہیں ہوتی،بد قسمتی سے اس کا بدی سے سامنا مردوں کے ذریعے ہی ہوا تھا۔

یک دم سے موبائل پر بیل ہوئی تو وہ سہم گئی۔اس نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر بدلی سے موبائل سامنے کرتے ہوئے اس کی سکرین کو دیکھا اور پھر کچھ لمحے مراقبے کی نظر

ہو گئے۔اس نے کال اٹھا کر فون کان سے لگالیا۔۔۔اسے اس سے بات کرنی تھی، مگر جن کے حق میں زیادتی کر آئے ہوں ان سے بات کیسے کی جاتی ہے وہ بھول چکی تھی۔۔۔وہ موبائل کان سے لگائے آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔۔۔

آشوب و خاموشی کے بیچ دونوں جانب سے سانسوں کا ماتم تھا۔کچھ لمحے وہ دونوں مخاطب کرنے کی آس لئے الفاظ کو جنبش دینے سے قاصر رہے۔

"تم نے فون کیا تھا۔۔۔"چند ثانیے کے بعد حارب نے ہی پہل کی۔

"جی۔۔۔"آج بات کرنا کس قدر مشکل تھا۔

"پھر۔۔۔؟"

"آپ نے وسیم سے کانٹریکٹ کی بریچ کاسٹ پوچھی ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔"وہ بھی آنکھیں موند گیا۔

"کیوں۔۔۔"آج استفسار کیلئے یک لفظی تخاطب بھی ڈھونڈنا پڑ رہا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کیوں پوچھی ہو گی۔۔۔"

وہ خاموش رہی پھر کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا۔

"آپ نے بتایا نہیں آپ نے کیوں پوچھی ہے۔۔؟"

"تم دوست بھی تو ہو۔۔۔"وہ کچھ پل کو ٹھہرا"تم دوست ہو۔۔۔"اس بار وہ "بھی" کو ہٹا گیا تھا،اس نے ابھی تک کہا نہیں تھا کہ اسے اس کے ساتھ رہنا ہے۔"اس کے پیسے اس کے منہ پر مار کر تمہارے پاؤں ہر بیڑی سے آزاد کروانا چاہتا ہوں۔۔۔"

"آپ یہ سب مت کریں،ویسے بھی جو دوست دھوکہ دیں ان کیلئے خود کو نہیں تھکانا چاہیے ۔۔۔میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔"اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اک ساتھ کئی آنسو پیئے۔

"کیسے۔۔۔؟"حارب نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں،کیا وہ پھر سے کسی دلدل پر پیر رکھنے کا سوچ رہی تھی۔

"پتا نہیں مگر میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔"

"مجھے پتا ہے کیسے دیکھنا ہے اور میں دیکھ لوں گا۔۔۔"حارب نے اٹل لہجے میں کہا۔

"کیسے دیکھیں گے اور کیوں دیکھیں گے۔۔۔رقم بہت زیادہ ہے۔۔"

"یہ تمہارے سوچنے کی بات نہیں ہے میں دیکھ لوں گا۔۔۔اک بار تم نے ہماری دوستی نبھائی تھی اس بار میں نبھا رہا ہوں۔۔۔"

"پلیز مجھے بتائیں آپ کیا کرنے والے ہیں۔۔۔"وہ فکر مند ہو گئی۔

حارب نے اک گہرا سانس لیا۔"پرسکون رہو۔۔۔میں نے ہمارے لئے اک گھر لیا تھا،اب جب ساتھ ہی نہیں رہنا تو اسے بیچ کر کنٹریکٹ بریچ کرنے کی رقم ادا کر دوں گا۔۔۔"اس بات کے ذکر پر انزلہ کا دل بھی افسردہ ہو گیا۔

"آپ گھر کیوں بیچ رہے ہیں۔۔۔"

"گھر کو بچانے کیلئے گھر بیچ رہا ہوں۔۔۔"اس نے بہت آہستگی سے کہا تھا مگر انزلہ سن چکی تھی۔۔۔"مجھے اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔"

انزلہ فون کان سے ہٹاتی بیڈ پر پشت کے بل گر گئی،اس کی آنکھیں اک بار پھر بھر آئیں تھی۔فرحین صاحبہ نے صحیح کہا تھا ایسا ہمسفر ہر کسی کو نہیں ملتا اسے گنوانا مت اور اس نے گنوا دیا تھا۔۔۔انعم صاحبہ نے منع کیا تھا اس کے انتظار کو اس کے ضبط سے لمبا کر دینے سے اور وہ حقیقت میں اس کا ضبط آزما گئی تھی۔۔۔اس نے کتنے خوبصورت ہمسفر کو کھو دیا تھا۔۔۔۔

اکثر زندگی کے ہر پہلو میں بہت بہترین کرنے والے محبت میں بہت برا کر جاتے ہیں اور اس بات کا ادراک اسے اب ہوا تھا۔۔۔محبت میراث ہو سکتی ہے مگر نفرت نہیں اور یہیں اس سے غلطی ہو گئی تھی،اس کی ماں کا خمیر محبت سے گوندھا ہوا تھا اور وہی محبت وہ اپنے خمیر میں سموئے اپنے محرم سے کر بیٹھی تھی مگر نفرت وہ نفرت کو بھی میراث سمجھ کر زندگی کا حصہ بنا بیٹھی تھی یوں کہ چند لمحوں کے اس جذبے نے اس کی اصل میراث کو اس سے چھین لیا تھا۔

وہ قاسم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی،اسی اثنا میں اس کے موبائل پر بیپ ہوا۔انزلہ نے عام سے انداز میں قاسم سے باتیں کرتے ہوئے موبائل کھولا،اسے ویڈیو موصول ہوئی۔انزلہ نے اس پر ٹیپ کیا اور وہ ڈائون لوڈ ہونے لگی۔۔۔

"کون ہے۔۔۔؟" قاسم نے اسے موبائل کی جانب متوجہ دیکھ کر کہا۔

"پتا نہیں،وہی دیکھ رہی ہ۔۔۔۔" اور جیسے ہی اس نے ویڈیو پلے کی تھی اس کے پاؤں تلے سے زمین نکلی تھی۔۔۔ویڈیو پر بلو ٹک ہوتے ہی اس کا موبائل بج اٹھا،انزلہ نے اک لمحے کی بھی دیر کیئے بنا سرعت سے کال اٹھائی۔

"کیسی ہو انزلہ۔۔۔؟روحیل بات کر رہا ہوں۔۔۔"اس کی آواز میں مسکراہٹ تھی۔انزلہ کے کال کاٹ دینے کا خدشہ محسوس کرتے ہوئے اس نے فوراً سے کہا۔"ویڈیو دیکھ لی۔۔۔؟"

"تم۔۔۔تم نے کیا ہے یہ سب۔۔۔"

"تم نے میرے پاس کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔"

"تم کس قدر خبیث انسان ہو، تم اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔۔وہ تو تمہیں جانتی بھی نہیں۔۔۔"وہ غصے کے سبب چلا اٹھی۔قاسم بھی اس کی جانب فکر مندی سے دیکھنے لگا۔

"تمہیں تو جانتی ہے ناں۔۔۔"

"کیا چاہتے ہو۔۔۔؟"وہ اس کے متعلق اتنا تو جان ہی گئی تھی، کچھ حد تک اسے اندازہ بھی ہو ہی چکا تھا۔

"میرا ڈرائیور تمہارے گھر کے باہر ہے اس کے ساتھ آجاؤ۔۔۔اور ہاں بے فکر رہو جیسے ہی تم آؤ گی، سیماب واپس پہنچ جائے گی۔۔۔"اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔اس کا مطلب سیماب وہاں نہیں تھی جہاں وہ اسے بلا رہا تھا۔۔۔اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔

Clubb of Quality Content

"انزلہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟" قاسم نے اس کے بازو کو پکڑا اور وہ یک دم اچھل کر پیچھے ہوئی۔۔۔ "کیا ہوا ہے۔۔۔؟ کون تھا۔۔۔۔؟" وہ پریشان ہو گیا۔۔۔

انزلہ نے نفی میں سر ہلایا "کچھ نہیں۔۔۔" کہتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگی، وہ بھی اس کے پیچھے آیا۔۔۔انزلہ نے کمرے میں پہنچ کر سائیڈ میز سے اک چھوٹا موبائل نکالا جو اس کی ماں جاتے وقت اسے دے کر گئی تھی اور پھر آگے بڑھتی بڑھتی وہ رکی اور واپس سے آکر اس نے پین تلاشتے ہوئے جلدی سے سامنے پڑے سٹکی پیڈ اٹھائے اور جلدی جلدی اس پر کچھ تحریر کرنے لگی۔۔۔

"انزلہ۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں تم کچھ چھپا رہی ہو۔۔۔" قاسم کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے وہ سٹکی نوٹ اسے پکڑا دیا تھا۔

"پلیز یہ حارب کو دے دینا۔۔۔۔" اس نے قاسم سے کہا اور اس کے گلے لگی۔ "میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔ دنیا میں تم سے اچھا بھائی کوئی نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"انزلہ۔۔۔ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔" اس نے انزلہ کا ہاتھ پکڑا۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ پرانے حساب ہیں جن کی بھرپائی رہتی ہے۔۔۔" وہ اس سے ہاتھ چھڑاتی وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔ قاسم جہاں تھا وہی رہ گیا، کچھ لمحوں کیلیئے وہ اس دروازے کی جانب دیکھتا رہا جہاں سے وہ گئی تھی اور پھر دماغ نے جیسے ہی کسی خطرے کی گھنٹی بجائی تھی وہ پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگتا اک ساتھ کئی زینے اترتا بھاگ کر باہر آیا تھا، مگر وہ گاڑی میں بیٹھ کر جاچکی تھی۔۔۔

وہ وہیں سے حارب کے گھر کی جانب بھاگا، دروازے کو دھڑ دھڑ بجاتے وہ مسلسل اس کا نام بھی پکارنے لگا۔۔۔ جیسے ہی ملازم نے دروازہ کھولا وہ فوراً سے حارب کے کمرے کی جانب بھاگا اور دھڑام سے اس کا دروازہ کھولا، وہ جائے نماز پر بیٹھا دعا کیلیئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا، قاسم بے چینی میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا، جیسے ہی حارب نے دعا مانگی وہ سرعت سے اس کی جانب لپکا۔

"ی۔۔۔یہ انزلہ نے تمہارے لئے دیا ہے۔۔۔" اس نے سٹکی نوٹ اس کی جانب بڑھایا، حارب نے الجھتے ہوئے تھام کر اسے کھولا "تم سے محبت ہے مگر اب تمہیں روک

لینے کا اختیار نہیں رہا۔۔۔مجھے اپنے احساسات کو نام کبھی دینا ہی نہیں آیا۔۔۔"اس کا نوٹ پڑھتے ہی حارب کو بھی کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"انزلہ کدھر ہے۔۔۔"اس نے سرعت سے قاسم سے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔جب تک میں آیا وہ گاڑی میں بیٹھ کر جا چکی تھی۔۔۔"اس نے پریشانی سے حارب کی جانب دیکھا۔

"کون سی گاڑی میں۔۔۔؟کہاں گئی ہے۔۔۔"حارب نے اس کے بازو پکڑے۔

"میں نہیں جانتا وہ کس کی گاڑی تھی مگر کچھ غلط ہے۔۔۔میں جانتا ہوں،وہ آج سے پہلے تک کبھی مجھ سے ایسے نہیں ملی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

حارب اپنا ماتھا مسلنے لگا۔"اس نے کچھ تو کہا ہو گا۔۔۔کوئی بات تو کی ہو گی۔۔۔"

"ہاں اس سے پہلے اسے کوئی کال آئی تھی۔۔۔"

حارب سوچتے ہوئے اپنی ٹھوڑی کو کھجانے لگا۔

"یہ جانتے ہوئے بھی کے انزلہ کسی مصیبت میں ہے تم اتنے سکون سے کیسے کھڑے رہ سکتے ہو۔۔۔" قاسم اس پر ابل پڑا۔

"کیونکہ میں تمہاری طرح ہاتھ پاؤں نہیں پھلا سکتا، میرے پاس غلطی کا مارجن نہیں ہے۔۔۔" وہ غصے سے اس کی جانب ہاتھ کا اشارہ کرتے اسے چپ کروا گیا۔ "یہ یہاں ختم نہیں ہوا۔۔۔" اسے روحیل کا جملہ یاد آیا۔

"تم نے گاڑی کا نمبر دیکھا ہے۔۔۔؟" حارب نے قاسم کی جانب دیکھا۔۔۔ اس نے اک ساتھ کتنی ہی بار اثبات میں سر ہلایا۔

اس کا جواب سنتے ہی حارب نے فوراً سے اک نمبر ملایا تھا۔

"ہیلو شہیر۔۔۔" دوسرے جانب جیسے ہی اس نے فون اٹھایا وہ سید ھا مدعے پر آگیا۔

"اک پرسنل کام ہے تم سے، اک گاڑی کو ٹریس کروانا ہے۔۔۔" اس نے قاسم سے پوچھ کر اسے نمبر بتایا۔ "مگر یہ جلد از جلد ہونا چاہیے پلیز۔۔۔" شہیر کے ہاں کرتے ہی اس نے فون بند کر دیا۔۔۔ وہ فوراً سے اپنے کلوزٹ کی جانب آیا اور لاکر کے پاس پہنچتے ہی اس نے پاسورڈ

نولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈالتے ہوئے اسے کھولا اور اس میں سے اپنا لائسینسنڈ پسٹل نکال کر اس میں میگزین ڈال کر اسے اپنی پینٹ میں اڑسا۔ قاسم تو اس کی تیاری کو محض دیکھتا رہ گیا۔۔۔اسے افسوس ہوا۔

"تمہیں ابھی بھی اپنے ٹشن کی پڑی ہوئی ہے، بندہ جاتا جائے سٹائل نہیں جانا چاہیے ۔۔۔" قاسم نے اس کی تیاری کو دیکھتے ہوئے بھنا کر کہا،اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ انہیں آگے کیا صورتحال پیش آنے والی ہے۔۔۔

"جب بھی کرنا بکواس ہی کرنا۔۔۔" حارب اس پر اک ناگوار سی نظر ڈالتا تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے سے باہر نکلا۔

"تم کہاں جارہے ہو۔۔۔؟تم جانتے ہو انزلہ کدھر ہے۔۔۔؟" حارب کے پیچھے وہ بھی جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے لگا۔

"نہیں۔۔۔میں نہیں جانتا وہ کدھر ہے مگر ڈھونڈنے نکلوں گا تو مل ہی جائے گی۔۔۔" اس نے ملازم کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔

"میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں۔۔۔تم اپنی گاڑی پر آؤ گے، میں تمہیں ایڈریس بھیج رہا ہوں تم وہاں جا کر پتا کر و گے۔۔۔"وہ قاسم کو ہدایت دیتا اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔"سیفٹی گیجٹ لے کر جانا۔۔۔" اس نے ملازم کی موجودگی میں اشارہ قاسم سے کہا تھا۔

گھر سے گاڑی باہر نکالتے ہوئے اس نے ملازم کو بتایا تھا وہ اپنے دوست کی پارٹی پر جارہا ہے۔۔۔اس کے بعد اس نے اپنے اک دوست کو کال کی تھی جو اس کے سرکل میں ہونے والی پارٹی شوٹس کیلیئے حارب کی مدد کرتا رہا تھا۔اس نے سلام دعا کے بعد روحیل کے سرکل میں ہونے والی گیٹ ٹو گیدریاں کسی پارٹی کا پوچھا،وہ خود بھی اس وقت اسی پارٹی میں موجود تھا جو کسی کلب میں ہو رہی تھی۔حارب نے فوراً سے قاسم کو اس کا پتا بھیج دیا۔

گھر سے نکلنے سے پہلے اس نے اپنی ماں والا موبائل احتیاطاً آف کرنے کے بعد اپنے سلیوز کے اندر ٹائی کر لیا تھا۔۔۔گاڑی کے اندر بیٹھتے ہی اس نے ہاتھ لگا کر اسے ٹٹولا۔۔۔وہ وہیں تھا۔۔ہاتھ میں پکڑا موبائل اک بار پھر سے بجنے لگا۔۔روحیل کال کر رہا تھا۔۔۔

"کیا گاڑی میں بیٹھ گئی ہو۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔اب بتاؤ سیماب کدھر ہے۔۔۔؟"

"اگر نہ بتاؤں تو۔۔۔۔؟" روحیل نے اس کے تاثرات جاننے کیلیے کہا۔

"میں اسی وقت گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں سے کود جاؤں گی۔۔۔" اس کی بات سن کر روحیل ہنسا۔

"اوہ کم آن انزلہ، اب اتنے بڑے دعوے بھی نہ کرو۔۔۔زندگی تو ہر کسی کو پیاری ہوتی ہے۔۔۔"

"جس زندگی میں نا محرم ہو اور محرم نہ ہو وہ پیاری نہیں ہوتی۔۔۔" اس کی آواز میں ندامت کی جھلک ابھری تھی۔ "جس زندگی میں تم ہو اور حارب نہ ہو بھلا ایسی زندگی کیسے پیاری ہو سکتی ہے۔۔۔" اس کے پاس کیا ہی رہ گیا تھا جس کا خوف باقی رہتا۔۔۔

روحیل اس کے جواب پر کمینگی سے قہقہ لگا اٹھا۔

اگلے ہی لمحے انزلہ نے سپیکر پر فون ڈالتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول دیا

"کیا کر رہی ہیں میڈم جی۔۔۔آپ گریں گی۔۔۔"ڈرائیور نے فوراً سے گاڑی کی رفتار کم کی ۔وہ گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے ہی دروازے کا چائلڈ لاک کھول چکی تھی اور دروازہ اس نے بند بھی ویسا ہی کیا تھا۔۔۔

"اپنے ڈرائیور کی بات تو سن لی ہو گی تم نے۔۔۔"انزلہ نے فون کان سے لگاتے روحیل سے کہا اور اگلے ہی لمحے روحیل نے اسے ویڈیو بھیج دی تھی جس میں سیماب کو واپس ہاسٹل میں جاتا دیکھا جا سکتا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی روحیل کو صرف اس سے غرض تھی پھر بھی اس نے سیماب کو کال کر کے خود تسلی کی۔۔۔وہ ہاسٹل پہنچ چکی تھی اور یہ سنتے ہی انزلہ کچھ حد تک پر سکون ہو گئی مگر اب اسے آنے والے حالات سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔وہ جانے مٹھیاں بھینچے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کر رہی تھی یاں یہ تاثر دینے کی کہ وہ خوفزدہ نہیں ہے۔۔۔

ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ لوگ قدرے شہر سے باہر بنی اک سوسائٹی میں آ گئے ۔۔۔وہ کافی خاموش سوسائٹی تھی۔۔۔گو کہ یہاں شور مچانے کا کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تھا۔۔گارڈ نے اتر کر دروازہ کھولا تو وہ اسے گھورتی اتر گئی۔۔۔بظاہر وہ اعتماد سے بلا خوف گارڈز کی معیت میں چلتی اک بلڈنگ کی جانب آ گئی۔۔۔۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا وہاں دور تک

Clubb of Quality Content

اسے فلیٹس ہی دکھائی دے رہے تھے۔۔۔آنے والے خطرے کا سوچ کر دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔۔بظاہر وہ پرسکون نظر آرہی تھی مگر اندر آنے والے خطرے کا سوچ کر اس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔وہ ہمیشہ سے کہتی آئی تھی کہ اسے کسی چیز کا خوف نہیں مگر اس وقت اسے احساس ہو رہا تھا عزت اک ایسی چیز ہے جس کا خوف بڑے بڑے لوگوں کو گھٹنوں کے بل گرادیتا ہے۔۔۔

لفٹ سے وہ چوتھے فلور پر آئے تھے۔۔۔لفٹ کی خاموشی میں اس کی دھڑکنیں خوف کے زیر سایہ آتے اس کے کانوں میں سنائی دیتی رہی تھیں۔۔۔بائیں سائیڈ کو کوریڈور میں مڑتے ساتھ سامنے ہی کھلے دروازے میں کھڑا روحیل اسے دکھائی دے گیا۔۔۔وہ دروازے کہ فریم میں کھڑا کمینگی چہرے پر سجائے اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔وہ دروازے کے پاس پہنچی تو وہ اک جانب ہو گیا اور گارڈز کو اس نے واپس جانے کا اشارہ کیا پھر اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا اندر آگیا۔۔۔

"ماننا پڑے گا۔۔۔چہرے پر کوئی خوف۔۔۔۔کوئی پچھتاوا نہیں۔۔۔"روحیل نے اس کے چہرے کو ہر قسم کے خوف سے پاک پایا تھا۔

وہ آرام سے چلتی جا کر صوفے پر بیٹھ گئی، وہ الگ بات تھی اگر کوئی اس کے اندر جھانک لیتا تو اس کے دل میں پنپتے خوف کو محسوس کرتے لرز اٹھتا۔۔۔"کیا چاہتے ہو۔۔؟ کیوں بلایا ہے۔۔۔؟"

وہ اس کو دیکھ کر ہنس دیا۔۔۔"پتا نہیں۔۔۔"

انزلہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔۔"تم پاگل ہو۔۔۔؟"

"کہہ سکتی ہو۔۔۔اور بتاؤ کیسی چل رہی ہے زندگی۔۔۔اس نئے ہیرو کے ساتھ۔۔۔"وہ خباثت سے مسکرایا۔

"شوہر ہے وہ میرا۔۔۔"انزلہ نے درشتگی سے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔کب سے۔۔۔؟"وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔۔۔انزلہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔"خیر۔۔۔تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ یہ سب یوں ختم نہیں ہو سکتا۔۔۔"اس نے قدرے اس کے قریب آ کر کہا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انزلہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی، مگر وہ اس وقت کوئی بھی جذباتی قدم اٹھانے کی متحمل نہیں تھی۔ "کیا کرو گے۔۔۔؟ میں آلریڈی میریڈ ہوں۔۔۔۔" اس نے اپنے لہجے کو حتلامکان ہموار بنائے کہا۔

"اوہ کم آن۔۔۔ تم کب سے یہ شادی کی گردان الاپنے لگی۔۔۔اور ویسے بھی اگر تمہیں شادی شدہ ہونے کے باوجود میرے ساتھ افئیر چلانے میں کوئی اعتراض نہیں تو تمہیں اس میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

جیسے ہی روحیل آگے کی جانب بڑھا وہ تھوڑا پیچھے ہوئی۔۔۔

"Trust me...I'll never let your husband to know abhout this..."

"ٹرسٹ می آئی ول نیور لیٹ یور ہسبنڈ ٹو نو آباؤٹ دس۔۔۔۔"

وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ "تمہیں یہ سب کر کے کیا ملے گا۔۔۔؟"

"شاید سکون۔۔۔ یاں اک خوشی۔۔۔ ٹرسٹ می اسے کچھ نہیں پتا چلے گا۔۔۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جس کے ساتھ ہے وہ میری استعمال شدہ چیز ہے۔۔۔"

اس نے بہت مشکل سے خود کو کمپوز کئے رکھا تھا۔۔۔

"تم تو کہہ رہے تھے تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔۔"

"ہاں تو یہ محبت ہی ہے جو مجھے اس حد تک کھینچ لائی ہے۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا میں تم سے نکاح کر لیتا ہوں مگر تم کوئی بات مانتی بھی تو نہیں ہو۔۔۔تم چاہو تو آج کے بعد بھی میرے ساتھ رہ سکتی ہو۔۔۔"وہ صوفے پر ٹانگیں پھیلائے قدرے آرامدہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا پھر اپنے پاس اس نے صوفے پر ہاتھ مارتے اسے بیٹھنے کیلئے کہا۔۔۔وہ وہیں کھڑی رہی۔۔۔

"اچھا مجھے سوچنے کیلئے کچھ وقت چاہیے۔۔۔"اس نے سینے پر بازو باندھے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

روحیل اس کے چہرے کو جانچتی نظروں سے دیکھنے لگا پھر ہنس دیا اور گردن کو خم دیا۔"ٹھیک ہے جو بھی سوچنا ہے، سوچ لو مگر یہیں پر رہتے ہوئے۔۔۔"

سیماب نے ہاسٹل کے اندر آتے ہی حارب کا نمبر ملایا، دوسری جانب سے تیسری بیل پر ہی کال اٹھالی گئی۔۔۔

"ہیلو سیماب۔۔۔"

وہ حارب کی بات سنتے ہی رونا شروع ہو گئی۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟" حارب کا پاؤں بریک پر گیا۔۔۔ وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔

"سیماب مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔" اس نے بے چینی سے پوچھا۔ "کیا انزلہ کے متعلق ہے۔۔۔" اسے جانے کیوں لگا تھا وہ انزلہ کے سبب ہی رو رہی ہے۔

"حارب بھائی۔۔۔ انزلہ۔۔ انزلہ روحیل کے پاس ہے۔۔۔" وہ روتے روتے کہہ رہی تھی، اس کی چھوٹی سی غلطی انزلہ کو کتنی بڑی مصیبت میں ڈال گئی تھی۔

"روحیل۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔" وہ جیسے جیسے اسے ساری بات بتاتی جا رہی تھی اس کے چہرے پر سختی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ اس کا شک ٹھیک نکلا تھا۔

روحیل نے اسے بیٹھنے کا کہا، وہ سرے سے ہی نظر انداز کر گئی۔ وہ آرام سے صوفے پر بازو پھیلائے بیٹھا رہا، جبکہ انزلہ اسی حالت میں کھڑی رہی، کھڑے رہ کر اس کی ٹانگوں میں درد ہونے لگا تھا مگر ہار ماننا اور وہ بھی یہاں ممکن نہیں تھا۔ وہ اس کے پہلو میں تو تب کبھی نہیں بیٹھی تھی جب خود کو برباد کرنے پر تلی ہوئی تھی اب جب خود کو سنوارنے کی آرزو لئے ہوئے تھی تب کیسے اس کے نزدیک بیٹھ سکتی تھی۔

"تم اگر یونہی میرے سر پر سوار رہو گے تو میں کیا خاک کچھ سوچ پاؤں گی۔۔۔" اس نے جھنجھلا کر کہا۔ وہ جب تک اس کے سامنے تھا وہ نہ تو کچھ سوچ سکتی تھی اور نہ ہی کچھ کر سکتی تھی۔۔۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

روحیل نے اک گہری سانس لی، پھر اس نے سامنے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ "تم وہاں جا کر سوچ سکتی ہو، میں کچھ دیر کیلئے باہر جا رہا ہوں۔۔۔"

صد شکر وہ مان گیا تھا، کم سے کم اتنی مار مارنے کے بعد زندگی نے اسے جھوٹ بولنے کا گر تو سیکھا ہی دیا تھا۔ وہ اداکاری کر سکتی تھی، اسے اپنے چہرے پر کمال مہارت حاصل تھی نا صرف

چہرے پر بلکہ دماغ پر بھی جو کبھی خوف میں ماؤف ہو کر عقل کے گھوڑوں کی طنابیں نہیں کھینچ لیتا تھا، ہاں مگر اب یہ طنابیں مسلسل کھنچاؤ کے باعث کمزور پڑنے لگی تھیں۔

انزلہ کمرے کی جانب بڑھی، وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا۔ "میں کمرے کو لاک کر رہا ہوں۔۔۔ اس لئے اپنی انرجی یہاں ضائع مت کرنا۔۔۔" وہ اس کے پیچھے کمرے تک آیا تھا، جیسے ہی انزلہ اندر جانے لگی روحیل نے اپنا بازو اس کے سامنے کرتے ہوئے اسے روک دیا۔ وہ اس کے کس قدر پاس آیا تھا، انزلہ نے بے ساختہ ہی اپنی سانس روکی۔

"آں ہاں۔۔۔" روحیل نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے اپنی انگلیوں کو اک ساتھ جنبش دیتے اس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ انزلہ نے بددلی سے اسے موبائل پکڑا دیا۔۔۔ وہ الگ بات تھی انزلہ نے جان بوجھ کر اس فون کو روحیل کے سامنے ہاتھ میں پکڑے رکھا تھا، وہ اس اک موبائل کو اسے پکڑا کر اس کی تسلی کروادینا چاہتی تھی۔

"میں کچھ وقت تک اک کام کیلئے جا رہا ہوں۔۔۔ تب تک تم اچھے سے سوچ لو۔۔۔ ہونا تو وہی ہے جو میں نے کہا ہے، تم محض کچھ وقت لے سکتی ہو مگر میرے پاس رہتے

ہوئے۔۔۔"وہ کمرے کے اندر آگئی۔۔۔"الماری میں اک ڈریس رکھا ہے۔۔۔ریمبر جب ہم نے پہلی بار اک ساتھ فوٹو شوٹ کیا تھا۔۔۔آج پہننے کیلئے ہے۔۔۔"اور پھر کہنے کے ساتھ ہی اس نے دروازہ لاک کر دیا۔۔۔

انزلہ وہیں بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔۔۔"انزلہ۔۔۔۔یہ کیا کر دیا تم نے۔۔۔اپنے ہاتھوں سے سب تباہ کر دیا۔۔۔"وہ کچھ لمحے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ وہیں بیٹھی رہی اور پھر جیسے ہی اس کے دماغ میں جھماکا ہوا وہ وہاں سے فوراً سے اٹھی تھی اور اس نے دروازے کی کنڈی چڑھائی۔۔۔

"کیا اس کے گناہوں کا بوجھ اٹھانے کا وقت آگیا تھا۔۔۔"وہ پریشانی سے کمرے میں ٹہلنے لگی ،اس کی آنکھیں بھی بھیگنے لگی تھیں۔۔۔اپنی ماں کے چلے جانے کے بعد آج پہلی بار، پہلی بار اس پر خوف غالب آنے لگا تھا۔۔۔۔

"یااللہ۔۔۔اتنی بڑی سزا۔۔۔یہ بوجھ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔پلیز نہیں۔۔۔۔میں توبہ تو کر چکی تھی پھر اب کیوں۔۔۔میں اپنے کئے پر پشیمان بھی ہوں۔۔۔"وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔بار بار پاؤں زمین پر لگنے سے خاموش ماحول میں اک ارتعاش پیدا ہونے لگا تھا۔۔۔اضطرابی کیفیت

میں وہ مسلسل اپنی ٹانگ ہلانے لگی۔۔"میرے پاس تو اب کچھ رہا بھی نہیں۔۔۔ماضی حال سب لوگوں کے سامنے کھل گیا ہے اب تو میرے حال کو میرے لئے آزمائش نہ بنا۔۔۔میں اپنے ماضی کو تو اپنے لئے آزمائش بنا آئی ہوں۔۔۔"اس کی آنکھوں سے ندامت کے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔"کون کرے گا اب میرا اعتبار۔۔۔آخر کون۔۔۔؟"اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرالیا۔۔۔"کوئی نہیں کرے گا۔۔۔سب کو تو کھو دیا ہے ۔۔۔ماما۔۔۔حارب۔۔۔اب کم سے کم مجھے اپنی نظروں میں رسوانہ کر۔۔۔"وہ سر کو ہاتھوں میں گرائے اللہ کے حضور گڑگڑانے لگی تھی۔

کچھ لمحوں بعد اسے باہر سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی،روحیل باہر سے جا چکا تھا۔۔۔"اب تو میرے پاس کچھ رہا بھی نہیں۔۔۔جس سے پیار کیا اسے خود کے ہی ہاتھوں سے گنوادیا۔۔۔اس سے زیادہ بد قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔۔۔؟مجھے یوں رسوانہ کرنا۔۔۔"وہ بیڈ پر سے پھسلتی زمین پر آگری اور بازو زمین پر ٹیکے سر گرائے سسک اٹھی۔

"مجھے اس گندگی میں نہ پھینک۔۔۔۔یااللہ۔۔۔۔مجھے میرے باپ جیسی زندگی نہیں جینی ،مجھے روحیل جیسے لوگوں کی رکھیل نہیں بننا۔۔۔۔"اس کی ہچکیاں پورے کمرے میں

مسلسل گونج رہی تھیں۔۔۔"میں نے اس جہنم سے نکلنے کیلئے اپنی معصومیت، اپنی زندگی کا اک بڑا حصہ قربان کر دیا ہے مجھے یوں بے آبرو نہ کر۔۔۔۔کوئی۔۔۔کوئی سبیل تو ہو گی۔۔۔کوئی دروازہ۔۔۔کوئی راستہ۔۔۔یااللہ مجھے تنہا نہ کر۔۔۔۔"وہ مسلسل اللہ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی اور ایسے کیسے ممکن تھا جب کوئی تکلیف کی حالت میں اللہ کو پکارے اور وہ اس کی پکار پر اپنی رحمت کے دروازے نہ کھولے۔۔۔

پشیمانی کنجی ہے باب مغفرت کی۔باب مغفرت سے آگے رحم ہے،رحم جس سے الرحمین کی تشکیل ہوتی ہے۔۔۔الرحمین جو رحم سے تشبیہ کھاتا ہے۔۔۔رحم۔۔۔ماں کا رحم جس میں نو مہینے اندھیروں میں الرحمین طمانیت سے بچے کو اس کی پیدائش کی منازل طے کرواتا ہے۔

اس وقت اس پر بھی رحم کر دیا گیا تھا اور اسی وقت اس پر فہم کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔

وہ فوراً سے احتیاط کے پیشِ نظر وہاں سے اٹھتی باتھ روم میں چلی آئی۔۔۔اپنے بازوؤں میں چھپایا موبائل نکال کر اس نے آن کیا،وہ چھوٹا سا اک پرانا موبائل تھا۔جیسے ہی وہ آن ہوا انزلہ جلدی جلدی نمبر ڈائل کرنے لگی،نمبر ملاتے وقت اس کے ہاتھوں میں واضح لرزش

Clubb of Quality Content

تھی جس سبب جانے کتنی ہی بار اک ہی ہندسہ اس سے بار بار غلط ڈائل ہوا۔۔پہلا شخص جس کا اسے خیال آیا تھا وہ حارب تھا۔۔

بھیگی آنکھوں کے ساتھ، کپکپاتے لبوں سے وہ محض اک ہی بات دہرا رہی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔پلیز کال اٹھالینا۔۔۔"

بلآخر اس کی سن لی گئی۔۔اس نے فون اٹھالیا تھا۔۔۔

"ح۔۔۔حارب۔۔۔"اس کے منہ سے بمشکل ٹوٹ ٹوٹ کر اس کا نام نکلا۔

"انزلہ۔۔انزلہ کہاں ہو تم۔۔۔۔"وہ فوراً سے اس کی آواز پہچانتے بے چین ہو گیا۔

"تم آجاؤ۔۔۔تم آجاؤ گے ناں۔۔۔۔؟"جانے اس کی قسمت میں کیوں اتنے آنسو لکھ دیے گئے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔تم بتاؤ تم کہاں ہو۔۔۔"حارب نے اک ہی سانس میں جلدی جلدی کہا، دونوں ہی اپنی جگہ خوفزدہ تھے۔

سولی پر لٹکے ہوؤں کو چلتی سانسوں کی پرواہ کہاں رہتی ہے۔۔۔انہیں تو عاقبت کا غم لاحق ہو جاتا ہے۔۔۔

انزلہ کا ضبط ٹوٹ گیا۔ "حارب۔۔۔" وہ بچوں کی طرح بار بار اس کا نام پکارنے لگی تھی،اس سے جملہ جوڑنا مشکل ہوا تو وہ واشروم کی دیوار کے ساتھ بیٹھتی زار و قطار رونے لگی

۔۔۔"حا۔۔حارب۔۔۔"

وہ اس کی سسکیوں پر تڑپ اٹھا۔حارب نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی۔"انزلہ۔۔دیکھو کچھ نہیں ہوگا۔۔مجھے بتاؤ میں سب ٹھیک کردوں گا۔۔"اس کی بات کے جواب میں دوسری جانب سے محض سسکیاں ہی ابھرتی رہیں۔۔۔

"میں۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے سب برباد کردیا۔۔۔سب۔۔۔سب بب۔۔۔سب ختم ہوگیا حارب۔۔۔سب ختم ہورہا ہے۔۔۔"کچھ لمحوں کے بعد وہ ہچکیوں کے بیچ بمشکل بولی تھی۔

"میں سب ٹھیک کردوں گا۔۔۔کچھ ختم نہیں ہوگا انزلہ۔۔۔بھروسہ رکھو اس بار حالات کے سامنے کسی صورت گھٹنے نہیں ٹیکوں گا۔۔۔جان سے گزرنا پڑا گزر جاؤں گا مگر اب

تمہیں کھونے نہیں دوں گا۔۔۔" وقت کی ستم ظریفی پر اس کی خود کی بھی آنکھیں بھیگ گئی تھیں مگر لہجے میں ہواؤں کا رخ موڑ دینے کا ساجوش تھا۔

"اب مجھے بتاؤ تم کہاں ہو۔۔۔ شہر میں ہو۔۔؟"

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ باہر۔۔۔ شہر باہ۔۔۔" اس سے جملے کا کوئی ربط نہیں بن پایا۔۔ اس کی ٹانگیں بے جان ہونے لگی تھیں۔۔۔ "حارب میں اپنی مرضی سے نہیں آئی۔۔۔ تم۔۔۔ تم بھروسہ کرو گے ناں۔۔۔" اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنا سر دیوار سے ٹیک دیا۔ وہ اسے کہاں، کس وقت صفائی دے رہی تھی۔۔۔ کس وقت اسے اس کے اہم ہونے کا یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے تمہاری کہی ہوئی ہر بات پر بھروسہ ہے۔۔۔ تم حارب کی نظروں میں بے اعتبار کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔" حارب کی آواز میں بھی نمی گھل گئی، کاش۔۔۔ وہ آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیتا۔۔۔ کاش وہ اس کے الفاظ کے بجائے اس کی آنکھوں کی تحریر پر ایمان لاتا۔۔۔

Clubb of Quality Content

اس وقت انزلہ کی باتوں سے وہ اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ کس قدر خوف کے زیر اثر ہو گی۔"اب مجھے بتاؤ تم کہاں ہو۔۔۔"

"میں خود نہیں آئی، مجھے آنا پڑا۔۔۔۔مجھے اس کے فلیٹ پر آنا پڑا۔۔۔"وہ آج ہر چیز بھلائے اس کو صفائی دینے پر مصر تھی۔"حارب بہت غلط ہونے جا رہا ہے۔۔۔انزلہ مر جائے گی۔۔۔"ایک بار پھر سے آنسوؤں میں روانی آ گئی۔

"حارب۔۔۔۔اس ذلت کو اٹھانے سے پہلے انزلہ مر جائے گی۔۔۔"وہ بے بسی سے روتے ہوئے اپنا سر دائیں بائیں ہلانے لگی۔۔۔

انزلہ کی سسکیاں۔۔اس کی مستقبل کی پیشن گوئی۔۔حارب کو اپنی دھڑکنوں کا تسلسل ٹوٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"وہ آنکھیں بند کرتا اپنا سر سٹئیر نگ پر گرا گیا اور اب کی بار اس کی آنکھوں سے بھی آنسو لڑھک اٹھے۔۔۔یک بعد دیگرے کئی آنسو آنکھوں سے پھسلتے اس کے پاؤں پر گرتے چلے گئے۔۔۔وہ اسے تسلی دلانا چاہتا تھا مگر وہ خود خوفزدہ تھا۔کچھ توقف

کے بعد اس نے ہمت کرتے ہوئے آنکھیں بند کئے اک گہری سانس اپنے اندر اتاری اور انزلہ کو تسلی دینے کی اپنی سی کوشش کی۔

"یاد کرو جہاں دو لوگ ہوتے ہیں وہاں تیسرا کون ہوتا ہے۔۔؟"

"اللہ۔۔"اس کی سرگوشی نما آواز ابھری تھی۔

"اور جہاں کوئی نہیں ہوتا وہاں کون ہوتا ہے۔۔؟"حارب کی آواز ابھی بھی نم تھی۔

"اللہ۔۔ مگر مجھے اللہ دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔ حارب۔۔۔۔اللہ نہیں دکھائی دے رہا۔۔"وہ مایوسی کے ساتھ کہتے ہوئے بلک اٹھی۔۔"مجھے اللہ کیوں دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ دکھائی دیتا ہے یا نہیں ہے تو پاس ہی ناں۔۔"حارب نے اپنا سر سٹئیرنگ سے اٹھاتے ہوئے بائیں ہاتھ کی پشت سے اپنا چہرہ صاف کیا۔

"ہمم۔۔"

"اب تم مجھے بتاؤ تم کہاں ہو۔۔۔کوئی ہنٹ۔۔۔کوئی بلڈنگ۔۔۔پاس میں کوئی مشہور جگہ۔۔۔پلیز مجھے کچھ تو بتاؤ جس سے میں تم تک پہنچ سکوں۔۔۔"اس کی آواز میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔"فلیٹس کا نام۔۔۔کچھ تو۔۔۔"

حارب کی باتیں آہستہ آہستہ ہی صحیح مگر اس کا حوصلہ بڑھا گئی تھیں۔انزلہ نے اسے اس کے فلیٹ کا پتا بتا دیا،وہ جانتی تھی وہ پہنچ جائے گا مگر پھر بھی اسے جانے کیوں آج زندگی ہاتھ سے سرکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی چھٹی حس ہمیشہ سے ہی تیز رہی تھی،آج بھی وہ اسے آنے والے وقت میں کسی تکلیف کا،کسی انہونی کا عندیہ دے رہی تھی۔

"اب میری بات غور سے سنو۔۔دروازے کو اندر سے لاک کر لو۔۔وہ کوئی بھی دھمکی دے دروازہ مت کھولنا،ہر گز اس کی کسی بات میں مت آنا۔۔۔وہ اگر کہے بھی کہ وہ تمہیں چھوڑ دے گا یا میں تم تک پہنچ جائے گا،دونوں صورتوں میں ہی اس کی کسی بات پر اعتبار مت کرنا۔۔۔اگر تمہیں لگے کمرے کا دروازہ ٹوٹنے والا ہے تو باتھ روم میں گھس کر اس کا دروازہ بند کر لینا۔۔۔مگر پہلے کمرے کا دروازہ بند کرنا۔۔۔ان سب سے پہلے کمرے میں موجود چیزوں میں سے کوئی ایسی چیز ڈھونڈو جو سنبھالنے میں آسان مگر وزنی ہو۔۔۔اگر وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تمہارے قریب آنے کی یاں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو مارنے سے ہرگز دریغ نہ کرنا۔۔" وہ واپس سے ڈرائیور کرنے لگا تھا، اسے وقت کو مات دینی تھی۔۔۔

"تم سن رہی ہوناں، اسے مارنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بعد کی فکر کیئے بغیر جتنی شدت سے وار کر سکو کر دینا، بعد میں جو ہو گا میں دیکھ لوں گا۔۔۔" اس کے لہجے میں اک تحفظ تھا۔

"حارب تم آجاؤ۔۔ مجھ سے نہیں ہو گا۔۔" اس نے کہتے ساتھ اپنے کانپتے ہاتھ کو دیکھا۔۔ حارب نے اپنے لہجے میں اترنے آنے والی نمی کو بہت مشکل سے چھپایا تھا۔

"انزلہ۔۔۔ تمہیں کرنا پڑے گا۔۔۔ تم کمزور نہیں ہو۔۔۔ ہمیں اپنی بقا کی جنگ جیتنی ہے۔۔۔ اس بار کسی کو نہ تمہارے ساتھ اور نہ ہی خود کے ساتھ زیادتی کرنے دوں گا۔۔۔ ہم اپنی بقا یقینی بنائیں گے۔۔۔۔"

"حارب۔۔" اس نے جانے کتنے ہی آنسو پی ڈالے۔۔۔ رونے کے سبب آواز رندھ گئی۔۔ دوسری جانب اس نے فون کان سے لگائے اک پل کو آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔ "ان سب کے بعد تم مجھے چھوڑ دو گے ناں۔۔۔"

وہ اس کی آواز میں ڈر۔۔التجا۔۔کو محسوس کر سکتا تھا۔۔

"تمہارے ساتھ کچھ بھی برا ہونے سے پہلے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔۔۔میں کسی کو بھی تمہیں نقصان پہنچانے نہیں دوں گا۔۔۔"

"ت۔۔تم چھوڑ دو گے۔۔"اس بار بے یقینی کے بجائے اسے یقین تھا کہ وہ چھوڑ دے گا۔۔۔حارب نے اس کے الفاظ پر آنکھیں بند کیں تو اک بار پھر سے آنسو مچلنے کو بے تاب ہو گئے۔۔۔"وہ اس کو کیسے چھوڑ سکتا تھا، کیا اسے ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔۔۔"

اس نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔"جو میں نے سمجھایا ہے اس پر ویسے ہی عمل کرنا۔۔ٹھیک ہے ناں۔۔؟"

"ہمم۔۔"

"اللہ کرے وقت ہمیں مہلت دے، میں تمہیں ثابت کروں گا کہ تم حارب کیلئے کیا ہو۔۔۔میں نہیں جانتا آنے والا وقت ہمارے لئے کیا آزمائش لئے کھڑا ہے۔۔۔مگر میں یہ ضرور جانتا ہوں کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔اپنے ذہن سے ہر طرح کا برا گمان نکال دو۔۔۔آج تمہیں آنے والے وقت کی فکر کے بنا لڑنا ہے۔۔۔"

"حارب انزلہ تم سے بہت محبت کرتی ہے۔۔" وہ اپنے آنسوؤں پر بمشکل قابو پاتے ہوئے بولی۔

"حارب بھی تم سے بہت محبت کرتا ہے انزلہ۔۔۔ تمہیں اسی محبت کا واسطہ ہے آج خود کو ہارنے مت دینا۔۔۔" اس نے بے بسی سے آخری التجا کی تھی۔۔۔ انزلہ نے فون کان سے ہٹاتے ہوئے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ باندھتے ان پر سر ٹکا دیا۔

"تمہیں اسی محبت کا واسطہ ہے آج خود کو ہارنے مت دینا۔۔۔" اس کے جملے کی آس۔۔۔ اس کا اعتماد۔۔۔ جہاں خوف اسے جکڑنے کو تھا وہیں اس کی التجا، اس کا اعتماد اک بار پھر سے اس کے اندر کی آگ کو، ضد کو ہوا دینے لگا تھا۔۔۔ اس کا اس کی ذات پر یقین اس کے گرد امید کے دیئے روشن کرنے لگا تھا۔۔۔

محض اس کا اتنا سا کہہ دینے سے کے وہ ساتھ ہے اس کا خوف جھٹنے لگا تھا۔

انزلہ کا پتا چلتے ہی حارب نے قاسم کو کال کر کے مطلع کر دیا تھا، ان دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا وہ فاصلے کو سمیٹ دیں یاں پھر وقت کو روک دیں اور اپنی جان سے عزیز ہستی کو کچھ بھی

ہونے سے پہلے اپنے پروں میں لے لیں۔۔۔ قاسم اس سے کچھ پیچھے تھا مگر وہ دونوں آپس میں مسلسل رابطہ رکھے ہوئے تھے۔۔۔اس سب میں حارب کو صرف خود کو مضبوط نہیں رکھنا تھا اسے قاسم کو بھی سنبھالنا تھا جو اس کی طرح ہی ڈرا ہوا تھا مگر وہ اپنے ڈر کو خود پر حاوی ہونے سے روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ وقت کو مات دینے کیلئے رش میں بھی ہواؤں سے لڑتا سڑک پر اندھا دھن گاڑی دوڑا رہا تھا۔ آج اسے اپنی بیوی کی خاطر ہر شہ سے لڑ جانا تھا؛ قسمت، وقت، لوگ۔۔۔ گویا کہ ہر شہ سے۔۔۔ آج جو چیز بھی اس کے اور اس کی بیوی کے بیچ حائل ہوتی وہ اس کی دشمن ٹھہرتی، بھلے پھر وہ اس کی خود کی جان ہی کیوں ناں ہوتی، اپنی جان کی پرواہ کئے بنا وہ تیز رفتاری کی انتہاؤں کو چھوتا گاڑیوں کے بیچ سے ڈاج کرتا گاڑی کو اڑا رہا تھا۔۔۔ آنکھیں نم تھیں اور فشار خون بلند۔۔۔ جیسے ہی وہ تارکول کی سڑک پر کھنچی سفید پٹی کے قریب ہوا ایک دم سے سگنل بند ہو گیا، اس نے غصے کی شدت کے سبب سٹئیر نگ پر ہاتھ مارا اور پھر اگلے ہی لمحے بنا کچھ سوچے گئیر بدلتے اس نے سگنل توڑنے کا عہد کئے گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔ گاڑی کا رفتار پکڑ کر سڑک پار کرنا ہی تھا کہ دائیں جانب سے آتی تیز رفتار کار کے بمپر نے حارب کی کار کے

پچھلی جانب ہٹ کیا تھا، حارب نے بریک پر پاؤں رکھا اور سڑک کے بیچوں بیچ اس کی گاڑی گھومتی چلی گئی۔۔۔ اک ساتھ ان گنت چکر کھاتی گئی۔۔۔ اس کے اطراف میں موجود راستوں پر دوڑتی گاڑیاں تھم گئیں۔ کچھ لوگ ہونق بنے اس منظر کو دیکھنے لگے۔

"حارب۔۔۔" ٹکر کی شدت کی آواز اور کار کے پہیوں کی چرچراہٹ دوسری جانب قاسم کو لرزا گئی، اس کا پاؤں فوراً بریک پر گیا اور وہ چیخ اٹھا۔

حارب نے اگلے ہی لمحے کار کو سنبھالتے واپس سے اس پر اختیار حاصل کرتے ہوئے اک بار پھر سے اس کی رفتار بڑھا دی۔

"بے فکر رہو اپنی بیوی کے پاس پہنچنے سے پہلے تک حارب ہمدانی پر موت حرام ہے۔۔۔"

دوسری جانب قاسم نے سکون کی سانس لی تھی۔ "تم میاں بیوی نے قسم کھائی ہوئی ہے نہ خود جینا ہے نہ کسی اور کو جینے دینا ہے۔۔۔" وہ اس پر ابل پڑا، حارب کے لب تلخی سی صورت میں پھیل گئے، اس کے بغیر جینا تو واقع میں دوبھر ہونے لگا تھا۔

"تم کہاں پہنچے ہو۔۔۔؟"

"میں بس تھوڑا سا ہی دور ہوں۔۔۔" وہ دونوں سڑک پر دھول اڑاتے اک دوسرے سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

"شارٹ کٹ لے رہے ہو ناں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔" اس نے کہا۔۔ "حارب۔۔۔ ہم انزلہ تک پہنچ جائیں گے ناں۔۔۔؟" اس کی آواز میں خوف واضح تھا۔

"انشاءاللہ۔۔۔" وہ خود بھی پریشان تھا، کیا ہی اسے جواب دیتا۔

"میں اسے کھو نہیں سکتا۔۔۔" اس کی آواز نم تھی۔

"میں بھی نہیں۔۔۔" اس نے بھی اعتراف کیا تھا۔۔۔

وہ جانے کتنی دیر وہاں بیٹھی رہی تھی، حارب ہمدانی نے آج پہلی بار محبت کا واسطہ دیا تھا۔۔۔ پہلی بار کوئی مرد اس کے تحفظ کیلئے کوشش کر رہا تھا، پہلی بار کوئی مرد اس کی بقا کیلئے اسے اپنی محبت کا واسطہ دے رہا تھا۔۔۔ اس کی بقا۔۔۔ اس کی زندگی پہلی بار کسی مرد کیلئے

اتنی اہم ٹھہری تھی۔ یہ احساس اسے تقویت بخش رہا تھا۔ بیوی کیلئے تو فقط شوہر کا محض اتنا کہہ دینا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے، یہاں تو وہ اس کیلئے میدان میں بھی اتر آیا تھا پھر وہ کیسے مایوس ہو سکتی تھی۔ اس نے زندگی میں کبھی ہار نہیں مانی تھی پھر آج کیوں تھک کر بیٹھ جاتی۔۔۔ اب تو محبت کی ڈور بھی تھام چکی تھی۔۔۔ جانے اس کے دل میں کیا سمائی وہ اپنا موبائل ہاتھ میں تھامتی وہاں سے اٹھتی کمرے میں آ گئی اور ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ تو نکالنا تھا۔۔۔ وہ کمرے میں موجود کھڑکی کے پاس آئی اور پھر اس کی امید بڑھی۔۔۔ اس نے کھڑکی کو کھولا، وہاں اک چھوٹی سی بالکونی تھی۔۔۔ وہ کھڑکی سے کود کر بالکونی میں آ گئی اور ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔۔ اسے اک راستہ دکھایا گیا تھا۔۔۔ اسے فیصلہ کرنے میں چند سیکنڈ لگے تھے اور اگلے ہی پل اس نے قسمت کے سامنے جدوجہد کا پانسا پھینکنے کا فیصلہ کیا۔

وہ کوئی بھی قدم حارب کو مطلع کیے بنا ہرگز نہیں اٹھانا چاہتی تھی۔ وہ مایوس نہیں تھی مگر وہ تو مستقبل میں درپیش آ جانے والے مسائل کو سوچ لینے تک کی روادار تھی پھر اپنے سامنے

منڈلاتے خطرے سے آنکھیں کیسے چرا سکتی تھی، نہیں معلوم تھا اس جان کی بازی میں جان بچنے والی تھی یاں پھر موت جیت جانے والی تھی۔۔۔

اسے ہمیشہ سے شکوہ رہا تھا وہ اس کو اہمیت نہیں دیتی تھی اور آج وہ اس کے شکوے کو ختم کر دینا چاہتی تھی۔اس نے اپنے موبائل سے حارب کا نمبر ملاتے ہوئے فون کان سے لگایا ،دوسری جانب سے پہلی بیل پر ہی فون اٹھا لیا گیا اور وہ اس سے ایسی ہی توقع کر رہی تھی۔

"انزلہ۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"دوسری جانب سے وہ انزلہ کے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی بول اٹھا،وہ کس قدر اذیت میں تھا اس بات کا اندازہ اس کی آواز سے لگایا جا سکتا تھا۔

انزلہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو کمپوز کیا۔

"ہمم۔۔۔مج۔۔۔مجھے اک راستہ ملا ہے یہاں سے نکلنے کا۔۔۔۔"اس کی آواز میں ہلکی سی لرزش تھی۔

"گڈ۔۔۔الحمدللہ۔۔۔کہاں سے۔۔۔"اس نے بے ساختہ ہی کہا۔انزلہ کچھ پل کو خاموش ہو گئی،وہ جانتی تھی وہ سن کر فوراً ہی منع کر دیتا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔کیا راہ نظر آئی ہے۔۔۔؟"اس کا لہجہ متفکر ہو گیا،غالباً وہ اس کی خاموشی کے پیچھے چھپے اندیشے کو بھانپ چکا تھا۔

"میں بالکونی پر ہوں۔۔۔"اس نے ہمت کر کے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"وہ اس کو بنا کسی تفصیل کا موقع دیئے سرعت سے انکار کر گیا۔

"میں یہاں سے کسی اور کے فلیٹ پر جا کر وہاں سے نکل سکتی ہوں۔۔۔"انزلہ اس کے انکار کو نظر انداز کر گئی اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بات مکمل کی۔اسے کسی بھی قیمت پر یہاں سے نکلنا تھا۔

وہ چوتھے فلور پر تھی،اور وہ جس جگہ تھی حارب کو بخوبی ان فلیٹس کا نقشہ یاد تھا،وہاں فلیٹس کی بالکونی بالکل ساتھ ساتھ نہیں ہوتیں۔۔۔انزلہ کی بات پر اس کا دل لرز اٹھا۔۔۔

"انزلہ۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔۔"وہ اس سوچ پر ہی کس قدر خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔دونوں طرف ہی موت ہے۔۔۔"اس کا لہجہ مرجھا گیا۔

"میں اس سے پہلے تم تک پہنچ جاؤں گا۔۔۔خدارا ایسا کچھ مت کرنا۔۔۔"انزلہ کو محسوس ہوا جیسے اس کے لہجے میں نمی ہو۔اس کے ہاتھ پاؤں کیسے باندھ دیے گئے تھے۔۔۔

"تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔؟"

وہ خاموش رہ گیا۔۔۔۔

"میں کرلوں گی۔۔۔میں کر سکتی ہوں۔۔۔"اس نے پختگی سے کہا۔"تم نے کہا تھا مجھے ہماری محبت کا واسطہ آج میں خود کو ہارنے نہ دوں۔۔۔"

سٹئیرنگ کے گرد اس کا ہاتھ بھیگنے لگا۔۔۔آج پہلی بار اس سے گاڑی چلانا مشکل ہونے لگا تھا،سٹئیرنگ کے گرد اس کی گرفت مسلسل کمزور پڑھ رہی تھی۔وہ کار ریسنگ،فوٹو گرافی اور اپنی جاب کو لے کر جنون کی حد تک جذباتی تھا اور اپنے جنون کو انتہاؤں تک لے جانے کا ہنر اسے بخوبی آتا تھا۔وہ باہر رہتے ہوئے اپنے دوستوں کے ساتھ کار ریسنگ کرنے کا عادی رہا تھا ،مگر جس حساب سے آج بار بار سٹئیرنگ پر اس کی گرفت کمزور ہونے کے سبب گاڑی ڈول رہی تھی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی بچہ گاڑی چلا رہا ہو۔۔۔

"نفرت میں کبھی نہیں ہاری تو محبت میں کیسے ہار مان لوں۔۔۔آج پہلی بار اپنی محبت کا ثبوت دینے جا رہی ہوں، آج نہیں ہاروں گی۔۔۔"وہ نم آواز سے مسکرائی، دوسری جانب سے وہ اپنے آنسوؤں کو روکنے میں ناکام ہوا اور اس کے رونے کی آواز سن کر اک بار پھر انزلہ کی آنکھوں سے جانے کتنی ہی آنسوؤں کی لڑیاں ٹوٹ کر بکھر گئیں۔وہ بچوں کی طرح ضبط کھوتے ہوئے سسک اٹھا تھا۔

"مجھے وش نہیں کرو گے۔۔۔؟"کچھ لمحوں کے توقف کے بعد اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"میں۔۔۔۔میں اپنی حیات تمہارے نام کرتا ہوں۔۔۔نہ تم سے مختصر نہ تم سے طویل حیات چاہتا ہوں۔۔۔نہ تمہارا جانا اپنی آنکھوں کے سامنے چاہتا ہوں نہ اپنا جانا تمہاری آنکھوں کے سامنے۔۔۔"اس نے بھیگے لہجے میں کہا۔انزلہ اس کے اس قدر خوبصورت اظہار پر مسکرا بھی نہ سکی۔

جانے کون سی وحشت تھی جو آج اسے گھیرے میں لئے ہوئے تھی۔۔۔وہ پر یقین تھا کہ وہ اس تک پہنچ جائے گا مگر اس کے باوجود بھی محسوس ہو رہا تھا جیسے قلب کے کئی ٹکڑے ہونے

والے ہوں، اس نے گاڑی چلاتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنے دل کے عین اوپر ہاتھ رکھے اسے سہلایا۔ "میں اس کے بغیر کیسے رہوں گا۔۔۔" اس کے دل میں فوراً سے اک خیال آیا اور وہ ڈر گیا۔

"نہیں۔۔۔ میں اس کے بغیر کیوں رہنے لگا۔۔۔ وہ کہیں نہیں جا رہی۔۔۔" اس نے خود کو دلاسا دیا۔

"انزلہ۔۔۔" وہ بے چینی سے اک بار پھر اسے پکار اٹھا۔

"ہمم۔۔۔"

"خدارا اتنی لمبی مسافت کے بعد مجھے تنہا نہ کر دینا۔۔۔" اس نے اپنے دل کے خدشے کے تحت اس سے التجا کی۔

دونوں کی آنکھوں سے اک ساتھ اشک چھلک پڑے۔

"حارب۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ زندگی جینی ہے۔۔۔" اس نے کہہ کر فون بند کر دیا اور اسی لمحے حارب کا دل بھی جیسے اک پل کو بند ہو گیا، اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اپنی خواہش

کا اظہار نہیں بلکہ زندگی کی التجا کر کے گئی ہو۔۔۔ جیسے کوئی وقتِ نزاع پر حیات کیلئے رو اٹھے ۔۔۔اس کا یوں زندگی کیلئے ملتجائی ہونا حارب کے دل میں کہرام برپا کر گیا تھا۔

فون بند کرتے ہوئے اس نے سر اٹھا کر اک نظر آسمان کو دیکھا، جہاں بادل سایہ فگن تھے۔"ریلیکس انزلہ۔۔۔اس اندھیرے کے بعد صبح آ کر رہے گی۔۔۔"اس نے اپنا فون واپس سے اپنے بازو میں ڈال لیا اور اک گہرا سانس اندر کھینچ کر خود کو کمپوز کیا۔

وہاں موجود جتنے بھی اپارٹمنٹ تھے ان کی بالکنیوں میں فرق تھا، اک فلیٹ کی بالکونی سے دوسرے فلیٹ کی بالکونی پر پہنچنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ بالکونی کے اطراف کالے رنگ کی گرل لگی ہوئی تھی اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑکی تھی، کھڑکی کے دوسری پار پردے گرے ہونے کے سبب ان کا رنگ واضح نہیں ہو رہا تھا اور پھر اس کھڑکی سے کچھ فاصلے پر دوسرے اپارٹمنٹ کی بالکونی آتی تھی۔

وہ اس وقت چوتھے فلور پر تھی اور وہاں سے نیچے جھانکتے ہوئے اسے اللہ یاد آیا، اس کا دل خوف کے زیرِ سایہ آیا اور اک لمحے کو اس کے قدم ڈگمگا گئے، یہاں سے پاؤں پھسلنے کا مطلب موت تھا۔ وہ کچھ لمحے گرل پر ہاتھ رکھے سوچتی رہی، اس نے آنکھیں بند کیں، اس کے

سامنے اس کی ماں آئی تھی جس نے جانے کتنے ہی طریقوں سے اس گھر سے اس جہنم سے نکلنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے ہار نہیں مانی تھی، زلت سے بہتر موت تھی۔۔۔اک اس کی ماں تھی جو عزت کی زندگی جینے کیلیئے نہ صرف اپنے شوہر سے بلکہ اپنے خاندان سے ٹکرا گئی تھی اور اک اس کی خالہ اس کی ماں کی کزن تھی جو محض اپنی بہن اور اس کی بیٹی کی خاطر اپنے شوہر سے ٹکرا گئی تھی، اس کی پرورش کمزور عورتوں نے نہیں کی تھی اور آج اسے بھی کمزور نہیں پڑنا تھا۔۔۔

اس نے اک لمبا سانس لیا اور گرل کے گرد بنی پتھر کی پٹی پر پاؤں رکھا۔"بسم اللہ۔۔۔"اگلے ہی لمحے وہ اپنے فیصلے پر کاربند ہوتے ہوئے گرل کے اوپر اپنی ہتھیلیاں جماتی گھوڑے پر چڑھنے کے سے انداز میں اس پر بیٹھی تھی اور پھر اسے پار کرتی دوسری جانب اتری۔ بڑی احتیاط سے وہ اپنی پشت گرل کے ساتھ ٹیکے بازو پیچھے کئے ہتھیلیوں سے گرل کو تھامے ہوئے تھی۔اس کی دھڑکن بڑھی تھی۔

"You are a lioness...my brave lady you have to do this...you can do this..."

"یو آر آلا ئینیس۔۔۔مائی بریو لیڈی یو ہیو ٹو ڈو دس۔۔۔یو کین ڈو دس۔۔۔"

اس نے خود کی ہمت بندھائی اور پھر سانس خارج کی۔

اس نے گرل کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لینے شروع کئے اور پھر بالکونی سے کچھ ہی فاصلے پر بنی کھڑکی کے فریم پر پاؤں رکھا جبھی اس کا دائیاں پاؤں لڑکھاتا تھا، اس کا دل یک دم سے حلق میں آیا۔۔۔اس سے پہلے وہ چوتھے فلور سے زمین پر گرتی اس کے ہاتھ میں کھڑکی کی گرل آچکی تھی۔اک پل کو اس کی آنکھوں میں بے یقینی در آئی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ہنس اٹھی۔

"You did it---you did it my girl---see"

وہ آہستہ آہستہ سنبھل کر قدم لیتی کھڑکی کے اک کنارے سے دوسرے تک آئی اور اپنے بازو کو لمبا کئے اس نے ساتھ والی گرل کو تھاما۔۔۔اک ہتھیلی کی گرفت پر بھروسہ کئے اسے اپنا پاؤں اٹھانا تھا، بے ساختہ ہی اس کی نظر چوتھے فلور پر سے نیچے گئی، اس نے سرعت سے سر اوپر اٹھالیا۔

"listen my girl...to keep your love alive you have to survive...you can even come out of hell..."

"لسٹن مائی گرل۔۔۔ٹو کیپ یور لو آلئیو یو ہیو ٹو سروائیو۔۔۔ایون یو کین کم آؤٹ آف ہیل۔۔۔"

وہ بنا دیر کیے آگے بڑھی اور بائیاں پاؤں ساتھ والی گرل کے ساتھ بنی پتھر کی روش پر رکھتی اپنی دوسری ہتھیلی سے بھی گرل تھام گئی اور پھر بائیاں پاؤں بھی اس پر دھرتی پوری کی پوری روش پر آکھڑی ہوئی،اگلا مرحلہ اب اس کیلئے آسان ہو چکا تھا اس لئے بنا تاخیر کئے گرل پر چڑھ کر اسے پار کرتی ساتھ والی بالکونی میں اتری۔اس نے مڑ کر اک نظر پیچھے دیکھا،وہ آدھی بازی جیت آئی تھی اس کی ہمت مزید بڑھ گئی۔اس کے ارادوں کو دوام بخش دیا گیا تھا۔۔۔

اسے اب احتیاط کے پیش نظر اگلی بالکونی پر جانا تھا۔۔۔روحیل کے ساتھ والے فلیٹ پر آشنائی کا خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔کارنر والا فلیٹ ہونے کے سبب یہاں آگے کوئی بالکونی نہیں تھی،یہاں سے آگے دیوار کے ساتھ چلنا تھا جہاں اک پاؤں سے زیادہ زمین نصیب ہونے والی نہیں تھی۔۔۔وہ اللہ کا نام لیتی بالکونی کی گرل پار کرتی بہت احتیاط سے باہر کے اطراف

آگئی، جہاں سے آگے خطرہ ہی خطرہ تھا۔۔۔اس نے نیچے دیکھنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے دماغ نے ڈپٹ دیا۔۔۔وہ احتیاط سے دیوار کے ساتھ چمٹی آہستہ آہستہ آگے کی جانب بڑھنے لگی، اس کا تنفس پھول چکا تھا، دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز ہو چکی تھی۔ یہ مرحلہ پچھلے مرحلوں سے کہیں زیادہ خطرناک تھا۔ دیوار کے سہارے چلتی بھیگتی ہوئی ہتھیلیاں اس کے خوف کو ہوا دینے لگیں، عین ممکن تھا اس خوف کے سبب اس کے پاؤں لڑکھڑا جاتے۔۔۔اندھیرے میں چوتھی منزل پر یوں دیوار کے سہارے چلنا جان جوکھوں کا کام تھا۔۔۔

اس نے اک بار کہیں پڑھا تھا کہ اک صحابی رضی اللہ عنہ نے مصیبت کے وقت "یاالرحم الرحمین" پڑھا تھا اور اللہ نے فوراً سے ان کی مدد کو فرشتہ بھیج دیا تھا، انزلہ بھی ان کا مطلب ذہن میں رکھتے ورد کرنے لگی اور پانچویں مرتبہ پڑھتے ساتھ ہی وہ کونا مڑ گئی اور پھر گرل پر وزن ڈالتی بالکونی میں چھلانگ لگا گئی۔ وہ بالکونی کے وسط میں گری تھی، اس کے ساتھ کوئی معجزہ ہوا تھا، اس نے اک پرسکون سی سانس ہوا میں خارج کی۔

آج ثابت ہوا تھا دو کے بیچ تیسرا لازماً ہوتا ہے، جیسے موت اور زندگی کے بیچ برزخ۔۔۔رات اور دن کے بیچ صبح کا ستارہ۔۔۔آگے کنواں پیچھے کھائی کے بیچ تیسری چیز قدر اللہ۔

فطرت میں نہیں ہوتی یک دم تبدیلی۔۔۔

ہر شے بدلتی ہے اختلاط سے۔۔۔

نہیں دی جاتی آزمائش کسی بھی انسان کو دو جانب سے مگر آسانی۔۔۔آزمائش فقط ایک ہوتی ہے اور آسانیاں دو، مصیبت کے ساتھ آسانی۔۔۔مصیبت کے بعد آسانی۔۔۔

اس کا سانس ابھی بھی پھولا ہوا تھا، بنا اک لمحے کی بھی تاخیر کئے وہ آگے بڑھی اور سامنے موجود شیشے کا دروازہ دھڑا دھڑ بجانے لگی۔۔۔وہ مسلسل دروازہ بجاتی جا رہی تھی، اگر روحیل اب تک واپس آچکا ہوتا تو اس کا یہاں سے نکلنا ممکن نہیں رہنا تھا۔۔۔

انزلہ کو دروازہ بجاتا دیکھ کر دوسری جانب اپارٹمنٹ کے اندر کھڑی عورت خوفزدہ ہو گئی، انزلہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اسے دروازہ کھولنے کا کہا، وہ عورت پہلے کچھ تذبذب کا شکار ہوئی مگر پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔۔۔

"مج۔۔۔مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔۔۔"اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔"مجھے یہاں سے نکلنا ہے پلیز۔۔۔"

"مگر آپ ہیں کون۔۔۔اور یہاں تک کیسے پہنچی۔۔۔"وہ ابھی تک متوحش سی کھڑی تھی۔

"آپ روحیل۔۔۔روحیل کو جانتی ہیں۔۔۔؟"انزلہ نے احتیاط کے پیشِ نظر پوچھا کہ وہ اس کی جان پہچان کے حساب سے اسے کہانی سنا سکے۔۔۔وہ عورت نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔بے ساختہ ہی انزلہ کے کندھے ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔اس عورت کی نظر انزلہ کی زخمی ہتھیلی پر پڑی، وہ اسے اپنے ساتھ اندر لے آئی اور صوفے پر بیٹھا کر پانی لے آئی۔۔۔انزلہ نے جلدی جلدی گھونٹ بھرا تھا۔۔

"اک لڑکا مجھے یہاں دھوکے سے لے آیا ہے۔۔۔پلیز مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔وہ مجھے قید کر کے گھر کو تالا لگا کر چلا گیا ہے۔۔۔مجھے اپنے گھر سے باہر نکلنے دیں۔۔۔میں بہت مشکل سے یہاں تک پہنچی ہوں۔۔۔"اس کی باتوں پر سامنے بیٹھی خاتون بھی پریشان ہو گئی۔

"ٹھیک ہے مگر تمہاری ہتھیلی۔۔۔؟میں بینڈیج لاتی ہوں۔۔۔"انزلہ نے ہاتھ تھام کر اسے روک دیا۔

"مجھے بس یہاں سے جانا ہے پلیز۔۔۔"وہ بے بسی سے بولی، وہ عورت سمجھتے ہوئے سر ہلا گئی اور پھر گیٹ کے پاس پہنچ کر اس نے باہر دیکھا اور انزلہ کو وہاں سے نکال دیا۔

فقط پچھلے ایک گھنٹے میں ہی اس کا رنگ فق ہو چکا تھا، چہرہ یوں بے رنگ ہو چلا تھا جیسے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا گیا ہو، آنکھوں کی نمی اور بھیگی پلکیں یوں تھیں کہ محض کوئی صرف اک نظر ان کو دیکھ لے تو بلا اختیار ہی رو اٹھے۔ اجڑے حالوں میں وہ اس سوسائٹی میں پہنچا تھا۔ اس نے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سٹئیرنگ موڑتے موڑ کاٹتے ہوئے بائیں ہاتھ سے سیٹ بیلٹ اتاری اور حواس باختگی کے عالم میں بریک لگاتے ہوئے وہ گاڑی سے اتر کر بنا سمت کا تعین کئے بھاگا، کچھ قدم لینے کے بعد جیسے اس کی عقل نے کام کیا تھا وہ رکا اور گردن گھما کر چاروں اطراف نظر گھمائی اور پھر راستہ سمجھ آتے ہی وہ اس جانب بھاگا۔

اپارٹمنٹ کے پچھلی جانب اسے ایمرجینسی اخراج کا راستہ نظر آگیا تھا، وہ بنا اک لمحے کی دیر کئے اس جانب بھاگا اور پھر پہ در پہ اک ساتھ کئی زینے پھیلانگتا چلا گیا۔۔۔ انزلہ پہلے ہی اسے روحیل کے فلیٹ سے نکل آنے کی بابت مطلع کر چکی تھی۔

اپنے تنفس کی پرواہ کئے بنا وہ اک ساتھ کئی زینے عبور کرتا چلا گیا۔۔۔ آج اس کی جان داؤ پر لگی تھی، فقط کچھ لمحوں کا کھیل تھا، چند لمحوں کی دیر نے نہ اس کے پاؤں کے نیچے زمین رہنے دینی تھی نہ سر کے اوپر آسمان۔۔۔۔ دوسری منزل پر پہنچ کر وہ لمحے بھر کو رکا، اس کی ٹانگیں

مزید مشقت کرنے سے انکاری ہوئیں، اس نے سیڑھیوں کے گرد بنی گرل پر ہاتھ رکھے چند لمبے لمبے سانس لئے اور پھر واپس سے بھاگتے ہوئے زینے عبور کرنے لگا۔۔۔ آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور ماتھے سے کسی آبشار کی صورت بہتا پسینہ کان کے پاس سے ہوتا ہوا گردن سے راستہ بناتا اس کی شرٹ میں جذب ہو رہا تھا لیکن اسے اس وقت ان سب کی پرواہ ہی کب تھی۔۔۔

سیڑھیاں چڑھنا اتنا مشقت والا کام نہیں تھا مگر اسے زک پہنچ جانے کا خوف اعصاب شکن تھا جو اس کی قوت کو بھی سلب کرنے لگا۔۔۔ اس نے جیسے ہی چوتھے فلور پر جانے والی سیڑھیوں پر پاؤں دھرنے چاہیں۔

"حارب۔۔۔"

اس کے قدم اپنے نام کی پکار پر تھم گئے، وہ اس پکار پر اپنے قدم کیسے آگے بڑھا سکتا تھا۔۔۔ وہ فوراً سے گھما اور آواز کی سمت میں دیکھا، وہ اک اوٹ میں چھپی کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ کچھ پل بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔ اس نے اسے پالیا

Clubb of Quality Content

تھا۔۔۔ کیا وہ حقیقت میں اس کے سامنے صحیح سلامت کھڑی تھی، تکان سے اس کے لب محض اتنے ہی پھیل سکے جنہیں صرف محسوس کیا جا سکتا۔۔۔

وہ شدت جذبات سے انزلہ کی جانب بھاگا اور اسے اپنے بازوؤں میں بھینچ گیا۔ "میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا انزلہ۔۔۔ میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا۔۔۔" وہ کسی بچے کی طرح ہذیانی کیفیت میں کہنے لگا، اس کے اشک انزلہ کے بالوں میں جذب ہونے لگے۔ "مجھے تم تک پہنچا دیا گیا انزلہ۔۔۔ مجھے تم تک رسائی دے دی گئی۔۔۔" اسے اس سے کیا کہنا چاہیے تھا اور وہ کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا بس جو دل چاہتا تھا زبان انہیں الفاظ دیتی چلی گئی۔

انزلہ نے بھی اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی اور اس سے لپٹی رو دی۔۔۔ اس کے آنسو حارب کی شرٹ میں جذب ہونے لگے۔

"میں نے تمہیں بہت تکلیف دی ہے ناں۔۔۔ میں تمہیں کیسے اتنی تکلیف دے گئی۔۔۔" وہ بھی نم آواز سے کہتی خود سے ہی روٹھ اٹھی۔ "کیوں تمہیں تکلیف پہنچاتے ہوئے مجھے احساس نہیں ہوا۔۔۔" وہ اس بار سسکیوں سمیت رو اٹھی۔

حارب نے اسے نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے حلقے میں لے لیا، دونوں کی آنکھوں میں نمی کا عکس ابھرا اور دونوں ہی رنجیدہ ہوگئے۔"تم سمیت تمہاری جانب سے دی گئی ہر چیز سر آنکھوں پر پھر بھلے وہ آزردگی ہو یاں آسودگی۔۔۔"اس نے انزلہ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور آہستگی سے اس کے بھیگے چہرے کو صاف کیا۔۔۔

"ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہوگا۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی انزلہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے آگے بڑھنا چاہا مگر اگلے ہی پل اس کے قدم تھمے۔اس نے رک کر اپنے ہاتھ میں موجود انزلہ کی ہتھیلی کو اوپر اٹھاتے ہوئے اپنے سامنے کیا،اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔اس نے رنج سے انزلہ کی جانب دیکھا اور پھر اس کی زخمی ہتھیلی پر اپنے لب رکھ دیئے۔"میں کیونکر تمہاری حفاظت نہیں کر پایا۔۔۔"اس نے ملول چہرہ لئے اس کی جانب دیکھا۔

"میں ٹھیک ہوں اور اب تو تم بھی پاس ہو۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے بچا نہیں پائے گی۔۔۔وہ تمہاری ہر تکلیف کا حساب دے گا۔۔۔"وہ اس کی دوسری جانب آتا اس کا ہاتھ تھامتا چل دیا۔۔۔

انہیں روحیل کو پتا چلنے سے پہلے یہاں سے نکلنا تھا۔۔۔انہیں نہیں پتا تھا وہ واپس آ چکا تھا یا نہیں۔۔۔حارب اس کا ہاتھ تھامے تیز تیز قدم لیتا سیڑھیاں اترنے لگا،وہ انزلہ کو ہر قسم کے نقصان سے بچانا چاہتا تھا۔وہ بھی اس کے ہم رفتار ہوتی بھاگنے لگی،وہ نہیں چاہتی تھی روحیل اس کے سبب حارب کو کوئی نقصان پہنچائے۔۔۔وہ دونوں اپارٹمنٹ کی بلڈنگ سے باہر نکل آئے۔۔۔اس وقت اندھیرے میں ہر جانب ہو کا عالم تھا،رات کی مخلوق بھی اپنی سیٹی بجانا شروع کر چکی تھی۔اپارٹمنٹ کے اندر چلتے اے سیز کے آؤٹر خاموشی میں گونج پیدا کر رہے تھے۔

حارب نے احتیاط کے پیش نظر اپنی گاڑی پچھلی جانب کھڑی کر رکھی تھی۔۔۔کہیں کہیں کچھ کچھ بوجھ اترنے لگا تھا۔۔۔منزل اک ساتھ دکھائی دینے لگی تھی۔۔۔دونوں کے چہروں کے تاثرات کافی حد تک بدل چکے تھے مگر اعصاب ابھی بھی شکن آلود تھے۔وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتے تھے۔

اپارٹمنٹ سے باہر آتے ساتھ ہی جیسے ہی زمین ہموار ہوئی ان کی رفتار میں تیزی آگئی۔اگر کوئی چیز ابھی تک معمول پر نہیں آئی تھی تو وہ دل کی دھڑکن تھی جو کسی اندیشے کے سبب تیز سے تیز ہو رہی تھی۔

"گاڑی اس جانب ہے۔۔۔"اس نے بائیں جانب مڑتے انزلہ سے کہا اور پھر اگلے ہی پل مڑتے ہوئے دونوں کے قدم شل ہوئے۔۔۔ان کے سامنے سے آتے روحیل کے بھی قدم تھمے۔۔۔انزلہ کے چہرے پر خوف کا سایہ لہرایا،اس کا رنگ فق ہوا اور اس کی گرفت حارب کے ہاتھ پر مزید مضبوط ہوئی،حارب نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا،دونوں کی نظریں ملی،اس کی آنکھوں نے اسے تحفظ کا احساس دلایا۔

اگلے ہی پل حارب نے انزلہ کو پیچھے کرتے ہوئے اپنی اوٹ میں چھپالیا۔

روحیل اس کی حرکت پر کمینگی سے قہقہہ لگا اٹھا"ارے واہ۔۔۔تم تو حقیقت میں اس سے محبت کرتے ہو۔۔۔"اس نے آگے کی جانب قدم لیتے اس کا مذاق اڑایا۔

حارب نے بھی روحیل کے چہرے پر نظریں جمائے ویسے ہی اپنے پیچھے کھڑی انزلہ کا ہاتھ تھامے اپنے قدم پیچھے لئے۔"مرد بنو اور اپنی ہار تسلیم کرلو۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"ہار کا فیصلہ تو بازی کھیلنے کے بعد ہی ہو گا۔۔۔"

"گویا کہ میرا شک ٹھیک تھا تم تو حقیقت میں نامرد نکلے۔۔۔ ٹچ۔۔۔ ٹچ۔۔۔" حارب نے تمسخر آمیز انداز میں کہا، روحیل کے چہرے پر غصے کی لہر لہرائی۔

وہ قریبا اپنی گاڑی کے پاس پہنچ چکے تھے۔ "میری پاکٹ میں سے چابی نکال کر تم گاڑی میں بیٹھو انزلہ۔۔۔" حارب نے انزلہ سے کہتے ہوئے اپنے قدم روحیل کی جانب بڑھانے چاہے مگر اپنے پیچھے سے ہونے والی مزاحمت پر وہ اپنے قدم آگے نہیں بڑھا سکا، انزلہ پیچھے سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچے اسے ایسا کرنے سے باز رکھ گئی۔ آج وہ حقیقت میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔

Clubb of Quality Content

حارب نے گردن کو ہلکی سی جنبش دے کر انزلہ کو دیکھا، وہ روحیل سے کسی صورت غافل نہیں ہونا چاہتا تھا اور یہی ہوا تھا حارب کو انزلہ کی جانب دیکھتا پا کر روحیل کے چہرے پر کمینی مسکراہٹ ابھری اور اس کا ہاتھ اپنے کوٹ کی جانب بڑھا، انزلہ نے جیسے ہی اس کے ہاتھوں کی حرکت کو بھانپا وہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے کی بھی بنا تاخیر کئے چلائی۔ "حارب۔۔۔"

حارب فوراً سے گردن گھما کر روحیل کی جانب متوجہ ہوا اور پھر روحیل کا ہاتھ نیچے کی جانب بڑھتا دیکھ کر حارب نے بھی سرعت سے انزلہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنی پشت کی جانب بڑھائے، روحیل نے جیسے ہی اپنے کوٹ کی جیب میں سے پستول نکالی، اسی وقت اس سے زیادہ رفتار سے ہاتھ چلاتے ہوئے حارب نے اپنی پینٹ کی پشت میں سے اپنی گن نکال لی۔۔۔ دونوں نے بنا اک لمحے کی دیر کیئے اک ساتھ اپنی گنز لوڈ کیں اور پھر اگلے ہی لمحے اک دوسرے پر تان گئے۔۔۔ دونوں کی آنکھوں میں اس وقت خون اترا ہوا تھا، وہ دونوں اک دوسرے کی آنکھوں میں نظریں گاڑھے اک دوسرے کے دماغ میں چلتی سازش کو بھانپنے کی کوشش میں تھے۔

"انزلہ جاؤ۔۔۔" حارب روحیل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے چلایا۔ وہ جو شاک کے عالم میں دونوں کی کچھ دیر پہلے والی حرکت دیکھ رہی تھی حارب کا بازو تھام گئی۔۔۔

"انزلہ پلیز جاؤ۔۔۔" اس نے بے بسی سے التجا کی، وہی اس کی اک کمزوری تھی اور عین ممکن تھا وہ اس کی جان کے بدلے یہ بازی ہار جاتا۔ اس لئے وہ ہر صورت سب سے پہلے اسے محفوظ

کروانا چاہتا تھا۔"انزلہ۔۔۔"اس نے اک بار پھر التجا کی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔وہ اس وقت اس کی جانب دیکھنے کی غلطی بھی نہیں کر سکتا تھا۔

"اب تمہیں چھوڑ دینا اختیار میں نہیں رہا۔۔"وہ روہانسی ہو گئی۔وہ کیسے اپنی خود کی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے کیلئے اسے اکیلا چھوڑ سکتی تھی۔

"تم نے کہا تھا میں تمہارے سے منسلک لوگوں سے دور رہوں،اور میں نے تم سے کہا تھا مستقبل میں میں بھی تم سے یہی چاہوں گا۔۔"روحیل نے اس کی جانب پستول کیئے باآواز بلند اسے یاد کروایا۔

"تم سے منسلک لوگ۔۔۔"حارب ہنسا۔"جبکہ میں تو ابھی تک تمہاری بیوی کے پاس نہیں گیا۔۔"حارب کا کہنا تھا کہ روحیل کے خون نے جوش مارا اور وہ پستول تانے اس کی جانب بڑھا اور حارب نے اگلے ہی لمحے اس کے پاؤں کے پاس فائر داغ دیا،انزلہ کے ہاتھ بے ساختہ ہی اپنے کانوں کی جانب گئے۔۔۔"لیکن اب مجھ سے کوئی امید مت رکھنا،میں نے پہلے بھی کہا تھا جب تک میری بیوی محفوظ رہے گی تب تک تم لوگوں کے گھر سلامت رہیں

ناولز کلب
Club of Quality Content

گے۔۔۔اگر حارب ہمدانی کی بیوی کو ہی تحفظ حاصل نہیں تو پھر دنیا کی کسی شہ کو تحفظ حاصل ہونے والا نہیں۔۔۔"اس کا لہجہ لرزہ طاری کر دینے والا تھا۔

وہ دونوں اک دوجے سے فاصلے پر تھے مگر اتنے بھی فاصلے پر نہیں جہاں سے دونوں میں سے کسی کا نشانہ چوک جاتا۔۔۔

انزلہ کا دماغ ابھی تک حارب کے جملوں کو خود میں سمونے کی کوشش کر رہا تھا، وہ عجیب مرد تھا۔۔۔نہیں وہ عجیب نہیں تھا بلکہ وہ مرد تھا۔۔۔جو اپنی عورت کو تحفظ فراہم کرنا جانتا تھا۔۔۔جو کھلے دل سے اپنی عورت کو اس کی خوبیوں اور خامیوں سمیت قبول کرنا جانتا تھا۔۔۔جو اس کی نادنیوں کو بھلا دینا جانتا تھا۔۔۔جو اسے محبت کی نظر سے دیکھنا جانتا تھا۔۔۔

اس نے ثابت کر دیا تھا وہ اس کا لباس ہے جو اس کی بے وفائی کو بھی ڈھانپ گیا تھا، ایسا لباس جس نے نہ صرف اس کے وجود کو برہنہ ہونے نہیں دیا تھا بلکہ خود میں مخملی سی تاثیر لئے اس کے ذخمی وجود پر مرہم کا بھی کام کرنے لگا تھا۔۔۔اس کی آنکھ نم ہوئی اور پھر اشک چھلک اٹھا، وہ مسکرا دی۔اگر جو کوئی اس صورتحال میں مسکراتا ہوا دیکھ لیتا تو پاگل گردانتا، مگر اسے

پہلے کبھی دنیا کی فکر رہی تھی جو آج رہتی۔ جس کی پرواہ تھی وہ اپنے ہر عمل سے اسے مرد کے اک نئے روپ سے روشناس کروا رہا تھا۔۔۔اس نے اپنی ہتھیلی سے اپنا گال صاف کیا اور پھر حارب کی اوٹ سے نکل کر آگے آئی۔ حارب ابھی تک روحیل پر نظریں جمائے ہوئے تھا لیکن اس کی بصارت انزلہ کو بھی دیکھ سکتی تھی، اس کی آنکھوں میں تشکر کی رمق تھی۔

حارب نے کہا تھا اس کی آنکھوں سے اس کی دوستی ہو گئی ہے، اور انزلہ نے کہا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے تو محسوس ہوتا ہے جیسے روح میں اتر جائے گا، لیکن دونوں ہی اپنی جگہ آدھی ادھوری محبت سی سمجھ لئے ہوئے تھے اور آج ادراک ہو رہا تھا اسے اس کی آنکھوں میں بنا جھانکے بھی اس کے دل کے رازوں تک رسائی حاصل تھی۔۔۔اسے اس کے دل میں اترنے کا فن آتا تھا۔۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔۔۔" روحیل نے اب کی بار آگے بڑھنے کی جسارت نہیں کی۔

"تم اپنی ہوس اپنے گھر تک رکھو۔۔۔" حارب بھی تنفر سے چلا اٹھا۔

؟مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں ہے، مجھے صرف انزلہ۔۔۔"

حارب نے اگلا فائر اس کے پاؤں کے مزید نزدیک کیا۔

“Call my wife’s name once again... I’ll put the next bullet straight into your heart...”

اس سے کوئی بعید بھی نہیں تھی وہ اگلی گولی حقیقت میں اس کے دل میں اتار دیتا، جو شخص اپنی بیوی کا محافظ ہو وہ کمزور کیسے ہو سکتا ہے۔اس نے جب انزلہ سے کہہ دیا تھا وہ خود کے تحفظ کیلئے بنا بعد کی سوچے اس پر وار کر دے تو وہ خود کس حد تک جا سکتا ہو گا اس کا اندازہ لگانا مشکل تو نہ تھا۔

انزلہ نے روحیل کی جانب دیکھا، اس کے ماتھے پر بل پڑے۔وہ روحیل کو کب سے انکار کرتی آرہی تھی مگر آج حارب کی آسودگی کیلئے اس کے سامنے بھی انکار کر دینا چاہتی تھی۔"مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا، نہ کبھی پہلے رہنا تھا اور نہ اب رہنا ہے۔۔۔ تم زمین پر ناک رگڑتے ہوئے آؤ تب بھی نہیں۔۔۔" وہ حارب کے سامنے کھڑی شاید اپنے شعور میں اس کی ڈھال بنی ہوئی تھی، جبکہ حارب عین اس کے کندھے کے اوپر سے روحیل کا نشانہ لئے کھڑا تھا۔"تم کس قدر رزیل انسان ہو، میں نے تم سے کہا تھا انزلہ مر جائے گی مگر اس گندگی میں کبھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نہیں آئے گی۔۔۔ میرا بس چلے تو میں سیدھا تمہارے جیسے ہوس پرست انسان کے سینے میں خنجر اتار دوں۔۔۔"

"اپنے باپ کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔" وہ ہتک سے کہتا ہنس دیا۔

وہ اپنے باپ سے بھلے لاتعلقی اختیار کئے ہوئے تھی مگر محض ان کا اسے پیدا کر دینا ہی اس کیلئے ذلت و رسوائی کے دروازے کھول جاتا تھا۔

وہ انزلہ کی اداسی بھانپ گیا۔"سامنے کوئی بھی ہو فرق نہیں پڑتا، جو جو میری بیوی پر نگاہِ غلط ڈالے گا اسے اسے بھون کر رکھ دوں گا۔۔۔" انزلہ کے بجائے حارب نے اسے لتاڑتے ہوئے تنبیہ کی۔"اگر میں اپنے سسر کو انسان بنا سکتا ہوں تو تم کیا چیز ہو۔۔۔" وہ ابھی تک ویسے ہی چوکس کھڑا نشانہ باندھے ہوا تھا۔

"انزلہ۔۔۔اب سامنے سے ہٹ جاؤ۔۔۔" وہ حارب کی بات پر ویسے ہی کھڑی رہی۔حارب نے دائیں ہاتھ سے ویسے ہی پستول تھامے بائیں ہاتھ سے انزلہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے پیچھے کر دیا۔

"خدارا۔۔ایسامت کرو۔۔اتنی طویل مسافت کے بعد تو تمہاراساتھ نصیب ہوا ہے۔۔۔"اس نے اپناسر حارب کے چوڑے شانوں کے بیچ گرادیا،اس کی آنکھیں چھلک اٹھیں۔"میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔کیامیرے گناہوں کی قیمت اتنی بڑی ہوگی۔۔۔"وہ بہت آہستگی سے سسکتے ہوئے کہہ رہی تھی،وہ نہیں چاہتی تھی روحیل کے سامنے ہرگز بھی وہ ڈھیلے پڑیں۔بظاہر مضبوط کھڑے حارب کا بس نہیں چل رہا تھاوہ اس کی جانب رخ پھیرتا اس کے آنسو اپنے پوروں پر چن لے۔

"روحیل۔۔۔مرد بنواور انزلہ کو جانے دو۔۔کیاہم دومرد اپنا حساب چکتا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے جو ہمیں اک عورت کی ضرورت پڑگئی ہے۔۔۔"اس نے فل وقت معاملہ نپٹانے کیلئے اسے تیش دلاناچاہا۔

"اسے جانے دیاتو پھر رہ ہی کیاجائے گا۔۔۔"

حارب کے ماتھے پر موجود بل مزید گہرے ہوگئے،وہ تیش میں آگے بڑھا۔انزلہ بھی اس کے ساتھ اک سے دوقدم کھنچتی چلی گئی۔

"نہیں۔۔۔۔"اس نے واپس سے دونوں ہتھیلیوں سے اس کی شرٹ کو تھام لیا۔

"انزلہ۔۔۔"اس نے بمشکل ضبط کیا۔"کیا چاہتی ہو تمہیں یعنی اپنی بیوی کو اس بے غیرت کو دے دوں۔۔۔"اس کی پیشانی یوں تن گئی جیسے ململ کے کپڑے کو کوئی پوری قوت سے کھینچے اور اس کا اک اک ریشہ پھٹ جانے کی حد تک کس جائے۔۔۔

"ہاں دے دو۔۔۔۔"اس کی بات پر حارب کے جبڑے بھینچ گئے۔"اگر اس کے بدلے میں تمہیں عذر نہیں پہنچتا تو اسے مجھے لے جانے دو۔۔۔میری قدر و قیمت تمہاری جان سے زیادہ نہیں۔۔۔میرے گناہوں کا وبال خود کی جان پر مت لو۔۔۔"

"واللہ۔۔۔۔اب اگر تم خاموش نہ ہوئی تو پہلی گولی روحیل کے سینے میں اتاروں گا اور دوسری خود کو مار لوں گا۔۔۔"حارب کا لہجہ اس کے دل کو دہلا گیا۔وہ خاموش ہو گئی۔

"ارے رک کیوں گئے آؤ ناں۔۔۔۔دیکھتے ہیں آج کون کیسے مرتا ہے۔۔۔"روحیل نے ہانک لگائی۔

"تمہیں لگتا ہے تم بچ جاؤ گے۔۔۔؟"حارب نے اپنا ہاتھ کھول کر واپس سے پستول پر اپنی گرفت مضبوط کی،اس کے بائیں بازو کی رگیں تنی اور سفید جلد پر ابھرتے ہوئے واضح ہوئیں اوران کا رنگ مزید گہرا ہو گیا،دائیاں ہاتھ جس سے اس نے پستول تھام رکھا تھا اس کی پشت

پر انگلیوں تک جاتی اک اک نس میں خود اعتمادی و غیرت نے خون کو ابھار دیا اور بند انگشت مزید نمایاں ہو گئیں۔

"نہیں۔۔۔میں تو اکیلا مروں گا۔۔۔" وہ ہنسا۔ "مگر تم دونوں میں سے کسی اک کا مر جانا ہی دوسرے کو خود بخود مار دے گا۔۔۔" روحیل کے چہرے پر کمینگی آئی۔ "سچ کہوں تو میرے لئے انزلہ کو مارنا مشکل ہو گا۔۔۔میں تمہیں ماروں گا، اگر یہ میری نہیں تو تم بھی اس کے نہیں اور جب تم اس کے نہیں تو پھر یہ بھی کسی کی نہیں ہو سکے گی۔۔۔" وہ قہقہ لگاتا خباثت سے ہنس اٹھا۔

"نہیں۔۔۔" انزلہ نے فوراً سے کہا۔ "تم ایسا کچھ نہیں کروگے۔۔۔"

"میں ایسا ہی کروں گا۔۔۔تم جانتی ہو ہم دونوں کا دماغ اک جیسا ہی چلتا ہے۔۔۔ تین تک گنوں گا یاں تو تم خود چل کر میرے تک آجاؤ یاں پھر آج اسی وقت یہیں سب ختم۔۔۔میری محبت بھی اور تمہاری محبت بھی۔۔۔"

وہ دونوں اک دوسرے کے سینے میں گولی اتارنے کیلئے بیتاب تھے، روحیل ہار کی آتش میں جلتا اور حارب اپنی عورت کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے۔۔۔اسے روحیل کا دکھ نہیں تھا مگر حارب۔۔۔وہ ان سب کا حقدار نہیں تھا۔

"نہیں۔۔۔۔" حارب نے سرعت سے کہا۔

روحیل نے کندھے اچکائے۔" ٹھیک ہے۔۔۔"

انزلہ نے حارب کی جانب دیکھا، اس کی آنکھوں میں رنج تھا۔اس نے فوراً سے انزلہ کا بازو تھاما۔" تمہیں کیا لگتا ہے تم ایسا کر کے مجھے بچا لو گی۔۔۔"

انزلہ نے خاموشی سے اپنے بازو پر سے اس کا ہاتھ ہٹا دیا، حارب نے بے یقینی سے اسے دیکھا وہ اس سے رخ پھیرتی روحیل کی جانب بڑھی۔اس نے پہلا قدم لیا اور یوں لگا پہلا آسمان اس کے سر پر آ گرا ہو، اس کے قدم بوجھل ہو گئے۔۔۔

اسی اثناء میں حارب کی نظر روحیل کے پیچھے سے آتے قاسم پر پڑی، اسے محسوس ہوا جیسے اسے جہنم سے نکالنے کا وقت آ چکا ہو۔اس کے لب بہت آہستگی سے پھیلے مگر اس نے اپنی آنکھوں کے زاویے کو ہلنے نہیں دیا دوسری صورت میں روحیل کو شک ہو سکتا تھا اور انزلہ

بھی یہی کر رہی تھی۔وہ آہستہ آہستہ بہت احتیاط سے قدم اٹھاتا روحیل کی جانب پیش قدمی کرنے لگا۔

"ایک۔۔۔"انزلہ نے مڑ کر حارب کی جانب دیکھا،اس کی نگاہوں نے اس سے رک جانے کی درخواست کی۔وہ نظرانداز کر گئی اور پھر بہت قوت مجتمع کیے اس نے دوسرا قدم روحیل کی جانب لیا اور دوسرے آسماں کا بوجھ بھی اس کے اوپر گرا دیا گیا۔اس قدر بوجھ کے سبب اس سے قدم اٹھانا مشکل ہو گیا۔اسے محسوس ہوا اس بوجھ کے تلے دب کر وہ گھٹن سے مر جائے گی۔

"دو۔۔۔"روحیل نے کہا۔۔باوجود اس کی نیت کے وہ اپنے قدم آگے کی جانب نہیں لے پائی۔قاسم روحیل کی جانب مزید پیش قدمی کر چکا تھا۔

"تین۔۔۔"اس نے مزید ایک قدم روحیل کی جانب بڑھایا اس کے پیچھے ہی حارب بھی لپکا اور اس کا بازو پکڑتا اسے روک گیا اور پھر اس کی ڈھال بنتا اس کے سامنے آ گیا۔انزلہ کے ہاتھ لرزنے لگے تھے،اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

روحیل نے گردن کو جنبش دی۔"ایزیروش،موت مبارک ہو۔۔۔"

حارب کے چہرے پر مسکراہٹ لہرائی، یوں جیسے اسے یہ ساری صورتحال مزہ دینے لگی ہو۔ جب تک وہ انزلہ کے سامنے تھا وہ پر یقین تھا روحیل اسے کبھی بھی کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس نے نشانہ باندھا اور ٹریگر پر اپنی گرفت مضبوط کی، دوسری جانب روحیل نے بھی پستول پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے ٹریگر پر انگلی رکھی۔

قاسم کی نظریں روحیل کے ہاتھ میں موجود پستول پر تھی اور حارب کی نظریں روحیل کے پیچھے کھڑے قاسم پر، اسے عین قاسم کے حرکت میں آتے ہی خود بھی حرکت میں آنا تھا، دوسری صورت میں سارا کھیل بگڑ سکتا تھا۔

اس سے پہلے روحیل ٹریگر دباتا، قاسم نے سر کو جنبش دے کر حارب کو اشارہ کیا۔ حارب نے بائیں ہاتھ سے اپنے پیچھے کھڑی انزلہ کا ہاتھ تھاما، قاسم نے اگلے ہی سیکنڈ روحیل کی ٹانگوں کے بیچ اپنا پاؤں پھنسا کر اسے گیڑی دے کر گرایا اور حارب انزلہ کو لے کر فوراً سے دوسری جانب ہوا۔

قاسم روحیل کو نیچے گرا چکا تھا مگر اس کے ہاتھ سے پستول لینے میں ابھی بھی ناکام تھا، وہ دونوں زمین پر گرے اک دوسرے پر سبقت لینے کیلئے بھڑنے لگے۔ روحیل نے قاسم کی ٹانگ کو اپنی ٹانگوں کے گھیرے میں لپیٹ کر پلٹا کھایا اور قاسم کو نیچے کر گیا۔

انزلہ اور حارب دونوں ہی بے ساختہ قاسم کی مدد کو دوڑے۔

"حارب۔۔۔ انزلہ کو لے کر جاؤ۔۔۔" قاسم ان دونوں کو اپنی جانب آتا دیکھ کر چلایا۔ وہ روحیل کو قابو کرنے کے چکر میں ہلکان ہو رہا تھا، اس وقت مسئلہ یہ تھا روحیل کا ہاتھ ابھی تک ٹریگر پر تھا۔۔۔ وہ دونوں ہی ہار ماننے سے باز نہیں آ رہے تھے، قاسم روحیل کو دبوچ چکا تھا مگر روحیل کے ہاتھ ابھی بھی اس کے قابو میں نہیں آ رہے تھے۔۔۔

انزلہ اور حارب دونوں نے ہی قاسم کی بات کو نظرانداز کر دیا اور اس کی جانب پیش قدمی کو جاری رکھا، ان تینوں میں سے کوئی بھی کسی اک کو بھی کھونے کا تصور نہیں کر سکتا تھا، وہ تینوں ہی اک دوسرے کی زندگی کے ضامن تھے۔۔۔ وہ بنا اپنی پرواہ کئے دوجے کی جان بچانے کیلئے جتن کر رہے تھے، تینوں کو ہی اپنے دوستوں کے سامنے اپنی جان بے وقت

محسوس ہو رہی تھی۔تینوں کی ہی یہی کوشش تھی کہ اپنی جان دیان کر کے دوسرے کو بچالیا جائے بنا یہ محسوس کئے کہ وہ اک دوسرے کے بغیر کھوکھلے تھے۔

قاسم روحیل سے بھڑ رہا تھا۔۔انزلہ اور حارب اس کی مدد کیلئے بھاگ رہے تھے جب اگلے ہی لمحے اک آواز گونجی تھی جو ہر شہ کو ہر چیز کو ساکن کر گئی۔۔۔

"ٹھاہ۔۔۔"ایسا صور کے کچھ لمحوں کیلئے سبھی آوازیں سنائی دینا بند ہو گئیں اور پھر سائیں سائیں کا شور بجنے لگا۔۔۔

چاروں کے رنگ فق ہو گئے۔۔۔کوئی بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں پایا۔۔۔کچھ لمحے کسی کو سمجھ نہیں آیا آخر کون کس قدر بدقسمت ٹھہرایا جانے والا تھا اور کون کس کیلئے ماتم کرنے والا تھا۔سبھی کی دھڑکنیں تھم گئیں،آنکھیں آنے والی افتاد پر پھیلتی چلی گئیں،قدم جکڑ گئے یوں جیسے قسمت نے ان سب کو برف کر دیا ہو مگر حس دردان سے واپس نہ لیا ہو۔۔۔وقت لمحہ لمحہ سرکنے لگا۔۔۔خوف کے سایے ان کے وجود پر حاوی آنے لگے۔۔۔

سب سے پہلے حارب کو ہوش آیا،ان سب میں سے وہی تھا جسے اپنے اعصاب پر مہارت حاصل تھی۔"قاسم۔۔۔"حارب دھاڑا۔۔۔اس کی آواز سبھی کو ہوش میں واپس لائی۔وہ

قاسم کی جانب بھاگا لیکن پھر اگلے ہی پل اپنے ساتھ چلتی انزلہ کے تھمتے قدم دیکھ کر وہ رکا ۔۔۔اس کی دھڑکن غیر معمولی رفتار پر آئی۔۔۔ ہوا میں بد قسمتی کی بو کو محسوس کرتے اس کا دل لرز اٹھا۔۔۔اس نے گردن گھما کر انزلہ کی جانب دیکھا اور اس کی زندگی فنا ہوئی ۔۔۔اس کا وجود بے جان ہونے لگا۔۔۔اس نے الٹے قدموں واپس بھاگنا چاہا مگر اس کے قدم جکڑ لئے گئے۔۔۔

وہ تینوں اپنی جگہ ساکت ہو گئے اور ان تینوں کی نظریں انزلہ کی جانب اٹھیں۔۔۔اس کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر ان تینوں کے چہرے بھی بے رنگ ہو گئے۔۔۔اس کا چہرہ ہر گزرتے پل کے ساتھ پیلا پڑنے لگا۔۔۔ان تینوں میں سے اگر کسی نے کسی کو نہیں مارنا چاہا تھا تو وہ انزلہ تھی ۔۔۔حارب کو محسوس ہو رہا تھا اس کے دل کی دھڑکن ہر گزرتے پل کے ساتھ اسے موت کے قریب سے قریب تر کر رہی ہے۔۔۔ عجیب بات ہے دل کا دھڑکنا بھی انسان کو موت کے قریب کرتا ہے اور اس کا رک جانا بھی۔۔۔

انزلہ کی سانسیں بے ربط ہونے لگی تھیں۔۔۔انزلہ کی نگاہیں حارب کے چہرے پر جم گئیں ۔۔۔وہ بے حس و حرکت کسی مردے کی طرح سفید پڑتے چہرے کے ساتھ پتھر کا

ہو گیا،اس کی آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہوئے تو پھر گرتے ہی چلے گئے،اس نے کس قدر کوشش کی تھی اسے بچانے کی۔۔۔کیوں وہ ہمیشہ اس کی لاکھ کوششوں کے بعد بھی اس سے دور ہو جاتی تھی۔وہ انزلہ کی جانب دیکھ رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے چلے جا رہے تھے۔۔۔اس نے قسمت سے اس قدر سفاکیت کی توقع نہیں کی تھی۔۔۔آج۔۔۔اس وقت مردانگی کا زعم۔۔۔مٹی کے وجود کی پختگی۔۔۔فشارِ خون کا جوش۔۔۔سب ٹھنڈا پڑ گیا۔۔۔قسمت کی دہلیز کے اس پار زندگی کا بجھتا دیا تھا اور اس پار موت کی آندھی۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر آ گرا۔۔۔اس سے پہلے وہ ڈھ گیا تھا۔۔۔وہ اس کے وجود کی بنیاد تھی ،اس کا محض کمزور پڑنا تھا اور وہ بے مثال وجاہت کا شاہکار وجود زمین بوس ہو گیا۔۔۔اجڑی آنکھیں ابھی تک بے یقینی سے انزلہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔وہ سانس لینا بھول چکا تھا۔۔۔انزلہ کی رنگت کے ساتھ اس کا چہرہ بھی سفید پڑنے لگا۔

انزلہ نے بے یقینی کے عالم میں اپنے لرزتے ہاتھ کو اپنے پیٹ پر رکھا،اسے اپنا ہاتھ پر نم محسوس ہوا۔اس نے اپنے کانپتے ہاتھ کو اپنے سامنے کئے دیکھا،اس کا ہاتھ خون آلود ہو چکا تھا ۔انزلہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے حارب کی جانب دیکھا،وہ بھیگے چہرے کے ساتھ اس سے

بھی زیادہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں رنج لہرایا، وہ اظہار محبت سے پہلے مرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس نے حارب سے کہا تھا کہ اب اس کی آنکھوں کو خواب دیکھنے سے ڈر لگتا ہے مگر اب جب سانسوں کی ڈور ٹوٹ رہی تھی تب ادراک ہوا تھا کہ اس کی باغی آنکھوں نے ہر قسم کے خوف کے باوجود اس کی سنگت میں میٹھی ٹھنڈک میں پر سوز فضاؤں میں اس کے ساتھ لگے خود کو دنیا کے بلند پہاڑ پر تصور کیا تھا وہاں جہاں بادل ان کے وجود کو چھو کر گزر رہے ہوں۔۔۔جہاں حسرتوں کو کن کا دوام بخش دیا گیا ہو۔۔۔

مگر آج اک بار پھر اس کا خوف سچ ہونے کو تھا، آنکھوں کے سامنے اپنے خوابوں کے بکھرنے کا منظر اپنے وجود کو چیرتی گولی سے زیادہ صبر آزما و تکلیف سہار نے سا تھا۔۔۔کیا اس عسر کے ساتھ کوئی یسر نہیں تھا، وہ ہمیشہ تہی دست رہی تھی اور کیا اسے ساری عمر تہی دست رکھ کر ویسے ہی بلا لیا جانا تھا۔۔۔کیوں اس کی خواہشات کو دوام نہیں بخشا جا سکتا تھا۔۔۔کیا اس کی زندگی ہمیشہ بھنور میں دھنسی اب یونی اختتام پذیر ہونے والی تھی۔اس نے حارب کی جانب دیکھتے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔حارب کو یک دم ہوش آیا اور اس نے اک زوردار سانس اندر کھینچی جس نے عالم سکوت میں ارتعاش پیدا کیا۔

اس کی آنکھوں میں فریاد تھی، وہ بن کہے خود کو اس کے تھام لینے کی آس لئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ حارب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اس کے قدم لڑکھڑائے۔۔۔ وہ سنبھلی۔۔۔ یوں گرنا نہیں تھا کم سے کم اس کے سامنے تو بالکل نہیں جس نے اسے کھڑا رکھنے کیلئے ہر شہ داؤ پر لگادی تھی۔۔۔ حارب اس کی جانب بھاگا۔۔۔ وہ تکلیف کے باوجود بھی مسکرائی۔۔۔ ان دونوں کے بیچ فاصلہ سرکنے لگا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور پھر اس کی ٹانگوں نے اس کے بوجھ کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور ہزار کوششوں کی باوجود بھی وہ ٹانگوں کی لرزش پر قابو نہ رکھ پائی اور اس کا وجود لہرا گیا۔۔۔

اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی اگلے ہی پل حارب زمین پر گھٹنے ٹیکتا اس کے وجود کو تھام گیا۔ "انزلہ۔۔۔" اس کی آنکھوں سے آنسو کسی آبشار کی طرح بہتے انزلہ کے چہرے کو بھگو گئے۔۔۔ "قاسم۔۔۔ انزلہ۔۔۔" وہ انزلہ کو اپنے سینے سے لگائے قاسم کو پکارتا چیخا مگر وہ شاک کے عالم میں ویسے ہی روحیل کے گرد اپنی گرفت مضبوط کئے دیوانہ وار سامنے دیکھتا گیا جہاں وہ خون میں لت پت تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"حا۔۔۔حارب۔۔۔قاس۔۔۔قاسم"اس کی آنکھوں سے کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر گرے۔۔۔"قاسم۔۔۔"بھیگی آنکھوں سے اس نے حارب کی جانب دیکھا،حارب نے بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ اس کی بات سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"اس کا لہجہ آج سے پہلے کبھی اتنا مایوس محسوس نہیں ہوا تھا۔

"ق۔۔۔قا۔۔قاسم۔۔۔"

وہ انزلہ کا سر زمین پر رکھتا روحیل کی جانب لپکا اس سے پہلے وہ قاسم سے بچ نکلتا،حارب نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر اپنے جوتے برسا دئے،پے در پے اک ساتھ کئی وار کھا کر روحیل بے حال ہو گیا اور اس کے منہ کی جلد جگہ جگہ سے پھٹ گئی۔وہ اسے اور مارنا چاہتا تھا مگر انزلہ ۔۔۔اس کے خیال پر اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔حارب اس کے ہاتھ سے پستول پکڑتا قاسم کے گرد ہوا۔

"اٹھو۔۔۔"اس نے درشتگی سے کہا۔

"میں نے انزلہ کو مار دیا۔۔۔"وہ اپنے کانپتے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے حواس میں نہیں تھا۔

حارب نے آگے بڑھ کر اسے گھونسا دیتے ہوئے اسے گریبان سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے کھڑا کر دیا۔"انزلہ کو گولی لگی ہے ہمیں اسے ہسپتال لے کر جانا ہے۔۔۔اپنے حواس میں آؤ نہیں تو دوسری گولی تمہارے سینے میں اتار دوں گا۔۔۔"وہ پستول کو اس کے سینے پر ٹھوکتا واپس سے بھاگتا ہوا انزلہ کی جانب آیا اور اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا۔۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کی جانب بڑھنے لگا مگر اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر بڑھتا قدم فاصلے کو سمیٹنے کے بجائے مزید بڑھا رہا ہو۔۔۔

انزلہ یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔آنکھیں بند ہونے سے پہلے وہ اس چہرے کو جی بھر کر دیکھ لینا چاہتی تھی،ان چند لمحوں میں وہ اپنی آنکھوں کے سال ہا سال سے کئے گئے شکوے مٹا دینا چاہتی تھی۔کس قدر انتظار کیا تھا اس نے اس کے لوٹ آنے کا اور پھر اس قدر خوبصورت وقت کو وہ اپنے شکوے کی نظر کر آئی تھی۔۔۔آخر ہم زندگی کو اس قدر فار گرانٹڈ کیوں لے لیتے ہیں۔۔۔

انزلہ نے اپنے خون سے لت پت ہاتھ سے حارب کے گال کو چھوا،وہ حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔"ت۔۔۔تم۔۔۔"بات کرنا اس کے اختیار سے اب باہر ہونے لگا

تھا۔"سے م۔۔۔ محب۔۔۔ محبت ہے۔۔۔"وہ آہستہ آہستہ حارب کے چہرے پر ہاتھ پھیر نے لگی،اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو حارب کی شرٹ میں جذب ہونے لگے اور حارب کے آنسو اس کے چہرے میں۔۔۔"پھر۔۔۔"اس نے زور سے سانس کھینچی۔

"تم۔۔۔ تمہارے۔۔۔ سا۔۔۔ ساتھ جینے۔۔۔پر۔۔۔اخ۔۔۔اختیار۔۔۔ کی۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ رہا۔۔۔"توڑ کر جملہ مکمل کرتے ہی اس کے آنسوؤں میں تیزی آگئی۔۔۔ حارب کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نیچے نظریں جھکا کر اس کے چہرے کو دیکھ سکتا۔۔۔ وہ جانے پہلے ہی کتنی ہمت سے اسے بازوؤں میں اٹھائے مسلسل چل رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار بہہ رہے تھے۔۔۔ آج اس کے مضبوط بازو بھی اپنی محبت کا بوجھ نہیں اٹھا پا رہے تھے۔۔۔

"مت کرو ایسا۔۔۔ خدا کیلئے اتنی ظالم مت بنو۔۔۔"اس نے روتے ہوئے فریاد کی۔۔۔ وہ محبت کا قرض دار نہ ہوتا تو وہ بھی قاسم کی طرح ہر چیز سے بیگانہ ہوتا دھاڑیں مار مار کر رو دیتا۔۔۔

مجبوریوں کا پلندہ۔۔۔ سماج کی قید۔۔۔ رنج کا پہاڑ۔۔۔ ماتم ممنوع۔۔۔

وائے قسمت تیرے بااختیار غم۔۔۔

وائے زندگی تیری بے اختیار عنایتیں۔۔۔

قاسم بھی تیز تیز قدم لیتا اس کے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔ فوراً سے دروازہ کھولتے ہوئے اس نے انزلہ کو اندر لٹایا، قاسم نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔ حارب نے جھک کر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور کتنے ہی آنسو اس کا ماتھا بھگو گئے پھر وہ بھاگتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔۔۔ قاسم کی جو حالت تھی وہ اسے اس وقت ڈرائیونگ کرنے نہیں دے سکتا تھا، وہ گاڑی کو ایف سولہ کی رفتار سے اندھا دھن بھگانے لگا، بیچ بیچ میں وہ انزلہ پر بھی نظر ڈال رہا تھا اور جب جب اس کی نظر انزلہ کے چہرے پر پڑتی تھی اس کے آنسوؤں میں بھی شدت آجاتی ۔۔۔ اس کی آنکھوں سے پانی تھا کہ خشک ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ گاڑی چلاتے ہوئے اس نے اپنے بازوؤں سے اپنے منہ کو صاف کیا۔۔۔

وہ گئیر پر گئیر بدلتا بس گاڑی کو دوڑا رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے غم میں سڑک پر نہ کوئی گاڑی دکھائی دے رہی تھی جسے اسے بچانا تھا نہ کوئی ذی نفس۔۔۔ حشر سے پہلے والی نفسا نفسی تھی۔۔۔ اسے فقط پچھلی سیٹ پر لیٹے بے سدھ ہوتے وجود کو بچانا تھا۔۔۔

"قا۔۔۔قا۔۔سم۔۔۔"انزلہ نے سر کو اوپر کیئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔"قاسم اس کے ماتھے پر سر رکھتا رو دیا۔۔۔"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔میں کیسے اپنی بہن پر گولی چلا گیا۔۔۔"وہ ہذیانی کیفیت میں مسلسل اک ہی بات کہنے لگا۔

"م۔۔می۔۔۔ٹ۔۔ٹیک۔۔۔وں۔۔۔"وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ اسے تسلی دے رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی گاڑی ہسپتال کے باہر رکی وہ یک دم سے بریک لگاتا بھاگتا گاڑی سے اترا تھا اور پچھلا دروازہ کھولتا انزلہ کو اٹھاتا ہسپتال کی جانب بھاگا۔۔۔انزلہ کو زخمی دیکھ کر وہ لوگ فوراً سے سٹریچر لے آئے۔۔۔سٹریچر پر لٹاتے ہی حارب اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔وہ دونوں آس پاس سے غافل محض اک دوسرے کے چہرے کو نگاہوں میں بھرنے لگے، بے بسی کے ماتم میں دونوں کی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔۔۔آج دونوں کے ہی الفاظ ختم ہو چکے تھے، قاسم بھی ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، ندامت ذدہ قدموں کے ساتھ۔۔۔

انزلہ نے اک آخری بار اس کے چہرے کو چھوا۔۔۔۔

"تم چھوڑ کر گئی تو ساری دنیا سے روٹھ جاؤں گا۔۔۔" حارب نے کسی روٹھے بچے کی طرح اس سے شکوہ کیا اور پھر وہ اس کا ہاتھ چھوڑ گیا، سٹاف اسے لئے آگے بڑھا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں سے اسے خود سے دور جاتا دیکھ کر تڑپ اٹھا اور واپس سے بھاگتا ہوا اس تک آکر اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔ "مجھے چھوڑ کر مت جانا، تمہارے بنا میں مر جاؤں گا۔۔۔۔ واللہ انزلہ میں مر جاؤں گا۔۔۔" وہ سسک اٹھا، انزلہ کے اشکوں میں بھی تیزی آگئی۔۔۔ "میری حیات کی ہی خاطر لوٹ آنا۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھتا فریاد کر رہا تھا۔۔۔ انزلہ کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔۔۔۔

یوں تو سفر تمام مت کر اے یارِ دیرینہ۔۔۔

کہ ابھی تو روبروئے مسرت ہوا ہوں۔۔۔۔

عزہ اقبال

"سر۔۔۔" سٹاف نے زبردستی سٹریچر آگے بڑھا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ وہیں کھڑا تہی دست رہ گیا۔۔۔اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے خود پر ضبط کرنا چاہا مگر اس وقت اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اس نے دائیاں ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا اور پھر کچھ یاد آنے پر اپنی جیب سے موبائل نکال کر شہیر کو کال کر کے ساری صورتحال کا بتایا۔۔۔

انزلہ کو گولی لگی تھی اور یہ سیدھا سیدھا پولیس کیس تھا۔۔۔اس نے ریفرینس استعمال کر کے اس کا علاج تو شروع کروا دیا تھا مگر اب آگے پولیس کو مطلع کرنا لازم تھا۔

قاسم دیوار کے ساتھ لگتا زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔وہ کیسے۔۔۔آخر کیسے اپنی بہن پر گولی چلا گیا تھا۔۔۔"میں نے انزلہ کو مار دیا۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے اک بار پھر سے ہوش کھونے لگا۔

قاسم کی آواز پر حارب اپنے غم سے باہر آیا،اس نے پلٹ کر قاسم کی جانب دیکھا۔وہ دیوانہ سا زمین پر بیٹھا اردگرد سے انجان اک ہی بات کہنے لگا۔حارب کو اس کی بات ہوش میں لائی تھی،وہ اسے کیسے بھول گیا تھا۔اس نے اک گہرا سانس بھرتے خود کے غم پر صبر کا دامن تھاما اور پھر آہستہ سے چلتا ہوا اس کے سامنے آکر پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔اسے قاسم پر ترس

Clubb of Quality Content

آیا، اگر اس کی جگہ وہ ہوتا تو وہ شاید اس سے بھی زیادہ بری حالت میں پہنچ چکا ہوتا۔۔ حارب نے ترحم سے آہستہ سے اس کے ماتھے سے اس کے بال ہٹائے۔

قاسم نے رنج سے اس کی جانب دیکھا۔ "حارب۔۔۔ میں نے انزلہ کو مار دیا۔۔۔" وہ اپنا سر جھکا گیا۔ "بھائی تو بہنوں کے محافظ ہوتے ہیں ناں، پھر میں خود ہی کیسے اسے غیر محفوظ کر گیا۔۔۔ اک بھائی اپنی بہن پر آخر کیسے گولی چلا سکتا ہے۔۔۔ دیکھو میں نے چلا دی۔۔۔"

حارب نے اسے اندر کا غبار باہر نکالنے دیا۔

"تم نے نہیں، روحیل نے اس پر حملہ کیا ہے۔۔۔ ابھی وہ زندہ ہے اور انشاءاللہ وہ زندہ رہے گی۔۔۔ اسے زندہ رہنا ہوگا۔۔۔" اس نے آرام سے اسے سمجھاتے ہوئے اختتام پر دھونس سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"وہ پستول میرے ان ہاتھوں کی گرفت میں تھا۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگا۔

حارب نے اس کی کنپٹی کے دونوں جانب اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے منہ کو اوپر اٹھایا۔ "نہیں۔۔۔ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" وہ عین اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ "آئی سمجھ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" اب کی بار اس نے اپنی بات پر مزید زور دیا۔

قاسم نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "نہیں۔۔۔ میں نے ہی اسے مارا ہے۔۔۔" وہ بضد رہا۔

"قاسم۔۔۔" حارب نے توقف کرتے ہوئے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی، اس کا بھی صبر جواب دینے لگا تھا۔ "دیکھو کسی بھی وقت پولیس یہاں آتی ہو گی۔۔۔ تم کیوں چاہتے ہو وہ تمہیں پکڑ کر جیل میں ڈال دے۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے یار ہوش کرو۔۔ میں اس وقت دو محاظوں پر نہیں لڑ سکتا۔۔۔" وہ لاچار ہو گیا، اس کا ذہن اس وقت نجانے کتنے پہلوؤں میں بٹ چکا تھا۔ ان گنت مسائل تھے جو اسے سنبھالنے تھے، ان سب سے پہلے اسے اپنی جان بچانی تھی جس کی سانسیں آپریشن تھیٹر کے اندر لیٹے وجود کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"اچھی بات ہے۔۔۔ مجھے جیل کے بجائے سیدھا پھانسی لگنی چاہیے۔۔۔ جو بھائی اپنی بہن پر ظلم کرے اس کا یہی انجام ہونا چاہئے۔۔۔ آخر تم کیوں بچا رہے ہو مجھے۔۔۔" قاسم سر پکڑے بیٹھ گیا۔ "مجھے خود ہی پولیس کو جا کر بتا دینا چاہیے۔۔۔" وہ کہتے ساتھ ہی اٹھا تھا اور اگلے ہی پل حارب نے اٹھ کر اسے کالر سے پکڑتے ہوئے رکھ کر مکا دے مارا۔ اس سے زیادہ وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکتا تھا۔

"جاہل انسان۔۔۔کب سے کہہ رہا ہوں بند کرو یہ بکواس۔۔۔"اس نے قاسم کو کالر سے پکڑتے خود کے قریب کیا۔"تمہاری بہتری اسی میں ہے یاں تو گھر دفع ہو جاؤ یاں پھر اپنے ہوش درست کر لو۔۔۔اب اگر میں نے تمہارے منہ سے یہ بکواس سنی تو چمڑی ادھیڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔"وہ غصے سے اس پر دھاڑا، آج سے پہلے وہ اس کے ساتھ کبھی یوں تیش میں نہیں آیا تھا، حارب نے اس کے کالر کو اک اور جھٹکا دیا، قاسم نے اس کی جانب دیکھا۔حارب کی آنکھوں میں تنبیہ تھی۔

اگلے ہی لمحے حارب نے جیسے ہی شہیر کو پولیس کے ساتھ آتے دیکھا اس نے فوراً سے اپنے چہرے کے تاثرات درست کیئے اور قاسم کے کندھوں پر بوجھ ڈالتے اسے بینچ پر بٹھایا۔"اب اپنا منہ بند رکھنا، باقی میں دیکھ لوں گا۔۔۔"قاسم ہونق بنا اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔

شہیر تیز تیز قدم لیتا اس تک پہنچا۔"کیسے لگی ہے انزلہ کو گولی۔۔۔؟"شہیر نے اس کے پاس آتے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا، حارب نے اس کا ہاتھ پکڑنے کیلئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تو اسے احساس ہوا اس کا ہاتھ انزلہ کے خون سے رنگین تھا۔۔۔اس نے ہاتھ پیچھے کرنا چاہا مگر شہیر

Clubb of Quality Content

نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے گلے لگا لیا۔۔۔وہ اپنے دوست کے کرب کو محسوس کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہو جائے گا سب۔۔۔"اس نے اس کی پیٹھ کو تھپکا۔"وہ قاسم کی شیرنی ہے،وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"حارب کی آنکھیں نم ہوئیں وہ اس سے پیچھے ہٹتا اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپا گیا۔

"روحیل کا پستول گاڑی میں رکھا ہے۔۔۔"اس نے گاڑی کی چابی شہیر کی جانب بڑھا دی ۔شہیر نے اپنے سپاہی کو پاس بلا کر اسے چابی تھما کر ضروری ہدایت دی تھی۔

"قاسم کی گاڑی بھی اک جگہ کھڑی ہے اسے بھی منگوا دینا۔۔۔"شہیر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر قاسم کی جانب دیکھا،وہ سر جھکائے بیٹھا تھا،شہیر نے حارب کی جانب دیکھ کر اشارہ کرتے اس کی بابت پوچھا اور پھر اس کی بات سمجھتے ہی شہیر نے اپنے ساتھ آنے والے آفیسرز کو وہاں سے بھیج دیا۔

اسی دوران گھر والے بھی وہاں آن پہنچے۔شہیر قاسم کی جانب بڑھ گیا۔

"حارب۔۔۔کیا ہوا ہے انزلہ کو۔۔۔"فرحین بیگم حارب کو سامنے دیکھ کر اس کی جانب بھاگیں۔"کدھر ہے انزلہ۔۔۔"

حارب نے دھیمے سے ان کے ہاتھوں کو تھاما۔"آپ پریشان نہ ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

"ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔؟"انہوں نے بے یقینی کی کیفیت میں کہا۔"کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟"

حارب نے بیچارگی سے اپنے باپ اور لقمان صاحب کی جانب دیکھا۔"اسے گولی لگی ہے۔۔۔"

حارب کے جملے نے سب کے رنگ فق کر دیئے وہ سب بے ساختہ ہی اس کی جانب بڑھے۔"گولی لگی ہے۔۔۔؟ایسے کیسے گولی لگ گئی۔۔۔"فرحین صاحبہ حیرت کے پہاڑ تلے آئی تھیں۔وہ جواب سوچ ہی رہا تھا جب محمود صاحب اس کے سامنے آئے اور کڑے تیوروں سے اسے دیکھنے لگے۔"حارب۔۔۔کیسے لگی ہے گولی۔۔۔"انہوں نے اس کے منہ کو پکڑ کر اوپر اٹھاتے ہوئے غصے سے گھورا۔

Clubb of Quality Content!

"ڈیڈ۔۔۔"اس نے بہانا گڑھنا چاہا۔

"حارب۔۔۔۔ گولی کیسے لگی ہے۔۔۔؟"وہ اک اک لفظ کو چبا کر بولے تھے۔

"میرا اک دوست انزلہ کو ہراس کر رہا تھا۔۔۔"وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا۔

"اور تم انزلہ کو لے کر وہاں چلے گئے۔۔۔؟"ان کو حارب کی بات نے چار سو چالیس والٹ کا جھٹکا لگایا۔

"میں صرف معاملے کو سلجھانا چاہ رہا تھا۔۔۔"وہ سارا الزام خود پر لے گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یوں بیوی کو دوستوں کے پاس پیش کر کے۔۔۔"وہ اپنے باپ کی گرج اور پھر ان کی بات پر تڑپ اٹھا۔

"ڈیڈ۔۔۔"اس کے منہ سے ابھی بات نکلی نہیں تھی جب انہوں نے اس کو الٹے ہاتھ کا تھپڑ جڑھ دیا۔ان کا عمل اس قدر غیر متوقع اور اچانک تھا کہ کوئی انہیں روک ہی نہ پایا،وہ سر جھکا گیا۔لقمان صاحب نے آگے بڑھ کر انہیں پکڑا۔وہ ابھی بھی تنفر بھری نگاہوں سے اسے ہی گھور رہے تھے۔۔۔ان کا تھپڑ قاسم کے ہوش بھی ٹھکانے لگا گیا تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتا حارب کی جانب آیا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔" محمود صاحب پھر دھاڑے۔ "بے غیرت انسان۔۔۔"

"یہ کہیں نہیں جائے گا۔۔۔" قاسم نے اس کے پاس پہنچ کر کہا، انسان تب تک ہی ہمت ہارتا ہے جب تک کوئی اسے سہارا دینے کو موجود ہوتا ہے اور وہ اتنی بات تو جان چکا تھا کہ حارب اس سب میں بے قصور تھا۔

"وہ میری بہن ہے اور اس کے پاس کون رہے گا کون نہیں اس کا فیصلہ میں کروں گا۔۔۔" وہ حارب کا ہاتھ تھام گیا۔

حارب کی آنکھیں بتا رہی تھیں وہ بہت جلد بکھرنے کو ہے۔۔۔ وہ قاسم کے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہاں سے نکل آیا۔

وہ وہاں سے چلتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ آیا، اس کا دل بھر آیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں ابلنے کو تھیں۔۔۔ وہ دھاڑیں مار مار کر رونا چاہتا تھا، وہ اپنے اندر کے درد کو باہر نکالنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ اپنی بے بسی پر چیخنا چاہتا تھا۔۔۔ چلانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر کس کے آسرے۔۔۔؟ یہ درد۔۔۔ یہ ضبط اندر ہی اندر اسے کھانے لگا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

واشروم میں داخل ہوتے ہی وہ بیسن کی جانب بڑھا اور اس نے نل کھولا جبھی اس کی نظر شیشے پر پڑی۔۔۔اس کی سفید شرٹ پر جابجا انزلہ کا خون لگا ہوا تھا،اور اس کے چہرے پر بھی اس کی انگلیوں پر لگے خون کے نشانات تھے۔۔۔اسے بلا اختیار ہی اپنی اور اس کی آخری ملاقات یاد آئی جب وہ اس کے منہ کو چھوتے ہوئے حسرت بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔حارب نے میکانکی انداز میں اپنے ہاتھ کو اپنی آنکھوں کے سامنے کیا،وہ بھی اس کے خون سے بھرا ہوا تھا۔۔۔اس نے اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔۔اس نے اک بار پھر سے شیشے میں دیکھا،اس کی شرٹ پر اس کے آنسوؤں کے نشان تھے،وہ تکلیف کے سبب بول نہیں پا رہی تھی مگر وہ اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی اور پھر بے بسی سے رو دی تھی۔۔۔

"اس کا کھونا ہم دونوں میں سے کوئی سہہ نہیں پائے گا۔۔۔" وہ بیسن کو تھامتا سر جھکا گیا۔۔۔"کیا تم مجھے چھوڑ دو گے۔۔۔" اس کی آواز کہیں آس پاس سے ابھری۔۔۔"ہر بار حیات سے نوازا نہیں جاتا۔۔۔" وہ افسردہ تھی۔حارب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر بے وقعت ہوا۔اس نے سر اٹھا کر اک بار پھر سے اپنے چہرے کو دیکھا اور جہاں جہاں اس کا آخری لمس ٹھہرا تھا وہ وہاں وہاں اپنی انگلیاں رکھتا سسک اٹھا۔

"تمہاری حیات مختصر ہوئی تو طویل میری بھی نہیں ہوگی۔۔۔"اس نے انزلہ سے کہا تھا، پھر اب تک وہ وہاں کیسے کھڑا تھا۔۔۔اسے تو اب تک کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اس کا خون اس کے ہاتھوں پر تھا مگر پھر بھی وہ زندہ تھا۔۔۔اس کے گردیک دم گھٹن بڑھنے لگی۔۔۔وہ وحشت زدہ سا وہاں سے باہر کی جانب بھاگ اٹھا۔

"ڈیڈ کہتے ہیں مجھے خوف کھینچ لایا ہے۔۔۔"وہ بنا کسی سمت کا تعین کئے دیوانہ وار بھاگنے لگا، آنکھوں سے اشک تھے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے، وہ بار بار انہیں اپنی آستین سے صاف کرتا اور اگلے ہی پل وہ پھر سے سارے چہرے کو تر کر جاتے۔"آپ تو میرے دوست تھے پھر کیوں مجھے اکیلا کر گئے۔۔۔"وہ سامنے سے آتے شخص سے ٹکرایا اور پھر سنبھلتے ہوئے واپس سے حواس باختگی کے عالم میں بھاگنے لگا۔"تم اسے کبھی تنہا مت کرنا۔۔۔"اس کی رفتار دھیمی پڑی۔۔۔"دونوں اطراف موت ہے۔۔۔"اس کے قدم من بھر کے ہو گئے۔۔۔وہ چلتا چلتا ہسپتال کی راہداری پر نکل آیا۔"تمہارے ساتھ جینے کا اختیار کیوں نہیں رہا۔۔۔۔"اور یہیں اس کی ٹانگوں نے اس کے بوجھ کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرتا چلا گیا۔۔۔۔

اس کی سانس ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بوجھل ہونے لگیں۔۔۔وہ بے چینی سے اپنے سینے کو ملنے لگا۔۔۔اس کی تکلیف میں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا تھا وہ مٹھیاں بھینچ کر سر آسمان کی جانب اٹھائے رنج کے عالم میں چیخ اٹھا۔اس کی "آہ" نے پاس سے گزرتے جانے کتنے ہی لوگوں کے دلوں کو لرزا دیا۔

"حارب۔۔۔" قاسم نے اس کے پاس بیٹھے ہوئے اسے پکارا اور وہ اس کو جھپٹتا اس کے ساتھ لگتا ہر ضبط توڑتا رو دیا۔۔۔ باآواز۔۔۔ ہسپتال کی راہداری میں بیٹھا وہ باآواز بلند رو دیا۔۔۔ قاسم نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

"میں اس کے بغیر مر جاؤں گا۔۔۔" وہ اس کے ساتھ لگا بلک اٹھا۔۔۔ "میں حقیقت میں مر جاؤں گا۔۔۔ ہر گزرتا لمحہ میری سانس پر بوجھ بڑھا رہا ہے۔۔۔" وہ اپنی مٹھیوں کو بند کئے مسلسل رونے لگا۔۔۔پاس سے گزرنے والے لوگوں کو اس کی ذہنی حالت پر شعبہ ہو رہا تھا،اتنا بڑا مرد کیسے یوں رو رہا تھا۔۔۔

"اس سے کہو یوں چھوڑ کر مت جائے۔۔۔وہ ایسے کیسے جا سکتی ہے۔۔۔؟" وہ قاسم کو شدت سے پکڑے سسک اٹھا،دوسری جانب قاسم کے آنسو بھی بہنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا اتنے ہجر کا بس یہی ثمر تھا۔۔۔ کیوں آخر۔۔۔ کیوں میرے ہاتھوں کی لکیروں میں وہ نہیں ہے۔۔۔" وہ اس کو بھینچے تڑپ اٹھا۔ "وہ تو کہتی تھی میرے ہاتھ خوبصورت ہیں، مگر ان میں اس کا ساتھ نہیں ہے پھر یہ خوبصورت کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔" وہ دیوانہ بچوں کی طرح بلک بلک کر مسلسل رونے لگا۔۔۔ "میں مر جاؤں گا اس کے بغیر۔۔۔ واللہ میں مر جاؤں گا اس کے بغیر۔۔۔" اس کی ہچکیاں پوری راہ داری میں گونجنے لگیں، اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

وہ دونوں راہداری میں بیٹھے اک دوسرے سے لپٹے اپنے اپنے نقصان پر ماتم کر رہے تھے، آس پاس سے گزرنے والے کچھ لوگوں کی آنکھوں میں ترحم، کچھ کی آنکھوں میں افسوس، کچھ کی آنکھوں میں حیرانی اور کچھ کی آنکھوں میں یوں بیچ بازار ماتم کرنے پر غصہ تھا۔۔۔

کچھ لمحوں کے بعد قاسم نے خود کو سنبھال لیا۔ "اسے کچھ نہیں ہو گا انشاءاللہ۔۔۔ وہ میری شیرنی ہے۔۔۔" قاسم نے اسے تھپکی دی۔ وہ دونوں اک دوسرے کا سہارا بن گئے۔ "اور ویسے بھی اس کے خیال میں انزلہ کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔۔۔" قاسم نے اٹھتے ہوئے ہاتھ دے

کر اسے اٹھایا، وہ بھیگے چہرے کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں واپس سے آپریشن تھیٹر کی جانب چل دیئے۔

گھر والے سبھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے، شہیر بھی ابھی تک وہیں تھا۔ قاسم اس کو دیکھ کر اس کی جانب بڑھ گیا، وہ خود کو کچھ حد تک سنبھال چکا تھا یاں شاید دکھا رہا تھا۔ حارب ان سبھی سے کچھ فاصلے پر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا اپنی آنکھیں بند کر گیا۔ کاش یہ کوئی مووی ہوتی اور وہ فاسٹ فارورڈ کر لیتا۔۔۔ اک اک لمحہ آس میں گزارنا کس قدر قیامت خیز تھا۔۔۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا جہاں انزلہ کا خون تھا، اس کے سامنے اک بار پھر آخری منظر لہرایا، اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔ وہ اس کے ساتھ ہوتے ہوئے نقصان اٹھا گئی تھی۔۔۔

فرحین بیگم کب سے اس کی تکلیف کو محسوس کر رہی تھیں، انہوں نے اشارے سے اسے اپنے پاس بلا لیا۔ وہ دھیمے سے چلتا ہوا زمین پر بیٹھتا ان کی گود میں اپنا سر رکھ گیا۔۔۔ ماں کسی کی بھی ہو، ماں تو ماں ہوتی ہے۔۔۔ وہ آہستہ سے اس کے سر میں ہاتھ چلانے لگیں۔ ان کی آنکھیں نم ہوتی بہہ اٹھیں اور وہ اک بار پھر سے حارب کو رلا گئیں۔۔۔ وہ ان کے گھٹنوں پر

سر رکھے بچوں کی طرح رو دیا۔۔۔وہ اس وقت کہیں سے بھی ستائیس اٹھائیس سالہ مرد نہیں لگ رہا تھا۔۔۔مرد کو تو تکلیف نہیں ہوتی یاں شاید مرد کو ہی تکلیف ہوتی ہے، مرد تو یوں رویا نہیں کرتے یاں شاید مرد ہی یوں رویا کرتے ہیں۔۔۔

"میں مر جاؤں گا اس کے بغیر۔۔۔"اس نے ان کی جھولی میں منہ چھپائے اقرار کیا۔"واللہ ۔۔۔میں اس کے بغیر مر جاؤں گا۔۔۔اس سے کہیں یوں مت جائے۔۔۔خدارا مجھے یوں تنہا مت کرے۔۔۔میں مانتا ہوں مجھ سے غلطیاں ہوئی ہیں مگر ان کوتاہیوں کی اتنی بڑی سزا تو نہیں بنتی جو وہ مجھ سے منہ ہی موڑ لے۔۔۔"وہ ان کے دوپٹے کے کنارے کو مٹھیوں میں بھینچتا اپنا سر دائیں بائیں ہلانے لگا۔

"وہ ٹھیک ہو جائیں گی، اللہ ہے ناں وہ سب سنبھال لے گا۔۔۔"انہوں نے اسے پیار سے تسلی دی تھی۔

انزلہ کا آپریشن کامیاب رہا تھا، ان سب کی دعاؤں کو ثمر لگا دیا گیا تھا۔۔۔ابھی اسے ہوش نہیں آیا تھا مگر اب ان لوگوں کو تسکین کی ڈور تھما دی گئی تھی۔سب گھر والے واپس جا چکے

تھے۔ لقمان صاحب نے قاسم کو گھر بھیجنا چاہا کیونکہ لاریب اس سب سے لاعلم تھی مگر وہ صاف انکار کر گیا۔ حارب کا جو حال تھا اس کے پیشِ نظر فرحین صاحبہ بھی گھر جا چکی تھیں ۔ان سب کو اب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنا تھا، جیسے ہی ڈاکٹر نے خطرہ ٹل جانے کی نوید سنائی تھی ویسے ہی ان سب کے حواس بحال ہونا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

حارب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، قاسم نے الجھے ہوئے اسے دیکھا۔

"تم یہیں انزلہ کے پاس رہو گے، میں آتا ہوں۔۔۔"

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔"

"اک ضروری کام سے۔۔۔" قاسم اس کا ضروری کام بخوبی سمجھ گیا۔ قاسم نے اس کی شرٹ اور اس کے ہاتھوں کو دیکھا۔

"تمہارے ہاتھ خون سے بھرے ہیں انہیں تو دھو لو۔۔۔"

"ابھی اس خون کا قرض چکانا باقی ہے۔۔۔" وہ آگے بڑھا اور پھر رک کر قاسم کی جانب پلٹا۔ "انزلہ کو تمہارے پاس امانت کے طور پر چھوڑ کر جا رہا ہوں، اپنے حواسوں میں

رہنا۔۔"شہیر کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتا وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ہر بڑھتا قدم اس کے اشتعال میں اضافہ کرنے لگا تھا۔

شہیر اپنی ٹیم کو روحیل کی تلاش پر لگا چکا تھا مگر حارب جانتا تھا وہ اس وقت تک کہیں روپوش ہو چکا ہو گا۔اس کا رخ اس وقت اس کے گھر کی طرف تھا،سانپ کو بل سے کیسے باہر نکالنا تھا یہ وہ اچھے سے جانتا تھا۔حارب نے ڈرائیو کرتے ہوئے اک نمبر ملایا۔

"سٹیٹس۔۔؟"اس نے فوراً سے کال اٹھائے جانے پر کہا۔

"میرے سامنے ہی ہے۔۔۔یہاں تو فل ماحول بنایا ہوا ہے۔۔۔"اس کا انداز محظوظ ہوتا تھا۔

"بہت خوب۔۔۔"

"یہ بتاؤ اس کو مروانا ہے یا اٹھوانا ہے۔۔؟"سٹیریو پر مزاق اڑاتی نسوانی آواز گونجی۔

"ہاں اٹھونا ہے۔۔۔"اس نے سٹئیرنگ گھماتے موڑ کاٹا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایمپریسو۔۔یو ہیو آ گڈ سینس آف ہیومر۔۔۔"دوسری جانب موجود لڑکی کو اس کی بات حقیقت میں مزاق ہی لگی تھی۔

"باہر کالے رنگ کی 2144 نمبر کی کار کھڑی ہے۔۔"حارب نے گھڑی پر وقت دیکھا۔۔"سات بتیس ہو رہے ہیں۔۔سات چونتیس تک اس کو تم نے اس گاڑی کے پاس لے کر جانا ہے۔۔اور اس سے آگے تمہارا کام ختم۔۔۔"

"تم میرے ساتھ مزاق کر رہے ہو ناں۔۔۔"

اس کی بات کا جواب دیے بنا ہی وہ فون کاٹ چکا تھا،اس نے گاڑی گھر کے سامنے روکتے شہیر کو دیکھا۔"تمہارے بندے سنبھال لیں گے ناں۔۔۔؟"

"جس کام کو تم نہیں دیکھو گے اس کو میں بخوبی دیکھ لوں گا۔۔۔"شہیر نے مسکراتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپایا۔حارب نے بھی مسکراتے ہوئے اسے ہاتھ سے آگے چلنے کا کہا۔ان کے پیچھے ہی پولیس کی گاڑی رکی تھی۔

وہ دونوں گھر کے پاس پہنچ کر بیل بجا کر انتظار کرنے لگے، جیسے ہی گارڈ نے دروازہ کھولا ،پولیس کی وردی میں سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ کچھ حیران اور پھر گھبرا گیا۔وہ گیٹ

سے باہر آیا اور رہے سہے اوسان پولیس کے ڈالے نے خطا کروادئے۔ حارب اندر کی جانب بڑھ گیا۔ شہیر گارڈ کو پولیس کی زبان میں سارا معاملہ سمجھانے لگا تھا۔

حارب اک کشادہ لان کو پار کر کے گھر کے اندرونی حصے کی جانب چلا آیا۔

"تمہارے صاحب کدھر ہیں۔۔۔" اس نے سامنے سے آتے ملازم سے کہا۔

"آپ ہیں کون۔۔۔"

حارب کے چہرے پر سلوٹیں ابھری، وہ جیسے ہی تیش میں آگے بڑھا ملازم ہڑبڑاتے ہوئے ڈائننگ روم کی جانب اشارہ کر گیا۔ اس کی دھاک بٹھانے کیلئے اس کی شرٹ پر لگا خون ہی کافی تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content!

وہ کھڑاک سے ڈائینگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا، سامنے میز کے گرد بیٹھے خوش گپیوں کے سنگ کھانا کھاتے دونوں میاں بیوی پریشان ہو گئے۔

"کون ہو تم۔۔۔؟" وہ اپنے اندر کے خوف پر قابو پاتے قدرے بلند آواز میں بولے۔

حارب اک کرسی پیچھے کی جانب کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا اور خون سے بھرے ہاتھ میں پکڑا پستول اس نے میز پر رکھ دیا۔اس نے اپنی شرٹ کو کندھوں سے پکڑ کر قدرے پیچھے کیا اور زرا ریلیکس ہو کر بیٹھا۔حارب نے ان دونوں کی جانب دیکھا ان کے چہرے خوف کے زیرِ سایہ آئے،اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں ریلیکس ہونے کا کہا۔"ایزی۔۔۔"اور پھر سر سے اشارہ کرتے ہوئے اس نے ملازم کو انہیں پانی ڈال کر دینے کیلئے کہا۔

"نہیں۔۔۔"وہ ملازم کو منع کر گئے،حارب مسکرایا۔

"میں درخواست کرتا ہوں پی لیں جناب۔۔۔"

وہ گلاس پکڑتے لبوں سے لگا گئے۔

"میں بہت سیدھی بات کروں گا،آپ دونوں میاں بیوی مجھے شریف لگتے ہیں مگر میری بیوی کے آپ کے متعلق خیالات کچھ مختلف ہیں۔۔۔مجھے آپ دونوں سے کچھ لینا دینا بھی نہیں ہے۔۔۔اس لئے میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا۔۔امید ہے آپ بھی مجھے تنگ نہیں کریں گے۔۔"

"کیا میں جان سکتا ہوں آپ کس قسم کی فیور چاہتے ہیں مجھ سے۔۔۔" روحیل کے باپ نے استفسار کیا۔

"آپ کا بیٹا اس وقت کہاں ہے۔۔۔؟" اس نے تحمل سے پوچھا۔

"آپ اس کا کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔؟"

"آپ کے بیٹے نے نا صرف میری بیوی کو اغوا کیا اس کے بعد اسے گولی مارنے کی بھی غلطی کی ہے۔۔اور میں امید کرتا ہوں آپ اپنے بیٹے کو تحفظ دینے کے بجائے مجھے وہ سب بتا دیں گے جو میں جاننا چاہتا ہوں" انزلہ کے ذکر پر اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار آئے۔

"میرا بیٹا ایسا کچھ نہیں کر سکتا ہاں اگر تمہاری بیوی اپنی مرضی۔۔۔" اس کا جملہ بیچ میں آدھا ادھورا رہ گیا تھا۔۔حارب شیر کی رفتار سے اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اس کے پاس پڑی کرسی کو لات مار کر سائیڈ پر کرتا اس کو گلے سے پکڑ گیا۔۔۔

"میں تمہاری عمر کا لحاظ کر رہا تھا مگر تم نے میری بیوی کو بیچ میں لا کر میری مردانگی کو چیلنج کیا ہے۔۔اور میں غیرت کے جنون میں بہن بیٹی کو قتل کرنے سے زیادہ اس کتے کو مارنے پر یقین رکھتا ہوں جو بھونکتا ہے۔۔پندرہ سیکنڈ دیتا ہوں۔۔پانچ اپنی بیوی کے اشاروں کو سمجھنے

کے۔۔پانچ سوچنے کے اور باقی کے پانچ سچ بولنے کے۔۔"اس نے جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑ دیا۔ان کی بیوی سامنے بیٹھی اسے تنبیہ کر رہی تھیں۔

"میں تمہیں وارن کر رہا ہوں اگر تم ابھی کے ابھی نہیں گئے تو میں تم پر میرے گھر میں گھس کر حملہ کرنے کا پرچہ کٹوا دوں گا۔۔"

"شوق سے کرو۔۔۔۔"حارب نے ساتھ ہی شیشے کے دروازے کی جانب اشارہ کیا، جس کے دوسری پار کھڑے شہیر نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔

"تم اچھا نہیں کر رہے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں مگر کیا آپ جانتے ہیں آپ کے بچے کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟"حارب نے کہتے ساتھ اس کے سامنے موبائل کی سکرین کر دی۔۔۔جہاں اس کی بیٹی کسی لڑکے کے ساتھ بے تکلف ہو رہی تھی۔۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔تمہیں کیا لگتا ہے تم کچھ بھی کہو گے اور میں مان لوں گا۔۔"

حارب نے ٹیبل پر سے رپورٹس اٹھا کر اس کے سامنے پھینکیں۔۔"پچھلے تین ماہ کی تمہاری بیٹی کی ہسٹری ہے اس میں۔۔کس کس ڈاکٹر کے پاس گئی ہے اور کس کس کے

ساتھ۔۔آخری بار تمہاری بیوی کے ساتھ گئی تھی۔۔کوئی سرجری کروائی تھی شاید جس کے بعد اسے تین دن کا بیڈ ریسٹ دیا گیا تھا۔۔کس چیز کی سرجری تھی وہ بھی بتا دیتا ہوں۔۔"

"کیا چاہتے ہو۔۔" وہ اس کی بات بیچ میں کاٹ کر فوراً بول اٹھے۔

"تمہارا بیٹا اس وقت جہاں ہے اس جگہ کا پتا۔۔"

"مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے۔۔وہ بتا کر نہیں جاتا۔۔"

"آپ بھی کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔" کہنے کے بعد اس نے سامنے پڑے ان کے فون کی طرف اشارہ کیا۔

"دیکھو میں تمہیں فارم ہاوس کا پتا دے دیتا ہوں۔۔اگر تو سچ میں تمہاری بیوی ادھر ہے تو اسے جا کر لے آؤ۔۔اس سے زیادہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔"

"آپ شاید کم سنتے ہیں۔۔۔مجھے اپنی بیوی نہیں تمہارا بیٹا چاہیے جس نے اس پر بری نگاہ ڈالی ہے۔۔۔" حارب نے اس کے سامنے اپنے ہاتھ لہرائے۔۔۔"یہ دیکھ رہے ہو۔۔۔؟ یہ میری بیوی کا خون ہے اور یہ ہاتھ تب تک نہیں دھلیں گے جب تک میں اس کا بدلہ نہیں لے لیتا اور یوں گھومنا کس قدر تکلیف دہ ہے۔۔۔"اس سے پہلے اس کی تکلیف اس پر حاوی

ہوتی وہ خود کو سنبھال گیا۔"ویسے آپ کی بیٹی نہیں دکھائی دے رہی۔۔کتنے بجے اس کی پارٹی ختم ہو گی۔۔"

"تم۔۔ تمہیں کیسے پتا وہ پارٹی میں ہے اس وقت۔۔۔"

"پارٹی۔۔۔؟میں نے تو نہیں کہا وہ پارٹی میں ہے۔۔۔"وہ ہنسا۔"آپ دیکھنا چاہیں گے وہ کدھر ہے۔۔؟"کہتے ساتھ اس نے اک بار پھر موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے اک نئ ویڈیو پلے کی۔۔۔اس کی بیٹی کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔ویڈیو ختم ہونے پر حارب نے موبائل اٹھالیا۔۔"ناؤ چوائس از یورز۔آنکھ کے بدلے آنکھ۔۔۔عزت کے بدلے عزت۔۔۔"وہ سامنے بیٹھا ان کی جانب دیکھتا پستول کو انگلی پر گھمانے لگا۔

"میری بیٹی نے تو ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

"میری بیوی نے بھی ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"اس نے پر یقین لہجے میں کہا۔

وہ جلدی میں کانپتے ہاتھوں کے ساتھ نمبر ملانے لگے تھے۔۔

"بیٹا کہاں ہو تم۔۔۔تمہاری بہن کو کسی نے اغوا کر لیا ہے۔۔۔"

حارب نے ان کے ہاتھ سے فون لے کر سپیکر پر ڈال دیا۔

"مگر کس نے ڈیڈ۔۔؟"

"میں نہیں جانتا بیٹا۔۔بس تم آجاؤ۔۔"

"میں آرہا ہوں ڈیڈ۔۔"

انہوں نے کال بند کر کے التجائی نظروں سے حارب کی جانب دیکھا۔۔بالکل ویسے جیسے ہر کوئی اپنی اولاد کی غلطیوں کو اس کا بچپنا سمجھ کر عقل کو قفل لگا لیتا ہے۔۔

"میرے بیٹے کو چھوڑ دو گے۔۔؟"وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوال کر رہے تھے جو یوں ہو گیا تھا جیسے سننے کی صلاحیت سے محروم ہو۔۔

"دیکھو میں تم سے اپنے بیٹے کی ہر غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔۔۔تم کہو گے تو وہ بھی معافی مانگ لے گا، تمہاری بیوی سے بھی معافی۔۔۔"

حارب نے انگشت شہادت کو اٹھایا"میری بیوی کے پاس تو اب اس کا سایہ بھی نہیں بھٹک سکے گا۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔۔۔ مگر تم اسے معاف کر دو۔۔۔ میرا ایک ہی بیٹا ہے اور میں اسے کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔"

حارب نے اس کا ہاتھ جھٹکتے مسکراہٹ اچھالی جو اس کی بے بسی پر مہر ثبت کر گئی۔ "میری بھی ایک ہی بیوی ہے اور میں بھی اسے کھونے کا تصور نہیں کر سکتا۔۔۔" کہنے کے بعد وہ بلا کا اعتماد لئے وہاں سے نکل آیا یوں جیسے اب تو وہ اس کو مل ہی جائے گی۔۔۔ یوں جیسے وہ کہیں کھوئی ہی نہیں تھی۔۔۔

"بابا۔۔۔" لاریب لقمان صاحب کے کمرے میں آئی۔ "آپ کو پتا ہے صبح سے قاسم بھائی غائب ہیں۔۔۔"

"ہاں میری جان، اسے آفس میں لیٹ سٹنگ کرنی پڑ رہی ہے۔۔۔" انہوں نے اپنے موبائل پر نگاہیں ٹکائے جواب دیا، جو کہ آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ وہ موبائل کے سامنے اپنے بچوں کو نظرانداز کرنے کے عادی نہیں تھے۔

"اوہ۔۔۔ویسے بابا آپ میرے بھائی سے بہت کام کرواتے ہیں۔۔۔"اس نے لقمان صاحب سے کہا اور واپس اپنے کمرے میں آگئی۔وہ الگ بات ہے یوں قاسم کی سائیڈ لینے پر انہیں بھی کچھ تشویش ہوئی تھی۔

"قاسم بھائی تو اس قدر کام نہیں کر سکتے۔۔۔"اس نے سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔"اور انزلہ باجی وہ بھی صبح سے غائب ہیں۔۔۔"وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ٹانگیں جھلانے لگی۔"حارب بھائی بھی فون نہیں اٹھا رہے،چچی بھی پریشان لگ رہی تھیں،آخر کچھ تو چل رہا ہے جو مجھے نہیں پتا۔۔۔"

ان پانچوں میں سے کوئی بدھو نہیں تھا پھر جانے کیوں وہ لاریب کو بدھو بنانے کا سوچ رہے تھے۔۔۔کسی خیال کے تحت اس نے فون اٹھا کر "ساتویں عجوبے"کا نمبر ملایا۔

وہ اس کی کال نہیں اٹھا رہا تھا،لاریب تنگ آکر وہاں سے اٹھی اپنے کمرے میں موجود جھولے پر آکر بیٹھ گئی اور پھر سے اسے کال ملانے لگی۔

"کب تک نہیں اٹھاؤ گے بچو۔۔۔"اس نے خود سے کہتے ہوئے پھر سے کال ملائی،قریباً چوتھی پانچویں بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔"اس کی مندی مندی سی آواز ابھری تھی۔

"تم کیا سو رہے ہو۔۔۔"

لاریب کی آواز سن کر اس نے تکیہ منہ سے اٹھاتے وقت دیکھا۔اسے حیرانی ہوئی۔"اب یہ مت کہنا تم نے رات کا ستاپیکج کروایا ہوا ہے۔۔۔"

"سنو۔۔۔"وہ اپنے انگوٹھے کا ناخن چبانے لگی۔

"ہمم۔۔۔"نینداس پر غلبہ پانے کو تھی۔

"دو باتیں مانو گے۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"

"ابھی کہ ابھی اٹھو اور ٹھنڈے پانی سے منہ دھو کر آؤ۔۔۔"

"واٹ۔۔۔"وہ چیخا۔

"اٹھ رہے ہو یاں نہیں۔۔۔؟"

"کس جنم کا بدلہ لے رہی ہو۔۔۔؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اسی جنم کا جس میں تم نے مجھ سے شادی کرنے کا سوچا۔۔۔"

"اب تم اسی خواہش کی سزا دے رہی ہو۔۔۔"وہ منمنایا۔

"یار میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے تم پھر دیکھ لو۔۔۔"لاریب نے کہہ کر ہاتھ جھاڑے۔

"اچھا جا رہا ہوں۔۔۔"وہ جوتا پہنتا واشروم میں آگیا۔"لیکن ٹھنڈے پانی سے میں ہرگز منہ نہیں دھونے والا۔۔۔"اس نے پانی سے اپنا منہ دھو کر ٹاول سے خشک کیا۔

"اب سونا نہیں، سیدھے بیٹھ کر میری بات سنو۔۔۔"لاریب کے کہنے پر اس نے تولیہ رکھتے اک گہری سانس لی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے تمہاری مدد چاہیے۔۔۔"اس نے بنا شرمندہ ہوئے اس سے مدد کیلئے یوں کہا جیسے اس پر ہی احسان کر رہی ہو۔

"رات کے اس پہر۔۔۔؟ دیکھو اگر تم مجھ سے یہ توقع کر رہی ہو کہ میں اس وقت کہیں سے بن کباب والا برگریاں گول گپے لے کر تمہارے گھر دے جاؤں تو معذرت رات کے اس پہر گھر سے نکلنے پر پابندی ہے۔۔۔"

"اگر مجھے چاہئے ہو گا تو تمہارے اچھے بھی دے کر جائیں گے۔۔۔"

"ہاں آخر میں محبت کروں اور تم سزا نہ دو ایسا ممکن ہے۔۔۔"اس نے بھی منہ بنایا۔

"یار تم نے خاموش رہنا نہیں سیکھا کیا۔۔۔؟ کس قدر بولتے ہو۔۔۔ تمہیں پتا ہے ہیر وزیادہ نہیں بولتے ہوتے، میں تمہیں اک دو ناول بتاؤں گی تم ضرور پڑھنا۔۔۔"وہ اس کی باتوں سے زچ ہو گئی۔"خیر اب سنو قاسم، حارب بھائی لوگ صبح سے غائب ہیں اور انزلہ باجی بھی۔۔۔"

"تو۔۔۔ہوں گے وہ کہیں اک ساتھ تمہیں کیا۔۔۔آخر ان تینوں کی بھی کوئی اپنی زندگی ہے۔۔۔"وہ پھر سے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا، لاریب نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو پر سکون رہنے کی تلقین کی۔

"نہیں ہم چاروں کی زندگی اک دوسرے کے بغیر نہیں ہوتی۔۔۔ مجھے لگتا ہے کوئی مسئلہ ہے، میری چھٹی حس کہہ رہی ہے یہ اجتماعی غائبانہ مستی یونہی نہیں۔۔۔"اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"پھر اسی چھٹی حس سے مسئلہ بھی پوچھ لو۔۔۔"وہ بیزار ہو گیا۔

"دیکھو۔۔۔تم حارب بھائی کو کال کر کے پوچھو۔۔۔ان سے کہنا تم صبح سے انزلہ باجی سے بات کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔"

"یار تم کیوں ان کے پیچھے پڑ گئی ہو۔۔۔"

"مجھے پتا ہے کچھ غلط ہوا ہے، انزلہ باجی کے ساتھ کچھ ہوا ہے۔۔۔" وہ پہلی بار اس قدر خوفزدہ ہوئی تھی۔

"اچھا میں کرتا ہوں پتا۔۔۔"

"مجھے بتانا مت بھولنا۔۔۔" لاریب نے آخر پر یاد کروایا۔

Clubb of Quality Content!

انزلہ کو آئی سی یو میں شفٹ کر دیا گیا تھا، اس وقت وہ ہوش و خرد سے بیگانہ لیٹی ہوئی تھی۔ قاسم اس سے تھوڑے سے ہی فاصلے پر پڑی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ نرس عین انزلہ کے بیڈ کے پاؤں والی سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے انزلہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر باہر آ گیا۔ بہت بار ہمیں لگتا ہے اگر ہم اپنے پیاروں کے پاس ہیں تو ہم انہیں خود میں بھینچ کر ہر نقصان سے بچا لیں گے مگر ہر بار ایسا نہیں ہوتا، اس خود اعتمادی کو، انسان میں پیدا ہوتی

اس خدائی صفت کے زعم کو توڑنے کیلئے قسمت ہمارے پیاروں کو ہمارے سامنے چھینتی ہے جہاں ہر غرور، ہر انا مر جاتی ہے اگر کچھ بچتا ہے تو بے بسی، تکلیف و رنج۔۔۔

وہ وہاں بینچ پر بیٹھا دیوار سے سر لگائے آنکھیں موند گیا، لمحہ بہ لمحہ اسے انزلہ کے ساتھ گزارے پل یاد آنے لگے تھے۔اس کے بابا نے کہا تھا اسے اپنی بہن کی حفاظت کرنی ہو گی اور آج وہ اپنے فرائض میں سے سب سے اہم فرض میں ناکام ہو گیا تھا۔"یہ کیسی زندگی ہے جس میں اتنی محنت کے بعد بھی آپ کی منشاء کے مطابق صلہ نہیں ملتا۔۔۔"

وہ یونہی زندگی کے نشیب و فراز پر غرق آلود ہو رہا تھا جب اسے اپنے پاس آہٹ محسوس ہوئی ، قاسم نے آنکھیں کھولتے ہوئے گردن گھما کر اپنی دائیں جانب دیکھا اور پھر حیرت کے تلے اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"ٹھیک ہو۔۔۔؟"وریشہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی۔

وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔"اتنی رات میں کیسے آئی ہو۔۔۔"

"بابا چھوڑ کر گئے ہیں۔۔۔"

"انکل کو کیوں پریشان کر دیا، صبح آجاتی۔۔۔"

"تم پریشان تھے، تمہیں اکیلا کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔"

وہ دھیما سا مسکرا دیا۔

"یہ سب کیسے ہوا ہے۔۔۔" وریشہ نے پریشانی سے پوچھا۔

"کیا یہ سوال کمپلسری ہے۔۔۔؟" اس نے مسکرا کر پوچھا، وہ کیسے انزلہ کی بات کسی اور کو بتا سکتا تھا۔ جبھی مذاق کا عنصر شامل کرتے ہوئے اس نے وریشہ سے کہا۔

"آؤٹ آف سلیبس ہو گیا ناں۔۔۔؟" وہ بھی دھیما سا مسکرا دی۔

"تھینک یو۔۔۔" قاسم نے کہا اور وہ سر ہلا کر قبول کر گئی۔

"تم نے کچھ کھایا۔۔۔؟" وریشہ کے پوچھنے پر اس کا دھیان فوراً حارب کی جانب گیا تھا، کھایا تو اس نے بھی کچھ نہیں ہو گا۔

"تم بیٹھو میں کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ پلیز ابھی نہیں، میرا دل نہیں ہے۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ شرارت سے مسکرائی "تمہیں کھانا کھلانا میری مجبوری ہے، کسی کا حکم ہے تمہارے ہوش ٹھکانے میں رہنے چاہیے۔۔۔" وریشہ کہہ کر آگے بڑھ گئی، وہ کچھ لمحے اس کی بات کو سوچتا رہا پھر اسے یاد آیا تھا اس نے تو وریشہ کو اس سب کے متعلق کچھ نہیں بتایا تھا اور اگلے ہی پل اسے سب سمجھ آگیا، ہو نا ہو یہ حارب کی ہی کارستانی تھی۔

"اک تو اس کو میرا باپ بننے کی بہت خواہش ہے۔۔۔" وہ واپس سے اپنا سر دیوار سے ٹیک گیا۔

کافی دیر ہو چکی تھی علی کی کوئی کال نہیں آئی تھی، لاریب نے بلآخر خود ہی اسے کال کرلی۔۔۔ دوسری جانب حارب سے بات کرنے پر اسے اندازہ ہو چکا تھا انہوں نے جان بوجھ کر لاریب سے بات چھپا رکھی ہے۔۔۔ اسے مسلسل لاریب کی کال آنے لگی، وہ یہ تو سمجھ چکا تھا وہ جانے بغیر جان نہیں چھوڑنے والی۔

"ہیلو۔۔۔ تمہیں اک کام کہا تھا۔۔۔" اس نے بنا علیک سلیک کے کہا۔

"اوہ ہاں میں بھول گیا تھا۔۔۔" علی کو یہی بہانہ سجھائی دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔آج تم اتنا سا کام بھول گئے ہو کل کو شادی کر کے بھول گئے تو۔۔۔؟"

لاریب اس پر بھڑک اٹھی۔"اب چھوٹے میری طرف سے ہمیشہ کیلئے ٹاٹا بائے بائے۔۔۔"

وہ فون رکھنے کو ہی تھی۔

"لاریب سنو۔۔۔"وہ فوراً سے بول اٹھا۔"میں تمہارے گھر کے باہر ہوں کیا تم آسکتی ہو۔۔۔؟"

"بیٹا تم ڈیڈ سے بھی ٹاٹا بائے بائے کروا کر رہو گے۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر ایسے تو میں نہیں بتا رہا۔۔۔"

لاریب کچھ پل کو رکی۔"کیا سیریئس بات ہے۔۔۔؟"وہ خاموش رہا۔۔۔لاریب کی دھڑکن تیز ہوئی۔"اچھا میں آرہی ہوں۔۔۔"

وہ اپنے اوپر چادر لیتی گھر سے نکل آئی،اندر کہیں ناں کہیں جوتے پڑنے کا بھی ڈر تھا مگر انزلہ ان سب سے اہم تھی۔۔۔وہ سامنے ہی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔"لاریب نے پھولی سانس کے ساتھ پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دیکھو اب سب ٹھیک ہے۔۔۔" علی نے ہاتھ اٹھا کر اسے تسلی دینی چاہی۔

"اب تم مجھے ڈرا رہے ہو۔۔۔" وہ رونے والی ہو گئی۔

"اچھا، انزلہ باجی ہسپتال میں داخل ہیں۔۔۔ان کا زرا سا پاؤں پھسل گیا تھا بس۔۔۔" لاریب کو جانے کیوں اس کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔" اس نے سوال سے زیادہ اسے بتانے والے انداز میں کہا۔

"میں کیوں جھوٹ بولنے لگا۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر تم مجھے ابھی کے ابھی ہسپتال لے کر چلو۔۔۔"

"پاگل واگل ہو۔۔۔خود تو جوتے کھاؤ گی مجھے بھی اپنے ابا سے پڑواؤ گی۔۔۔" وہ بگڑ گیا، مدد تک تو ٹھیک تھا مگر آدھی رات کو اسے یوں لے کر نکلنا قطعی غیر مناسب تھا۔

"چلو ٹھیک ہے تم صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔" وہ واپسی کی جانب بڑھی۔ "میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاتی ہوں، اسے تو جوتے کھانے کا ڈر نہیں ہو گا ناں۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی بھاگ کر اس کے سامنے آیا "پاگل ہو۔۔۔؟" اتنی رات کو ڈرائیور کے ساتھ جاؤ گی۔۔۔؟"

لاریب خاموش کھڑی رہی۔ "تم کتنی بڑی بلیک میلر ہو۔۔۔" اس نے تاسف سے کہا تھا اور پھر گاڑی کی جانب چل دیا، وہ بھی اس کے پیچھے بڑھی جب وہ فوراً رک کر اس کی جانب گھوما۔

"اپنے گھر میں کسی کو بتایا ہے کے تم میرے ساتھ جا رہی ہو۔۔۔؟" اس نے کڑی نگاہوں سے دیکھا، وہ بیچارہ سا منہ بنا گئی۔

"چلو شاباش پہلے کسی کو بتا کر آؤ کہ تم میرے ساتھ جا رہی ہو۔۔۔" علی نے بنا کسی لحاظ کے گردن کو جنبش دیتے سیدھا سیدھا کہا تھا۔ لاریب اپنی نشست کی جانب بڑھ گئی۔

"مجھے تمہاری محبت کا بخار نہیں چڑھا جو گھر میں بغیر بتائے تمہارے ساتھ گھومتی پھروں۔۔۔ بتا کر ہی آئی ہوں۔۔۔" اس نے دروازہ ٹھک سے بند کیا۔ علی بھی اپنی نشست سنبھالتا گاڑی سڑک پر ڈال گیا۔

"کس کو بتا کر آئی ہو۔۔۔" وہ اب سرسری سی باتیں کرنے لگا تھا۔

"تمہیں ہمارے گھر میں جانتا ہی کون ہے۔۔۔ چچی ہی جانتی ہیں، انہیں ہی بتا کر آئی ہوں اور ڈیڈ کو میسج کر دوں گی۔"

"کوئی بات نہیں انشاءاللہ بہت جلد جان جائیں گے۔۔۔" اس نے اعتماد سے کہا۔ کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے جب وہ پھر سے بولی۔

"تم سچ کہہ رہے ہو ناں انزلہ باجی کا صرف پاؤں پھسلا ہے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ اور اب مجھ سے کوئی اور سوال مت کرنا۔۔۔" علی اسے خاموش کروا گیا، وہ خود بھی ڈرا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وریشہ نے اسے کچھ ہلکا پھلکا کھلا دیا تھا، وہ ہر تھوڑی دیر بعد انزلہ کو جا کر دیکھ آتا تھا۔ انتظار کی سولی پر لٹکنا کیسا ہوتا ہے اسے اس وقت محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے موبائل پر بیپ ہوا، وہ جانتا تھا حارب ہی ہو گا۔

"ہیلو۔۔۔ ہاں کچھ پتا چلا۔۔۔" قاسم نے فوراً کال اٹھاتے پوچھا، سامنے سے اس نے کچھ کہا اور وہ سمجھتے ہوئے سر ہلا گیا۔

"تم کچھ کھا لینا میں نہیں چاہتا یہاں میری بہن بستر سے اٹھے اور ادھر میرا بہنوئی لیٹم لیٹ ہو جائے۔۔۔" قاسم کی تاکید سن کر پاس بیٹھی وریشہ بے ساختہ ہی ہنس دی، ان سب کا خیال رکھنے کا انداز کافی منفرد تھا۔

"اچھا، تم زرا اپنے حواس میں رہنا۔۔۔" حارب نے کہنے کے بعد وقفہ کیا "انزلہ اب کیسی ہے۔۔۔؟"

"تمہارے یوں ہر بیس منٹ کے بعد کال کرنے سے وہ اٹھ کر چلنا شروع نہیں کر دے گی۔۔۔اسے اصلی گولی لگی ہے، چھروں والی بندوق کی نہیں۔۔۔" قاسم نے حارب کو ڈپٹ دیا، وہ جانے ان چار گھنٹوں میں کتنی ہی بار کال کر چکا تھا اور وہ اسے بار بار اک ہی جواب دے کر تھک چکا تھا۔ دوسری جانب سے وہ کال کاٹ گیا۔

"قاسم بھائی۔۔۔۔" اپنے نام کی پکار پر اک لڑکی چادر میں لپٹی اسے اپنی جانب بھاگ کر آتی دکھائی دی، وہ بمشکل چادر کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ قاسم اور وریشہ دونوں ہی حیران ہوتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس نے قاسم کے پاس پہنچ کر فوراً سے

چادر اتار کر اک لمبا سا سکون کا سانس لیا اور دوسری جانب اس شکل کو دیکھ کر قاسم بھی پہلے کچھ آرام دہ اور پھر سمجھ آنے پر سیدھا شاک میں گیا تھا۔

"تم کس کے ساتھ آئی ہو۔۔۔؟" اس کا چہرہ تن گیا۔ لاریب نے اپنے پیچھے آتے علی کی جانب اشارہ کر دیا۔ وہ ابھی تک اسے گھور رہا تھا۔ "فکر نہیں کریں انزلہ باجی کے بھائی ہیں۔۔۔" لاریب نے اس کی تسلی کروائی۔ پاس آ کر علی نے اس سے مصافحہ کیا اور وہ بھی اسے پہچان گیا مگر اس وقت اپنی بہن کا کسی کے ساتھ آنا، وہ ابھی کیلئے اس بات کو جھٹک گیا۔

"انزلہ باجی کدھر ہیں۔۔۔؟" اس نے قاسم کو دیکھا۔

"وہ سو رہی ہے۔۔۔" اس نے جھوٹ بولا بالکل لقمان صاحب کی طرح نظریں چرا کر۔

"اچھا مجھے انہیں دیکھنا ہے۔۔۔"

"نہیں وہ اٹھ جائے گی۔۔۔ اب آ گئی ہو تو چلو شاباش ادھر بیٹھ جاؤ۔۔۔" قاسم نے اسے اپنے پاس بیٹھا لیا۔

"آپ کو لگتا ہے میں کمزور ہوں۔۔۔ انہیں دیکھ کر پریشان ہو جاؤں گی۔۔۔" اس کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔۔۔ "میں انزلہ باجی کی بہن ہوں اور بہت مضبوط ہوں۔۔۔" اس نے بھیگی

آنکھوں سے گردن اٹھا کر کہا۔ قاسم کو اس میں انزلہ کی جھلک نظر آئی تھی، وہ بھی یونہی گردن اٹھایا کرتی تھی۔ وہ لاریب کو اپنے ساتھ لگا گیا۔ اس کی آنکھوں میں مجمع پانی خود بخود بہہ گیا۔

"پلیز دکھا دیں ناں۔۔۔ پکا نہیں روؤں گی۔۔۔" وہ اس کے ساتھ لپٹی روتے ہوئے نہ رونے کا عہد کرتے ضد کرنے لگی۔

"صبح تک انتظار کرلو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ بھائی پلیز۔۔۔ میں یوں زیادہ پریشان ہو جاؤں گی۔۔۔ وعدہ نہیں روؤں گی۔۔۔" اس نے قاسم سے دور ہوتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیئے۔

"ٹھیک ہے صرف پانچ منٹ۔۔۔" قاسم نے اس سے تسلی کرنی چاہی۔ وہ سرعت سے سر ہلا گئی۔

"مجھے بھی دیکھنا ہے۔۔۔" علی نے بھی فوراً کہا تھا۔ قاسم سر ہلاتا لاریب کا ہاتھ تھامتا کمرے کی جانب چلا آیا۔ کمرے میں آکر بھی اس نے لاریب کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا، ہر بڑھتے قدم کے ساتھ لاریب کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی قاسم اس کی ہتھیلی کا ٹھنڈا ہونا محسوس کر سکتا

تھا۔وہ انزلہ کے پاس پہنچ کر اسے دیکھنے لگی،وہ ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہتی تھی مگر وہ نہیں کر پائی۔اس کی آنکھیں وحشت ذدہ ہو گئیں،انزلہ کے پاؤں پر چوٹ نہیں آئی تھی، جیسے اس کا وجود مشینوں میں جکڑا ہوا تھا،اس کے پیٹ پر لگے کپڑے کا جو رنگ تھا۔۔۔وہ کوئی اور داستان ہی سنا رہا تھا۔

"لاریب چلو۔۔۔" قاسم نے اس کی ہتھیلی کا یخ بستہ ہونا محسوس کرتے فوراً سے کہا۔وہ وہاں سے زرا برابر بھی نہیں ہلی۔۔۔وہ یک ٹک انزلہ کے وجود کو دیکھتی جا رہی تھی۔قاسم اسے زبردستی کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لئے چل دیا،وہ کچھ قدم اس کے ساتھ چلتی رہی اور پھر جب قاسم کو مدافعت محسوس ہوئی،اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا وہ زمین پر ڈھیر ہو چکی تھی۔علی اور نرس دونوں اک ساتھ اس کی جانب بھاگے تھے، قاسم نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔

"تم پلیز یہیں انزلہ کے پاس رکو۔۔۔" قاسم نے علی سے کہا،کچھ دیر پہلے انزلہ کے پاس بیٹھی نرس اس کے آگے تیزی سے چلتے ہوئے اس کی رہنمائی کرتی جا رہی تھی اور وہ اپنی بہن کا وجود اٹھائے اس کے پیچھے بھاگتا جا رہا تھا۔اک جانب وہ پریشان تھا اور دوسری جانب اس کا

دل کر رہا تھا اسے تھپڑ مار مار کر ہوش میں لائے جو کچھ دیر پہلے مضبوطی کے اتنے بڑے دعوے کر رہی تھی۔

کہیں دور سے صبح کی نوید سنائی پڑنے لگی تھی۔وہ اس وقت گاڑی کا دروازہ کھولے اک پاؤں گاڑی میں دھرے اور دوسرا پاؤں زمین پر رکھے گاڑی میں بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔۔۔شہیر کو وہ اندر ان کی نگرانی کیلئے چھوڑ آیا تھا۔۔وہ اس وقت انزلہ کے پاس ہونا چاہتا تھا،اس کا ہاتھ تھام کر اس کے زندہ ہونے کا یقین کرنا چاہتا تھا مگر قسمت نے اس کے ذمے کچھ اور کام لگا دئے تھے۔۔۔

Clubb of Quality Content

وہ گھر سے اک کونے پر اپنی گاڑی کھڑے کئے ہوئے تھا جہاں سے روحیل اسے نہ دیکھ پاتا،روحیل نے بھی گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے غالباً یہی سمجھا تھا کہ یہ پولیس اس کے باپ نے اس کی بہن کی خاطر بلائی ہے،وہ فوراً سے گاڑی سے اترتا اپنے گھر کی جانب بھاگا۔وہ ڈر کے مارے روپوش ہونے کیلئے دوسرے صوبے کا رخ کر گیا تھا اور اس کے انتظار میں وہ لوگ قریباً پچھلے چھ گھنٹے سے وہاں اس کا انتظار کر رہے تھے۔

حارب بیک ویو مرر سے اسے آتا دیکھ چکا تھا، وہ گاڑی سے نکل کر باہر آگیا۔ کچھ ہی لمحوں بعد شہیر اسے ہتھ کڑی لگائے پکڑے ہوئے باہر آیا، اس کے پیچھے اس کے ماں باپ بھی نکلے تھے۔

"میں نے کہا تھا ناں میں اپنی بیوی کو تکلیف دینے والے کو قبر سے بھی نکال لاؤں گا۔۔"

حارب دیوار سے ٹیک چھوڑتا اس کے پاس چلا آیا۔ وہ اس کو مارنے کیلئے آگے بڑھا اور پھر اگلے ہی لمحے رک گیا۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا، قاسم نے صحیح کہا تھا اسے ہاتھ دھو لینے چاہیے تھے۔ حارب نے اپنے ہاتھوں سے نظریں ہٹا کر ضبط سے سامنے کھڑے روحیل کی جانب دیکھا، ضبط سے اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔

"کیا ہوا انزلہ کے بعد تم ہاتھ اٹھانا بھی بھول گئے ہو۔۔۔؟" روحیل نے اسے طیش دلانا چاہا۔

حارب نے اپنے خون لگے ہوئے ہاتھ اس کے سامنے کئے۔ "میرے ہاتھوں پر لگا میری بیوی کا خون بھی تمہارے وجود سے زیادہ پاک ہے بالکل ویسے جیسے خود میری بیوی پاک ہے۔۔۔" حارب نے اپنے خون لگے ہوئے ہاتھ اس کے سامنے لہرائے۔

Clubb of Quality Content

"تم نے کہا تھاناں جو میں نہیں سنبھالوں گا اسے تم سنبھال لو گے۔۔۔" حارب نے شہیر کی جانب دیکھا۔ "چلو پھر دکھاؤ مجھے آیا تم سنبھال پاؤ گے بھی یاں نہیں۔۔۔"

شہیر نے ہتھ گڑی سے کھینچ کر اسے اپنے پاس کرتے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائے اس کے منہ پر وار کیا، وہ سیدھا زمین پر جا گرا۔ نیچے پڑے پتھر پر اس کا گال لگا اور اس میں سے خون ابل پڑا تھا۔

"تم جانتے ہو ہم اپنی بہن، بہو، بیٹیوں پر بری نظر ڈالنے والوں کو قطعی معاف نہیں کرتے۔۔۔"

"تم ایسے کیسے میرے بیٹے کو مار سکتے ہو۔۔۔"

"فکر نہیں کریں میں آپ پر بھی مجرم کی سہولت کاری کرنے کا پرچہ کرواؤں گا۔۔۔ آپ کی نسلیں یاد رکھیں گی انہوں نے حارب ہمدانی کی بیوی کو زک پہنچائی تھی۔۔۔" حارب ان سے کہتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا، شہیر اپنی ٹیم کو پیچھے آنے کا کہتا ہوا خود بھی حارب کی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔

اگلی صبح انزلہ کو ہوش آچکا تھا اور اسے روم میں بھی شفٹ کیا جا چکا تھا۔ڈاکٹر نے زیادہ بولنے سے اسے خاص کر تنبیہ کی تھی مگر ہر دیسی فیملی کی طرح ڈاکٹر کی ہر طرح کی نصیحت کو بالائے طاق رکھے سبھی اس کے سر پہنچ چکے تھے۔اس نے آنکھیں کھولنے کے کچھ ہی لمحوں بعد بہت سے لوگوں کو اپنے سامنے پایا۔کوئی اس کا ماتھا چوم رہا تھا اور کوئی اس کے ہاتھ۔

"مجھے معاف کردو۔۔۔" قاسم نے اس کے سر کا بوسہ لیا۔انزلہ نے اسے خفگی سے دیکھا ۔لاریب جو انزلہ سے لپٹی بیٹھی تھی وہ اس کی سرگوشی بخوبی سن چکی تھی۔

"کس بات کیلئے معاف کرنا ہے۔۔۔؟"

"اسی بات کیلئے کہ میں تمہیں یہاں لے کر آیا اور میڈم مریض کے اوپر ہی دھڑام ہو گئی۔۔۔"

وہاں بیٹھے سبھی لوگ ہنس دیے۔کچھ لمحے ان سب کی یہی مستی چلتی رہی پھر سب کے ساتھ قاسم نے لاریب کے بھی آگے ہاتھ جوڑ کر اسے واپس بھیج دیا تھا۔۔۔وہ اب اور اس کو نہیں سنبھال سکتا تھا۔۔۔ان سب کے جاتے ہی وہ انزلہ کے بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا،اور ٹانگیں لمبی کیئے پاؤں اس کے بیڈ پر ٹکاتا سیب کو اچکنے لگا۔انزلہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"حارب کدھر ہے۔۔۔؟" قاسم نے اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے پوچھا۔انزلہ نے پلکیں جھپکیں۔

"شرم نہیں آتی بھائی سے ایسی باتیں پوچھتی ہو۔۔۔"اس نے ڈپٹا اور اگلے ہی پل اس کے چہرے پر ابھرتی خفگی دیکھ کر ہنس دیا۔

"وہ رات میں گھر چلا گیا تھا، پھر پتا نہیں آیا کیوں نہیں۔۔۔" قاسم نے سنجیدگی سے کہا، انزلہ نے اسے آہستہ سے اپنی انگلی ہلا کر اپنے پاس آنے کو کہا تھا، اس نے انزلہ کے پاس اپنا کان کیا۔

"تم کس قدر جھوٹ بولتے ہو۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی وہ کھلکھلا کر ہنس اٹھا۔

"اب تم سو جاؤ۔۔۔شام میں میں نہیں تمہارا شوہر رکے گا تمہارے پاس اور پھر وہ کھائے گا تمہارا دماغ۔۔۔" قاسم نے شرارت سے انزلہ سے کہا۔"بے فکر رہو ٹھیک ہے میرا بہنوئی۔۔۔" قاسم نے بلآخر اس کے سوال کا جواب دے ہی دیا۔انزلہ کے چہرے پر پھیلتی مسکراہٹ پر اس نے فوراً سے اپنی جیب سے ہزار کا نوٹ نکالا تھا اور کمرے سے باہر صفائی

کرتے اک بھائی کو دے دیا۔ وہ آنکھیں بند کر چکی تھی اور قاسم بھی آواز بند کرتے ہوئے کمرے میں موجود سکرین پر موی لگا گیا، اب وہ ٹھیک تھی پھر تفریح تو بنتی تھی۔

روحیل کے خلاف پرچہ کٹ چکا تھا اور پولیس اس کو عدالت میں پیش کر کے ریمانڈ بھی لے چکی تھی۔ قاسم اسے انزلہ کے ہوش میں آجانے کا بتا چکا تھا اور پھر حارب اسے ہر تھوڑی دیر بعد فون کر کے اس کی بابت پوچھتا رہا تھا۔ اس کی حالت سنبھل چکی تھی اور وہ اب پہلے سے بہتر تھی۔ حارب کا پولیس سٹیشن سے نکلتے ہی انزلہ کے پاس جانے کا ارادہ تھا مگر اس سے پہلے اس کے ایجنٹ کی کال آگئی۔ آج پلاٹ بیچنے کی ڈیل پر سائن ہونے تھے، وہ نوٹس آنے سے پہلے پیسوں کا انتظام کر لینا چاہتا تھا۔ وہ سیدھا پراپرٹی ایجنٹ کے دفتر آگیا۔

"سر یہ۔۔۔؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے حارب کی جانب دیکھا، جس کی شرٹ اور ہاتھوں پر خون لگا ہوا تھا۔

"باس دو ہی آپشن ہیں یاں یوں سائن کروالیں یاں شرٹ اتروا کر۔۔۔" اس نے آنکھوں پر شیڈ پہن رکھے تھے، ایجنٹ اس کی آنکھوں کے تاثرات نہیں دیکھ پایا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔" ایجنٹ نے اس کی بات پر گڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اسے لئے اپنے آفس آگیا جہاں پارٹی پہلے ہی اس کے انتظار میں تھی۔ حارب نے مسکراتے ہوئے سر کو جنبش دے کر انہیں سلام کیا۔ سامنے والی پارٹی اس کے کپڑوں اور منہ پر لگا خون دیکھ کر کچھ پریشان سی ہوئی، ایجنٹ فوراً سے ان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"مبارک دیں ان کو ماشاءاللہ اپنی بیوی کے ساتھ مل کر اپنا گھر بنا رہے ہیں، ابھی بھی پینٹ کر رہے تھے میں نے بلایا تو یونہی چلے آئے۔۔۔" ایجنٹ نے اپنی ڈیل خطرے میں پڑتی دیکھ کر فوراً کہا۔

"کافی یونیک شیڈ ہے آپ کے پینٹ کا۔۔۔"

حارب مسکرادیا اور پھر بلآخر یہ مرحلہ بھی طے پا گیا۔

وہاں سے فارغ ہوتے ہوئے اب اس کا رخ ہسپتال کی جانب تھا، اتنے تناؤ کے بعد اب آسودگی مقدر بنتی نظر آرہی تھی۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انزلہ اٹھ گئی تو وہ اک بار پھر سے اس کے سر ہو لیا، وہ بیڈ پر لیٹی اسے سن رہی تھی اور وہ مسلسل اس سے باتیں کر رہا تھا۔ یوں جیسے اس ڈیڑھ دن میں جانے ان کی زندگیوں میں کیا ہی ایسا ہو گیا ہو جو انزلہ نہ دیکھ پائی ہو۔۔۔

"سنو۔۔۔" اس نے چپس کا ٹکڑا منہ میں رکھا۔ "یہ علی کیسا ہے۔۔۔؟"

"اچھا ہے۔۔۔"

"اعتبار کے لائق ہے۔۔۔؟"

"اب مجھے کیا پتا تم کس طرح کے اعتبار کی بات کر رہے ہو۔۔۔" وہ زچ ہو گئی۔

"کل آدھی رات کو لیبی اس کی خدمات لے کر ہسپتال پہنچی تھی۔۔۔" اس کی بات سن کر انزلہ کے چہرے پر بھی فکر کے آثار نمایاں ہوئے۔

"تمہیں دیکھ کر اس کی عقل جاتی رہتی ہے۔۔۔" اس نے چپس کا خالی پیکٹ ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔ "سوچ رہا ہوں تمہاری رخصتی کے ساتھ ہی اس کا نکاح بھی پڑھوا دوں، یوں تو اسے قابو کرنا مشکل ہے۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں وہ تمہارے کہنے کا ہی تو انتظار کر رہی ہے۔۔۔" اس نے طنز کیا۔ نرس اندر آئی تو وہ جواب دینے سے رک گئی۔ وہ انزلہ کو دیکھنے لگی تھی۔

"آپ کو کچھ چاہیے۔۔۔؟"

"اس کو کوئی خاموشی کا انجیکشن لگ سکتا تو بڑا اچھا ہو جاتا۔۔۔" انزلہ نے قاسم کی جانب اشارہ کیا۔

"سر اگر پیشنٹ تنگ ہو رہی ہیں تو آپ برائے مہربانی میرے ساتھ باہر آجائیں۔۔۔"

"اوہ بھائی۔۔۔" وہ یک دم بولا۔ "میرا مطلب اوہ بہن یہ میری چڈی بڈی فرینڈ ہے، ایویں اور ہو رہی ہے۔۔۔" قاسم کی بات پر نرس نے انزلہ کی جانب دیکھا وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئی۔ نرس کے جاتے ہی وہ بھی باہر کی جانب بڑھا۔

"کدھر۔۔۔؟" انزلہ کے پوچھنے پر وہ رک کر پلٹا اور پھر اس کی جانب مسکراہٹ اچھالی۔

"میرے سنیکس ختم ہو گئے ہیں، میں بس ابھی لے کر آیا۔۔۔"

انزلہ نے اسے تاسف سے دیکھا، وہ ڈھٹائی سے مسکرا کر باہر نکل گیا۔اس کے جاتے ہی انزلہ نے بھی آنکھیں بند کرلی تھیں۔

حیران کن طور پر جیسے جیسے اس کے قدم کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے اک عجیب سا احساس اسے اپنے گھیرے میں لے رہا تھا، کبھی اس کا دل بادصبا کے سنگ جھومنے لگتا اور کبھی جھکڑوں کے زیرعتاب آنے لگتا۔شاید وہ اس کو یوں ہسپتال کے بیڈ پر لیٹے دیکھنے کے سبب خوفزدہ ہورہا تھا۔ہسپتال میں ہر شخص اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا،جو اس کا حلیہ تھا اس کے بعد یوں حیرت انگیز ہونا جائز بھی تھا۔سفید رنگ کی ڈھیلی شرٹ جو جگہ جگہ سے خون آلود تھی، بازو جو کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک مڑے ہوئے تھے ان پر بھی خون لگا ہوا تھا اور اس کا چہرہ اس پر ابھی تک مٹے مٹے سے اس کی انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔اور وجود وہ تھکاوٹ کی اک الگ داستان لئے ہوئے تھا۔۔۔

دروازے کے باہر پہنچ کر وہ اک پل کو رکا، جانے وہ اس وقت کس حالت میں ہوگی، یہ خیال ہی اس کی روح فنا کرنے کیلئے کافی تھا۔اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے اک گہری

سانس لی اور پھر اپنا ہاتھ دروازے کی ناب کی جانب بڑھایا۔اس کے بے آرام ہو جانے کے ڈر سے وہ بہت احتیاط سے دروازہ کھول کر اندر آیا تھا،وہ سامنے بیڈ پر آنکھیں مُوندے ہوئے تھی۔اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نہیں تھے اس کے باوجود بھی اس کے چہرے کی چمک آج ویسی معلوم نہیں ہو رہی تھی۔اس کا چہرہ مرجھایا ہوا نہیں تھا مگر تروتازہ بھی تو محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔کمرے کی خاموشی میں سٹینڈ پر لٹکتی ڈرپ میں سے گرتا قطرہ بہت مدھم سی آواز پیدا کر رہا تھا اور اس پر یہ آواز ذرا برابر اثر نہیں کر رہی تھی۔

حارب نے اس کے آرام کی خاطر مڑ کر بہت احتیاط سے دروازہ بند کیا اور پھر واپس سے پلٹنے کی کی۔۔۔۔۔پلٹتے ساتھ ہی بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔اسے محسوس ہوا جیسے اس کی ساری تھکاوٹ کہیں دور جا سوئی ہو۔۔۔گویا وہ اس کی خوشبو سے ہی اس کی موجودگی کو پہچان چکی تھی جبھی تو فوراً سے آنکھیں کھول گئی اور اب دھیمی سی مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔کس قدر اس کے آنے کا انتظار کیا تھا۔

وہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آگیا اور جذباتیت میں اس کے چہرے کو تھامنے کیلئے ہاتھ بڑھائے،اس سے پہلے وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو تھامتا وہ رک گیا۔اس کے ہاتھ

صاف نہیں تھے۔ انزلہ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی، حارب نے اس کی جانب دیکھا اور پھر گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے اس نے کندھے اچکا کر اپنے ہاتھ اس کے سامنے کئے۔ انزلہ نے بیچارگی سے منہ بنا دیا، دونوں کے ننھے ننھے نین کٹورے آج خوشی سے چمک رہے تھے۔ حارب اپنے ہاتھ پیچھے باندھتا جھکا تھا اور اس کے ماتھے کا بوسہ لیتے اس نے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیک دیا۔ یہ قربت اک طویل مسافت کا ثمر تھی۔ اس کی آنکھوں سے اک آنسو آزاد ہو کر انزلہ کی پلکوں میں جذب ہوا۔

"میں نے اپنے ساتھ ساتھ آپ کو بھی تھکا دیا ناں۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں کی جانب دیکھتے ہوئے بولی جو اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹیکے آنکھیں بند کئے ہوئے اس کے لوٹ آنے کا یقین کر رہا تھا۔

"تمہارا ساتھ تھکاتا نہیں ہے۔۔۔" وہ ویسے ہی بولا تھا پھر اس نے آنکھیں کھول کر انزلہ کی آنکھوں میں جھانکا جن میں ویسی ہی چمک تھی جسے وہ کب سے دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ "الحمدللہ تم ٹھیک ہو۔۔۔" وہ کہتے ہوئے پیچھے ہو گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں آنکھیں کھلتے ساتھ ہی سب سے پہلے آپ کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔" یہ شکوہ نہیں تھا اقرار تھا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا آنکھیں کھولتے ساتھ سب سے پہلے تم میرا چہرہ دیکھو۔۔۔" وہ بھی اس کی محبت پر ایمان لے آیا۔

وہ دونوں آج چہرے پر مسکان سجائے بس اک دوسرے کو تکتے چلے جا رہے تھے۔ "آپ ابھی تک اس حالت میں گھوم رہے ہیں، ہاتھ بھی نہیں دھوئے۔۔۔"

"تمہارے خون کا قرض نہیں چکایا تھا ناں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا، انزلہ کو وہ خود سے زیادہ پیارا لگ رہا تھا۔ وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھے کھڑا بس مسکرا رہا تھا، آج یہ مسکان اس کا حق تھی۔ وہ اک لمحے کو بھی اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹانے کا روادار نہیں تھا، کہیں نا کہیں وہ ابھی تک بے یقین تھا۔

"اوہو۔۔۔ بہنوئی صاحب۔۔۔" قاسم حارب کو سامنے دیکھ کر ہشاش بشاش لہجے میں بولا اور پاؤں سے اس نے دروازہ بند کرنے کے بعد ہاتھ میں پکڑی چیزیں میز پر رکھ دیں۔

"شرم کرو یہاں تمہارا ولیمہ نہیں چل رہا، تمہاری بہن ہسپتال میں داخل ہے
۔۔۔" حارب نے قدرے ناراضگی سے کہا۔

"تم یہ چھوڑو، یہ بتاؤ ہوگئی تمہاری نیند پوری۔۔۔" اس کے چہرے پر کمینی سی مسکراہٹ
ناچی۔

حارب نے آگے بڑھ کر اس کے سر کی پچھلی جانب ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود کے ساتھ لگا
لیا، جیسے بھی رو دھو کر دونوں نے یہ وقت بھی گزار ہی لیا تھا۔ "ہاں ہوگئی اور بہت خوب
پوری ہوئی" اس نے آہستگی سے کہا۔

قاسم نے ہینڈ بیگ سے کپڑے نکال کر اس کی جانب بڑھائے۔ "میں جانتا ہوں آپ موقع
کی مناسبت سے لباس پہننا پسند کرتے ہیں مگر معاف کیجئے گا بیوی کے بیمار ہونے کی مناسبت
سے مجھے کوئی لباس ملا نہیں۔۔۔"

وہ قاسم کے چوٹ کرنے پر ہنس دیا اور پھر غیر محسوس سے انداز میں دونوں قریب آئے
تھے، حارب نے اپنا پستول اسے پکڑا دیا اور کپڑے لے کر واشروم کی جانب بڑھ گیا۔

وہ جیسے ہی مڑا انزلہ مسکین صورت بنائے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ "قاسم۔۔۔"

"ہر گز نہیں۔۔۔"وہ جان گیا تھا وہ سب دیکھ چکی ہے۔

"مجھے بھولا نہیں ہے تم نے مجھے اپنی بائیک بھی نہیں چلانے دی۔۔۔"

"اور اب یہ بھی نہیں دوں گا، ویسے بھی تمہارا شوہر آگیا ہے ناں اب اسے کہنا۔۔۔"

"اسے کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ اترا کر کہتی اس سے رخ پھیر گئی۔ قاسم بھی اپنی پینٹ میں پستول اڑستا اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

قریباً دس منٹ کے بعد حارب بھی شاور لے کر آچکا تھا، وہ کافی حد تک فریش لگ رہا تھا مگر چہرے پر اک تھکن تھی۔ وہ جھک کر قاسم کے پاس پڑے ہینڈ بیگ میں اپنے کپڑے رکھنے لگا۔

"سبحان اللہ۔۔۔ یہاں بیوی ہسپتال کے بستر پر پڑی ہے اور شوہر کو خود کو سنوارنے سے ہی فرصت نہیں، ویسے بھی یہ واشروم خاندان کے نہانے دھونے کیلیئے نہیں مریض کیلیئے ہوتا ہے۔۔۔"

"یہ جو تمہاری اتنی زبان چل رہی ہے ابھی تمہاری نزاکت کے قصے انزلہ کو بتاؤں ناں تو وہ ڈس اون کر دے گی۔۔۔"

Clubb of Quality Content

"تم کیا میرے قصے بتاؤ گے میں تمہارے قصے پہلے ہی بتا چکا ہوں۔۔۔کیسے ہسپتال کی زمین پر لیٹ لیٹ کر رو رہے تھے۔۔۔"اس نے بات کو بڑھاوا دیا۔

"ہاں تو جن سے محبت کرتے ہیں انہیں خود کیلئے آپ کی محبت کی انتہا پتا ہونی چاہیے۔۔۔"وہ بنا شرمندہ ہوئے بولا۔

"کتنے بے شرم انسان ہو۔۔۔"قاسم کو افسوس ہوا۔"تم چاہو تو گھر جا کر آرام کر لو۔۔۔"

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"اس نے صاف انکار کر دیا۔

"چلو میں نکلتا ہوں پھر۔۔۔"اس نے انزلہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔"تمہیں شیرنی کہا ہے اب بستر پر پڑے رہ کر ناک نہ کٹوا دینا۔۔۔"وہ تینوں ہنس دئے اور پھر قاسم اپنا سامان اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔

حارب بھی اس کے پاس چلا آیا تھا اور اس نے عقیدت سے اپنا ہاتھ انزلہ کے گال پر رکھا تو وہ سکون سے اپنا گال اس کی ہتھیلی پر ٹکا گئی۔"میں ڈر گیا تھا، گزرے وقت میں مجھے اندازہ ہوا ہے اگر میرے لئے کوئی چیز معانی رکھتی ہے تو وہ تم ہو، خود سے بھی زیادہ تم اہم ہو گئی ہو۔۔۔انزلہ ہے تو حارب ہے۔۔۔"

"میں تمہارے ساتھ بہت زیادتی کر گئی ناں۔۔۔میں نے تمہاری جانب قدم لینے میں کتنی دیر کر دی۔۔۔"انزلہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

"اگر ہم دونوں اک ساتھ ہیں، ہماری آنکھوں میں اک دوسرے کا عکس شفاف ہے، ہم اک دوجے کے لمس کو محسوس کر سکتے ہیں۔۔۔"حارب نے اس کے بال پیچھے کیئے۔"اس کا مطلب ہے دیر نہیں ہوئی،اور دیکھو ہم اک دوسرے کے ساتھ ہیں۔۔۔"

"تم تھک چکے ہو۔۔۔کچھ دیر کیلیئے آرام کر لو۔۔۔"انزلہ نے اس کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھتے کہا۔

وہ وہیں اس کے بیڈ کے پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا،اس کا اک ہاتھ ابھی تک انزلہ کے گال کے نیچے تھے اور دوسرا ہاتھ وہ بیڈ پر رکھے اس پر اپنا منہ ٹکا گیا۔

"تم نے کبھی سوچا ہے اگر تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش اک دن پوری ہو جائے تو تمہیں اس کے بعد زندہ رکھنے والی کیا شہ ہو گی۔۔؟"وہ اپنے ہاتھ پر سر رکھے انزلہ کی جانب دیکھتا پوچھ رہا تھا۔۔۔"احسان کا تشکر۔۔"

"تمہارا ساتھ۔۔ تمہیں اپنے قریب محسوس کرنے کا احساس۔۔ تمہاری محبت کی تمنا۔۔ تمہارے اقرار کی خواہش میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی۔۔ میرا دل فریاد کرتا تھا اس خواب کی تعبیر مل جائے مگر دماغ سوال کرتا تھا "اس کے بعد۔۔؟" انزلہ محویت سے اسے دیکھتی آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگی۔۔۔

"اب جب وہ ساری خواہشات پوری ہوئیں ہیں تو احساس ہوا ہے اصل زندگی تو ان خواہشات کی تکمیل کے بعد شروع ہوتی ہے۔۔ تشکر کی زندگی۔۔ احسان مندی کی زندگی۔۔ اصل امتحان تو خوابوں کو تعبیر ملنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔۔ کیا میں اس قدر شکر گزاری کر سکوں گا جس قدر مجھ پر احسان کیا گیا ہے۔۔ کیا میں انصاف کر پاؤں گا ان دعاؤں کے ساتھ جو میں نے تمہارے ساتھ کیلئے۔۔ تمہارا دل اپنے حق میں نرم ہونے کیلئے کی تھیں۔۔"

اس کی باتوں پر انزلہ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور اک ساتھ کئی آنسوؤں نے حارب کے ہاتھ کو بھگو دیا، وہ بہت اچھا تھا اور وہ کس قدر اسے آزمائش سے گزار آئی تھی۔ حارب نے انگوٹھے سے اس کی آنکھ کو صاف کیا۔

Clubb of Quality Content

"تمہیں پتا ہے میں نے کیا سوچا ہے۔۔۔؟"اس نے شرارت سے کہا۔"تم پاس رہ کر دور جانے کی باتیں کرتے ہوئے زیادہ اچھی لگتی ہو بجائے دور ہو کر پاس آنے کی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔"وہ دونوں اک ساتھ ہنس دئے۔

"تمہارے ہاتھ بہت خوبصورت ہیں۔۔۔"انزلہ نے اپنے سر کے نیچے سے اس کا ہاتھ نکال کر بوسہ لیا۔

"ہاں اب ان کی لکیروں میں تمہارا ساتھ ہے تو میں کہہ سکتا ہوں یہ خوبصورت ہیں۔۔۔"

انزلہ اس کا ہاتھ واپس سے اپنے گال کے نیچے رکھتی آنکھیں بند کر گئی،وہ بھی وہیں اس کے بیڈ پر رکھے اپنے ہاتھ پر اپنا منہ رکھتے آنکھیں بند کر گیا۔اس نے اس دن سٹوڈیو میں کہا تھا وہ سبھی مرد اک جانب ہو جائیں تب بھی انزلہ کو نہیں گرا سکتے اور آج اسے احساس ہوا تھا قسمت نے کیسا سچ اس کے منہ سے نکلوایا تھا۔اس کے پیچھے حارب ہمدانی کھڑا تھا جو اس کی خاطر دنیا کے ہر شخص سے لڑ سکتا تھا۔۔۔حارب ہمدانی کے ہوتے ہوئے بھلا کوئی کیسے اسے گرا سکتا تھا۔

یہ باتیں سوچتے ہوئے وہ آنکھیں بند کئے مسکرا اٹھی۔

اگلی صبح فجر کے وقت اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔وہ وہیں کرسی پر بیٹھا اس کو تکتا اور وہ اس کو تکتی سو گئی تھی، حارب نے اپنے ہاتھ سے آنکھ مسل کر آنکھوں پر زور ڈالتے ہوئے سامنے لگے وال کلاک پر وقت دیکھا۔فجر کا وقت ختم ہونے میں کم ہی وقت تھا، وہ بہت احتیاط سے اپنا ہاتھ انزلہ کے چہرے کے نیچے سے نکالتا اٹھ گیا اور پھر اس کے چہرے کو پر سکون نیند لیتے دیکھ کر وہ وضو کرنے بڑھ گیا۔

نماز ادا کرنے کے بعد وہ ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے لگا، کچھ لمحوں کے بعد یونہی دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اس نے انزلہ کی جانب دیکھا، اتنی تکلیف کے بعد بھی اس کے چہرے پر آج اک سکون تھا۔ پچھلے کچھ دنوں میں وہ جانے جذبات کی کون کون سی منازل کو طے کر آئے تھے اور اب دونوں اک دوسرے کی موجودگی میں طمانیت کا احساس لئے پر سکون تھے۔۔۔وہ اک گھٹنا موڑے اور دوسرا گھٹنا کھڑا کئے دونوں ہاتھ پھیلائے دعا مانگ رہا تھا اور پھر دعا مانگنے کے بعد وہ دعا کیلئے اٹھائی اپنی دونوں ہتھیلیوں کو باہم آپس میں ملاتے اپنے لبوں کے ساتھ لگاتا محویت سے اسے دیکھنے لگا۔کیا یہ تھی محبت۔۔۔؟اس کے دماغ میں اپنے باپ سے کیا جانے والا اس کا سوال گونجا "ڈیڈ محبت کیا ہے۔۔۔؟"اس نے اک بار اپنے باپ سے

پوچھا تھا، اب سامنے لیٹے وجود کو دیکھ کر اسے اپنا جواب مل چکا تھا۔ ہاں وہ تھی محبت ۔۔۔ انزلہ محبت تھی۔۔۔ انزلہ ہی محبت ہے۔۔۔ وہ اسے دیکھ رہا تھا اور اسے سمجھ آ چکا تھا کہ وہ محبت ہے۔۔۔

نہ کوئی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا چلا تھا نہ ہی چاند نے بادلوں کی اوٹ سے نکل کر کوئی شرارت کی تھی۔۔۔ کیا محبت کے احساس کو محسوس کرنے کیلئے کسی ہوا کے ٹھنڈے جھونکے کی ضرورت ہوتی ہے یاں آبشار سے بہتے شفاف آب کی، یاں چاند کی سرگوشی کی۔۔۔؟ نہیں ۔۔۔ محبت کے ادراک کیلئے جذبات سے آشنائی ضروری ہوتی ہے، پھر بھلے آپ کسی ندی کے کنارے بیٹھے ہوں یاں تپتے صحرا میں کھڑے ہوں، آپ پر محبت کا الہام ہو ہی جاتا ہے، آپ کو اپنی محبت کا نا صرف ادراک ہوتا ہے بلکہ وہ اپنے پورے احساسات کے ساتھ دکھائی بھی دینے لگتی ہے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور جائے نماز تہہ کرتا جیسے ہی وہ انزلہ کی جانب مڑا وہ دھیما سا مسکرا دی۔ وہ اٹھ چکی تھی۔

"السلام و علیکم۔۔۔" حارب نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"وعلیکم السلام، آپ سوئے نہیں۔۔۔"

"ارے آج کیسے نہ نیند آتی۔۔۔" حارب نے شرارت سے آنکھ دبائی۔ "بس ابھی آنکھ کھلی تھی، تم بتاؤ کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔ کہیں درد تو نہیں ہے۔۔۔"

"اب اٹھی ہوں تو پتا چلے گا۔۔۔" اس کے چہرے پر مسکان شاید مکمل بسیرا کرنے کو تھی۔ اس نے حارب کا ہاتھ تھاما اور نظریں نیچی کئے اس نے اک لمحے کا توقف کیا پھر حارب کی جانب دیکھا۔ "آج بہت عرصے بعد اتنی پر سکون نیند آئی ہے۔۔۔ شاید ماما کے جانے کے بعد پہلی مرتبہ۔۔۔" حارب نے اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھے۔ "عموماً نارمل لوگوں کو ہسپتال میں اتنی اچھی نیند آتی نہیں ہے مگر اک آپ کے پاس ہونے نے ہر تکلیف ہر خوف بھلا دیا ہے۔۔۔" وہ تشکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"مجھے ان آنکھوں میں تشکر نہیں محبت دیکھنی ہے، تمہارا مجھ پر حق ہے اس لئے تمہارا مجھے تشکر سے نہیں محبت سے دیکھنا بنتا ہے۔۔۔" اس نے بھی اک خوبصورت مسکراہٹ لئے کہا ۔انزلہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا دی، اس سے پہلے وہ ایک دو اور

خوبصورت باتیں کرتے یک دم سے دروازہ کھلا تھا اور قاسم اندر آیا، پھر حارب کو انزلہ کے پاس دیکھ کر شرارت سے مسکرایا۔

"واہ بھئی۔۔۔میں دوڑا دوڑا آیا کہ مشکل وقت ہے مگر یہاں تو سبحان اللہ وارے نیارے ہیں۔۔۔"

"لاریب نہیں آئی۔۔۔؟"انزلہ نے قاسم کی جانب دیکھا۔

"ارے رہنے دو اسے، اس سے جان بچانے کے چکر میں ہی تو اتنی صبح صبح آیا ہوں۔۔۔"اس نے میز پر ہاتھ میں پکڑی باسکٹ رکھی۔

"یہ تمہاری ساس کی طرف سے تمہارا ناشتہ۔۔۔"اس نے ساتھ میں ہی حارب کو مطلع کیا۔

"انزلہ کی بینڈیج چینج کر دی۔۔۔؟"وہ حارب کے ساتھ ناشتے کیلئے بیٹھ گیا۔

"نہیں، ابھی نہیں کریں گے۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا تو تم ان سے اچھے سے سیکھ لینا، پھر گھر جا کر بھی چینج کرنی ہو گی۔۔۔" قاسم نے اک اور ہدایت دی۔ حارب پریشان ہوا، انسان کتنا ہی مضبوط ہو مگر اپنی محبوب ہستی کو زخمی دیکھنا دل گردے کا کام ہے۔۔۔

"کوئی نہیں، ہم نرس بلوا لیا کریں گے۔۔۔" انزلہ اس کی پریشانی بھانپ چکی تھی۔ قاسم اثبات میں سر ہلا گیا، کچھ لمحوں کے بعد حارب بولا۔ "نہیں میں سیکھ لوں گا، نرس کون سا ہمارے ماموں کی بیٹی ہے جس کو تمہاری تکلیف سے سروکار ہو گا۔۔۔ ہم خود ہی پٹی تبدیل کر لیا کریں گے۔۔۔"

اور پھر یہی ہوا تھا جب اگلے روز نرس پٹی تبدیل کرنے آئی تھی، حارب تو اس کے انداز پر تاؤ کھا کر رہ گیا تھا۔ بنا دکھ تکلیف کی پرواہ کئے وہ فٹافٹ کھینچ کر ٹیپ اتار رہی تھی۔

"ارے آرام سے۔۔۔" کبھی حارب اسے ٹوک جاتا۔ "ارے آپ کو ان کا زخم دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔" کبھی اس کے ماتھے پر بل ابھرتے "عجیب پاگل سٹاف ہے، احساس سے عاری۔۔۔" کبھی وہ آگے بڑھ کر روک جاتا۔ "آہستہ آہستہ اتاریں۔۔۔"

یوں جو کام نرس پانچ منٹ میں کر کے یہ جا وہ جا ہوتی تھی وہ بیس منٹ وہیں پھنسی رہتی تھی، اس کے باوجود بھی وہ مطمئن نہیں ہوتا تھا اور انزلہ کی پٹی گھر پر چینج کرنے کے فیصلے پر اس نے شکر کیا تھا۔

کچھ دنوں کے بعد انزلہ کی حالت بہتر ہو چکی تھی، اس کی قوتِ مدافعت بہت تیز تھی جس نے اس کے زخم بھرنے میں بہت اچھا کردار ادا کیا تھا اور آج اسے ہسپتال سے ڈسچارج مل گیا تھا۔ جیسے ہی انزلہ کو پتا چلا تھا اس نے سکھ کی سانس لی، عرصہ ہی ہو گیا تھا اپنے گھر کو دیکھے۔

"کہاں چلو گی۔۔۔؟ ہمارے گھر یاں اپنے گھر۔۔۔؟" حارب نے سامان سمیٹتے ہوئے سوال کیا۔

وہ الجھ گئی۔

"اپنے گھر۔۔۔؟" حارب نے پوچھ کر اس کی مشکل آسان کر دی۔

اس نے آہستہ سے ہاں میں گردن ہلائی۔ "اناں۔۔۔ میں انہیں ابھی اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتی۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔" وہ بنا ماتھے پر کوئی شکن لائے اس کی بات مان گیا۔

صحیح حیرت کا جھٹکا تو انزلہ کو گھر پہنچ کر لگا تھا، جب اس نے نا صرف اپنے گھر میں بلکہ اپنے کمرے میں حارب کا سامان پایا تھا۔ انزلہ نے حیرت سے فرحین صاحبہ کو دیکھا، وہ مسکراتے ہوئے کندھے اٹھا گئیں۔

"تم اپنے گھر نہیں آسکتی تو میں تو تمہارے گھر آسکتا ہوں ناں۔۔۔"

"اور انکل۔۔۔؟ وہ بھی تو اکیلے ہو جائیں گے۔۔۔" اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تم فکر مند نہیں ہو، ڈیڈ کے پاس بہت سے مشغلے ہیں۔۔۔" اگر فرحین بیگم وہاں کھڑی نہ ہوتیں تو شاید وہ ان مشغلوں پر روشنی بھی ڈال جاتا۔ "جب تک میں اپنے بابا کی اور تم انا ں کی تنہائی کا کوئی سدباب نہیں کر لیتے تب تک قاسم بابا کے پاس شفٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

فرحین بیگم نے بغور ان دونوں کو دیکھا جو نہایت رازداری سے کوئی بات کر رہے تھے، انزلہ حارب کی بات پر ہنس اٹھی۔

"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔۔۔" انہیں خطرے کی بو محسوس ہو چکی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں کہہ رہا تھا بلاشبہ ہمارے والدین نے یہ رخصتی کروا کر اک اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔۔" حارب نے بات کو سنبھالا، انزلہ نے بھی اپنی ہنسی ضبط کیئے اس کی تصدیق میں اپنا سرہاں میں ہلایا۔ وہ ان دونوں پر اک آخری تفتیشی نظر ڈالتیں باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

وقت پنکھ لگا کر اڑا تھا، مشکل دن اپنا اثر چھوڑے بنا گزر جائیں تو یہ بھی اللہ کی رحمت ہوتی ہے کہ وہ مشکل وقت کو آپ پر اثر انداز ہونے سے پہلے جلد سے جلد گزار دیتا ہے۔۔۔ انزلہ بھی ان گزرے دنوں میں بہتر ہو چکی تھی، کسی کو احساس نہیں ہوا تھا مہینے کیسے پنکھ لگا کر گزر چکے تھے۔ شاید اس لئے کہ انہوں نے قسمت کی آزمائش کو اپنے سروں پر سوار کرتے ہوئے شکوے شکایات کے ڈھیر نہیں لگائے تھے، بس سب ساتھ ہو چلے تھے اور ہنسی مذاق کرتے ہوئے اک دوسرے کی سنگت میں اس اندھیرے سے نکل آئے تھے۔ ان سب کے دوران انعم صاحبہ اور علی بھی وقتاً فوقتاً وہاں اس کے پاس آتے رہے تھے۔

حارب نے کہا تھا وہ انزلہ کو زک پہنچانے والے کو قبر سے نکال لائے گا تو وہ اس پر ابھی تک آمادہ تھا، انزلہ کا کیس چلنا شروع ہو چکا تھا اور اس دوران روحیل جیل میں ہی تھا۔ بہت سے

لوگوں کو اس بات پر اعتراض تھا مگر پھر حارب اور قاسم کے آگے وہ چپ کر گئے تھے۔اسی دوران فرحین صاحبہ کو طلاق بھی ہو چکی تھی۔

اس وقت سبھی بچے ان کے گھر میں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے،انزلہ اور محمود صاحب کچن سنبھالے جانے آج کون سی نئی ایجاد تخلیق دینے کو تھے۔انزلہ کی ذمہ داری کچھ نمکین اور محمود صاحب کی ذمہ داری کچھ میٹھا بنانے کی تھی۔

"انکل آپ گھر میں بور نہیں ہوتے۔۔۔؟"

"تھوڑا بہت۔۔۔"انہوں نے بہت عام سے لہجے میں کہا۔

"حارب بھی یہاں آگئے ہیں ناں۔۔۔"

"ارے چھوڑو اس کو،وہ وہاں ہوتا تھا تو کون سا سارا دن باپ کے ساتھ گپیں ہانکتا تھا۔۔۔" انہوں نے کام سے ہاتھ روک کر کہا۔

انزلہ نے اپنی مسکراہٹ روکی،وہ اپنی اولاد سے خاصے تنگ دکھائی دیتے تھے۔

Clubb of Quality Content

"اب دیکھو، کوئی شرم ہے میاں میں۔۔۔یہ ہاتھ کہ فاصلے پر گھر ہے مگر نہیں وہ یہاں گھر جمائی بن کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔"انہوں نے تاسف سے کہا۔

"ارے واہ۔۔۔دس سال سے اپنی مرحومہ ایکس بیوی کے گزر جانے کے بعد بھی گھر جمائی بنے رہنے والے محمود ہمدانی کو آج اپنے بیٹے کے گھر جمائی بننے پر افسوس ہو رہا ہے۔۔۔"وہ دروازے سے اندر داخل ہوتا ان کی باتیں سن چکا تھا۔

"ہاں تو۔۔۔؟مجھے گھر جمائی بنایا کس نے۔۔۔؟"انہوں نے سفید آٹے سے بھرے ہاتھ حارب کی جانب کیئے۔"میری ناہنجار اولاد نے۔۔۔"

"ہاں اولاد کے تو آپ اشاروں پر ناچتے ہیں ناں۔۔۔"وہ بھی پیچھے نہیں رہا تھا۔

"اولاد۔۔۔تم اور میری اولاد۔۔۔؟باپ کہو میرا باپ۔۔۔"انہوں نے تنک کر کہا، یوں ان کی نا ختم ہونے والی بحث اک بار پھر سے شروع ہو گئی۔وہ دونوں باپ بیٹا ساس بہو کی طرح چونچ لڑانے کے عادی تھے اور ابھی بھی یہی کر رہے تھے جب باہر اک دم چھانے والی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے حارب باہر نکل آیا۔

لاؤنج میں آتے ہی اس کی نظر اک جانب کھڑی فرحین بیگم اور ان کے سامنے صوفے پر براجمان کمال صاحب پر پڑی۔لاریب اور قاسم دونوں فرحین صاحبہ کے ساتھ ہی کھڑے تھے۔انہیں دیکھتے ہی حارب بھی سخت تیور لئے وہاں آگیا۔

"چاچو۔۔آپ یہاں۔۔۔"

"ہاں مجھے تمہاری چاچی سے بات کرنی ہے۔۔۔"وہ ویسے ہی اپنی نشست سنبھالے رہے۔

"کون سی چاچی۔۔۔؟بیوی نہیں ہیں یہ آپ کی۔۔۔"حارب نے تیز نگاہوں سے انہیں دیکھا۔"آپ انہیں طلاق دے چکے ہیں اور اب آپ کا یہاں آنا قطعی مناسب نہیں ہے۔۔۔"

فرحین صاحبہ کی نظریں حارب پر ٹک گئی تھیں،انہیں کوئی اور ہوش نہیں رہا تھا۔انہیں حارب میں کئی سال پہلے والی اپنی پرچھائی دکھائی دینے لگی تھی،ہر کسی پر امتحان اس کی قوت برداشت کے حساب سے ڈالا گیا تھا،وہ عورت تھیں انہیں محض آواز اٹھانے پر ہی دھر لیا گیا تھا اور وہ مرد تھا اسے محض اپنی عورت کا محافظ بننے پر آزمایا جانے والا تھا۔۔۔اس کی آزمائش بھی اسی قدر سخت ہونے والی تھی،اسے نا صرف اپنے سے منسوب عورت کو ٹھنڈا سا یہ

فراہم کرنا تھا بلکہ تپتی دھوپ میں کھڑے رہ کر صبر و شکر بھی کرنا تھا۔۔۔اپنی پیٹھ پر نشتر کھا کر بھی اس کی جانب رخ کئے لبوں پر مسکراہٹ کو یقینی بنانا تھا۔۔۔

امتحان کی سختی کے باوجود بھی فرحین صاحبہ کو یقین تھا کہ وہ اس میں سرخرو ہونے والا ہے۔۔۔وہ حارب ہمدانی تھا جس کو قدموں پر جمے رہنا آتا تھا۔۔۔وہ محض اونچے بول بولتا نہیں تھا بلکہ کر گزرتا تھا۔۔۔چند سال پہلے تک اپنی زندگی اپنی شرطوں پر جینے والا حارب ہمدانی اب اپنی بیوی کی منشاء پر چلنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے انزلہ کی ماں سے بات کرنی ہے۔۔۔"

"بولیں، سن رہا ہوں میں۔۔۔"اس نے سینے پر ہاتھ باندھے۔

"میں نے کہا ہے مجھے انزلہ کی ماں سے بات کرنی ہے۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، حارب ان کے سامنے آتا ان کے فرحین صاحبہ کی جانب بڑھتے قدم روک گیا۔

"یہ بچے تو پاگل ہیں مگر تم میں تو عقل ہونی چاہیے۔۔۔"

"آپ کو جو بات کرنی ہے یہیں سب کے سامنے کیجیے۔۔۔"فرحین صاحبہ نے انہیں باور کروا دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے انزلہ کے کیس کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔۔۔"

"آپ کو انزلہ سے متعلق کوئی بھی بات کرنے کا حق کس نے دیا ہے۔۔۔؟" حارب نے درشتی سے پوچھا۔

"میں اس کا باپ ہوں۔۔۔"

"موسمی باپ۔۔۔" حارب تنفر سے کہتا ہنس اٹھا۔

کمال صاحب غصے سے اس کی جانب آئے تھے۔ "تم مجھے بتاؤ گے۔۔۔ تم۔۔۔؟ جس کا نکاح میں نے خود اپنی بیٹی سے پڑھوایا تھا۔۔۔"

"جی بالکل بحیثیت آپ کی بیٹی کے شوہر میں آپ کو بتاؤں گا۔۔۔ نکاح پڑھوانے سے پہلے تک آپ کے پاس وقت تھا مگر اب آپ کے ہاتھ سے بساط نکل چکی ہے۔۔۔" اس نے انہی کی زبان میں انہیں جواب دیا۔ "اب اگر آپ کی کوئی فضول بات رہ نہ گئی ہو تو آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔"

"تم تو انزلہ کی ماں ہو۔۔۔ تم تو سمجھو۔۔۔ اس کا کیس واپس لے لو۔۔۔" وہ واپس سے فرحین صاحبہ کی جانب ہو لئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چاچو ہم کسی صورت انزلہ کا کیس واپس نہیں لیں گے۔۔۔"اب کی بار قاسم نے کہا تھا۔

"تم تو اس کو بہن مانتے تھے ناں۔۔۔ تم جانتے ہو اس کیس کے سبب اس کی کس قدر بے عزتی ہو گی۔۔۔"

"اس کی یاں آپ کی۔۔۔؟" قاسم نے بنا کسی لحاظ کے پوچھا۔

"محمود تم ہی سمجھاؤ اس کو، وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔لوگ کیسی کیسی باتیں بنائیں گے۔۔۔اس کی عزت اچھالیں گے۔۔۔"انہوں نے کچن سے باہر آتے محمود صاحب کو دیکھ کر کہا، انزلہ بھی ان کے پیچھے ہی کچن سے باہر آئی تھی مگر وہ لاؤنج میں آنے کے بجائے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

"میں معاشرے کی نام نہاد عزت کیلیئے اپنی بیوی کے تحفظ کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔۔۔بہت شکریہ آپ نے میرے متعلق اتنا سوچا اور اتنا فاصلہ طے کرتے ہوئے مجھے میرے نقصان سے آگاہ کرنے آئے۔۔۔"حارب نے کہنے کے ساتھ ہاتھ کے اشارے سے انہیں باہر کا راستہ دکھا دیا۔انہوں نے باری باری سب کو دیکھا تھا، آخر پر فرحین صاحبہ کو دیکھا جن کی آنکھوں میں اک مسکراہٹ تھی۔

Clubb of Quality Content!

کچھ سالوں پہلے وہ بھی اپنی بہن کے حق کیلیئے اسی شخص سے ٹکرائی تھیں اور تب کوئی ان کی ڈھال نہیں بنا تھا۔آج ان کی بیٹی بھی اسی شخص سے ٹکرائی تھی مگر آج یہ مرد اس کی ڈھال بن گیا تھا۔ان کی آنکھیں بھر آئیں۔دونوں کہانیوں میں کس قدر فرق تھا،جہاں اس کی بہن کو اس کے شوہر نے ہی غیر محفوظ بنا دیا تھا آج اس کی ہی بیٹی کا شوہر سارے زمانے کے سامنے اس کا تحفظ یقینی بنا رہا تھا۔دونوں ہی مرد تھے مگر اک دوسرے سے یکسر مختلف۔۔۔

وہ وہاں سے نکلنے لگے اور راستے میں لقمان صاحب کو دیکھ کر رک گئے۔

"تم یہاں۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی واپس یہاں قدم رکھنے کی۔۔۔"وہ بپھرے شیر کی طرح ان کی جانب لپکے اور بنا کچھ سوچنے کا موقع دیئے ان کے منہ پر طمانچہ جڑ گئے۔"بے غیرت۔۔۔ہمارے باپ کے خون میں اس قدر شر کیسے آگیا۔۔۔"

کمال ان کی جانب بڑھا تو قاسم بڑھ کر ان کے بیچ آیا تھا۔"چچا۔۔۔"اس نے تنبیہ کی۔

"تم ہٹ جاؤ قاسم۔۔۔جو اپنی بیٹی کو اپنی انا کی بھٹی میں جھونک سکتا ہے،اپنی بیوی کی عزت کو تار تار کر سکتا ہے،باہر منہ ماری کرتا پھرتا ہے،آج اسے اپنے بڑے بھائی پر ہاتھ اٹھا کر یہ کام بھی کر لینے دو۔۔۔"انہوں نے تاسف سے کہا۔"ہمارے باپ کی زبان سے کسی کو کبھی کوئی

تکلیف نہیں پہنچی، کبھی ان کی نظروں نے کسی کی بہن بیٹی کو غیر آرام دہ محسوس نہیں کروایا، ان کی اولاد ز۔۔۔ تف ہے۔۔۔" وہ الفاظ تک پورا ادا نہیں کر پائے تھے۔

"آپ اپنی حد پار کر رہے ہیں۔۔۔"

"تم آئندہ یہاں قدم رکھنا پھر میں تمہیں بتاؤں گا حد پار کرنا کسے کہتے ہیں۔۔۔ آج تک میں چھوٹے بھائی کا لحاظ کرتا آیا ہوں، آئندہ اگر تم مجھے انزلہ یاں فرحین کے آس پاس نظر آئے تو ٹانگیں توڑ کر تمہیں غلیظ بوجھ بنانے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔ دفع ہو جاؤ اب یہاں سے کمینے انسان۔۔۔" وہ اختتام پر چیخ اٹھے، کمال نتھنے پھیلائے وہاں سے چلا گیا۔

وہ جا چکے تھے، فرحین صاحبہ نے آگے بڑھ کر حارب کے ماتھے پر پیار کیا۔ سبھی بڑے لاؤنج میں سر جوڑ کر بیٹھ گئے، انزلہ وہاں نہیں تھی۔ حارب اٹھ کر جانے لگا تو محمود صاحب اسے آواز دے کر روک گئے۔ وہ بھی واپس آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"تم نے پھر کیا سوچا ہے۔۔۔؟"

"کس متعلق۔۔۔؟"اس نے اداکاری کی سرحد پر پاؤں رکھتے انجان بنے کہا،وہ سمجھتے ہوئے بھی انجان بن کر انہیں بتانا چاہتا تھا کہ انزلہ کے متعلق کسی بھی فیصلے کا خیال اس کی سوچ کے آخری دہانے پر بھی نہیں تھا۔۔۔

"انزلہ کے کیس کے متعلق۔۔۔"

"انکل۔۔۔"حارب سے پہلے قاسم انہیں پکار گیا۔"ہم انزلہ کا کیس واپس نہیں لیں گے،اگر حارب زندگی کے کسی بھی مقام پر پیچھے ہٹنا چاہے گا تو اس پر کوئی زور زبردستی نہیں ہے اور نہ ہی ناراضگی ہے۔۔۔اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے اتنی استطاعت دی ہے کہ میں اپنی بہن کے ساتھ تنہا کھڑا ہو سکتا ہوں۔۔۔"قاسم نے انہیں کافی تسلی بخش جواب دیا تھا،وہ حارب پر شک نہیں کر رہا تھا مگر محمود صاحب کی یقین دہانی کروانے کیلئے یہ سب کہنا ضروری تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا،ہمیں اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، مگر تم لوگوں کو دیگر پہلوؤں پر بھی غور کرنی چاہیے۔۔۔وہ عورت ہے اور ہمارے معاشرے میں سارا قصور عورت کے سر ہی

دھرا جاتا ہے۔۔۔ تم دونوں اس وقت جذباتی ہو رہے ہو، ہو سکتا ہے انزلہ کیلئے مشکل ہو۔۔۔"

"یہ انزلہ کا ہی فیصلہ ہے ڈیڈ۔۔۔" وہ جہاں کھڑا تھا، وہاں سے وہ انزلہ کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔" ہمارے معاشرے میں کسی اور کی خطا عورت کے سر دھر دی جاتی ہے کیونکہ اس کے ساتھ اک کمزور نامرد کھڑا ہوتا ہے۔۔۔ اور میں نہ تو کمزور ہوں اور نہ ہی نامرد۔۔۔"

"تم ابھی جذباتی ہو رہے ہو، ایسے فیصلے جذباتی ہو کر نہیں کئے جاتے۔۔۔ تمہیں اسے سمجھانا چاہیے، اس کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنی چاہیے۔۔۔ اسے بتانا چاہیے کہ آگے چل کر اسے کن مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔ اس کے بعد جو بھی اس کا فیصلہ ہو۔۔۔"

حارب تلخ ہنسی ہنس دیا۔ "ڈیڈ۔۔۔ آپ نے ابھی ناں کمال انکل والی وائب دی ہے۔۔۔" وہ حارب کی بات پر پہلو بدل کر رہ گئے۔ "میں اسے کیا سمجھاؤں اور کیوں سمجھاؤں۔۔۔؟ اس کو اللہ نے فہم دیا ہے، وہ صحیح اور غلط میں اپنے لئے فیصلہ کر سکتی ہے۔۔۔ وہ اب تک جتنے محاذ اپنے بل بوتے پر لڑتی آئی ہے مجھے نہیں لگتا اسے میری یا ں ہم میں سے کسی کی بھی نصیحت کی ضرورت ہے۔۔۔ اس کی ذات خود میں مکمل ہے۔۔۔ اس کا فہم اس کی آزمائش کے حساب

سے کامل ہے۔۔۔اللہ ہر بندے پر اس کی آزمائش کے مطابق اس کے فہم میں فصاحت عطا کرتا ہے۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے کوئی آپ سے کم فہم ہے تو آپ سے کم فہم کوئی نہیں ہو سکتا، کیونکہ ہر انسان کو فہم اس کے حالات کے مطابق عطا کیا جاتا ہے۔۔۔وہ میرے جتنا یاں میں اس کے جتنا فہم لے کر کیا کروں گا۔۔۔؟جب ہم دونوں کی ذمہ داریاں، ہماری آزمائشیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔۔۔کیا آپ کسی تیراق سے اچھا تیر انداز ہونا مطلوب کر سکتے ہیں۔۔۔؟یاں آپ کسی ڈاکٹر کو محض اس وجوہات پر رد کر سکتے ہیں کہ اسے جہاز اڑانا نہیں آتا۔۔۔؟یاں پھر اس لئے کہ وہ اک عورت ہے۔۔۔؟یہ اس کی آزمائش ہے، اس میں کیا کرنا ہے اسے اپنے فہم کے مطابق سوچنا ہو گا اور فیصلہ کرنا ہو گا۔۔۔ویسے بھی اس کی کیا ضمانت ہے کہ ہم جو فیصلہ کریں گے اس کے نتائج ٹھیک ہوں گے۔۔۔"اس نے کافی تسلی بخش جواب دے کر کچھ وقفہ کیا۔

"جب آشیانہ ایک ہے تو پھر اس کو اس کی فضاء میں اڑنے دیں اور مجھے میری میں، ہاں اگر آپ کو اس بات کا ڈر ہے کہ کل کو اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو گا، تو میں ایسا نہیں ہونے دوں

گا،اور ویسے بھی انسان اپنی غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے۔۔۔"اس کا اشارہ اپنے باپ کی ناکام شادی کی جانب تھا۔

"کل کو جب کیس کھلے گا تو نجانے لوگ کس نظروں سے دیکھیں گے۔۔۔"

"تو آپ چاہتے ہیں کل جو ابھی آیا ہی نہیں ہے میں اس کے خوف سے اپنی بیوی کو آج ہی خوفزدہ کردوں۔۔۔؟"اس نے نفی میں سر ہلایا۔"کیوں ناں میں اپنی بیوی کو خوفزدہ کرنے کے بجائے اس کی جانب دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال دوں۔۔۔"اس کے چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ چھلکی۔

"تم کیا دنیا کے ہر شخص کو۔۔۔ہر مرد کو اندھا کردو گے۔۔۔؟دماغ سٹک گیا ہے۔۔۔۔"

"یہی سمجھ لیں۔۔۔جو بھی میری بیوی کی جانب غلط نگاہ سے دیکھے گا،میں اس کے دیدے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دوں گا۔۔۔اگر دنیا کو اپنی آنکھوں کی اتنی ہی فکر ہے تو وہ اپنی نظروں کے زاویے درست کرے۔۔۔"

بات کے اختتام پر اس کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔

"عقل سے تو کبھی سوچا ہی نہیں۔۔۔" محمود صاحب اختتام پر یہی کہہ سکے تھے۔ کچھ دیر بعد لقمان صاحب سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔

"آپ کی سبھی باتیں ٹھیک ہیں، مگر ہم چاہتے ہیں آپ اک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچ لیں کیونکہ یہ اک مشکل مرحلہ ہے۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔۔اس پر کوئی دوسری سوچ ہو بھی کیسے سکتی ہے۔۔۔اس نے انزلہ کو چوٹ پہنچائی ہے۔۔۔" آج قاسم بھی باپ کے سامنے اپنی کہنے سے پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔

"انکل آپ کی فکر اپنی جگہ درست ہے، مگر میں کسی صورت پیچھے ہٹ کر اپنی بیوی کو یہ تاثر نہیں دینا چاہتا کہ اس کا شوہر اک کمزور مرد ہے جو اس کی بیوی کو تکلیف پہنچانے والوں سے حساب تک نہیں لے سکتا۔۔۔مجھے اپنی بیوی کی آزادی اور اس کی کھلی فضاؤں میں اڑان دونوں بہت عزیز ہیں اور میں ان دونوں چیزوں کو یقینی بنانے کیلئے کسی بھی حد تک جاؤں گا۔۔۔ بھلے سارا زمانہ اک جانب ہو جائے مگر میں اپنی بیوی کی جانب ہی پایا جاؤں گا۔۔۔" انزلہ انہی کی جانب دیکھ رہی تھی، وہ اس کو دیکھ کر مسکرایا۔ "اور مجھے امید ہے آج

کے بعد کوئی اس پر بات نہیں کرے گا۔۔۔" اختتام پر حارب قطعیت سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔

"حارب ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔" فرحین بیگم نے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ان کی آنکھوں میں اک عجیب سی چمک تھی، تشکر تھا۔

حارب وہاں سے اٹھتا انزلہ کے پاس آ گیا تھا، وہ سیڑھیوں پر بیٹھی اپنی ٹھوڑی اپنی ہتھیلی پر جمائے اسے ہی دیکھ رہی تھی، حارب اس کی جانب مسکرا کر دیکھتا اس کے پاس بیٹھ گیا۔

"تم آئی کیوں نہیں۔۔۔" اس کا اشارہ تھوڑی دیر پہلے ہونے والی گفتگو کی جانب تھا۔انزلہ نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"تم وہاں تھے اور میں جانتی تھی تم مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے سنبھال لو گے۔۔۔"

حارب نے اپنا بازو اس کے پیچھے سے نکالتے ہوئے اس کے گرد پھیلا دیا۔"میں تمہارے لئے لڑ سکتا ہوں مگر اپنے فیصلے تمہیں خود لینے ہوں گے یہ تمہاری خود مختاری کیلئے ضروری ہے

دوسری صورت میں لوگ تمہاری ذات کی نفی کرتے چلے جائیں گے۔۔۔"اس نے جھک کر انزلہ کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔

"تم صحیح کہتے تھے، ہم دونوں کی ہی حق تلفی ہوئی تھی اور کچی عمر کی وجہ سے ہم اپنے اصل سے ہی بھاگ کھڑے ہوئے، اور جو بے وفائی میں نے کی ہے کیا تم اسے معاف کر سکو گے۔۔۔؟"انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

"کیا تمہارے دل میں کبھی کوئی اور سمایا۔۔۔؟"اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ملائیت سے پوچھا۔

وہ کیسا شوہر تھا۔۔۔؟ محض بیوی کے قول پر اعتبار کر لینے والا۔۔۔وہ حقیقت میں عجیب شوہر تھا جو اپنی آنکھوں کا دیکھا جھٹلا سکتا تھا مگر اپنی بیوی کا کہا نہیں۔۔۔یاں شاید وہ عجیب نہیں تھا ، یہ معاشرہ عجیب تھا جس میں ایسے مرد ناپید ہو چکے تھے۔۔۔۔وہ محبت کی اک منفرد داستان لکھ رہا تھا۔۔۔

انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا گئی۔

"تو تم غصے میں اٹھائے گئے اس چھوٹے سے عمل کو بے وفائی نہیں کہہ سکتی، ہاں یہ نادانی ہو سکتی ہے۔۔۔ ہم دونوں سے غلطیاں ہوئی ہیں، ہم میں قطع تعلقی بھی رہی ہے، مگر صد شکر ہمارے بیچ کبھی کوئی تیسرا نہیں آیا۔۔۔"

انزلہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور اک بار پھر سے اس کی ہتھیلیوں کو دیکھنے لگی۔ "کتنی عجیب بات ہے ناں حارب، دو مختلف لوگوں کو اک ہی چیز پسند آجاتی ہے مگر اس چیز کو حاصل کرنے کا طریقہ ان دونوں کے جذبات کا تعین کرتا ہے۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی، اک جانب روحیل تھا جو اس سے محبت کا دعویدار تھا اور ہر قیمت پر اس کے جسم پر اپنی ملکیت حاصل کر لینے کی کوششوں میں تھا اور اک جانب حارب تھا جسے اس سے محبت تھی مگر اس کی محبت وسیع تھی جس میں ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار محبوب کے ہاتھوں میں تھما دیا گیا تھا۔ ایسی محبت جس میں جبر نہیں تھا۔۔۔

"تم کوئی چیز نہیں ہو جسے پسند کر کے حاصل کر لیا جائے۔۔۔ تم محبت ہو اور جہاں بھی رہو گی محبت ہی رہو گی۔۔۔" وہ مسکرایا اور پھر انزلہ کو دیکھا جو اس کے ہاتھ کو تھامے ہوئے جانے اس کی ہتھیلی میں پڑھ رہی تھی۔

"کیا اب بھی ان ہاتھوں کی لکیروں میں کچھ مبہم ہے جس کی تمہیں تلاش ہے۔۔۔" اس نے انزلہ کی پرانی بات کا حوالہ دیتے ہوئے شرارت سے کہا۔

انزلہ نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ لب دبی دبی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔ عارض پر مسکان آباد ہوئی۔۔۔ آنکھوں میں حیا لہرائی۔۔۔ اور حیات کے کینوس پر حارب کا منظر مکمل ہوا۔۔۔

محبت کا منفرد اور کامل احساس جو بن کہے آنکھوں کو پڑھ لینے کا ہنر رکھتا تھا۔ وہ بھی اس کا جواب جان چکا تھا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اٹھتے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ انزلہ کی جانب بڑھایا۔۔۔

"میرے پاس تمہارے لئے اک سرپرائز ہے۔۔۔"

انزلہ اس کا ہاتھ تھامتی اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ سیڑھیاں اترتے ہوئے متعجب ہوئی ۔ وہ اس کے تعجب کو نظر انداز کرتا بس اس کا ہاتھ تھامے اپنے گھر کی جانب بڑھتا گیا۔

وہ ویسے ہی اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے کمرے میں لایا اور پھر اسے لئے والک ان کلوزٹ میں آگیا۔ حارب نے آگے بڑھ کر شیشے کے دروازے کو اک جانب دھکیلتے ہوئے کھول دیا اور

پھر اک دراز کھولی، جس کی سطح بھی شیشے کی ہی تھی۔وہ ابھی تک حیران کھڑی تھی مگر اس کے باوجود اس کے چہرے پر اک مسکان رقصاں تھی۔

جیسے ہی دراز کھلا اس میں بہت سی مختلف ڈیزائنر کی گھڑیاں نمایاں ہوتی چلی گئیں ۔۔۔وہاں مردانہ اور زنانہ گھڑیوں کا اک خزانہ تھا۔

"آپ کا کیا گھڑیوں کی دکان کھولنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟"

وہ ہنس دیا۔"ان گھڑیوں کی دکان نہیں کھل سکتی۔۔۔"اس نے اک گھڑی نکال کر اس کے ڈائیل کی پچھلی سائیڈ انزلہ کے سامنے کی۔

"So alike yet so different"

انزلہ نے گھڑی کے پیچھے درج تحریر کو پڑھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے حارب کی جانب دیکھا، وہ اس کے بازو میں پہنی گھڑی کو اتار رہا تھا اور پھر اس نے انزلہ کے ہاتھ سے وہ گھڑی لیتے ہوئے اس کے بازو میں پہنا دی۔

حارب نے اب کی بار اک اور گھڑی اٹھا کر انزلہ کے سامنے کی، وہ واپس سے اس کے ڈائیل کے پچھلی جانب اینگریو کی ہوئی تحریر کو پڑھنے لگی۔

"We are so close yet so distant"

انزلہ اب باری باری سامنے ترتیب سے سیٹ کی گئی گھڑیاں نکال کر ان کے پیچھے لکھی گئی تحاریر پڑھنے لگی تھی۔ ہر تحریر کے بعد وہ تعجب سے حارب کی جانب دیکھتی اور وہ اس کی آنکھوں میں تعجب، حیرانی، خوشی، ستائش جیسے کئی احساسات اک ساتھ دیکھ کر مسکرا دیتا۔

"I left you but never stop loving you"

اک اور گھڑی پر ان کے نکاح کی تاریخ اور اس کے ساتھ وقت تحریر تھا۔ انزلہ نے اب کی بار خوشگوار حیرت کے زیرِ اثر حارب کی جانب دیکھا۔

"تمہیں دیکھے اور بنا دیکھے جب جب میرے دماغ میں تمہارے متعلق جو خیال آیا وہ میں ان گھڑیوں پر لکھواتا گیا۔۔۔ مجھے امید تھی قسمت زندگی کے کسی نا کسی موڑ پر مجھ پر اتنی تو مہربان ہو گی کہ میں سب تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے دے سکوں اور تم جان سکو ان گزرے سالوں میں تمہاری یادوں نے دستک دیتے وقت نہ کبھی وقت دیکھا نہ میری برداشت۔۔۔ سال کے ہر مہینے میں، مہینے کے ہر دن میں، دن کے ہر لمحے میں، لمحے کہ ہر منٹ میں اور منٹ کہ ہر سیکنڈ میں جب دل چاہا تمہاری یاد بے دھڑک چلی آئی۔۔۔"

"تم اس قدر محبت کیسے کر سکتے ہو، وہ بھی مجھ جیسی لڑکی سے۔۔۔" بے ساختہ ہی انزلہ کی آنکھیں نم ہوا ٹھیں، حارب نے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"شاید ہماری دوستی کا اثر ہے، کب محبت میں بدل گئی پتا ہی نہیں چلا۔۔۔" اس نے اک اور گھڑی نکالی۔ "جبکہ ڈیڈ کا خیال ہے کہ محبت تو شروع سے ہی ہم دونوں کے بیچ تھی بس مجھے ادراک نہیں ہوا۔۔۔" اس نے گھڑی انزلہ کے سامنے کی۔

"My Queen is going to give me a tough time"

انزلہ بے ساختہ ہی ہنس اٹھی۔

"اور مجھ جیسی سے کیا مطلب ہے۔۔۔؟ تم نے بھی تو شروع سے اب تک وفا نبھائی ہے، دوستی میں بھی اور محبت میں بھی پھر کوئی تم سے کیسے نہ محبت کرے۔۔۔" وہ جذب سے بولا۔

"My madness "

"My love for you is ethereal"

"Her lips remain silent but her eyes speak a lot"

“Whatever treasure this world has, you are the rarest of them all...”

وہ باری باری ان مختلف ڈیزائنر والی گھڑیوں کے پیچھے لکھے جملوں کو پڑھتی اور پھر آنکھوں میں وہی جذبات سموئے وہ حارب کی جانب دیکھتی، حارب کی جانب سے دی گئی یہ گھڑیاں اس کیلئے زندگی میں اب تک دئے گئے تحفوں میں سب سے بہترین تحفہ تھیں۔۔۔ابھی اس نے چند اک کو دیکھا تھا، جبکہ اس کے سامنے جانے کتنی ہی اور ایسی گھڑیوں پر اس کے جذبات تحریر تھے جنہیں وہ اب اک ساتھ مل کر باری باری پڑھنے والے تھے۔

اک شاہ جہان تھا جس نے اپنی ممتاز کیلئے محل تعمیر کروایا تھا اور اک حارب ہمدانی ہے جس نے اپنی محبت بیان کرنے کیلئے گھڑیوں کا انبار لگا دیا تھا، بات صرف اتنی تھی کہ دونوں کو ہی محبت اپنے محور میں لے گئی تھی اور پھر وہ بے خود ہوتے چلے گئے تھے، اک اپنی مرحومہ بیوی کیلئے اور دوسرا اپنی سانس لیتی محبت کیلئے۔۔۔

کہنے کو یہ پاس کھڑے شخص کی محض سوچوں کے بھنور میں خیالات کی کچھ لہریں تھیں جن کو لکھائی دے دی گئی تھی مگر اس کے ساتھ کھڑی بیوی سے کوئی پوچھتا تو یہ ازدواجی زندگی کا وہ مینار تھا جو محبت، خلوص، قدر روانی کی بنیادوں پر کھڑا ابھروسے کا علم بلند کر گیا تھا۔ وہ بھروسہ جو وہ ہمیشہ اپنی ماں کے دل میں اپنے باپ کیلئے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ تحفظ کا۔۔۔ سراہے جانے کا۔۔۔ وفا کا وہ احساس جس میں نہال ہوتے وہ اپنے باپ کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

حارب کی محبت کی نرمی اس کے خوف کی شدت کا اثر زائل کر رہی تھی۔۔۔

انزلہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی، حارب دروازے کی ناب گھما کر اسے کھولتا اندر آیا، سامنے ہی انزلہ کھڑکی کے پاس کھڑی کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔

وہ مسکرایا۔ "شیطان کی نانی۔۔۔" وہ اس کا ہر انداز پہچانے لگا تھا، ابھی بھی ضرور اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا جس سبب وہ کال پر اتنا مصروف تھی کہ حارب کی آمد کا بھی علم نہیں

ہوا۔حارب نے اس کی کال میں مخل نہ ڈالنے کی غرض سے بہت احتیاط سے اپنی چابیاں اور موبائل سائیڈ میز پر رکھتے اپنی گھڑی اتارنے لگا۔

"ارے آپ کب آئے۔۔۔؟"انزلہ کال ختم ہونے کے بعد جیسے ہی مڑی،اسے حارب کو کمرے میں کھڑے دیکھ کر حیرت ہوئی۔وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس کے پاس آگئی اور اس کے بازو میں اپنا بازو ڈالتے ہوئے اس کے ساتھ سر ٹیک گئی۔

"جب شیطان میری بیوی کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔"اس نے شرارت سے انزلہ کی جانب دیکھا۔

انزلہ اس کے بازو پر سے سر اٹھاتی اس کا بازو چھوڑتی پیچھے ہو گئی۔

"ارے۔۔۔ارے۔۔۔"حارب نے فوراً سے اس کا ہاتھ پکڑا۔"اب لگ رہا ہے میری بیوی نے شیطان کے سامنے سر جھکا دیا ہے۔۔۔"

وہ ہنس دی اور اس کا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھوں میں لیتی ہوئی اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی۔"تم مجھے مطلبی کہو۔۔۔یا ں کچھ بھی۔۔۔مگر میرا دل تمہارے سامنے جھکنے لگتا ہے اور خواہش کرتا ہے کہ اس کے سارے نخرے صرف تم اٹھاؤ۔۔۔"وہ اک بار پھر بخود سی ہنس

دی۔ "کتنی عجیب بات ہے ناں۔۔۔ پہلے مجھے کسی سے فرمائش کرنا اپنی توہین لگتا تھا مگر اب دل کرتا ہے تم سے اس قدر۔۔۔ اس قدر فرمائشیں کروں اور تم پوری کرتے کرتے تھک جاؤ۔۔۔ اور پھر ایک دن تم عاجز آکر مجھے منع کر دو اور تمہارے منع کرنے کے باوجود بھی میری صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔۔۔" اس نے "اس قدر" پر اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں۔۔۔ وہ ہمیشہ سے اپنا بوجھ خود اٹھاتی آئی تھی اور جو بھی اس کیلئے کفیل ٹھہرا وہ اس کی ذات کو کچلتا چلا گیا، ہر بار اپنی خواہشات کے رد کئے جانے پر اس کی لوگوں سے وابستہ امیدیں خود بخود ختم ہوتی چلی گئیں۔ یہ امیدیں یونہی ختم نہیں ہو گئی تھیں، بلکہ اس سارے چکر میں اس کے دل کو لہولہان کر گئی تھیں، کتنی ہی بار اس کی امیدوں کا مینار بلند ہوا تھا اور کتنی ہی بار گرا تھا۔۔۔ ہم کہتے ہیں امیدیں وابستہ نہیں کرنی چاہئیں مگر امید تو محبت کی طرح ہوتی ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفقود کئے خود بخود اپنا مینار تعمیر کر لیتی ہے۔۔۔

اب وہ بدلنے لگی تھی، حارب کی محبت اسے بدل رہی تھی۔ اس کی نرم مزاجی کا عکس انزلہ کی طبیعت میں بھی جھلکنے لگا تھا۔ اس نے کہا تھا اگر انسان اپنے اعمال سے کسی کو خود سے نفرت کرنے پر مجبور کر سکتا ہے تو پھر محبت پر بھی کر ہی سکتا ہو گا۔۔۔ اور اب یہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"اور میری دعا ہے میں تم سے کبھی بھی عاجز آ کر تمہارے ساتھ کی عنایت کی ناشکری نہ کروں۔۔۔" حارب نے اس کے ماتھے کا بوسہ لیا۔ "اور تمہاری ہر خواہش تمہارے الفاظ دینے سے پہلے ہی پوری کر گزروں۔۔۔" وہ دونوں کچھ لمحوں تک چہرے پر مسکان سجائے مبہوت سے اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔

"ٹیرس پر چلیں۔۔۔؟" انزلہ نے کچھ دیر بعد اس سے کہا۔

حارب اس کا ہاتھ تھامتا ٹیرس پر آ گیا اور وہ دونوں جھولے پر بیٹھتے سامنے چمکتے چاند کو تکنے لگے۔

ناولز کلب

"کتنی باتیں کرنی ہیں۔۔۔؟" حارب نے ہنسی ضبط کئے پوچھا۔ جب بھی اسے بات کرنی ہوتی تھی وہ یہی تو کرتی تھی، اسے ساتھ لئے اپنے جھولے پر آ بیٹھتی تھی۔

انزلہ سر جھٹکتی ہنس دی۔ "آپ کو کیسے پتا چلا۔۔۔؟"

"دوست ہوں تمہارا۔۔۔" اس نے سر اٹھائے کہا، یوں جیسے دوست ہونے کے ناطے اتنا تو معلوم ہونا ہی چاہیے۔ ان کا رشتہ بدلا نہیں تھا بلکہ اور مضبوط ہو گیا تھا۔

"شوہر بھی تو ہیں۔۔۔" اس کی آواز میں اک عجیب سا احساس تھا، کیا وہ خوفزدہ تھی۔

"ہوں جب تم آپ کہتی ہو تو یاد آجاتا ہے کہ حارب میاں اب تم شوہر بن گئے ہو، ذرا رعب میں آؤ۔۔۔"

"پھر۔۔۔"

"پھر۔۔۔" اس نے سرد آہ بھری۔ "پھر خیال آتا ہے اگر میں شوہر بنا تو تم بھی بیوی بن جاؤ گی۔۔۔" اس نے پہلے شرارت سے کہا اور پھر انزلہ کا ہاتھ تھامتے یک دم سنجیدہ ہو گیا۔ "مجھے تمہاری اور اپنی دوستی بہت عزیز ہے، اگر تمہیں کبھی محسوس ہو کہ بحیثیت بیوی تم مجھ سے کوئی بات نہیں کر سکتی ہو تو بحیثیت دوست کر لینا مگر اپنے دل میں کوئی شکوہ مت رکھنا۔۔۔ واللہ اگر مجھے کبھی پتا چلا کہ میری ذات نے کبھی تمہیں خوفزدہ کیا ہے تو میرا دل مجھ سے روٹھ جائے گا۔۔۔"

انزلہ نے فوراً سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔ "ایسے مت کہو، اک دوسرے کے ساتھ کی ایک بہت بڑی قیمت چکائی ہے۔ اب کھو دینے کی سکت نہیں ہے۔۔۔" اس کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔ حارب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"ایسا ہے تو تم کبھی مجھ سے ڈرنا مت۔۔۔"

"تم مجھے ڈرانا ہی مت۔۔۔" وہ اک بار پھر آپ سے تم پر آچکی تھی۔

"اچھا۔۔۔ کیا تم مجھ سے ڈر سکتی ہو۔۔۔" اسے حیرانی ہوئی۔

انزلہ نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پر آہستہ سے سر ہاں میں ہلایا۔ "اگر انزلہ کو کوئی چیز خوفزدہ کر سکتی ہے تو وہ حارب ہمدانی کی ناراضگی ہے۔۔۔ ورنہ دنیا تو انزلہ کے جوتے کی نوک پر بھی نہیں۔۔۔"

"تم ہو تو حارب ہمدانی ہے۔۔۔ تم نہیں تو حارب ہمدانی بھی نہیں۔۔۔" اس نے واضح لہجے میں کہا۔ "چلو شاباش اب بات بتاؤ۔۔۔"

"مجھے پوچھنا تھا کیا آپ نے کانٹریکٹ بریچ کرنے کی پیمنٹ کر دی ہے۔۔۔؟"

"نہیں، ابھی تک پیمنٹ آئی نہیں تھی کل کروں گا۔۔۔"

"یاد ہے آپ نے تب مجھ سے پوچھا تھا میں کیسے ہینڈل کروں گی اور میں نے کہا تھا پتا نہیں، تب آپ نے کہا تھا آپ کو پتا ہے اور میں آپ کو ہینڈل کرنے دوں۔۔۔" انزلہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی، وہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے سر ہلا گیا۔

"مجھے اب سمجھ آگیا ہے اور میں چاہتی ہوں اب آپ اسے مجھے ہینڈل کرنے دیں۔۔۔"

حارب نے فوراً سے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے کچھ لمحے سوچنے کیلئے لئے تھے۔

"وہ اچھا آدمی نہیں ہے۔۔۔" بلآخر اس نے کہا۔

"آپ کی بیوی بھی اتنی اچھی نہیں ہے۔۔۔" انزلہ نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

"تم جانتی ہو ناں وہ تمہارے متعلق کیا سوچتا ہے۔۔۔"

اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔ "مجھے سکون نہیں آئے گا کہ کسی نے میرے ساتھ برا کرنا چاہا اور میں نے اسے جانے دیا۔۔۔" اس کے لہجے میں بچوں سی ضد تھی۔

"جب ہم اس کو اس کی پیمنٹ کر رہے ہیں پھر آخر کیا ضرورت ہے اس خبیث سے ملنے کی۔۔۔" حارب نے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا۔ انزلہ اس کی پرواہ پر کھل اٹھی۔

"بس میرا دل نہیں مانتا آپ کی حق حلال کی کمائی جس سے ہمارا آشیانہ تعمیر ہونا چاہیے تھا وہ بے وقت ہو کر یوں خاکستر ہو جائے۔۔۔" اس نے توقف کیا۔ "لیکن اگر جاؤں گی تو آپ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کی اجازت سے ورنہ نہیں۔۔۔"اس کی باتوں نے،اس کی آنکھوں کی لو نے حارب کے وجود کو معتبر کر دیا تھا۔

میاں بیوی کا رشتہ کوئی پزل نہیں ہوتی جس میں دونوں فریق تاعمر خود بخود کڑی سے کڑی ملا کر اک دوسرے کے احساسات کو جوڑنے کی کوشش کرتے رہیں،اس میں اظہار محبت،اظہارِ ستائش ضروری ہوتا ہے پھر بھلے وہ مرد ہو یاں عورت۔۔۔اظہار سے انا ٹوٹنے کے بجائے گھر جڑتا ہے۔۔۔اظہار کبھی کمزوری نہیں ہوتا۔۔۔

اگلے روز وہ اس کے آفس چلی آئی تھی،ریسیپشن پر پہنچ کر اس نے اپنا نام بتایا اور دوسری جانب معلوم پڑتے ہی فوراً سے اسے بلا لیا گیا۔

"ارے انزلہ۔۔۔تم یہاں۔۔۔کتنا خوبصورت سرپرائز ہے۔۔۔"

انزلہ نے مسکراتے ہوئے اپنا بیگ اک جانب پڑی کرسی پر رکھ دیا اور موبائل کو سامنے میز پر۔"کیسے ہو تم۔۔۔؟"

"میں ایک دم مست۔۔۔تم بتاؤ تم کیسی ہو۔۔۔"

"میں تو بالکل بھی اچھی نہیں ہوں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟"

"تم نے مجھے بتایا ہی نہیں تم میرے ساتھ ریلیشن شپ میں آنا چاہتے ہو مگر ان آفیشلی۔۔۔"وہ اک ادا سے منہ بنائے بولی تھی۔

"میں سمجھا تم۔۔۔"

"میں کیا۔۔۔؟"انزلہ نے شرارت سے آنکھیں چھوٹی کیں۔

"مجھے لگا تم نہیں مانو گی، تم نے آج تک کسی کو اپنے قریب جو نہیں آنے دیا۔۔۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"مگر تمہاری اور تمہاری بیوی کی لو میرج تھی ناں۔۔۔"

وہ ہنس دیا۔"تم نے ابھی خود ہی تو مانا کہ میں ان آفیشلی تمہارے ساتھ تعلق رکھنا چاہتا ہوں سوا سے کیسے پتا چلے گا۔۔۔ویسے بھی عورت وقت کے ساتھ اپنا حسن کھو دیتی ہے۔۔۔"

"عورت وقت کے ساتھ اپنا حسن کھو دیتی ہے یاں مرد وقت کے ساتھ اپنی وفا کھو دیتا ہے۔۔۔؟" اس نے ہنستے ہوئے چبھتے لہجے میں جواب دیا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تو پھر ہم کہاں مل رہے ہیں۔۔۔" اس نے پوچھا، اگلے ہی لمحے انزلہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائل اس کے سامنے میز پر اچھال دی۔

"یہ ایف آئی آر کی کاپی ہے، ایبڈکشن اور اٹیمپٹ ٹو مڈر کی۔۔۔" انزلہ کی بات پر اس نے فوراً سے آگے آتے ہوئے فائل اٹھائی اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے پڑھنے لگا۔

"ابھی جیل میں ہے، تم چاہو تو تمہیں بھی وہاں کی ہوا خوری کروائی جا سکتی ہے۔۔۔" انزلہ کی بات پر اس نے سر اٹھا کر بے یقینی سے انزلہ کی جانب دیکھا۔

"دیکھو ناں پچھلے تین سال سے وہ تمہارے ساتھ کانٹریکٹ میں ہے جو مزید پانچ سال تک چلے گا۔۔۔ اس لئے کون جانے تم دونوں نے مل کر ہی یہ سب پلین ترتیب دیا ہو۔۔۔" انزلہ اپنا فون وہاں سے اٹھا چکی تھی۔

"مگر تم جانتی ہو میرا ان سب میں کوئی ہاتھ نہیں تھا۔۔۔"

"مگر دنیا تو نہیں جانتی ناں، سوچو اگر یہ خبر چل جائے تو۔۔۔ چچ۔۔ چچ۔۔۔" اس نے جھوٹی ہمدردی سے کہا۔ "میری تو جو بربادی ہونی تھی وہ ہو چکی ہے اور تم جانتے ہو مجھے ویسے بھی یہ عزت وزت ٹائپ چیزوں کا خوف نہیں۔۔۔" انزلہ نے لاپرواہی سے اپنے ناخنوں کو دیکھا۔

سامنے بیٹھا شخص ہق دق اس کا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔ "مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔۔؟"

"کانٹریکٹ کو ریوک کرو جو میرے اور تمہاری کمپنی کے بیچ ہوا تھا۔۔۔"

اس نے کچھ دیر بعد سر ہلا دیا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔"

"اور جتنا فوٹو شوٹ ہو چکا ہے وہ باہر نہیں آنا چاہیئے۔۔۔"

"یہ میں نہیں کر سکتا، تم جانتی ہو وہ ہمارا کتنا بڑا کلائنٹ ہے۔۔۔"

انزلہ نے کندھے اچکائے۔ "تمہاری مرضی ہے، کلائنٹ گنوانا ہے یاں کمپنی۔۔۔" اس نے اپنا موبائل اس کے سامنے لہرایا۔ "تمہاری بیوی تمہارے اس ان آفیشل اظہار کو سن کر کافی خوش ہو گی۔۔۔"

اس کی آنکھیں باہر کو آئیں اور اگلے ہی لمحے وہ اپنی کرسی کی پشت سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھا تھا۔ "موبائل چاہیے۔۔۔؟" انزلہ نے مسکین سی صورت بنائی۔

"یہ موبائل مجھے دو، تم جانتی ہو تم ایسے یہاں سے جا نہیں سکتی۔۔۔"

انزلہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اب میں تمہیں یہاں سے جا کر دکھاؤں گی۔۔۔" اس نے اپنا بیگ اٹھایا۔ وہ سرعت سے اس کے آگے آیا، انزلہ نے اک گہری سانس بھری۔ "اتنا عرصہ میرے ساتھ کام کرنے کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے تم میرے ساتھ زبردستی کر سکتے ہو یاں مجھے میری مرضی کے خلاف یہاں رکنے پر مجبور کر سکتے ہو۔۔۔" وہ ہنسی اور اپنی دو انگلیوں کو اس کے کندھے پر رکھتے اسے اک جانب کو کر دیا۔ "اب میں چلتی ہوں تم اچھی طرح سے سوچ لو، پھر حارب کو بتا دینا۔۔۔"

وہ وہاں سے اٹھ آئی اور وہ پیچھے سے اپنے بال نوچتا رہ گیا، اس کے علاوہ اس کے پاس اب کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا۔ اسے اس کی آمد سے لگا تھا وہ اور حارب اب ساتھ نہیں ہیں مگر بات کے اختتام پر حارب کا حوالہ اس کے ہوش ٹھکانے لگا گیا۔

انزلہ ٹھیک ہو چکی تھی، اسی لئے تایا ابا نے آج قاسم کی منگنی کیلئے اور شادی کی تاریخ طے کرنے کیلئے آج وریشہ کے گھر جانے کا ارادہ کیا تھا اور اب تایا ابا کی فیملی کے ساتھ باقی دونوں فیملیز بھی اس وقت وریشہ کے گھر کیلئے نکل چکی تھیں۔تایا ابا کی گاڑی ڈرائیور چلا رہا تھا، گھر کے سبھی بڑوں کو اک گاڑی میں بیٹھا دیا گیا تھا اور سبھی جوان دوسری گاڑی میں ہو لئے تھے۔حارب گاڑی چلا رہا تھا جبکہ قاسم مسلسل موبائل پر مصروف تھا۔

"قاسم بھائی یہ آپ موبائل پر کس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔۔۔"لاریب نے اپنی سیٹ سے سر اونچا کئے قاسم کے موبائل میں جھانکنے کی کوشش کی، حارب کے چہرے پر مسکان بکھر گئی۔

"ہر کسی کی قسمت تمہارے حارب بھائی جیسی تھوڑی نہ ہوتی ہے کہ گھر کی ہی لڑکی مل جائے اور وہ بھی بنا کسی سماج کی دیوار کے۔۔۔"

"خیر گھر کی لڑکی تو تمہارے لئے بھی تھی۔۔۔"انزلہ کا اشارہ کس جانب تھا سبھی سمجھ چکے تھے، لاریب اور حارب کا قہقہہ اک ساتھ گاڑی میں گونجا۔

"تم لوگ مجھے معاف ہی رکھو اور جہاں میرا ٹانکہ فٹ ہونے جارہا ہے ناں وہاں ہونے دو۔۔۔"

"اچھا، یہ تو بتادیں فون پر کس کے ساتھ مصروف ہیں۔۔۔؟" لاریب کی سوئی ابھی تک وہیں تھی۔

"ارے انزلہ تم نے علی کو نہیں دعوت دی۔۔۔؟ آفٹر آل وہ بھی تو آدھا ہی صحیح مگر ہمارے گھر کا فرد بن چکا ہے۔۔۔" قاسم نے لاریب پر چوٹ کی۔

"نہیں وہ آج کل بہت مصروف ہے۔۔۔" انزلہ نے شرارت سے کہا۔

"حارب بھائی آپ اپنی بیوی کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

"انزلہ تھوڑا سا لیفٹ کو ہو کر بیٹھیں۔۔۔" حارب نے ہنسی دبا کر کہا، انزلہ حیرانی سے بائیں جانب کو ہو گئی۔ "ہاں اب نظر آرہی ہیں۔۔۔" اس کے کہتے ہی ان تینوں کی ہنسی چھوٹ گئی ۔لاریب منہ بسورتی سینے پر بازو باندھے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئی۔

"ارے۔۔۔ارے۔۔۔یہ ننھی گڑیا تو ناراض ہو گئی، بھئی اب کوئی لاریب کو تنگ نہیں کرے گا۔۔۔" حارب کے جملے پر لاریب مسکرائی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سچ بولنے میں بھلا تنگ کرنے والی کیا بات ہے، ہم سب جانتے ہیں وہ جناب کدھر مصروف ہیں۔۔۔" قاسم نے لاریب کو دیکھا۔ "اس نے اسے نکاح سے پہلے ناول پڑھنے کا ٹاسک جو دیا ہے۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔ اس میں کون سی غلط بات ہے اس نے اپنی خواہش بتائی کہ اس کی بیوی کیسی ہونی چاہیے اور میں نے اپنا بتادیا کہ میرا شوہر بھی ایسا ہونا چاہیے۔۔۔" لاریب کی بات پر قاسم تو گردن گھمائے شاک کے عالم میں اسے دیکھتا رہ گیا، وہ اس سے ایسی فہم والی باتوں کی امید نہیں کر رہا تھا۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی آخر اس میں غلط تھا بھی کیا شادی جیسے پاکیزہ اور ذمہ داری سے بھرپور بندھن میں بندھنے کیلئے ان دونوں نے اک دوسرے کو اپنے اپنے ہمسفر کی خواہش کا بتادیا تھا۔

وہ لوگ اس وقت وریشہ کے گھر میں موجود تھے، حیران کن طور پر یہاں چائے کی ٹرالیاں ٹرے لانے والا کوئی سین نہیں ہوا تھا۔ وریشہ کو اپنے کمرے میں ہی ٹھہرایا گیا تھا اور پھر کچھ دیر بعد سبھی عورتوں کو اس کے پاس لے جایا گیا تھا، ویسے بھی مردوں کو بہو کی شکل و

صورت دیکھنے کی کیا ہی غرض اور لڑکا تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ کچھ لمحے وریشہ کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ سب واپس سے ڈرائنگ روم میں آ گئیں۔ سارے بڑے خوش گپیوں میں مصروف ہو چکے تھے جب وریشہ کی چھوٹی بہن نے قاسم لوگوں کے پاس آکر کہا۔ "میں آپ لوگوں کو اپنا گھر دکھاؤں۔۔۔؟" قاسم اور حارب نے تایا کی جانب دیکھا جنہوں نے سر ہلا کر اجازت دے دی۔ وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھتے وہاں سے اس کے ساتھ چل دیے، انزلہ اور لاریب تو غالباً پہلے سے ہی وریشہ کے پاس تھیں۔ وہ بچی ان دونوں کو لئے اک جانب بنے روم میں آ گئی، اور جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے قاسم کو کمرے کی ڈیکوریشن دیکھ کر حیرت انگیز طور پر جھٹکا ہی لگا تھا، وہ کمرا بہت زیادہ تو نہیں مگر تھوڑا بہت ہی منگنی کی مناسبت سے سجایا گیا تھا اور سامنے ہی صوفے پر وریشہ بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ابھی تک متعجب سا وہاں کھڑا تھا، لاریب نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ کر اسے صوفے پر گرایا۔ "آپ کی اس یقینی بے یقینی میں گھر کا کوئی بڑا آ جائے گا۔۔۔"

انزلہ نے اپنے بیگ سے حارب کا کیمرہ نکال کر اسے تھمایا۔

"تم نے کیا کہا تھا تم منگنی کی انگوٹھی اپنی ہونے والی زوجہ محترمہ کو خود پہنانا چاہتے ہو۔۔۔"انزلہ نے کہتے ساتھ ہی اپنے بیگ سے انگھوٹیاں نکال کر دونوں کی جانب بڑھائیں۔ قاسم نے جیسے ہی ڈبیا کھولی تھی اس نے واپس سے تیز نگاہوں سے انزلہ کی جانب دیکھا۔

"جھوٹی تم نے تو کہا تھا تمہیں یہ انگوٹھیاں اپنے اور حارب کیلئے چاہیے۔۔۔"وہ خود کو بیوقوف بنائے جانے پر تلملا اٹھا۔انزلہ باقاعدہ اسے جیولری شاپ پر یہ کہہ کر لے کر گئی تھی کہ اسے اپنے اور حارب کیلئے انگوٹھی چاہیے اور جس کی پیمنٹ قاسم نے کی تھی۔

"میں کیوں تم سے لینے لگی، میرا شوہر خود مجھے اپنے پیسوں سے دلا سکتا ہے۔۔۔"کہنے کے ساتھ ہی انزلہ نے اس کے سامنے ہاتھ کیا تھا جس میں انگوٹھی چمک رہی تھی جو حارب نے اسے دلائی تھی۔"اور ویسے بھی جس کو خود انگوٹھی پہنانے کا شوق ہو وہ پھر انگوٹھی خریدے بھی اپنے پیسوں سے۔۔۔"

"یار۔۔۔کوئی آجائے گا۔۔۔"لاریب نے مداخلت کرتے ہوئے ان دونوں کو روکا۔

وریشہ کی بہنوں نے اور قاسم لوگوں نے مل کر وہی اک چھوٹی سی منگنی کی رسم کرلی تھی، حارب نے ان سبھی لمحات کو اپنے کیمرے میں مقید کیا تھا۔انگوٹھی پہنانے کے بعدان لوگوں نے میٹھائی سے بھی منہ میٹھا کرلیا۔

"اہم۔۔۔اہم۔۔۔" قاسم نے کھنکھارا۔ سبھی اس کی جانب متوجہ ہوئے، وہ مسکین سی شکل بنا کر مسکرادیا اور ساتھ میں ہی اس نے سب سے بچ بچا کر حارب کو اشارہ بھی کردیا۔حارب بھی ڈھیٹ بنا اپنے کیمرے میں مقید مناظر کو دیکھتا رہا۔

"اہم۔۔۔۔" اب کی بار وہ زور سے کنکھارا، وریشہ کی بہن نے اس کے سامنے فوراً سے پانی کا گلاس کردیا۔وریشہ نے انگشت شہادت کو اپنے لبوں پر رکھتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

"یار۔۔۔اب تم لوگ کیا ہمیں چند لمحوں کی پرائیویسی بھی نہیں دے سکتے۔۔۔"

"ابھی تمہاری صرف منگنی ہوئی ہے زیادہ چوڑے ہونے کی ضرورت نہیں، یہیں جو دو چار ڈائیلاگ بولنے ہیں ناں جلدی سے بولو اور نکلو۔۔۔" حارب نے کیمرے پر سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔

"اب کیا تم لوگوں کے سامنے اپنی ہونے والی بیوی کی تعریف کروں۔۔۔؟"

"ہماری ناک کے نیچے عاشقی کر سکتے ہو، انگوٹھی پہنا سکتے ہو، نظریں بھر کر دیکھ سکتے ہو مگر چھٹانک بھری زبان ہلا کر اظہار نہیں کر سکتے۔۔۔"

"تو تم نے نہیں کی۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔"اس نے کندھے اچکائے اور آہستہ سے انزلہ کے گرد اپنا بازو پھیلایا۔"میں تو سب کے سامنے تعریف بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"انزلہ کی آنکھوں کی چمک بڑھی، اس کا لمس اسے کبھی غیر آرام دہ نہیں کرتا تھا، اس کے لمس میں سب سے پہلے دوستوں والا مان ہوتا تھا پھر ہمراہی کا عہد، پھر محبت کی وہ تعریف جو جسم سے زیادہ ساتھ کی مطلوب ہوتی تھی، جس میں عقیدت کی چھاؤں میں انزلہ کی خواہش کی چاہ سے آگے کوئی خواہش نہیں ہوتی تھی۔

"پہلے تم اچھی لگتی تھی مگر اب بے مثال لگتی ہو۔۔۔"حارب نے انزلہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا، وہاں بیٹھے سبھی چہرے مسکرا اٹھے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے جب میرا نکاح ہو گا میں بھی یوں سب کے سامنے تعریف کر دوں گا۔۔۔"قاسم نے فوراً سے کہا۔

"نہیں کر پائیں گے کیونکہ سب کے سامنے بیوی سے اظہارِ محبت کرنا ہر مرد کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔" لاریب نے قاسم پر چوٹ کی اور پھر فوراً سے بھاگ کر حارب کے پیچھے ہوئی۔

اس کے بعد وہ سب مسکراتے وریشہ کو دعائیں دیتے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"دو بہنوں کا اکیلا دوست ہونے کے ناطے مجھے تعریف کرنی آتی تو نہیں مگر سچ بولنا ضرور آتا ہے۔۔۔اور سچ یہ ہے کہ اس قدر صبر سے میرا انتظار کرنے کیلئے میں دل سے تمہارا ممنون ہوں۔۔۔اور مجھے تمہارے دل کی شفافیت بہت پیاری ہے۔۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے وریشہ سے کہا، وہ مسکراتے ہوئے داد وصول کر گئی۔

قاسم بھی نکل آیا تو وہ سبھی جس شرافت سے گئے تھے اسی شرافت سے واپس آکر بڑوں کے بیچ بیٹھ گئے۔

حارب انزلہ کو لئے بازار آیا تھا، گاڑی پارک کرتے جیسے ہی وہ اتری اپنے سامنے موجود دکان کو دیکھ کر اس نے متعجب نگاہوں سے حارب کو دیکھا، وہ اس کا ہاتھ تھامتا اندر کی جانب بڑھ آیا۔ یہ دکان برائیڈل ڈریسز کی تھی۔

"یہاں کہاں۔۔۔" انزلہ نے اپنے ساتھ چلتے حارب سے کہا۔ "میرا مطلب کس لئے۔۔۔"

"برائیڈل ڈریس لینے۔۔۔" اس نے سہولت سے اک ڈریس کو دیکھا۔

"ہیں۔۔۔" انزلہ کا ہیں ضرورت سے زیادہ لمبا ہوا تھا۔

"ارے ہماری ریسیپشن کیلیئے۔۔۔"

"اور یہ کب ہوا۔۔۔" وہ اب اس کو گھور رہی تھی۔

"جب صبح تمہیں دیکھا تھا۔۔۔" انزلہ کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلیں۔ "تمہیں گھر میں دیکھ کر بیوی بیوی والی فیل ہی نہیں آئی یوں لگا جیسے گھر سے بھگا کر لایا ہوں۔۔۔"

"ہاں ریسیپشن کرنے سے آپ کو محسوس ہونے لگے گا کہ میں آپ کی بیوی ہوں۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں۔۔۔"اس نے انزلہ کا ہاتھ تھاما"میں چاہتا ہوں میں سب کو چیخ چیخ کر بتاؤں کہ میں اب ہر خوف سے آزاد ہو گیا ہوں، حارب انزلہ کو کھو دینے کے خوف سے آزاد ہو چکا ہے۔۔۔"جذب سے بولتے خوشی کے احساس تلے اس کی آواز اونچی ہو گئی۔انزلہ اس کے چہرے کی جانب دیکھتی کھلکھلا اٹھی تھی اور وہاں موجود سٹاف نے بھی بے ساختہ ہی اس دیوانے کی بلائیں لے لی تھیں۔

وہ اس وقت کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے، محمود صاحب نے اک نظر اپنے سامنے بیٹھی نفیس خاتون پر ڈالی جو کہیں سے بھی اک بیٹی کی ماں نہیں لگتی تھی، مگر اس کے چہرے پر کہیں ناں کہیں فہم کی واضح شعاعیں سامنے بیٹھے شخص کی آنکھوں کو بخوبی اپنی لپیٹ میں لے رہی تھیں، ان کے چہرے پر اک لمبی مسافت کے واضح اثرات دکھائی دے رہے تھے مگر ان کی شخصیت میں آج بھی اتنی ہی مضبوطی معلوم ہوتی تھی۔فیروزی رنگ کا دوپٹا سر پر اوڑھے وہ خود اعتماد سی ان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں۔

انزلہ نے انہیں اپنی زندگی شروع کرنے کیلئے سمجھایا تھا اور پچھلے کچھ دن سے وہ مسلسل انہیں سمجھانے پر تلی ہوئی تھی، اسی سبب انہوں نے محمود صاحب سے خود بات کرنے کو زیادہ بہتر سمجھا تھا۔ کم سے کم گزرے وقتوں سے انہیں اس بات کا تو بخوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ شادی محض آنکھیں بند کر کے دھمال ڈال لینے کا نام نہیں ہے۔۔۔ وہ ہمیشہ سے اس بابت اپنے قدم سوچ بچار کر کے رکھتی آئی تھیں، کمال کے ساتھ شادی انہوں نے محض انزلہ کیلئے کی تھی مگر اب آگے وہ پر سکون زندگی گزارنا چاہتی تھیں۔

"خیریت تو ہے ناں جو آپ نے یوں بلایا ہے۔۔۔" بلآخر محمود صاحب نے اس بیٹھک کو کوئی مقصد دینے کی کوشش کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے سامنے پر سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھا۔ "انزلہ نے مجھ سے شادی کی بات کی ہے، میرے خیال سے حارب نے بھی آپ سے کچھ ایسی ہی بات کی ہو گی۔۔۔"

وہ میٹھا سا ہنس دیے۔ "ہاں وہ میرا دوسرا باپ ہے، میرے متعلق سب جانتا ہے۔۔۔"

"پھر آپ کی اس متعلق کیا رائے ہے۔۔۔؟"

"میری آج بھی وہی خواہش ہے جو برسوں پہلے تھی مگر میں آپ کی رائے کا بھی احترام کرتا ہوں۔۔۔آپ کیا سوچتی ہیں۔۔۔۔"

"میرا خیال ہے اب ہم عمر کے اس حصے میں آچکے ہیں جہاں ہم ہر بات بہت کھل کر کر سکتے ہیں۔۔۔کمال سے شادی سے پہلے میری منگنی میرے کزن سے ہوئی تھی، روحین آپا کے بھائی سے۔۔۔"انہوں نے اک سرد آہ بھری۔"مگر میں نے باوجود اپنے خاندان کی ناراضگی کے اسے توڑ دیا،ان سب نے بھی اپنے ہاتھ میرے اوپر سے اٹھا لئے۔۔۔روحین آپا مجھ سے مختلف تھیں، مجھے ذلت کی روٹی اور چھت نہیں چاہیے تھی۔۔۔پھر جب اس کے شوہر نے میری بہن کی تذلیل کرنی شروع کی اور اس کے بھائیوں نے اس پر چپ سادھ لی مجھے اپنی سبھی تکالیف بھول گئیں اور اس بات کا پچھتاوا بھی کہ میں نے خاندان کے خلاف جا کر اپنے تایا کے اس بیٹے کو انکار کر دیا جس نے ہمیشہ میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔"انہوں نے توقف کرتے ہوئے محمود صاحب کی جانب دیکھا،وہ توجہ سے انہیں ہی سن رہے تھے۔

"میں اپنی بہن کی شادی شدہ زندگی اور پھر اپنی زندگی دیکھ کر اس شادی نام کی چیز سے کافی متنفر ہو گئی تھی، مگر وقت آپ کا چیزوں کو دیکھنے کا نظریہ بدل دیتا ہے، مجھے بھی احساس ہوا

کے شادی کرنا غلط نہیں ہے شادی کیلئے آنکھیں بند کر کے اپنے شریک حیات کا انتخاب کر لینا غلط ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتی میں عمر کے اس حصے میں بھی کوئی اندھا فیصلہ لوں۔۔۔ میرے لئے اگر شادی ہے تو سکون ہے نہیں تو نہیں ہے۔۔۔"

"میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور اس کا ثبوت آپ کے سامنے ہے۔۔۔ حارب کی ماں میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی تو ہم نے خوش اسلوبی سے اپنی راہیں جدا کر لیں۔۔۔"

انہوں نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن آپ نے حارب سے جو کہا تھا وہ مجھے تشویش میں ڈال رہا ہے، آپ اسے انزلہ کے کیس کو آگے چلانے کے حق میں نہیں لگے جبکہ یہ بات سب پر خاصی واضح ہے کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ کچھ پل کیلئے خاموش رہے، جیسے جواب کیلئے مناسب الفاظ تلاشنا چاہ رہے ہوں۔۔۔

"دیکھیں میرا ماننا ہے کہ ہر انسان کا محبت اور فکر کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے، آپ اسے میری انزلہ اور حارب کیلئے فکر اور محبت سمجھ لیجیے۔۔۔"

وہ پھیکا سا مسکرا دیں۔"آپ جانتے ہیں میری اور باجی کی زندگی میں آنے والے ہر مرد کا یہ خیال تھا کہ وہ ہماری محبت اور فکر میں ہمیں سولی لٹکا رہا ہے۔۔۔"

محمود صاحب کچھ لمحوں کیلئے لاجواب ہو گئے،ان دونوں کے بیچ کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے پھر محمود صاحب نے ٹھہری مگر نرم تاثر لئے لہجے میں کہا۔

"اللہ شاہد ہے میرا مقصد آپ کی زندگی میں آنے والے پہلے مردوں میں سے کسی کے ساتھ مماثلت نہیں رکھتا،آپ شاید ٹھیک ہیں ہم سب کا چیزوں کو دیکھنے کا زاویہ مختلف ہوتا ہے مگر ہمیں اپنے زاویے کو دوسروں پر تھوپنا نہیں چاہیے۔۔۔آپ کی شخصیت کے بہت سے پہلو مجھ پر آشکار ہوئے ہیں،مگر میرا خیال ہے مجھ سے متعلق تقریباً ہر چیز ہی آپ کو معلوم ہے۔۔۔مجھے آپ اچھی لگی تھیں،مجھے لگا تھا ہم دونوں ایک دوسرے کیلئے اچھے رفیق ثابت ہوں گے مگر آپ نے انکار کر دیا اور میں نے بھی اپنا رخ موڑ لیا کیونکہ میں محبت میں ہرگز جبر کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔میں بھی آگے بڑھ گیا تھا اور آپ بھی مگر دیکھیں قسمت بھی میری جانب ہے،واپس سے ہمیں ایک دوسرے کے سامنے لے آئی لیکن مناسب وقت پر۔۔۔"

انہوں نے اپنی بات مکمل کرلی تھی اور اب وہ ان کی جانب دیکھتے ان کے جواب کے منتظر تھے۔

"آپ جانتے ہی ہیں میں نے عمر کا اک خاص حصہ اکیلے گزارا ہے،اور عمر کے اس حصے میں آکر اپنی تنہائی کو بانٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔میں چاہتی ہوں ہمیں شادی سے پہلے اک دوسرے کی خوبیوں اور خامیوں دونوں کے بارے میں پتا ہو،اس لئے کہ ہمیں پتا چل سکے کہ آیا ہم ان خامیوں کو نظرانداز کر بھی سکتے ہیں یاں نہیں۔۔۔"

جانے کیوں وہ مسکرادئے۔"میں آپ کے اسی فہم کا قائل ہوا تھا،شاید یہی فہم۔۔۔یہی شخصیت کا ٹھہراؤ تھا جس نے مجھے آپ کی جانب متوجہ کیا تھا اور یقین جانیں اب بھی آپ کی ہی طرف متوجہ ہوں۔۔۔رہی بات اکیلے ہونے کی تو پریشان نہ ہوں میں نے بھی زندگی کا اک حصہ اکیلا گزارا ہے،مانتا ہوں مرد ویسے مکمل طور پر تنہا نہیں ہوتا جیسے عورت ہو جاتی ہے مگر محبوب کا نصیب نہ ہونا دونوں پر ہی نظرانداز ہوتا ہے۔۔۔"محمود صاحب کی بات پر وہ مسکرادیں۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میں زندگی کے حصے میں بیٹھ کر کسی سے اپنی شادی پر بات کر رہی ہوں گی، لیکن انزلہ کہتی ہے حلال کام جائز ہی ہوتا ہے خواہ عمر کا کوئی بھی حصہ ہو۔۔۔"

"ارے۔۔ارے۔۔۔خاتون کیا آپ ہمیں بڈھا کہہ رہی ہیں۔۔۔"

فرحین صاحبہ ہنس دیں۔"اس عمر میں بالوں کا سرپر ہونے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ میں ابھی تک جوان ہو کے مصداق آپ چلیں۔۔۔۔"

"دیکھیں لیڈی محبت اپنی جگہ، مگر یہ عمر کا مذاق قطعی مناسب نہیں۔۔۔"انہوں نے کسی چھوٹے بچے کی طرح کہا تھا اور فرحین بیگم ان کی بات پر ہنستی چلی گئیں۔

Clubb of Quality Content

آج تین جوڑیوں کی شادی تھی، قاسم اور وریشہ، لاریب اور علی، فرحین صاحبہ اور محمود صاحب کی۔انزلہ اور حارب باقی گھر والوں کی طرح منتظمین میں سے تھے،اس کے باوجود بھی انزلہ باقی دلہنوں کی طرح ہی بھاری بھر کم جوڑا پہنے ہوئے تھی ہاں اس کا رنگ دلہنوں کے جوڑے سے مختلف تھا۔اپنی شادی پر وہ یوں تیار نہیں ہو پائی تھی مگر اب وہ دیوانہ اس کے سبھی خوابوں کو پورا کر رہا تھا،اس کی ننھی ننھی ان کہی خواہشات کو عمل دے رہا تھا۔۔۔

فرحین صاحبہ رخصت ہو کر اپنے ہی گھر میں رہی تھیں، یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اصل رخصتی محمود صاحب کی ہوئی تھی۔انزلہ نہیں چاہتی تھی اس کی اناں اس گھر کو یوں چھوڑ کر جائیں جس کو آباد رکھنے کیلئے انہوں نے اک عمر دی تھی۔

انزلہ خود حارب کے ساتھ ہمدانی ہاؤس شفٹ ہو چکی تھی، آج کے فنکشن میں تین جوڑیوں کو سنبھالنا اس کیلئے آزمائش سے کم نہیں تھا پھر جن میں لاریب اور قاسم جیسے لوگ بھی ہوں۔وہ تھکی ہوئی اپنے کمرے میں آکر پہلے بیٹھی اور پھر ویسے ہی ٹانگیں لٹکائے بیڈ پر پیچھے کو گر گئی، آج تھکا دینے والا دن تھا، اسی اثناء میں حارب بھی کمرے میں آیا اور اس کی مخالف سمت میں اسی کے انداز میں بیڈ پر ڈھ گیا۔کچھ پل دونوں یونہی لیٹ کر اپنی تھکان اتارتے رہے پھر حارب نے انزلہ کی جانب دیکھا، انزلہ نے بھی لیٹے لیٹے اپنی گردن گھما کر اپنے چہرے کا رخ اس کی جانب پھیرا اور پھر دونوں ہی اپنی اپنی حالت پر اک ساتھ ہنس دیئے۔

"بہت تھکان ہو گئی ناں۔۔۔" حارب نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا، انزلہ اپنا سر ہاں میں ہلا گئی۔

تبھی ان کے دروازے پر ناک ہوا تھا۔"آ جائیں۔۔۔"حارب نے سیدھے بیٹھتے ہوئے گردن گھما کر دروازے کی جانب دیکھا،وہاں سے ملازمہ ہاتھ میں نیم گرم پانی والا ٹب لئے اندر آئی تھی اور اس نے انزلہ کے پاس رکھ دیا۔

"پلیز دو کپ کافی بھی بنا کر دے جایئے۔۔۔"حارب نے کہا اور وہ سر ہلاتی چلی گئیں۔

انزلہ نے لیٹے لیٹے ہی اپنے پاؤں پانی میں بھگو لئے تھے۔"آئی لو یو۔۔۔"اس کے لہجہ راحت سے بھرپور تھا۔

وہ جانتا تھا سارا دن بھاگ دوڑ کرنے کے سبب اس کے پاؤں اس وقت تھک چکے ہوں گے ،اس لئے وہ کمرے میں آنے سے پہلے ہی ملازمہ کو نیم گرم پانی لانے کا کہہ آیا تھا۔

حارب واپس سے بیڈ پر گرتے ہوئے مسکرا دیا۔"تم نے تھینک یو کا متبادل تو کافی خوبصورت نکالا ہے۔۔۔"حارب نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا اور پھر اپنے سینے پر رکھ لیا۔"کتنا مسحور کن احساس ہے ناں تم میری دوست بھی ہو اور شریک حیات بھی۔۔۔"وہ سوچ کر خود ہی مسکرا دیا۔انزلہ بچوں کی طرح پانی میں پاؤں چلانے لگی۔

"حارب۔۔۔"کچھ لمحوں بعد انزلہ نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہمم۔۔۔"

"تم نے کہا تھا تم نہیں چاہتے میں اور تم بھی اپنے والدین جیسی زندگی گزاریں۔۔۔"

حارب بھی رخ موڑ کر اس کی جانب متوجہ ہو گیا،اس نے اک گہری سانس بھری۔"میں یہ بھی نہیں چاہتا ہماری اولاد ہمارے جیسی زندگی گزارے۔۔۔"

انزلہ کے چہرے پر دھیمی سی مسکان پھیل گئی۔۔۔اس نے سر اٹھا کر حارب کی آنکھوں میں دیکھا،دونوں کی آنکھوں نے اک دوسرے کے خیالات کی مماثلت کا اظہار کیا تھا جس پر دونوں کی آنکھوں میں اک نرمی کا تاثر ابھرا۔

"اور ہم اپنے والدین کی شدت پسندی کا بدلہ ان سے لیں۔۔۔"وہ واپس سے چھت کو تکتے ہوئے بولی۔

"اور ان کی شخصیت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو۔۔۔"حارب بھی چھت کو دیکھنے لگا تھا۔

"اور ہم خود کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کا بدلہ ان سے لیں۔۔۔"اس نے اپنی اک اور محرومی کا ذکر کیا۔

"اور میں والدین کی اک ساتھ محبت کا طلبگار ان کو بھی اسی محبت کیلئے ترساؤں۔۔۔" حارب نے بھی اپنی جانب کی داستان سنائی۔

"پھر۔۔۔"

"وہی جو تم سوچ رہی ہو۔۔۔" حارب نے اس کی آنکھوں میں دیکھا، انزلہ کی آنکھوں میں ابھرتا تاثر اس کی سوچ کے صحیح ہونے پر مہر ثبت کر رہا تھا۔ "میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہی ہو مگر مجھے اچھا لگے گا اگر تم بلا جھجک مجھ سے اپنی کہو گی۔۔۔"

انزلہ کی نظریں جھکتی ہوئی اس کے چہرے سے ہٹتی بیڈ پر آ گئیں۔ "مجھے لگتا ہے مجھے تھیراپی کی ضرورت ہے۔۔۔" اس نے پل کے پل حارب کی جانب دیکھا پھر اس کے ہاتھ میں مقید اپنے ہاتھ کو۔ "اور میں چاہتی ہوں ہم اپنی فیملی پلین کرنے سے پہلے خود پر توجہ دیں، ماضی نے ہماری شخصیت میں بہت توڑ پھوڑ کر دی ہے، بھلے ابھی کچھ وقت کیلئے ہم دونوں اک دوسرے کے نئے نئے ساتھ نصیب ہونے کے سبب اپنی محرومیوں کو پس پشت ڈال دیں مگر یہ سب عمر کے کسی حصے میں ناسور بن کر ابھرے گا، اس لئے ایسا وقت آنے سے پہلے بہتر ہے ہم اس کا سدباب کر لیں۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے ہمارے پاسٹ ٹراماز ہیں، جو شاید ابھی کچھ وقت

کیلیئے ہم دبالیں مگر مستقبل میں وہ اپنا اصر دکھائیں گے، میں نہیں چاہتی میں اپنے اندر جو اک غصہ ہے، جو شدت ہے وہ تم پر یاں اپنی آنے والی اولاد پر نکالوں۔۔۔ میں اب کسی کو کھونا نہیں چاہتی نہ تمہیں نہ خود کو۔۔۔" اس کی آواز میں اک ندامت بھی تھی مگر اس سے کہیں زیادہ پہلو میں لیٹے ہوئے شخص کے ساتھ ویسی زندگی گزارنے کا خوف بھی تھا جس سبب وہ مسلسل بھاگتی آئی تھی۔

حارب کچھ پل خاموش رہا، پھر وہ کچھ کھویا کھویا سا بولا تھا۔" میں ہمیشہ اکیلا رہا ہوں۔۔۔ ہم دونوں اک دوسرے کی سنگت میں بھلے برے وقت سے نکل تو آئے ہیں مگر یہ میری شخصیت کی اک کمزوری ہے، جس سبب شاید تمہیں یاں ہماری فیملی کو آگے چل کر کچھ برداشت کرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔ مجھے بھی یہی لگتا ہے ہمیں ابھی فیملی پلین نہیں کرنی چاہیے ، ہمیں پہلے خود ہیل ہونے کی ضرورت ہے۔۔۔"

انزلہ اس سے یہی بات کرنا چاہتی تھی اور وہ بھی اس سے یہی بات کہنا چاہتا تھا، شاید یہی ذہنی ہم آہنگی تھی جو ان دونوں کیلیئے آسانیاں کر گئی تھی۔

حارب دھیما سا مسکرا دیا۔" پتا ہے مجھے کیا لگتا ہے۔۔۔" اس نے انزلہ کی جانب دیکھا۔

"کیا۔۔۔"

"بچپن ساتھ گزارنے والے دوست اک دوسرے کی شخصیت پر گہرا اثر چھوڑ دیتے ہیں اور یوں گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ان کی سوچ کے زاویے ملنے لگتے ہیں۔۔۔"شادی کے بعد بھی اس کیلئے انزلہ کے ساتھ خود کی دوستی عظیم تھی۔"میں بھی ایسا ہی چاہتا تھا مگر مجھے اندازہ نہیں تھا تم اس بات پر کیسے ری ایکٹ کرو گی۔۔۔ لیکن حقیقت میں، میں نہیں چاہتا ہم وہی غلطیاں دہرائیں جو ہمارے ماں باپ نے دہرائیں۔۔۔ مجھے تم ضروری ہو اور تمہیں میں اور فی الحال جب تک ہماری تھیراپی ختم نہیں ہو گی یہی ہمارے لئے کامل ہے۔۔۔"حارب نے اک گہری سانس لی پھر تکان سے مسکرایا۔"چلو اچھا ہے، ہم بکھر بھی گئے تو کیا۔۔۔ آنے والے تو سنور جائیں گے۔۔۔"

وقت کسی کیلئے آہستہ نہیں ہوتا۔۔۔ وقت اپنی رفتار کبھی کم نہیں کرتا، مگر اسے اب وقت کی رفتار کا کوئی غم لاحق ہونے والا نہیں تھا، چاہے وہ تیز چلتا یاں آہستہ۔۔۔ اسے انزلہ سے غرض تھی اور وہ اس کے ساتھ تھی۔۔۔ وقت اگر گزر بھی رہا تھا تب بھی اسے کوئی ملال نہیں تھا۔۔۔ اسے جس تک پہنچنا تھا وہ پہنچ چکا تھا۔۔۔ وہ وقت کی سوئیوں پر غرق آلود ہونے

Clubb of Quality Content

کے بجائے اس کی سنگت پر نحال ہونا چاہتا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ تھی۔۔۔وہ اس کے ساتھ رہنے والی تھی۔۔۔وقت آہستہ چلتا تب بھی وہ اس کے سنگ رہنے والی تھی، اگر تیز چلتا تب بھی اسے ہی اس کی ہمسفر رہنا تھا۔۔۔آغاز سے اختتام اسی کے ساتھ طے تھا۔۔۔کہانی کے اس صفحے پر بھی وہی تھی کہانی کے اُس صفحے پر بھی وہی رہنے والی تھی۔۔۔

انزلہ نے بے ساختہ ہی اس کے ہاتھ کو چوما۔"لوزیو سو مچ۔۔۔"

حارب مسکراتا ہوا آہستہ آہستہ اس کے بال سہلانے لگا، اس کی باتیں سن کر انزلہ کا دل اطمینان میں آگیا تھا اور پھر کب تک وہ اس کے بال سہلاتا رہا اور کب ان دونوں کی آنکھ لگ گئی، ان دونوں کو ہی معلوم نہیں ہوا تھا۔ ملازمہ بھی اک سے دوبار ناک کرنے کے بعد جا چکی تھی۔ وہ ویسے ہی پانی میں پاؤں ڈبوئے ہوئے تھی اور حارب کا ہاتھ انزلہ کہ بالوں میں تھا۔

محبت ہم خیال بھی ہو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت ہو سکتی تھی اور پھر وہ محبت آپ کی ہمسفر بھی بن جائے۔۔۔وہ دونوں بھی اس وقت اسی پر سکون احساس کے زیر اثر نیند کی وادی میں اتر چکے تھے۔

گزرے وقت نے ان دونوں کو اک چیز تو سیکھا دی تھی، وہ یہ کہ اپنی کوتاہیوں کو مان لینے سے آپ کئی غلط راستوں کے انتخاب سے بچ جاتے ہیں، جو ان کے خیال میں ان سے پہلے والی نسل نہیں سیکھ پائی تھی اور یہ کہ اگر آپ دماغی طور پر ٹھیک نہیں ہوں گے تو اس کا اصر آنے والی نسلوں پر ہو گا جیسا ان دونوں پر ہوا تھا۔۔۔ فیملی شروع کرنے سے پہلے اس کی ذمہ داریوں کا ادراک ہونا ضروری ہوتا ہے۔۔۔اسی سبب ان دونوں نے اپنی فیملی شروع کرنے سے پہلے خود کو سمجھنے کی کوشش کیلئے تھیراپی لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ان کا یہ عمل سماج کی سوچ میں اک اور ارتعاش پیدا کرنے والا تھا، تھیراپی لینے والا پاگل نہیں ہوتا بلکہ وہ سب سے زیادہ شعور والا ہوتا ہے، جس کو اللہ نے اپنی ذات کہ متعلق فہم عطا کر دیا ہوتا ہے وہ باقی نوے فیصد عوام کی طرح اس اندھیرے میں رہ کر اس بات کو جھٹلاتا نہیں ہے کہ اسے کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنی تکلیف کو جھٹلاتا نہیں ہے بلکہ اس کا سدباب کرتا ہے۔۔۔ تندرستی کی جانب پہلا قدم اپنی کمزوریوں کے ادراک کا ہونا ہوتا ہے۔۔۔

اگلی صبح وہ اور علی بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے، آج انعم بیگم نے بھی آرفن ا تج سے چھٹی لے رکھی تھی، آخر کو ان کی نئی نئی بہو آئی تھی پھر وہ اپنے سپوت کی عادت سے بھی خاصی واقف تھیں۔ وہ علی کے سامنے بیٹھی کافی سکون سے ناشتہ کر رہی تھی جبھی علی کو شرارت سوجھی۔

"اک وعدہ کرو گی۔۔۔؟" وہ کہنی میز پر ٹکائے اور اپنی ہتھیلی پر منہ رکھے بڑی محبت سے لاریب کو دیکھ رہا تھا، لاریب کو کسی سازش کی بو آئی۔ اس نے ڈائننگ میز سے اٹھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے علی کو دیکھا۔ وہ کچن کے سنک میں ہاتھ دھونے بڑھی جبکہ علی وہیں بیٹھا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"دیکھو اب ہماری شادی ہو چکی ہے۔۔۔"

"تو تمہیں کوئی شک ہے۔۔۔؟" لاریب نے کچن میں لٹکتے تولیہ سے ہاتھ صاف کئے اور لاؤنج میں آگئی۔

"نہیں شک تو نہیں، مگر میں کہہ رہا تھا کہ اب تم شادی کے بعد چوریاں چھوڑ دو گی۔۔۔" اس نے معصومیت سے التجا کی اور اگلے ہی لمحے لاریب نے اپنے پاس پڑے کشن اٹھا کر اسے رسید کرنا شروع کر دیئے تھے، وہ بھاگ کر دیوار کی اوٹ میں ہوا تھا، لاریب کا کوئی نشانہ

کرسی پر لگ رہا تھا اور کوئی کسی ڈیکوریشن پیس پر، جب کشن سارے اڑا دئے وہ اک جانب پڑے ڈیکوریشن پیس کی جانب بڑھی، اسے کسی بھاری چیز کی جانب بڑھتا دیکھ کر علی فوراً سے چیخ اٹھا تھا۔

"اماں۔۔۔آپ کی بہو کے ہاتھوں آپ کا جہیز گیا۔۔۔" علی نے دیوار کی اوٹ سے ہی منہ نکال کر انعم بیگم کو آواز لگائی، لاریب نے ڈیکوریشن پیس اٹھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ انعم سلطانہ بھی اس کی چیخ پر باہر آئی تھیں اور سامنے کا منظر دیکھنے کے بعد انہیں ایک پل لگا تھا سب سمجھنے میں۔

"تم نے پھر میری بہو کو تنگ کیا ہے۔۔۔؟" وہ باہر آتے ساتھ ہی اس کی سرزنش کرنے لگیں، علی بھی موقع کو غنیمت جان کر ان کے پیچھے باہر نکل آیا۔

لاریب ساس کو دیکھتے ہی ان کے ساتھ لپٹ گئی، بس پھر ان کا اسے اپنے بازوؤں میں لینا تھا کہ وہ زارہ قطار رو دی۔ ویسے یہ کوئی رونے والی بات تو نہیں تھی مگر کہیں ناں کہیں گھر سے اداسی بھی اس جذباتیت میں کارفرما تھی۔ علی کو بھی اپنی شامت آتی دکھائی دینے لگی۔

علی پاس آیا تو لاریب نے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹک دیا۔ "دور رہو مجھ سے۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہٹو پیچھے میری بیٹی سے۔۔۔" انعم بیگم نے بھی مصنوئی خفگی سے اسے گھورا۔

"آپ پوچھیں اس سے اگر اسے اتنا مسئلہ تھا تو اس نے مجھ چورنی سے شادی کیوں کی۔۔۔؟ میں نے تو نہیں کہا تھا کہ آؤ میری چوریوں میں میرے گواہ بنو۔۔۔"

"تم نے چورنی کہا ہے اسے۔۔۔؟"

"اماں مذاق میں کہا تھا مجھے کیا پتا تھا دل پر لے لے گی۔۔۔"

"اچھا میں اگر تمہیں ڈاکو کہوں تو کیسا لگے گا۔۔۔ پھر اماں کہیں گی شوہر ہے عزت کرو۔۔۔ کیسے کرلوں میں آخر اس کی عزت۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتی عزت۔۔۔" وہ پھر سے رو دی۔ انعم صاحبہ نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکا۔

"کیا عزت کرنا اتنا مشکل ہے۔۔۔؟" اس نے اک اور سوال داغا، انعم بیگم نے اسے گھورا۔

"اور دیکھو تمہارا جو دل کرتا ہے مجھے کہہ لو مجھے برا نہیں لگے گا، کیونکہ میں کون سا ڈاکے ڈالتا ہوں۔۔۔" اس نے سہولت سے کندھے اچکائے اور پھر اگلے ہی پل اسے احساس ہو چکا تھا کہ زبان تھی کہ پھسلے ہی جا رہی تھی۔ لاریب نے سر اٹھا کر دکھ سے اسے دیکھا۔

"نہیں۔۔۔نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم چوری کرتی ہو تو تمہیں اس لئے برا لگتا ہے۔۔۔"اب کی بار انعم نے بھی بیٹے کو تاسف سے دیکھا تھا۔انہوں نے لاریب کا ہاتھ تھام لیا۔

"آؤ میری بیٹی، تم میرے ساتھ چلو۔۔۔کوئی ضرورت نہیں ایسے بد تمیز شوہر کے ساتھ رہنے کی۔۔۔"

ان کے علی کو بد تمیز کہنے پر لاریب کو کچھ حد تک سکون ہوا تھا، وہ ان کے ساتھ چل دی جبکہ علی ہونق بنا وہیں کھڑا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ان دونوں کی ہی تھیراپی شروع ہو چکی تھی، اور گزرتے دنوں میں دونوں کو ہی اپنا فیصلہ صحیح ثابت ہوتا معلوم ہو رہا تھا۔دونوں اک دوسرے کو سمجھ رہے تھے، اک دوسرے کو وقت دے رہے تھے، پرانی تلخ ماضی کی تحریریں حال کے خوشگوار لمحوں میں کہیں دھندلی پڑنے لگی تھیں۔

صبح کے اس وقت انزلہ کالے رنگ کے گھٹنوں تک آتے کھلے کرتے کے ساتھ آف وائٹ رنگ کی کھلے ٹراؤزر نما پینٹ پہنے ہوئے کچن میں کھڑی بڑے انہماک سے فروٹ ٹرائفل بنا رہی تھی اور حارب بیج رنگ کی بنائی کی ہوئی کھلی جرسی نما شرٹ کے ساتھ کالے رنگ کی پینٹ پہنے ہمیشہ کی طرح بازوؤں کو کہنیوں سے تھوڑا سا نیچے تک چڑھائے انہیں سینے پر باندھے سلیپ کے ساتھ اپنی پشت ٹیکے اتنے ہی انہماک سے اسے دیکھ رہا تھا۔

انزلہ نے باؤل میں کاکٹیل سیرپ کو چمچ کی مدد سے پھیلایا اور پھر اس کے بعد باؤل میں کیک کے ٹکڑے رکھنے کے بعد وہ کسٹرڈ والا باؤل نکالنے کیلئے فریج کی جانب بڑھی۔ حارب نے موقع دیکھتے ہی فوراً سے براؤنی سلائس کو اٹھا کر منہ میں ڈالا مگر وہ نہیں جانتا تھا وہ ان سب سے پہلے بچپن کے دوست بھی رہ چکے ہیں، اک دوسرے کی رگ رگ سے واقف۔۔

"حارب۔۔۔" انزلہ نے بنا پلٹے کہا، اس نے دوسرے ٹکڑے کو اٹھانے کیلئے بڑھتے ہاتھ کو روک لیا۔

"یار۔۔۔" وہ بدمزہ ہوا تھا۔ "تم براؤنی زیادہ کیوں نہیں بیک کرتی ہو۔۔" وہ اب منہ بنائے حسرت بھری نگاہوں سے سامنے پڑی ٹرے میں رکھے براؤنی سلائسز کو دیکھ رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں۔۔۔زیادہ بیک کروں کہ پھر تم خود کی کیلریز برن کرنے کیلئے مجھے بھی ساتھ بھگاؤ۔۔" انزلہ نے کسٹرڈ کا باؤل کاونٹر پر رکھتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔انزلہ کسٹرڈ کی لئیر دینے کے بعد اب اس پر رنگ برنگی جیلیز ڈال رہی تھی۔

"آخر تمہیں کیلوریز اثر کیوں نہیں کرتیں۔۔؟"اس نے بچوں کی طرح پوچھا۔"میری دعا ہے یاں تو مجھے بھی یہ کیلوریز لگنا بند ہو جائیں یاں پھر تمہیں میرے سے دوگناہ لگنا شروع ہو جائیں۔۔"

"خدا کچھ بھی دے مگر جیلس لائف پارٹنر نہ دے۔۔خود کا بھلے کچھ اچھا ہو نا ہو مگر اپنے لائف پارٹنر کا پتھ ضرور بٹھا دیتا ہے۔۔۔"انزلہ نے واپس سے وہی لئیرز کی ترتیب دہرائی تھی،فروٹ کاکٹیل حارب کو پسند نہیں تھا اس لئے انزلہ نے اس کے بغیر ہی ٹرائفل بنایا۔

وہ اس کے جواب پر قہقہ لگا کر ہنس پڑا۔۔۔"اچھا۔۔وہ اک چھوٹا والا سلائس دے دو۔۔" حارب نے ٹرے کی جانب ہاتھ بڑھایا اور انزلہ نے اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اسے باز رکھنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی حارب سرعت سے اس کا ہاتھ تھامے اسے سلیپ سے دور کرتے اس کے ہاتھ کو اوپر کرتے ہوئے اسے گڑیا کے جیسے گول گول گھمانے لگا۔

"حارب۔۔۔تم میرے پاس صرف براؤنی کیلیئے کھڑے ہوتے ہوناں۔۔۔"انزلہ نے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا،وہ چہرے پر شاندار مسکراہٹ سجا گیا۔اس نے انزلہ کو گول گول گھماتے بڑی مہارت سے اپنی جیب سے فون نکال کر اس پر گانا لگا دیا۔

When marimba rhythms start to play

Dance with me,make me sway

حارب اپنی جگہ سنبھالتے اس کے ہاتھ تھامے اس کے ساتھ ڈانس کے سٹیپ کرنے لگا تھا،پہلے سے ان دونوں نے کوئی ریہرسل نہیں کی تھی مگر اک دوسرے کی آنکھوں کو پڑھتے دونوں بہترین انداز میں اک ساتھ قدم اٹھا رہے تھے۔حارب کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

Like a lazy ocean hugs the shore,

Hold me close,sway me more

اس نے انزلہ کا ہاتھ تھامے بڑی مہارت سے دائیاں پاؤں آگے کرتے اک قدم آگے لیا اور انزلہ نے بھی اسی مہارت سے عین اس کے سامنے والا بائیاں پاؤں پیچھے کرتے اک قدم پیچھے

لیا تھا اور پھر انزلہ نے دائیاں پاؤں آگے کرتے اک قدم حارب کی جانب لیا اور حارب نے وہیں بائیاں پاؤں پیچھے کرتے اک قدم پیچھے لیا۔

Like a flower bending in the breeze

Bend with me,sway with ease

"مجھے لگتا ہے ان خوشیوں کو سمیٹنے کیلئے میرا دامن چھوٹا پڑ جائے گا۔۔۔ تمہارے ساتھ کی خوشی سنبھلے نہیں سنبھالی جا رہی۔۔۔" اس نے انزلہ کی جانب دیکھتے اعتراف کیا تھا کہ اس کا ساتھ اس کیلئے عظیم نعمتوں میں سے اک نعمت تھا، انزلہ اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر اس کی باتوں کی سچائی کا اندازہ کر سکتی تھی، انزلہ کی آنکھیں چمک اٹھیں اور لب کھل اٹھے۔

When we dance you have a way with me

Stay with me,sway with me

وہ دونوں اب اک دوسرے کا ہاتھ تھامے قدم سے قدم ملاتے کبھی دائیں جانب بڑھ رہے تھے اور کبھی بائیں جانب۔ ماحول میں محبت کے گیت رقصاں تھے، جن کی دھنوں پر ان دونوں کے دل دھڑک رہے تھے، خوشی بھی سانجھی تھی اور دھڑکنیں بھی۔

Other dancers may be on the floor

Dear but my eyes will see only you

Only you have that magic technique

When we sway I go weak

حارب نے انزلہ کو پیچھے کی جانب اپنے بازوؤں پر گرایا اور وہ بھی اب اپنی خوشیوں کی بابت اس پر اعتبار کرسکتی تھی جب ہی تو مسکراتے ہوئے فوراً سے اس کے بازو کے سہارے پیچھے کو گرگئی، اگلے ہی لمحے حارب نے اسے اٹھاتے ہوئے سیدھا کرلیا، اسے گرنے نہیں دیا تھا ۔انزلہ کی ہنسی کی جلترنگ سماں باندھ گئی، اس کی کھلکھلاہٹ پورے کچن میں گونجتی چلی گئی اور حارب کے لب بھی اس کی مسکان کے سنگ ہنستے چلے گئے۔

I can hear the sounds of violins

Long before it begins

Make me thrill as only you know how

Sway me smooth sway me know

اس نے انزلہ کی ہتھیلی کو اپنے ہاتھ میں تھامے اسے خود سے دور دھکیلا تھا اور پھر اگلے ہی پل واپس اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔

"اس گانے پر تمہارے سنگ جھومنے کی خواہش ادھوری تھی۔۔۔میں نے جب جب اس کو سنا، تمہارا چہرا میرے شعور پر لہرا گیا۔۔۔تمہاری ہنسی کی کھنکھناہٹ میرے دل میں اترتی چلی گئی۔۔۔

You make my soul dance madly"

حارب اظہار کرتا جا رہا تھا اور انزلہ اس کی دیوانی خواہشوں کے اعتراف پر ہنستی چلی جا رہی تھی۔

لاریب تائی ماں کی جانب آئی ہوئی تھی، انزلہ کو جیسے ہی پتا چلا تھا وہ بھی آن وارد ہوئی تھی۔اس نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا اور پھر سامنے بیٹھے قاسم کو دیکھ کر اس نے تیز نظروں سے اسے گھورا۔

"تم آفس نہیں گئے۔۔۔"

"تم ناں اب میری امی بننا چھوڑ دو، اب میری شادی ہو گئی ہے اس لئے تم۔۔۔" اس نے انزلہ کی جانب اشارہ کرنے کے بعد لاریب کی جانب اشارہ کیا۔ "اور تم زرا اپنے اپنے گھروں میں وقت دینا سیکھو۔۔۔"

لاریب نے ترحم آمیز نگاہوں سے اندر آتی وریشہ کو دیکھا۔ "بھابھی اللہ آپ کو صبر دے۔۔۔"

وریشہ نے حیرت سے لاریب کو دیکھا، وہ افسوس سے نفی میں سر ہلا گئی۔ "آخر کو ساری زندگی آپ ہمارے بھائی کے ساتھ گزارنے والی ہیں، ہم روایتی نندیں تھوڑی ہیں جو اپنے بھائی کی غلطیوں پر پردہ ڈالیں گی۔۔۔" لاریب نے انزلہ کی جانب دیکھا، وہ بھی تائید میں سر ہلا گئی۔

"تمہیں اپنے گھر فساد ڈال کر سکون نہیں ملا جو اب میرے ہنستے مسکراتے گھر میں بھی پھوٹ ڈلوانے کو ہو۔۔۔" قاسم نے لاریب کے پاس آتے کہا تھا۔ "میں تو اس دن علی سے مل کر اس بیچارے کو دیکھتا رہ گیا، کچھ ہی دنوں میں کیا حالت کر دی ہے تم نے اس کی۔۔۔"

"پھر آپ نے قاسم بھائی کی باتوں سے کیا سیکھا۔۔۔؟" لاریب نے ہنستے ہوئے وریشہ کے کندھے پر بازو رکھا۔

"یہی کہ قاسم تو اپنی اچھی خاصی حالت میں نظر آرہا ہے، اس لئے آپ کو بہت ٹریننگ کی ضرورت ہے۔۔۔" انزلہ نے ساتھ میں شرارت سے آنکھ بھی ماری۔ "آئیں شاپنگ پر چلتے ہیں، ساتھ میں ٹریننگ بھی ہو جائے گی۔۔۔"

قاسم نے فوراً سے آگے بڑھ کر وریشہ کا بازو تھاما تھا۔ "شرم نہیں آتی نئی نویلی دلہن کو یوں اس کے شوہر کے خلاف بھڑکاتے۔۔۔"

"تمہیں شرم نہیں آتی اپنی نئی نئی شادی شدہ بہنوں کو اپنے اپنے گھروں میں ٹکنے کا کہتے ہوئے۔۔۔" انزلہ نے جواب دے کر دوبارہ سے وریشہ کا بازو پکڑا۔ "ارے چلنا نہیں ہے کیا۔۔۔؟"

"اک سیکنڈ میں بی۔۔۔" وریشہ کی بات کو قاسم نے بیچ میں ہی اچکا۔

"نہیں، یہ نہیں جاسکتیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔۔"لاریب کمر کے دونوں جانب ہاتھ رکھے قاسم کے سامنے آئی تھی۔

"بس میں شوہر ہوں، کہہ دیا تو کہہ دیا۔۔۔"اس نے لاریب کو چڑایا۔"کیوں تنگ کر رہے ہیں اس کو۔۔۔"وریشہ نے آہستگی سے قاسم سے کہا۔

"ارے ان دونوں میں وہ ہڈی ہی نہیں جو تنگ ہو جائے۔۔۔"اس نے وریشہ کے بازو میں اپنا بازو ڈال رکھا تھا۔

لاریب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور پھر اپنی ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے انگشت شہادت قاسم کی جانب اٹھائی۔"اب زرا رکیں آپ، ابھی بابا کو کال کر کے بتاتی ہوں کہ آپ بھابھی پر اپنے شوہر ہونے کا روب جھاڑ رہے ہیں۔۔۔"

قاسم کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔"ارے میرا اور وریشہ کا پلین ہے ناں کہیں جانے کا۔۔۔" قاسم نے لاریب کو نمبر ڈائل کرتے دیکھ کر سرعت سے کہا۔لاریب نے انزلہ کی جانب دیکھا،اس نے اسے معاملے کو جانے دینے کا اشارہ کیا تھا۔

"اچھا چلیں آپ انجوائے کریں، میں اور لاریب پھر نکلتے ہیں۔۔۔" انزلہ وریشہ سے گلے ملی اور اس کے پیچھے ہی لاریب بھی وریشہ سے گلے ملی تھی، پھر اس نے جاتے جاتے پلٹ کر قاسم کو دیکھا۔ "میرا سارا دھیان آپ پر ہے آیا آپ بھابھی کو کہیں لے کر جاتے ہیں یاں نہیں۔۔۔" وہ جاتے جاتے قاسم کو تڑی لگانا نہیں بھولی تھی۔

ان کے جاتے ہی قاسم نے پر سکون سی سانس لی "شکر الحمدللہ۔۔۔۔ بلا ٹلی۔۔۔"

وریشہ نے ناراض نظروں سے قاسم کی جانب دیکھا۔ "ہمارا باہر جانے کا تو کوئی پلین نہیں تھا۔۔۔"

"تمہیں نہیں پتا مگر تھا، اب تمہارے خیال میں کیا میں اپنی نئی نویلی بیوی کو اس کی جلاد نندوں کے ساتھ اکیلے گھومنے بھیج دیتا۔۔۔ نہیں بھئی میں خود کیوں ناں اپنی بیوی کو گھمانے لے کر جاؤں۔۔۔" قاسم اس کا ہاتھ تھامے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔ "جلدی سے تیار ہو جائیں، پھر ہم بھی کہیں لنچ کرنے نکلتے ہیں۔۔۔"

"اور آنٹی۔۔۔؟ وہ گھر پر اکیلی رہیں گی، ویسے بھی میرے خیال سے وہ دوپہر کا کھانا بنوا چکی ہیں۔۔۔"

"ڈئیر مسز، آپ اپنے سسرال والوں کو اپنے شوہر پر چھوڑ دیں۔۔۔" قاسم نے کہتے ساتھ ہی وریشہ کو کمرے کے اندر بھیجتے باہر سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

ان دونوں کے اپنے اپنے سائیکالوجسٹ کے ساتھ سیشنز کافی اچھے جا رہے تھے، اور زندگی بھی رنگ بکھیرنے لگی تھی۔ حارب کے آفس سے آنے کے بعد ان دونوں کی ٹیرس پر رکھے جھولے پر بیٹھ کر کافی پیتے ہوئے باتیں کرنے کی عادت وقت کے ساتھ پختہ ہوتی چلی جا رہی تھی، اس کی زندگی میں سب سے اہم انزلہ تھی اور وہ ہر چیز کو نظرانداز کر سکتا تھا مگر اسے اور اس کے وقت کو نہیں جس کی وہ حقدار تھی۔ اس اک عادت کے ساتھ اک اور عادت تھی جو ان کے بیچ پختگی پکڑنے کو تھی وہ ان دونوں کی اک دوسرے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی چاہ تھی، ان دونوں میں ذہنی ہم آہنگی تھی جس سبب وہ دونوں ہی اک دوسرے کیلئے کافی تھے اور کسی تیسرے کو شامل کرنے کے بجائے وہ اک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کو ترجیح دیتے تھے۔ حارب جب بھی لنچ آورز میں فارغ ہوتا تو وہ بجائے اپنے کسی دوست کے انزلہ کو اپنے ساتھ لنچ کرنے کیلئے بلا لیتا اور یوں ان دونوں کی دوستی ان کے رشتے

کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی، کیونکہ ان دونوں کا رشتہ مجبوری کا نہیں محبت کا تھا۔ وہ ہمیشہ فرحین بیگم سے اپنے باپ کے ساتھ پہلے اپنی ماں اور پھر اپنی اناں کے رشتے کی بابت کہتی تھی۔ "محرم سے محبت کا اور نا محرم سے ضرورت کا رشتہ ہونا چاہیے لیکن کتنی عجیب بات ہے ہمارے ہاں محرم سے ضرورت کا اور نا محرم سے محبت کا رشتہ ہوتا ہے۔۔۔" صد شکر قسمت نے انزلہ اور حارب کے رشتے کو مجبوری کا رشتہ بننے نہیں دیا تھا۔

آج وہ آفس سے واپسی پر انزلہ کیلئے جھمکے خرید لایا تھا، اور ابھی زیرِ گفتگو یہی بات تھی۔

"حارب آپ بھی عجیب ہیں۔۔۔ ابھی پرانی جیولری پہنی نہیں ہوتی اور آپ نئی لے آتے ہیں۔۔۔"

"دیکھو جس طرح میں تمہیں جیولری پہننے کیلئے مجبور نہیں کر سکتا اس طرح تم بھی مجھے جیولری لانے سے منع نہیں کر سکتی۔۔۔" حارب نے بڑی سہولت سے کہا۔

انزلہ نے آئیبرو اٹھا کر اسے دیکھا۔ "آپ مجھے مجبور نہیں کرتے ہیں جیولری پہننے کیلئے۔۔۔؟"

"اوکے فائن کرتا ہوں۔۔۔" اس نے بنا شرمندہ ہوئے آرام سے اعتراف کر لیا۔

"گڈ۔۔۔"انزلہ شیشے کے سامنے آگئی۔

"میں پہنادوں۔۔۔؟"حارب نے باکس میں سے جھمکے نکالتے ہوئے کہا،انزلہ سرعت سے پیچھے ہوئی تھی۔"نہیں شکریہ۔۔۔آخری مرتبہ جب آپ نے پہنائے تھے تو نانی یاد کروادی تھی،اس دن زندگی میں مجھے پہلی دفعہ اپنے کان چھدوانے پر افسوس ہوا تھا۔۔۔"انزلہ کی بات پر وہ سر کھجا کر رہ گیا۔

انزلہ اس کے ہاتھوں سے جھمکے لیتے ہوئے خود پہننے لگی اور پھر پہنتے ساتھ ہی اس نے گھوم کر حارب کی جانب رخ کیا،وہ چند ثانیے اسے دیکھتا چلا گیا۔اس کے یوں دیکھتے رہنے کے سبب انزلہ کی ناک لال ہونی شروع ہوگئی،حارب نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ناک کو چھوا۔

"یہ تمہاری ناک پر کیا لگا ہے۔۔۔؟"وہ اپنی ہنسی کو ضبط کئے اس کی ناک کو مس کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔"شرمندگی۔۔۔شرمندگی سی لگ رہی ہے۔۔۔"حارب نے ہنسی ضبط کئے شرارت سے کہا،انزلہ اس کی بات پر ناک پھلا گئی تو اس کی ناک مزید کشمیری سیب بن گئی،حارب کا قہقہ بے ساختہ ہی بلند ہوا تھا اور وہ اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

"ہائے میری خوبصورت بیوی۔۔۔جو شرماتی ہے تو لگتا ہے شرمندہ ہو رہی ہے۔۔۔"انزلہ اس کی بات پر جھٹکے سے دور ہوئی تھی، حارب نے اس کے ہاتھ تھام لئے۔

"اچھا سنو۔۔۔وہ جو میں بلیک کلر کا ڈریس لے کر آیا تھا تم وہ کب پہن رہی ہو۔۔۔"وہ ملتجائی ہوا، اتنا تو انزلہ کو خود اپنے بارے میں یاد نہیں ہوتا تھا جتنا اسے اس کے متعلق یاد رہتا تھا۔

"میں نہیں پہن رہی۔۔۔اپنے ہی گھر میں یوں تیار ہو کر گھومتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جیسے میں اپنے ہی گھر میں مہمان ہوں۔۔۔"اس نے مصنوئی انداز میں منہ بنایا۔

"تو پھر تم گھر میں مت رکنا۔۔۔چلو ناں دونوں ساتھ ڈنر کرنے چلتے ہیں۔۔۔"حارب نے بھی فوراً سے مسئلے کا حل پیش کر دیا تھا۔

"آپ یہ سب محض اس ڈریس کیلئے کر رہے ہیں ناں۔۔۔؟"انزلہ نے آنکھیں چھوٹی کئے حارب کو دیکھا۔

حارب نے نفی میں گردن ہلادی۔"ایک بات بتاؤں۔۔۔؟"وہ کہتے ساتھ ہی الماری کی جانب بڑھا۔"تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو۔۔۔"حارب نے اس کا وہی ڈریس نکال کر اس کے

سامنے کیا۔" اور میرا دل کرتا ہے تم بس ہر وقت تیار رہا کرو، اور پھر میں تمہاری تیاری کو سراہنے کیلئے تمہیں کسی اچھی سی جگہ لے کر جایا کروں۔۔۔"

"سیدھے سیدھے کہیں بینک رپٹ ہونے کا ارادہ ہے۔۔۔" وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی، اس نے بھی دوبدو جواب دیا اور پھر حارب کے گھورنے پر اس نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔

جب وہ تیار ہو کر باہر آئی تھی تب تک وہ بھی تیار ہو چکا تھا اور اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ انزلہ اسے یوں تیار کھڑا دیکھ کر مسکرا دی۔ اسے کبھی حارب کیلئے تیار ہونے میں اکتاہٹ نہیں ہوئی تھی اور اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ بھی پھر اتنے ہی دل سے اس کیلئے تیار ہوتا تھا۔۔۔ وہ دلکشی کی مورت چہرے پر مسکان سجائے سیڑھیاں اتر کر اس کی جانب بڑھنے لگی تھی، اس کی بیوی کی اٹھی گردن اور مغرور ناک اک دوسرے کو کمپلیمنٹ کر رہے تھے۔

حارب کو سیاحت کا خاصا شوق تھا اور پچھلے کچھ مہینوں میں حارب نے اپنے کیمرے میں مقید قدرت کے مختلف خوبصورت منظر انزلہ کو دیکھا کر کچھ حد تک اس کے اندر بھی یہ چاہت پیدا کر ہی دی تھی۔ اسی سبب حارب نے اپنی سالانہ چھٹیوں کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے

انزلہ کے ساتھ پہاڑی علاقوں کارخ کر لیا تھا۔انزلہ کے بقول قاسم کے تو باپ کا دفتر تھا اس لئے اسے چھٹیوں کا کیا ہی مسئلہ ہوناتھااوران کے ساتھ لاریب اور قاسم بھی آئے ہوئے تھے۔سارے سفر کے دوران لاریب کے چٹکلوں سے اک حارب ہی تھاجو محفوظ رہاتھا، کبھی وہ اپنے نئے نئے شوہر کے گرد ہو جاتی تو کبھی قاسم کی جان کو آجاتی،اور آتی بھی کیوں ناں وہ دونوں ہی تھے جو اس کے سفر میں بھی ناولز پڑھنے پر چوٹ کرنے سے باز نہیں آرہے تھے۔جہاں کوئی اچھا منظر ملتاوہ گاڑی کو سڑک کے اک جانب کئے مختلف تصاویر بنانے لگتے، کبھی سڑک پر سارے کھڑے ہو جاتے، کبھی کوئی سب کے سامنے لیٹم لیٹ ہو جاتااور کبھی کوئی چونکڑی مارے کسی شخص کی گود میں سر رکھ جاتا،سارا راستہ انہوں نے اسی طرح کے پوز میں تصاویر بنائی تھیں۔

حارب کو ہائی کنگ کا شوق تھا اس کی دیکھا دیکھی سب ہی تیار ہو گئے تھے مگر پھر قاسم ان جوانوں میں ٹھہرا تھا جس کی سب سے پہلے ہی بس ہو گئی تھی اور اس کے سبب سب کو ہی بقول لاریب کے "دو قدم" بعد واپس آنا پڑا تھا اور پھر وہ اور انزلہ وریشہ کو عمر بھر کیلئے قاسم

کے ساتھ پر تسلی دیتی آئی تھیں، جس پر وہ تلملاتا رہا اور حارب اور علی قہقہے بلند کرتے ہوئے اس کے زخموں پر مزید نمک چھڑکتے رہے تھے۔

رات میں ہمیشہ کی طرح وہ ہر ذی روح، ہر شہ کو پیچھے چھوڑتا انزلہ کو اپنے ساتھ لئے آگیا اور پہاڑ کے اوپر آبیٹھے، یہاں ان کا جھولا نہیں تھا مگر باتیں اور اک دوسرے کا ساتھ ضرور تھا اور ان کے نزدیک اسی کی اہمیت تھی۔ ہر سو اندھیرا پھیلا ہوا تھا مگر عجیب بات تھی یہ اندھیرا خوفزدہ نہیں کر رہا تھا، فلک ٹمٹماتے تاروں سے یوں مزین تھا کہ لگتا جیسے ننھے جگنوں عین ان کے سروں پر چلے آئے ہوں۔ میٹھا میٹھا ٹھنڈک کا احساس اور اک جانب دور سڑک پر بھاگتی گاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں وہاں نیچے بیٹھ گئے، ان سے کچھ ہی دور نیچے اک وادی تھی جس میں جلتی پیلی روشنیاں خوبصورتی کی انتہاؤں کو چھو رہی تھیں۔ انزلہ اس منظر کو کیمرے کی آنکھ میں قید کرنا چاہتی تھی مگر وہ ہر شہ کو پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

"لمحے انہی لمحوں میں جیئے جاتے ہیں، بعد میں جو جیئے جائیں وہ یادیں ہوتی ہیں۔۔۔ اور یادوں کو قید کرنے کیلئے دماغ سے اچھا کوئی کیمرا نہیں ہوتا۔۔۔ اس لئے ان لمحوں کو یادیں بنانے کے

بجائے جینا چاہیے، یادیں تو لاشعور میں بنتی ہی رہتی ہیں اور وقت آنے پر شعور میں آ بھی بستی ہیں۔۔۔" اس نے انزلہ کے جواب پر کہا۔اس کی بات انزلہ کے دل کو بھا گئی اور وہ مسکرا دی۔

"تم لکھاری کیوں نہیں بن جاتے۔۔۔؟" اس کی باتیں، اس کا اظہار انزلہ کو متاثر کرتا تھا۔

"تم سے ملنے کے بعد مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔اب تو میرے پاس لکھنے کو عنوان بھی ہے۔۔۔" اس نے آہستہ سے انزلہ کی جانب گردن کو خم دیئے کہا۔

انزلہ اس کی بات پر ہنس دی۔ "اچھا وہ کیا۔۔۔؟"

"تم۔۔۔" وہ مبہوت سے بولا۔۔۔ایک لفظ اور دو حجوں پر محیط اظہار مگر مکمل احساس۔۔۔اس کی کل کائنات۔۔۔

"تو کیا اب تم دیگر شعراء کی طرح اپنی محبوبہ کیلئے آسمان کے قلابے ملاؤ گے۔۔۔" اسے حارب کی بات سے زیادہ اس کے اور اپنی سوچ کے اس پہلو پر مختلف ہو جانے پر حیرانی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں میں لوگوں کو بتاؤں گا کہ زمین پر بھی پریاں ہوتی ہیں۔۔۔ اگر ہمسفر اچھا مل جائے تو جنت زمین پر بھی اتر آتی ہے اور پھر حسرت بھری نگاہوں سے آسمان کی جانب نہیں دیکھنا پڑتا۔۔۔ پھر سر تسلیم خم کیا جاتا ہے۔۔۔"اس نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور پھر شرارت دبائے بولا۔"ہاں تمہارے حسن کی تعریف صرف تمہارے سامنے کیا کروں گا یاں اس کا اقرار اپنے دل میں۔۔۔ تمہیں الفاظ کا جامہ پہنا کر لوگوں کی نظروں میں نہیں آنے دے سکتا۔۔۔"

اس کے شرارت سے دیئے گئے جواب پر وہ دل سے مسکرا اٹھی،ان کی سوچ اس پہلو پر بھی مختلف نہیں ٹھہری تھی۔

"تم اک بہترین لکھاری بنو گے۔۔۔"

"مشہور زیادہ اچھا نہیں تھا۔۔۔؟"اس کا انداز شوخ ہوا۔

"مشہور لکھاری بہترین بھی ہو یہ ضروری تو نہیں۔۔۔"حارب اس کی بات پر لا جواب ہوا تھا۔وہ ابھی بھی حاضر دماغی سے جواب دیتی تھی۔۔۔زبان بھی اسی رفتار سے دوڑتی تھی مگر اب اندر کوئی غبار نہیں رہا تھا۔غبار نہیں رہا تھا تو اندر کی تپش زبان پر آنا بھی بند ہو گئی

تھی۔۔۔زندگی ٹھہراؤ کی جانب جانے لگی تھی۔۔۔دل اعتبار کے زینے عبور کرتا محبت کرنے لگا تھا۔۔

"پتا ہے مجھے بھی نہیں پسند۔۔۔اپنی محبوبہ کو گھر گھر کی کہانی بنوانا۔۔۔زبان زبان پر اس کی خوبصورتی کے قصوں کو عام کروانا۔۔۔"انزلہ نے کہتے ہوئے حارب کی جانب دیکھا اور وہ اس سے یہ سب کہہ سکتی تھی۔"اور سننے والے اپنے دماغ میں خاکہ بھی تو بنتے ہوں گے۔۔۔مجھے نہیں پسند۔۔۔"

حارب نے بے ساختہ ہی اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور مسکراتے ہوئے اس کے بالوں پر بوسہ دیا۔"تم خود کو میری محبوبہ مت کہا کرو، کیونکہ ہماری کتابوں میں محبوبہ کا کچھ خاص اچھا تاثر نہیں پایا جاتا۔۔۔تم محبت ہو۔۔۔تم خود کو محبت کہہ لیا کرو۔۔۔"حارب نے اپنی جیکٹ میں سے اک باکس نکال کر اس میں سے گھڑی نکالی تھی اور پھر انزلہ کا بازو تھامتے اس میں پہنا دی۔

"At least the walk was worth the blisters"

حارب نے گھڑی پہناتے ہوئے اس گھڑی کے ڈائل کی پشت پر لکھا گیا جُملہ دہرایا تھا،انزلہ کی آنکھیں اک بار پھر اس کی موجودگی کے احساس سے چمک اٹھی تھیں۔

حارب نے گھوم کر اپنا رخ اس کی جانب پھیرا اور اس کے ہاتھوں کو تھاما اور پھر وہ محبت سے مسکرایا اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

"It is only you I dream to live with, hope to cherish... cherish each and every nanosecond of life with your love...wish to be captivated in your love till the last beat of my heart...and wanna admire these dark hazel eyes of yours..."

وہ اک جذب سے کہہ رہا تھا،اس کی آنکھیں چاند کی روشنی کے تلے بھی اپنی چمک لئے ہوئے تھیں اور اس کے اظہار کے ساتھ اس کے تاثرات بھی دیدنی تھے۔انزلہ مسکرائی پھر اس نے پل کے پل اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں کو دیکھا پھر واپس سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔وہ دونوں دنیا و مافیہا سے بیگانہ اک دوسرے کی آنکھوں کھونے لگے۔

وہ ایسا کیوں تھا۔۔۔وہ اسے محبت کہتا تھا در حقیقت وہ خود محبت کا مجسم ثبوت تھا۔۔۔وہ ہمیشہ اپنے دل کی سن کر اسے الفاظ دیتی آئی تھی پھر اس سے اظہار کے معاملے میں وہ کیوں اپنے دل کی آواز سے گریز برت دیتی تھی۔۔۔اس نے آج سے پہلے کبھی کسی مرد کا اس قدر خوبصورت، نرم، محبت سے بھرپور روپ دیکھا تھا۔۔۔؟ ہر گز نہیں۔۔۔ کبھی کسی محرم سے اس قدر مسحور کن اظہار سنا تھا۔۔۔؟ کبھی نہیں۔۔۔وہ ہمیشہ کہتی آئی تھی محرم سے رشتہ محبت کو ہونا چاہیے پھر اس محبت کا اظہار بھی تو وقتاً فوقتاً کرتے رہنا چاہیے ناں جیسے حارب اس سے کرتا رہتا تھا۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتی کہاں کہاں سے ہو آئی تھی۔ انزلہ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اس کے بال پیچھے کیئے۔۔۔اک جھجھک تھی جو آج آڑے آرہی تھی۔۔۔وہ اس کے کندھے پر سر رکھ گئی اور پھر دھیرے سے اس نے کہنا شروع کیا۔

“I always wanted to hold your hand and dance into the valley of love and warmth to swirl be swayed with your mesmerizing eyes to a land

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

with no man except you , where nothing exists other than love and compassion. I wanna spend the nights telling you of all the times you were here with me in my dreams and my heart...”

وہ رکی اور سر اٹھا کر حارب کی آنکھوں میں جھانکا، دونوں کی آنکھوں کی چمک نے اک دوسرے کی محبت کو دوچند کیا تھا۔

“I want to cherish every bit of life filled with your love’s warmth and always wanna be the captive of your love until death do us apart...”

اس نے دھیمے لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا، اس کا اظہار حارب کو نہال کر گیا تھا۔ وہ اس قدر انہماک سے اسے سننے میں محو تھا کہ انزلہ نے اپنے ہاتھ کو عین اس کے دل کے مقام پر رکھا تو وہ ہوش میں آیا اور پھر سر جھٹک کر مسکرانے لگا۔۔۔

"تم ٹھیک کہہ رہی تھی مجھے اپنے ساتھ کیمرا لے کر آنا چاہیے تھا۔۔۔" اس نے افسوس سے کہا اور انزلہ ہنس اٹھی۔ حارب نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلا کر اسے خود کے ساتھ لگا لیا۔

وہ دونوں اس وقت وہاں آدھی رات کو چوٹی پر بیٹھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے تھے، باتیں کرنا شروع ہوئے تو ختم ہونے کے بجائے ان کا ذخیرہ بڑھتا ہی چلا گیا۔۔۔ حیرت انگیز طور پر ابھی موضوعِ غور صرف اک عنوان آیا تھا۔۔۔ محض اک جزبہ۔۔۔ صرف اک احساس اور اس پر جانے وہ کتنی دیر باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔ یہ تو طے تھا اب ان کی باتیں زندگی بھر چلنے والی تھیں۔۔۔ جس میں بحث کا کوئی دخل نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

کون کہتا ہے باتیں ختم ہو جاتی ہیں۔۔۔؟ پہلو میں محبت بیٹھی ہو اور باتیں ختم ہو جائیں، ممکن ہی نہیں۔۔۔ اظہار کو کاملیت مل ہی نہیں سکتی۔۔۔ وہ دونوں ہی محبت تھے اور دونوں ہی محب تھے۔۔۔ اپنی اپنی محبت کے محب، محبوبہ سے تو وہ اک دوسرے کو مخاطب کرنے والے تھے نہیں۔۔۔

ہر کسی کے مقافات عمل کا وقت قدرت طے کرتی ہے، کسی کو اس کی زندگی میں معافی مانگنے کا موقع مل جاتا ہے اور کوئی یونہی گمراہی میں آخرت کی جانب لوٹ جاتا ہے۔۔۔ ہر بار لازمی

نہیں ہوتا کہ زیادتیوں میں گھرا وجود آپ کے پاس آکر معافی مانگے، شاید ایسے لوگوں کیلیئے یہ بھی اک سزا ہوتی ہے جو قسمت انہیں تا عمر اپنی غلطیوں کا ادراک ہی نہیں ہونے دیتی اور کمال صاحب کا شمار انہیں لوگوں میں سے تھا۔انہیں اپنی غلطیوں کا احساس آج بھی نہیں ہوا تھا، وہ آج بھی اس زعم میں جی رہے تھے کہ اک دن ان کی بیٹی اپنی عقل کا ماتم ان کی چوکھٹ پر آکر کرے گی، وہ آج بھی عورت کو کم فہم سمجھنے والے انا کے غبار میں اٹے کھڑے تھے۔اللہ نے اس کے دل پر تسکین اتار دی تھی جس سبب اسے کسی کے معافی طلب کرنے کی کوئی طلب باقی نہ بچی تھی۔

وہیں انزلہ کا نظریہ تھا کہ جو لوگ محبت کی کہانی میں مرے ہوں انہیں بھلانا نہیں چاہیے ---انہیں تنہا نہیں کر دینا چاہیے--- جن لوگوں کا اختتام محبت اور وفا پر ہوا ہو ان کے ساتھ بے وفائی نہیں کرنی چاہیے---ان کیلیئے اپنے دل کا اک حصہ ہمیشہ کیلیئے مختص کر دینا چاہیے ---اور اس کی ماں نے آخری وقت تک اس کے ساتھ محبت کی تھی بے لوث محبت، شاید یہی وجہ تھی کہ انزلہ کو اپنے باپ کو چھوڑ دینے کا غم نہیں رہا تھا---ان کا ہونا نہ ہونا اس کیلیئے

اسی دن اک برابر ہو گیا تھا جس دن انہوں نے اپنی ہی چار دیواری میں اپنی بیوی اور بیٹی کو غیر محفوظ ہونے کا احساس دلا دیا تھا۔۔۔

کہانی کا سفر:

اس کہانی کے سبھی کردار جہاں تخلیقی ہیں وہیں یہ ہمارے ارد گرد سانس لے رہے ہیں۔۔۔ میں نے اس کہانی کو قریباً چار سے پانچ سال پہلے لکھنا شروع کیا تھا، جب میں نے اپنے ارد گرد ان سبھی کرداروں کو جیتے جاگتے زندگی گزارتے دیکھا، اسی سبب اس کہانی کو لکھنے میں بہت وقت لگ گیا۔ میں اس کہانی کو لکھتے ہوئے جانے کتنی ہی بار جذباتی ہو گئی، کتنی ہی بار یہ کہانی مجھے واپس سے ماضی کی ان راہوں پر لے جاتی رہی جہاں ان کرداروں سے میری حقیقت میں واقفیت ہوئی تھی، کبھی ان کرداروں سے سامنا ہو جاتا تو دل مزید کٹ جاتا ۔ کبھی تھک کر چھوڑ دیا اور کبھی پھر سے قلم اٹھا لیا، میرے ناولز کو باقاعدگی سے پڑھنے والے جانتے ہوں گے میں اپنی کہانیوں کے کردار عموماً عام زندگی سے لیتی ہوں، غور کرتی ہوں اور پھر حقیقت کو کہانی کی صورت آپ کے سامنے پیش کر دیتی ہوں۔ یہ کہانی بھی انہیں میں

سے ایک ہے، کیونکہ اس میں بہت سے منظر حقیقت سے مماثلت رکھتے ہیں اس لئے ان میں تبدیلی کرنا بہت مشکل تھا، اسی سبب ہو سکتا ہے آپ کو اس کہانی میں بہت سی خامیاں نظر آئیں۔ اس کہانی میں آپ کو غور کرنے کیلئے بہت سے پہلو ملیں گے، اختتام پر کہوں گی انزلہ جیسے کردار نفرت کیلئے نہیں محبت کیلئے ہوتے ہیں، جنہیں روحیل جیسے ہوس پرست نہیں حارب جیسے مضبوط مرد کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس کیلئے ضروری ہے ہر احساس کو محبت سے تشبیہ نہ دی جائے۔۔۔ جہاں راستے کے غلط ہونے کا شبہ ہو وہاں دل پر پتھر رکھ کر راستہ بدل لینا چاہیے، اک بار دل پر کیا جبر آپ کو روحین بننے سے بچا سکتا ہے۔۔۔ امید ہے آپ اس کہانی کے تمام پہلوؤں پر غور کریں گے اور اسے پسند کریں گے۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہانی مجھے بہت عزیز ہے کیونکہ اس میں بسنے والے لوگ مجھے بہت عزیز ہیں۔۔۔ اس کہانی کے کرداروں نے حقیقت میں اور پھر کہانی کے سفر میں مجھے بہت رلایا ہے۔۔۔ اس کہانی میں ایسا کچھ خاص نہیں مگر شاید میں نے اس کو جیا ہے اس سبب۔۔۔ انزلہ مجھے بہت پیاری ہے امید ہے اسے آپ سے بھی پیار ہی ملے گا۔۔۔ آپ اسے جج نہیں کریں گے۔۔۔ اس

کہانی پر غور کیجئے کہ کوئی اور انزلہ نہ بنے، کسی کو اپنی ذات کی یقینی بنانے کیلئے خود کی شخصیت کو مسخ نہ کرنا پڑے۔۔۔

لوگ کہتے ہیں زندگی کہانی نہیں ہوتی مگر مجھے لگتا ہے زندگی کہانی ہی ہوتی ہے جس میں چھوٹے چھوٹے افسانے رونما ہوتے رہتے ہیں۔۔۔ کچھ ادھورے تو کچھ مکمل۔۔۔ میں نے زندگی کے بہت روپ دیکھیں ہیں، یقین جانیں آپ چاہیں تو آپ کی کہانی کا اختتام اچھا ہو سکتا ہے انزلہ کی طرح۔۔۔ عموماً لوگوں کو حارب جیسے کردار حقیقی دنیا میں نہیں ملتے مگر میں نے ملتے دیکھے ہیں، بس آپ کو روحین نہیں بننا۔۔۔ آپ کو اپنے حق کیلئے آواز اٹھانی آنی چاہیے، آپ کو اوروں کیلئے آواز اٹھانی آنی چاہیے۔۔۔ آپ کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا آنا چاہیے فرحین کی طرح۔۔۔ آپ صحیح غلط میں فرق کرنا خود سیکھیں نہ کہ اپنے قریبی رشتوں پر منحصر کریں جیسے روحین نے کیا۔۔۔ ہوس اور محبت میں فرق کرنا سیکھیں۔۔۔

اس کہانی کو لکھنے کا مقصد اس بات کا احساس دلانا ہے کہ آپ کی زندگی کا اک فیصلہ بہت سی زندگیوں کو سنوار بھی سکتا ہے اور برباد بھی کر سکتا ہے۔۔۔ سٹرانگ ہیڈڈ ہونے کی اک قیمت ہے جو چکانی پڑتی ہے، مگر یہ قیمت آپ کا اور آپ کی نسل کا صدقہ بن جاتی ہے۔۔۔۔

اور اختتام پر میرے لئے دعا کیجئے گا کہ میں اس ناول کو کتابی صورت میں لانے میں کامیاب ہو جاؤں۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842